تفسیر راہنما
10

فہرست

تفسير راھنما جلد 10
قرآنی موضوعات اور مفاہيم كے بارے ميں ايك جديد روش
مؤلف: آيت الله ہاشمى رفسنجاني اور
مركز فرہنگ و معارف قرآن كے محققين كى ايك جماعت

9
الإسراء

بسم الله الرحمن الرحيم
سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ البَصِيرُ
(١)

بنام خدائے رحمان و رحيم
پاك و پاكيزه ہے وه پروردگار جو اپنے بندے كو راتوں رات مسجد الحرام سے اقصى تك لے گيا جس كے اطراف كو ہم نے با بركت بنايا ہے تا كہ ہم اسے اپنى بعض نشانياں دكھلائيں بيشك وه پروردگار سب كى سننے والا اور سب كچھ ديكھنے والا ہے (1)

1_پروردگارعالم ہر قسم كے نقص و عيب سے پاك ہے_
سبحن الذي

2_ پروردگار، پيغمبر(ص) كو ايك رات ميں مسجد الحرام سے مسجد الاقصى تك لے گيا _
أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأ قصى
"اسُرى " لغت ميں رات كى سير اور چلنے كے معنى ميں ہے _
3_ پيغمبر اكرم (ص) كو ايك رات ميں مسجد الحرام سے مسجد الاقصى تك لے جانا پروردگار كے قدرت مند ہونے اور ہر قسم كى كمزورى اور عيب سے پاك ہونے كى علامت ہے_
سبحن الذى أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الاقصى
4_ پيغمبر اكرم (ص) كى معراج ،پروردگار كى قدرت اور اس كى ہر كمى وكاستى سے پاك ہونے كى علامت ہے_
سبحن الذى أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى
(اكثر مفسرين كے نزديك اس آيت ميں پيغمبر اكرم (ص) كے رات ميں سفر سے مراد آپ (ص) كى

معراج ہے اوراس بات كے ثبوت پر بہت سى روايات بھى ہيں)
5_ پيغمبر اكرم (ص) كى معراج ايك رات ميں انجام پائي _
أسرى بعبده ليل
6_ پيغمبر اكرم (ص) كى مسجد الحرام سے مسجد الاقصى تك سفر كرنے والى رات بہت بڑى اور عظمت والى رات تھي_
أسرى بعبده ليل
(البتہ مندرجہ بالا مطلب تب واضح ہوگا جب "ليلاً" كا نكرہ ہونا اسكى بڑائي اور عظمت پر دلالت كرتا ہو)_
7 _پيغمبر اكرم (ص) بلندو بالا رتبہ اور مقام معراج كى طرف عروج كے مراحل طے كرنے كے باوجود اللہ تعالى كے عبد و بندہ تھے_
أسرى بعبده
8_ انسان كا مقام عبوديت اور بندگى اس كى بلند ترين منزلت ہے_
أسرى بعبده ليل
(پروردگار كا پيغمبر اكرم (ص) كى تمام صفات ميں سے يہاں "عبد" كى صفت بيان كرنا اس صفت كى اہميت و عظمت كو واضح كر رہا ہے)_
9_ پيغمبر (ص) كا مقام معراج كى طرف عروج ،جسمانى تھا_
أسرى بعبده ليل
(كيونكہ كلمہ "عبد" مطلق بيان كيا گيا ہے جو "جسم وروح" دونوں كو واضح كر رہا ہے) _
10_ پيغمبر اكرم (ص) كى اللہ كى بارگاہ ميں عبوديت آپ (ص) كے لئے اہم ترين اور بلندو بالا صفت شمار ہوتى ہے_
أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام_
(پروردگار كا پيغمبر اكرم (ص) كى تمام صفات ميں سے يہاں "عبد" كى صفت بيان كرنا اس صفت كى اہميت وعظمت كو واضح كررہا ہے)_
11_ مسجد الحرام اور مسجد الاقصى كى سرزمين ايك خاص معنوى اہميت كى حامل ہے _
أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الاقصى
يہ كہ پيغمبر اكرم (ص) كے سفر كى ابتداء وا نتہاء دو عبادت كى خاص جگہيں (مسجد الحرام اور مسجد الاقصى) قرار پائيں جو مندرجہ بالانكتہ كى حكايت كرتى ہيں)_
12_ مسجدالاقصى خيروبركت سے سرشار سرزمين پر واقع ہے _
إلى المسجد الاقصى الذى بركنا حولہ
13_زمين اپنے تقدس اور عظمت كے اعتبار سے مختلف ہوتى ہيں_
(پروردگاركى بالخصوص مسجد الاقصى كى سرزمين كى تعريف اس كے دوسرى زمينوں سے فرق كو واضح كر رہى ہے)
14_ پيغمبر اكرم (ص) كو ايك ہى رات ميں مسجد الحرام سے مسجد الاقصى لے جانے كا سبب آپ (ص) كو اللہ كى

بعض اہم نشانیوں کا دکھلانا تھا_
أسری بعبده لنریہ من وآیاتن

15_ پیغمبر اکرم (ص) کی معراج کا مقصد آپ (ص) کے لئے اللہ تعالی کی اہم نشانیوں کا ایك گوشہ ظاہر کرنا تھا_
أسری بعبده ...لنریہ من ء آیاتن
(مندرجہ بالا آیت مینپیغمبر اکرم (ص) کا مقام معراج کی طرف عروج کا مقصد اللہ تعالی کی اہم نشانیوں کا ایك گوشہ ظاہر کرنا بتایا گیا ہے اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ یہ نشانیاں ابھی تك ان پر اور دوسروں پر مخفی وپوشیدہ تھیں _ پس یقینا وہ اللہ تعالی کی اہم اور خاص نشانیاں تھیں)_
16_ معراج ،بذات خود پیغمبر اکرم (ص) کے لئے اللہ تعالی کی اہم نشانیوں میں سے تھي_
اسری لنریہ من ء آیاتن
مندرجہ بالا نکتہ کی تشریح یہ ہے کہ پیغمبراکرم (ص) کا مقام معراج کی طرف جانا بذات خود اللہ تعالی کی نشانی شمار ہوتی ہے اور اللہ تعالی اپنے پیغمبر (ص) کو مقام معراج کی طرف لے گیا تاکہ آپ (ص) اس ذریعے سے اللہ تعالی کی قدرت و عظمت کو درك کریں)_
17_ پیغمبر اکرم (ص) کا ایك شب میں مسجد الحرام سے مسجد الاقصا تك کا سفر آپ (ص) کے لئے اللہ تعالی کی اہم نشانیوں میں سے تھا_
سبحن الذی أسری لنریہ من آیاتن
18_ پیغمبر اکرم (ص) کی بندگی ہی دراصل آپ (ص) کے اللہ تعالی کی اہم نشانیوں کو مشاہدہ کرنے کی لیاقت کا راز تھي_
أسری بعبدہلنریہ من آیاتن
(پیغمبر اکرم (ص) کی تمام صفات میں سے فقط "عبد" کی صفت کا آنا اس بات کی وضاحت کر رہاہے کہ آپ (ص) کا معراج کے لئے انتخاب میں اس صفت کا بنیادی کردار ہے _ یعنی چونکہ آپ (ص) اللہ تعالی کے خاص بندے تھے _ لہذا یہ لیاقت پیدا کرچکے تھے کہ اللہ تعالی کی خاص نشانیوں کا مشاہدہ کرنے کے لئے مقام معراج کی طرف سفر کریں)_
19_ اس عالم ہستی میں ایسی خاص آیات اور نشانیاں ہیں کہ جنہیں اللہ تعالی صرف اپنے بعض بندوں کے لئے پیش کرتا ہے _
اسری بعبده لنریہ من آیاتن
یہ کہ اللہ تعالی نے پیغمبر اکرم (ص) کو مقام معراج کی طرف لے جانے کا مقصد بعض نشانیوں کو دکھلانا ذکر فرمایا ہے اس سے یہ حقیقت روشن ہوجاتی ہے کہ یہ نشانیاں اللہ تعالی کی ان خاص نشانیوں میں سے ہیں کہ جنہیں صرف پیغمبر اکرم (ص) جیسے بعض افراد کے لئے پیش کیا جاتا ہے_
20_ اللہ تعالی 'سمیع" (بہت زیادہ سننے والا) اور "بصیر" (بہت زیادہ دیکھنے والا) ہے _
إنہ ہو السمیع البصیر
21_خداوند عالم کا پیغمبر اکرم(ص) کی خواہشات اور لیاقت کے بارے میں وسیع علم و آگاہی رکھنا آنحضرت(ص) کا معراج کے لیے انتخاب کرنے کا سبب تھا_
سبحن الذی أسری إنہ ہو السمیع البصیر
(یہ جملہ "إنہ ہو السمیع البصیر" پچھلے جملات کے لئے کہ جہاں پیغمبر اکرم (ص) کی معراج کا ذکرہے علت و سبب کی حیثیت رکھتا ہے

یعنی چونکہ پروردگار سمیع اور بصیر (باتوں کو سننے والا اور صلاحیتوں سے آگاہ) ہے _ لہذا اس نے پیغمبر اکرم (ص) کو معراج کے لئے منتخب کیا)
22_ "عن ثابت بن دینار قال: سا لت زین العابدین ... عن اللہ ... فلم أسری بنبیّہ محمد (ص) إلی السماء ؟ قال: لیریہ

ملکوت السماوات وما فیہا من عجائب صنعہ و بدائع خلقہ ;(1)
ثابت بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے امام سجاد (ع) سے پوچھا کہ اللہ تعالی اپنے پیغمبر حضرت محمد (ص) کو آسمانوں کی طرف کیوں لے گیا؟ تو حضرت (ع) نے فرمایا: اس لئے کہ اللہ تعالی انہیں آسمانوں کی حکومت اور آسمانوں میں موجود اپنے تخلیقی کرشمے اور انکی شگفت انگیزی انہیں دکھلائے ...
23_ "أبی الربیع قال تلا أبوجعفر(ع) ہذہ الأیة "سبحان الذی ا سری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام إلی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا" فکان من الآیات التی أراہا اللّٰہ تبارك وتعالی محمداً(ص) حیث أسری بہ إلی بیت المقدس أن حشراللّٰہ عزّ ذکرہ الأولین والأخرین من النبیین و المرسلین;(2)
ابی ربیع کہتے ہیں کہ امام محمد باقر(ع) نے یہ آیة "سبحان الذی أسری آیاتنا" کیتلاوت کی اور فرمایا کہ جب پروردگار حضرت محمد (ص) کو بیت المقدس لے گیا اور وہ نشانیاں
جو پروردگار نے آپ(ص) کو دکھلائیں ان میں ایك یہ تھی کہ اللہ تعالی نے اولین و آخرین میں سے تمام انبیاء اور رسولوں کو وہاں اکھٹا کیا ..."
24_ عن أبی عبداللّٰہ جعفر بن محمد الصادق (ع) قال: لما اسری برسول اللّٰہ (ص) إلی بیت المقدس حملہ جبرائیل علی البراق فا تیا بیت المقدس وعرض إلیہ محاریب الأنبیاء وصلی بہا وردّہ;(3)
"امام صادق(ع) سے روایت ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا : جب رسول خدا کو (ص) رات مینبیت المقدس کی طرف لے جایا جارہا تھا تو جبرائیل نے آپ (ص) کو براق پر سوارکیا اور وہ دونوں بیت المقدس میں تشریف لائے اور جبرائیل نے انبیاء علیہم السلام کے محراب آپ (ص) کو دکھلائے اور آپ (ص) نے وہاں نماز پڑھی پھر وہ آپ (ص) کو واپس لے آئے"
25_ عن جعفر بن محمد (ع) قال : أتی رجل امیرالمؤمنین(ع) فقال لہ علي(ع) : إن اللّٰہ عزّوجل یقول فی کتابہ" سبحان الذی أسری بعبدہ ... لنریہ من آیاتنا " فکان من آیات اللّٰہ عزوجل التی ا راہا محمداً (ص) أنّہ ا تاہ جبرائیل(ع) فاحتملہ من مکة فوافی بہ بیت المقدس فی ساعة من اللیل ثم اتاہ بالبراق فرفعہ إلی السماء ثم إلی البیت المعمور ...;(4)
....

1) علل الشرایع ص 131،ح1، ب 112، نورالثقلین ج3، ص 99، ح9_
2) کافی ج 8 ،ص 131، ح 93، بحارالانوار ج 10، ص 16، ح 13_
3) امالی الصدوق ص 363، ح1، مجلس 69، بحارالانوار، ج 18، ص 336، ح 37_
4) بحارالانوار ج 26، ص 286، ح 45_

امام صادق(ع) سے روایت ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا کہ ایك شخص امیرالمؤمنین(ع) کی خدمت میں پہنچا تو حضرت نے اس سے فرمایا کہ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد رہاہے "سبحان الذی أسری بعبدہ ..." کہ اللّٰہ تعالی نے حضرت محمد (ص) کو جو نشانیاں دکھلائیں تھیں تو ان میں سے ایك نشانی یہ تھی کہ جبرائیل آنحضرت (ص) کے پاس آئے اور آپ (ص) کو مکہ سے اٹھایا اور رات کے کچھ حصے میں بیت المقدس میں پہنچایا پھر آپ (ص) کے لئے براق لے کر آئے اور آپ (ص) کو آسمانوں کی طرف اور پھر بیت المعمور کی طرف لے گئے ..."
26_ "روی عن علی (ع) : أنّہ لمّا کان بعد ثلاث سنین من مبعثہ (ص) أسری بہ إلی بیت المقدس وعرج بہ منہ إلی السماء لیلة المعراج;(1)
حضرت علي(ع) سے روایت ہوئي ہے کہ آنحضرت (ص) کی بعثت سے تین سال گزرنے کے بعد آپ (ص) ایك رات میں بیت المقدس اور بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف لے جائے گئے
27_ "عن أبی عبداللّٰہ (ع) قال: إن رسول اللّٰہ (ص) صلی العشاء الا خرة، وصلّی الفجر فی اللیلة التی اسری بہ فیہا بمکة (2);...
"امام صادق (ع) سے روایت ہوئي کہ آپ (ع) نے فرمایا: رسول اللہ (ص) کو ایك رات میں (مکہ سے مسجد الاقصی لے جایا گیا _ آپ (ص) نے نماز عشاء اور نماز فجر مکہ میں پڑھي"_

اسماء اورصفات:

بصیر 20، سمیع 20
اللہ :
اللہ تعالی کے افعال 2;علم21; منزہ ہونا 1; منزہ ہونے کی علامات 3، 4; قدرت کی علامتیں 3، 4
اللہ تعالی کے برگزیدہ :
اللہ تعالی کے برگزیدہ بندوں کے فضائل 19
اللہ تعالی کی نشانیاں:16،17
اللہ تعالی کیآفاقی نشانیاں19
اہمیت : 8،10
بندگي:
بندگی کی اہمیت 10; مقام بندگی کی قد رو قیمت 8
تسبیح :
اللہ تعالی کی تسبیح 1
روایت : 22، 23، 24، 25، 26، 27
سرزمین :
سرزمین مینبابرکت ہونے کے اعتبار سے فرق 12،13
محمد (ص) :
حضرت محمد(ع) کو اللہ تعالی کی نشانیوں کا دکھلانا 14، 15، 18، 23، 25 ;حضرت محمد(ع) کو اللہ تعالی کی حکومت دکھلانا 22; حضرت محمد(ع) کے انتخاب کا فلسفہ 21 ;حضرت محمد(ع) کی بندگی 7; بندگی کے آثار
....

1) بحارالانوار ج 18، ص 379، ح 85_
2) تفسیر عیاشی ج 2 ،ص 379، ح11،بحارالانوار ج18، ص 385، ح 89_

14
18; حضرت محمد(ع) کی بندگی کی قدروقیمت 10; حضرت محمد(ع) کی بندگی کی اہمیت 10 ; حضرت محمد(ع) کابیت المقدس کی طرف سفر 24، 26 ; حضرت محمد(ع) کی بیت المقدس میں نماز 24; حضرت محمد(ع) کو تار یخ 2، 5 ;حضرت محمد(ع) کی شب معراج میں نماز24; حضرت محمد(ع) کیمسجد الحرام سے آغاز سفر 2، 3، 7;حضرت محمد(ع) کا مسجد الاقصی کی طرف سفر 2، 3 ، 17، 24; حضرت محمد(ع) کے مسجد الحرام سے آغاز سفر کا فلسفہ 13; حضرت محمد(ع) کی معراج 2، 3، 4، 6، 7، 22 ، 25; حضرت محمد(ع) کی معراج کی تاریخ26; معراج کا فلسفہ 15، 21، 22; حضرت محمد(ع) کے معراج کی مدت 5، 27; حضرت محمد (ص) کی جسماني معراج9; حضرت محمد(ع) کے مقامات 7
مسجدالاقصی :
مسجد الاقصی کی اہمیت 11; مسجد الاقصی کا با برکت ہونا12; مسجد الاقصی کے خصوصیات 12
مسجد الحرام :
مسجد الحرام کی اہمیت 11
معراج:
معراج اللہ کی نشانیوں میں سے 16 ; شب معراج کی فضیلت 16
مقدس مقامات: 11

وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلاَّ تَتَّخِذُواْ مِن دُونِي وَكِيلاً (٢)
اور ہم نے موسی کو کتاب عنایت کی اور اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنا دیا کہ خبردار میرے علاوہ کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا (2)

1_ الله نے موسى (ع) كو آسمانى كتاب (توريت) عطاكى تا كہ اس كے ذريعے بنى إسرائيل كى ہدايت ہو _
واتينا موسى الكتب وجعلناه ہديً لبنى إسرائيل
2_ بنى إسرائيل حضرت موسى (ع) كى دعوت كا مركز تھے اور انكى ہدايت آپ كا اہم مقصد اور ذمہ دارى تھي_
وأتينا موسى الكتب وجعلناه ہديً لبنى إسرائيل
(مجموعى طور پر ان آيات سے يہ ظاہر ہوتا ہے كہ حضرت موسى (ع) كى دعوت عالمگير تھى ليكن اس آيت ميں بنى إسرائيل كا بالخصوص ذكر اس لئے كيا گيا كيونكہ وہ حضرت موسى (ع) كى دعوت كا مركز تھے_

3_ حضرت موسى (ع) صاحب شريعت پيغمبروں ميں سے تھے_
أتينا موسى الكتب
(حضرت موسى (ع) كومستقل كتاب عطا ہونا اس بات كى دليل تھى كہ آپ (ع) كے پاس گذشتہ شريعتونكى نسبت جديد تعليمات اور شريعت تھى اسى سے واضح ہوا كہ آپ (ع) مستقل اور جدا شريعت كے حامل تھے_
4_ كتاب اور تدوين شده اصول انسانونكى ہدايت اور ترقى ميں اہم كردار ادا كرتے ہيں_
وأتينا موسى الكتب وجعلنہ ہديً لبنى إسرائيل_
(كتاب اصل ميں صحيفہ اور لكھى چيزوں كا مجموعہ ہے (مفردات راغب) ہدايت كے لئے كتاب كا ذكر مذكورہ نكتہ كى طرف اشارہ ہو سكتاہے_
5_ توحيد عملى اورخدائے وحده لا شريك پر بھروسہ كرنا توريت كا حقيقى پيغام ہے_
وأتينا موسى الكتبالاّ تتخذوا من دونى وكيل
"اَلاّ تتخذوا"" ميں موجود "اَن" تفسير وتشريح كے لئے ہے _ اوريہ ان مطالب اور باتوں كى تفسير كر رہا ہے كہ جو لفظ كتاب (توريت) ميں ہيں چونكہ يہاں تمام توريت كے مطالب ميں سے توحيد بيان كى گئي ہے تو اس سے اس كى خصوصى اہميت كا اندازہ ہوتا ہے_
6_ موحد اور الله تعالى پر بھروسہ كرنے والا انسان ايك ہدايت يافتہ انسان ہے_
وجعلنہ ہديً الاّ تتخذوا من دونى وكيلا_
(الأ تتخذوا ميں موجود "اَن" اس جملہ "جعلنا ہديً لبنى إسرائيل" كى تشريح كر رہا ہے توحيد اور غير خدا پر بھروسہ نہ كرنے كو ہدايت كا مظہر ومصداق بتارہا ہے_ لہٰذا موحد شخص ہى ہدايت يافتہ ہے)
7_ انسان ايك كارساز اور حامى وناصر كا محتاج ہے اور اس كى يہ ضرورت صرف الله تعالى پورى كرنے والا ہے_
ألاّ تتخذوا من دونى وكيل
مندرجہ بالا مطلب ہم نے ان دو باتوں سے اخذ كيا ہے :
1_ "التوكيل" لغت ميں غير پر بھروسہ كرنا اور اسے نائب بنانے كے معنى ميں ہے_
2_ آيت ميں انسان كى كارساز كى طرف احتياج كو مسلّم اور شمار كيا گيا ہے_
پس غير خدا پر بھروسہ كرنے كى نہى سے يہ حقيقت واضح ہوگئي ہے كہ فقط الله تعالى اس ضرورت كو پورا كرنے والا ہے_

انبياء:
انبياء اولوالعزم 3
انسان :
انسان كى معنوى ضرورتيں 7
بنى إسرائيل :
بنى إسرائيل كو دعوت دينا 2; بنى إسرائيل كى ہدايت كے اسباب 3،1; بنى إسرائيل كى ہدايت 2

بھروسہ کرنے والے:
بھروسہ کرنے والوں کے مقامات 6 ; بھروسہ کرنے والوں کی ہدایت 6
ترقی :
ترقی کے عوامل 4
توحید :
توحید کی اہمیت 5 ; توحید افعالی 7
توریت:
توریت کی تعلیمات 5;توریت میں توحےد 5; توریت کا آسمانی کتابوں میں سے ہونا 1 ; توریت میں بھروسہ 5; توریت کاہدایت دینا 1
توکل:
توکل کی اہمیت 5
ضرورتیں:
بھروسہ کی ضرورت 7; ضرورتوں کو پورا کرنے والا منبع 7
قانون:
قانون کی اہمیت 4
کتاب:
کتاب کا کردار 4
موحدین :
موحدین کے مقامات6 ; موحدین کی ہدایت 6
موسی (ع) :
حضرت موسی کی آسمانی کتاب 1; حضرت موسی کی ذمہ داری 2;حضرت موسی کی دعوت کے مخاطبین2 ;حضرت موسي(ع) کی نبوت 3; حضرت موسی کا ہدایت کرنا 2
ہدایت:
ہدایت کے عوامل 4

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْداً شَكُوراً (٣)
یہ بنی اسرائیل ان کی اولاد ہیں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں اٹھایا تھا جو ہمارے شکرگذار بندے تھے (3)

1_ بنی إسرائیل ان لوگوں کی نسل تھی کہ جو حضرت نوح(ع) کے ہمراہ کشتی مینتھے_
ہديً لبنی إسرائیل ذریة من حملنا مع نوح
2_ الله تعالی نے بنی إسرائیل کو انکے اسلاف کا ایمان اور شرافت یاد دلائي ہے _
ہديً لبنی إسرائیل ذریة من حملنا مع نوح
(لفظ ذریة یا مقدرحرف ندا کی وجہ سے منصوب ہے یا مقدر فعل "اخص" کی وجہ سے منصوب ہے _ بہرحال دونوں صورتوں میں "نوح کے ہمراہ لوگوں کی نسل" کا عنوان مندرجہ بالا مطالب کو

واضح کر رہا ہے"_
3_ اسلاف کا مؤمن اور موحد ہونا انسان کی ذمہ داریوں کو سنگین کردیتاہے_
ذریة من حملنا مع نوح
(بنی إسرائیل کو انکے مؤمن وصالح اسلاف کی یاد دلاکر ان کو اپنی ذمہ داری سے آگاہ کیا گیا ہے)
4_ بنی إسرائیل کا حضرت نوح(ع) کے ہمراہ لوگوں سے منسوب ہونا باعث ہواکہ وہ اپنی ہدایت کے لئے الله تعالی کی عنایت کے لائق قرار پائے_

وأتينا موسى ذرية من حملنا مع نوح
(مندرجہ بالا مطلب كى اساس يہ ہے كہ ذرية "فعل اخص" كى بناپر منصوب ہے اور يہ پورا جملہ "ذرية من حعلنا ... " ما قبل آيت "واتينا موسى ..." كى علت قرار پايا_ يعنى ہم نے توريت نازل كركے چاہا كہ بنى إسرائيل ہدايت پائيں كيونكہ وہ حضرت نوح (ع) كے ہمراہيوں كى اولاد تھے)_
5_ اسلاف كا كردار انكى نسل كے ہدايت يافتہ ہونے اور الہى نعمات پانے ميں تا ثير ركھتا ہے_
وأتينا موسى الكتب ذرية من حملنا مع نوح
مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ ہے كہ جملہ "ذرية من" پچھلى آيت "واتينا موسى الكتاب " كے لئے علت قرار پايا ہے_ يعنى چونكہ بنى إسرائيل حضرت نوح (ع) كے كشتى ميں سوار ساتھيوں كى اولاد تھے لہٰذا انہيں آسمانى كتاب توريت كى ہدايت سے بہرہ مند ہونے كا اعزاز حاصل ہوا_
6_ توريت كا بنى إسرائيل كو ان كى رشتہ دارى اور جذبات كے ذريعے ہدايت اور توحيد كى طرف مائل كرنا_
وأتينا موسى ذرية من حملنا مع نوح
مذكورہ مطلب دو نكات پر استوار ہے _
1_"ذرية" محذوف حرف ندا كى وجہ سے منصوب ہے اور پچھلى آيت سے توريت كى بات كو آگے بڑھا رہا ہے _ (وأتينا موسى الكتاب ألا تتخذو ا يا ذرية من حملنا مع نوح)
2_ آيت بنى إسرائيل كو توحيد كى دعوت دينے كے ساتھ ہى انہيں ياد دلا رہى ہے كہ وہ نوح كے ہمراہ نجات يافتہ لوگوں كى نسل ہے تا كہ اس ذريعے ان ميں دعوت توحيد كو قبول كرنے كا جذبہ ابھاراجائے_
7_ رشتوں كے احساسات سے استفادہ كركے لوگوں كى ہدايت كرنا قرآن كى ہدايت دينے كى روشوں ميں سے ايك روش ہے _
ألا تتخذوا من دونى وكيلا_ ذرية من حملنا مع نوح
مذكورہ مطلب اس صورت ميں درست ہے اگر ہم قائل ہوں كہ جملہ "ذرية من حملنا " قرآن كا كلام ہے نہ كہ توريت كى تعليم)
8_ بندگي، بہت زيادہ شكر گزارى اور ہميشہ بارگاہ الہى سے وابستگى حضرت نوح _ كى اہم خصوصيات ميں

سے تھيں_
إنہ كان عبداً شكور
(حضرت نوح _ كے گوناگوں اوصاف ميں سے فقط بندگى اور شكر گزارى كو ياد كيا گيا ہے اور يہ دونوں ان كى نماياں صفات تھيں قابل ذكر كہ بندگى اور شكر گزارى ميں ہميشگى كامعنى جملہ اسميہ "انہ كان ..." سمجھا جاتا ہے كيونكہ جملہ اسميہ ہميشگى اور دوام پردلالت كرتا ہے)
9_ حضرت نوح _ كى بندگى اور دائمى شكر گزارى كى جزاء انكى اور انكے ہمراہيوں كى نجات تھي_
ذرية من حملنا مع نوح إنہ كان عبداً شكور
"ذرية ..."سے حضرت نوح(ع) كے ہمراہيوں كى غرق سے نجات كى طرف اشارہ ہے اور جملہ "إنہ كان عبداً شكوراً" انكى نجات كى علت ہوگا_ يعنى چونكہ حضرت نوح (ع) شكر گزار بندے تھے لہذا انہيں اور ان كے ساتھيونكو نجات بخشي_
10_ بندگى اور بارگاہ الہى ميں شكر گزارى بہت اہميت اور قدروقيمت كى حامل ہے _
إنہ كان عبداً شكور
مندرجہ بالا آيت حضرت نوح _ كى تعريف ميں ہے اور اس مينصرف دو صفتيں بيان ہوئي ہيں_ اس سے ان دو صفتوں كى اہميت اور قدروقيمت كا علم ہوتا ہے_
11_ وعن أبى جعفر (ع) : ...وليس كل من فى الأرض من بنى آدم من ولد نوح قال الله فى كتابہ :" ...ذرية من حملنا مع نوح" (1)
امام محمدباقر(ع) سے روايت ہوئي ہے كہ: ايسا نہينہے كہ زمين پر تمام لوگ حضرت نوح (ع) كى اولاد ہوں _ الله تعالى نے اپنى كتاب ميں فرمايا ہے :"ذرية من حملنا مع نوح"_

12_ "عن أبی حمزه عن أبی جعفر (ع) قال: ... قلت: فما عنی بقولہ فی نوح "إنہ کان عبداً شکوراً" قال: کلمات بالغ فیهنّ قلت: وما هنّ؟ قال کان إذا أصبح قال : أصبحت أشہدك ما أصبحت بی من نعمة أو عافية فی دين أو دنيا فانہا منك وحدك لاشريك لك فلك الحمد على ذلك ولك الشكر كثيراً كان يقولہا إذا أصبح ثلاثاً وإذا ا مسی ثلاثا ..."(2)

ابوحمزه کہتے ہیں میں نے امام باقر(ع) سے پوچھا: پروردگار کی حضرت نوح(ع) کے بارے میں اس جملے "انہ کان عبداً شکوراً" سے کیا مراد ہے ؟ امام (ع) نے فرمایا : یہاں مراد وہ کلمات تھے کہ جو حضرت نوح(ع) اکثر کہا کرتے تھے_ میں نے عرض کیا وہ کون سے کلمات ہیں ؟ امام (ع) نے فرمایا : جب صبح ہوتی تھی وہ کہا کرتے تھے "اصبحت اشہدك ما اصبحت بی من نعمة او عافية" حضرت نوح _ ہر صبح و شام ان کلمات کو تین مرتبہ کہا کرتے تھے_

13_ وعن أبی فاطمة أن النبی (ص) قال :

....

1) تفسیرقمی ج 3، ص 223، نورالثقلین ، ج3، ص 136، ح 68_
2) کافی ، ج 2، ص 535،ح 38، نورالثقلین ج 3، ص136، ح 71_

کان نوح (ع) لايحمل شيئاً صغيراً ولا كبيراً إلّا قال بسم اللّٰه والحمدللّٰه

فسماّہ اللّٰہ عبداً شکوراً_(1)

ابی فاطمہ سے روایت ہوئي ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا : حضرت نوح(ع) جب بھی کسی بڑی یا چھوٹی چیز کو اٹھاتے تھے تو کہا کرتے تھے: بسم اللّٰه و الحمد لله تو الله تعالی نے انہیں عبد شکور کا نام دیا _

شكر:
اہميت 10; قدروقيمت 10
اسلاف:
اسلاف كے عمل كے آثار 5; مسلم مؤمنين كى اہميت 3
نعمت:
نعمت كى استعداد 5
نوح:
حضرت نوح (ع) كى بندگى كى جزاء 9 ; حضرت نوح (ع) كيخصوصيات 8; حضرت نوح (ع) كى دائمى شكر گزارى 8; حضرت نوح (ع) كى دائمى بندگى 8; حضرت نوح (ع) كى شكر گزارى 12 ; حضرت نوح (ع) كيشكر گزارى كى جزاء 9; حضرت نوح (ع) كيفضيلتيں 8; حضرت نوح (ع) كى نسل 11;حضرت نوح (ع) كى نجات كے اسباب 9; حضرت نوح (ع) كى ہمراہيوں كى نجات كے اسباب 9 ; حضرت نوح (ع) كى ہمراہيوں كى نسل 1، 4
ہدايت :
ہدايت كے اسباب 5، 7; ہدايت كا طريقہ
....

1) الدر المنشور، ج5، ص 236_

وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوّاً كَبِيراً (٤)
اور ہم نے بنى اسرائيل كو كتاب ميں يہ اطلاع بھى ديدى تھى كہ تم زمين ميں دومرتبہ فساد كروگے اور خوب بلندى حاصل كروگے (4)

1_ الله تعالى كا بنى إسرائيل كو آنے والے دنوں ميں ان كے دو دفعہ قطعى فسادكرنے پر خبردار كرنا _
وقضينا إلى بنى إسرائيل فى الكتب لتفسدن فى الأرض مرتين
(الله تعالى 4 سے 8 تك آيات ميں بنى إسرائيل كے فساد اور انكے سركوب ہونے كى خبر دى ہے اب يہ كہ يہ فساد دوبار اب تك متحقق ہوچكا ہے يا نہيں اس ميں مفسرين كى مختلف ابحاث اور آراء ہيں_ آيات سے يا كسى اور مقام سے ہمارے پاس كوئي يقينى اور قطعى دليل نہيں ہے كہ جو يہ ثابت كرے كہ يہ دو فساد واقع ہوچكے ہيں يا نہيں _ لہذا آيات ميں يہ مطلب پيشيں گوئي كى صورت ميں بيان ہوا ہے كہ جو ان دو احتمالوں كے ساتھ مطابقت ركھتا ہے _ كہا گيا ہے كہ "قضائ" فيصلہ كرنے كے معنى ميں ہے اورجب يہ الى كے ذريعے متعدى ہوتا ہے تو يہ بتانے اور اعلان كرنے كے معنى ميں ہوتا ہے جس طرح كہ بعد ميں بھى آرہا ہے كہ يہ آيت مباركہ خبردار كر رہى ہے)_
2_ توريت آسمانى كتاب ہے كہ جو الله تعالى كى طرف سے نازل ہوئي ہے _
و قضيناإالى بنى إسرائيل فى الكتب_
(مذكورہ مطلب كى اساس يہ ہے كہ "الكتاب" سے مقصود توريت ہے كيونكہ يہاں "ال" عہد ذكرى قرينہ ہے)
3_ توريت كى بنى إسرائيل كے دو اہم فسادوں كے حوالے سے پيشن گوئي_
وقضيناإالى بنى إسرائيل فى الكتب لتفسدن فى الأرض مرتين

4_ الله تعالى كا بنى إسرائيل كو ان كى سركشى اور بڑى بزرگى چاہنے پر خبردار كرنا _
وقضينا إلى بنى إ سرائيل ولتعلن علوّاً كبيراً_
(قرينہ "لتفسدن فى الارض" اور دوسر

21
قرينہ جو كہ بعد ميں آرہا ہے ان دونوں قرينوں كى بدولت "لتعلن" سے مراد بنى إسرائيل كى بڑائي طلبى ہے نہ يہ كہ ان كا معاشرتى حوالے سے بلند ہونا ہے)_
5_ توريت كا بنى إسرائيل كى زمين ميں قطعى سركشى او بڑائي طلبى كے حوالے سے پيشين گوئي كرنا _
وقضينا إلى بنى إسرائيل فى الكتب ولتعلن علوًّا كبير
6_ بنى إسرائيل كا بڑائي طلبى اور متجاوز روح كا حامل ہون
وقضينا إلى بنى إسرائيل فى الكتب لتفسدن فى الأرض مرّتين ولتعلن علوّا كبير
الله تعالى كا بنى إسرائيل كو ان كى فتنہ پسندى اور بڑائي طلبى پربُرے نتائج ميں گرفتار ہونے پر خبردار كرنا اس بات كى دليل ہے كہ وہ متجاوز روح ركھتے تھے_
7_ بنى إسرائيل كا فتنہ و فساد بہت وسيع اورعالمگير ہے_
لتفسدن فى الأرض مرّتين
(مذكورہ مطلب كى بنياد يہ ہے كہ "ارض" سے مراد تمام زمين ہے جوكہ ان كے وسيع پيمانے پر فساد كا كنايہ ہے)
8_ بنى إسرائيل كے زمين پر دو فساد، ان كے تاريخى انقلابات اور بڑے حوادث ميں سے ہيں _
لتفسدن فى الأرض مرّتين ولتعلنّ علوّا كبير
9_ وعن أميرالمو منين _: والقضاء على أربعة ا وجہ والرابع قضاء العلم و ہو قولہ: "قضينا إلى بنى إسرائيل" معناه علمنا من بنى إسرائيل;(1)
اميرالمؤمنين _ سے روايت ہوئي ہے كہ "قضائ" كى چارصورتينہيں اس كى چوتھى صورت يہ ہے كہ قضاء علم كے معنى ميں ہے اور الله تعالى كا كلام ہے_ "قضينا إلى بنى إسرائيل" يعنى ہم بنى إسرائيل كے كاموں كو جانتے تھے
10_ عن على بن أبى طالب (ع) فى قولہ "لتفسدنّ فى الأرض مرّتين" قال: الاولى قتل زكريا عليہ الصلوة والسلام والاخرى قتل يحيى _ ;(2) امام على بن ابى طالب _ سے الله تعالى كى اس كلام "لتفسدن فى الأرض مرّتين" كے بارے ميں روايت ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: انہوں نے پہلى دفعہ حضرت زكريا _ كو قتل كيا تھا اور دوسرى دفعہ حضرت يحيى _ كو قتل كيا تھا_

الله:
الله كى خبر 4; الله كاعلم 9
بنى إسرائيل :
بنى إسرائيل كى بڑائي طلبى 4; بنى إسرائيل كى تاريخ8; بنى إسرائيل كاتكبر5;بنى إسرائيل كوخبردار كرنا 1 تا 4; بنى إسرائيل كى روح متجاوز6; بنى إسرائيل كى روح متكبر 6;بنى إسرائيل كى سركشى 4، 5 ;بنى إسرائيل كا فساد كرنا 1، 3; بنى

22
إسرائيل كے فساد كرنے كى تعداد 8; فساد كا وسيع پيمانے پر ہونا 7
توريت:
توريت كا آسمانى كتاب ہونا2 ; توريت كى پيشين
گوئي 3،5 ;توريت كا نزول 2
روايت : 9، 10
قضا:

قضا کی مراد 9

فَإِذَا جَاء وَعْدُ أُولاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَاداً لَّنَا أُوْلِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُواْ خِلاَلَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْداً مَّفْعُولاً (٥)
اس کے بعد جب پہلے وعدہ کا وقت آگیا تو ہم نے تمھارے اوپر اپنے ان بندوں کو مسلط کردیا جو بہت سخت قسم کے جنگجو تھے اور انھوں نے تمھارے دیار میں چن چن کر تمھیں مارا اور یہ ہمارا ہونے والا وعدہ تھا (5)

1_ اللہ تعالی کا بنی إسرائیل کے پہلے فساد کے بعد ان سے طاقتور اور جنگجو لوگوں کے ذریعے انتقام لینا_
فإذا جاء وعد أولہما بعثنا علیکم عباداً لنا أولی بأس شدید_
(لغت میں "با س" سے مراد جنگ میں سختی ہے اور "أولی باس" سے مراد طاقتور جنگجو) ہے _
2_ اللہ تعالی طبیعی اسباب اور اپنے بندوں کے ذریعے زمین کے سرکش عوام کو سرکوب کرتا ہے_
بعثنا علیکم عباداً لنا أولی بأس شدید_
3_ بنی إسرائیل کے پہلے فساد کو ختم کرنے والے طاقتور اور جنگجو لوگ تھے _
بعثنا علیکم عباداً لنا أولی بأس شدید
4_ بنی إسرائیل کا اپنے فساد کے پہلے مرحلے میں طاقتور اور جنگجو ہونا _
بعثنا علیکم عباداً لنا أولی بأس شدید
بنی إسرائیل کو سرکوب کرنے کےلئے انتہائي طاقتور لشکر کا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ بھی بہت بڑے جنگجو تھے_
5_ اللہ تعالی انسانوں کو ان کے تجاوز اور سرکشی کے بعد کیفر کردار تك پہنچاتا ہے_
وقضینا إلی بنی إسرائیل فی الکتب لتفسدنّ فی الأرض مرّتین فإذا جاء وعداولہم

23
بعثنا علیکم عبادالنا اولی باس شدید_
6_ دشمنوں کی سرکوبی کے لئے ضروری قدرت وطاقت ناگزیر امر ہے_
بعثنا أولی بأس شدید_
7_ طاقتور جنگجووں کا سرزمین بنی إسرائیل پر وارد ہونے کے بعد انکی سرکوبی کے لئے گھر گھر جستجو کرنا_
بعثنا فجاسوا خلل الدیار
الجوس (جاسوا کا مصدر) سے مراد آمد و رفت ہے (لسان العرب) یہ لفظ عموماً کسی چیز کا پتہ چلانے اور خبر لینے کے لئے استعمال ہوتا ہے)_
8_فتنہ و فساد برپا کرنے کے بعد بنی إسرائیل کا اپنے گھر میں بھی ناامن ہونا اور جنگجوؤں کی طرف سے مورد تعاقب قرار پانا_
فجاسوا خلل الدیار
9_ بنی إسرائیل کا فتنہ وفساد اور پھرطاقتور جنگجووں کے ہاتھوں سرکوب ہونا اللہ تعالی کا قطعی اور تبدیل نہ ہونے والا وعدہ ہے_
بعثنا علیکم وکان وعداً مفعول
10_بڑائي طلب اور مفسد لوگوں کو دبانا ضروری ہے چاہے اس کام کے لیے طاقت کا استعمال اور ان کی سلامتیکو ختم کرنا پڑے_
بعثنا علیکم عباداً لنا أولی بأس شدید فجاسوا خلل الدیار
یہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ :" بنی إسرائیل کے فتنہ کو خاموش کرنے کے لئے ہم طاقتور لشکر بھیجیں گے"سے معلوم ہوا فساد کرنا مذموم و منفور کام ہے کہ جسے ختم کرنا درست اور پسندیدہ کام ہے

اللہ :
اللہ کے وعدہ کا قطعی ہونا 9; اللہ کاانتقام 1; اللہ کی سزائیں 5
بنی إسرائیل :

بنی إسرائیل سے انتقام لیاجانا 1 ;بنی إسرائیل کی تاریخ 1، 3; بنی إسرائیل کی تعاقب 8 ; بنی إسرائیل کی سرکوبی ، 9; بنی إسرائیل کی سرکوبی کرنے والوں کی طاقت 3; بنی إسرائیل کی طاقت 4; بنی إسرائیل کافساد کرنا 9،4; بنی إسرائیل کے فساد کرنے کے نتائج 1، 8; بنی إسرائیل کی انانیت 8
پروردگار کے کام کرنے والے : 1
تجاوز :
تجاوز کی سزا 5
تکبر کرنے والے :
سرکوب کرنےکی اہمیت10
دشمن :
دشمن کو سرکوب کرنے کی طاقت 6
سزا کا نظام 5
24
فوجی آمادگی :
فوجی آمادگی کی اہمیت 6
طبیعی اسباب:
طبیعی اسباب کی اہمیت کردار 2
طاقت :
اہمیت 6
فساد کرنے والے :
فساد کرنے والوں کو سرکوب کرنے کی قدر 10
نافرماني:
نافرمانی کی سزا 5
نافرمانی کرنے والے :
نافرمانوں کو سرکوب کرنے کے ذرائع 2

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيراً (٦)
اس کے بعد ہم نے تمھیں دوبارہ ان پر غلبہ دیا اور اموال و اولاد سے تمھاری مدد کی اور تمھیں بڑے گروہ والا بنادیا (6)

1_ بنی إسرائیل کا پہلی شکست کے بعد اللہ تعالی کی مشیت سے دوبارہ طاقتور ہونا _
ثم رددنا لکم الکرّة علیہم
(کرّہ کا لغوی معنی واپس لوٹناہے، حکومت اور مخلوق کے تباہ اور برباد ہونے کے بعد دوبارہ بننا بہرحال یہاں کرّہ سے مراد قوت وطاقت کا واپس آنا ہے)
2_ پہلی شکست کے بعد اللہ تعالی کے ارادہ سے بنی إسرائیل کا اپنے جنگجو دشمنوں پر فتح پانا _
ثم رددنا لکم الکرّة علیہم
3_ تاریخی تبدیلیاں (امتوں کی فتح و شکست) اللہ تعالی کے ارادہ کے تحت ہیں _
بعثنا علیکم عباداً ثم رددنا لکم الکرّة
4_ بنی إسرائیل کی پہلی شکست اور فتح کے درمیان فاصلہ کا ہونا _
ثم رددنا لکم الکرّة علیہم
("ثم" زمانی فاصلہ کو بیان کررہا ہے)
5_ پہلی شکست کے بعد اللہ تعالی کی امداد سے بنی إسرائیل کانئے سرے سے اقتصادی اور افرادی قوت کا بننا _
ثم رددنا لکم الکرّة علیہم و ا مددنکم با موال وبنین_

6_ پہلی شكست كے بعدبنی إسرائيل كا اپنے دشمنوں پردوبارہ غلبہ اللہ تعالی كی دی گئي اقتصادی اور افرادی طاقت پر قائم ہوا_

وأمددناكم بأموال و بنين
7_ اقتصادی اور افرادی قوت كا بڑھنا اور ان دونوں ميں توازن امتوں كے مقدر ميں اہم كردار ادا كرتا ہے_
وا مددناكم با موال و بنين
(مال اور بيٹوں كا ايك دوسرے كے ساتھ ذكر ہونا واضح كر رہا ہے كہ ان دونوں كا ايك دوسرے كے قريب ہونا امتوں كا اپنے دشمنوں پر غلبہ پانے ميں كار سا ز ہے_
8_ بنی إسرائيل كی تاريخ سخت نشيب و فراز كی حامل ہے_
بعثنا عليكم عباداً لنا أولی با س شديد ثم رددنا لكم الكرّة عليہم وا مددناكم بأموال و بنين
9_ پہلی شكست كے بعد دشمن كی تعداد پر بنی إسرائيل ميں افرادی قوت اور جنگی سپاہيوں كا بڑھنا _
وجعلنكم أكثر نفير
10_ دشمن كی افرادی اور اقتصادی طاقت پر برتری اور غلبہ پانے كے لئے اقتصادی ترقی اور آبادی بڑھانا ايك شائستہ اور ضروری سياست ہے _
وا مددنكم با موال وبنين وجعلنكم أكثر نفير
جملہ "جعلناكم " و "أمددناكم " والے جملے كے لئے نتيجہ كی مانند ہے كيونكہ لغت ميں "نفير" لوگوں كے اس گروہ كو كہتے ہيں كہ جنكے پاس ايك ساتھ كوچ كرنے كے لئے ضروری آمادگی ہو (مفردات راغب) تو يہاں ہم يہ نكتہ اس سے ليں گے كہ اللہ تعالی نے مال اور بيٹوں كی مددسے تمہيں يہ طاقت دی كہ تم اپنے دشمنوں پر غلبہ پالو_
11_ اللہ تعالی اجتماعی تبديليوں كو اپنی مشيت سے طبعی اسباب كے ذريعہ انجام ديتاہے_
وا مددنكم بأموال وبنين وجعلنكم أكثرا نفير
12_ بنی إسرائيل كا اپنے فتنہ و فساد كی سزا بھگتنے اور جنگجو لوگوں سے شكست قبول كرنے كے بعد كلی طور پر بہتر اور مفيد قدم اٹھانا _
لتفسدن فی الأرض بعثنا عليكم عباداً لنا أولی با س شديد ثم رددنالكم الكرّة عليہم وامددنكم با موال وبنين و جعلنكم أكثر نفيراً_
بعد والی دو آيت "إن عدتم عدنا" اس بات پرقرينہ ہے كہ بنی إسرائيل اپنی شكست كے بعد تنبيہ پاچكے تھے اسی لئے اللہ تعالی نے ان كی مدد فرمائي _

اقتصاد:
اقتصادی ترقی كے آثار 7; اقتصادی ترقی كی اہميت 10
اقوام:
وقت ميں مؤثر اسباب 7
اللہ :
اللہ كے ارادہ كے نتائج 1،2،3; اللہ كے ارادہ كے جاری ہونے كے ذرائع 11; اللہ كی امداد 5 مدد كے نتائج 6; اللہ كی مرضی كے جاری ہونے كے ذرائع 11
امتيں :
امتوں كی شكست كا سبب 3; امتوں كی فتح كا سبب 3
بنی إسرائيل :
بنی إسرائيل كی اصلاح كے عوامل 12; اقتصادی طاقت 5،6; بنی إسرائيل كی اقتصادی طاقت كاسبب5; بنی إسرائيل كی امداد 5،6; تاريخ 1،2،4; بنی إسرائيل كی حاكميت كا سبب 6; بنی إسرائيل كی سزا كے نتائج 12; بنی إسرائيل كی شكست 1، 4 ; بنی إسرائيل كی شكست كے نتائج 12; طاقت 9; بنی إسرائيل كی طاقت كا سبب 1;

بنی إسرائیل کی طاقتوں کو دوبارہ منظم کرنا 5; بني
اسرائیل کی فتح 4; بنی إسرائیل کی فتح کا سبب 2 ;بنی إسرائیل کی کثرت9
تاریخ :
تاریخ کی تبدیلیوں کا سبب 3
تعداد:
تعداد میں ترقی کے نتائج 7; تعداد میں ززترقی کی اہمیت 10
دشمن:
دشمن پر فتح کے اسباب 10
طبیعی اسباب :
طبیعی اسباب کی اہمیت 11
معاشرہ:
معاشرتی تبدیلیوں کے اسباب 11

إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا فَإِذَا جَاء وَعْدُ الآخِرَةِ لِيَسُوؤُواْ وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُواْ الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُواْ مَا عَلَوْاْ تَتْبِيراً (٧)
اب تم تك نيك عمل كروگے تو اپنے لئے كروگے_ اس كے بعد جب دوسرے وعدہ كا وقت آگيا تو ہم نے دوسری قوم كو مسلط كرديا تا كہ تمھاری شكليں بگاڑديں اور مسجد ميں اس طرح داخل ہوں جس طرح پہلے داخل ہوئے تھے اور جس چيز پر بھی قابو پاليں اسے باقاعدہ تباہ و برباد كرديں (7)

1_ خداوند عالم نے بنی إسرائیل كو بتاديا كہ نيكی كی طرف پلٹنے اور كردار كی بدی ان كے اختيار ميں ہے_
إن أحسنتم أحسنتم لأنفسكم و إن أسا تم فلہ
2_ بنی إسرائیل كا نيك كاموں اور احسان كی طرف متوجہ ہونا ان كی قدرت اور آسائشے كی بازگشت كا زمينہ ساز ہے_
ثم رردنا لكم الكرة ... إن أحسنتم أحسنتم لأنفسكم و إن ا سا تم فلہ
جملہ"إن أحسنتم" كا اشارہ اس بات كی طرف ہوسكتاہے كہ اگر تم نے نيكی كے راستے كو اپنايا تو اس كا نتيجہ جو قدرت رفاہ اور آسائشے ہے _ تمہيں نصيب ہوگا_
3 _ انسان كے اچھے ہونے يا برے عمل كی بازگشت صرف اسی كی طرف ہوگي_
إن ا حسنتم ا حسنتم لأنفسكم و إن ا سا تم فلہ
4_ نيكيوں كے بيان ميں تفصيل و تاكيد اور برائيوں كے بيان ميں اختصار كا لحاظ ايك اچھا اور پسنديدہ طريقہ ہے_
إن أحسنتم أحسنتم لأنفسكم و إن ا سا تم فلہ
ہم نے يہ مطلب "ان اسا تم فلہا" كی مختصر

تعبير كے مقابلے ميں "إن ا حسنتم أحسنتم لانفسكم" كی تفصيلی تعبير سے سمجھاہے_
5_ انسان كی طرف اس كے عمل اور اس كے آثار كی حتمی بازگشت، اللہ تعالی كی ناقابل تبديل سنتوں ميں سے ہے_
إن ا حسنتم ا حسنتم لأنفسكم و إن ا سا تم فلہ
6_ انسانوں كا اپنے آثار سے روبروہونا، صرف آخرت سے خاص نہيں ہے_
گذشتہ آيات كہ جو بنی إسرائیل كے دنياوی اعمال كے آثار كے متعلق ہيں كی طرف توجہ كرتے ہوئے اس آيت كا مضمون صرف آخرت سے خاص نہيں ہے بلكہ و ہ مطلق ہے اور انسان كے دنياوی اور اخروی اعمال كے آثار كو بھی شامل ہے_
7_ بنی إسرائیل كافساد پھيلانا اور ان كا برا كردار، ان كی شكست اور نابودی كے لئے زمينہ ساز تھے_
بعثنا عليكم عباداً لنا ... و إن أسا تم ...

ہوسكتاہے كہ جملہ ان اساتم بنی إسرائيل كی پہلی شكست اور بعد ميں ان كی ايك اور شكست كی علت كو بيان كرنے كے لئے ہو يعنی ان كی شكستيں ، ان كی برائيوں كا نتيجہ ہيں_
8_ بنی إسرائيل كا قدرت اور رفاہ كے بعد دوبارہ فساد پھيلانا _
لتفسدن فی الأرض مرتين ... ثم رددناہ لكم الكرة عليہم ... فإذا جاء و عد الآخرة ليسئوا وجوہكم
9_ بنی إسرائيل كے دوسری مرتبہ فساد پھيلانے كے بعد ان پر طاقتور جنگجوؤں كی چڑھائي اور ان كی چہروں پر غم اور شكست كے آثار كا نماياں ہونا_
فإذا جاء وعد الآخرة ليسئوا وجوہكم
"ليسئوا "ميں "ہم" كی علی ضمير "عباد" كی طرف لوٹتی ہے اس كا لام تعليل كے لئے ہے يعنی ہمارے بندے تمہيں (بنی إسرائيل) غمگين كرنے كے لئے آئينگے_
10_ طاقتور جنگجؤوں كے ذريعے مسجد الاقصی كی فتح اور بنی إسرائيل كے دوبارہ فساد پھيلانے كے بعد مسجد الاقصی كا ان كے ہاتھوں سے نكل جانا_
و ليدخلوا المسجد كما دخلوہ ا وّل مرة:
اكثر مفسرين كا نظريہ ہے كہ "المسجد" سے مسجد الاقصی مراد ہے _
11_ پہلے فاتحين اور اسی پہلے طريقے كے ذريعے، بنی إسرائيل كے ہاتھوں سے مسجد الاقصی كی دوبارہ آزادي_
و ليدخلوا المسجد كما دخلوہ ا وّل مرّة
12_ بنی إسرائيل كے مقابلے ميں فتح پانے والے مخالفين كے ہاں مسجد الاقصی كی حد درجہ اہميت_
و ليدخلوا المسجد كما دخلوہ ا وّل مرة
اس مطلب سے كہ جنگجو، بنی إسرائيل كے ساتھ جنگ كرتے وقت دوبار مسجد الاقصی ميں داخل ہوئے، استفادہ ہوتاہے كہ جنگجووں كے ہاں مسجد الاقصی حد درجہ اہميت اور احترام كی حامل تھي_
13_ مسجد الاقصی كو فتح كرنے والے جنگجووں كا فساد پھيلانے والے اور سركش بنی إسرائيل پر دوسر

حملہ، ايك سنگين اور تبارہ كن حملہ تھا_
و ليتبروا ما علوہ تبتير
"تبتيراً" ہلاك كرنے كے معنی ميں ہے اور مفعول مطلق (تتبيراً) كو تاكيد كے لئے لايا گيا ہے اور يہ حملے كی سنگينی كو سمجھاتاہے_
14_ طاقتور جنگجووں كے دوسرے حملے كے نتيجے ميں ، بنی إسرائيل كے آثار اور تمدن كی مكمل تباہی اور نابودي_
و ليتبروا ما علوہ تتبير
15_ قال الرضا (ع) فی قول الله عزوجل: " إن أحسنتم ا حسنتم لا نفسكم و أن ا سا تم فلہا": إن ا حسنتم ا حسنتم لانفسكم و ان ا سا تم فلہا ربّ يغفر لہا" امام رضا (ع) نے الله تعالى كے اس قول ان احسنتم احسنتم لانفسك و ان ا سا تم فلہا كے متعلق فرمايا: اگر تم كوئي نيكی كروگے تو اپنے لئے نيكی كروگے اور اگر تم برائي كروگے تو اس كو بخشنے والا ايك رب بھی ہے_

اہميتيں:
اہميتوں كے بيان كے آداب 4: بے اہميتی كے بيان كے آداب 4
برائياں:
برائيوں كے بيان كے طريقے 4
بنی إسرائيل:
بنی إسرائيل كے احسان كے آثار 2; بنی إسرائيل كے فساد پھيلانے كے آثار 7،9،10; بنی إسرائيل كی آسائشے كے آثار 8; بنی إسرائيل كی قدرت كے آثار 8; بنی إسرائيل كا غم 9; بنی إسرائيل كی تاريخ 7،8،9،10،13،14; بنی إسرائيل پر حملہ 9،13،14; بنی إسرائيل كی آسائشے كا زمينہ 2; بنی إسرائيل كی شكست كا زمينہ 7; بنی إسرائيل كی قدرت كا زمينہ 2; بنی إسرائيل كی ہلاكت كا زمينہ 7; بنی إسرائيل پر چڑھائي 13; بنی إسرائيل كی شكست 9; بنی إسرائيل كا عصيان 13; بنی إسرائيل كے آثار قديمہ كی نابودی 14; بنی إسرائيل كے تمدن كی نابودی 14

الله تعالي:
الله تعالی کا خبر دینا 1; الله تعالی کی سنتیں 5
روایت: 15
عمل:
عمل کے دنیاوی آثار 6; پسندیدہ عمل کے آثار 1،3; برے عمل کے آثار 1; پسندیدہ عمل کا انجام 15
گناہ:
گناہ کا انجام
مسجد الاقصي:
مسجد الاقصی کی کرامت12; مسجد الاقصی کی اہمیت 12; مسجد الاقصی کے فاتح11; مسجد الاقصی کی فتح 10،11
نیکي:
نیکی کو بیان کرنے کے آداب 4

عَسَى رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيراً (٨)
امید ہے کہ تمھارا پروردگار تم پر رحم کردے لیکن اگر تم نے دوبارہ فساد کیا تو ہم پھر سزادیں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے ایك قید خانہ بنادیا ہے (8)

1_ بنی إسرائیل کا دو دفعہ فتنہ و فساد برپاکرنے اور الله تعالی کی طرف سے شکست کا تلخ مزہ چکھنے کے باوجود ان میں رحمت کی امید پیدا کرنا _
عسی ربکم أن یرحمکم
گذشتہ آیات کی مناسبت سے اس آیت میں بھی بنی إسرائیل کو خطاب ہے _
2_ طاقتور لشکروں کے مسلسل حملے اور دوبار شکست کھانے کے بعد بھی بنی إسرائیل کا صفحہ ہستی سے ختم نہ ہوتا_
عسی ربکم أن یرحمکم
3_ گناہ کار انسانوں کے لئے الہی رحمت کے بارے میں امید کا راستہ بدترین حالات میں بھی بند نہیں ہوتا _
و یتبروا ما علوا تتبیراً_ عسی ربکم أن یرحمکم
4_ فتنہ گرامتوں کی شکست کا مطلب ان سے ہمیشہ کے لئے رحمت الہی کا دروازہ بند ہونا نہیں ہے_
عسی ربکم أن یرحمکم
5_ الله تعالی کی رحمت اس کی ربوبیت کا جلو ہ ہے_
عسی ربکم أن یرحمکم
6_ الله تعالی کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ فتنہ گر لوگوں کے لیے جو سزا پاچکے ہیں ان کی طرف دوبارہ اپنی رحمت کا رخ موڑ دے_
ویتبروا ما علواً تتبیراً_ عسی ربکم أن یرحمکم
7_ الله تعالی کی طرف سے بنی إسرائیل کو فتنہ و فساد کی طرف پلٹنے کی صورت میں دوبارہ عذاب کی دھمکي_
وان عدتم عدن
8_ الله تعالی کی رحمت ایك ایسی واقعیت ہے کہ جو ہمیشہ جاری و ساری ہے _ انسان اس سے اپنے

اعمال کے نتیجہ میں محروم ہوتا ہے_
عسی ربکم أن یرحمکم وإن عدتم عدن
اس آیت میں الله تعالی نے تمام انسانوں کو حتّی کہ گناہ گارونکو اپنی رحمت کی امید دی ہے اور پھر فرمایا ہے:اگر تم گناہ اور فساد کی طرف دوبارہ لوٹ گئے تو ہماری سزا و عذاب بھی دوبارہ تمہاری طرف آئے گا_ تو اس بات سے یہ نتیجہ

لیاجائے گا کہ اللہ تعالی کا عذاب اور اس کی رحمت سے محرومیت انسان کے اعمال کا نتیجہ ہے اور اللہ کی رحمت تو ہمیشہ جاری رہنے والی واقعیت ہے_
9_ فتنہ گر لوگوں کو عذاب اللہ تعالی کی دائمی سنتوں میں سے ہے_
وإن عدتم عدنا وجعلنا جہنم للكفرين حصير
10_ جہنم کافروں کے لئے قید خانہ ہے اور اس سے فرار کا کوئي راستہ نہیں ہے_
وجعلنا جہنم للكفرين حصير
"الحصر" کا معنی اصل میں تنگ کرنا اور محبوس کرنا ہے اور اس آیت میں یہ لفظ قید کرنے سے کنایہ ہے_
11_ ذلت وشکست فتنہ گر لوگوں کی دنیاوی سزاہے اور جہنم کا عذاب ان کی اُخروی سزا ہے _
لتفسدن فى الأرضوإن عدتم عدنا وجعلنا جہنم للكفرين حصير
12_ فتنہ و فساد کرنے والے سرکش لوگ کافر ہیں_
لتفسدن فى الأرض وإن عدتم عدنا وجعلنا جہنم للكفرين حصير
13_ فتنہ وفساد ایك بہت بڑا گناہ ہے کہ جو دنیاوی اور اُخروی عذاب کا موجب ہے _
وان عدتم عدنا وجعلنا جہنم للكفرين حصير

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی ربوبیت کے نتائج 6;اللہ تعالی کے ڈراوے 7; اللہ تعالی کی دائمی رحمت 8; اللہ تعالی کی رحمت 5;اللہ تعالی کی سنتیں 9; اللہ تعالی کے عذاب 9;اللہ تعالی کی ربوبیت کی علامتیں 5
اللہ تعالی کی سنتیں :
عذاب کی سنت 9
امتیں :
فتنہ ور امتوں کی شکست 4
امید دلانا:
اللہ تعالی کی رحمت کی طرف امید دلانا 1،4;اللہ تعالی کی رحمت کی طرف امید دلانے کی اہمیت 3
بنی إسرائيل:
بنی إسرائيل کی امید دلانا 1;بنی إسرائيل کی طرف حملہ 2;تاریخ 1;بنی إسرائيل کی ڈرو ا 7; بنی إسرائيل کی شکست 1، 2 ; بنی إسرائيل کی فتنہ وفساد کرنا ; بنی إسرائيل کے فتنہ وفساد کی سزا 7; بنی إسرائيل کی نسل کی بقاء 2

32

جہنم:
جہنم کے اسباب 11;جہنم کے صفات 10; جہنم کے قید خانہ ہونا 10
رحمت :
پیش خیمہ 6; رحمت سے محرومیت کے اسباب 8 ; مشمول رحمت 6
سازشیں کرنے والے:
سازشیں کرنے والوں پررحمت 6
عذاب:
اہل عذاب 11
عمل :
عمل کے نتائج 8
فساد کرنے والے:
فساد کرنے کا گناہ 13;فساد کرنے کے نتائج 13
کافر:

جہنم کا کافروں پر احاطہ 10
کیفر:
کیفراخروی کے اسباب 13;کیفر دنیاوی کے اسباب 13
گناہ کبیرہ:13
مفسدین:
ذلت 11; شکست 11; کفر 12;کیفر اخروی 11; کیفر دنیاوی 11; کیفر 9;مفسدین جہنم میں 11

إِنَّ هَـذَا الْقُرْآنَ يِهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْراً كَبِيراً (٩)
بيشك يہ قرآن اس راستہ كى ہدايت كرتا ہے جو بالكل سيدھا ہے اور ان صاحبان ايمان كو بشارت ديتا ہے جو نيك اعمال بجالاتے ہيں كہ ان كے لئے بہت بڑا اجر ہے (9)

1_قرآن مجيدنوع انسان كے لئے عظيم ترين ہدايت اور محكم ترين شريعت كا حامل ہے _
إن ہذا القران يہدى للّتى ہى ا قوم
يہاں عبارت "التى ہى أقوم" موصوف محذوف جيسے كلمہ شريعت و ملت كے ليے صفت ہے_

2_قرآن مجيد ہدايت كى كامل ترين كتا ب ہے_
إن ہذا القران يہدى للّتى ہى أقوم
مذكورہ مطلب اس بناپر ہے كہ مفضل عليہ (اقوم) سے مراد فقط توريت كى ہدايت نہ ہو بلكہ محذوف مفضل عليہ عام اور تمام ہدايتى كتب كو شامل ہو_
3_ قرآن مجيد لوگوں كو ہموار ا ور محكم ترين راستے پر ہدايت دينے والاہے_
إن ہذا القران يہدى للّتى ہى ا قوم
4_ قرآن مجيد صحيح كردار كے مالك مؤمنين كو بشارت دينے والاہے_
ويبشرالمؤمنين الذين يعملون الصلحت
5_ وہ مؤمنين جو ہميشہ اعمال صالح ميں مشغول ہيں بہت بڑے اجر كے حامل ہيں _
ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصلحت أن لہم أجراً كبير
6_ مؤمنين كے لئے الله تعالى كے سب سے بڑے اجر كو لينے كے لئے عمل صالح كى شرط كا حامل ہونا ہے_
و يبشر المؤمنين الذين يعملون الصلحت أنّ لہم أجراً كبير
7_ عن أبى عبدالله (ع) فى قولہ تعالى : "إن ہذاالقران يہدى للّتى ہى أقوم " قال : يہدى إلى الإمام (1)
امام صادق(ع) سے پر وردگار كے اس فرمان "ان ہذاالقران يہدى للتى ہى أقوم"كے
بارے ميں روايت ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: يعنى امام كى طرف ہدايت كرتا ہے_

اجر:
اجر كے ہدايت 5، 6
انسان:

انسانوں كى ہدايت 3
دين :
بہترين دين 1
روايت :
صراط مستقيم :
صراط مستقيم كى طرف ہدايت 3
عمل صالح:
عمل صالح كے نتائج 6
قرآن مجيد:
قرآن مجيد كى بشارتيں 4;قرآن مجيد كى تعليمات 1;قرآن مجيد كى خصوصيات 1; قرآن مجيد كا كردار 3;قرآن مجيد كا كمال 3;قرآن مجيد كا ہدايت دينا 1، 2، 3، 7
مؤمنين :
صالح مؤمنين كا اجر 5;صالح مؤمنين كو بشارت 4;مؤمنين كے اجر كى شرائط 6

وأَنَّ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً (١٠)
اور جو لوگ آخرت پر ايمان نہيں ركھتے ہيں ان كے لئے ہم نے ايك دردناك عذاب مہيا كر ركھا ہے (10)

1_ آخرت كا انكار الله تعالى كے دردناك عذاب ميں مبتلا كرنے والا ہے _
أن الذين لا يو منون بالأخرة أعتدنا لہم عذاباً اليم
2_ تمام عقائدى مسائل ميں آخرت پر ايمان ايك خاص اہميت كا حامل ہے _
وأن الذين لا يو منون بالأخرة
پروردگار عالم نے مؤمنين كے بڑے انعام اور جزا حاصل كرنے كے ليے مؤمنين سے عمل صالح بجالانے كا مطالبہ كيا ہے_ جبكہ كافروں كے عذاب كا سبب محض انكا آخرت كا انكار بيان كيا تو يہ نكتہ بتارہاہے كہ تمام دينى مسائل ميں قيامت پر ايمان ايك خاص اہميت كا حامل ہے_
3_ آخرت كا انكار بہت سے نيك كاموں اور عملى خوبيوں كو ترك كرنے كا باعث ہے_
ويبشرالمؤمنين الذين يعملون الصلحت ...وأن الذين لايو منون بالأخرة
الله تعالى نے صالح كردار كے مالك مؤمنين كے مد مقابل صرف آخرت كے منكرين كا ذكر كيا ہے
اس سے يہ واضح ہوتا ہے كہ انكار اور ايمان وعمل صالح كے درميان كلى طور پر تضاد ہے_
4_ كفار كو جہنم كے عذاب كى دھمكى ،مؤمنين كےلئے بشارت ہے _
ويبشر المؤمنين وأن الذين لا يؤمنون بالاخرة أعتدنا لہم عذاباً اليما_
جملہ "وان الذين لا يؤمنون بالاخرة" جملہ "ان لہم أجراً كبيرا" پر عطف ہے يعنى الله تعالى مؤمنين كو دو بشارتيں دے رہا ہے :
1_ ان كے لئے بہت بڑے اجر كا ہون
2_ كفار كے لئے عذاب تيار كرن
5_ قرآنى ہدايت مينبشارت اور ڈرانا ،دو بنيادى عناصر ہيں_
إن ہذاالقران يہدى ويبشر أن الذين لا يو منون بالأخرة أعتدنا لہم عذاباً اليم
مندرجہ بالا نكتہ الله تعالى كى طرف سے مؤمنين كو بشارت دينے كے ساتھ ساتھ كافروں كو ڈرانے كے ذكر كرنے سے حاصل ہو اہے_

6_ آخرت كے منكرين كے لئے ابھی سے عذاب آمادہ ہے _
أعتدنا لہم عذاباً أليم
"أعتدنا " يہ كلمہ صيغہ ماضی ہے جو ابھی سے عذاب كے تيار ہونے كی طرف اشارہ كر رہا ہے _

آخرت:
آخرت كے جھٹلانے والوں كے عذاب كا ابھی سے تيار ہونا 6;آخرت كو جھٹلانے كی نتائج 1،3
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كے عذاب 1
ايمان:
آخرت پر ايمان كی اہميت 2
بشارت:
بشارت كا كردار 5
خوبياں :
خوبيوں كے لئے ركاوٹيں 3
دين :
اصول دين 2
ڈرانا :
جہنم سے ڈرانا 4;ڈرانے كے نتائج 5
عذاب:
دردناك عذاب1;عذاب كے اسباب 1;عذاب كے مراتب 1
قرآن مجيد:
قرآن مجيد كا ہدايت دينا 5
كفار:
كفار كو ڈرانا 4
مؤمنين :
مؤمنين كو بشارت
نيك كام :
نيك كاموں كے لئے ركاوٹيں 3
ہدايت :
ہدايت كا طريقہ 5

وأَنَّ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً (١٠)
اورانسان كبھی كبھی اپنے حق ميں بھلائي كی طرح برائي كی دعا مانگنے لگتا ہے كہ انسان بہت جلد باز واقع ہوا ہے (11)

1_ انسان برائي اور بدی كو خير اور اچھائي كی مانند چاہنے والا ہے_
ويدع الإنسان بالشرّ دعا ء ہ بالخير
دعا سے مراد مطلق طلب ہے چا ہے وہ دعا كے

الفاظ سے ہو يا اس كے علاوہ ہو _
2_ انسان كے اندر خير كی طلب واقعی ہے جبكہ بدی كی چاہت حقيقی نہيں ہے _
ويدع الإنسان بالشرّ دعاء ہ بالخير

انسان كى خير كى چاہت و طلب سے بدى كى چاہت كو تشبيہ ديتے ہوئے مندرجہ بالا نيتجہ اخذ كيا ہے يعنى جس طرح انسان ہميشہ طبيعى اور حقيقى طور پر طالب خير ہے اسى طرح بدى كى پيچھے بھى جائے گا_
3_ آخرت كے منكرين خير وخوبى كى طرح شر اور بدى كے طالب ہوتے ہيں _
وأن الذين لا يو منون بالأخرة ويدع الإنسان بالشرّ دعاء ہ بالخير_
مندرجہ بالا نتيجہ ہم نے اس نكتہ سے ليا ہے كہ يہاں "الإنسان" سے مراد تمام انسان نہيں ہيں _ جيسا كہ بعض مفسرين نے بھى تصريح كى بلكہ يہاں "الإنسان" پر الف و لام عہد ذكرى كا ہے يعنى يہاں مراد وہ منكرين آخرت ہيں كہ جن كا اس سے پہلے والى آيت "الذين لا يؤمنون بالاخرة" ميں ذكر ہوا ہے_
4_ انسان كى طبيعت جلد بازى كے ساتھ مخلوط ہے_
وكان الإنسان عجول
5_ انسان اپنى جلد بازى والى خصلت كى وجہ سے اپنے مقصود تك پہنچنے كے لئے بُرے اور مذموم وسائل كا سہارا ليتا ہے_
ويدع الإنسان بالشرّدعاء ہ بالخير وكان الإنسان عجول
مندرجہ بالا نتيجہ اس نكتہ سے ليا گيا ہے كہ "بالشرّ" اور "بالخير" ميں باء استعانت كے لئے ہے يعنى جلد باز انسان خير اور شر كے وسايل ميں كوئي فرق نہيں ديكھتا_ مثلاً زندگى كى آسايش كے لئے چوري' ناجائز منفعت اٹھانا اور ذخيرہ اندوزى جيسى چيزوں سے سہارا ليتا ہے_
6_ انسان كى جلد بازى باعث بنتى ہے كہ انسان اپنے حقيقى فائدے اور خسارے كو پہچاننے ميں خطاء كرے_
ويدع الإنسان بالشرّ دعاء ہ بالخير وكان الإنسان عجول
يہاں "كان الإنسان عجولاً" والا جملہ "يدع الإنسان"كى علت بيان كر رہا ہے كہ چونكہ انسان جلد باز ہے لہذا خير اور شر اور اپنے فائدہ و خسارہ كو ايك جيسا ديكھتا ہے اور دونوں كے پيچھے لگتا ہے_
7_ انسان كا نقد چاہنا اور بے صبرى كا مظاہرہ كرنے كا نتيجہ آخرت كا انكار ہوتا ہے _
الذين لا يو منون بالا خرة ويدع الإنسان بالشرّ وكان الإنسان عجول
مندرجہ بالا نتيجہ اس نكتہ سے ليا گيا ہے كہ جملہ "يدع الإنسان" پہلى آيت "الذين لايو منون بالأخرة" كى تفسير كر رہا ہے اور "الإنسان" ميں الف لام عہد ذكرى كا ہے كہ جو ان لوگوں كى طرف اشارہ ہے كہ جن كا اسى جملہ ميں ذكر ہوا ہے يعنى چونكہ انسان جلد باز ہے اور صبر نہيں كرتا لہذا آخرت پر ايمان نہيں لاتا ہے اور وہ دنيا كے نقد مال كے پيچھے ہے_

8_ جلد بازي، معرفت و شناخت كى آفات ميں سے ہے_
ويدع الإنسان بالشرّ دعاء ہ بالخير وكان الإنسان عجول
9_ انسان كا اپنى خواہشات اور اميدوں ميں غور وفكر كرنے كا ذمہ دار ہونا _
ويدع الإنسان بالشرّ دعاء ہ بالخير وكان الإنسان عجول
مندرجہ بالا آيت ميں بشرى ضعف كے نقاط ميں سے ايك نقطہ بيان ہوا ہے كہ جس كا سبب اس كى جلد بازى اور دور انديشى سے خالى ہونا ہے اور يہ بات حقيقت ميں ايك تنبيہ ہے كہ انسانوں پر ضرورى ہے كہ وہ دور انديش ہوں اور اپنے فائدوں كے حوالے سے غور وفكر كريں_

آخرت:
آخرت كو جھٹلانے كے اسباب 7;آخرت كے منكرين كا خير خواہ ہونا3;آخرت كو جھٹلانے والوں كا شر پسند ہونا 3;آخرت كو جھٹلانے والوں كى صفات 3; آخرت كو جھٹلانے والوں كے تمايلات 3
انسان:
انسان كے تمايلات 1، 2;انسان كى جلد بازى 4;انسان كى خير خواہى 1، 2;انسان كى ذمہ دارى 9;انسان كى شر پسندى 1، 2; انسان كى صفات 1، 4; انسان كى طبيعت 4;انسان كى جلد بازى كے نتائج 5
برائياں:
برائيونسے فائدہ اٹھانے كا پيش خيمہ 5

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُواْ فَضْلاً مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُواْ عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلاً (١٢)
ور ہم نے رات اور دن كو اپنى نشانى قرار ديا ہے پھر ہم رات كى نشانى كو مٹاديتے ہيں اور دن كى نشانى كو روشن كرديتے ہيں تا كہ تم اپنے پروردگار كے فضل و انعام كو طلب كرسكو اور سال اور حساب كے اعداد معلوم كرسكو اور ہم نے ہر شے كو تفصيل كے ساتھ بيان كرديا ہے (12)

1_الله تعالى نے دن اور رات كو اپنى نشانيوں ميں سے دو نشانياں قرار ديا ہے_
وجعلنا اليل والنہار ء ايتين
2_ رات كى تاريكى چھٹ جانے كے ساتھ ہى دن كى روشنى كا آنا الله تعالى كى تدبير كى نشانى ہے_
فمحونا ء أية الّيل وجعلنا أية النہار مبصرة
3_ رات ميں چاند كى روشنى كا ختم ہونا اور سورج كا روشن كرنا يہ دونوں الله تعالى كى نشانيوں ميں سے دو نشانياں ہيں _
فمحونا ء اية الّيل وجعلنا ء اية النہار مبصرة
مندرجہ بالا نتيجہ اس حوالے سے ليا گيا ہے كہ "آية
الليل" سے مراد چاند ہو اور "آية النہار" سے مراد سورج ہو_
4_كائنات كے مظاہر ،پروردگار كى تدبير كے تحت ہيں اور اس كے وجود كى نشانياں ہيں _
وجعلنا اليل والنہار ء ايتين فمحونا ء اية الّيل وجعلنا ء ايةالنہار مبصرة
5_انسان شب كى تاريكى كے بعد دن كى روشنى ميں الله

تعالی کے رزق اورفضل سے فائدہ اٹھاتاہے _
فمحونا ء ایۃ الّیل وجعلنا ء ایۃ النھار مبصرۃ لتبتغوا فضلاً من ربّکم
6_رزق، فائدے اور الہی ذخائر انسان کے لئے اور اس کے پروردگار کی ربوبیت کے ذخائر ہیں_
لتبتغوا فضلاً من ربّکم
7_رزق، فائدے اور الہی ذخائر انسان کے لئے اللہ کا فضل اور فائدے اٹھانے کے لئے ہیں_
لتبتغوا فضلاً من ربّکم
8_انسان ،فقط حرکت وتلاش کی صورت میں اللہ تعالی کے رزق اور اپنی ضروریات کو پاسکتا ہے_
لتبتغوا فضلاً من ربّکم
"ابتغائ" (باب افتعال سے ہے) کا معنی اپنی ضروریات کو حاصل کرنے کے لئے بہت زیادہ کوشش وتلاش کرناہے_ (مفردات راغب)
9_دن رات کی گردش کا ایك فائدہ زمان اور سال کا حساب اور انسان کی تاریخ کے ساتھ آشنائي ہے_
جعلنا ء ایۃ النھار ... لتعلموا عدد السنین والحساب
10_وقت کی پہچان اور اس کا نظم انسانی زندگی کے لئے بہت اہم اور حیاتی حیثیت رکھتا ہے _
لتعلموا عدد السنین والحساب
11_دینی تعلیمات اور وحی سے سکھائي گئي چیزوں میں انسانی سعادت و کمال کے حوالے سے تمام ضرورتوں کو بیان کیا گیا ہے_
إنّ ہذاالقراء ن یہدي ...وکل شي فصّلنہ تفصیل
مجموعی طور پر مفسرین کا یہ خیال ہے کہ قرآن چونکہ ایك ہدایت والی کتاب ہے اور اس کا ہدف انسان کو سعادت وکمال فراہم کرنا ہے' لہذا "کل شي " سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں کہ جنکا سعادت' کمال اور ہدایت سے تعلق ہے نہ کہ یہاں مراد کائنات کے تمام حقائق ہیں_
12_قرآن مجید اپنی متعدد فصول اور حصوں میں انسانی ضرورت کے مطابق تمام فرامین ہدایت لئے ہوئے ہے_
إن ہذا القران یہدي ... وکل شي فصّلناہ تفصیل
مندرجہ بالا نیتجہ اس حوالے سے لیا گیا ہے کہ "فصّلناہ" اپنے لغوی معنی (جداکرنے) میں استعمال ہوا ہے
13_کائنات اور خلائق عالم میں معمولی سی بھی ٹوٹ پھوٹ اور بے نظمی موجود نہیں ہے_
وکل شي فصّلنہ تفصیل
مندرجہ بالا نتیجہ اس حوالے سے لیا گیا کہ " کل شي" سے مراد تمام کائنات ہے تو اس صورت میں "فصّلناہ" مادہ "فصل" سے ہے اور اس کا معنی ایك چیز کو دوسری چیز سے جدا کرنا ہے (مفردات راغب) تو اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ "ہم نے ہر چیز کو اس کے مقام پر یوں قرار دیا ہے کہ دوسری سے مخلوط نہ ہو"_
اور اس کائنات میں ہر وجود میں آنے والی چیز نظم

40

وضبط کی حامل ہے_
14_انسانی زندگی میں دن و رات کی گردش کے اثرات اور اس کی اہمیت کو یاد دلانا اللہ تعالی کے ذریعے آیات کی تفصیل بیان ہونے کا ایك نمونہ ہے_
وجعلنا الیل والنھار ایتین ... وکلّ شي فصّلنہ تفصیل
کل شي کا ایك مصداق اس جملہ "وجعلنا اللیل والنھار آیتین" کے قرینہ کے مطابق دن رات کی گردش ہوسکتی ہے_
15_یزید بن سلام ... سا ل رسول اللہ (ص) فقال لہ ... فما بال الشمس والقمر لا یستویان فی الضوء والنور، قال ... أمراللّہ تعالی جبرائیل : أن یمحو ضوء القمر فمحاہ ... وذلك قول اللّہ عزوّجلّ: وجعلنا اللیل والنھار آیتین فمحونا آیۃ اللیل وجعلنا آیۃ النھار مبصرۃ ...;(1)یزید بن سلام نے رسول اللہ (ص) سے سوال کیا اور آپ(ص) سے پوچھا ... سورج اور چاند کیسے روشنی کے حوالے سے ایك جیسے نہیں ہیں؟ آپ (ص) نے فرمایا: اللہ تعالی نے حضرت جبرائیل (ع) کو حکم دیا کہ چاند کی روشنی کو محو کردے تو اس نے چاند کی روشنی کو محو کردیا یہ وہی کلام الہی ہے کہ فرماتا ہے: 'وجعلنا الّلیل والنھار آیتین فمحونا آیۃ اللیل وجعلنا آیۃ النھار مبصرۃ ..."

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی تدبیر سے اللہ تعالی کے فضل کا پیش خیمہ5، اللہ تعالی کی معرفت کی د لیل 4 ; اللہ تعالی کا رزق 6، 7، 8 ;اللہ تعالی کا فضل 7،;اللہ تعالی کے رزق سے فائدہ لینا 8; اللہ تعالی کی تدبیر کی نشانیاں 12 ; اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں6;
اللہ تعالی کی نعمتیں 6
اللہ تعالی کی نشانیاں :
اللہ تعالی آفاقی نشانیاں 1،3،4،15;اللہ تعالی کی نشانیوں کی وضاحت 14
انسان:
انسان کے فائدے 6;انسان پر فضل 7; انسان کی ضروریات کو واضح کرنے کا منبع 12 ; انسان کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مؤثر اسباب 8; انسان کی ضرورتوں کی و ضاحت 11
تاریخ:
تاریخ کو پہچاننے کے وسائل 9
تخلیق :
تخلیق میں تدبیر 4;تخلیق کے نظام کی خصوصیات 13; تخلیق میں قانون 13; تخلیق کا نظام وضبط 13
چاند:
چاند کے نور کا اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہونا 3
حدیث:15
دن :
دن کی گردش کی اہمیت 14; دن کی روشنائي 15;
....

1) علل الشرایع ، ص 470، ح 33، ب 222، نورالثقلین ج 3، ص 143، ح 100_

41
دن کی روشنی کے فوائد دن کی گردش کے فوائد 9; دن کی گردش کا کردار 14;دن کی روشنی کے نتائج ; دن کا اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہونا 1
دین :
دین وغبیت 11;دین کا کردار 11
رزق:
رزق میں مؤثر اسباب 8
رات:
رات کی گردش کی اہمیت 14;رات کی تاریکی 5، 15;رات کی تاریکی کا زوال 2;رات کی گردش کے فوائد 9;رات کی گردش کا کردار 14;رات کا اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہونا 1
سال شماري:
سال شماری کے وسائل 9
سعادت:
سعادت کے اسباب 11
سورج:
سورج کی روشنی کا اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہونا 3
عمل :
عمل کے نتائج 8
قرآن مجید:

قرآن تعليمات 12;قرآنی خصوصيات 12;قرآن كا ہدايت دينا 12
وحي:
وحی كا كردار 11
وقت:
وقت كی اہميت 10
وقت كی پہچان :
وقت كی پہچان كی اہميت 10

تفسير راھنما جلد 10

وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَآئِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَاباً يَلْقَاهُ مَنشُوراً (١٣)
اور ہم نے ہر انسان كے نامہ اعمال كو اس كی گردن ميں آويزاں كرديا ہے اور روز قيامت اسے ايك كھلی ہوئي كتاب كی طرح پيش كرديں گے (13)
1_ہرانسان اپنے اعمال كے مد مقابل ذمہ دار ہے_
وكل انسان ألزمنہ طائره فی عنقہ

"طائر" سے مراد انسان كا عمل ہے چاہے خير ہو يا شر ہو _
2_انسان كے اعمال كا نتيجہ اور رد عمل ہميشہ اسی سے لپٹا ہوا ہے اور وہ اس سے جدا ہونے والا نہيں ہے_
وكل إنسان ا لزمنہ طائره فی عنقہ
يہ جو اللہ تعالی نے فرمايا ہے كہ ہر انسان كا اعمال نامہ اس كی گردن سے باندھا ہوا ہے (نہ كہ اس كے ہاتھ ميں ديا ہوا ہے) ہوسكتا ہے كہ يہ اعمال كا انسان سے ہميشہ كے تعلق اور لزوم كاكنايہ ہو_
3_انسان كی سعادت و شقاوت ، براہ راست اس كے اعمال كا نتيجہ ہے نہ كہ يہ اتفاقی اسباب ہيں مثلاً تقدير و قسمت وغيره كے تحت نہيںہے_
وكل إنسان ألزمنہ طائره فی عنقہ
لفظ طائر كا عمل كے لئے استعمال شايد اس لئے ہو كہ انسان كے مقدر ميں چانس' قسمت وغيره كے حوالے سے غلط نظريہ جہالت كی نفی ہو_
4_اللہ تعالی نے انسان كے اعمال كو دنيا ميں درج كيا ہے اور روز قيامت اسے كھلی ہوئي كتاب كی شكل ميں اس كے سامنے ظاہر كرے گا_
ونخرج لہ يوم القيامة كتباً يلقہ منشور
5_انسان، قيامت كے دن اپنے اعمال پر آگاه ہوگا_
وكل إنسان ...كتباً يلقہ منشور
6_ عن محمد بن مسلم بن أبی جعفر وأبی عبداللّہ (عليہما السلام) عن قولہ: "وكل إنسان ا لزمناه طائره فی عنقہ قال: قدره الذی قدر عليہ ; (1)
محمد بن مسلم نے امام باقر اور امام صادق عليہما السلام سے اللہ تعالی كے اس قول "وكلّ انسان الزمناه طائره فی عنقہ" كے حوالے سے روايت كی انہوں نے فرمايا: جسے چاہيئے تھا كہ انسان كا مقدر بنائے اس نے بنا ديا ہے _
7_عن سديرالصير فيّ قال : دخلت ... على ... أبی عبداللّہ الصادق (ع) ... قال: نظرت فی كتاب الجفر ... وتا ملت منہ مولد

قائمنا وغيبتہ ... وبلوى المؤمنين فى ذلك الزمان وتولد الشكوك فى قلوبهم من طول غيبتہ وارتداد أكثرہم عن دينہم وخلعہم ربقة الإسلام من ا عناقہم التى قال اللّٰہ تقدس ذكره: "وكل إنسان ا لزمناه طائره فى عنقہ"يعنى الولاية (1)
سدير صيرفى سے روايت ہوئي ہے كہ ميں امام صادق(ع) كى خدمت ميں حاضر ہوا تو آپ (ع) نے فرمايا كہ ميں نے كتاب جفر ميں نگاہ كى اور ہمارے قائم (عج) كى ولادت اور انكى غيبت كے حوالے سے تامل كيا اور (ميں نے ديكھا كہ) اس زمانے ميں مؤمنين كى آزمايش اور انكے دل ميں شك وشبہہ كا پيدا ہونا اور حضرت (ع) كى غيبت كا طولانى ہونا اور اكثر مؤمنين كا اپنے دين سے پھر جانا اور اسلام كى رسى كا انكى گردنوں سے جدا ہونا يہ وہ رسى ہے كہ اللہ تعالى نے اس كے بارے ميں فرمايا ہے:"وكل انسان الزمناه طائره فى عنقہ " كہ يہاں مراد ولايت ہے_
8_وعن أبى بصير قال: سمعت أبا عبدالله (ع)

يقول : "إن المؤمنين يعطى يوم القيامة كتاباً يلقاه منشوراً مكتوب فيہ: كتاب اللّٰہ العزيز الحكيم: ادخلوا فلاناً الجنة"(1)
حضرت ابى بصير سے روايت ہے كہ ميں نے امام صادق(ع) سے سنا كہ آپ فرما رہے تھے كہ روز قيامت مؤمن كو نوشتہ ديا جائے گا كہ جسے وہ كھلا ہوا ديكھيں گے اور اس ميں لكھا ہوا ہوگا كہ يہ اللہ تعالى عزيز وحكيم كا نوشتہ ہے كہ فلاں كو جنت ميں داخل كيا جائے_
9_عن النبى (ص) قال: الكتب كلّها تحت العرش فإذا كان يوم القيامة بعث اللّٰہ تبارك وتعالى ريحاً تطيرها بالايمان والشمائل أول حرفہ:إقرا كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيباً;(2)
رسول اكرم(ص) سے روايت ہوئي كہ تمام مكتوبات عرش كے نيچے ركھے گئے ہيں اور جب قيامت كا دن آئے گا تو اللہ تعالى ہوا كو اٹھائے گا تا كہ انہيں اڑائے اور لوگوں كے دائيں اور بائيں ہاتھوں ميں پہنچادے اور اس نوشتہ كا پہلا كلمہ يہ ہے:"إقرا كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيباً" اپنا نوشتہ پڑھ كافى ہے كہ آج تو خود اپنا حساب لينے والا بن_

قیامت کے روز نوشتہ عمل 4، 9

....

1) تفسیر برہان ج 2، ص 411، ح1، بحارالانوار ج7، ص 325، ح 18
2) تفسیر برہان ج2 ، ص 412، ح 7_

اقْرَأْ كَتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيباً (١٤)
کہ اب اپنی کتاب کو پڑھ تو آج تمھارے حساب کے لئے یہی کتاب کافی ہے (14)

1_اللہ تعالی کا قیامت کے دن انسانوں کو اپنا اعمال نامہ پڑھنے کی دعوت دینا _
ونخرج لہ یوم القیامة کتباً ...إقرا کتبك
2_روز قیامت ہر انسان اپنا اعمال نامہ پڑھنے کے ساتھ خود اپنا حساب لینے والا ہوگا _
إقرا كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيب
3_انسان کا حساب روز قیامت اس کے نامہ اعمال میں واضح اور روشن ہوگا _
كفى بنفسك اليوم عليك حسيب
یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اپنے حساب لینے کے لئے "توخود ہی کافی ہے" اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کا عمل و حساب اس قدر واضح اور روشن ہوگا کسی کے واضح کرنے کی ضرورت نہیں ہے_
4_روز قیامت انسان کے اعمال کے محاسبہ کے لئے، دلیل اور گواہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے_
كفى بنفسك اليوم عليك حسيب
5_"عن أبی عبداللّہ (ع) فی قولہ:"إقرا کتابك کفی بنفسك الیوم" قال: یذکر بالعبد جمیع ما عمل وماکتب علیہ حتّی کأنہ فعلہ تلك الساعة فلذلك قالوا: یا ویلتنا مالہذا الکتاب لا یغادر صغیرة ولا کبیرة إلّا أحصاہا"(1)
امام صادق(ع) سے اس کلام الہی :" إقرا کتابك کفی بنفسك الیوم" کے حوالے سے روایت ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا : انسان نے جو تمام اعمال انجام دیے ہینوہ اس میں لکھے ہوئے ہیں اوروہ اسے ایسے یاد دلائے جائیں گے کہ گویا اس نے ابھی انجام دیئے ہیں تو وہ اس حوالے سے کہیں گے : ہائے یہ کیسا نوشتہ ہے کہ جس نے نہ چھوٹا اور نہ بڑا گناہ چھوڑا ہے' سب کو شمار کردیا ہے"_

....

1) تفسیر عیاشی ج2، ص 284، نورالثقلین ج3، ص144، ح 107_

اللہ تعالي:
اللہ تعالی کی دعوت 1
حدیث :15
حساب لینا:
آخرت کا حساب لینے کی خصوصیات 4; آخرت کا حساب لینے میں گواہی 4; آخرت کا حساب لینے میں وضاحت 3; آخرت کا حساب لینے میں وکالت 4
عمل :
آخرت کے عمل کا حساب لینا 4;عمل کا حساب لینا 4
قیامت :
قیامت میں حساب لینا 2

نوشتہ عمل:
نوشتہ عمل کا پڑھنا 1، 2; نوشتہ عمل کا قیامت میں ہونا 1، 3; نوشتہ عمل کا وسیع ہونا 5; نوشتہ عمل کی وضاحت 3

مَّنِ اهْتَدَى فَإِنَّمَا يَهْتَدي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولاً (١٥)
جو شخص بھی ہد ایت حاصل کرتا ہے وہ اپنے فائدہ کے لئے کرتا ہے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے وہ بھی اپناہی نقصان کرتا ہے او رکوئي کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے او رہم تو اس وقت تك عذاب کرنے والے نہیں ہیں جب تك کوئي رسول نہ بھیج دیں (15)

1_ہر کسی کی ہدایت کا فائدہ اور گمراہی کا نقصان خود اسے پہنچے گا _
من اهتدى فإنما يهتدى لفنسہ ومن ضلّ فإنما يضل عليه
2_ہدایت منفعت و فوائد کے لئے ہے جبکہ گمراہی کا نتیجہ ضررو نقصان ہے _
من اهتدى فإنما يهتدى لنفسہ ومن ضلّ فإنما يضل عليه

3_انسان ،ہدایت یا گمراہی کا راستہ اختیار کرنے میں صاحب اختیار ہے_
من اهتدى فإنما يهتدى لفنسہ ومن ضلّ فإنما يضل عليه
4_کائنات میں الہی نشانیوں کی وضاحت اور روز قیامت اعمال کے محاسبہ کی نصیحت لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے_
وجعلنا اليل والنهار ء ايتين ... اقرا كتابك ... من اهتدى فإنما يهتدى لنفسہ
5_کوئي بھی انسان کسی دوسرے کے عمل کا بوجھ اپنے کندھوں پر نہیں اٹھائے گا _
ولا تزرو وازرة وزر أخرى
"وزر" سے مراد بھاری چیز ہے اور یہ یہاں گناہ سے کنایہ ہے_
6_گناہ ،انسان کے کندھوں پر بھاری بوجھ ہے_
ولاتزروازرة وزرأخرى
"وزر" لغت میں بھاری چیز کو کہتے ہیں (لسان العرب) اور اس لئے گناہ کو "وزر" کہا گیا ہے کہ اس کے نتائج بھی بھاری ہوتے ہیں_
7_اعمال کی جزا کے نظام پرالہی عدل حاکم ہے_
ولاتزر وازرة وزر ا خرى
8_رسولوں کو بھیجنے اور اتمام حجت سے قبل لوگوں کو سزا نہ دینا ایك سنت الہی ہے_
وماكنا معذبين حتّى نبعث رسول
9_انبیاء کی بعثت کے اہداف میں سے ایك ہدف لوگوں پر حجت تمام کرنا ہے_
وما كنا معذبين حتّى نبعث رسول
10_کسی بھی عمل کی بدی اور ناجائز ہونے کے بیان سے پہلے اس عمل کی وجہ سے عقاب وعذاب دینا قبیح ہے_
وما كنّا معذبين حتّى نبعث رسول
یہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ " ہم جب تك حقایق بیان کرنے کے لئے لوگوں کی طرف رسول نہیں بھیجتے انہیں عذاب وعقاب نہیں کرتے"_ یہاں احتمال یہ ہے کہ یہ قانون اس عقلی فیصلے کے مطابق ہو کہ "بغیر بیان کے عقاب قبیح اور ناپسند ہے"_
11_گناہ گار امتوں پر اتمام حجت اور رسول کے بھیجنے کے بعد دنیاوی عذاب کا نازل ہونا _
وماكنا معذبين حتّى نبعث رسول
جملہ "ماكنا معذّبين حتّى نبعث رسولاً"مطلق ہے کہ جو دنیاوی عذاب کو بھی شامل ہے_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی جزائیں 7;اللہ تعالی کی حاکمیت وعدالت 7;اللہ تعالی کی سنتیں 8; اللہ تعالی کے عذابوں کی شرائط 1;8اللہ تعالی

کے عذاب 7 ; اللہ تعالی کے عذابوں کا قانون کے مطابق ہونا 11; الہی حجت کا اتمام ہونے کا کردار 8، 11
اللہ تعالی کی آیات:

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُواْ فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيراً (١٦)
اور ہم نے جب بھی کسی قریہ کو ہلاك کرنا چاہا تو اس کے ثروت مندوں پر احکام نافذ کردئے اور انھوں نے ان کی نافرمانی کی تو ہماری بات ثابت ہوگئي اور ہم نے اسے مکمل طور پر تباہ کردیا (16)

1_کسی بھی معاشرہ کے امراء اور ثروت مند طبقہ ك
فسق وفجور اس معاشرہ کی تباہ بربادی کا سبب بنتا ہے_

وإذا ا ردنا ا ن نہلك قرية ا مرنا مترفيہا ففسقوا فيہ
"مترف" مادہ "ترفہ" سے لیا گیا ہے اور "ترفہ" سے مراد بہت زیادہ رزق ونعمت ہے (مفردات راغب)

2_تاریخ اور انسانی معاشروں کے حوادث ،الہی ارادہ کے تحت ہیں _
وإذا ا ردنا ا ن نہلك قرية ا مرنا مترفيها ففسقوا فيها ... فدمرّنہ
3_آسائشے وثروت سے مالا مال ہونا فسق فجور کی طرف میلان کی پیش خیمہ ہے _
أمرنا مترفيها ففسقوا فيہ
معاشرہ کے تمام طبقات میں سے فاسق و فاجر ہونے کے لئے ثروت مند طبقے کا ذکر ہونا حالانکہ فسق وفجور تمام لوگوں سے ہوسکتا ہے اس کا کسی خاص طبقہ سے تعلق نہیں ہے 'شاید اسی مندرجہ بالا نکتہ کی بنا پر ہے_
4_ثروت مند اور صاحبان مال ومتاع دوسروں کی نسبت زیادہ نافرمانی خدا اور مخالفت حق کا شکارہیں_
ا مرنا مترفيها ففسقوا فيہ
مندرجہ بالا نتیجہ اس بناء پر لیا گیا ہے کہ "ا مرنا" کا مفعول "بالطاعة" کی مانندکوئي لفظ محذوف ہو تو اس صورت میںآیت کا معنی یوں ہوگا کہ ہم معاشرہ کے ثروت مند طبقہ کو اطاعت وبندگی کا حکم دیتے ہیں _ لیکن وہ توقع کے بر خلاف فسق وفجور کی راہ کو اختیار کرتے ہیں_
5_ارادہ الہی اسباب و مسببات کے تحت انجام پاتاہے_
وإذا ا ردنا ففسقوا فيها فحقّ عليها القول
6_کسی معاشرہ میں فاسق وفاجر مالدار لوگوں کی تعداد کا بڑھنا پروردگار کی سنتوں کے مطابق اس معاشرہ کی تباہی کے اسباب میں سے ہے_
وإذا ا ردنا ا ن نہلك قرية ا مرنا مترفيها ففسقوا فيہ
بعض کا خیال ہے کہ "ا مرنا" کثرنا کے معنی پر ہے _ (ہم نے مزید بڑھایا) (مفردات راغب) تو اس صورت میں "ا مرنا مترفيها" سے مراد ثروت مند طبقہ کا بڑھنا ہے _
7_مالدار طبقہ کا فسق وفجور دوسرے طبقات کی گناہ و بربادی کی طرف رغبت میں مؤثر اور اہم کردار ادا کرتا ہے_
ا مرنا مترفيها ففسقوا فيہ
تمام طبقات میں سے بالخصوص ثروت مند طبقے کا ذکر ہونا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ دوسرے طبقات کی نسبت اس طبقہ کا گناہ میں آلودہ ہونا ، معاشرہ کے بگڑنے اور تباہ ہونے میں زیادہ مؤثر اور اہم کردار اداکرتا ہے_
8_کوئي بھی معاشرہ اور اس کا تغیر وتبدل واضح سنت وقانون کے مطابق ہے _
وإذا ا ردنا ا ن نہلك ... ففسقوا فيها ... فدمّرنہ
"قرية" لغت میں انسانوں کے مجموعہ کوکہتے ہیں (مفردات راغب) یہ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے :

جب معاشرہ کے مالدار لوگ فاسق ہوجاتے ہیں تو ان کے بارے میں ہماری بات یقینی ہوجاتی ہے " فحقّ عليها القول " یہ اس بات کو بیان کررہاہے کہ معاشرہ کے تغیّرات واضح قانون کے حامل ہیں_
9_انسانوں کے اعمال ان کی تباہی وبربادی میں واضح کردار ادا کرتے ہیں_
وإذا ا ردنا ان نہلك قرية ... ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمّرنہ
10_معاشرتی سطح پر نافرمانی الہی یقینی طور پر عذاب الہی کے نزول کا موجب ہے _
فسقوا فيها فحقّ عليها القول
11_نافرمان معاشرہ کا عذاب اس قدر شدید ہے کہ اس کی مکمل تباہی ونابودی کا سبب بنتا ہے_
ففسقوا فيها فحقّ عليها القول فدمّرنها تدمير
12_"عن أبی جعفر(ع) فی قول الله : "إذا ا ردنا ا ن نہلك قرية ا مرنا مترفيها " قال: تفسيرہا ا مرنا ا كابرها"(1)امام باقر (ع) سے اللہ تعالی کی اس کلام :"ا ردنا ا ن نہلك قرية ا مرنا مترفيها" کے حوالے سے روایت ہوئي ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا : اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ ہم اس علاقہ کہ بڑوں کو حکم کرتے ہیں "_

آسائشے پسند لوگ:
آسائشے پسند لوگوں سے مراد 12; آسائشے پسند لوگوں کا حق قبول نہ کرنا 4;بدکار آسائشے پسند طبقے کا کردار 6
اسباب کا نظام : 5

الله تعالى :
الله تعالى كے احكام 12;الله تعالى كى سنتيں 6;الہى ارادہ كے جارى ہونے كى مقامات 5; الہى ارادہ كى اہميت2
تاريخ :
تاريخ تبديليوں كا سرچشمہ 2
حق:
حق قبول نہ كرنے كا خطرہ 4
عذاب:
عذاب كے اسباب 10;عذاب كے درجات 11
عمل :
عمل كے نتائج 9
طبيعى اسباب:
طبيعى اسباب كے اثرات5
فساد:
فساد كے معاشرتى نتائج 7;فساد پهيلنے كے نتائج 10
فسق:
فسق كا پيش خيمہ3;فسق كے معاشرتى نتائج 7
گناه:
گناه كا پيش خيمہ 3
....

1) تفيسر عياشي، ج 2، ص 284، ح 35، نورالثقلين ج3، ص 144، ح 109_

مال :
مال كے نتائج 3
مالدار لوگ:
فاسق مالدار لوگوں كا كردار 6;مالدار لوگوں كا حق سے اعراض كرنا 4;مالدار لوگوں كے فسق كے نتائج 1;مالدار لوگوں كے فساد كے نتائج 7;مالدار لوگوں كے گناہوں كے نتائج 1
معاشره:
معاشره كى تباہى كے اسباب 1،6; معاشرتى مشكلات كى پہچان 1،6، 7; معاشرتى فساد كا پيش خيمہ 7;معاشرتى سنتيں 8; فاسد معاشره كا عذاب 11; معاشرتى تبديليوں كا قانون كے مطابق ہونا 8;معاشره كا قانون كے مطابق ہونا 8; معاشرتى فاسد كے نتائج 11; فساد معاشروں كى ہلاكت 11
ہلاكت :
ہلاكت كے اسباب 9

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِن بَعْدِ نُوحٍ وَكَفَى بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرَاً بَصِيراً (١٧)
اور ہم نے نوح كے بعد بھى كتنى امتوں كو ہلاك كرديا ہے اور تمھارا پروردگار بندوں كے گناہوں كا بہترين جاننے والا اور ديكھنے والا ہے (17)
1_زمانہ حضرت نوح(ع) كے بعد بہت سى امتيں اور اقوام اپنے فسق وفجور كى وجہ سے پروردگار كى مرضى ومنشاء كے ساتھ تباه وبرباد ہوگئيں _
ففسقوا ... وكم ا ہلكنا من القرون
"قرن" (قرون كا واحد) سے مراد وه قوم ہے جو تقريباً ايك ہى زمانہ زندگى بسر كرے (مفردات راغب)

2_حضرت نوح(ع) سے پہلے انسان وسیع اور عمومی تباہی کے عذاب سے دوچار نہیں ہوئے تھے_
وكم أہلكنا من القرون من بعد نوح
پروردگار نے پچھلی آیت میں کافر اور بد کار اقوام کو ہلاك کرنے کے حوالے سے اپنی سنت کا ذکر فرمایا پھر اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے قوم نوح(ع) اور اس کے بعد دوسری اقوام کی ہلاکت کا ذکر کیا تو حضرت نوح (ع) کی داستان اور ان کے بعد کی اقوام کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوح(ع) سے پہلے کسی قوم کو مجموعی طور پر عذاب الہی سے دوچار نہیں ہونا پڑا_
3_حضرت نوح (ع) سے پہلے لوگوں میں وسیع اور عمومی فسق

وفجور نہ تھا _
وماكنا معذبين حتّى نبعث رسولاً_ وإذا ا ردنا ا ن نہلك قرية ا مرنا مترفيها ففسقوا ... وكم ا ہلكنا من القرون من بعد نوح
4_انسانی تاریخ میں عمومی فسق وفجور اور بڑے بڑے انحراف زمانہ نوح _ کے بعد واقع ہوئے_
وكم أهلكنا ... من بعد نوح
5_حضرت نوح(ع) کے بعد بہت سے معاشرے اور اقوام اپنے درمیان موجود فاسق و فاسد آسائشے پسند طبقہ کی بناء پر تباہی وبربادی سے دوچار ہوئیں_
وإذا ا ردنا ا ن نہلك قرية ا مرنا مترفيها ففسقوا فيها ... وكم أہلكنا من القرون من بعد نوح
6_حضرت نوح(ع) کے بعد انسان کی گروہی اور اجتماعی زندگی کے نئے دور کا آغاز_
من القرون من بعد نوح
پروردگار نے پچھلی آیت میں فرمایا" بہت سے انسانی معاشروں کو آسائشے پسند طبقہ کی بدکاریوں کے باعث ہم نے تباہ کیا" اور اس آیت میں حضرت نوح _ کے بعد والی اقوام کی ہلاکت کا تذکرہ ہوا ہے تو ان دونوں آیات سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح (ع) سے پہلے معاشرتی زندگی ایسی نہ تھی کہ آسائشے پسند مالدار لوگ موجود ہوں یا معاشرہ پر تسلط رکھتے ہوں ورنہ وہ اقوام بھی عذاب الہی سے دوچار ہوتیں _ پس حضرت نوح(ع) کے بعد اقوام کا عذاب سے دوچار ہونا بتلاتا ہے کہ ان کی اجتماعی زندگی ایسی تھی کہ عذاب سے دوچار ہونے کے بعد معاشرتی زندگی کا ایك نيا دور شروع ہوچکا تھا_
7_الله تعالى ،اپنے بندوں کے تمام گناہوں سے باخبر اور ان پر نگاہ رکھے ہوئے ہے_
وكفى بربّك بذنوب عباده خبيراً بصير
8_بندوں کو عذاب سے دوچار کرنے کے لیے الله تعالى کا بندوں کے ظاہری اور باطنی گناہوں سے باخبر ہونا ہی کافی ہے اس کومزید کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہے_
وكفى بربّك بذنوب عباده خبيراً بصير
مندرجہ بالا نکتہ کلمہ "خبیر" اور"بصیر" کے درمیان فرق سے پیدا ہوا ہے چونکہ کلمہ "خبیر" سے مراد افکار اور چیزوں کے باطن سے آگاہی ہے (مفردات راغب) اور "بصیر" کردار واعمال سے مطلع ہونا ہے_
9_گناہ گار لوگوں کو الله تعالى کی دھمكي_
وكفى بربّك بذنو ب عباده خبيراً بصير
"كفى بربّك بذنوب عباده" کے بعد خبیر وبصیر کا ذکر گناہ گاروں کے لئے دھمکی ہے _
10_انسانی معاشروں کی بربادی کا حقیقی سبب گناہ ہے _
كم أہلكنا من القرون ... وكفى بربّك بذنوب عباده خبيراً بصير
11_سرکش معاشروں کی نابودي، پروردگار کے ذریعہ از روئے علم و بصیرت ہے _
وكم أهلكنا ... وكفى بربّك ... خبيراً بصير

12_فاسد اور سرکش معاشروں کی از روئے علم وبصیرت تباہی الله تعالى کی ربوبیت کا تقاضا ہے_
وكم ا ہلكنا ... وكفى بربّك بذنوب عباده خبيراً بصير

اسماء وصفات:
بصير 7 ; خبير 7
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا ارادہ 1;اللہ تعالى كے افعال 11;اللہ تعالى كى بصيرت 11;اللہ تعالى كا ڈرانا 9;اللہ تعالى كا علم 12;اللہ تعالى كا علم غيب 7، 8; اللہ تعالى كے عذابوں كا قانون كے مطابق ہونا11;اللہ تعالى كى ربوبيت كے نتائج 12;اللہ تعالى كا نگاہ ركھنا 7
امتيں :
حضرت نوح(ع) كے بعد كى امتيں 1; حضرت نوح (ع) سے پہلے كى امتيں 2; حضرت نوح (ع) سے پہلے كى امتيں اور فساد 3; حضرت نوح (ع) سے پہلے كى امتيں اور فسق 3; حضرت نوح (ع) كے بعد كى امتوں كا فساد 4;حضرت نوح (ع) كے بعد كى امتوں كا فسق 4
انسان:
انسانوں كے گناہ 7;انسان كى معاشرتى زندگى 6
پہلى امتيں :
پہلى امتوں كے آسائشے پسند 5;پہلى امتوں كى تاريخ 1، 2، 3، 4، 5; پہلى امتوں كے عذاب 2;پہلى امتوں كے فاسق وفاجر 5;پہلى امتوں كے فسق كے نتائج 1;پہلى امتوں كے گناہ كے نتائج 1;پہلى امتوں كى تباہى 1، 2، 5
عذاب:
عمومى عذاب 2
گناہ :
پوشيدہ گناہ 8 ;گناہ كے نتائج 1;گناہ كے معاشرتى نتائج 10;واضح گناہ 8
گناہ گار:
گناہ گاروں كو ڈرانا 9
معاشرہ:
معاشروں كى ہلاكت كے اسباب 1،5; معاشرتى مشكلات كى پہچان 5، 10;سركش معاشروں كے عذاب كاپيش خيمہ 12; فاسد معاشروں كے عذاب كا پيش خيمہ 12;سركش معاشروں كى تباہى 11
نوح (ع) :
نوح (ع) كے بعد كا زمانہ 6

مَّن كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاء لِمَن نُّرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلاهَا مَذْمُوماً مَّدْحُوراً (١٨)
جو شخص بھى دنيا كا طلب گار ہے اور اس كے لئے جلدى جو چاہتے ہيں دے ديتے ہيں پھر اس كے بعد اس كے لئے جہنّم ہے جس ميں وہ ذلّت و رسوائي كے سا تھ داخل ہوگا (18)

1_دنيا كى طلب، انسان كے جہنم كى آگ ميں جانے كا سبب ہے _
من كان يريد العاجلة ... جعلنا لہ جھنم

2_نقد مانگنا، جلد بازی کرنا اور دور اندیشی سے بے بہرہ ہونا ' دنیا طلبی اور آخرت سے غفلت کی بنیاد ہے_
من کان یرید العاجلة
کلمہ "عاجلہ" جو کہ مادہ عجلہ (کسی چیز کو جلد بازی سے چاہنا) سے ہے کا "الدنیا " کی جگہ استعمال ہونا بتاتا ہے کہ مال دنیا کا نقد ہونا اور اس کا سریع حصول دنیا کے طلبگاروں کے لیے اس کے حصول میں بہترین کردار ادا کرتا ہے_
3_طبیعی اسباب اللہ تعالی کی مشیت وارادہ کے تحت ہیں _
من کان یرید العاجلة عجلّنا لہ فیها ما نشائ
دنیا کے طالب اپنی خواہشات کو طبیعی اسباب کے ذریعے حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالی نے ان کے لئے دنیاوی فائدوں کے حصول کو اپنی طرف نسبت دی ہے یہ نسبت بتاتی ہے کہ طبیعی اسباب اللہ تعالی کے تحت ہیں_
4_اللہ تعالی دنیا کے طالب لوگوں کی بعض خواہشات کودنیا میں پورا کرتا ہے اور انہیں ان سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے _
من کان یرید العاجلة عجلّنا لہ فیه
5_دنیا کے طالب صرف اپنی بعض دنیاوی خواہشات کو پاتے ہیں نہ کہ تمام خواہشات کو_
من کان یرید العاجلة عجلّنا فیها ما نشائ
اللہ تعالی نے دنیا کے طالب لوگوں کا اپنی آرزؤں کے پانا کو اپنی مشیت سے نسبت دی ہے" مانشائ" یہ بتا تا ہے کہ وہ لوگ اپنی تمام تر

خواہشات کو نہیں پورا کرسکتے مگر اس قدر پورا کرسکتے ہیں کہ جتنا پروردگار چاہتا ہے_
6_تمام دنیا کے طالب لوگ دنیاوی فائدوں کو حاصل نہیں کرسکتے _
من کان یرید العاجلة عجلّنا لہ لمن نرید
7_بعض دنیا کے طالب لوگ دنیا وآخرت دونوں سے محروم ہیں _
من کان یرید العاجلہ عجلّنا ... لمن نرید ثم جعلنا لہ جهنّم
"جعلنا لہ جهنم" میں "لہ" کی ضمیر "من کان ..." میں "من" کی طرف لوٹ رہی ہے یعنی جو بھی دنیا کے پیچھے بھاگتاہے_ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اگر چہ بعض دنیاوی آرزؤں کو مشیت خدا سے پالیسی یا ان میں ناکام رہیں_لہذا جو بھی اگر چہ اپنی دنیاوی خواہشات کو پورا نہ کرسکیں آخرت میں جہنمی وہ ہیں اور دنیا و آخرت دونوں سے محروم ہیں_
8_دنیا کے طالب لوگ آخرت میں جسمانی عذاب کے علاوہ روحی عذاب میں بھی مبتلاء ہونگے_
ثم جعلنا لہ جهنم یصلها مذموماً مدحور
"یصلاها" (جہنم کی آگ میں جلے گا) یہ عذاب جسمانی کی طرف اشارہ کر رہا ہے_ "مذموماً مدحوراً" (مذمت شدہ اور راندہ ہوئے) یہ عذاب روحی کی طرف اشارہ ہے_
9_دنیا کے طالب، آخرت میں قابل مذمت ہونگے اور رحمت خدا سے محروم اور دھتکارے ہوئے ہونگے_
من کان یرید العاجلة ... ثم جعلنا لہ جهنم یصلها مذموماً مدحوراً_
10_"عن إبن عباس ا ن النبي(ص) قال: معنى الا یة من کان یرید ثواب الدنیا بعملہ الذی افترضہ اللہ علیہ لا یرید بہ وجہ اللہ والدار الا خر عجّل لہ فیها ما یشاء اللہ من عرض الدنیا ولیس لہ ثواب فی الا خرة وذالك ان اللّہ سبحانہ وتعالی یؤتیہ ذلك لیستعین بہ علی الطاعة فیستعملہ فی معصیة اللّہ فیعا قبہ اللّہ علیہ (1)ابن عباس سے راویت ہوئي ہے کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ آیت "من کان یرید العاجلة عجّلنا لہ فیها ما یشائ" کا معنی یہ ہے کہ جو ان اعمال کے انجام دینے سے کہ جنہیں اللہ تعالی نے اس پرواجب کیا ہے اللہ کا تقرب اور آخرت نہ چاہے بلکہ دنیاوی فائدے مانگے تو دنیا میں جو اللہ تعالی چاہے گا اسے دنیاوی نعمتیں دے گا اور آخرت میں اس کا کوئي حصہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی نے جو کچھ اسے دیا تھا اس لئے کہ اطاعت الہی میں اس کی مدد ہو لیکن اس نے اسے اللہ کی معصیت میں استعمال کیا اس لئے اللہ تعالی اسے عذاب دے گا_

آخرت:
....

1)مجمع ابیان ج 6 ص 627نورالثقلین ج3 ص 145ح 114

55

آخرت سے محروم لوگ 7

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کے ارادہ کی حاکمیت 3 ;اللہ تعالی کی مشیت کی حاکمیت 3

اللہ تعالی کی درگاہ سے راندے ہوئے : 9

جزا:

اخروی جزا سے محرومیت 10

جہنم:

جہنم جانے کے اسباب 1

جلد بازي:

جلد بازی کے نتائج 2

دنیا:

دنیا سے محروم لوگ 7

دنیا کے طالب لوگ:

دنیا کے طالب لوگوں کی آخرت سے محرومیت 9;دنیا کے طالب لوگوں کی اخروی مذمت 9;دنیا کے طالب لوگوں کا آخرت میں عذاب 8;دنیا کے طالب لوگونکی آرزؤں کاپورا ہونا 4_5; دنیا کے طالب لوگوں کی دنیاوی سہولتیں 6;

دنیاکے طالب لوگوں کا روحی عذاب 8; دنیا کے طالب لوگوں کی محرومیت 7; دنیا کے طالب لوگوں کے فائدے 6

دنیا کی طلب:

دنیاوی طلب کی بنیاد 2;دنیا کی طلب کے نتائج 1

رحمت:

رحمت سے محروم لوگ 9

روایت : 10

طبیعی اسباب:

طبیعی اسباب کا مسخرہونا 3

عذاب:

عذاب کے اہل لوگ 8

عمل :

عمل کی دنیاوی جزا 10

غفلت :

آخرت سے غفلت کی بنیاد

نافرماني:

نافرمانی کا عذاب 10

56

وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُوراً (١٩)

اور جو شخص آخرت کا چاہنے والا ہے اور اس کے لئے ویسی ہی سعی بھی کرتا ہے اور صاحب ایمان بھی ہے تو اس کی سعی یقینا مقبول قرار دی جائے گی (19)

1_آخرت کاطالب وہ مؤمنین جو اپنے اخروی مقاصد کے لئے سنجیدگی سے کوشش کرے تو وہ اپنی اس کوشش کے قیمتی

نتائج پاليں گے_
و من ا راد الا خرة ... كان سعيہم مشكور
2_اخروى فائدوں اور نعمتوں كا حصول اس راہ ميں انسان كى وافر جد و جہد وكوشش سے مشروط ہے_
ومن ا راد الا خرة وسعى لھا سعيھا وہو مؤمن فا ولئك كان سعيہم مشكوراً _
يہ عبارت "وسعى لھا سعيھا" جملہ "من ا راد الا خرة"كے لئے شرط كى مانند ہے يعنى اگر كوئي طالب آخرت ہے بشرطيكہ اس كے لئے كافى زحمت كى ہو تو وہ آخرت سے بہرہ مند ہوگا_
3_آخرت كے لئے كوشش ايمان كى صورت ميں فائدہ مند ہے_
ومن ا راد الا خرة وسعى لھا سعيھا وہو مؤمن فا ولئك كان سعيہم مشكور
و جملہ "وہو مؤمن" سعى كى ضميركے لئے حال ہے جو درحقيقت آخرت كى طلب اور اسكے لئے كوشش كى شرط بيان كر رہا ہے_
4_انسان كى اپنى چاہت اور كوشش اس كى اخروى سعادت اور بدبختى ميں فيصلہ كن كردار ادا كرتى ہے_
من كان يريد العاجلة ... جعلنا لہ جهنّم ... ومن ا راد الأخرة وسعى لھا سعيھا ... فا ولئك كان سعيهم مشكور
5_دنيا كے طالب لوگوں كى ممكنہ شكست اور ناكامى كے برخلاف آخرت كے طالب لوگوں كے اخروى فائدے يقينى اور ضمانت شدہ ہيں_
ومن يريد العاجلة ... مانشاء لمن نريد ...

ومن أراد الأخرة ... كان سعيهم مشكور
6_آخرت كى زندگى دنيا سے برتر زندگى ہے اور اس كا حصول تمام مؤمنين كا مقصد ہونا چاہئے_
من كان يريد العاجلة ... ومن أراد الأخرة ... كان سعيہم مشكور
دنيا كے طالب لوگوں كے مدمقابل آخرت كے طالب لوگوں كى كوشش اور زحمت كا اللہ تعالى كى طرف سے قدردانى مندرجہ بالا حقيقت كى وضاحت كر رہى ہے_
7_نيك كام كا شكريہ اور قدردانى پروردگار كا شيوہ ہے_
ومن أراد الا خرة ... فا ولئك كان سعيهم مشكور
8_فقط وہ زحمت وكوشش ہى اہميت كى حامل اور قابل تعريف ہے جو آخرت كى طلب اور عظےم زندگى كے حصول كى راہ ميں كى جائے_
من كان يريد العاجلة ... ومن ا راد الأخرة ... كان سعيهم مشكور
يہ كہ اللہ تعالى نے انسانوں ميں دنيا كى طلب اور آخرت كى طلب كا ذكر كرنے كے بعد آخرت كے طالب لوگوں كى زحمت وكوشش كا شكريہ اور تعريف كى ہے اس سے معلوم ہواكہ صرف وہ زحمت وكوشش ہى قدردانى اور تعريف كے قابل ہے كہ جو عظيم اخروى زندگى كے حصول كى راہ ميں ہو نہ كہ ہر قسم كى كوشش اور زحمت _

آخرت:
آخرت كے لئے كوشش 3
آخرت كے طالب لوگ:
آخرت كے طالب لوگوں كى جزا 1; آخرت كے طالب لوگوں كى جزا كا يقينى ہونا 5
آخرت كى چاہت :
آخرت كى چاہت كى اہميت 6، 8
ارادہ :
ارادہ كے نتائج 4
اہمتيں :
اہميتوں كامعيار 8
ايمان :

ایمان کے نتائج 2
دنیا کے طالب لوگ:
دنیا کے طالب لوگوں کی شکست 5
زندگي:
اخروی زندگی کی اہمیت 8;اخروی زندگی کی قدروقیمت6;دنیاوی زندگی کی قدرو قیمت 6
سعادت :
اخروی سعادت کے اسباب 4
شقاوت :
اخروی شقاوت کے اسباب 4
شکریہ :
شکریہ کی اہمیت 7
عمل:
پسندیدہ عمل 7

کوشش:
کوشش کی اہمیت 8; کوشش کی جزاء 3; کوشش کے نتائج 1،2، 4
مؤمنین :
مؤمنین کی جزاء 1;مؤمنین کا مقصد 6
نعمت:
نعمت کے حصول کی شرائط 2;اخروی نعمات کے حصول کی شرائط 2

كُلاًّ نُّمِدُّ هَـؤُلاء وَهَـؤُلاء مِنْ عَطَاء رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاء رَبِّكَ مَحْظُوراً (٢٠)
ہم آپ کے پروردگار کی عطا و بخشش سے ان کی اور ان کی سب کی مدد کرتے ہیں اور آپ کے پروردگار کی عطا کسی پر بند نہیں ہے (20)

1_تمام انسانوں (خواہ دنیا کے طالب ہوں یاآخرت کے طالب) کا دنیاوی نعمتوں اور فائدوں سے مسلسل بہرہ مند ہونا سنت الہی ہے_
كلاً نمدّ و هؤلاء من عطاء ربّك
"امداد" (نمدّ کا مصدر) کا معنی مددکرنا ہے اور فعل مضارع نمدّ استمرار زمان پر دلالت کرتا ہے_
2_دنیا میں اللہ تعالی کے الطاف اور بخشش کے احاطہ میں تمام انسانوں، مؤمن ،کافر ،نيك اور بدکار کا شامل ہونا _
كلاً نمدّ و ہؤلاء من عطاء ربّك
3_دنیاوی نعمتوں کا میّسر ہونا ایمان اور آخرت کي
چاہت کے ساتھ منافات نہیں رکھتا_
ومن أراد الأخرة ... كلاً نمد و ہؤلاء و ہؤلاء من
عطاء ربّك
یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا : "آخرت کی طلب رکھنے والوں کو اپنی بخشش (دنیاوی نعمتوں) سے بہرہ مند کرتے ہیں" سے معلوم ہوتا ہے کہ آخرت کی طلب اور اخروی زندگی کی خاطر کوشش کرنا دنیاوی نعمتوں کے میّسر ہونے سے منافات نہیں رکھتا_
4_نعمتیں اور مادی سہولتیں اللہ تعالی کے الطاف اور بخشش ہیں اور یہ سب کچھ انسانوں کی مدد کرنے کے لئے ہیں_
كلاً نمدّ ... من عطاء ربّك
5_انسانوں پر مسلسل بخشش اور فیض ،اللہ کے مقام

ربوبیت کا تقاضا ہے _
کلاً نمدّ ہو لائ وہو لائ من عطاء ربك
6_اللہ تعالی انسانوں کی طرف بخشش کے حوالے سے کوئي محدودیت رکھتاہے اور نہ کوئي رکاوٹ _
وماكان عطاء ربّك محظور
7_تمام انسان خواہ وہ نیك ہونیا بدكار خواہ مؤمن ہونیا كافر سب كو اللہ تعالی كی طرف سے بخشش اور دنیاوی سہولتیں میّسر ہونا اس كے ابدی و ازلی فیض كی بنیاد پر ہے_
كلاً نمدّ ہؤلائ وہؤلائ من عطائ ربك وماكان عطاء ربك محظور
جملہ "وماكان عطاء ربك محظوراً" اس آیت میں گذشتہ جملے كی علت بیان كر رہا ہے _ یعنی چونكہ اللہ تعالی اپنی بخشش سے كسی كو منع نہیں كرتا _ لہذا نیك و بداور مؤمن و كافر سب اس سے بہرہ مند ہوتے ہیں_

آخرت كے طالب لوگ:
آخرت كے طالب لوگوں كی نعمتیں 1
آخرت كی طلب :
آخرت كی طلب اور دنیاوی نعمتیں 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی كی سنتیں 1;اللہ تعالی كے لطف كا عام ہونا 2;اللہ تعالی كی بخشش كا مسلسل ہونا 5;اللہ تعالی كا لطف 4;اللہ تعالی كا مدد كرنا 4; اللہ تعالی كی ربوبیت كے نتائج 5;اللہ تعالی كے فیض كے نتائج 7;اللہ تعالی كی بخشش كا وسیع ہونا 6
اللہ تعالی كا لطف:
اللہ تعالی كے لطف كے شامل حال لوگ 4
ایمان:
ایمان اور دنیاوی نعمتیں 3
دنیا كے طالب لوگ:
دنیا كے طالب لوگوں كی نعمتیں 1
نعمت :
نعمت كے شامل حال لوگ 1، 2،3;نعمت كی بنیاد 7

انظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَلآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلاً (٢١)
آپ دیكھئے كہ ہم نے كس طرح بعض كو بعض پر فضیلت دی ہے اور پھر آخرت كے درجات اور وہاں كی فضیلتیں تو اور زیادہ بزرگ و برتر ہیں (21)

1_اللہ تعالی كی طرف سے انسانوں كے دنیاوي
درجوں میں فرق كی طرف غوروفكر كرنے اور درس عبرت

لینے كی دعوت _
انظر كيف فضّلنا بعضهم على بعض
2_بعض انسانوں كی بعض پر مرتبہ میں برتری اور ان كے مادی درجوں میں فرق اللہ تعالی كے ارادہ كے تحت ہے_
فضّلنا بعضهم على بعض
3_تمام انسانوں كو اللہ تعالی كا فیض اور عطا ایك جیسی نہیں ہے _
كلاً نمدّ ھؤلائ وہؤلائ من عطاء ربّك ... انظر كيف فضّلنا بعضہم على بعض

4_اخروی مراتب و فضائل دنیاوی درجات سے کہیں زیادہ برتر اور بلند ہیں _
وللا خرة ا کبر درجات وأکبر تفضیل
5_انسانوں میں دنیاوی نعمتوں اور سہولتوں کے حوالے سے فرق ان کے اخروی درجات کے تفاوت کی عکاسی کررہاہے_
انظر کیف فضّلنا بعضہم ... وللا خرة أکبر درجات
6_اخروی درجات اور امتیازات کے فرق کے حوالے سے انسان کی کوشش ایك واضح کردار اداکرتی ہے_
من کان یرید العاجلة ... ومن ا راد الا خرة و سعی لها ... فضّلنا بعضہم علی بعض وللا خرة أکبر درجات وا کبرتفضیل
یہ کہ اللہ تعالی نے پچھلی آیات میں فرمایا : "آخرت کے طالب لوگوں کو ان کی آخرت کی چاہت کے حوالے سے کوشش کے مطابق جزا دی جائے گی " اور اس آیت میں فرما رہا ہے کہ آخرت کے درجات دنیا کی نسبت وسیع اور عظیم ہیں _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخرت کے بلند وبالا درجات کے حصول کے لئے ا سکے مطابق کوشش ضروری ہے _
7_آخرت کے مراتب کی عظمت پر توجہ اس کی بلند و بالا قدروقیمت کی طرف میلان کی بناء پر ہے _
انظر ... وللا خرة اکبر درجات واکبر تفضیل
اللہ تعالی کی انسانوں کو بلند ترین اخروی درجات میں غوروفکر کی دعوت اس حوالے سے بھی ہوسکتی ہے کہ انسانوں میں آخرت کی طلب اور اس کے عالی ترین درجات کے حصول کا انگیزہ پیدا ہو_
8_قیامت کے دن آخرت کے طالب مؤمنین بہت عظےم مقام پر فائز اور عالی ترین درجات کے حامل ہونگے_
ومن ا راد الا خرة وسعی لها سعیها وہو مؤمن ... وللا خرہ ا کبر درجات وأکبرتفضیل
9_"عن النبی (ص) قال:"مامن عبد یرید ا ن یرتفع فی الدنیا درجة فارتفع إلّاوضعہ اللہ فی الا خرة درجة ا کبر منها وا طول ثم قرء : وللا خرة ا کبر درجات وا کبر تفضیلاً_(1)
....

1) الدرالمنثور ج 5 ص 257_

پیغمبر اسلام (ص) سے روات ہوئي ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا :" کوئي شخص ایسا نہیں ہے کہ جو چاہے کہ دنیا میں کسی درجہ کے اعتبار سے ترقی کرے اور اسے حاصل بھی کرے مگر یہ کہ اللہ تعالی نے جو ا س کے لئے آخرت میں دنیاوی درجہ سے بڑھ کر اور وسیع درجہ قرار دیاہے اس سے محروم کرے گا_ پھر آپ (ص) نے اس آیت کی تلاوت فرمائي : "وللا خرة أکبر درجات وا کبر تفضیلاً"
10_"عن ا بوعمرو الزبیری عن أبی عبداللہ (ع) قال: قلت لہ : "إن للایمان درجات و منازل ...؟ قال نعم، قلت لہ: صفہ لي ... قال: ... ثم ذکر ما فضّل اللہ عزّوجلّ بہ أولیائہ بعضہم علی بعض فقال عزّوجلّ ... "انظر کیف فضّلنا بعضہم علی بعض وللأخرة أکبر درجات و أکبر تفضےلاً" فهذا ذکر درجات الایمان ومنازلہ عنداللّہ عزّوجلّ _(1)
ابو عمر زبیری کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق (ع) کی خدمت میں عرض کیا: کیا ایمان کے بھی مراتب اور منزلیں ہیں؟ حضرت (ع) نے فرمایا : ہاں تو میں نے عرض کیا مجھے بتائیں ... تو فرمایا : ... پس (قرآن نے) وہ چیز کہ جس کے ذریعے اللہ تعالی نے اپنے بعض اولیاء کو بعض پربرتری دی ہے اسے بیان کیا اور فرمایا : " ... انظر کیف فضّلنا بعضہم علی بعض وللا خرة أکبر درجات وأکبر تفضیلاً " پس یہ اللہ تعالی کے نزدیك ایمان کے مراتب ومنازل ہیں_

آخرت کے طالب لوگ:
آخرت کے طالب لوگوں کے اخروی مقامات 8
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ارادہ 2;اللہ تعالی کی دعوتیں 1
اللہ تعالی کا لطف:
اللہ تعالی کے لطف کے شامل حال لوگوں میں فرق 3
انسان:
انسانوں میں اقتصادی فرق 2، 5; انسانوں میں اخروی مراتب 7;انسانوں میں فرق کی بنیاد 2;انسانوں میں فرق سے عبرت 1;

انسانونکے فرق مینمطالعہ 1; انسانوں کے اخروی اختلافات کی نشانیاں 5
اہمیتیں :
اخروی مقامات کی اہمیت 4;دنیاوی مقامات کی اہمیت 4
ایمان :
ایمان کے مراتب 10
تدبّر:
تدبّر کی اہمیت 1
ذکر:
آخرت کے ذکر کے نتائج 7
روایت:9 ،10
عبرت:
عبرت کے اسباب 1;عبرت کی اہمیت 1
....

1) كافى ج 2، ص 41، ح1، بحارالانوار ج 22، ص 309، ح 9_

کوشش:
کوشش کی اہمیت 6; کوشش کے نتائج 6
مقامات:
اخروی مقامات9;اخروی مقامات میں مؤثر اسباب 6;دنیاوی مقامات کے نتائج 9
مؤمنین :
مؤمنین کے اخروی مقامات 8;مؤمنین کے مقامات کے درجات 10
میلانات :
اہمیتوں کی طرف میلان کا سرچشمہ 7
نعمت:
نعمت کے شامل حال لوگوں میں فرق 3

لاَّ تَجْعَل مَعَ اللّهِ إِلَـهاً آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوماً مَّخْذُولاً (٢٢)
خبردار اپنے پروردگار کے ساتھ کوئي دوسرا خدا قرار نہ دینا کہ اس طرح قابل مذمّت اور لاوارث بیٹھے رہ جاؤ گے اور کوئي خدا کام نہ آئے گا (22)

1_اللہ تعالی کا انسانوں کو اللہ کے سوا کسی اورمعبود پر عقیدہ رکھنے اور اسے اللہ تعالی کے ساتھ شريك ومؤثر ماننے پر خبردار کرنا_
لا تجعل مع اللّہ إلهاً ء اخر
2_انسانوں کی تخلیق ، جزاء، سزا اور نعمتوں کے عطا کرنے میں اللہ تعالی کی وحدانیت کا تقاضا ہے کہ عقیدہ وعمل میں ہر

قسم كے شرك سے پرہيز كياجائے_
وجعلنا الّيل والنهار ... وكلّ انسان ا لزمناه طائره ... لاتجعل مع اللّه إلهاً ء اخر
مندرجہ بالا مطلب دو نكات كى طرف توجہ سے حاصل ہوا :_
1_ جملہ "لاتجعل مع اللّه إلهاً ..." پچھلى آيات كے لئے نتيجہ كى مانند ہے اور ان آيات كے اصلى پيغام جو تين مرحلوں ميں آيا ہے مندرجہ بالا نتيجہ سے اخذ كيا جاسكتاہے اور ان كے ساتھ مربوط ہے_
2_ "لاتجعل" كا كلمہ مطلق ہے جو ہر قسم كے شرك سے نہى كررہاہے _
3_اللہ تعالى كے وجود اور افعال ميں وحدانيت كے عقيده كا ضرورى ہونا _
لاتجعل مع اللّه إلهاً ء اخر
4_قابل مذمت اور بے يارومددگار ہونا شرك كا يقينى انجام ہے_

لاتجعل مع اللّه ... فتقعد مذموماً مخذول
5_تمام لوگوں كے لئے شرك كا خطره ہے_
لاتجعل مع اللّه الهاً ء اخر
مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ ہے كہ "لاتجعل" پيغمبر اسلام (ص) كى طرف بھى خطاب ہے چونكہ پيغمبر اسلام (ص) كوبھى اس خطرے سے خبردار كيا گيا ہے _ اس سے معلوم ہوتا ہے كہ شرك ميں مبتلا ہونے كا خطره سب كے لئے موجود ہے_

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى جزائيں 2;اللہ تعالى كے عذاب 2;اللہ تعالى كے ممنوعات 1
خالقيت :
خالقيت ميں توحيد 2
شرك:
شرك كا پيش خيمہ 5;شرك سے اجتناب كا پيش خيمہ 2;شرك كا خطره 5;شرك سے نہى 1
عقيده :
توحيد افعالى كا عقيده 3;توحيد ذاتى كا عقيده 3
مشركين :
مشركين كا برا انجام 4;مشركين كابے يارومددگار ہونا 4;مشركين كو سرزنش 4
نظريہ كائنات :
نظريہ كائنات توحيدى 3

وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً (٢٣)
اور آپ كے پروردگار كا فيصلہ ہے كہ تم سب اس كے علاوه كسى كى عبادت نہ كرنا اور ماں باپ كے ساتھ اچھا برتاؤ كرنا اور اگر تمھارے سامنے ان دونوں ميں سے كوئي ايك يا دونوں بوڑھے ہوجائيں تو خبردار ان سے اف بھى نہ كہنا اور انھيں جھڑكنا بھى نہيں اور ان سے ہميشہ شريفانہ گفتگو كرتے رہنا (23)

1_اللہ تعالى كا اپنى وحده لا شريك ذات كے سوا كسي
موجود كى پرستش سے خبردار كرنا_

وقضى ربك ا لا تعبدوا إلّا إيّاه

2_عبادت میں شرك سے اجتناب كا حكم قطعی ہے اور تجدید نظر كی قابلیت نہیں ركھتا _
وقضی ربك ا لاّ تعبدوا إلّا إیّاہ
كلمہ"قضی " سے مراد ایسا حكم اور فرمان ہے كہ جو قطعی ہو اور تجدید نظر كے بھی قابل بھی نہ ہو
3_عبادت میں توحےد كا حكم الہی درحقیقت انسانوں كی ترقی اور كمال كے حوالے سے حكم ہے_
وقضی ربّك ا لّا تعبدوا إلّا إیّاہ
"ربّ" كا در حقیقت معنی تربیت ہے (مفردات راغب) پروردگار كی دوسری صفات كی بجائے یہ صفت كا آنا ممكن ہے_ مندرجہ بالا مطلب كی طرف اشارہ كر رہا ہے_
4_ہر ایك پر واجب ہے كہ اپنے ماں باپ كے ساتھ نیكی كرے_
وقضی ربّك ... بالولدین إحسان
"إحسانا" میں تنوین تعظیم كے لئے ہے اور "والدین "میں الف لام افراد میں استغراق (عمومیت) بیان كررہاہے_ لہذا یہ حكم ہر مكلف كے والدین كے لئے ہے_
5_اللہ تعالی كی پرستش كے بعد ماں باپ كے ساتھ نیكی بہت اہمیت كی حامل ہے_
وقضی ربّك إلّا تعبدوا إلّا إیّاہ وبالوالدین إحسان
یہ كہ اللہ تعالی نے اپنی خالصانہ عبادت كے بعد ماں باپ كے ساتھ نیكی كا حكم قرار دیا ہے_ مندرجہ بالا مطلب اس سے حاصل ہوتا ہے_
6_انسانوں كے ایك دوسرے پر تمام حقوق میں سب سے بڑا اور اہم ترین حق والدین كا حق ہے_
وقضی ربّك الاّ تعبدوا إلّا إیّا وبالوالدین إحسان
8_انسان كی پرورش اور تربیت كرنے والے اس كی گردن پر حق ركھتے ہیں _
وقضی ربّك إلّا تعبدوا إلّا إیّاہ وبالوالدین إحسان
ذات واحد كی ربوبیت كے بعد والدین كے ساتھ نیكی كا ذكر كرنا (وقضی ربّك ...) ہوسكتا ہے اس لئے ہو كہ وہ انسان كی پرورش اور تربیت میں تا ثیر ركھتے ہیں _
9_ماں باپ سے نیكی كا بہر صورت شائبہ شرك سے خالی ہونا_
وقضی ربّك الاّ تعبدوا إلّا إیّاہ وبالوالدین إحسان
توحید اور شرك سے پرہیز كے حكم كے بعد والدین سے نیكی كا حكم ہوسكتا ہے كہ اس بات كو بیان كر رہاہو كہ والدین سے حد سے زیادہ محبت واحسان ممكن ہے انسان كو شرك كی طرف لے جائے اس لئے ضروری ہے كہ یہ محبت واحسان شائبہ شرك سے خالی ہو_
10_والدین كا بڑھاپا اولاد پر انكے حوالے سے ذمہ

65

داریوں كو بڑھانے كا سبب بنتا ہے_
إما یبلغّن عندك الكبر ا حدہما ا و كلاہما فلا تقل لھما ا ف ولا تنہر ہما وقل لہما قولاً كریم
11_بوڑھے والدین كا خیال ركھنا اولاد كی ذمہ داری ہے_
وبالوالدین إحساناً إما یبلغنّ عندك الكبر ... فلا تقل لہماا فّ
مندرجہ بالا نكتہ اس لئے ہے كہ اس آیت كی مخاطب"اولاد"ہے اسی طرح "عندك" (تمہارے پاس) ظرف واضح كررہاہے كہ اولاد اس طرح اپنے والدین كا خیال ركھے كہ گویا ان كے ہاں رہ رہے ہیں اور قریب سے ان كا خےال ركھے ہوئے ہیں_
12_والدین كا اولاد كے پاس ہونا اولاد كی ذمہ داری بڑھاتاہے_
إمّا یبلغنّ عندك الكبر
"عندك الكبر" سے ممكن ہے یہ حقیقت بیان ہو رہی ہو كہ اگر والدین بچوں كے پاس رہ رہے ہوں تو ان كے خیال كی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے اور اس وقت ان كی ہر قسم كی بے احترامی حتّی كہ كلمہ "اف"كہنے سے بھی پرہیز كیا جائے_
13_ماں باپ بڑھاپے كی حالت میں بچوں كی طرف سے بے احترامی كے خطرے میں ہیں _
إمّا یبلغنّ عندك الكبر ... فلا تقل لھما ا فّ ولا تنھرہما وقل لھما قولاً كریم
والدین كے ساتھ نیكی كا حكم مطلق ہے_ تمام والدین خواہ كسی سن وسال میں ہوں ان كو شامل ہے_ جملہ "إمّا یبلغنّ عندك

الکبر" ممکن ہے اسی مندرجہ بالانکتہ کی طرف اشارہ کر رہا ہو _
14_والدین کے ساتھ ہر قسم کا جھگڑا اور اہانت حتّی کہ "أف" کہنے کی حد تك ممنوع ہے_
فلا تقل لهما ا ُفّ
15_اولاد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بوڑھے ماں باپ کی ضرورتوں کا مثبت جواب دیں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے سے کبھی بھی دریغ نہ کریں_
ولا تنهر هم
"نہر" سے مراد منع کرنا ہے اور روکنا ہے (لسان العرب)
16_اولاد کی ذمہ داری ہے کہ والدین کے ساتھ ملائمت اور مودبانہ انداز میں برتائو کریں اور ان سے بات کرتے وقت ان کے احترام کا خیال رکھیں_
ولا تقل لهما ا فّ ... وقل لهما قولاً كريم
17_بوڑھے والدین میں سے کسی ایك یا دونوں کا اولاد کے پاس ہونا ان کے احترام کی مقدار میں کوئي تا ثیر نہیں رکھتا بلکہ دونوں برابر حقوق کے مالك ہیں_
وبالولدين احساناً إمّا يبلغنّ عندك الكبر ا حدہما ا وكلاہم
18_"عن إبن عباس قال: لمّا انصرف أميرالمؤمنين من صفين قام إليہ شيخ ... فقال: يا أميرالمؤمنين ا خبرنا عن مسيرن

ہذا ا بقضاء من اللّٰہ وقدر؟ ... قال أميرالمؤمنين الا مرمن اللّٰہ والحكم ثم تلا ہذہ الآية: وقضى ربّك ألاّ تعبدوا إلّا إيّاہ وبالوالدين إحساناً ...(1)
ابن عباس سے روایت ہوئي ہے کہ جب امیرالمؤمنین (ع) جنگ صفین سے واپس پلٹے توایك بوڑھا شخص ان کے پاس اٹھ کھڑا ہوا ... اور ا س نے کہا : اے امیرالمؤمنین ہم نے جو سفر کیا اس کے بارے میں بتائیں آیا وہ قضا وقدر الہی کی وجہ سے تھا؟ امیرالمؤمنین (ع) نے فرمایا :
فرمان و حکم اللہ تعالی کی طرف سے تھا پھر یہ آیت : "وقضى ربك االّ تعبدوا إلّا إيّاہ وبالوالدين إحساناً" کی تلاوت فرمائي_
19_"عن أبى جعفر(ع) ... بعث اللّٰہ عزّوجلّ محمداً(ص) وہو بمكة عشر سنين فلم يمت بمكة فى تلك العشرسنين ا حديشهد ا ن لا إلہ إلّا اللّٰہ وا ن محمد (ص) رسول اللّٰہ إلّا ا دخلہ اللّٰہ الجنة باقرارہ وہو إيمان التصديق ولم يعذب اللّٰہ ا حداً ... إلّا من أشرك بالرحمن وتصديق ذلك ان اللّٰہ عزّوجلّ ا نزل عليہ فى سورة بنى إسرائيل بمكة "وقضى ربّك ا لاّ تعبدوا إلّا إيّاہ ..." أدب وعظة وتعليم ونہى خفيف ولم يعد عليہ ولم يتواعد على اجتراح شيء ممّا نہى عنہ ...(2)
امام باقر(ع) سے روایت ہوئي ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد (ص) کو مبعوث کیا اور وہ دس سال مکہ میں رہے مکہ میں ان دس سالوں میں کوئي بھی نہ تھا کہ جو مرگیا ہو اور اللہ تعالی کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ (ص) کی نبوت کی گواہی دی ہو مگر یہ کہ اللہ تعالی نے اسے اس کے اقرار کی وجہ سے جنت میں داخل کیا ہو اور یہ ایمان تصدیق ہے اور اللہ تعالی کسی کو عذاب نہیں کرتا مگر یہ کہ اس نے اللہ کے حوالے سے شرك کیاہو اور اس بات کی گواہ خود سورہ بنی إسرائيل ہے کیونکہ اس کی آیات کو خدا نے مکہ میں قلب پیغمبر پر نازل کیا ہے : "وقضى ربّك الاّ تعبدوا إلّا إيّاہ ..." اس آیت میںادب کرنا، موعظہ، تعلیم اور خفیف نہی ہے_ جزا کا وعدہ اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان کے ارتکاب کی صورت میں عذاب کا بیان نہیں ہوا ہے_
20_وقال الصادق (ع) قولہ تعالى : "وبالوالدين إحساناً" قال: الوالد محمد (ص) وعلى (ع) _(1)امام صادق (ع) نے اللہ تعالی کے اس کلام : "وبالوالدين إحساناً" کے حوالے سے فرمایا : والد سے مراد محمد(ص) اور علی (ع) ہیں_
21_عن أبى ولاد الحناط قال : سا لت أبا عبداللّٰہ (ع) عن قولہ اللّٰہ عزّوجلّ "وبالوالدين إحساناً" ما ہذا الإحسان؟ فقال : الإ حسان ا ن تحسن صحبتهما وا ن لا تكلفهما ا ن يسا لاك شيئاً ممّا يحتاجان إليہ وإن كانا مستغنيين ... وا مّا
....

1) توحےد صدوق ص 382، ح 28 ، ب 60، نورالثقلین ج 3 ، ص 148، ح 128_
2) کافی ج 2 ، ص 29، ح 1، بحارالانوار ج 66، ص 86 ، ح 30_

قول اللّٰہ عزّوجلّ :"إمّا يبلغنّ عندك الكبر ا حدہما ا و كلاہما فلا تقل لہما ا فّ ولاتنهرہما " قال : إن ا ضجراك فلا تقل لهما ا فّ ولا تنهر ہما إن ضرباك قال: وقل لهما قولاً كريماً قال: إن ضرباك فقل لهما: غفراللہ لكما فذلك منك قول كريم ...(2)
ابی ولاد حناط کہتے ہیں کہ امام صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس کلام "وبالوالدين احساناً" کے بارے میں پوچھا کہ اس آیت میں احسان سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا : احسان سے مراد ان سے حسن سلوك ہے اور یہ کہ جس کی انہیں ضرورت ہو اس کے بارے میں تمہیں کہنے کی انہیں زحمت نہ ہو اگرچہ مالی اعتبار سے وہ غنی ہی کیوں نہ ہوں"_ اس آیت "إمّا يبلغنّ عندك الكبر ا حدہما ا و وكلاہما فلا تقل لهما ا فّ ولا تنهر ہما" کے بارے میں حضرت نے فرمایا: "اگر وہ تمہیں پریشان کریں تو انہیں اف نہ کہو اور ان پر نہ چیخو وچلائو اور کسی قسم کی اہانت نہ کرو چاہے وہ تمہیں ماربھی لیں_ اللہ تعالی نے فرمایا :"وقل لهما قولاً كريما" تو حضرت فرماتے ہیں اگر وہ تمہیں ماریں تو انہیں کہو اللہ تمہیں بخشے یہ بات تمہاری طرف سے قول کریم شمار ہوگي"_
....

1) روضة الواعظــين (ابن الفارسى فتال نيشابوري، ص 105 نورالثقلين ج3، ص 150 ، ح 135_
2) كافى ج 2، ص 157، ح 1، نورالثقلين ج 3، ص 148، ح 129_

محمد (ص) کا والد ہونا 20
مربي:
مربی کے حقوق 8
معاشرت :
معاشرت کے آداب 16
موحدین:
موحدین کا احسان 7;موحدین کی علامتیں 7
واجبات: 4، 6
والدین:
والدین سے گفتگو کے آداب 16;والدین کا احترام 16;والدین سے احسان 4،7، 20 ; والدین کے احترام کی اہمیت 14، 15، 16; والدین کے ساتھ احسان کی اہمیت 5 ;والدین کے حقوق کی اہمیت 6; والدین کے حقوق کا برابر ہونا 17; والدین کا بوڑھا ہونا 15;والدین کی ضرورتوں کا پورا ہونا 15;والدین کی توہین کا حرام ہونا 14 ; والدین کی بے احترامی کا خطرہ 14;والدین کے ساتھ نیکی کے شرائط 9; والدین سے احسان کی قدروقیمت 5; والدین سے نیکی کا مطلب 21; والدین کے بڑھاپے کے نتائج 10، 13;والدین کے ساتھ زندگی گزارنے کے نتائج 12; والدین کی نگہبانی 11

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً (٢٤)
اور ان کے لئے خاکساری کے ساتھ اپنے کاندھوں کو جھکادینا اور ان کے حق میں دعا کرتے رہنا کہ پروردگار ان دونوں پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح کہ انھوں نے بچپنے میں مجھے پالا ہے (24)

1_اولاد کو چاہیے کہ اپنے والدین کے مد مقابل مہربانی اور ترحم سے پوری پوری عاجزی اور انکساری کا اظہار کریں_
واخفض لهما جناح الذلّ من الرحمة
"من الرحمة" میں "من" نشویہ ہے_ یعنی ان کے مدمقابل تواضع وعاجزی کا منشاء ،رحمت

69

ومہربانی ہو_
2_ماں باپ کا بڑھاپا اور ضعف،اولاد کا سرکشی ونافرمانی میں مبتلا ہونے کا پیش خیمہ ہے _
إمّا يبلغنّ عندك الكبر ... واخفض لهما جناح الذلّ
والدین کی بڑھاپے میں خیال رکھنے کی الہی نصیحت شاید اس لئے ہو کہ والدین کے اس زمانہ زندگی میں بچوں کی لغزش وسرکشی میں پڑنے کی فضا سازگار ہوتی ہے_
3_والدین سے مہربانی اور تواضع سے پیش آنا اولاد کی ذمہ داری ہے_
واخفض لهما جناح الذلّ من الرحمة
4_والدین کے لئے مہربانی اور قلبی محبت کے ساتھ تواضع ،قدروقیمت کی حامل ہے نہ کسی اور انگیزہ کے ساتھ تواضع _
واخفض لهما جناح الذلّ من الرحمة
5_والدین کے لئے اللہ تعالی سے دعا اور بے پنا ہ رحمت کی طلب اولاد کی ذمہ داری ہے_
قل ربّ ارحمهما كما ربيّانى صغير
"کما" ہوسکتا ہے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو رہاہو کہ چونکہ بچوں کے لئے والدین کی رحمت بے پناہ ہوتی ہے پس بچوں کو بھی چاہیے مد مقابل اسی طرح والدین کے لئے رحمت طلب کریں _
6_ماں باپ کے ذریعے اولاد کی تربیت ،رحمت ومحبت کی بناء پر ہے _
ربّ ارحمهما كما ربيّانى صغير
"كما ربياني" مصدر مقدر(رحمت) کی صفت ہے_ اس طرح عبارت یوں ہوگی: "رب ارحمهما مثل رحمتهما وتربيتهما لي"
(اے پروردگار جس طرح انہوں نے مجھ پر رحم کیا تو بھی ان پر رحم کر)
7_والدین نے پرورش کے حوالے سے جو مشقتیں برداشت کیں بچے ہمیشہ ان پر توجہ رکھیں _

وقل ربّ ارحمهما كما ربيّانى صغير
دعاكے وقت والدين كى زحمتوں كو ياد كرنے كا الہى حكم، ہوسكتا ہے مندرجہ بالا حقيقت كى تعليم كى وجہ سے ہو_
8_انسان كى ا س كے بچپن كے زمانہ ميں والدين كى خدمت اور زحمت كى طرف توجہ كرنے سے ان كے حوالے سے ا س كے احساسات ابھرتے ہيں_
وقل ربّ ارحمهما كما ربيّانى صغير
9_الله تعالى سے والدين كے لئے رحمت كى درخواست كرنا ان كى بے پناہ زحمتوں كے كچھ حصے كا حق ادا كرنا ہے_
وقل ربّ ارحمہما كما ربيّانى صغير
"كما" حرف تشبيہ مجازى ہے اور "لما" كے معنى ميں ہے يعنى اے پروردگار ان پر رحم كر جس طرح انہوں نے اپنى زحمتوں كے ساتھ ميرى پرورش كي_
10_انسان كو چاہيے اپنے مربّى كى قدردانى كرے اور اس كے لئے الله تعالى سے رحمت طلب كرے _

70
ربّ ارحمہما كما ربيّانى صغير
11_ مقام دعا اور مناجات ميں پروردگار كى ربوبيت سے تمسك كرنا ايك بہترين اور پسنديده انداز ہے_
قل رب ارحمہما كما ربيّانى صغير
12_والدين كے لئے دعا نہايت مو ثر اور الله تعالى كى خصوصى توجہ كا مركز ہے اور يہ دعا كى قبوليت كا مقام ہے_
وقل ربّ ارحمہم
كيوں كہ الله تعالى نے خاص الفاظ كى صورت ميں والدين كے لئے دعا كا حكم ديا ہے _ اس سے معلوم ہوتا ہے الله تعالى كى اس دعا پر خاص عنايت ہے_ لہذا اس ميں قبوليت كا احتمال زياده ہے _
13_ماں باپ كے محبت سے معمور دامن ميں اولاد كى تربيت ايك عظےم قابل قدر نعمت ہے اور ان كے بچوں كى طرف سے انكے حق ميں ہر قسم كا احسان واحترام كے استحقاق كى باعث ہے_
وبالوالدين إحساناً ... واخفض لہما جناح الذلّ من الرحمة وقل رب ارحمهما كما ربيّانى صغير
مندرجہ بالا مطلب اس نكتہ سے ليا گيا ہے كہ الله تعالى نے بچوں كو والدين كے حق ميں انداز دعا سكھانے ميں والدين كى تربيت كا مسئلہ ياد ديدياہے(كما ربيانى صغيراً)
14_عن ا بى ولاد الحناط قال: سا لت أباعبدالله (ع) عن قولہ الله عزّوجلّ ..."واخفض لہما جناح الذلّ من الرحمة" قال لا تملا عينيك من النظر إليہما الأ برحمة ورقة ولا ترفع صوتك فوق ا صواتہما ولا يدك فوق ا يديہما ولا تقدم قد امہما _(1)
ابى ولاد حناط كہتے ہيں كہ امام صادق _ سے الله تعالى كے اس كلام " واخفض لهما جناح الذلّ من الرحمة" كے بارے ميں پوچھا تو حضرت (ع) نے فرمايا : والدين كى طرف سوائے محبت وپيار كے نہ ديكھ اور اپنى آواز ان كى آواز سے بلند نہ كر اور اپنے ہاتھ كو ان كے ہاتھوں سے بلند نہ كر اور (راه چلتے ہوئے) ان سے سبقت نہ كر_

احساسات:
فيملى كے احساسات 8
ابھارنا:
ابھارنے كے اسباب 8
اہميتيں : 4
تربيت :
تربيت كا انداز 6
توسل :
الله تعالى كى ربوبيت سے توسل 11
دعا :
دعا كے آداب 11;دعا كى قبوليت كا پيش خيمہ 12

....

1) كافی ج 2، ص 158، ح1، نورالثقلين ج3، ص 148، ح 129_

ذكر:

والدين كى زحمتوں كا ذكر 7، 8;بچپن كى ضرورتوں كا ذكر 8

روايت: 14

شكر:

نعمت كا شكر 13

عمل :

پسنديده عمل 11

فرزند:

فرزند كى سركشى كا پيش خيمہ 2;فرزند كے غرور كا پيش خيمہ 2;فرزند كى ذمہ دارى 1، 3، 5، 7، 13;فرزند كى تربيت ميں مہربانى 6; فرزند كى تربيت كے نتائج 13;فرزند كى دعا كے نتائج 12

مربي:

مربى كے لئے رحمت كى درخواست 10; مربى كے لئے دعا 10;مربى كا شكريہ 10

معاشرت:

معاشرت كے آداب 10

نعمت:

نعمت كے موارد 13

نفسيات :

تربيتى نفسيات 6

والدين:

والدين كااحترام 1، 3، 14;والدين كے احترام كى اہميت 13;والدين كے ساتھ احسان كى اہميت 13;والدين كے لئے تواضع 1;والدين كے لئے احساسات كا پيش خيمہ8;والدين كے لئے رحمت كى درخواست5;والدين كے لئے دعا 5، 9، 12; والدين كى زحمتوں كا شكريہ 9; والدين كا شكريہ7; والدين سے ميل جول كا طريقہ 14;والدين كے احترام كى قدرو قيمت 4; والدين كے لئے تواضع كى قدرو قيمت 4;والدين كے ساتھ مہربانى كى قدروقيمت 4;والدين كے ساتھ مہربانى 1، 3، 14;والدين كے بڑھاپے كے نتائج 2

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِن تَكُونُواْ صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُوراً (٢٥)

تمھارا پروردگار تمھارے دلوں كے حالات سے خوب باخبر ہے اور اگر تم صالح اور نيك كردار ہو تو وه توبہ كرنے والوں كے لئے بہت بخشنے والا بھى ہے (25)

1_پروردگار انسانوں كے باطن سے مكمل آگاہى ركھت

ہے_

ربكم أعلم بما فى نفوسكم

2_پروردگار كى ربوبيت كا تقاضا ہے كہ وه انسانوں كے باطنى حالات سے مكمل آگاہى اور علم ركھے_

ربكم أعلم بما فى نفوسكم

3_عبادت اور والدين كے ساتھ احسان ميں انسان كى نيتوں، انگيزوں اور اس كے خيالات پر الله تعالى كى مكمل نگرانى ہے_

وقضی ربّك ا لاّ تعبدوا إلّا إیّاه وبالوالدین إحساناً ... واخفض لھما جناح الذلّ ... ربّكم أعلم بما فی نفوسكم
4_خود انسان كی نسبت اس كے باطنی حالات اور خیالات سے الله تعالی زیادہ آگاہ ہے_
ربكمأعلم بما فی نفوسكم
مندرجہ بالا مطلب كی بناء یہ ہے كہ "أعلم" كا مفضل علیہ "منكم" ہے یعنی الله تعالی كی تمہارے باطن سے آگاہی خود تم سے زیادہ ہے_
5_انسانی عمل كے پركھنے میں اس كی نیت واضح كردار كی حامل ہے _
ربكم إعلم بما فی نفوسكم_
انسان كے دل میں سوائے اس كی نیتوں ' خیالات اور اس كے تخیلّات وغیرہ كے علاوہ كچھ نہیں ہوتا ... الله تعالی نے صالحین كی توبہ قبول كرنے كی خوشخبری دینے سے پہلے انسان كے باطنی انگیزوں كی اہمیت اور اس كی قبولیت توبہ میں واضح كردار كی طرف اشارہ كیا ہے_
6_اصلاح ایك باطنی اور قلبی چیز ہے نہ كہ ظاہری اور دعوی كی حد تك _
ربكم ا علم بما فی نفوسكم إن تكونوا صالحین
"صلاح"گویا قبولیت توبہ كی ایك شرط بن رہی ہے_یہاں صلاح وتوبہ كے بیان سے پہلے خبردار كیا گیا ہے كہ الله تعالی تمہارے باطن سے آگاہی ركھتا ہے_ اس طرح كہ تنبیہ ممكن ہے اس نكتہ كی طرف اشارہ كر رہی ہو كہ اصلاح ایك باطنی چیز ہے_
7_الله تعالی بچوں كی والدین كے حق میں قلبی انكساری اور مہربانی چاہتا ہے نہ صرف ظاہری حد تك _
واخفض لھما جناح الذلّ من الرحمة ... ربّكم أعلم بمافی نفوسكم _
الله تعالی نے پچھلی آیات میں حكم دیا ہے كہ والدین كے ساتھ احسان اور انكساری سے برتائو كریں اور اس آیت میں فرما رہا ہے كہ تمہاری باطنی نیتوں سے آگاہ ہوں _ پچھلے حكم كے بعد نیتوں سے آگاہی والی بات ممكن ہے اس لئے ہو كہ ان كے ساتھ قلبی طور پر انكساری ہو نہ كہ ظاہری حد تك_
8_اصلاح اورگناہوں سے توبہ كرنا بخشے جانے اور معاف ہونے كا پیش خیمہ ہے _
إن تكونوا صالحین فإنہ كان للا وّ بین غفور
9_الله تعالی كے عفو اور بخشش كی ضروری شرائط میں سے ہے كہ پہلے صالح ہو _
إن تكونوا صالحین فإنہ كان للاوّ بین غفور
10_انسان بلكہ صالحین بھی والدین كے حقوق كے

73

حوالے سے غلطی اور كوتاہی كے خطرے میں ہیں_
واخفض لھما جناح الذلّ ... ربّكم ا علم ...إن تكونوا صالحین فإنہ كان للاوّبین غفور
11_توبہ كرنے والے اور وہ جو غلطیوں كو چھوڑ كر الله تعالی كی طرف لوٹ آئے پروردگار كی بخشش اور معافی كے حامل ہیں _
فإنہ كان لا وّبین غفور
12_الله تعالی ،صالح انسانوں كو ان كی والدین كے حقوق كے حوالے سے نہ چاہتے ہوئے غلطیوں كی بخشش كی خوشخبری دینے والاہے _
ربّكم أعلم بما فی نفوسكم إن تكونوا صالحین فإنہ كان للاوّإبین غفور
13_والدین كی اہانت اور انكے حقوق كی مراعات میں كوتاہی كا گناہ ،توبہ كا محتاج ہے _
واخفض لہما ... فإنہ كان للاوّبین غفور
14_گناہوں سے لوٹنے اور توبہ پر ڈٹے رہنا الله تعالی كی بخشش كو حاصل كرنے كے اسباب میں سے ہے_
فانہ كان للاوّبین غفور
"اوّاب" مبالغہ كا صیغہ ہے اور اس سے مراد بہت توبہ كرنے والا شخص ہے _ لہذا تائب كی جگہ یہ صیغہ آنا، ممكن ہے مندرجہ بالا مطلب كی طرف اشارہ ہو_
15_الله تعالی كی طرف سے گناہ گار توبہ كرنے والوں كی بخشش انكی تربیت وتكامل كے حوالے سے ہے_

ربکم ... کان للاوّبین غفور
مندرجہ بالا مطلب میں"رب" سے مراد تربیت کرنے والا لیا گیا ہے جو کہ اس کا اصل معنی ہے (مفردات راغب) یعنی گناہ گاروں کی بخشش اللہ تعالی کے مقام مربی وربوبیت کا تقاضا ہے_
16_صالحےن ،توبہ کی صلاحیت کے حامل ہیں _
إن تکونوا صالحین فإنہ کان للاوّبین غفور
شرط کے جواب میں جملہ "انہ کان صالحےن" کی جگہ "إنہ کان للاوّبین" آیا ہے_ یعنی "الاوّبین" "صالحےن "کی جگہ پر آیا ہے_ اس سے مندرجہ بالا معنی پیدا ہو رہا ہے_
17_اللہ تعالی "غفور" (بہت زیادہ معاف کرنے والا) ہے _
فإنہ کان ... غفور
18_عن أبی بصیر قال: سمعت ا با عبداللہ (ع) یقول فی قولہ تعالی :"إنہ کان للاوّبین غفوراً"قال: ہم التوابون المتعبدون"_(1)
ابی بصیر کہتے ہیں کہ امام صادق _ سے سنا کہ آپ اللہ تعالی کے اس کلام: "إنہ کان للاوّبین" کے حوالے سے فرمارہے تھے کہ توبہ کرنے والوں سے مراد متعبد (تقرب الہی کی چاہت رکھنے والے) ہیں_

اسما وصفات:
غفور 17

اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور نیتیں 3;اللہ تعالی کے احکام 7; اللہ تعالی کی بخشش 9; اللہ تعالی کی بشارتیں 12;اللہ تعالی کے عفو کی شرائط 9; اللہ تعالی کا علم غیب 1، 2، 4 ;اللہ تعالی کی ربوبیت کے نتائج 2;اللہ تعالی کی نگرانی 3
انسان:
انسان کے انگیزے 3;انسان کے باطنی حالات 2،4;انسان کے خیالات 3، 4;انسانوں کے راز 1;انسان کی عبادت 3;انسان کی غلطیاں 10
بخشش :
بخشش کے اسباب 14;بخشش کا پیش خیمہ 8; بخشش کے شامل حال 11;بخشش کی شرائط 9
بشارت:
بخشش کی بشارت 12
تربیت:
تربیت کا پیش خیمہ 15
تکامل :
تکامل کا پیش خیمہ 15
توبہ:
توبہ پر ڈٹے رہنے کے نتائج 14
توبہ کرنے والے :
توبہ کرنے والوں کی بخشش 11، 15، 18;توبہ کرنے والوں کی بخشش کا پیش خیمہ 8
روایت : 18
صالحےن :
صالحےن کو بشارت 12;صالحین کی بخشش کا پیش خیمہ 8;صالحین کی غلطی کا پیش خیمہ 10; صالحین کی توبہ 16
صالح ہونا:
صالح ہونے کی حقیقت 6;صالح ہونے کے نتائج 9

عمل:
عمل کے تجزیہ کا معیار 5
فرزند:
فرزند کی ذمہ داری 7
گناہ:
گناہ کے موارد 13
نیت :
نیت کے نتائج 5
والدین :
والدین کے لئے انکساری 7;والدین کی بے احترامی سے توبہ 13;والدین کے حقوق میں کوتاہی 10;والدین کی بے احترامی کا گناہ 13; والدین سے مہربانی 7
....

1) تفسير عياشي، ج 2، ص 3286،ح 42_ نورالثقلين ج3، ص 153، ح 151

وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيراً (٢٦)
اوردیکھو قرابتداروں کو اور مسکین کو اور مسافر غربت زدہ کو اس کا حق دے اور خبردار اسراف سے کام نہ لینا(26)

1_رشتہ داروں کا حق ادا کرنا واجب اور لازم ہے_
و ء ات ذاالقربی حقّہ
2_پیغمبر (ص) پر فضول خرچی سے بچتے ہوئے اعتدال کے ساتھ"رشتہ داروں" مساکین اور مسافروں کا حق ادا کرنے کی ذمہ داری ہے_
و ء ات ذاالقربی حقّہ والمسکین وابن السبیل ولاتبذّر تبذیر
مندرجہ بالا مطلب کی بنیادیہ ہے کہ اس آیت میں مخاطب پیغمبر (ص) ہیں _ اگرچہ یہ حکم دوسروں کو بھی شامل ہے_
3_رشتہ داری کا تعلق انسانوں میں خاص قسم کے حقوق پیدا کرنے کا موجب ہے_
و ء ات ذاالقربی حقّہ
4_والدین کے حقوق کی ادائیگی کے بعد رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت دیگر معاشرتی حقوق پر ترجیح رکھتی ہے_
وبالوالدین إحساناً ... و ء ات ذاالقربی حقہّ والمسکین
آیت میں "ذاالقربي" اور دوسرے دونوں بعد والے مقامات کے درمیان "حقہ" کا فاصلہ پھر اس کا ان دونوں پر تقدم ممکن ہے"ذی القربی " دونوں پر امتیاز اور الویت رکھتاہو_
5_دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے حوالے سے دین کے احکام انسان کے طبیعی احساسات کے ساتھ سازگار ہیں_
وبالوالدین إحساناً ... و ء ات ذی القربی حقّہ
والدین اور رشتہ داروں کے حقوق کو ترجیح دینا اور انکی مشکلات میں انکی مدد کرنا، انسان کے طبیعی میلانات میں سے ہے اور اللہ تعالی نے بھی اسی کی تائید کی ہے_

6_مساكين اور مسافرين كے حقوق كى ادائيگى واجب اور لازم ہے_

وء ات ... والمسكين وابن السبيل
7_فقر اور مسافر ہونا ، فقراء اور مسافروں كے لئے خاص قسم كے حقوق پيدا كرنے كا موجب ہے _
وء ات ... والمسكين وابن السبيل
8_مسلمان اپنے معاشرے كے مسائل اور ضروريات كے مد مقابل ذمہ دار ہيں_
وء ات ... والمسكين وابن السبيل
9_رشتہ داروں كى مشكلات دور كرنا اگر چہ وہ فقراء يا مسافروں كے زمرہ ميں نہ ہى آتے ہوں ' لازم اور واجب ہيں _
وء ات ذاالقربى حقّہ والمسكين وابن السبيل
"ذاالقربى " كا جدا ذكر ہونا ہوسكتا ہے مندرجہ بالا مطلب كى طرف اشارہ ہو _
10_فضول خرچى (بے جا خرچ كرنا) حرام ہے اوراللہ تعالى كى طرف سے منع كيا گيا ہے _
ولا تبذّر تبذير
اہل لغت نے اسراف اور تبذير ميں يہ فرق بيان كيا ہے كہ تبذير سے مراد مال كسى ايسى جگہ خرچ كرنا ہے كہ جہاں خرچ نہيں كرنا چاہئے تھا_(فروق اللغة)
11_انسان اپنے اموال كے خرچ كرنے ميں مطلق آزاد نہيں ہے بلكہ محدوديت ركھتاہے_
وء ات ... ولا تبذّر تبذير
12_انفاق ميں زيادتى سے پرہيز اور اعتدال ركھنا ضرورى اور واجب ہے _
وء ات ... ولا تبذّر تبذير
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ ہے كہ يہاں "تبذير" سے مراد آيت كے موضوع كے مطابق "رشتہ داروں اور مساكين پر انفاق ميں زيادہ روي" ہے_ جيسا كہ ذاتى اموال كے خرچ كے حوالے اور دوسروں پر انفاق كے حوالے سے آيت 29 ميں بھى ايسا حكم صادر ہوا ہے _
13_"عن أبى عبدالله (ع) : ..."وء ات ذا القربى حقّہ " فكان على (ع) وكان حقّہ الوصية التى جعلت لہ والإسم الأكبر وميراث العلم وآثار علم النبوة"(1)
اللہ تعالى كے اس كلام"وء ات ذاالقربى حقّہ" كے بارے ميں امام صادق(ع) سے روايت ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا :
ذاالقربى سے مراد على (ع) ہيں اور ان كے حق سے مراد ان كى پيغمبر اسلام (ص) كى جانشينى ہے كہ جو انكے لئے تقرر ہوئي تھى اور علم كى ميراث اور علم نبوت كے نتائج ہيں_
14_"عن على بن الحسين (ع) فى قولہ تعالي: " وء ات ذاالقربى حقّہ " قال : نحن أولئك الذين ا مراللہ "عزّوجلّ" نبيہ (ص) ا ن يو تيہم حقّہم ..."_(2)
امام سجاد(ع) سے اس كلام الہى "وء ات ذاالقربى حقّہ" كے بارے ميں روايت ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا : "ہم اہل بيت (ع) وہى ہيں كہ جن كے
....

1) كافى ج 1، ص 294، ح 3_ نورالثقلين ج 3،ص 153، ح 157_
2) احتجاج طبرسى ، ج2، ص 33، نورالثقلين ج3، ص 155، ح 160_

بارے ميں اللہ تعالى نے اپنے پيغمبر اكرم (ص) كو حكم ديا كہ ان كا حق ان كو دو"_
15_"عن أبى الحسن موسى (ع) : ان الله تبارك وتعالى لمّا فتح على نبيہ (ص) فدك ...فا نزل الله على نبيہ (ص) "وء ات ذا القربى حقّہ" فلم يدر رسول الله (ص) من ہم ... فا وحى الله إليہ ا ن ادفع فدك إلى فاطمة (ع) ...(1)
ابوالحسن موسى بن جعفر (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ جب اللہ تعالى نے فدك كو پيغمبر اكرم (ص) كے لئے فتح فرمايا تھا تو اس وقت ا س كے لئے يہ آيت نازل ہوئي "و ا ت ذاالقربى حقّہ" تو رسول اللہ (ص) نہيں جانتے تھے كہ انكے اقرباء كون

ہیں تو اللہ تعالی نے انہیں وحی کی کہ فدك کو حضرت فاطمہ س کے حوالے کردیں_
16_" عبدالرحمان بن الحجاج قال: سا لت أبا عبدالله (ع) عن قولہ : "ولا تبذّر تبذيراً" قال : من ا نفق شيئاً فی غير طاعة الله فهو مبذر ...(2)
عبدالرحمن بن حجاج کہتا ہے کہ امام صادق (ع) سے اس کلام الہی "ولاتبذّر تبذيراً" کے بارے میں سوال کیا تو حضرت (ع) نے فرمایا : جو بھی کوئي چیز غیر خدا کی اطاعت میں خرچ کرتا ہے وہ اسراف کرنے والا ہے _
17_أبی بصير قال : سا لت أبا عبدالله (ع) فی قولہ"ولاتبذّر تبذيراً" قال : بذل الرجل مالہ ويقعده ليس لہ مال قال : فيكون تبذير فی حلال؟ قال : نعم _ (3)
ابوبصیر کہتے ہیں کہ امام صادق(ع) سے کلام الہي:" ولاتبذّرتبذيراً" کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب میں فرمایا: کہ کسی کا یوں مال کا انفاق کرنا کہ اس کے لئے کچھ نہ بچے اور وہ خانہ نشین ہوجائے_ تو سوال کرنے والے نے پوچھا: پس حلال کے خرچ میں بھی اسراف ہے؟ تو حضرت (ع) نے جواب دیا : ہاں

....

1) کافی ج 1، 543، ح 5_ نورالثقلین ج 3، ص 154، ح 158_
2و3) تفسیر عیاشی ج 2، ص 288، ح 54_نورالثقلین ج 3، ص 156، ح 169_

79

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُواْ إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُوراً (٢٧)
اسراف کرنے والے شیاطین کے بھائي بند ہیں اور شیطان تو اپنے پروردگار کا بہت بڑا انکار کرنے والا ہے (27)

1_فضول خرچی کرنے والے(اللہ تعالی کی نعمتوں اور وسائل کو ضایع کرنے والے) شیاطین کے بھائي ہیں _
إنّ المبذرين كانوا إخوان الشى طين
2_وسائل کو ضائع کرنا شیطانی کام ہے_
إنّ المنذرّين كانوا إخوان الشى طين
3_شیطان اللہ تعالی کی نعمتوں کا انکار کرنے والا ہے _
وكان الشيطن لربّہ كفور
4_شیطان، الہی نعمتوں کے اسراف کا مظہر ہے_
إن المبذرين كانوا إخوان الشيطين وكان الشيطن لربّہ كفور
5_فضول خرچی (وسائل کو ضائع کرنا) الہی نعمتوں کی ناشکری ہے_
إنّ المبذرين كانوا إخوان الشى طين وكان الشيطن لربّہ كفور
6_اللہ تعالی کی نعمتوں میں فضول خرچی اور ناشکری ایك مذموم اور ناپسندیدہ عمل ہے_
إنّ المبذرين ... لربّہ كفور
7_پروردگار کے الطاف کے مد مقابل ناشکری ،شیطانی روش ہے _
وكان الشيطن لربّہ كفور

شیطان:

شیطان كے بھائي1;شیطان كی فضول خرچی 4;شیطان كی ناشكری 3
عمل :
شیطانی عمل 2، 7;ناپسندیدہ عمل 6
فضول خرچی :
فضول خرچی كی حقیقت 5;فضول خرچی كی مذمت 2 ، 6;فضول خرچی كرنے والے 1، 4

ناشكري:
نعمتوں كی ناشكری پر سرزنش 7;پروردگار كي
نسبت ناشكری 7;نعمتوں كی ناشكری 3، 5 ، 7
ناشكری كرنے والے : 3

وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاء رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلاً مَّيْسُوراً (٢٨)
اگر تم كو اپنے رب كی رحمت كے انتظار میں جس كے تم امیدوار ہو ان افراد سے كنارہ كش بھی ہونا پڑے تو ان سے نرم انداز سے گفتگو كرنا(28)

1_پیغمبر اسلام (ص) كی ذمہ داری ہے كہ جب ان سے رشتہ دار، مساكین اور مسافر كسی مال كی درخواست كریں تو مال كے نہ ہونے كی وجہ سے نہ دے سكیں تو ان سے نرم اور جاذب انداز سے رویّہ كا مظاہرہ كریں_
و ء ات ذاالقربی حقّہ ... وإمّا تعرضنّ عنہم ابتغاء رحمة من ربك ترجوھ
عبادت"ابتغا رحمة من ربك" (اپنے پروردگار كی رحمت چاہتے ہو) اور تاریخی شواہد حاكی ہیں كہ پیغمبر اسلام (ص) كا ان (مندرجہ بالا افرادكی مدد نہ كرنے كی وجہ انكے پاس مال كا نہ ہونا تھا_
2_اپنی مالی كمزوری كی بناء پر ضرورت مندوں كی مدد نہ كرنے كی صورت میں نرمی اور مناسب معذرت خواہانہ رویّہ اختیار كرنا چاپئے
إما تعرضنّ عنہم ... فقل لہم قولاً میسور
3_جو لوگ كسی اہم كام مثلاً عبادت كی وجہ سے ضرورت مندوں كی امدادنہ كرسكیں تو ضروری ہے كہ ان سے نرم لہجہ سے بات كریں اور معذرت كریں_
وإما تعرضنّ عنہم ابتغاء رحمة من ربّك ترجوہا فقل لہم قولاً میسور
مندرجہ بالا مطلب كی بناء یہ احتمال ہے كہ پروردگار كی رحمت كی طلب سے مراد اس كی بارگاہ میں عبادت ہو _ اس صورت میں آیت كا معنی یوں ہوگا:"اگر ضرورت مندوں كی مدد عبادت كی وجہ سے نہ كرسكو تو ان سے معذرت كرو اور انہیں مناسب جواب دو_

4_جب رشتہ داروں، مساكین اور مسافروں كا حق ادا نہ كرسكو تو ان سے نرم و جاذب انداز میں بات كرتے ہوئے احسن طریقے سے معذرت كرلیں_
و ء ات ذاالقربی ... وإمّا تعرضنّ عنہم ... فقل لہم قولاً میسور
5_پروردگار كی طلب رحمت جیسے اہم كام میں مصروفیت كی بناء پر مستحقین كی امداد سے معذرت كے ساتھ كنارہ كشی جائز ہے_
إمّا تعرضنّ عنہم ابتغاء رحمة من ربّك ترجوھا فقل لہم قولاً میسور
6_مؤمن ،رشتہ داروں اور معاشرہ كے مستحقین كی مدد كے لیے وسائل كا آرزومند ہے_
وإمّا تعرضنَّ عنہم ابتغاء رحمة من ربّك ترجوہ
7_رشتہ داروں اور مساكین كے حق میں مالی ضعف اور مناسب وسائل نہ ہونے كی بناپر انفاق كا ترك كرنا صحےح اور قابل قبول عذر ہے_

وء ات ذاالقربی حقّہ ... وإمّا تعرضنّ عنہم ابتغاء رحمة من ربّك ترجوه
8_پروردگار كی رحمت پر امید ، محنت وسعی كے ساتھ ہونی چاہئے_
ابتغاء رحمة من ربّك ترجوه
"ابتغائ" سے مراد اپنی آرزئوں كو پانے كےلئے محنت وكوشش كرنا ہے _ (مفردات راغب)
9_الطاف الہی پر ضرور امید ركھنا اور صرف اپنی زحمت وكوشش پر اكتفاء نہ كرنا _
ابتغاء رحمة من ربّك ترجوه
"ابتغائ" كا "ترجوھا" كے ہمراہ آنا بتارہا ہے كہ انسان كے اپنے ضروری وسائل كو پانے كے لئے يہ دونوں عناصر ہونا چاہئے نہ كوشش كے بغير امید اور نہ امید كے بغير كوشش _
10_مادی وسائل ،الله كی رحمت ہيں_
وإماتعرضنّ عنہم ابتغاء رحمة من ربّك
11_مادی وسائل اور الہی نعمتيں الله كی ربوبيت كا مظہر اور انسانی ترقی وكمال كے لئے ہيں_
ابتغاء رحمة من ربك ترجوه
12_مؤمنين كو چايئےہ وہ دنياوی وسائل اور نعمتوں كو پروردگار كی جانب سے رحمت سمجھيں_
وإمّا تعرضنّ عنہم ابتغاء رحمة من ربّك ترجوه
پيغمبر اسلام (ص) يا مؤمنين كرام كو مستحقين كی مدد كے امكان نہ ہونے كی صورت ميں ان سے اچھے انداز سے رويّہ ركھنے كی نصےحت جو كہ "ابتغاء رحمة من ربك ترجوھا" كی تعبير كے ساتھ آئي ہے' ہوسكتا ہے يہ نكتہ بيان كر رہی ہو كہ مؤمنين ہميشہ وسائل كو الله كی طرف سے سمجھيں _
13_رشتہ داروں اور مساكين كے احساسات كی طرف توجہ اور انہيں رنجيدہ كرنے سے پرہيز ايك ضر وری اور مناسب اخلاق ہے_
وإمّا تعرضنّ ... فقل لہم قولاً ميسور
14_جو لوگ مالی ضعف كی بناپر رشتہ داروں، مساكين

اور مسافروں كی مدد نہيں كرسكتے تو انہيں اس طرح وعدہ يا اميد بھی نہيں دلانی چايئےہ پھر مشكل سے دوچارہوں _
وإما تعرضن ... ابتغاء رحمة من ربك ترجوھا فقل لہم قولاً ميسور
مندرجہ بالا مطلب كی بنياد يہ ہے كہ يہ جملہ " قل لہم قولاً ميسوراً" سے مراد يہ ہے كہ اب جب تم انكی ضرورت كو پورا نہيں كرسكتے تو انہيں ايسا وعدہ دو كہ پھر تمہارے لئے مشكل اور پريشانی نہ كھڑی ہو_

آرزو:
مادی وسائل كی آرزو 6
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كی ذمہ د اری 1;آنحضرت (ص) اور رشتہ دار 1;آنحضرت (ص) كا ضعف مالی 1; آنحضرت(ص) ا ورمسافر1;آنحضرت(ص) اور مسا كين 1
احكام : 7
الله تعالی :
الله تعالی كی رحمت كی اہميت 5;الله كی رحمت چاہنا 5; الله تعالی كی رحمت 12; الله تعالی كی رحمت كے موارد 10; الله تعالی كی نعمتيں 12; الله تعالی كی ربوبيت كے نتائج 11
اميد ركھنا:
اميد ركھنے كی اہميت 9;الله تعالی كی رحمت پر اميد ركھنا 9;الله تعالی كی رحمت پر اميد ركھنے كی شرائط 8;اميد ركھنے ميں كوشش 8
انفاق:
انفاق كے احكام 7

رشتہ دار:
رشتہ داروں کی امداد6;رشتہ داروں پر انفاق 14;رشتہ داروں کے احساسات کی طرف توجہ کی اہمیت 13;رشتہ داروں کی ضرورت پوری کرنے سے پرہیز 7;رشتہ داروں سے ملنے کی طریقہ کا طریقہ 4;رشتہ داروں سے معذرت 4
عبادت کرنے والے:
عبادت کرنے والوں کی ذمہ داری 3
عذر:
قابل قبول عذر 7
فقر:
فقر کے نتائج 7
فقرائ:
فقراء کی امداد 6;فقراء پر انفاق 14; فقراء کے جذبات کی رعایت کی اہمیت 13 ; فقراء کی ضرورت پوری کرنے سے اعراض 1، 2، 5 ، 7;فقراء سے رویّہ کا طریقہ 2، 3، 5;فقراء سے معذرت خواہی 2،3، 5
کمال :
کمال کا پیش خیمہ 11
کوشش:
کوشش کی اہمیت 8
مادی وسایل :
مادی وسائل کا سرچشمہ10 ،11،12

مسافر :
مسافر پر انفاق 14;مسافر سے اپنانے کا انداز 1، 4;مسافر سے معذرت خواہی 4
مساکین :
مساکین سے اپنانے کا انداز 4;مساکین سے معذرت خواہی 4
معاشرت:
معاشرت کے آداب
مؤمنین :
مؤمنین کی آرزو 6;مؤمنین کی ذمہ داری 12
نعمت:
نعمت کا سرچشمہ 11

وَلاَ تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلاَ تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوماً مَّحْسُوراً (۲۹)
اور خبر دار نہ اپنے ہاتھونکو گردنوں سے بندھا ہوا قرار دو اور نہ بالکل پھیلادو کہ آخر میں قابل ملامت ور خالی ہاتھ بیٹھے رہ جاؤ(29)

1_مؤمنین کا وظیفہ ہے کہ وہ دوسروں پر انفاق اور اپنی ذاتی زندگی میں مال ومتاع کے استعمال میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کریں_
ولا تجعل یدك مغلولة إلی عنقك ولا تبسطلها كلّ السبط
2_مؤمنین کوچاہئے کہ وہ بخل،رشتہ داروں اور مساکین کے حقوق کی عدم ادئیگی سے پرہیز کرےں_
وء ات ذاالقربی حقّہ ... ولاتجعل یدك مغلولة إلی عنقك
3_کنجوس انسان اس شخص کی مانند ہے کہ جسکے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہوں_
ولا تجعل یدك مغلولة إلی عنقك
"ولا تجعل یدك مغلولةإلی عنقك" انفاق سے پرہیز یعنی کنجوسی سے کنایہ ہے یعنی "کنجوسی تمہارے ہاتھوں کو گردن سے نہ باندھ دے"_ کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ کنجوس شخص ہاتھ بندھے ہوئے شخص کی مانند ہے_
4_پیغمبر اسلام (ص) اپنی ذاتی زندگی میں انفاق کے حوالے سے اعتدال کی رعایت اور حد سے زیادہ دینے سے

پرہیز کرنے میں ذمہ دارہیں_
ولا تجعل یدك مغلولة إلی عنقك ولا تبسطها كل السبط فتقعدملوماً محسور
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ آیت کا مخاطب پیغمبر اسلام (ص) ہوں اگر چہ دوسرے لوگوں کو بھی شامل ہے_
5_انفاق میں حد سے زیادہ بڑھنے سے انسان اپنے ضروری کاموں سے رہ جاتا ہے _ فتقعد ملوماً محسوراً آیت میں مادہ "قعود" کا استعمال ہونا ہوسکتا ہے اسی مطلب کی طرف اشارہ ہو کہ اپنے کاموں سے پیچھے رہ جاتا ہے تو اس صورت حال میں انسان کی دوسرے ملامت بھی کرتے ہیں اور وہ حسرت زدہ بھی ہوجاتا ہے _
6_کنجوسی ،ملامت کی باعث ہے اور انفاق میں حد سے بڑھنا انسان کی زندگی میں ضعف وحسرت کا باعث ہے_
ولاتجعل یدك ... ولا تبسطها كلّ البسط فتقعد ملوماً محسوراً _
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "ملوماً" کا تعلق" لا تجعل یدك مغلولة "اور"محسوراً" کا تعلق " لاتبسطہا" سے ہے _ اور اس حوالے سے بھی کہ "محسورا" کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنے وسائل سے یوں جدا ہوجائے کہ وہ اس کی حسرت کا باعث ہوں_
7_اقتصادی محورپراور زندگی کی ضروریات پوری کرنے میں اعتدال کی رعایت اور افراط وتفریط سے پرہیز کرنا ایك ضروری اور پسندیدہ چیز ہے_
لاتجعل یدك مغلولة ... ولا تبسطها كل البسط
8_انسان کو ایسے عمل کا مرتکب نہیں ہونا چاہئے کہ جس پر اس کی مذمت ہو اور وہ اپنے کئے پر پشیمان ہو اور حسرت کرے _
ولا تجعل یدك ... فتقعد ملوماًمحسور
9_ہاتھوں سے گئي چیزوں پر سرزنش اور حسرت کرنا ان چیزوں میں سے ہیں کہ جو انسانوں کو رنج دیتی ہیں اور ان کی طبع سے ناساز گار ہیں _
فتقعد ملوماً محسور
یہ کہ اللہ تعالی نے انفاق میں افراط و تفریط کے انجام پر مذمت اور حسرت کرنے کا ذکر فرمایا ہے تاکہ انسان ایسے انجام سے بچنے کےلئے افراط و تفریط سے پرہیز کرے _ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حالتیں انسان کےلئے رنجیدگی کا باعث ہیں _
10_انسان کے ناپسندیدہ عمل کے ناگوار انجام پر توجہ دینا بذات خود اس کے ارتکاب سے روکنے والے اسباب میں سے ہے_
ولا تجعل یدك مغلولة إلی عنقك ولاتبسطها كل السبط فتقعد ملوماً محسوراً _
یہ کہ اللہ تعالی نے انفاق میں افراط وتفریط سے روکتے ہوئے اس کا ناگوار انجام بھی ذکر کیا ہے_ اس سے مندرجہ بالا مطلب ثابت ہوتا ہے_
11_انسانی زندگی کے راستہ کو صحیح طریقہ سے منظم کرنے میں "آئندہ حالات کو پیش نظر رکھنا اور تدبیر سے کام لینا" اہم قوانین ہیں_

85

ولاتجعل يدك مغلولة ... ولا تبسطها فتقعد ملوماً محسوراً_

جملہ "فتقعد ملوماً محسوراً میں چونکہ "فا" نتیجہ اور انجام بتانے کے لئے ہے تو اس سے مدد لیتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ، آئندہ حالات کو پیش نظر رکھنے کے قانون کی بناء پر انسان کو انفاق میں افراط و تفریط سے منع فرمارہاہے_

12_عن أبی عبداللہ (ع) ...علم اللہ عزّوجلّ نبیّہ کیف ینفق، وذلك انہ کانت عندہ ا وقیة من الذہب فکرہ ا ن یبیت عندہ فتصدق بہا فا صبح ولیس عندہ شي وجاء ہ من یسا لہ فلم یکن عندہ ما یعطیہ فلامہ السائل وا غتم ہو حیث لم یکن عندہ ما یعطیہ وکان رحیماً رقیقاً فا دب اللہ تعالی نبیّہ (ص)، با مرہ فقال: ولاتجعل یدك مغلولة إلی عنقك ولاتبسطہا کلّ البسط فتقعد ملوماً محسوراً " یقول : إن الناس قد یسا لونك ولا یعذرونك فإذا ا عطیت جمیع ما عندك من المال کنت قد حسرت من المال ...(1)

امام صادق (ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا : اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر اکرم (ص) کو سکھایا ہے کہ کس طرح انفاق کرنا چاہئے _ اور واقعہ اس طرح سے ہے کہ حضرت (ص) کے پاس کچھ سونا تھا آپ (ص) اسے صبح تك اپنے پاس نہےں رکھنا چاہتے تھے تو آپ (ص) نے اسے انفاق کیا اور صبح آپ (ص) کے پاس کوئي چیز نہ رہی ایك شخص آپ (ص) کے پاس آیا اور آپ(ص) سے کچھ مانگا" آپ (ص) کے پاس بھی اسے دینے کے لئے کچھ نہ تھا تو اس شخص نے آپ (ص) پر ملامت کی اور آپ (ص) بھی کچھ نہ ہونے کی بناء پر کہ اسے دے سکیں غمگین ہوئے چونکہ آپ (ص) بہت مہربان اور دل کے انتہائي نرم تھے تو اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر (ص) کو ایك فرمان کے ساتھ تعلیم دی اور فرمایا :"ولا تجعل یدك مغلولة إلی عنقك ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوماً محسوراً "یعنی اللہ تعالی فرما رہا ہے : لوگ تجھ سے مانگتے ہیں اور تمھارا عذرقبول نہیں کرتے تو اگر سب کچھ انفاق کردو گے تو تنگی میں پڑوگے_

13_عن ا بی عبداللہ (ع) ، فی قول اللہ عزّوجلّ "فتقعد ملوماً محسوراً" قال : الإحسار الفاقة (1)

امام صادق (ع) سے اس کلام الہی "فتقعد ملوماً محسوراً" کے بارے میں روایت ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا : یہاں "احسار" سے مراد فقر اور تنگدستی ہے_

14_فقال الصادق (ع) : المحسور العریان (2) امام صادق (ع) سے روایت ہوئي ہے کہ محسور سے مراد عریان ہے _

....

1) کافی ج 5، ص 67، ح 1_ نورالثقلین ج 3، ص 158 ، ح 178_
2) کافی ج 4، ص55، ح6_ نورالثقلین ج 3، ص 157 ، ح 175_
3) تفسیر قمی ج 2، ص 19_

86

87

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيراً بَصِيراً (٣٠)
تمہارا پروردگار جس کے لئے چاہتاہے رزق کو وسیع یا تنگ بنا دیتاہے وہ اپنے بندوں کے حالات کو خوب جاننے والا اور دیکھنے والا ہے(30)

1_انسانوں کے رزق میں کمی وبیشی فقط پروردگار کی مرضی ومنشاء پر موقوف ہے_
إنّ ربّك يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر
"یقدر" سے مراد اگر چہ اندازہ ہے لیکن قرینہ "یبسط" (وسعت دیتا ہے) کی وجہ سے اس کا معنی کم کرنا، ہے _
2_انسانوں کے لئے الہی رزق اس کی ربوبیت اور خدائي کاجلوہ ہے _
إنّ ربّك يبسط الرزق
3_لوگوں کے لئے روزی میں فرق،پروردگار کی ربوبیت کا تقاضا ہے _
إنّ ربك يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر
4_انسانوں میں روزی کا فرق انکی پرورش اور ترقی کے حوالے سے ایك الہی تدبیر ہے_
إنّ ربّك يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر
"یبسط" اور "یقدر" کے حوالے سے ربوبیت
الہی کی تاکید سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کمی وبیشی کا سرچشمہ اس کی ربوبیت ہے (تاکہ زندگی کی گاڑی چلے اور تمام

انسان اسی فرق کے حوالے سے امتحان دیں اور ترقی کریں)
5_انسانوں کی اپنی روزی میں اللہ تعالی کی مشیت اور تقدیر کے کردار پر توجہ اپنے مال ومتاع سے انفاق میں افراط اور بخل کے اجتناب کا موجب بنی ہے_
ولاتجعل يدك مغلولة إلى عنقك ... إنّ ربك يبسط الرزق لمن يشائ
جملہ "إنّ ربّك ..." در اصل جملہ "ولا تجعل يدك ..." کی علت بیان کر رہا ہے تو اس صورت میں آیت کا مفہوم یہ ہوگا_ اللہ تعالی روزی دینے والا ہے _ لہٰذافقر کے خوف سے بخل کیا جائے اور نہ انفاق سے دوری کی جائے_
6_اللہ تعالی اپنے بندوں کے حالات سے مکمل طور پر آگاہ ہے اور ہر حوالے سے آگاہی رکھتا ہے_
إنّہ كان بعباده خبيراً بصير

7_انسانوں کی روزی میں فرق اللہ تعالی کی انسانوں کے بارے میں گہری آگاہی کی بناء پر ہے _
يبسط الرزق ... و يقدر إنہ كان بعباده خبيراً بصير
8_اللہ تعالی کی مشیت کا دارومدار علم وآگاہی کی بنیاد پر ہے _
يبسط الرزق لمن يشاء ويقدر إنہ كان بعباده خبيراً بصير

اسماء وصفات :
بصیر 6; خبیر 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی تقدیریں 3;اللہ تعالی کا علم 7 ، 8; اللہ تعالی کا علم غیب 6;اللہ تعالی کی ربوبیت کی علامتیں 2;اللہ تعالی کی مشیت کا قانون کے مطابق ہونا 8; اللہ تعالی کی تقدیروں کا کردار 1، 5;اللہ تعالی کی مشیت کا کردار 5;اللہ تعالی کی ربوبیت کے نتائج 3، 4; اللہ تعالی کی مشیت کے
نتائج 1
انسان :
انسانوں کی روزی اور تقدیر 5;انسانوں کی روزی 2، 3، 4، 7;انسانونکی روزی میں اختلاف کا قانون کے مطابق ہونا 7
انفاق :
انفاق میں افراط سے بچنے کا پیش خیمہ 5
بخل:
بخل سے بچنے کا پیش خیمہ 5
ذکر:
اللہ تعالی کی ربوبیت کا ذکر کرنے کے نتائج5;روزی کے سرچشمہ ی ذکر 5
روزي:
روزی میں اختلاف کا فلسفہ 4;روزی میں اضافہ کا منشاء 1;روزی میں اختلاف کا منشاء 3;روزی میں نقصان کا منشاء 1
کمال:
کمال کا پیش خیمہ 4

تَقْتُلُواْ أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُم إنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْءاً كَبِيراً (٣١)
اور خبر دار اپنی اولاد کو فاقہ کے خوف سے قتل نہ کرنا کہ ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی رزق دیتے ہیں بیشك ان کا قتل کردینا بہت بڑا گناہ ہے(31)

1_اولاد کو فقر اور تنگدستی کے خوف سے قتل کرنا ممنوع اور حرام ہے_

ولا تقتلوا أولادكم خشية إملاق:
2_فقر اور ناداری کا خوف جاہل عربوں کے ہاتھوں اپنی اولاد کے قتل کرنے کا موجب بنا _
ولا تقتلوا أولاد کم خشية أملاق
3_فقر اور تنگدستی انسان کے ضمیر کو کمزور کرنے میں اور اولاد سے محبت کرنے جیسے قوی ترین احساسات کو ختم کرنے میں تاثیر گذارہے _
ولا تقتلوا أولاد کم خشية إملاق
4_اس بناء پر بچوں کن نقل کرنا کہ ان کی وجہ سے کس تنگدستی میں نہ گھر جائیں ممنوع ،حرام اور برے نتائج کا حامل ہے _
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "املاق" سے مراد ماں باپ کا اپنے اور بچوں کے بارے میں فقر کا خوف ہے_
5_فقر اور تنگدستی کا خوف، اولاد کے قتل کا جواز فراہم نہیں کرتا _
ولا تقتلوا أولادکم خشية إملاق
6_ضرر اور نقصان کے محض خوف کی بناء پر اس سے بچنے کے لئے گناہ اور برائي جائز نہیں ہوتی _
ولا تقتلوا أولادکم خشية إملاق
7_تمام انسانوں (والدین اور انکے بچوں) کی روزی کا ضامن اللہ تعالی ہے _
نحن نرزقہم وايّاکم _
8_اللہ تعالی کی طرف سے تمام لوگوں کی روزی کی ضمانت کی طرف توجہ ،اپنے یا بچوں کے مستقبل میں فقر کے خوف سے مانع ہے _
ولا تقتلوا أولادکم خشية إملاق نحن نرزقہم وإيّاكم

9_والدین خود کو اولاد کا رازق تصور نہ کریں_
نحن نرزقہم وإيّاكم
فقر کے خوف سے بچوں کے قتل سے پرہیز کا حکم اور یہ اعلان کہ اللہ تعالی والدین اور بچوں کو روزی دینے والا ہے _ یہ دونوں چیزیں مندرجہ بالا مطلب کو واضح کررہی ہیں_
10_بچوں کا ہونا فقر اور تنگدستی کا موجب نہیں ہے_
ولا تقتلوا ا ولادکم خشية أملاق نحن نرزقہم وايّاکم
آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان کی اپنی روزی ہے ایسا نہیں ہے کہ ایك کے آنے سے دوسرے کی روزی کم پڑجائے _ لہذا اگر فقر ہے تو اس کے کچھ اور کوئي اور اسباب ہیں نہ کہ بچوں کا وجود _
11_توحید کے عقیدے میں بشریت کی آیندہ مادی زندگی اور اقتصادی حوالے سے پریشانی اور اضطراب کی کوئي گنجائشے نہیں ہے_
ولاتقتلوا ... نحن نرزقہم وايّاکم
یہ کہ اللہ تعالی بچوں کے فقر کے خوف سے قتل کو ممنوع کرنے کے بعد تمام انسانوں کی روزی کی اپنی طرف سے ضمانت دیتا ہے _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل میں اقتصادی وضعیت کے حوالے سے پریشانی کی ضرورت نہیں ہے _
12_بچوں کا قتل بہت بڑی خطا اور جنایت ہے کہ اسے تمام زمانوں میں اور گزشتہ صدیوں میں مذموم جاناگیا ہے_
إن قتلہم کان خطئاً کبیر
"خطئاً" کا لغوی معنی "اصلی اور حقیقی جہت سے پھرنا" ہے اور یہ کلمہ وہاں استعمال ہوتا ہے جب کوئي شخص غلط کام کرنے پر ارادہ کرلے اور اسے انجام دے _ (مفردات راغب)
13_عن أبی جعفر قال ... بعث الله محمداً(ص) و ... ا نزل علیہ فی سورة بنی إسرائیل بمكة ... وا نزل نہیاً عن ا شیاء حذر علیها ولم یغلظ فیها ولم یتواعد علیها وقال: "ولا تقتلوا ا ولادکم خشية إملاق نحن نرزقہم وإيّاکم إن قتلہم کان خطئاً کبیراً (1)
امام محمد باقر(ع) سے روایت ہوئي کہ آپ (ع) نے فرمایا : اللہ تعالی نے حضرت محمد(ص) کو مبعوث فرمایا ... ان پر مکہ میں سورہ بنی إسرائیل کی آیات نازل فرمائیں ... کہ (ان آیات میں) ایسی چیزوں سے منع فرمایا کہ جن سے پرہیز کرنا لازم

ہے _ لیکن اس منع کرنے مینسختی اور شدت نہیں ہے اور نہ ان کے ارتکاب پر وعدہ عذاب دیا گیا ہے_ فرمایا ہے کہ "ولا تقتلوا أولادکم خشیة إملاق نحن نرزقہم وإيّاکم إن قتلہم کان خطائً کبیراً" _

احساسات :

احساسات کو ضعیف کرنے والے اسباب 3

احکام: 1، 4، 5

اقتصاد :

مستقبل کے اقتصاد کے بارے میں پریشانی 11

....

1) کافی ج 2، ص 30، ح 1_بحارالانوار ج66، ص 87 ، ح 30_

91

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی رازقیت 7;اللہ تعالی ممنوعات 13

ایمان :

توحید کے ساتھ ایمان کے نتائج 11

تعلقات :

فرزند کے ساتھ تعلق 3

جاہلیت :

جاہلیت میں بچوں کا قتل 2;جاہلیت کی رسوم 2

خوف:

فقر سے خوف 5 ;نقصان سے خوف ;فقر سے خوف کے موانع 8;خوف کے نتائج 6;فقر سے خوف کے نتائج 6، 2

ذکر:

روزی کی ضمانت کے ذکر کے نتائج 8

روایت : 13

روزي:

روزی کا ضامن 7

فرزند:

فرزند کا کردار 10;فرزند کی روزی کا سرچشمہ 9

فرزند کا قتل :

فرزند کے قتل کا جرم 12;فرزند کے قتل کی حرمت 1،4;فرزند کے قتل پر سرزنش 12 ; تاریخ میں فرزند کا قتل 12;فقر میں فرزند کا قتل 1، 4، 5; فرزند کے قتل سے نہی 13

فقر:

فقر کے اسباب 10 ;فقر کے نتائج 3، 5

قتل :

قتل کے احکام 1، 4، 5

گناہ کبیرہ :12

ممنوعات :1، 4

نقصان:

نقصان سے بچنا 6

والدین :

والدین کی ذمہ داری 9
وجدان :
وجدان کو کمزور کرنے کے اسباب 3

وَلاَ تَقْرَبُواْ الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاء سَبِيلاً (٣٢)
اور دیکھو زنا کے قریب بھی نہ جانا کہ یہ بدکاری ہے اور بہت برا راستہ ہے (32)

1_زنا ممنوع اور حرام ہے _
ولا تقربوا الزّنی

2_ہر وہ کام کہ جوانسان کو زنا کے قریب لے جاتا ہے اس سے بچنا لازم اور واجب ہے_
ولا تقربوالزّنی
یہ کہ اللہ تعالی نے "لا تزنوا" (یعنی زنا نہ کریں) کی جگہ فرمایا ہے:"لا تقربوا الزّني" (زنا ے قریب نہ ہوں) ہوسکتا ہے اس نکتہ کی طرف توجہ دلا رہا ہو نہ کہ صرف عمل زنا ممنوع ہے بلکہ ہر وہ عمل جو زنا پر ختم ہوچونکہ وہ بدکاری کی طرف لے جانے والا عمل ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے_
3_فحاشی ،بہت قبیح اور برے انجام والے گناہوں میں مبتلاء کرنے والے عمل سے انسان کا اجتناب _
ولاتقربوا الزّنی إنہ کان فاحشة وساء سبیل
جملہ "إنہ کان فاحشة و ..." جملہ "لا تقربوا" کی علت بیان کر رہا ہے یعنی چونکہ زنا فحاشی اور برے انجام والا عمل ہے اسی لیے اس سے بچنا ضروری ہے _ لہذا ہر فحاشی اور وہ گناہ کہ جس کا انجام برا ہو اس سے پرہیز کرناچاپئے
4_اپنے جنسی جذبات کی تسکین کے لئے زنا انتہائي قبیح وپلید عمل ہے اور باطل راستہ ہے _
إنہ کان فاحشة وساء سبیل
"فاحشة" اس بات اور عمل کو کہتے ہیں کہ جسکی قباحت بہت زیادہ ہو _(مفردات راغب)_
5_اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں عربوں میں زنا معمول کے مطابق رائج عمل تھا _
ولا تقربوا الزّنی إنہ کان فاحشة وساء سبیل
6_پوری تاریخ میں انسانوں کے ضمیر میں زنا کی قباحت وپلیدگی موجود ہے _
إنہ کان فاحشة وساء سبیل
جملہ اسمیہ "انہ کان فاحشة وساء سبیلاً"سے ہمیشہ اور ثابت رہنے والے معنی پر دلالت ہو رہی ہے اور ساتھ یہ الہی نہی "لاتقربوا الزّني" کے لئے بھی علت ہے _اس علت سے لا تقربوا کے عمل کے لیے لوگوں کو ابھارنا ہے اور یہ بات اس وقت مؤثر ہے جب لوگ بذات خود زنا کی قباحت کو سمجھیں اور علت کا اطلاق یہ واضع کر رہا ہے کہ زنا لوگوں کے درمیان قبیح تھ
7_زنا جیسے غیر مناسب عمل کا فرد ومعاشرہ کے لئے برا اور ناگوار انجام _
وساء سبیل
بری راہوں میں سے ایك راہ ایسی ہے کہ جو برے انجام پر ختم ہوتی ہے _ لہذا "ساء سبیلا" اس معنی کو بیان کررہا ہے کہ زنا ،نہ فقط فحش عمل ہے بلکہ ایسا برا راستہ ہے کہ جس کا انجام فرد ومعاشرہ کے لئے بھی برا ہے_
8_دین کے محرمات اور ممنوعات کی بنیاد یہ ہے کہ انسان سے مفاسد کو دور کیاجائے _
إنہ کان فاحشة وساء سبیل
حرام شدہ عمل کی علتیں اور مفاسد بیان کرنا اس نکتہ کو واضح کر رہے ہیں کہ اللہ تعالی کے ممنوعات اور محرمات مفاسد کے تابع ہیں_
9_زنا کی بدی اور قباحت اور جنسی خواہشات کو مٹانے کے لئے اس کا ایك برا طریقہ ہونا اس کی حرمت کا ملاك ہے _

ولا تقربوا الزّنی إنہ کا فاحشة وساء سبیل
جملہ "إنہ کان فاحشة وساء سبیلا" نہی کے لئے علت کی مانند ہے اور ممکن ہے مندرجہ بالا مطلب واضح کرے _
10_ناپسندیدہ عمل کے برے اثرات سے آگاہ کرنا اور اس سے دوررہنے یعنی جدائي کی نہی کرنا قرآن کی تبلیغی وہدایتی روشوں میں سے ایك روش ہے_
ولا تقربوا الزّنی إنہ کان فاحشة وساء سبیل
11_عن ا بی جعفر (ع) ، قال: ... بعث الله محمداً(ص) و ... ا نزل علیہ فی سورة بنی إسرائیل بمکة ... وا نزل نہیاً عن اشیاء حذر علیها ولم یغلظ فیها ولم یتواعد علیها وقال: ... "ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشة وساء سبیلاً ..."(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہوئي کہ آپ (ع) نے فرمایا: ... الله تعالی نے حضرت محمد(ص) کو مبعوث فرمایا اور ان پر سورہ بنی إسرائیل کی آیات مکہ میں نازل کیں ...(کہ ان آیات میں)ایسی چیزیں ہیں کہ جن سے پرہیز لازم ہے_ لیکن ان ممنوعات میں سختی وشدت نہیں ہے اوران کے ارتکاب پر عذاب کا وعدہ نہیں کیااور فرمایا:"ولا تقربوا الزنا إنہ کان فاحشة وساء سبیلاً"_
12_عن ا بی جعفر (ع) فی قولہ :"ولا تقربوا الزنا إنہ کان فاحشة " یقول : معصیة ومقتاً فإن الله یمقتہ ویبغضہ قال: وساء سبیلاً ہو أشدالناس عذاباً والزنا من ا کبر الکبائر(2)
امام باقر (ع) اس آیت "ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشة " کے بارے میں فرماتے ہیں کہ الله تعالی فرما رہا ہے : "زنا"گناہ اور نفرت انگیز ہے" کیونکہ بہت زیادہ الله تعالی اس سے اظہار نفرت وغضب کرتا ہے(اور اس آیت) "ساء سبیلا" کے بارے میں فرماتا ہے:زنا کار کا عذاب سب سے زیادہ شدید ہے اور سب سے بڑے گناہوں میں سے ہے_
----

1) کافی ج2، ص 30، ح 1_ بحارالانوار ج 66، ص 87 ، ح30_
2) نورالثقلین ج 3، ص 161، ح 188_ بحارالانوار ج 76، ص 19، ح 5_

زنا کے احکام 1، 2;زنا میں مبتلا کرنے والی چیزوں سے اجتناب 2;زنا کا برا انجام7;زناکی بدی 4،6;زنا کی حرمت 1;زنا کی بدی کا فطری ہونا 6;زنا کی حرمت کا فلسفہ 9;زنا کا گناہ 12 ;زنا کی بدی کے نتائج 9;زنا کا فردی نقصان 7 ; زنا کا معاشرتی نقصان 7;زناسے 11
عمل :
ناپسندیدہ عمل 7;ناپسندیدہ عمل کا نقصان 10
برائیاں:
برائي سے اجتناب کی اہمیت 3
قرآن مجید:
قرآن مجید کا ہدایت دینا 10
گناہ :
گناہ سے اجتناب کی اہمیت 3; گناہ میں مبتلا کرنے والی چیزوں سے اجتناب کی اہمیت 3
گناہ کبیرہ: 12
حرام اشیاء : 1
حرام چیزوں کا معیار 9
مفسدات:
مفسدات کو دور کرنے کی اہمیت 8
معاشرہ:
معاشرہ کے لئے خطرات کو جاننا 7
واجبات : 2
ہدایت:
ہدایت کی روش 10

وَلاَ تَقْتُلُواْ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّهُ إِلاَّ بِالحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلاَ يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً (٣٣)
اور کسی نفس کو جس کو خدا نے محترم بنایاہے بغیر حق کے قتل بھی نہ کرنا کہ جو مظلوم قتل ہوتاہے ہم اس کے دلی کو بدلہ کا اختیار دے دیتے ہیں لیکن اسے بھی چاہئے کہ قتل میں حد سے آگے نہ بڑھ جائے کہ اس کی بہر حال مدد کی جائے گي(33)

1_بے گناہ اور بے قصور شخص کا قتل ممنوع اور حرام
ہے_

ولا تقتلواالنفس التی حرّم الله _
2_بعض انسانوں کی جان محترم نہیں ہے _ لہذا انہیں قتل کیاجاسکتا ہے_
ولا تقتلوا النفس التی حرّم الله إلّا بالحقّ
3_ چند وضاحت شدہ مقامات کے علاوہ باقی تمام حقوق اور قوانین الہی میں قتل کی حرمت کا قانون جاری ہے_

ولا تقتلوا النفس التى حرّم الله إلّا بالحقّ
4_انسان كے قتل كى ممنوعيت اس كى خصوصيات ميں سے ہے_
ولا تقتلوا النفس التى حرّم الله إلّا بالحقّ
يہ عبارت "التى حرّم الله" دليل استثناء " إلّا بالحق" كى بناء پر "النفس" كے لئے صفت تشريحى سے _ لہذا انسان كے قتل كى حرمت اس كى صفات ميں سے شمار ہوگي_
5_الله تعالى كے احكام ،حق و عدل كے اجراء اور مظلوم كے دفاع كى خاطر ہيں_
ولا تقتلوا ... إلّا بالحقّ ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليّہ سلطان
6_الله تعالى نے ناحق اور مظلومانہ قتل ہونے والے كے ولى كو قاتل پر غلبہ عطا كيا ہے_
ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليّہ سلطان
7_حق(الہى قانون) كے مطابق قتل ہونے والے كے ولى كو كسى قسم كا اختيار حاصل نہيں ہے_
ولا تقتلوا ... إلّا بالحقّ ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليّہ سلطان
8_قاتل كے بارے ميں فيصلہ كرنے كا حق مقتول كے وارثوں كو ہے اور اس ميں ان كے فائدہ كو مد نظر ركھنا چاہئے _
فقد جعلنا لوليّہ سلطان
مندرجہ بالا مطلب "لوليّہ" كى لام سے ليا گيا ہے كہ يہ فائدہ كے خاص ہونے كو بيان كر رہا ہے_
ولا تقتلوا ...إلّا بالحقّ ومن قتل مظلوماً فقدجعلنا لوليّہ سلطان
10_مقتول كے وارثوں كے لئے قاتل سے انتقام لينے ميں حد سے بڑھنا حرام اور ممنوع ہے_
فلا يسرف فى القتل
11_قاتل كا قتل وقصاص مقتول كے وارثوں كا حق ہے_
جعلنا لوليّہ سلطاناً فلا يسرف فى القتل
12_قاتل پر مقتول كے ورثاء كااختيار لغزش اور اپنے دائرہ اختيار سے تجاوز كا باعث بنتاہے_
جعلنا لوليّہ سلطاناً فلا يسرف فى القتل
الله تعالى كا روكنا ايك قسم كا خبردار كرنا ہے اور يہ خبردار كرنا لغزش كے امكان كى وجہ سے ہے اور "فلا يسرف" ميں فاء نتيجہ كے لئے ہے اور مندرجہ بالا مطلب پر ايك اور تائيد ہے_
13_حق وعدل كى رعايت كا خيال حتّى كہ لوگوں كى جان سے كھيلنے والے كے حق ميں بھي_

جعلنا لوليّہ سلطاناً فلا يسرف فى القتل
14_مقتول كے وارث كى الله تعالى كى طرف سے حمايت پر توجہ اسے قصاص ميں حد سے بڑھنے پر روكنے والى ہے_
جعلنا لوليّہ سلطاناً فلا يسرف فى القتلإنہ كان منصور
15_مظلوم كى حمايت اور مدد الہى سنت _
ومن قتل مظلوماً ... إنہ كان منصور
مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ ہے كہ "إنہ" كى ضمير مقتول مظلوم كى طرف لوٹتى ہے اور جملہ "انہ ... " كا اسميہ ہونا اور فعل "كان" كا آنا (جو استمرار كا معنى پيدا كرتا ہے) ممكن ہے يہ نكتہ واضح كرے كہ مقتول مظلوم كى حمايت ہميشہ الله تعالى كى جانب سے ہوتى رہى ہے_
16_حق قصاص كا الہى حكم اور مقتول كے ورثاء كو اختيار ہى الله تعالى كى ان كى حمايت ہے _
ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليّہ سلطاناً ... إنہ كان منصور
مندرجہ بالا مطلب اس نكتہ كى بناء پر ہے كہ "انہ " كى ضمير مقتول كے وارث كى طرف لوٹتى ہو _
17_ظلم سے قتل ہونے والے كى حمايت تمام انسانى معاشروں ميں ايك عقلى اور فطرى چيز ہے _
ومن قتل مظلوماً ...إنہ كان منصور
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال كى بناء پر ہے كہ "مقتول كى مدد كى جانا " (منصوراً) الله تعالى كى طرف سے نہ ہو بلكہ يہ وہ قانون ہو كہ جو تمام لوگوں ميں رائج ہے اور جملہ "إنہ كان منصوراً" ايك معاشرتى حقيقت سے حكايت كررہاہو_
18_"عن أبى عبدالله (ع) قال: إذا اجتمعت العدة على قتل رجل واحد حكم الوالى أن يقتل ا يهم شاو وا وليس لهم ا ن يقتلوا ا

كثرمن واحد إن الله عزّوجلّ يقول: ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليّہ سلطاناً فلا يسرف فى القتل"(1)
امام صادق (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا :_ جب ايك گروه ايك شخص كو قتل كرے اور قاضى حكم دے كہ مقتول كے و ارث ان قاتلوں ميں سے جسے چاہيں قتل كرسكتے ہيں تو وه حق نہيں ركھتے كہ ايك شخص سے زياده قتل كريں بے شك الله تعالى فرما رہا ہے :ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليّہ سلطاناً فلا يسرف فى القتل
19_عن اسحاق بن عمار قال: قلت لأبى الحسن(ع) إن الله عزّوجلّ يقول فى كتابہ: ... فلا يسرف فى القتل إنہ كان منصوراً " فما ہذاالاسراف الذى نہى الله عزّوجلّ عنہ قال: نہى ا ن يقتل غيرقاتلہ ا ويمثّل بالقاتل قلت : فما معنى قولہ : إنہ كان منصوراً قال: وا يّ نصرة ا عظم من ا ن يدفع القاتل إلى أولياء المقتول فيقتلہ ولا تبعة تلزمہ من قتلہ فى دين ولا دينا (2) اسحاق بن عمار كہتے ہيں كہ امام موسى بن جعفر(ع) كي

....

1) كافى ج7، ص 285، ح9_ نورالثقلين ج3، ص 162، ح 197
2) كافى ج7، ص 370، ح7_ نورالثقلين ج3، ص 162،ح198

خدمت ميں عرض كي: الله تعالى اپنى كتاب ميں فرما رہا ہے :"فلا يسرف فى القتل انہ كان منصوراً" يہ كون سا اسراف ہے كہ جس سے الله تعالى نے منع فرمايا ہے؟ تو حضرت (ع) نے فرمايا : الله تعالى نے غير قاتل كو قتل كرنے اور قاتل كا مثلہ كرنے سے منع فرمايا ہے_ تو رواى كہتا ہے كہ ميں نے عرض كيا : تو اس كلام خدا :"انہ كان منصوراً" سے مراد كيا ہے؟ آپ (ع) نے فرمايا: "اس سے بڑھ كر اور نصرت كيا ہوسكتى ہے كہ قاتل مقتول كے ورثاء كے حوالے كياجاتا ہے كہ وه قاتل كو قتل كرتے ہيں اور قتل كے دينى اور دنياوى اثرات سے محفوظ رہتے ہيں_
20_عن أبى العباس قال: سا لت أبا عبدالله (ع) عن رجلين قتلا رجلاً فقال: يخيّر وليّہ ا ن يقتل ا يہما شاء ... وكذلك إن قتل رجل إمرا ة إن قبلوا دية المرا ہ فذاك، وإن ا بى ا وليائها إلّا قتل قاتلها غرموا نصف دية الرجل و قتلوه وہو قول الله : فقد جعلنا لوليّہ سلطاناً فلا يسرف فى القتل"(1)
ابى عباس روايت كرتے ہيں كہ ميں نے امام صادق (ع) سے ان دو مردوں كے بارے ميں پوچھا كہ ان دونوں نے ايك مرد كو قتل كيا تو حضرت(ع) نے جواب ميں فرمايا كہ مقتول كا وارث مختار ہے ان دونوں ميں سے جسے چاہے قتل كردے _ اسى طرح اگر كوئي مرد كسى عورت كو قتل كردے اگر اس كے وارث عورت كى ديت قبول كريں تو وہى حكم ہے_ اور اگر ديت قبول نہ كريں فقط قاتل كو قتل كرنا چاہيں توايك مرد كى آدھى ديت ادا كريں پھر اسے قتل كرديں اور يہ الله تعالى كى كلام ہے_"فقد جعلنا لوليّہ سلطاناً فلا يصرف فى القتل "_
21_عن أبى جعفر(ع) فى قولہ :"ومن قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليّہ سلطاناً فلا يسرف فى القتل إنّہ كان"منصوراً"قال: ہو الحسين بن على (ع) قتل مظلوماً ونحن أولياء والقائم منّا إذا قام طلب بثار الحسين ... "إنہ كان منصوراً" فإنہ لا يذہب من الدنيا حتّى ينتصر برجل من آل رسول الله (ص) يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كماملئت جوراً وظلماً"_(1)
الله تعالى كے كلام"من قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليہ سلطاناً فلا يسرف فى القتل إنہ كان منصوراً" كے بارے ميں امام باقر (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا : يہاں مراد حضرت حسين بن على (ع) ہيں كہ مظلومانہ قتل ہوئے ہيں اور ہم آئمہ ان كے ورثاء ہيں اور جب بھى ہمارے قائم كا ظہور ہوگا تو وه حسين بن على (ع) كا انتقام ليں گے_ اور "إنہ كان منصوراً" كے بارے ميں فرمايا : كچھ دير نہيں كہ آل رسول (ص) كے ذريعے مدد ہوگى اوروه زمين عدل و انصاف كے ساتھ پر كرديں گے جس طرح ظلم و ستم سے پر ہوگي_
22_عن أبى جعفر (ع) قال: ... بعث الله

....

1) تفسير عياشى ج 2 ، ص 291، ح 68_ نورالثقلين ج 3، ص 163، ح 202
2) تفسير عياشى ج2، ص 290، ح 67_ نورالثقلين ج 3، ص 163، ح 201

محمداً و ... ا نزل عليہ فى سورة بنى إسرائيل بمكة ... وانزل نہيا عن ا شياء حذّر عليها ولم يغلّظ فيها ولم يتوا عد عليها وقال:"

...ولا تقتلوا النفس التی حرّم الله إلّا بالحق و من قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیّہ سلطاناً فلا یسرف فی القتل إنہ کا ن منصوراً"(1)
امام باقر(ع) سے روایت ہوئي ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد (ص) کو مبعوث کیا اور ان پر مکہ میں سورہ بنی إسرائیل سے چند آیات نازل کیں ان آیات میں ان چیزوں سے منع کیا کہ جن سے پرہیز لازمی ہے لیکن ان ممنوعات میں سختی نہیں دکھائي گئي اور ان ممنوعات کے ارتکاب کرنے پر وعدہ عذاب نہیں دیا گیا اور فرمایا:"ولا تقتلوا النفس التی حرّم الله الاّ بالحقّ ..."

احکام : 1، 2، 7، 8، 10، 11
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی حمایتےں 16;اللہ تعالی کی سنتیں 15;اللہ تعالی کی مدد 19;اللہ تعالی کے ممنوعات 22
اللہ تعالی کی سنتیں :
اللہ تعالیمظلوم کی امداد کرنے کی سنت 15
امام حسین(ع) :
امام حسین (ع) کی مظلومیت 21;امام حسین (ع) کی نصرت 21
امام مہدی (عج) :
امام مہدی (ع) کی ذمہ داری 21
انسان:
انسان کی خصوصیات 4;انسان کی خطائیں 12; انسان کے فطری امور 17
حقوق:
قصاص کا حق 11، 16
ذکر:
اللہ تعالی کی حمایت کے ذکر کے نتائج 14
روایت : 18، 19، 20، 21، 22
عدالت:
عدالت کی اہمیت 5 ،13
قاتل :
قاتل کے مثلہ کرنے سے نہی 19
قتل :
جائز قتل 2، 9; جائز قتل کے نتائج 7; قتل کے احکام 1 ، 2، 3، 7;قتل میں اسر ا ف 18;قتل کی حرمت 1، 3 ، 4;قتل میں اسراف سے مراد 19، 0 2; قتل کے مستحقین 2; قتل سے منع 22
قصاص:
قصاص کے احکام 8، 10، 11، 18، 20; قصاص کے احکام کی شرعی خثیت 16;قصاص میں افراط کی حرمت 10; قصاص میں عدالت 13;قصاص
....

1) کافی ج2، ص 30، ح1_بحارالانوار ج66، ص 87، ح30_

میں افراط سے مانع 14
محرمات : 1، 10
مظلوم:
مظلوم کی حقوق کی اہمیت 6;مظلوم کی حمایت کی اہمیت 5;مظلوم مقتول کی حمایت 17;مظلوم کی حمایت کا عقلی ہونا 17;مظلوم کی حمایت کا فطری ہونا 17

مقتول:
مقتول کے ورثاء کے اختیارات 8، 12; مقتول کے ورثاء کی خطاء کا پیش خیمہ 12; مقتول کے ورثاء کے حقوق 6، 7، 8، 10، 11 ; مقتول کے ورثاء کی حمایت 14، 16; مقتول کے ورثاء کے اختیارات کے حدود 18;مقتول کے ورثاء کے منافع 8; مقتول کے ورثاء کی نصرت 19

وَلاَ تَقْرَبُواْ مَالَ الْيَتِيمِ إِلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُواْ بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُولاً (٣٤)
اور يتيم كے مال كے قريب بھى نہ جانامگر اس طرح جو بہترين طريقہ ہے يہاں تك كہ وہ توانا ہوجائے اور اپنے عہدوں كو پورا كرنا كہ عہد كے بارے ميں سوال كيا جائے گا(34)

1_يتيموں كے مال ميں بلاوجہ تصرف ،ممنوع اور حرام ہے_
و لا تقربوا مال اليتيم إلّا بالّتى ہى ا حسن
2_مال يتيم خود انسان كے لئے اس ميں ناحق تصرف كى غلطى كا پيش خيمہ اور وسوسہ پيدا كرنے والا ہے_
و لا تقربوا مال اليتيم إلّا بالّتى ہى أحسن
"لا تاكلو اور لا تصرفوا" (نہ كھائو اور نہ تصرف كرو) كى جگہ كلمہ " لاتقربوا" (قريب نہ جائو) كا استعمال ممكن ہے _اس ليے ہوكہ يتيموں كے اموال معمولاً سنجيدہ حامى كے بغير ہوتے ہيں_ لہٰذا انكے ناحق استعمال اور ضائع ہونے كا خطرہ رہتا ہے_
3_ہر وہ كام كہ جس سے مال يتيم كے ضائع ہونے اور ناحق استعمال ہونے كا امكان ہو اس سے پرہيز كرنا ضرورى اور واجب ہے_

و لا تقربوا مال اليتيم إلّا بالّتى ہى ا حسن
4_اسلام كى طرف سے يتيموں اور بے سہارا گناہ كمزور لوگوں كے اموال اور منافع كى حمايت كا اہتمام كيا گيا ہے_
و لا تقربوا مال اليتيم إلّا بالّتى ہى أحسن
5_نابالغ بچوں كے لئے مالكيت كے حق كا ثبوت_
و لا تقربوا مال اليتيم ... حتّى يبلغ أشدّہ
لغت ميں "يتيم " اس بچے كو كہا جاتا ہے كہ جس كا باپ اس كے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہوجائے_(مفردات راغب)
6_بغير كسى كام كے مالكيت كا امكان موجود ہے _
و لا تقربوا مال اليتيم
چونكہ يتيم وہ بچہ ہے كہ جس كا باپ فوت ہوچكا ہے اور زندگى كے اس حصے ميں اس كے لئے كام كرنے كا امكان موجود نہيں ہے_ تو اس كے لئے ايك طبيعى راستہ مالك بننے كے لئے ارث ہے كہ جو كام كرنے سے حاصل نہيں ہوتا_ اس نكتہ پر توجہ كرتے ہوئے مندرجہ بالا آيت سے اس مطلب استناد ہوسكتا ہے_
7_يتيموں كے اموال ميں ان كے منافع كو ملحوظ خاطر ركھتے ہوئے تصرف كرنا جائز اور مشروع ہے_
و لا تقربوا مال اليتيم إلّا بالتى ہى أحسن
8_ يتيم كے مال ميں تصرف اس وقت جائز ہے جب ان اس كے عالى ترين مصالح كى مراعات كر سكتا ہو_
و لا تقربوا مال اليتيم إلّا بالتى ہى أحسن
9_يتيموں كے اموال ميں ناحق اور فضول تصرف زمانہ جاہليت كے عربوں ميں رائج تھا_
و لا تقربوا مال اليتيم
10_يتيم كے مال كے ذمہ دار لوگوں پر فرض ہے كہ اس كے مال كى حفاظت كے لئے فائدہ مندترين طريقہ اختيار كريں_
و لا تقربوا مال اليتيم إلّا بالّتى ہى ا حسن
مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ ہے كہ يہاں آيت كے مخاطب يتيموں كے ذمہ دار لوگ ہيں كہ اللہ تعالى انہےں حكم دے رہا ہے كہ سوائے انكے منافع كى رعايت كے باقى ہر قسم كا فضول تصرف نہ كريں _ لہٰذا "التى ہى ا حسن" سے مراد فائدہ مند ترين اور مفيد تصرف ہے_

11_یتیم کا اپنے مال میں تصرف جب تك وہ بالغ وعاقل نہ ہوجائے ممنوع ہے _
حتی یبلغ أشدّہ
"حتی یبلغ أشدّہ" یتیم کی کفالت کی انتہاء ہے یعنی اے یتیموں کی کفالت کرنے والوں ان کے اموال کی نگہداری کرو اور اس میں ناحق تصرف نہ کرو یہاں تك کہ عقلی طور پر رشید ہوجائیں _ تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یتیم رشید ہونے سے پہلے اپنے اموال میں تصرف کا حق نہیں رکھتا _
12_یتیم کے بالغ وعاقل ہونے کے بعد دوسروں کے لئے اس کے مال میں تصرف کا ناجائز ہونا_
ولا تقربوا ... حتّی یبلغ أشدّہ
کیونکہ آیت میں یتیم کی منفعت کے محفوظ کرنے کا پیغام ہے اور بدیہی ہے کہ صرف جسم اور عمر کے

اعتبار سے بالغ ہونا' بغیر عقلی واقتصادی بلوغ کے' انکے منافع ومصالح کے لئے ضمانت فراہم نہیں کرتا یہاں"حتی یبلغ أشدّہ" اس مال کے ذمہ داروں کے تصرف کے لئے غایت ہے کہ تم اس وقت جائز تصرف کا حق رکھتے ہو جب تك وہ عقلی وجسمی طور پر بالغ نہ ہوجائیں اور ان کے بالغ ہونے کے بعد تمہیں تصرف کا حق نہیں ہے_
13_حق مالکیت کا حق تصرف سے جدا ہونے کا امکان_
ولا تقربوا مال الیتیم ... حتّی یبلغ أشدہ
چونکہ یتیم مالك ہونے کے باوجود بلوغ سے پہلے حق تصرف نہیں رکھتا جبکہ اس کے ولی اور نگہبان مالك نہ ہونے کے باوجود حق تصرف رکھتے ہیں _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مالکیت اور تصرف کا جواز ایك دوسرے سے جدا ہوسکتا ہے_
14_چھوٹا ہونا، عقلی رشد اور اقتصادیات کی فہم سے عاری ہونا یہ دو عامل انسان کے اپنے مال میں تصرف کو روك دیتے ہیں _
حتی یبلغ أشدّہ
یتیم کے حق تصرف کی ممنوعیت کے زمانہ کی غایت بیان کرنا اس کے مال میں حق تصرف کے معیار کو واضح کر رہا ہے اور وہ معیار بالغ ہونا اور اقتصادی رشد ہے_ لہذا محض یتیم ہونا اس حکم کی وجہ نہیں ہے_
15_عہدوپیمان سے وفا لازم اور واجب ہے _
وا وفوا بالعہد
16_انسان اپنے عہدوپیمان کے مد مقابل جواب دہ ہے_
إن العہد کان مسئول
17_یتیم کے اموال کی سرپرستی قبول کرنا ایك ذمہ دارانہ عہد ہے_
ولا تقربوا مال الیتیم ... وا وفوبالعہد إن العہد کان مسئول
چونکہ "ا وفوا" جملہ "لا تقربوا مال الیتیم" کے بعد میں آیا ہے _شاید "خاص کے بعد عام کا ذکر" ہو _ لہذا ممکن ہے یتیموں کے اموال کی کفالت عہد والے معاملوں میں سے ہو_
18_انسان کا اپنے عہدوں کے مقابلہ مینپوچھ گچھ کی طرف توجہ کرنا موجب بنتا ہے کہ وہ اپنے عہدوں کی وفا پر زیادہ توجہ کرتا ہے_
وا وفوا بالعہد إن العہد کان مسئول
یہ کہ اللہ تعالی نے عہد کی وفا کے حکم کے بعد فرمایا انسانوں کی ان عہدوں کے حوالے سے پوچھ گچھ ہوگی تو اس نکتہ کی طرف توجہ کرنے سے اس کے اندر ان کی رعایت کرنے کا انگیزہ پیدا ہوگا_
19_عن ا بی جعفر(ع) قال ... بعث اللہ محمداً و ... ا نزل علیہ فی سورة بنی إسرائیل بمکة ... وا نزل نہیاً عن ا شیاء حذّر علیہا و لم یغلظّ فیہا ولم یتواعد علیہا وقال : ..."ولا تقربوا مال الیتیم إلّا بالتی ہی ا حسن حتّی یبلغ ا شدّہ وا وفوابالعہد إن العہد کان مسئولاً"(1)
....

1) کافی ج3، ص 30، ح1_ بحارالانوار ج66، ص 87، ح 30_

امام باقر (ع) نے فرمایا: ..."اللہ تعالی نے رسول اکرم (ص) (ص) کو مبعوث فرمایا ... اور ان پر سورہ بنی إسرائیل کی آیات مکہ میں نازل کیں (کہ ان آیات میں) ایسی چیزوں سے منع کیا کہ جن سے پرہیز کرنا ضروری ہے لیکن ان منع کرنے میں سختی اور شدت نہیں دکھائي دی اور ان کے ارتکاب کرنے پر وعدہ عذاب بھی نہیں دیا گیا اور فرمایا : ... ولاتقربوا مال الیتیم إلّا بالتی ہی أحسن حتّی یبلغ أشدّہ وا وفوا بالعہدإن العہد کان مسئولاً"_

20_عن عبداللہ بن سنان عن أبی عبداللہ (ع) قال: سا لہ ا بی وا نا حاضر عن الیتیم حتّی یجوز ا مرہ ؟قال:حتی یبلغ اشدّہ" قال: وما ا شدّہ ؟ قال: الإحتلام ...(1)

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا کہ اس نے یتیم کے حوالے سے سوال کیا کہ کب اس کی بات نافذ ہوگی تو آپ (ع) نے فرمایا: حتّی یبلغ أشدّہ_ تو میرے والد نے پوچھا کہ "اشدّہ" سے کیا مرادہے؟ تو حضرت (ع) نے جواب دیا : اس کا محتلم ہونا ...

21_عن أبی عبداللہ (ع) قال:إذا بلغ الغلام أشدّہ ثلاث عشرۃ سنۃ ودخل فی الأربع عشرۃ سنۃ وجب علیہ ما وجب علی المحتلمین احتلم ا م لم یحتلم ... جاز لہ کلّ شي من مالہ إلّا ا ن یکون ضعیفاً ا و سفیہاً(2)

امام صادق (ع) سے روایت ہوئي کہ آپ (ع) نے فرمایا : جب لڑکا زمانہ رشد تك پہنچ جائے یعنی تیرہ سال کا ہوجائے اور چودہویں سال میں داخل ہوجائے تو اس پر وہی کچھ واجب ہے جومحتلم پر واجب ہے چاہے اسے احتلام آئے یا نہ آئے اگر وہ کمزور یا احمق نہ ہو تو اس کے لئے اپنے تمام اموال میں تصرف کرنا جائز ہے_

22_عن أبی الحسن موسی بن جعفر (ع) عن أبیہ فی قول اللہ عزّوجلّ: وا وفوا بالعہد إن العہد کان مسئولا _قال: العہد ما ا خذ النبي(ص) علی الناس فی مودتنا وطاعۃ ا میرالمؤمنین (ع) ا ن لایخالفوہ ولا یستقدموہ ولا یقطعوا رحمہ وا علمہم انہم مسئولون عنہ ... (3)

امام موسی بن جعفر (ع) نے اپنے والد محترم امام صادق(ع) سے اس آیت : " واوفو بالعہد ان العہد کان مسئولاً" کے بارے میں روایت کی کہ انہوں نے فرمایا : کہ یہاں عہد وپیمان سے مراد وہ عہد وپیمان ہے کہ جو پیغمبر اسلام (ص) نے لوگوں،سے ہماری محبت ودوستی اور امیرالمؤمنین کی اطاعت کے حوالے سے لیا ہے کہ اس کی خلاف ورزی نہ کریں اور پیغمبر اسلام (ص) نے یہ بھی اعلان کیاکہ لوگوں سے اس عہد کے بارے میں سوال کیاجائے گا_

23_عن أبی بصیر قال : قال أبوعبداللہ (ع)

....

1) خصال صدوق ص 495، ح3_ أبواب ثلاثۃ عشر_ نورالثقلین ج1، ص 778، ح 340
2) خصال صدوق ص 495، ح4_ ابواب ثلاثۃ عشر_ نورالثقلین ج3، ص 164، ح 304
3) بحارالانوار ج 24 ص 187، ح1

إذا بلغ العبد ثلاثاً وثلاثین سنۃ فقد بلغ ا شدّہ ...(1)

ابوبصیر روایت کرتے ہیں کہ امام صادق (ع) نے فرمایا : جب انسان تینتیس سال کی عمر میں پہنچ جائے تو وہ عقلی رشد تك پہنچا ہے (اور یہ اس آیت بلغ اشدّہ سے مراد ہے)

....

1) خصال صدوق ص 545، ح23_ تفسیر برہان ج2، ص 419، ح 2_

کی حفاظت 10;یتیم کے مال میں تصرف کا خطرہ 2;یتیم کے ورثاء کی ذمہ داری 10;یتیم کا اقتصادی رشد 12; یتیم کے منافع کی رعایت 7 ، 8; یتیم کے مال میں تصرف کے شرائط 7، 8;یتیم کے مال میں تصرف کی محدودیت 12;یتیم کے مال کے غصب کی نہی 19;یتیم کے مال کی حفاظت کا وجوب 3;یتیم کے مال کا کردار 2

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذا كِلْتُمْ وَزِنُواْ بِالقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً (٣٥)
اور جب ناپوتو پورا ناپوور جب تولو تو صحیح ترازو سے تو لو کہ یہی بہتری اور بہترین انجام کا ذریعہ ہے(35)

1_پیمائشے کے معاملات میں پیمائشے کا پورا کرنا اور اس سے کم نہ کرنا_
وأوفوا الكيل إذاكلتم
2_عمدہ ترازو کا استعمال اور چیزوں کے وزن کرنے میں مکمل توجہ _
وزنو ابالقسطاس المستقيم
"قسطاس" کا معنی میزان ہے اس کا واضح اورروشن مصداق چیزوں کے وزن کے لئے ترازو ہے_
3_انسان اور معاشرہ کی بہتری اور حقیقی مصلحت کم فروشی اور اقتصادی خیانت سے اجتناب میں ہے_
وأوفوا الكيل ... وزنوبالقسطاس المستقيم

ذلك خير
4_اقتصادی عدل وانصاف کی رعایت خوبصورت انجام کی حامل ہے _
ذلك خيروأحسن تاويل
"تاويل " "اول" کا مصدر ہے جس کے معنی اصل کی طرف لوٹنا ہے اس سے مراد وہ انتہا ہے کہ جس کا قصد کیا گیا تھا_
5_زیادہ منافع کی خاطر کم فروشی اور اقتصادی خیانت بدعاقبت اور نقصان دہ عمل ہے_
وا وفوا الكيل ... وزنوا بالقسطاس المستقيم ذلك خيرو ا حسن تا ويل
6_کسی چیز کی قدروقیمت کا معیار اس کے انجام کی طرف توجہ ہے_
وا وفوا الكيل ... وزنوا بالقسطاس المستقيم ذلك خيرو ا حسن تا ويل
7_ہر کام کی عاقبت اور انجام کی طرف توجہ کا لازم ہونا_
وأوفوا الكيل ... وا حسن تاويل
8_ ذاتی مال رکھنے سے قیمتی چیز درست اقتصادی عمل ہے_
ذلك خير وا حسن تاويل
ممکن ہے کہ "خیر" کا مفضل علیہ چیزوں کی پیمائشے میں خیانت اور کم فروشی اور اس طریقے سے حاصل ہونے والا نفع ہو یعنی عدل وانصاف کی رعایت اور صحیح ترازوں کا استعمال اور اس سے حاصل ہونے والا نفع کم فروشی اور اس سے آنے والے نفع سے بہتر ہے_
9_عن الصادق (ع) فی قول الله عزّوجلّ: " ...وزنوبالقسطاس المستقيم" قال : ... أمّا القسطاس المستقيم فهو الإمام وهوالعدل من الخلق ا جمعين وهو حكم الائمة ..."(1)
امام صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس کلام : "وزنو ا بالقسطاس المستقيم " کے بارے میں روایت ہوئي کہ انہوں نے فرمایا: ...کہ قسطاس مستقیم سے مراد امام ہے اور وہ تمام مخلوقات میں مظہر عدل ہے اور آئمہ کی قضاوت اس اساس پر ہے_

احکام : 1
اقتصاد :
اقتصادی خطرات کی پہچان 5;اقتصادی عدالت کے نتائج 4
انجام :
اچھے انجام کے اسباب 4;برے انجام کے اسباب 5
ثروت:

ثروت کی قیمت 8
ذکر :
انجام عمل کے ذکر کی اہمیت 7;ذکر انجام کے نتائج 6
روایت : 9
....

1) بحارالانوار ج 24، ص 187، ح 1_

رہبري:
عدالت رہبری 9
قدروقیمت : 8
قیمت گذاری :
قیمت گذاری کا معیار 6، 9
کم فروشي:
کم فروشی سے اجتناب 1;کم فروشی سے اجتناب کی اہمیت 3;کم فروشی کا نقصان 5
معاشرتی منافع : 3
معاملہ:
معاملہ میں خیانت سے اجتناب 3;معاملہ کے احکام 1، 2;معاملہ میں ترازو 2 ; معا ملہ میں صداقت کی قدروقیمت 8
نقصان :
نقصان کے اسباب 5
واجبات :1

وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولـئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً (٣٦)
اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے اس کے پیچھے مت جانا کہ روز قیامت سماعت، بصارت اور قوت قلب سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا (36)

1_جس چیز کا انسان کو علم وخبر نہیں ہے اس کی پیروی کرنا ممنوع ہے _
ولا تقف مالیس لك بہ علم
2_انسان کے عقائد اور کردار ،علم وآگاہی کی بنیاد پر قائم ہونے چاہئے_
ولا تقف مالیس لك بہ علم
3_انسان اپنی آنکھ، کان اور دل کے کاموں کے
حوالے سے اللہ تعالی کی بارگاہ میں جواب دہ ہے _
إن السمع والبصروالفواد کلّ أولئك کان عنہ مسئول
4_وہ لوگ جن کے پاس علم وآگاہی حاصل کرنے کے ضروری وسائل ہیں وہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں جواب دہ ہیں_
إن السمع والبصر والفوا د کلّ أولئك کان عنہ مسئولً

5_جو کچھ سناگیا یا دیکھا گیا یا اس کے دل میں آیا ہے اس کے علم وآگاہی کے مرحلہ تك پہنچنے سے پہلے انسان کا اس پر حکم وعمل ممنوع ہے_
ولا تقف مالیس لك بہ علم إن السمع والبصر والفو اد کلّ أولئك کان عنہ مسئولً
مندرجہ بالا مطلب کی بنیاد یہ ہے کہ عام طور پر غیر علمی کی بنیاد سنی سنائي' دیکھی ہوئي اور ظاہری طور پر تسلیم کی

گئي چيزيں ہوتی ہيں _ اللہ تعالى نے ايسى غير علمى چيزوں سے انسانوں كو دور كرنے كے لئے انہيں خبردار كيا ہے كہ ديكھى ہوئي ... جب تك مرحلہ علم ويقين تك نہ پہنچيں قابل اعتماد نہيں ہيں اور اگر ان پر اعتماد كيا گيا تو اس كا حساب ہوگا_
6_سننے اور ديكھنے كے اعضاء اور دل ،علم وشناخت كے وسائل ہيں_
ولا تقف ... إن السمع والبصر والفواد
7_حقيقى شناخت پيدا كرنے كے لئے سننے ' ديكھنے اور دل سے صحيح فائدہ نہ اٹھانا انسان كے اللہ كى بارگاہ ميں جواب دہ ہونے كا موجب ہوگا_
ولا تقف ... إن السمع ... كان عنہ مسئول
اللہ تعالى انسان كو غير علمى چيزوں سے دور كرنے كے لئے انہيں سننے' ديكھنے اور دل جيسى نعمات ياد دلائي ہيں تاكہ ان سے صحيح فائدہ اٹھاتے ہوئے مرحلہ يقين تك پہنچے اور اسى بنا پر حكم كرے اور عمل كرے_
8_روز قيامت آنكھ، كان اور دل سے انسان كے بارے ميں گواہى طلب كى جائے گى _
إن السمع والبصر والفواد كل أولئك كان عنہ مسئول
مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ ہے كہ حقيقى آنكھ، كان اور دل سے قيامت كے دن سوال كيا جائے گا _ لہذا ان اعضاء سے سوال ہونا ممكن ہے مندرجہ بالا نكتہ كى طرف اشارہ كر رہا ہو_
9_آنكھ، كان اور دل قيامت كے دن مورد سوال قرار پائيں گے_
إن السمع والبصر والفواد كل أولئك كان عنہ مسئول
مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ ہے كہ اولاً: ان اعضاء سے واقعاً سوال ہوگا_ثانياً: چونكہ اسى نظريہ كى بناپر ان سے دنيا ميں سوال نہيں ہوگاتو مراد يہ ہے كہ روز قيامت سوال ہوگا_
10_عن أبى جعفر (ع) ... بعث اللہ محمداً و ... ا نزل عليہ فى سورة بنى إسرائيل بمكة ... وا نزل نہياً عن اشياء حذرّ عليها ولم يغلّظ فيها و لم يتواعد عليها وقال : ... ولا تقف ماليس لك بہ علم إن السمع والبصر والفواد كل أولئك كان عنہ مسئولاً(1)امام باقر (ع) سے روايت ہوئي كہ اللہ تعالى نے حضرت محمد(ص) كو مبعوث كيا اور ان پر مكہ ميں سورہ بنى إسرائيل سے آيات نازل كيں (كہ ان آيات ميں) ايسى چيزوں سے نہى كى كہ جن سے پرہيز لازمى تھا ليكن ان نواہى ميں سختى اور شدت نہ دكھائي اور ان كے ارتكاب پر وعدہ عذاب نہ ديا اور فرمايا : "ولا تقف ماليس لك بہ علم ان السمع والبصر والفواد كل اولئك كان عنہ مسئولاً"_
....

1) كافى ج2 ص 30 ، ح1_ بحارالانوار ج 66 ص 87 ح 30_

11_عن الحسين بن ہارون قال: قال لى أبو عبداللہ (ص) :إن السمع والبصر والفو اد كل أولئك كان عنہ مسئولاً قال: يسا ل السمع عما سمع والبصر عمّا نظر إليہ والفو اد عمّا عقد عليہ (1)حسن بن ہارون كہتے ہيں كہ امام صادق (ع) نے مجھ سے فرمايا اس آيت " إن السمع والبصر والفو اد كلّ إولئك كان عنہ مسئولاً"
سے مراد يہ ہے كہ كان سے جو كچھ سنا'آنكھ سے جو كچھ ديكھا اور دل سے جس چيز پر عقيدہ پيدا كيا ' سوال ہوگا_
12_عن موسى بن جعفر (ع) ... قال على بن الحسين (ع) ... وليس لك ا ن تتكلم بما شئت لا ن اللہ تعالى قال : ولا تقف ماليس لك بہ علم ... (2)امام موسى بن جعفر(ع) امام سجاد (ع) سے روايت كرتے ہيں كہ انہوں نے فرمايا : تم حق نہيں ركھتے كہ جو چاہو وہ كہو كيونكہ اللہ تعالى فرماتاہے:"ولا تقف ماليس لك بہ علم"

آنكھ:
آنكھ كى ذمہ دارى 3;آنكھ سے سوال ہونا 9، 11;آنكھ كے فوائد 6; آنكھ سے كام لينا 7;آنكھ كى آخرت ميں گواہى 8
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى نعمتيں 7;اللہ تعالى كى نواہى 10
انسان :

انسان کی ذمہ داری 3، 4;انسان کے اختیارات کی حد12
بات:
بغیر علم کے بات سے منع کرنا 12;بغیر علم سے بات کی نہی 10
تقلید :
اندھی تقلید کی ممنوعیت 1
دل :
دل کی ذمہ داری 3;دل سے سوال ہونا 9،11;دل کے فوائد 6;دل سے کام لینا 7;دل کی اخروی گواہی 8
ذمہ داری :
ذمہ داری میں موثر اسباب 7
روایت : 10 ، 11 ، 12
شناخت:
شناخت کے وسائل 4، 6 ، 7
عقیدہ :
عقیدہ کے شرائط 2 ;عقیدہ میں علم 2
علم :
....

1) کافی ج 2، ص 37، ح2_ نورالثقلین ج3، ص165، ح 1_
2) علل الشرائع ص 606 ح 80 _385 _ نورالثقلین ج 3 ص 165ح 209_

علم کے حصول کی اہمیت 4;علم کی اہمیت 2 ، 5;علم و عمل 2
عمل :
عمل کا معیار 5
قضاوت:
قضاوت کے احکام 5;قضاوت میں علم کا کردار 5;قضاوت کا معیار 5
قیامت :
قیامت میں سوال 9;قیامت میں گواہی 8
کان :
کان کی ذمہ داری 3;کان سے سوال ہونا 9 ، 11;کان کے فوائد 6;کان سے کام لینا 7;کان کی اخروی گواہی 8
محرمات: 5
نعمت:
دیکھنے کی نعمت 7;سننے کی نعمت 7;دل کی نعمت 7

وَلاَ تَمْشِ فِي الأَرْضِ مَرَحاً إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولاً (٣٧)
اور روئے زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کہ نہ تم زمین کو شق کرسکتے ہو اور نہ سر اٹھاکر پہاڑوں کی بلندیوں تك پہنچ سکتے

ہو(37)

1_اللہ تعالی کی لوگوں کو مغرور اور سرورو مست چال سے پرہیز کرنے کی دعوت_
ولا تمش فی الأرض مرح
"مرح" سے مراد بہت زیادہ خوشی ہے_ (مفردات راغب اور لسان العرب)
2_تکبر اور بہت زیادہ خوشی ومستی سے پرہیز کرنا لازم اور واجب ہے_
ولاتمش فی الأرض مرح
مندرجہ بالا مطلب کی بنیاد یہ ہے کہ "لا تمش" سے مراد ایسی رفتار ہو کہ جس میں مندرجہ بالا تمام حالتیں آجائیں نہ صرف چلنا_
3_انسان اس سے عاجز ہیں کہ غرور اور گردن اکڑانے سے زمین میں کوئي رخنہ پیدا کرسکیں یا اپنا قدوقامت پہاڑوں کی مانند کرسکیں_
ولا تمش فی الأرض مرحاً إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طول
"لن" نفی ابدی کے لئے آیا ہے اور "عاجز کرنے پر " دلالت کر رہا ہے_ اس آیت میں حکایت ہے کہ انسان اپنے مست بھرے قدموں سے زمین میں شگاف پیدا کرنے سے عاجز ہے _
4_انسان کی رفتار وکردار کی بنیاد اس کی باطنی خصلتیں

ہیں_
ولا تمش فی الأرض مرح
"مرحاً" کلمہ "لاتمش" کی ضمیرفاعلی کے لئے حال واقع ہورہاہے اور اس حالت کی تاثیر پر دلالت راستہ طے کرنے کے ذریعے ہورہی ہے_
5_مظاہر طبیعت کے مد مقابل انسان کا اپنی ناتوانی اور ضعف پر غور کرنے سے اسکا تکبر و غرور زائل ہوجاتاہے_
ولا تمش فی الأرض مرحاً إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طول
جملہ "إنك لن تخرق ..." جملہ "لاتمش" کے لئے علت بن رہا ہے یعنی اے انسان چونکہ تو اپنے قدموں سے زمین میں شگاف پیدا نہیں کرسکتا اور نہ پہاڑوں کی مانند ہوسکتا ہے _ پس تجھے مغرور اور مست نہیں ہونا چاہئے_ انسان کا اپنے اس ضعف اور ناتوانی کی طرف توجہ کرنے سے اس کا غرور اور تکبر ختم ہوسکتا ہے_
6_اپنے ضعف وناتوانی سے غفلت،انسان کا ناپسندیدہ خصلتوں میں گرفتار ہونے کا سبب بنتا ہے_
ولا تمش فی الأرض مرحاً انك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طول
7_مظاہر طبیعت کی مضبوطی اور انکے مد مقابل اپنی کمزوری پر توجہ کرنے سے عبرت ونصےحت حاصل ہوتی ہے_
لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طول
"إنك لن تخرق الأرض و ..." کاذکر حقیقت مینمظاہر طبیعت کی مضبوطی اور اس کے مد مقابل انسان کے ضعف پر توجہ دلانا انسان کے لئے عبرت آموز ہوسکتی ہے _
8_بے بنیاد خیالات کی بنیاد پر ستون غرور قائم ہوئے ہیں _
ولا تمش فی الأرض مرحاً إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طول
9_عن أبی جعفر (ع) ... بعث الله محمداً و ... ا نزل علیہ فی سورة بنی إسرائیل بمكة ... وا نزل نهیاً عن اشیاء حذرّ علیها ولم یغلظّ فیها و لم یتواعد علیها وقال ..."ولا تمش فی الأرض مرحاً إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولاً"_(1)
امام باقر (ع) سے روایت ہوئي کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد (ص) کو مبعوث کیا اور ان پر مکہ میں سورہ بنی إسرائیل سے آیات نازل کیں (کہ ان آیات میں) ایسی چیزوں سے نہی کی کہ جن سے پرہیز لازمی تھا لیکن ان نواہی میں سختی اور شدت نہ دکھائي اور ان کے ارتکاب پر وعدہ عذاب نہ دیا اور فرمایا : "ولا تمش فی الأرض مرحاً انك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولاً"_
....

1) _كافى ج 2، ص 30، ح1_ بحارالانوار ج 66، ص 87، ح 30_

احکام :2

اخلاق :

برے اخلا ق کا پیش خیمہ 6

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی دعوتیں 1;اللہ تعالی کی نواہی 9

انسان :

انسان کا تکبر 3;انسان کے صفات 4;انسانوں کے عجز سے عبرت 7; انسان کا عجز 3

تکبر:

تکبر سے اجتناب1;تکبر کے احکام 2;تکبر کی بنیاد 8;تکبر سے موانع 5;تکبر سے نہی 9;تکبر سے اجتناب کا وجوب 2

خوشي:

خوشی میں افراط سے اجتناب 1، 2

ذکر:

انسانوں کے عجز کے ذکر کے نتائج 5; طبعیت کی مضبوطی کے ذکر کرنے کے نتائج 7

رفتار:

رفتار کی بنیادیں 4

روایت : 9

زمین :

زمین میں شگاف ڈالنا 3

عبرت :

عبرت کے اسباب 7

غفلت :

عجز سے غفلت کے نتائج 6

نظریہ:

غلط نظریہ کے نتائج 8

واجبات: 2

كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهاً (٣٨)

یہ سب باتیں وہ ہیں جن کی برائي تمھارے پروردگار کے نزديك سخت ناپسند ہے (38)

1_عقائد ، اخلاق اور کردار کے حوالے سے تمام تر انحراف اللہ تعالی کے نزديك ناپسنديده اور قابل نفرت ہيں _

كلّ ذالك كان سيّئہ عند ربك مكروه

"ذلك " کا مشار إليہ وہ تمام عقائد اور اخلاق کے متعلق احکام ہیں کہ جو پچھلی آیات میں (22_37)ذکرہوئے ہیں _

2_اللہ تعالی کے ساتھ شرك ، والدين سے جھگڑنا ،

فضول خرچی ، بچوں کا قتل، زنا، ناحق قتل ، يتيموں کا مال کھانا ، غير علمی راہوں کی پیروی اور مغرورانہ انداز سے چلنا یہ سب چيزيں اللہ تعالی کے نزديك ناپسنديده اور قابل نفرت اعمال ہيں_

كلّ ذلك كان سيّئہ عند ربّك مكروه

3_ اللہ تعالی کی برائیوں سے نہی انسانوں کی تربیت، رشد اور کمال کی خاطر ہے_
کل ذالك كان سيّئہ عند ربك مكروه
پروردگار کچھ ناپسندیدہ اعمال کی نہی کرنے کے بعد فرماتا ہے:"یہ سب کے سب تیرے پروردگار کے نزدیك ناپسندیدہ ہےں"_
تو یہاں اللہ تعالی کے نام کی جگہ "رب" آیا ہے جو کہ صفت ہے تو اللہ تعالی کے نام کا ذکر نہ ہونا اسی طرح کسی اور صفت کا ذکر نہ ہونا اس حقیقت کو واضح کررہاہے کہ ان چیزوں سے نہی انسانوں کی پرورش کی خاطر ہے کیونکہ "رب" سے مراد پرورش کرنے والا ہے_
4_یہاں تك کہ اللہ تعالی کے ناپسندیدہ اور قابل نفرت اعمال کے حوالے سے بھی انسان آزاد اور اختیار رکھتا ہے _
كل ذلك كان سيّئہ عند ربك مكروه
یہ کہ اللہ تعالی نے غلط کاموں کو شمار کرنے کے بعد ان سے نہی فرمائي ہے_ اور پھر فرمایا ہے:"سيّئہ عند ربك مكروہا" معلوم ہوتا ہے کہ انکے قابل نفرت ہونے کے باوجود انسان کو تکوینی طور پر ان کے بجالانے سے نہیں روکا گیا اس سے انسان کے عملی اختیار کا علم حاصل ہوتا ہے_
5_غلط اور ناپسندیدہ اعمال تمام آسمانی ادیان میں ناپسندیدہ ہیں _
كل ذلك كان سيّئہ عند ربك مكروه
"كان" فعل ماضی ہے اور اللہ تعالی کی پچھلے ادیان میں محرمات کی نہی قدیمی کو واضح کررہاہے_
6_غرور، تکبرنیك اور بد جہات کا حامل ہے_
ولا تمش فی الأرض مرحاً ... كل ذلك كان سيّئہ عند ربك مكروه
یہ بھی احتمال ہے کہ "ذلك" کا مشارالیہ پچھلی ایك آیت ہو اور "كل ذلك" سے مراد تکبر ہو اور جمع کا اشارہ ہوسکتا ہے کہ تکبر کی مختلف جہات کی طرف اشارہ کر رہا ہو _
7_ دینی تعلیمات انسانوں کی فطرت اور طبیعی میلانات کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہیں_
كل ذلك كان سيّہ عند ربك مكروه
"ذلك " کا مشار الیہ وہ تمام تر عقائد و اخلاق کے حوالے سے انحرافات ہیں جو پچھلی آیات میں ذکر ہوئے ہیں _ اللہ تعالی نے انہیں ناپسند فرمایا ہے اور انہیں "سيّئہ" سے تعبیر کیا ہے_ "سيّئہ" جو کہ مادہ "سوئ" سے تعلق رکھتا ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو انسان کے لئے رنج وغم کا باعث بنے _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمات دینی اور طبعیت انسان میں ہم آہنگی موجود ہے_
8_بعض چیزیں جو اللہ کے لئے ناپسند اور قابل نفرت

ہیں پھر بھی وجود خارجی پیدا کرنے کی مستحق ہوتی ہیں _
كل ذلك كان سيّہ عند ربك مكروه

ذَلِكَ مِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلاَ تَجْعَلْ مَعَ اللّهِ إِلَهاً آخَرَ فَتُلْقَى فِي جَهَنَّمَ مَلُوماً مَّدْحُوراً (٣٩)
یہ وہ حکمت ہے جس کی وحی تمھارے پروردگار نے تمھاری طرف کی ہے اور خبردار خدا کے ساتھ کسی اور کو خدا نہ قرار دینا کہ جہنم میں ملامت اور ذلّت کے ساتھ ڈال دئے جاؤ (39)

1_اللہ تعالی کے وہ تمام اوامراور نواہی جو پیغمبر(ص) کی طرف ابلاغ ہوئے وہ سب حکیمانہ احکام تھے_
ذلك ممّا ا وحی إليك ربّك من الحكمة
"ذلك" کا مشارالیہ تمام اوامر اور نواہی کی مجموعی تعلیمات ہیں جو کہ پچھلی چند آیات میں آئي ہیں _
2_توحید کی طرف دعوت، اللہ تعالی کی پرستش، والدین کے ساتھ احسان، ان سے جھگڑا کرنے سے پرہیز ، والدین کے لئے دعا اور رشتہ داروں کے حقوق کو پورا کرنا یہ سب حکیمانہ تعلیمات اور وحی الہی ہے _
ذلك ممّا أوحی إليك ربّك من الحكمة
3_پیغمبر اسلام (ص) پر حکیمانہ پیغامات کی وحی ان پر
پروردگارکی خصوصی ربوبیت کا جلوہ ہے_
أوحی إليك ربك من الحكمة

"رب" كا "ك" كى طرف اضافہ جس سے مراد رسول اكرم (ص) ہيں ہوسكتا ہے اسى معنى كو بيان كررہے ہوں كہ جسے بيان كيا گيا ہے_
4_ الله تعالى كى طرف سے بشر كے لئے حكميانہ تعليمات نازل ہونا اس كى ربوبيت كا تقاضا ہے_
ذلك مما أوحى إليك ربك من الحكمة
5_ الله تعالى كے احكام ،بشر كى تربيتى ضرورتوں پر الله تعالى كے علم وآگاہى پر استوار حقائق ہيں_
ذلك مما أوحى إليك ربك من الحكمة
"حكمت"كى اس وقت الله تعالى كى طرف نسبت دى جائے گى جب اس سے مراد الله تعالى كا اشياء كے بارے ميں علم اور انہيں نہايت محكم

انداز سے وجود ميں لانا ہو_(مفردات راغب)
6_ الله تعالى كے ساتھ شرك سے اجتناب تمام بندوں پر شرعى ذمہ دارى ہے_
ولاتجعل مع الله إلهاً ء اخر
7_ تمام دينى تعليمات ميں الله تعالى كى طرف شرك سے پرہيز ايك خاص اہميت كا حامل ہے_
ولا تجعل مع الله إلهاً ا خر
مندرجہ بالا مطلب اس آيت "ولا تجعل مع الله إلهاً ا خر" ميں نہى كے تكرار سے معلوم ہوتا ہے كہ ايك دفعہ آيت ميں نہى ان تمام اوامر اور نواہى كے آغاز ميں آيت 22 ميں آئي تھى پھر ان كے بعد اس آيت ميں وہى حكم دوبارہ آيا ہے_
8_ تمام قسم كے انفرادي، خاندانى اور معاشرتى روابط پر شرك سے پرہيز اور توحيد كا اصول لاگو ہونا چاہئے_
ولا تجعل مع الله إلهاً ا خر
شرك سے ان دونوا ھى كے درميان تمام انفرادي، خاندانى اور معاشرتى تعليمات كا ہونا مندرجہ بالا حقيقت كو واضح كر رہا ہے_
9_ انسان، ہميشہ شرك ميں مبتلا ہونے كے خطرہ ميں ہے اور خبردار ہونے كا محتاج ہے_
لاتجعل مع الله إلهاً آء خر ... وقضى ربك ألا تعبدوا إلّا إياه ... لا تجعل مع الله إلهاً ا خر
ان تمام (22_38) آيات ميں كہ جہاں خاندان ومعاشرہ كے حوالے سے بحثيں ہوئي ہيں شرك سے پرہيز كى تاكيد اس نكتہ كو بيان كررہى ہے _ اس حوالے سے انسانوں كى لغزش كا احتمال زيادہ ہے اور ضرورى ہے اس پر توجہ دى جائے_
10_ اخلاقى اور معاشرتى اقدار كى رعايت صرف توحيد اور شرك سے دورى كے سائے تلے ممكن ہے _
ذلك مما أوحى إليك ربك من الحكمة ولا تجعل مع الله إلهاً ء اخر
شرك سے دو نواہى كے درميان اسلام كى تمام اخلاقى اور معاشرتى تعليمات كا آنا مندرجہ بالا نكتہ كو بيان كررہا ہے _
11_ جہنم كى آگ ،مشركوں كا يقينى انجام ہے _
ولا تجعل مع الله إلهاً ا خر فتلقى فى جہنم
12_ مشركين كا جہنم ميں ملامت كے ساتھ جھونكا جانا ان كى دھتكار اور ملامتہے _
فتلقى فى جہنم ملوماً مدحور
"مدحوراً" راندے ہوئے كو كہتے ہيں كہ جس ميں توہين اور ذلت كا بھى امتزاج ہے _
13_ مشركين جہنم ميں جسمى اور روحى عذاب ميں مبتلا ہونگے _
فتلقى فى جہنم ملوماً مدحور
"جہنم ميں ڈالا جانا " جسمانى عذاب كو بيان كر رہا ہے جب كہ"ملوماً ومدحوراً" مذمت اور راندہ ہونے كو بيان كر رہے ہيں كہ جو روحى عذاب ہے_

احسان :
احسان كى طرف دعوت 2

اخلاق :
اخلاقی اقدار کا پیش خیمہ 10
اقدار :
معاشرتی اقدار کا پیش خیمہ 10
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی حکمت 1، 2، 4;اللہ تعالی کے اوامر میں حکمت 1;اللہ تعالی کی نواہی میں حکمت 1;اللہ تعالی کا علم غیب 5;اللہ تعالی کی ربوبیت کی علامات 3;اللہ تعالی کی ربوبیت کے نتائج 4
انسان :
انسانوں کی ذمہ داریاں 6;انسانوں کی معنوی ضرورتیں 9;انسانوں کی لغزشیں 9
توحید:
توحید کی حاکمیت 8;توحید کی طرف دعوت 2;توحید کے نتائج 10
جہنم :
جہنم کے عذاب 13
جہنمي:11 ، 13
خاندان :
خاندانی تعلقات کا معیار 8
دین :
اہم ترین تعلیمات دینی 7; دینی تعلیمات 2، 4;دین کی حقانیت 5 ; دین اور تربیتی ضرورتیں 5;دینی تعلیمات میں علم 5
شرك:
شرك سے اجتناب 6;شرك سے اجتناب کی اہمیت 7;شرك کاپیش خیمہ 9; شرك کا خطرہ 9;شرك سے اجتناب کے نتائج 10
ضرورتیں :
خبردار کرنے کی ضرورت 9
عبادت :
عبادت کی طرف دعوت 2
محمد (ص) :
محمد (ص) کی طرف وحی 1، 3
مشرکین :
مشرکین کا انجام 11;مشرکین کی تحقیر 12; مشرکین کی سرزنش 12; مشرکین کا اخروی عذاب 13; مشرکین کا جسمی عذاب13; مشرکین کا روحی عذاب 13;جہنم میں مشرکین 11، 12، 13; مشرکین کی ہلاکت 12
معاشرتی روابط :
معاشرتی روابط کا معیار 8
والدین :
والدین کی بے احترامی سے اجتناب 2; والدین کے ساتھ احسان 2;والدین کے لئے دعا کرنا 2
وحي:
وحی کی تعلیمات 2;وحی کا کردار 3

117

أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُم بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلآئِكَةِ إِنَاثاً إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلاً عَظِيماً (٤٠)
کیا تمھارے پروردگار نے تم لوگوں کے لئے لڑکوں کو پسند کیا ہے اور اپنے لئے ملائکہ میں سے لڑکیاں بنائي ہیں یہ تم بہت بڑی بات کہہ رہے ہو(40)

1_ مشركين اس بات پر يقين ركھتے تھے كہ اللہ تعالى نے اپنے لئے ملائكہ ميں سے لڑكياں منتخب كيں_
ا فأصفكم ربّكم بالبنين واتّخذمن الملائكة إناث
2_مشركين اس بات پر يقين ركھتے تھے كہ اللہ تعالى لڑكے اور جنس مذكر كى نسبت لڑكيوں اور جنس مؤنث سے زيادہ محبت كرتاہے اور انہيں قابل قدر سمجھتا ہے _
ا فأصفكم ربّكم بالبنين واتّخذمن الملائكة إناث
يہ جو مشركين كہتے تھے كہ "اللہ تعالى نے ملائكہ ميں سے اپنے لئے لڑكياں منتخب كيں" ممكن ہے اس خاطر ہو كہ وہ سمجھتے تھے كہ اللہ تعالى نے جنس مؤنث سے محبت اور ميلان كى وجہ سے انہيں منتخب كيا ہے_
3_مكہ كے مشركين كا اعتقاد تھا كہ ملائكہ كى جنس مؤنث ہے _
واتخذمن الملائكة إناث
4_مشركين كى اس قبيح سوچ كے بر عكس كبھى اللہ تعالى نے ان كے لئے لڑكوں كو اور اپنے لئے لڑكيوں كو منتخب نہيں كيا_
ا فأصفكم ربكم بالبنين واتخذ من الملائكة إناث
آيت ميں استفہام انكارى مشركين كى سرزنش اور توبيخ كے حوالے سے ہے _
جو مندرجہ بالا مطلب كى طرف اشارہ ہے _
5_اللہ تعالى كى ربوبيت سب لوگوں كے لئے ہے حتّى كہ جو اس پر اعتقاد نہيں ركھتے ان كے لئے بھى ہے_
ا فأصفكم ربّكم بالبنين

"رب" كا ضمير "كم " كى طرف مضاف ہونا كہ اس سے مراد مشركين ہيں كہ جو اللہ كى ربوبيت كے قائل نہيں ہيں_ اس سے مندرجہ بالا نكتہ واضح ہوسكتا ہے_
6_مشركين كى اللہ تعالى اور ملائكہ كے بارے ميں غلط عقائد كى بناء پر سرزنش اور ملامت كى گئي ہے _
ا فاصفكم ربّكم بالبنين واتّخذمن الملائكة إنث
آيت ميں استفہام توبيخى ہے اور يہ مخاطبين يعنى مشركين كى سرزنش اور ملامت پر دلالت كر رہا ہے_
7_مشركين مكہ جنس مذكر كو عورت كى نسبت زيادہ قابل قدر واہميت سمجھتے تھے_
ا فأصفكم ربّكم بالبنين واتّخذمن الملائكة إناث
كلمہ "بنات" (لڑكياں) وغيرہ كى جگہ آيت ميں كلمہ "اناث" (عورتيں) مندرجہ بالا مطلب كو واضح كر رہا ہے ہوسكتا ہے يہ حقيقت بھى بتا رہا ہو كہ مشركين نے ملائكہ كوعورتينقراردے كرپروردگاركا (نعو ذ باللہ) عيب بيان كرنا چاہتے ہوں اس سے ان كى عورت كے بارے ميں منفى ذہنيت واضح ہوتى ہے_
8_قرآن مجيد كا مشركين كے عقائد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان كے شرك آميز عقائد كى رد ميں ان سے مجادلہ كرنا _
ا فأصفكم ربّكم بالبنين واتّخذمن الملائكة إناث
9_اللہ تعالى كے لئے فرزند كا عقيدہ ركھنا ايك قسم كا شرك ہے_
ولا تجعل مع اللہ إلھاًا خر ... ا فأصفكم ربّكم بالبنين واتّخذمن الملائكة إناث
شرك كى نہى كے بعد مشركين كا اللہ تعالى كے حوالے سے فرزند كے عقيدہ كو سامنے لانا ہوسكتا ہے كہ شرك كے ايك مصداق كو بيان كرنے كے لئے ہو_
10_مشركين كا اپنے بيٹے ہونے كے مدّ مقابل اللہ تعالى كے حوالے سے لڑكياں ركھنے كا عقيدہ ايك بڑى ناروا اور غير منطقى بات ہے _
ا فأصفكم ربّكم بالبنين واتّخذمن الملائكة إناثاً انّكم لتقولون قولاً عظےم
11_اللہ تعالى كے حوالے سے لڑكى ركھنے كا عقيدہ بہت بڑى ناروا تہمت ہے_
واتّخذمن الملائكة إناثاًإنّكم لتقولون قولاً عظےم
12_فرشتوں كے لڑكى ہونے اور انہيں اللہ كى بيٹياں سمجھنے كا عقيدہ بہت بڑى تہمت اور غير يقينى بات ہے _
واتّخذمن الملائكة إناثاًإنّكم لتقولون قولاً عظےم

13_ایسی چیزوں پر عقیده رکھنا انتہائي غلط اور ناروا ہے کہ جو مخالفین کو اللہ پر ترجیح دینے کا موجب بنتی ہیں_
ا فأصفكم ... إنكم لتقولون قولاً عظيم

119
مشرکین فرشتوں کو بعنوان اللہ کی بیٹیاں منسوب کرکے اور خود اپنے آپ کو بیٹوں والا عنوان دیکر اپنے آپ کو اللہ پر ترجیح دینا چاہتے تھے _ اللہ تعالی نے اس سوچ کی نفی کی اور اسے غلط قرار دیا_اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز جسے اللہ تعالی پر ترجیح دی جائے وہ غلط اور ناپسندیدہ ہے_

اسماء وصفات:
صفات جلال 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور بیٹی 1، 2، 10، 11;اللہ تعالی پر تہمت 11، 12 ; اللہ تعالی کی ربوبیت کی خصوصیات 5; اللہ تعالی اور عورت 2;اللہ تعالی کی ربوبیت کا عام ہونا 5;اللہ تعالی اور فرزند 4، 9
تعلقات :
عورت سے تعلق 2
شرك:
شرك کے موارد 9
عقیده :
اللہ تعالی کے بچے ہونے کے بارے میں عقیده 1، 9، 11 ;باطل عقیده 13
قرآن:
قرآن کی تعلیمی روش 8;قرآن کا مجادلہ 8;قرآن کی شرك سے مخالفت 8
مجادلہ:
مجادلہ کی روش 8
مشرکین :
مشرکین کا باطل عقیده 1، 2، 4، 6، 10;مشرکین کی سرزنش 6
مشرکین مکہ:
مشرکین مکہ کی لڑکوں سے محبت 7; مشرکین مکہ کا عقیده 3; مشرکین مکہ سے مجادلہ 8; مشرکین مکہ کا نظریہ 7
ملائکہ:
ملائکہ پر تہمت 12;ملائکہ کی جنس 3;ملائکہ کے مؤنث ہونے کی رد 12;ملائکہ کا مؤنث ہونا 1،3
موجودات :
موجودات کی اللہ پر ترجیح 13

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَـذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُواْ وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلاَّ نُفُوراً (٤١)
اور ہم نے اس قرآن میں سب کچھ طرح طرح سے بیان کردیا ہے کہ یہ لوگ عبرت حاصل کریں لیکن ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہو رہا ہے (41)

1_اللہ تعالى نے قرآن مجيد ميں اپنى آيات كو مختلف
انداز ميں بيان كيا تا كہ مشركين متنبہ ہوجائيں _

ولقد صرّفنا فى ہذاالقرآن ليذكّرو
"صرف" سے لغت ميں مراد تبديلى ہے _ تو يہاں باب تفعيل كثرت پر دلالت كر رہا ہے _ لہذا يہانمراد گوناگوں انداز سے بيان كرنا ہے_
2_گوناگوں انداز سے بات انسان پر اثر ڈالنے ميں اہم كردار ادا كرتى ہے_
ولقد صرّفنا فى ہذاالقرآن ليذكّرو
يہ كہ اللہ تعالى نے فرمايا :"ہم نے مشركين كو تنبيہ كرنے كے لئے اپنى آيات كو گوناگونانداز ميں بيان كيا " اس سے معلوم ہوتا ہے كہ اس انداز سے بيان ايك اہم اثر ڈالتا ہے_
3_قرآنى آيات ،انسانوں كى بيداري، تنبيہ اور نصےحت حاصل كرنے كے لئے ہيں _
ولقد صرّفنا فى ہذاالقرآن ليذكّرو
4_انسان ،ہميشہ نصيحت اور تنبيہ كا محتاج ہے يہاں تك كہ اپنے فطرى ميلانات ميں بھى _
ولقد صرّفنا فى ہذاالقرآن ليذكّرو
مادّہ "يذّكروا" (نصےحت ليں) ميں يہ نكتہ پوشيدہ ہے كہ نصيحت والى باتيں يوں انسان كى فہم اور درك ميں موجود ہيں كہ ان سے غافل ہوا جاسكتا ہے_
5_مكہ كے كافر قرآن مجيد كى بيدار كرنے والى آيات سے يہى فائدہ ليتے تھے كہ اس سے نفرت كرتے تھے اور فرار كرتے تھے_
ولقد صرّفنا فى ہذاالقرآن ليذكّرواوما يزيدہم إلّا نفور
6_ہٹ دھرمى اور حق قبول نہ كرنے والى خصلت ہى حق كے واضح ترين دلائل كى غلط تفسير اور ان سے دورى كا موجب بنتى ہے _
ولقد صرّفنا فى ہذاالقرآن ليذكّروا ومايزيدہم إلّا نفور
پروردگار كا كلام حق بذات خود ان ميں نفرت نہيں پيدا كرتا بلكہ انكى سابقہ ہٹ دھرمى اور غلط رويّہ اس نفرت كا باعث بنتا ہے_
7_مختلف ذہنوں كا بنا ہونا اور پہلے ہى سے فيصلہ كرنا حق قبول كرنے كى آفات ميں سے ہے اور حق سے دور ہونے كا سبب ہے_
ولقد صرّفنا ... ومايزيدہم إلّا نفور
پچھلى آيات ميں وضاحت ہوئي كہ مشركين اللہ تعالى سے بيٹى منسوب كركے تمسخر اڑانا چاہتے تھے تو يہ خصمانہ رويّہ تھا _ يہاں پروردگار فرما رہا ہے : اللہ تعالى كى فراوان آيات ان كى نفرت بڑھا رہى ہےں _ اس سے معلوم ہوتا ہے كہ ان كا سابقہ رويّہ باعث بنا كہ وہ حق كو قبول نہ كريں اور اس سے فرار كريں_
8_قرآن مجيد كے نور وہدايت سے فائدہ اٹھانے كے لئے اچھى استعداد اور پہلے سى ہى قضاوت سے پرہيز ضرورى ہے_
صرّفنا ... وما يزيدہم إلّا نفور
9_كفار اور مشركين مكہ كا قرآن سے يہ رويّہ علمى اور عقلى بنياد پر نہيں تھا بلكہ روحى اور نفسانى خواہشات كى وجہ سے تھا_
ولقد صرّفنا فى ہذاالقرآن ليذكّرواوما يزيدہم إلّا نفور

اللہ تعالى نے مشركين مكہ كے لئے اپنى گوناگوں آيات كا نتيجہ انكى نفرت كے عنوان سے بيان كيا _ اس سے معلوم ہوتا ہے كہ ان كا قران مجيد كے ساتھ رويّہ منطق كے بجائے نفسيات اور خواہشات نفسانى تھا _
10_حق جتنا بھى روشن اورواضح ہو لازمى نہيں ہے كہ اسے سب قبول كريں_

ولقد صرّفنا فی ہذاالقرآن لیذکّرو اوما یزیدہم إلّا نفور
11_حق کو پیش کرنا ضروری ہے چاہے مد مقابل قبول نہ کرے_
ولقد صرّفنا فی ہذاالقرآن لیذکّروا وما یزیدہم إلّا نفور
یہ کہ اللہ تعالی فرما رہاہے کہ ہم نے اپنی آیات کو گوناگوں انداز میں بیان کیا ہے لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا معلوم ہوتا ہے کہ حق ہر صورت میں بیان کرنا چاہئے اگر چہ سننے والے اور مخاطب حضرات اسے قبول نہ کریں _

مشركين مكہ:
مشركين مكہ كى خواہش پرستى 9;مشركين مكہ كے
رويّہ كى روش 9;مشركين مكہ كا غير منطقى ہونا 9;مشركين مكہ اور قرآن 5 ، 9
نصےحت :
نصےحت كے اسباب 3
ہٹ دھرمي:
ہٹ دھرمى كے نتائج 6
ہدايت :
ہدايت قبول كرنے كا پيش خيمہ 8

قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذاً لاَّبْتَغَوْاْ إِلَى ذِي الْعَرْشِ سَبِيلاً (٤٢)
تو آپ كہہ ديجئے كہ ان كے كہنے كے مطابق اگر خدا كے ساتھ كچھ اور خدا بھى ہوتے تو اب تك صاحب عرش تك پہنچنے كى كوئي راہ نكال ليتے (42)

1_پيغمبر اسلام (ص) ، توحيد كے اثبات اور شرك كى نفى ميں مشركين تك اللہ تعالى كے احكام پہنچانے ميں ذمہ دارہيں_
قل لو كان معہ ء الہة كما يقولون إذاً لابتغواإلى ذى العرش سبيل
2_پيغمبر اسلام (ص) مشركين پر يہ اعلان كرنے كے ذمہ دار ہيں كہ اگر اللہ تعالى كے ساتھ كوئي اور خداہوتے تو وہ عرش كا كنٹرول لينے كے لئے كوئي چارہ سوچتے اور وسيلہ فراہم كرتے_
قل لوكان معہ ا لهة كما يقولون إذاً لابتغوا إلى ذى العرش سبيل
3_مشركين مكہ پروردگارعالم كے ساتھ ساتھ متعدد ديگر خدائوں كے بھى قائل تھے_
لوكان معہ ا لهة كما يقولون

4_متعدد خدائوں كا وجود دنياكى قدرت وحاكميت كے حصول كے لئے رقابت اور جھگڑے كا موجب ہوتا_
قل لوكان معہ ا لهة كما يقولون إذاً لابتغوا إلى ذى العرش سبيل
چونكہ خدائي جہان پر قدرت وحاكميت كا مظہر ہے اور چند خدائوں كے وجود كا مطلب چند قدرت وحاكميت ہے اور يہ چيز يقينا انكے درميان جہان كى قدرت وحاكميت ميں رقابت كا باعث بنتي_
5_مخلوقات كى دنياپر اللہ تعالى تنہا قدرت اور حاكم ہے_
قل ...لابتغوا إلى ذى العرش سبيلً
6_نظم، كائنات كا نظام اور اس پر ايك قدرت كى حاكميت اللہ تعالى كى وحدانيت پر دليل ہے_
قل لوكان معہ ا لهة كما يقولون إذاً لابتغوا إلى ذى العرش سبيل
يہ مطلب آيت ميں موجود برہان خلف سے واضح ہوتا ہے كہ اگر متعدد خدا موجود ہوتے تو يقينا قدرت كے كنڑول كے لئے جھگڑا كرتے اور اس جھگڑے كے اثرات معلوم ہوتے چونكہ ايسے اثرات اور نتائج نظر نہيں آرہے گويا جھگڑا ہى نہيں ہے چونكہ جھگڑا ہى نہيں ہے پس اللہ تعالى واحد ہے_
7_عرش، جہان پر اللہ تعالى كى قدرت، حاكميت اور تقدير كا سب سے بڑا مركز ہے_
لوكان معہ ... إذاً لابتغوإلى ذى العرش سبيل
8_پروردگار صاحب عرش كے علاوہ اگر جہان ميں دوسرے خدا بھى ہوتے تو سب كے سب اللہ تعالى كے قرب اور بندگى كى راہ كى تلاش ميں ہوتے_
لوكان معہ ... إذاً لابتغوا إلى ذى العرش سبيل
مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ ہے كہ يہاں اللہ تعالى كى طرف راہ ڈھونڈنے سے مراد جھگڑا كرنا نہ ہو بلكہ اس كا تقرب ہو _ آيت 44 ميں كيا جا رہا ہے كہ كائنات كے تمام موجودات اور مخلوقات اللہ تعالى كى تسبيح كر رہے ہيں ليكن تم اسے درك نہيں كر رہے ہو_ يہ بھى اسى نكتہ پر ايك قرينہ ہے_

9_كائنات ميں متعدد خدائوں كا وجود محال ہے_
لوكان معہ ... إذاً لابتغوا إلى ذى العرش سبيل
خدائوں كى كثرت قدرت كى كثرت اور جھگڑے كا موجب ہے اور يہ جھگڑا كائنات كے نظم سے سازگار نہيں ہے _ لہذا اگر متعدد خدا فرض كريں تو كائنات ميں نظم رہنا محال ہے اور يہ احتمال كہ "الوكان " ميں "لو" امتناعيہ ہے مندرجہ بالا حقيقت كى تائيد كررہا ہے_
10_خدائے واحد كى مخصوص صفات ميں سے "ذى العرش" ہے _
قل لوكان معہ ا لهة كما يقولون إذاً لابتغوا إلى ذى العرش سبيل
11_حكومت وحاكميت كا لامحدود ہونا خدائي اور الوہيت ہونے كالازمہ ہے _
قل لوكان معہ ... إذاً لا تبغوا إلى ذى العرش سبيل

124

12_كائنات كا مركز حكومت اپنے تسلط ميں ركھنا (صاحب عرش ہونا) ايك جدا نہ ہونے والى لازم صفت الہى ہے_
إذاً لا بتغوا إلى ذى العرش سبيل
يہ كہ اللہ تعالى فرما رہا ہے اگر اور خداہوتے تو صاحب عرش تك پہنچنے كے لئے راہ اور وسيلہ ڈھونڈتے _ معلوم ہوتا ہے كہ خدا كے لئے عرش ضرورى ہے اور يہ اس سے كبھى بھى جدا نہيں ہوسكتا_
13_كائنات ميں نظم قائم رہنا صرف ايك قدرت كے سائے تلے ممكن ہے _
قل لوكان معہ ا لهة كما يقولون إذاً لابتغوا إلى ذى العرش سبيل
اس آيت كا اصلى پيغام "برھان نظم" ہے كہ جو جہان ميں موجود ہے _ يعنى قدرت كا متعدد ہونا جہان ميں موجود نظم كے ساتھ سازگار نہيں ہے_

معبود:
معبود كى كثرت كا بطلان 9;معبود كى كثرت كا نقصان 4;معبود كى حاكميت كا وسيع ہونا 11
معبوديت :

معبوديت كا معيار 11
موجودات :
موجودات ميں نظم كے اسباب 12;موجودات
كى حاكميت 5، 6، 12;موجودات كا نظم 6
نظريہ كائنات :
نظريہ كائنات توحےدى 5

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوّاً كَبِيراً (٤٣)
وہ پاك اور بے نياز ہے اور انكى باتوں سے بہت زيادہ بلند و بالا ہے (43)
1_الله تعالى اپنا شريك ركھنے سے بہت زيادہ پاك اور برتر ہے _
سبحانہ وتعالى عمّا يقولون علوًّا كبير
2_الله تعالى كى عظمت ان فضول خےالوں سے بہت بلند اورعظےم ہے كہ جو مشركين اس كے بارے ميں ركھتے ہيں_
سبحانہ وتعالى عمّا يقولون علوًّا كبير
3_ خداوند عالم اس سے بلند و بالا ترہے كہ اس كى طرف كسى فرزند كى نسبت دى جائے_
ا فأصفكم ربّكم بالبنين واتخذ من الملائكة إناثاً ... سبحانہ وتعالى عمّا يقولون علوًّا كبير
4_ہر قسم كا شرك الله تعالى كے بلند مقام كو كم كرنے كا موجب ہے _
قل لو كان معہ إلهة ... سبحانہ وتعالى عمّا يقولون علوًّا كبير
اسماء وصفات:
صفات جلال 1 ، 3
الله تعالى :
الله تعالى اور فرزند3;الله تعالى كا بے نظير ہونا 1;الله تعالى اور شريك 1;الله تعالى كا علوّ 1، 2، 3; الله تعالى كا منزہ ہونا 1،
2 ، 3
الوہيت :
الوہيت كے مقام كو كم كرنا 4
شرك:
شرك كے اثرات 4
مشركين :
مشركين كا باطل عقيدہ 2

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلاَّ يُسَبِّحُ بِحَمْدَهِ وَلَـكِن لاَّ تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيماً غَفُوراً (٤٤)
ساتوں آسمان اور زمين اور جو كچھ ان كے درميان ہے سب اسكى تسبيح كر رہے ہيں اور كوئي شے ايسى نہيں ہے جو اس كى تسبيح نہ كرتى ہو يہ اور بات ہے كہ تم ان كى تسبيح كو نہيں سمجھتے ہو_ پروردگار بہت برداشت كرنے والا اور درگذر كرنے والا ہے (44)

1_ساتوں آسمان، زمين اور ان ميں رہنے والے ہميشہ الله كى تسبيح وتقديس ميں مشغول ہيں_

تسبّح لہ السموات السبع والإرض و من فيهنّ
2_تمام آسمان، زمين اور ان ميں پائے جانے والے تمام موجودات بذات خود خالق كے كمال اور اس كے شريك اور ہر قسم كى كمى وكاستى سے منزّہ ہونے پر واضح دليل ہيں _
تسبّح لہ السموات السبع والأرض و من فيهنّ
تسبّح كا لغت ميں معنى تنزيہ ہے _ (مفردات راغب) "تنزيہ" يعنى الله تعالى كو ان چيزوں سے دور سمجھنا كہ جس كے وہ لائق نہيں ہے _ (مجمع البحرين) كہ>
كلام كى صورت ميں تنزيہ: حالت كى صورت ميں تنزيہ:
مندرجہ بالا نكتہ ميں دوسرى صورت مراد ہے_
3_تمام آسمان، زمين اور ان ميں پائے جانے والے تمام موجودات ہميشہ الله تعالى كى عبادت ميں مشغول ہيں_
تسبّح لہ السموات السبع والأرض و من فيهنّ
تسبح در حقيقت لغت ميں "المرّ السريع فى عبادة الله " ہے_
4_ آسمانوں ميں باشعور موجودات كا ہونا_
تسبح لہ السموات ... ومن فيهنّ
"ما " جو كہ تمام موجودات كے ليے استعمال ہوت

ہے اس كى جگہ جملہ "من" كا استعمال جو كہ عام طور سے صاحبان عقل كے ليے استعمال ہوتا ہے مندرجہ بالا نكتہ پر دلالت كر رہا ہے _
5_ كائنات ميں سات آسمانوں كا وجود _
تسبح لہ السموات السبع
6_ مادہ ميں شعور اور مخصوص كلام كا پاياجانا_
تسبّح لہ السموات السبع والأرض و من فيهنّ وإن من شي إلّا يسبّح بحمده
چونكہ تسبيح سے مراد اگر زبان وكلام سے تسبيح ليں تو مندرجہ بالا نكتہ سامنے آئے گا _
7_كائنات كے موجودات بغير كسى استثناء كے خدائے واحد كى حمد كے ساتھ اس كى تسبيح ميں مشغول ہيں _
وإن من شي إلّا يسبّح بحمده
چونكہ يہاں "بحمده" ميں باء مصاحبت كے لئے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ موجودات تسبيح كے ساتھ ساتھ الله كى حمد ميں بھى مشغول ہيں _
8_كائنات كے تمام موجودات كا وجود، بذات خود اپنے خالق كى حمدوثناء ہے _
وإن من شي إلّا يسبّح بحمده
موجودات الله تعالى كى زبان حال كے ساتھ تسبيح كر رہے ہيں _ يعنى اپنے وجود كے ساتھ ثناء خواں ہيں_باالفاظ ديگر موجودات كى طرف تسبيح كا مضاف ہونا مجازى ہے نہ حقيقى _
9_موجودات الله تعالى كى حمد وشكر كے ساتھ تسبيح كرتے ہيں_
يسبّح بحمده
اگر قائل ہوں كہ موجودات كى طرف تسبيح كى نسبت حقيقى ہے اور بحمده ميںباء يہاں استعانت كے لئے ہے _تو مندرجہ بالا نكتہ سمجھ ميں آجائے گا_
10_تمام موجودات الله تعالى كى ہر قسم كے شريك اورنقص سے تنزيہ كے ساتھ ساتھ اس كے لئے تمام تر كمالات كے اثبات پر دليل ہيں _
يسبح بحمده
"بحمده" ميں باء اگر مصاحبت كے لئے ہو تو يہ تنزيہ كے ساتھ ساتھ اس كى حمد پر دليل ہے چونكہ كمال اور فضيلت كى بناء پرحمد ہوتى ہے _ لہذا موجودات اپنى حمد وثناء كے ساتھ اس كى كمال وفضيلت كا اعتراف كرتے ہيں _
11_تمام مخلوقات موجودات كى الله تعالى كے لئے حمد وتسبيح ہوتے ہوئے اس كى طرف شريك يا نقص كى نسبت دينا ايك ناروا اور غير منطقى كام ہے_

ا فأصفكم ربّكم بالبنين ... تسبّح لہ السموات السبع والأرض
"ا فأصفاكم ربّكم بالبنين واتّخذ من الملائكة إناثاً" كے بعد "تسبّح لہ السموات السبع والأرض " كا ذكر سے يہ مراد ہے كہ جب تمام موجودات اللہ تعالى كى تسبيح كررہے ہيں تو اس كے لئے شريك قرار دينا ايك غير مناسب كا م ہے_
12_تمام موجودات كى اللہ تعالى كے لئے تسبيح كو انسان گہرائي سے درك كرنے اور كامل طور پر سمجھنے سے عاجز ہے_

ولكن لا تفقہون تسبيحہم
چونكہ آيت كے ظاہر سے معلوم ہورہاہے كہ يہاں انسانوں كو خطاب كيا جارہا ہے_ لہذا مندرجہ بالا نكتہ سامنے آتا ہے_
13_مشركين ،موجودات كى اللہ تعالى كے لئے حمد اور تسبيح كو درك نہيں كرسكتے _
ولكن لاتفقہون تسبيحہم
مندرجہ بالا مطلب اس سے سمجھ آتا ہے كہ يہ آيت اسى پيغمبر (ص) كے فرمان كا تسلسل ہو كہ جسميں كيا گيا كہ ان مشركين كو كہہ دو ...
14_اللہ تعالى ہميشہ حليم (بردبار) اور غفور (بخشنے والا) ہے _
إنہ كان حليماً غفور
جملہ اسميہ حرف تاكيد انَّ كے ساتھ ہميشگى اور ثبات پر دلالت كرتا ہے_
15_مشركين كى اللہ تعالى كے حوالے سے غلط اور گرى ہوئي باتوں كا تحمل ،اللہ تعالى كى بردبارى اوربخشش كى بناء پر ہے_
إنكم لتقولون قولاً عظےماً ... سبحنہ وتعلى عمّا يقولون علوّا كبيراً ... إنہ كان حليماً غفور
مشركين كى اللہ تعالى كے بارے ميں غلط باتوں كے بعد "إنہ كان حليماً غفوراً" كا ذكر يہ مطلب دے رہا ہے كہ ان باتوں پر ردّ عمل دكھانے چايئےھا اور انہيں سزا دينى چاہئے تھى ليكن چونكہ اللہ تعالى حكيم وغفور ہے ' لہذا انہيں تحمل كر رہا ہے_
16_مشركين اللہ تعالى كے بارے ميں اپنى غلط باتوں اور عقائد كى وجہ سے اللہ تعالى كى تہديد كے زمرہ ميں آگئے_
إنكم لتقولون قولاً عظےماً ... تعلى عمّا يقولون ... إنہ كان حليماً غفور
"إنہ كان حليماً غفوراً "كا ذكر بتا رہا ہے كہ اگر چہ مشركين كى غلط باتيں سزا كے لائق ہيں _ ليكن اللہ تعالى كے حلم وغفران كى وجہ سے فى الحال انہيں عذاب نہ ہوگا _
17_اللہ تعالى كا مشركين كو شرك سے باز آنے كى صورت ميں بخشش كا وعدہ _
تعالى عمّا يقولون ... إنہ كان حليماً غفور
آخر ميں "غفوراً" كا بصورت علت آنا مشركين كے لئے خوشخبرى ہے اگر چہ انكا گناہ بہت بڑا ہے اور انہوں نے اللہ تعالى كے بارے ميں انتہائي غلط باتيں كيں ھيں پھر بھى انكى بخشش كا امكان موجود ہے_
18_اللہ تعالى كائنات كے حقائق مثلاً موجودات كى تسبيح وحمد كے بارے ميں فكر نہ كرنے كے گناہ كا بردبارانہ انداز سے جواب دے رہا ہے اور توبہ كى صورت ميں بخشش دے گا_
لاتفقہون تسبيحہم إنہ كان حليماً غفور
"إنّہ كان حليماً غفوراً" كى علت بيان كر رہى ہے كہ "لاتفقہون تسبيحہم" (انكى تسبيح كو نہيں سمجھتے ہو) گناہ تھا اور سزا كے لائق تھا_ ليكن چونكہ وہ حليم وغفورہے _ لہذا اس كا بردبارانہ انداز سے جواب دے رہا ہے_
19_انسان موجودات كى اللہ تعالى كے لئے تسبيح وحمد جيسے

كائنات كے حقائق سمجھنے كى كوشش كرنے كا ذمہ دار_
لا تفقہون تسبيحہم إنہ كان حليماً غفور
مندرجہ بالا نكتہ كى بنياد يہ ہے كہ "انہ كان حليماً غفوراً" گويا مشركين كو موجودات كى تسبيح كے بارے ميں غور نہ كرنے پر خبردار كيا جارہا ہے تو معلوم ہوتا ہے كہ كائنات كے حقائق سمجھنے پر كوشش ضرورى ہے_

20_قرآن كى انسان كى تربيت اور ہدايت ميں "تہديد" اور "حوصلہ افزائي" سے استفادہ كرنے كى روش _
إنہ كان حليماً غفور
ميں حوصلہ افزائي كا پہلو ہے _
"حليماً" اپنے دامن ميں تہديد لئے ہوئے جبكہ "غفوراً"
21_عن الباقر (ع) ... دخل عليہ رجل فقال ... يقول الله فى كتابہ "وإن من شي إلّا يسبح بحمده ولكن لا تفقہون تسبيحہم" فقال نعم أما سمعت خشب البيت كيف ينقض ؟ وذلك تسبيحہ ...(1)
امام باقر (ع) سے روايت ہوئي كہ ايك شخص ان كى خدمت ميں حاضر ہوا اور كہا كہ الله تعالى نے اپنى كتاب ميں فرمايا "وإن من شي إلّا يسبّح بحمده ولكن لا تفقہون تسبيحہم" حضرت (ع) نے فرمايا :ہانكيا گھر كى لكڑى كى ٹوٹنے كى آواز سنى ؟ يہ آواز وہى تسبيح تو ہے"_
22_عن أبى الصباح عن أبى عبدالله (ع) قال: قلت لہ: قول الله "وإن من شي إلّا يسبّح بحمده" قال: كلّ شي يسبح بحمده وأنّا لنرى ا ن ينقض الجدر ہو تسبيحها" (2)
ابى الصباح كہتے ہينكہ امام صادق(ع) كى خدمت ميں عرض كيا : الله تعالى كے اس كلام "وإن من شي الاّ يسبّح بحمده" سے كيا مراد ہے ؟ تو حضرت نے جواب ميں فرمايا : تمام موجودات شكر وثناء كے ساتھ الله تعالى كى تسبيح كرتے ہيں يہ ہم ديوار كے ٹوٹنے كو اس كى تسبيح كى شكل ميں ديكھتے ہيں _

آسمان :
آسمان با شعور موجودات 4
سات آسمانوں كى تسبيح :1
آسمانوں كى عبادت 3;سات آسمان 5; آسمانوں كا كردار 2
آيات خد ا:
آفاقى آيات 2
اسماء و صفات:
حليم 14;غفور 14
الله تعالى :
....

1) تفسير عياشى ج 2، ص 294، ح 84_ نورالثقلين ج 3، ص168، ح 228_
2) تفسير عياشى ج 2، ص 293، ح 79_ نورالثقلين ج3، ص168، ح 223، 224_

الله تعالى كى تنزيہ 10; الله تعالى پر تہمت 15;الله تعالى كا حلم 18; الله تعالى كى تنزيہ كے دلائل 2 ;ا لله تعالى كے كمال كے دلائل 2;الله تعالى كا ڈرانا 16; الله تعالى كا كمال 10 ; الله تعالى كى بخشش كے نتائج 15; الله تعالى كے حلم كے نتائج 15;الله تعالى كے وعدے 17
الله تعالى كى تسبيح كرنے والے : 1
بخشش :
بخشش كا وعده 17
تربيت :
تربيت ميں تہديد 20;تربيت ميں حوصلہ افزائي 20;تربيت كى روش 20
تسبيح :
الله تعالى كى تسبيح 7، 11، 21، 22;الله تعالى كى تسبيح 9
توبہ:
توبہ كے نتائج 17، 18

توحےد:
توحےد كے دلائل 2
تہديد:
تہديد كے نتائج 20
حقايق :
حقايق كو درك كرنے كى اہميت 19
حمد:
الله تعالى كى حمد 7، 9، 10، 11، 22
حوصلہ افزائي :
حوصلہ افزائي كے نتائج 20
روايت :21 ، 22
زمين :
زمين كى تسبيح 1;زمين كى عبادت 3;زمين كا كردار 2
شرك:
شرك سے توبہ 17;شرك كا ناپسنديده ہونا 11
عبادت :
الله تعالى كى عبادت 3
عمل:
ناپسنديده عمل 11
غودوفكر :
تخليق ميں غوروفكر 18;غوروفكر نہ كرنے كا گناه 18
قرآن:
قرآن كا ہدايت دينا 20
مشركين :
مشركين كا باطل عقيده 16;مشركين كى تہمتيں 15; مشركين كو ڈرانا 16;مشركين كى بخشش كے شرائط 17; مشركين كا عجز 13
موجودات :
موجودات كى تسبيح 1، 7، 9، 10، 11، 18، 21، 22 ; موجودات كى حمد 18;موجودات كى تسبيح كو سمجھنا 15; موجودات كى حمدكوسمجھنا 19; موجودات كا شعور 6;موجودات كى عبادت 2;موجودات كى تسبيح سمجھنے سے عاجزى 12،13; موجودات كا كردار 2، 8 ، 10;موجودات كے كلام 16; موجودات كے خالق كى مدح 8
ہدايت:
ہدايت كى روش 20

131

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِالآخِرَةِ حِجَاباً مَّسْتُوراً (٤٥)
اور جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمھارے اور آخرت پر ايمان نہ ركھنے والوں كے درميان حجاب قائم كرديتے ہيں (45)

1_الله تعالى پيغمبر (ص) كے قرآن پڑھنے كے دوران انكے اور كفار كے درميان ناديده پرده قرار ديتا ہے_
وإذا قرا ت القرء ان ... حجاباً مستور
مندرجہ بالا مطلب معنى "مستور" پر مبنى ہے كہ جو مفعول كا صيغہ ہے يعنى پوشيده ہے _ اس آيت ميں مراد كفار كے

حواس سے پوشیدہ ہونا ہے_
2_پیغمبر اسلام (ص) کے وظائف میں سے لوگوں پر قرآن کی قرائت ،ر وحی کی تلاوت کرنا ہے_
وإذا قرا ت القرء ان
یہ کہ اللہ تعالی نے پیغمبر اسلام (ص) کی حفاظت کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت قرآن کے وقت ان کے اور کفار کے درمیان نادیدہ پردہ قرار دیا ہے _ ممکن ہے اس لئے ہو کہ آپ (ص) پر ذمہ داری تھی کہ لوگوں پر قرآن کی تلاوت کریں چونکہ قرائت کے وقت وہ آپ کو اذیت و تکلیف پہنچاتے تھے_ لہذا اللہ تعالی نے پردہ قرار دینے سے ان کی اس اذیت سے حفاظت فرمائي _
3_لوگوں کے درمیان پیغمبر اسلام (ص) کے ذریعے تلاوت قرآن کریم_
وإذا قرا ت القرء ان ... حجاباً مستور
4_کفار، رسول اکرم (ص) کو کہ جب وہ لوگوں پر قرآن کی تلاوت کر رہے ہوتے تکلیف واذیت پہنچاتے اور ان کے لئے مشکلات پیدا کرتے _
وإذا قرا ت القرء ان
جو شان نزول وارد ہوا ہے(مجمع البیان اسی آیت کے ذیل میں) اس کے مطابق اور اس آیت "جعلنا بينك وبين الذين ..." کا ظاہر بھی بتا رہا ہے کہ پردہ قرار دینے کی غرض یہی تھی کہ کفار اسے نہ سنیں تاکہ وہ پیغمبر اسلام (ص) کو اذیت کرنے اور انکے لئے مشکلات پیدا کرنے کا باعث نہ بنیں_
5_آخرت کے منکرین ،وحی کے پیغامات کو درك کرنے سے محروم ہیں _

وإذا قرا ت القرء ان جعلنا بينك وبين الذين لا يؤمنون بالا خرة حجاباً مستور
یہ احتمال بھی ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) اور کفار کے درمیان حجاب قرار دینے سے مراد یہ ہو کہ وہ آخرت پر ایمان نہ لانے کے نتیجہ میں آیات قرآن کے فہم ودرك سے محروم ہوگئے تھے_
6_معنوی حقایق اور الہی پیغامات آخرت کے انکار کی صورت میں درك کرنا ممکن نہیں ہے _
وجعلنا بينك وبين الذين لا يؤمنون بالا خرة حجاباً مستور
"الذين" کے لئے "لايومنون" کی صفت کا ذکر کرنا یہ معنی دے رہا ہے کہ وہ قرآنی آیات کی فہم و درك کی لیاقت نہیں رکھتے تھے_
7_دینی عقائد میں آخرت پر ایمان کا ایك اہم اور بنیادی مقام ہے_
وإذا قرا ت القرء ان جعلنا بينك وبين الذين لا يؤمنون بالا خرة حجاباً مستور
تمام عقائد میں سے مشرکین کے لئے "لا يؤمنون بالاخرة" کے ذکر کو مخصوص کرنا مندرجہ بالا نکتہ کو بیان کر رہا ہے_
8_کفار کی آنکھوں پر پردہ گرنا اور انکا وحی کو سننے اور درك کرنے سے محروم ہونا ان کے آخرت پر ایمان نہ رکھنے کے عزم کا نتیجہ ہے_
بين الذين لا يؤمنون بالا خرة حجاباً مستور
"الذين لا يؤمنون بالا خرة" کی تعبیر کا جملہ و صفیہ کی صورت میں اور کافرین کی جگہ فعل مضارع کا آنا ممکن ہے یہی معنی بیان کر رہا ہو کہ اللہ تعالی کی طرف سے حجاب اسی خصلت کی بناء پر آیا ہے_
9_حق وحقیقت کی شناخت نادیدہ رکاوٹوں کا شکار ہے_
وإذا قرا ت القرء ان ... حجاباً مستور
"حجاباً" یہاں شناخت کے لئے رکاوٹ کوبیان کر رہا ہے اور "مستوراً" اس رکاوٹ کے نادیدہ ہونے کو بیان کر رہا ہے_
10_اللہ تعالی نے پیغمبر اسلام (ص) کو وحی پہنچاتے وقت اپنی غیبی امداد سے نوازا ہے_
وإذا قرا ت القرء ان جعلنا بينك ...حجاباً مستور
11_دخل ... ہشام بن السائب ... علی ا بی عبداللہ (ع) فقال: ...ا خبرنی عن قول الله :"وإذا قرا ت القرء ان جعلنا بينك وبين الذين لا يؤمنون بالا خرة حجاباً مستوراً" قال آية فی الكهف وآية فی النحل وآية فی الجاثية و ہي: "أفرا يت من اتخذ إلهه ہواه وا ضلّه الله على علم وختم على سمعه وقلبه ..." وفی النحل: "أولئك الذين طبع الله على قلوبہم وسمعہم وأبصارہم وأولئك ہم الغافلون" وفی الكهف "ومن أظلم ممن ذكر بآيات ربّه فأعرض عنہا ونسى ما قدّمت يداه"_(1)

ہشام بن سائب امام صادق (ع) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھے اس کلام الہی : "و

1) عدّة الداعی ص 276 _ بحارالانوار ج 89، ص 283، ح 2 _

إذا قرا ت القرء ان جعلنا بينك وبين الذين لا يؤمنون بالا خرة حجاباً مستوراً" کے بارے میں بتائیں؟
آپ (ع) نے فرمایا: اس قرآن سے مراد کہ جسکے تلاوت کرنے سے پیغمبر اسلام (ص) کفار کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوجاتے تھے_ وہ سورہ جاثیہ کی آیت :" ا فرايت ... " اور سورہ نحل کی آیت : "اولئك الذين ..." اور سورہ کہف : "ومن أظلم ممّن ..." ہے_

وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْراً وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْاْ عَلَى أَدْبَارِهِمْ نُفُوراً (٤٦)
اور ان کے دلوں پر پردے ڈال دیتے ہیں کہ کچھ سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں کو بہرہ بنادیتے ہیں اور جب قرآن میں اپنے پروردگار کاتنہا ذکر کرتے ہو تو یہ الٹے پاؤں متنفر ہوکر بھاگ جاتے ہیں (46)

1_جو لوگ مقام باطل پر ہونے کی وجہ سے آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اللہ تعالی ان کے دلوں پر پردے قرار دیتا ہے کہ وہ قرآن کو نہ سمجھ سکیں_
الذين لا يؤمنون بالا خرة ... وجعلنا على قلوبهم أكنّة أن يفقهوه
2_مکہ کے مشرکین دلوں پر پردے اور کانوں کے بھاری پن کی وجہ سے اللہ تعالی کی آیات کو صحیح طریقے سے درك کرنے سے محروم تھے _
وجعلنا بينك وبين الذين لا يؤمنون بالا خرة حجاباً مستوراً وجعلنا على قلوبهم أكنّة أن يفقهوه وفى أذانهم وقر
3_کفار کا حق قبول نہ کرنا اور کفر اختیار کرنا موجب بنا کہ قرآن کے حقائق کو صحیح درك کرنے سے محروم ہو جائیں_
الذين لا يؤمنون بالا خرة ... وجعلنا على قلوبهم أكنّة أن يفقهوه وفى أذانهم وقر
4_انسان کا عزم وارادہ قرآنی حقائق کو درك کرنے یا درك نہ کرے اور انہیں قبول کرنے میں واضح کردار ادا کرتا ہے_
الذين لا يؤمنون بالا خرة ... وجعلنا على قلوبهم أكنّة أن يفقهوه
"الذين لا يؤمنون" (وہ لوگ جو کہ ایمان نہیںلاتے) کا جملہ "الكافرين" کی جگہ ان کے

خیالات جاننے کے لئے ہوسکتا ہے انکے ارادہ وقصد کی سے حکایت کر رہاہو_
5_سننے کی حس حقائق تك پہنچنے کا وسیلہ اور دل انہیں درك کرنے اور سمجھنے کا مرکز ہے _
على قلوبهم أكنّة أن يفقهوه وفى أذانهم وقر
6_جب پیغمبر اسلام(ص) کی طرف سے قرآنی آیات کی بناء پر اللہ تعالی کی وحدانیت بیان ہوتی تو مشرکین بہت زیادہ نفرت کے ساتھ آپ (ص) سے پیٹھ پھیرلیتے_
وإذا ذكرت ربّك فى القران وحده ولّوا على أدبارہم نفور
7_مکہ کے مشرکین اپنے شرك آلودہ عقائد سے بہت زیادہ دل لگائے ہوئے تھے _
وأذا ذكرت ربّك ...ولّوا على أدبارہم نفور
8_مشرکین کا توحید سے فرار کرنا بذات خود انکا قرآنی آیات میں تا مل اور دقت نہ کرنے کی مثال ہے_
وجعلنا على قلوبہم ا كنّة أن يفقہوہ ... وإذا ذكرت ربّك فى القران وحده ولّوا على أدبارہم نفور
9_پروردگارکی توحید ربوبیت ،قرآنی تعلیمات میں سے ایك اہم ترین تعلیم ہے اور مشرکین اس کے حوالے سے شدید حساسیت رکھتے تھے _
وإذا ذكرت ربّك فى القران وحده ولّوا على أدبارہم نفور
اللہ تعالی کے تمام اسماء وصفات میں سے "رب" کا ذکر ،توحید کی قید کے ساتھ دینی تعلیمات میں اس کی اہمیت کو اجاگر کر رہا ہے جبکہ مشرکین کا نفرت کے ساتھ اس سے پیٹھ پھیرنا اس کی اس حوالے سے شدید حساسیت کو بیان کر رہا ہے_
وإذا ذكرت ربّك فى القران وحده ولّوا على أدبارہم نفور
10_ کفار اور مشرکین مکہ کا قرآن سے انکار کا رویہ عقل و منطق کی بنیاد پر نہ تھا بلکہ خواہشات نفسانی کی وجہ سے تھا _
وإذا ذكرت رّبك فى القران وعده ولّوا على أدبارہم نفور
چونکہ "نفرت" کا تعلق نفس وباطن کی جہات سے ہے _ لہذا قرآن سے کفار کا نفرت آمیز رویّہ انکے نفسانی انگیزوں میں سے تھا_
11_عن زرارہ عن ا حدہما قال: "فى بسم اللہ الرحمن الرحےم قال: ... وہى الا ية التى قال اللہ :"وإذا ذكرت ربّك فى القران وحده " ..."ولوا على أدبارہم نفوراً" كان المشركوں يستمعون إلى قراء ة النبى (ص) فإذا قرا بسم اللہ الرحمن الرحيم نفروا وذہبوا

(1)...
زرارہ، امام باقر (ع) یا امام صادق (ع) سے روایت کرتے ہیں : بسم اللہ الرحمن الرحےم کے بارے میں کہ انہوں نے فرمایا : یہ وہی آیت ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے : "وإذا ذكرت ربّك فی القران وحده" مشرکین پیغمبر اسلام (ص) سے
....

1)تفسیر عیاشی ج 2، 295، ح 86_نورالثقلین ج 3، ص 173، ح 249 _

قرآن کی قراء ت سنتے تھے اور جب آپ(ص) "بسم اللہ الرحمن الرحےم" کی قرائت کرتے تھے تو وہ ادھر اُدھر چلے جاتے تھے_

کفار مکہ کا انگیزہ 10;کفار مکہ کا بے منطق ہونا 10;کفار مکہ کی نفس پرستی 10
کفر:
کفر کے نتائج 3
کان :
کان کے فوائد 5
مشرکین :
مشرکین اور توحید 6;مشرکین اور پروردگار کی توحےد 9;مشرکین کی دشمنی 9;مشرکین کا رویّہ6;مشرکین کے فکر نہ کرنے کی علامات 8;مشرکین کا منہ پھیرنا 6 ، 8
مشرکین مکہ:
مشرکین مکہ کا انگیزہ 10;مشرکین مکہ کی چاہت7;مشرکین مکہ کی محرومیت 2; مشرکین مکہ کے دل پر مہر کے نتائج 2;مشرکین مکہ کے کان کے بھاری ہونے کے نتائج 2;مشرکین مکہ کی نفس پرستی 10

نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلاَّ رَجُلاً مَّسْحُوراً (٤٧)
ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کی طرف کان لگا کرسنتے ہیں تو کیا سنتے ہیں اور جب یہ باہم رازداری کی باتیں کرتے ہیں تو ہم اسے بھی جانت ہینیہ ظالم آپس میں کہتے ہیں کہ تم لوگ ایك جادو زدہ انسان کی پیروی کر رہے ہو (47)

1_کفار کے پیغمبر اسلام (ص) کے کلمات کو سنتے وقت ان کے انگیزوں اور اہداف سے اللہ تعالی کا مکمل طور پر آگاہ ہونا _
نحن ا علم بما یستمعون بہ
"بما" میں "بائ" سببیت کے لئے ہے تو اس صورت میں آیت کا معنی یوں ہوگا کہ ہم کفار کے ان انگیزوں اور اہداف کہ جنکی بناء پر وہ پیغمبر اسلام(ص) کی بات کو سنتے ہیں اس سے اچھی طرح واقف ہیں _
2_اللہ تعالی ،کفار کی پیغمبر اسلام (ص) کے خلاف سرگوشیوں اور پوشیدہ باتوں سے آگاہ ہے_
نحن ا علم ...وإذ ہم نجوی إذ یقول
3_ کفار پیغمبر اکرم کی بات کو ناکام بنانے کے لیے کا نا پھوسی ار پوشیدہ باتیں کرتے تھے _
نحن أعلم ...وإذا ہم نجوی إذ یقول
"إذاہم نجوی " اور "إذ یقول الظالمون" جملہ "إذ یستمعون" کا بدل ہے_ اس نکتہ کی طرف توجہ کرتے ہوئے آیت کا معنی یوں ہوگا کہ ہم کفار کی پیغمبر اسلام (ص) کی باتوں کو سننے کی غرض سے آگاہ ہیں کہ وہ غرض آپ(ص) پر جادوگری کی تہمت لگانا ہے او رہم ان کی سرگوشیوں اور باتوں سے آگاہ ہیں _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی آنحضرت (ص) کی باتوں کو سننے کی غرض ہی آپ (ص) کو ناکام کرنا ہوتی تھي_
4_اللہ تعالی نے کفار کے پیغمبر (ص) کی باتوں کو سننے میں

انگیزوں کو فاش کرکے انہیں تنبیہ اور دھمکی _

نحن ا علم ...وإذہم نجوی
اللہ تعالی کا واضح کرنا کہ وہ کفار کی پیغمبر اسلام (ص) کی باتوں کو سننے کی غرض اور ان کی آپس میں گفتگو سے مطلع ہے یہ ان کے لئے تنبیہ وخبردار ہے_
5_کفار خفیہ انداز سے قرآن کی آیات کو سنتے اور ایك دوسرے کو اس کام پر ملامت کرتے تھے_
نحن ا علم بما یستمعون ...وإذہم نجوی
احتمال ہے کہ "اذ ہم نجوی " سے مراد وہی ہو کہ جس طرح بعض مقامات پر شان نزول بیان ہوا ہے کہ وہ کفار ہیں جو خفیہ طریقے سے آنحضرت (ص) کی باتوں کو سنتے تھے اور ایك دوسرے کو دیکھ کر سرگوشی کرتے پھر ایك دوسرے کی ملامت کرتے تھے_
6_پیغمبر (ص) پر جادو ہونے کی تہمت لگانا کفار کے دلوں پر پردہ ہونے اور ان کا حقائق کو درك کرنے سے عاجز ہونے کی علامت ہے_
وجعلنا فی قلوبہم ا کنّۃ ا ن یفقہوہ وفی أذانہم وقراً و ... إذ یقول الظالمون إن تتبعون إلّا رجلاً مسحور
7_پیغمبر (ص) کی طرف جادو ہونے کی نسبت دینے والے ظالم لوگ تھے_
إذ یقول الظالمون إن تتبعون إلّا رجلاً مسحور
8_کفار، حق سے گریزاں، ظالم اور ستم گر لوگ تھے_
الذین لا یؤمنون بالا خرۃ ... إذ یقول الظالمون
9_کفار پیغمبر(ص) کے بارے میں جادو ہونے کا اعلان کرکے آپ (ص) کے پیروکاروں کو آپ (ص) کے بارے میں گمراہ کرنا چاہتے تھے_
إذ یقول الظالمون إن تتبعون إلّا رجلاً مسحور
مندرجہ بالا مطلب اس نکتہ کی بناء پر ہے کہ اس آیت "إن تتبعون إلّا رجلاً مسحوراً" کے مخاطب مؤمنین ہوں اور کفار "مسحور" کی تہمت کے ساتھ یعنی سحر کی وجہ سے طبیعی حالت سے خارج ہونے کے ذریعے چاہتے تھے کہ لوگوں کو آپ (ص) کے حوالے سے گمراہ کریں _
10_کفار ہمیشہ اپنے درمیان آپ (ص) کے حوالے سے شك وشبہ ڈالتے رہتے تھے کہ اس طرح کوئي بھی آپ (ص) کی طرف مائل نہ ہوسکے_
إذ یقول الظالمون إن تتبعون إلّا رجلاً مسحور
مندرجہ بالا مطلب کی بنیاد یہ نکتہ ہے کہ فعل "تتبعون" کا مخاطف کفار ہیں کہ جو آپس میں ایك دوسرے کو کہتے تھے اور فعل مضارع "یقول" کا آنا انکی ہمیشہ کوشش بیان کررہاہے_
11_تہمت لگانا اور شخصیت خراب کرنا کفار کی پیغمبر (ص) کے ساتھ اور ان کی تعلیمات کے ساتھ مقابلہ کرنے کے طریقوں میں سے تھا _
إن تتّبعون إلّارجلاً مسحور

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) پر تہمت 11;آنحضرت (ص) پر جادو کی

تہمت 6، 7، 9;آنحضرت (ص) کے دشمن 2، 9، 10;آنحضرت (ص) کے خلاف سازش ،آنحضرت (ص) کے بارے میں گمراہ کرنے کی سازش 9، 10;آنحضرت (ص) پر تہمت کے ذریعے ظم 7
اسلام :
صدر اسلام کی تاریخ 3، 9
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا بے نقاب کرنا 4;اللہ تعالی کی طرف سے خبردار کرنا 4;اللہ تعالی کا علم غیب 1 ، 2
حقایق:
حقایق کو درك کرنے سے افراد 6

ظالم لوگ: 7 ، 8
کفار:
کفار کا انگیزه 1;کفار کا انگیزه بے نقاب ہونا 4;کفار اور پیغمبر (ص) کی باتیں 1، 3، 4; کفار کی تہمتیں 9،11;کفار کو خبردار کرنا 4;کفار کی دشمنی 9، 10; کفار کے دل پر مہر لگنے کی نشانیاں 6;کفار کا سرگوشی کرنا 2، 3;کفار کی سازش 5، 9;کفار کا قرآن سننا 5;کفار کا طریقہ مقابلہ 11;کفار کے حق کوقبول نہ کرنے کا ظلم 8;کفار کا عجز 6; کفار کا عزت پامال کرنا 11;کفار کا فضا ہموار کرنا 9 ، 10;کفار کی کوشش کا انداز 1، 3;کفار کی مذمت 5 ;کفار کی مذمتیں 5

انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُواْ لَكَ الأَمْثَالَ فَضَلُّواْ فَلاَ يَسْتَطِيعْونَ سَبِيلاً (٤٨)
ذرا دیکھو کہ انھوں نے تمھارے لئے کیسی مثالیں بیان کی ہیں اور اس طرح ایسے گمراہ ہوگئے ہیں کہ کوئي راستہ نہیں مل رہا ہے (48)

1_مشرکین اور اپنے دشمنوں کے الزامات اور پروپیگنڈہ پر دقت سے غور وفکر کرنے کی پیغمبر (ص) پر اللہ تعالی کی طرف سے ذمہ داری _
انظر کیف ضربوا لك الأمثال
جملہ "ضربوا لك الأمثال" عربی زبان میں "شبھوك بالا شیائ" کے معنی میں استعمال
ہوتا ہے _ یعنی وہ تمہیں مختلف چیزوں سے تشبیہ دیتے ہیں اور ان سے مراد پچھلی آیت کے مطابق بری صفات کی آپ (ص) کی طرف نسبت دینا ' مثلاً : مجنون ، مسحور ...
2_مؤمنین دشمنوں کے پروپیگنڈہ کے طریقوں پر ضرور توجہ رکھیں_

انظر کیف ضربوا لك الأمثال
3_کفار کا غلط مثالوں اور صفات سے پیغمبر(ص) کی مخالفت کرنا اور بغض رکھنا انہیں لا علاج گمراہی میں مبتلا کرتا ہے_
کیف ضربوا لك الأمثال فضلوا فلا یستطیعون سبیل
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "سبیل" سے مراد راہ ہدایت ہے _
4_پیغمبر (ص) کے مخالف مشرکین مکہ اس حد تك گمراہ ہوچکے تھے کہ ہدایت کا دروازہ بند کرچکے تھے _
فضلّوا فلا یستطیعون سبیل
"فلا یستطیعون " "ضلّوا" پر نتیجہ ہے اور اس سے مراد ہدایت کے تمام راستوں کا بند ہونا ہے_
5_کفار ،پیغمبر (ص) کے پیغام کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے مختلف پروپیگنڈہ کرنے اور تہمتیں لگانے کے باوجود کامیاب نہ ہوسکے_
انظرکیف ضربوا لك الأمثال فضلوا فلا یستطیعون سبیل
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ احتمال ہے کہ کفار کا راستہ نہ پاسکنا سے مراد پیغمبر (ص) کے پیغام کو روکنے کا چارہ نہ ہونا ہے_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) پر تہمت 5;آنحضرت (ص) کی ذمہ داری 1;آنحضرت (ص) کے دشمنوں کی سازش 1;آنحضرت (ص) کا دشمنوں سے مقابلہ کرنے کا طریقہ 3; آنحضرت (ص) کے دشمنوں کی ناکامی 5;آنحضرت(ص) پر تہمت کے نتائج 3; آنحضرت (ص) کے دشمنوں کی گمراہی کے نتائج4 ; آنحضرت (ص) کے دشمنوں کا ہدایت نہ لینا 4; آنحضرت (ص) کی دشمنونکے مدمقابل ہوشیاری 1; آنحضرت (ص) کی ہوشیاری 1
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے احکام 1
دشمن:

دشمن کی سازش کی اہمیت 2;دشمن کے مدمقابل ہوشیاری 2
کفار :
کفار کی گمراہی کے اسباب 3کفار کی تہمتیں 5;کفار کی مثالوں کا فلسفہ 3;کفار کی ناکامی 5;کفار کی دشمنی کے نتائج 3
مؤمنین :
مؤمنین کی ذمہ داری 2
مشرکین :
مشرکین کے مدمقابل ہوشیاری 1
مشرکین مکہ:
مشرکین مکہ کی گمراہی کے نتائج 4; مشرکین مکہ کا ہدایت قبول نہ کرنا 4

وَقَالُواْ أَئِذَا كُنَّا عِظَاماً وَرُفَاتاً أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقاً جَدِيداً (٤٩)
اور یہ کہتے ہیں کہ جب ہم ہڈی اور خاك ہوجائیں گے تو کیا دوبارہ نئي مخلوق بناکر اٹھائے جائیں گے (49)

1_مشرکین مکہ بوسیدہ ہڈیاں بننے کے بعد دور بارہ زندگی کے امکان پر اپنی بے یقینی کا اظہار کرتے تھے_
وقالوا أ ء ذا كنّا عظاماً ورفاتاً أ ء نّا لمبعوثون خلقاً جديد
"رفات" مادہ "رفت" سے ہے کہ جس کا معنی ٹوٹنا اور یزہ ریزہ ہونا ہے _(مفردات راغب)
2_مشرکین کا معاد پر یقین نہ کرنا اور تردید کا شکار ہونا انکی گمراہی کی واضح ترین مثال ہے_
فضلّوا ... وقالو ا ء ذا كنّا ... أء نّا لمبعوثون خلقاً جديد
3_مشرکین موت کو عدم اورنابودی کی مانند سمجھتے تھے اور اس کے بعد کی زندگی کو بعید شمار کرتے تھے_
ا ء ذا كنّاعظاماً ورفاتاً اء نّا لمبعوثون خلقاً جديد
4_قیامت ومعاد پر ایمان ،دین وقرآن کی اہم ترین تعلیمات میں سے ہے _
وقالوا ا ء ذا ... لمبعوثون خلقاً جديد
قرآن اور پیغمبر (ص) کی رسالت کے ذکر کے بعد دینی تعلیمات میں سے معاد کے مسئلہ کا ذکر کرنا اس کے خصوصی مقام کی حکایت کر رہا ہے_
5_مشرکین، جسمانی معاد کو بعید اور غیر ممکن شمار کرتے تھے _
وقالوا ا ء ذاكنّاعظاماً ورفاتاً ا ء نّا لمبعوثون خلقاً جديد
یہ کہ مشرکین انسان کی ریزہ ریزہ ہوئي ہڈیوں کا دوبارہ بننا بعید اور نا ممکن سمجھتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے وہ معاد جسمانی کو غیر ممکن سمجھتے تھے_
6_انسان کا معاد اور محشور ہونا اس کے لئے نئي خلقت ہے_
وقالوا ا ء ذاكنّاعظاماً ورفاتاً ا ء نّا لمبعوثون خلقاً جديد
7_مشرکین ،معاد کی حقیقت کو درك نہ کرنے اور اسے

بعید شمار کرنے کی بناء پر معاد پر ایمان نہیں لائے_
لا يؤمنون بالا خره ...وقالوا ا ء ذاكنّاعظاماً ورفاتاً ا ء نّا لمبعوثون خلقاً جديد
8_مشرکین معاد کے انکار کرنے میں کوئي دلیل قطعی اور استدلال نہیں رکھتے تھے_ محض اسے بعید سمجھتے تھے _
ا ء ذاكنّاعظاماً ورفاتاً ا ء نّا لمبعوثون خلقاً جديد
یہ کہ مشرکین نے معاد کے انکار میں صرف اس کے بعیدہونے پر اکتفا کیا ہے _ اس سے معلوم ہو تا ہے کہ اس کے جھٹلانے پر ان کے پاس کوئي دلیل نہ تھي_
9_مشرکین کا معاد کی حقانیت کو درك کرنے سے عاجز ہونا ان کی طرف سے پیغمبر (ص) پر جادو ہونے کی تہمت

لگانے كا سبب بنا _
إن تتبعون الاّ رجلاً مسحوراً ... وقالوا أء ذا كنّا عظاماً ... ا ء نّا لمعبوثون
احتمال ہے كہ انكا پيغمبر (ص) سے ايسى باتوں كا سننا كہ جسے وہ درك نہيں كرسكتے تھے موجب بنا كہ ان كى طرف سے آپ (ص) پر جادو ہونے كى تہمت لگائي گئي _ پيغمبر (ص) كى باتوں ميں سے ايك بات معاد جسمانى كے بارے ميں بھى تھي_
10_جاء أبيّ بن خلف فا خذ عظما باليأمن حائط ففتہ ثم قال يا محمد "إذا كنّا عظاماً ورفاتاً ا ء نّا لمبعوثون خلقاً جديداً ..." _(1)
ابى بن خلف ايك بوسيدہ سى ہڈى ايك ديوار سے اٹھا كر رسول اللہ (ص) كى خدمت ميں حاضر ہوا اور اپنے ہاتھوں سے اسے ريزہ ريزہ كيا پھر كہا اے محمد (ص)
إذا كنا عظاماً ورفاتاً ا ء نّا لمبعوثون خلقاً جديد

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) پر سحر شدہ ہونے كى تہمت 9
انسان :
انسان كى اخروى خلقت
ايمان :
معاد كے بارے ميں ايمان كى اہميت 4
دين :
اصول دين 4
روايت : 10
قرآن :
قرآن كى اہم ترين تعليمات 4
مشركين :
مشركين كى تہمتوں كے اسباب 9;مشركين كا بے منطق ہونا 8;مشركين كا معاد كے بارے ميں شك 2،مشركين كى گمراہى كى علامات 2،;مشركين كا كفر 5;مشركين اور معاد 3;مشركين اور موت 3;مشركين كے درك نہ كرنے كے نتائج 9;مشركين كا نظريہ 3
....

1) تفسير عياشى ج 2، ص 296، ح 89_ نورالثقلين ج 3، ص174، ح 252_

مشركين مكہ:
مشركين مكہ كا كفر 1
معاد:
كے جواب كى اہميت معلوم ہوتى ہے_
معاد كے جھٹلانے كے اسباب 8;معاد كو بعيد شمار كرنا 3، 5، 8;معاد كے جھٹلانے والوں كا بے منطق ہونا8 ;معاد كو جھٹلانے والے 1،10;معاد كى حقيقت 6معاد جشمانى كو چھٹلانے والے

قُل كُونُواْ حِجَارَةً أَوْ حَدِيداً (٥٠)
آپ کہہ دیجئے کہ تم پتھر یا لوہا بن جاؤ (50)

1_اللہ تعالى نے معاد كے منكرين كے شبہات كا جواب دينے كا طريقہ پيغمبر (ص) كو سكھايا _
قل كونوا حجارة أو حديد
2_پيغمبر (ص) معاد كے منكرين كے اعتراض كے جواب دينے كے ذمہ دار _
قالوا أء إذا كنّا عظاماً ...قل كونوا حجارة أو حديد
3_دينى تعليمات كے منكروں كا جواب دينا ايك ضرورى اور لازمى امر ہے_
قالوا أء إذا كنّا عظاماً و رفاتاً ...قل كونوا حجارة أو حديد
اللہ تعالى كا منكرين معاد كے شبہات كا پيغمبر (ص) كو جواب دينے كا حكم دين كے عقائد كے اركان ميں سے ايك ركن ہے اور آپ(ص) كو ان كے جواب دينے كا طريقہ بھى بتا رہا ہے _ اس سے ان شبہات
4_اللہ تعالى انسانوں كے دوبارہ زندہ كرنے پر قادر ہے چاہے وہ پتھر اور لوہا ميں بھى بدل جائيں _
قل كونوا حجارة أو حديد
5_انسان كا جسم مرنے كے بعد ممكن ہے پتھر' لوہا يا اس سے سخت كسى چيز ميں تبديل ہوجائے_
قل كونوا حجارة أو حديد
ممكن ہے كہ يہ "كونوا حجارة ..." بعنوان تحدى نہ ہو بلكہ ايك فرض ہو تو اس صورت ميں مندرجہ بالا مطلب واضح ہوتاہے_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كى ذمہ دارى 2;آنحضرت (ص) كا معلم ہونا 1
اللہ تعالى :

اللہ تعالى كى تعليمات 1;اللہ تعالى كى قدرت 4
بدن :
موت كے بعد بدن 5;بدن كا پتھر ميں تبديل ہونا 4،5;دن كا لوہے ميں تبديل ہونا 4،5
دين:
دينى شبہات كے جواب كى اہميت 3
قل كونوا حجارة أو حديدا_ أو خلقاً ممّا يكبر فى صدوركم
مردے:
مُردوں كا آخرت ميں زندہ ہونا 4
معاد:
معاد كى اہميت 2;معاد كے شبہات كے جواب كى اہميت 2;معاد كے شبہات كا جواب 1، 2;معاد جسمانى 4

أَوْ خَلْقاً مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَن يُعِيدُنَا قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُؤُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ قُلْ عَسَى أَن يَكُونَ قَرِيباً (٥١)
يا تمھارے خيال ميں جو اس سے بڑى مخلوق ہوسكتى ہو وہ بن جاؤ پس عنقريب يہ لوگ كہيں گے كہ ہميں كون دوبارہ واپس لاسكتا ہے تو كہہ ديجئے كہ جس نے تمھيں پہلى مرتبہ پيدا كيا ہے پھر يہ لوگ استہزاء ميں سر ہلائيں گے اور كہيں گے كہ يہ سب كب ہوگا تو كہہ ديجئے كہ شايد قريب ہى ہوجائے (51)

1_انسان کا سخت ترین جسموں اور زندگی سے دور مادہ میں موت کے بعد تبدیل ہونا بھی اس کے دوبارہ اٹھائے جانے اور زندہ ہونے کے مانع نہیں ہے_
2_اللہ تعالی کے لئے انسان کا دوبارہ خاك' پتھر ' لوہا یا کسی اور سخت مادہ سے دوبارہ زندہ کرنا برابر ہے_
قل کونوا حجارة أو حدیدا_ أو خلقاً ممّا یکبر

145
فی صدورکم
حرف "او" جو کہ حرف تخییر ہے اور معطوف اور معطوف علیہ کی متکلم کے نزدیك مساوی حیثیت بیان کرتا ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے پتھر ہونے یا لوہا ہونے سے اللہ تعالی کو مزید قدرت بڑھانے کی ضرورت نہیں ہوگی_
3_انسان کے جسم کے بکھرنے کے بعد ا س کی معاد کو بعید شمار کرنا پروردگار کی لامحدود قدرت سے غفلت کا نتیجہ ہے_
قل کونوا حجارة أو حدیدا_ أو خلقاً ممّا یکبر فی صدورکم
جملہ " کونواحجارة ... أو خلقاً ممّا یکبر ... " کہ جو اللہ تعالی کی لامحدود قدرت پر اشارہ کر رہا ہے اس کا تذکرہ مشرکین کو اس غفلت سے نکالنے کے لئے ہے کہ جس کی بناء پر وہ ریزہ ریزہ ہوئي ہڈیوں کے دوبارہ زندہ ہونے پر متردد تھے_
4_انسان کی معاد ،جسمانی ہے_
قالو ا ء إذا کنّا عظاماً أورفاتاً ا ء نّا لمبعوثون خلقاً جدیداً_ قل کونوا حجارة أو حدیدا أو خلقاً ممّا یکبر فی صدورکم
5_اللہ تعالی نے پیغمبر (ص) پر پہلے ہی سے واضح کردیا کہ منکرین معاد اپنے شبہہ "معاد کا بعید ہونے" کا جواب لینے کے بعد وجود میں لانے والے کے بارے میں سوال کریں گے _
فسیقولون من یعیدن
6_مشرکین اس طاقت پر کہ جو انسان کے جسم کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے ایمان لانے میں بے یقینی اور تردید کا شکار تھے_
قل کونوا حجارة ...فسیقولون من یعیدن
7_پیغمبر (ص) ، مشرکین کو قیامت کو وجود میں لانے والے کے بارے میں جواب دینے میں ذمہ دار_
فسیقولون من یعیدنا قل الذی فطرکم أوّل مرّة
8_حقیقت ہے کہ وہ ذات جو انسان کو پہلی دفعہ وجود دینے پر قادر ہے وہ اسے دوبارہ بھی خلق کرنے پر قادر ہے_
من یعیدنا قل الذی فطرکم أوّل مرّة
9_انسان کی پہلی زندگی اس کی دوبارہ زندگی پر بذات خود واضح ترین دلیل ہے _
فسیقولون من یعیدنا قل الذی فطرکم أوّل مرّة
10_عدم سے وجود میں لانا بذات خود اللہ تعالی کی دوبارہ وجود دینے کی قدرت پر واضح دلیل ہے_
فسیقولون من یعیدنا قل الذی فطرکم أوّل مرّة
"فطر" کے معنی پر توجہ دینے سے کہ عدم سے دائرہ وجود میں لانے والا اس سے مندرجہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_

146
11_معاد کی شناخت پیدا کرنے اور اس کے شبہات حل کرنے سے پہلے خالق کائنات کی شناخت پیدا کرنا ضروری ہے_
فسیقولون من یعیدنا قل الذی فطرکم أوّل مرّة
اللہ تعالی نے انسان کو معاد کے حوالے سے شبہات حل کرنے میں اس کی اول خلقت کا مسئلہ بیان کیا_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آغاز خلقت کی شناخت معاد کے شبہات حل کرنے کا موجب ہے_
12_انسانوں کے دوبارہ اٹھنے کا امکان اور اسے انجام دینے پر قادر طاقت یہ دو موضوع مسئلہ معاد کے اثبات کی اساس ہیں_
قل کونوا حجارة ...فسیقولون من یعیدنا قل الذی فطرکم أوّل مرّة
پچھلی آیت میں ریزہ ریزہ ہوئي ہڈیوں کا انسان میں تبدیل ہونے کا امکان بیان ہوا تو اس امکان کو فرض کرنے کی صورت میں اس آیت میں اس قدرت کے بارے مےں گفتگو ہوئي ہے کہ جو اسے ممکن کرسکتی ہے_

13_انسان کے معاد کے حوالے سے سوالات کا قرآنی جواب استدلال پر قائم ہے_
فسيقولون من يعيدنا قل الذى فطركم أوّل مرّة
يہ كہ الله تعالى نے معاد كے منكرين كے شبہات كے جواب ميں "تعبد" و "عبوديت" پر اكتفاء كرنے كى بجائے ان كى توجہ آغاز خلقت كى طرف مبذول كروائي اور معاد كے تحقق كے ممكن ہونے پر دليل قرار ديا _ اس سے يہ نكتہ واضح ہوتا ہے_
14_منكرين معاد قيامت كے حوالے سے اپنے شبہات كا جواب لينے كے باوجود سر كو ہلا كر اسے اسى طرح بعيد شمار كررہے تھے_
فسينغضون إليك رو سہم
مشركين كا اپنے شبہات كے جواب لينے كے باوجود ان كا سر ہلانا ممكن ہے معاد كو بعيد شمار كرنے كے لئے ہو_
15_منكرين معاد اپنے معاد كے حوالے سے شبہات كا جواب لينے كے بعد حيرت سے معاد كے وقوع كا زمانہ پوچھتے ہيں_
فسينغضون إليك رو سہم ويقولون متى ہو
چونكہ سرہلانا جس طرح كہ اس كى لغوى تشريح ميں آيا ہے پر تعجب كو ظاہر كرنے كے لئے ہے_(لسان العرب) اس سے مندرجہ بالا مطلب واضح ہوتا ہے_
16_مشركين سمجھتے تھے كہ پيغمبر (ص) قيامت كے وقوع كے زمانے سے آگاہ ہونگے _
ويقولون متى ہو عسى أن يكون قريب
17_منكرين معاد ،قرآن مجيد سے معاد كى حقانيت پر قطعى اور ناقابل انكار دلائل لينے كے بعد' معاد كے حوالے سے بے ثمر اور بے اثر مسائل كى طرف آگئے _
ويقولون متى ہو
معاد كے منكرين ظاہرى طور پر دليل كى صورت

ميں سوالات كے ہوتے ہوئے ايسے سوال كرنے لگے كہ جن كا نہ كوئي فائدہ تھا اور نہ معاد كى حقانيت ان پر موقف تھى كيونكہ قيامت بہرحال حقيقت ہے اور اس نے يقينا واقع ہونا ہے تو اس كے زمانے كا علم ہونا يا نہ ہونا اس حقيقت ميں كوئي اثر نہيں ركھتا _
18_معاد كے منكرين نے معاد كے انكار ميں اپنى ناكامى ديكھ كر اس كا مذاق اڑانا شروع كرديا _
فسيتغضون إليك رو سہم ويقولون متى ہو
يہ احتمال ہے كہ ان كا سر ہلانا (فسيتغضو ن إليك رو سہم) مزاح كے ارادے سے ہو تو اس سے معلوم ہوا كہ وہ معاد كا مذاق اڑانے كى كوشش كر رہے تھے_
19_مشركين كے قيامت كے زمانہ وقوع كے حوالے سے سوال كا پيغمبر (ص) اس حد تك جواب دينے كے ذمہ دار ہيں كہ اميد ہے وہ جلد متحقق ہوجائے_
متى ہو قل عسى أن يكون قريب
20_قيامت كے وقوع كا زمانہ نزديك ہے
ويقولون متى ہو قل عسى ان يكون قريب
21_دنيا كى عمر اگر چہ انسان كى نظر ميں بہت طولانى معلوم ہوتى ہے ليكن وہ بہت كم اور محدود ہے _
قل عسى أن يكون قريب
الله تعالى كى كلام قيامت كے زمانہ وقوع كے قريب ہونے كے حوالے سے بہت صريح اور واضح ہے _ يہاں كوئي كنايہ اور مجاز استعمال نہيں ہوا اور دوسرى طرف يہ نكتہ بھى معلوم ہے كہ لوگوں كے لئے دنيا ميں زمانہ كا گذر طولانى ہے _ اس سے مندرجہ بالا دو نكتے واضح ہوئے ہيں_
22_انسان كا قيامت كے زمانہ وقوع كے بارے ميں دقيق معلومات سے بے نياز ہونا اور ان معلومات كا اس كى ہدايت و كمال ميں اثر نہ ركھنا_
قل عسى أن يكون قريب
قرآن مجيد معاد كے اثبات اور اس كے زمانہ وقوع كى تعين نہ ہونے كے اصرار سے معلوم ہوتا ہے كہ انسان صلاح وہدايت

کے راستہ پر چلنے اور قیامت پر ایمان رکھنے میں قیامت کے زمانہ وقوع کے علم کا محتاج نہیں ہے_
23_قیامت کے زمانہ وقوع کا معین نہ ہونا اور اسے قریب شمار کرنا انسان کی تربیت اور ہدایت میں کردار ادا کرتا ہے _
قل عسی أن یکون قریب
ایك طرف قیامت کا زمانہ وقوع معین نہیں کیا گیا اور دوسری طرف اسے قریب الوقوع شمار کیا گیا _ ممکن ہے اسی طرف انسانوں کی توجہ دلانا مقصود ہے تاکہ وہ ہمیشہ قیامت کے لئے تیار رہیں _
24_ عن أبی جعفر (ع) قال : الخلق الذی یکبر فی صدور کم الموت (1)
امام باقر (ع) سے (مندرجہ بالا آیت کے بارے میں) روایت ہے کہ : وہ چیز جو تمہارے سینوں میں بھاری پڑتی ہے اس سے مراد موت ہے_

معاد كا امكان 12;معاد كو بعيد شمار كرنے كے اسباب 3;معاد كابعيد ہونا 14;معاد كو جھٹلانے والوں كا بہانے كرنا 18;معاد كى بنياد 5، 7;معاد كے شبہات كے جواب كا پيش خيمہ 11;معاد كى شناخت كا پيش خيمہ 11;معاد كو جھٹلانے والوں كے شبہات كا جواب 5،15 ، 18،معادكے شبہات كا جواب 13;معاد كے دلائل 8، 9، 10، 12;معاد كے جھٹلانے والوں كا سوال 5، 15 ;معاد ميں شك 6،معاد پر قدرت 12;معاد كو جھٹلانے والوں كى لجاجت 14، 16 ;معاد كو جھٹلانے والوں كا مزاح 19;معاد جسمانى 2، 4;معاد كا يقينى ہونا 1
ہدايت:
ہدايت كے اسباب 24

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلاَّ قَلِيلاً (٥٢)
جس دن وہ تمھيں بلائے گا اور تم سب اس كى تعريف كرتے ہوئے لبيك كہو گے اور خيال كروگے كہ بہت تھوڑى دير دنيا ميں رہے ہو (52)

1_قيامت كا دن اللہ تعالى كى طرف سے انسانوں كو حاضر كرنے كا د ن ہے_
يوم يدعوكم
2_اللہ تعالى قيامت كو بپا كرنے كے وقت مشركين كو نئي زندگى كى طرف بلائے گا اور وہ بغير كسى جھجھك اور وقفہ كے اس پر لبيك كہيں گے اور وہ اس كى حمد وثناء كے ساتھ زندہ ہونگے_
يوم يدعوكم فستجيبون بحمده
مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ نكتہ ہے كہ "كم" ضمير كا مرجع منكرين معاد اور مشركين ہوں جوكہ قيامت كے بپا ہونے كے بارے ميں سوال كرتے تھے اور يوم يہاں "قريباً" كے لئے بدل ہو_
3_روز قيامت اللہ تعالى كے سوالوں كا انسانوں كا جلد اور بے چوں چرا جواب دينا ہوگا_
يوم يدعوكم فستجيبون بحمده
4_انسان كى روزقيامت دوبارہ تخليق سہل اور آسان چيز ہے _
قالواإذا كنّا ... قل كونوا حجارة ... فسيقولون من يعيدنا قل الذى فطر كم أول مرّة ... متى ہو قل عسى أن يكون قريباً _ يوم يدعوكم فستجيبون بحمده
5_انسان، ميدان قيامت ميں كہ اللہ تعالى كى حمد كے ساتھ حاضر ہونگے _
يوم يدعوكم فستجيبون بحمده
"بحمده" ، "تستجيبون " كى ضمير كے لئے حال ہے _ اس كا معنى يوں ہوگا كہ تم اللہ تعالى كى دعوت پر لبيك كہو گے اس حال ميں اللہ كى حمد كر رہے ہو گے_
6_روز قيامت حقيقتوں كا ظہور، انسانوں كو اللہ كى حمد پر اكسا ئے گااور انہيں گستاخى خدا سے روكے گا _
يوم يدعوكم فستجيبون بحمده

جملہ "تستجيبون بحمده" سے معلوم ہوتا ہے كہ يہ لبيك جبراً نہينكہيں گے بلكہ ممكن ہے كہ حقائق كا مشاہدہ انسانوں كو اللہ كى حمد پر اكسائے _
7_كفر اور ناشكرى صرف دنيا كى حد تك ہے_ آخرت مينحتى كفار بھى اللہ تعالى كى ثناء كريں گے_
يوم يدعوكم فستجيبون بحمده
يہ كہ يہاں "يدعوكم" كے مخاطب قيامت كے منكر ہوں تو معلوم ہوگا كہ وہ صرف دنيا كى حد تك كفر اور كفران نعمت كرسكتے تھے _ ليكن آخرت ميں حمد وثناء كريں گے _
8_قيامت كے ميدان ميں قدم ركھنے كے بعد برزخ كا زمانہ انسانوں كو كم محسوس ہوگا _
يوم يدعوكم ... و تظنون إن لبثتم إلّا قليل

يہ مطلب اس بناء پر ہے كہ يہاں "ان لبثتم" سے مراد برزخ ميں ٹھہرنا ہے جيسا كہ مفسرين نے بھى كہا ہے_
9_انسان ،قيامت مينحاضر ہو كر درك كريں گے كہ دنياوى زندگى كس قدر كم تھي_
يوم يدعوكم فستجيبون ... تظنون إن لبثتم إلّا قليل
اگر "إن لبثتم" سے مراد دنياوى زندگى ہوتو معلوم ہوگا زمانہ قيامت بہت طولانى ہے_ اس سے مندرجہ بالا مطلب واضح ہوگا_
10_دنيا اپنى طولانى ہونے كے تصور كے ساتھ بھى بہت جلد گذر جاتى ہے_
يقولون متى ہو قل عسى أن يكون قريباً ... تظنون إن لبثتم إلّا قليل

الله تعالى :
الله تعالى كے اخروى سوال 3
الله تعالى كو لبيك كہنے والے2
انسان :
انسانوں كا اخروى جواب 3;انسانوں كا روز قيامت حاضر كيا جانا 1;انسانوں كا روز قيامت حاضر ہونا 5
حمد :
الله تعالى كى اخروى حمد 5;الله تعالى كى اخروى حمد كے اسباب 6;الله تعالى كى حمد 2
دنيا:
دنيا كا كم ہونا 9، 10
عالم برزخ :
عالم برزخ كى مدت 8
قيامت :
قيامت كے بپاہونے كے آثار 8; قيامت ميں حاضر ہونے كے آثار 9; قيامت ميں حقائق كے ظاہر ہونے كے آثار 6; قيامت كى خصوصيات 1، 7
كفار:
كفار كى اخروى حمد 7
كفر :

كفر كى جگہ 7
گستاخى :
گستاخى كے موانع 6
مُردے :
مُردوں كا آخرت مينزندہ ہون
مشركين :
مشركين كى اخروى اتباع 2;مشركين كى اخروى زندگى 2;مشركين قيامت ميں 2
معاد:
معاد كى آسانى 4

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُواْ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلإِنْسَانِ عَدُوّاً مُّبِيناً (٥٣)
اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ صرف اچھی باتیں کیا کریں ورنہ شیطان یقینا ان کے درمیان فساد پیدا کرنا چاہے گا کہ شیطان انسان کا کھلا ہوادشمن ہے (53)

1_پیغمبر اسلام (ص) بندوں کو یہ پیغام پہنچانے میں ذمہ دار ہے کہ وہ لوگ گفتگو کے لیے بہترین بات کا انتخاب کریں _
وقل لعبادی یقولو التی ہی ا حسن
2_مؤمنین پر ذمہ داری ہے کہ وہ کفار اور مشرکین سے کلام اور رویہ میں بہترین روش اختیار کریں _
وقل لعبادی یقولوا التی ہی أحسن
مندرجہ بالا مطلب اس شا ن نزول کی بنیاد پر ہے جس میں آیا ہے کہ کفار کی طرف سے اذیت اور اہانت پر مؤمنین نے سخت رویہ رکھنے کا ارادہ کرلیا تھا_(مجمع البیان ج6، ص 5)اور اللہ تعالی نے
رسول اکرم (ص) کی طرف پیغام بھیجا کہ ان پر اعلان کریں کہ وہ بہترین کلام کو منتخب کریں _
3_انسان کی اللہ کے لئے عبودیت کا لازمہ یہ ہے کہ وہ اس کے دوسرے بندوں سے حسن سلوك رکھے _
قل لعبادی یقولو التی ہی أحسن
عبادی کی توصیف ممکن ہے مندرجہ بالا مطلب پر اشارہ کررہی ہو _
4_اللہ تعالی دوسروں کے نامناسب کلام اور رویہ کے مد مقابل انسان کے شائستہ کلام اور حسن سلوك کو پسند کرتاہے_

152
قل لعبادی یقولوا التی ہی أحسن
پچھلی آیات مینپیغمبر اسلام (ص) کو مسحور کہنے کے حوالے سے کفار کی ناروا بات کا تذکرہ ہوا ہے اور اس آیت مینخدا فرما رہا ہے کہ تم بہترین بات کرو تو ان تمام آیات سے مندرجہ بالا مطلب واضح ہورہاہے_
5_مؤمنین ،مشرکین کے پیغمبر (ص) کے ساتھ ناروا اور غیر منطقی رویّہ پر بہت ناراض تھے_
وقل لعبادی یقولو التی ہی ا حسن
آیت کی شان نزول میں آیا ہے کہ مؤمنین نے جب مشاہدہ کیا کہ پیغمبر (ص) کو کفار کی طرف سے اذیت وآزار کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو انہون نے رد عمل کے طور پر آپ (ص) سے جہاد کی اجازت چاہی تو یہ آیت نازل ہوئي_(مجمع البیان)
6_شیطان ہمیشہ سے انسانوں میں فتنہ وفساد ڈالنے کے عزائم سے رخنہ ڈالنے مینمصروف ہے_
إن الشیطان ینزغ بینہم
(نزغ) کا لغوی معنی یہ ہے کہ کسی کام میں فتنہ ڈالنے کے لئے داخل ہونا اسی طرح فریب اور دھوکا کے معنی میں بھی ہے _ (مفردات راغب ولسان العرب)
7_شیطان انسانوں کے درمیان اختلاف، غلط باتیں اور سخت رویہ پیدا کرنے میں ہمیشہ مصروف ہے_
یقولو ا التی ہی ا حسن إنّ الشیطان ینزغ بینہم
8_انسان کیا مؤمنین تك بھی شیطانی فتنوں اور اختلافات سے محفوظ نہیں ہیں_
إن الشیطان ینزغ بینہم
9_لوگوں کی ناشائستہ باتیں اور لڑائیاں شیطانی کاموں' فریب اور فتنوں کے لئے مناسب موقع ہے _
یقولوا التی ہی ا حسن إنّ الشیطان ینزغ بینہم
10_پیغمبر اسلام (ص) ،شیطانی تسلط اور اس کے فتنہ و فساد سے محفوظ ہے _
ان الشیطان ینزع بینہم
اگر چہ آیت میں مخاطب پیغمبر (ص) ہیں اور وہ الہی پیغام کو پہنچانے میں ذمہ دار ہیں لیکن شیطان کے اختلاف اور دشمنی ڈالنے میں وہ مخاطب نہیں ہیں اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اسلام (ص) شیطان کے نفوذ سے محفوظ ہیں_
11_کلام میں راہ حق سے بھٹکنا ،شیطانی وسوسوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے _
قل لعبادی یقولوا التی ہی ا حسن ان الشیطان ینزغ بینہم

پسندیدہ اور اچھی بات کرنے کی سفارش پھر اس کی علت "ان الشیطان ینزغ ..." ممکن ہے مندرجہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ کر رہی ہو _
12_اچھے کلمات کا استعمال اور شائستہ کردار ،شیطان کے نفوذ سے مانع اور اختلاف ودشمنی کے اسباب کو ختم کرتا ہے_
قل لعبادی یقولوا التی ہی أحسن إن الشیطان ینزغ بینہم
ان بناء پر کہ اللہ تعالی کا اچھے کلمات کے بارے

میں حکم دیناشیطان کے نفوذ کو روکنے کے لئے ہو تو مندرجہ بالا نکتہ واضح ہوتا ہے_
13_شیطان بغیر کسی تردید کے انسان کے ساتھ کھلم کھلا دیر ینہ دشمنی رکھتا ہے _
إن الشیطان کان للإنسان عدوًّ ا مبین
14_انسانوں کے ساتھ شیطان کی دشمنی انسانوں میں فتنہ وفساد برپا کرنے کے لئے اس کے نفوذ اور کوشش کے باعث ہے_
إن الشیطان ینزغ بینہم إن الشیطان کان للإنسان عدوّا مبین
جملہ"ان الشیطان کان للانسان " پچھلے جملہ "ان الشیطان ینزغ ..." کے لئے علت کی مانند ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان صرف فتنہ برپا کرنے اور دشمنی کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے_
15_انسان کا شیطان کی ازلی دشمنی و عداوت کی طرف توجہ اسے غلط کلام، اختلاف اودشمنی سے باز رکھتی ہے _
وقل لعبادی یقولواالتی ہی أحسن أن الشیطان ینزغ بینہم إن الشیطان کان للإنسان عدواً مبین
جملہ "ان الشیطان کان للانسان عدواً ..." کا اس جملہ "ان الشیطان ینزغ بینہم" کے لئے علت ہوناانسانوں کے لیے ایك تنبیہ ہے _
16_انسانوں کے درمیان شیطان کا فساد ڈالنا ان مواقع کی بناء پر ہے کہ جو خود انسان پیدا کرتے ہیں_
یقولوا التی ہی ا حسن إن الشیطان ینزغ بینہم إن الشیطان کان للإنسان عدواً مبین
مندرجہ بالا مطلب کی بنیاد یہ ہے کہ جملہ "إن الشیطان ینزغ بینہم " علت ہو اس جملہ کی کہ جس میں اچھے کلمات کی نصےحت کی گئي ہے_ یعنی چونکہ شیطان تمہاری غلط باتوں کی بناء پر فساد برپا کرتا ہے لہذا اچھے کلمات کو اختیار کریں_ اسی لئے شیطان کے نفوذ کے مواقع خود انسانوں کے ہاتھوں میں ہیں_

شيطان كى دشمنى كے آثار 14;شيطان كا اختلاف ڈالنا 8،7;شيطان كے رخنہ ڈالنے كے اسباب 14; شيطان كى دشمنى 6، 13; شيطان كے رخنہ ڈالنے كا موقع 9; شيطان كے وسوسوں كا موقع 11; شيطان كے رخنہ ڈالنے سے موانع 12; شيطان كا نفوذ 6;شيطان كے اغوا كرنے كے عوامل 14; شيطان كا مفسد كررنا 6، 10
عبوديت :
عبوديت كے آثار 4
عمل:
اچھے عمل كے آثار 12
كفار:
كفار سے رويہ كى روش 2
لڑائي :
لڑائي كے آثار 9
مشركين:
مشركين سے رويہ كى روش 2;مشركين كے رويہ كى روش 5;مشركين اور محمد (ص) 5
معاشرت:
معاشرت كے آداب3،4;اچھى معاشرت كى اہميت 4، 12;اچھى معاشرت كا موقع 3

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلاً (٥٤)
تمھارا پروردگار تمھارے حالات سے بہتر واقف ہے وہ چاہے گا تو تم پر رحم كرے گا اور چاہے گا تو عذاب كرے گا اور پيغمبر ہم نے آپ كو ان كا ذمہ دار بناكر نہيں بھيجا ہے (54)

1_پروردگار انسانوں كے حالات سے خود ان كى نسبت زيادہ آگاہ اور علم ركھتا ہے_
ربكم أعلم بكم
2_اللہ تعالى كى ربوبيت كا تقاضا ہے كہ وہ انسانوں
كے حالات پر مكمل طور پر آگاہى اور علم ركھے _
ربكم أعلم بكم
3_اللہ تعالى كى طرف سے بہترين اور شائستہ گفتگو كے انتخاب كى سفارش اللہ تعالى كا انسان كے بارے

ميں ہر حوالے سے علم كى بناء پر ہے_
قل لعبادى يقولوا التى ہى ا حسن ... ربكم أعلم بكم
بہترين گفتگو كے انتخاب كى نصےحت كے بعد اللہ تعالى كے انسان كى تمام جہات پر علم كا تذكرہ علت كى مانند ہے _ يعنى چونكہ اللہ تعالى انسانوں كے حالات سے آگاہ ہے لہذا يہ نصےحت كرتا ہے _
4_اللہ تعالى كے انسان كے تمام جوانب پر نگرانى اور علم پر توجہ كرنا انسان كو غلط باتوں سے اجتناب پر برانگيختہ كرتا ہے_
قل لعبادى يقولوا التى ہى ا حسن ... ربّكم أعلم بكم
بہترين گفتگو كے انتخاب كى نصےحت كے بعد اللہ تعالى كے انسان كى تمام جہات پر علم كا تذكرہ ممكن ہے اس بناء پر ہو كہ انسان اس چيز پر توجہ كرتے ہوئے نا مناسب باتوں سے پرہيز كرے_
5_بندوں پر رحمت يا عذاب كے نازل ہونے كے حوالے سے اللہ تعالى كى مشيت اس كے بندوں كے احوال پر وسيع علم وآگاہى كى بناء پر ہے_
ربّكم ا علم بكم ان يشا يرحمكم ا و إن يشا يعذّبكم
6_بندوں پر رحمت يا عذاب ،مشيت الہى كى بنياد پر ہے_
إن يشاء يرحمكم أو إن يشا يعذبكم

7_اللہ تعالی کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ انسانوں کو جزا یا سزا دے _
ربّکم ... إن یشا یرحمکم ا و إن یشا یعذّبکم
8_مؤمنین اپنے ایمان کے دھوکے میں نہ رہیں اور اپنی سعادت ابدی پر مطمئن نہ رہیں _
ربّکم ا علم بکم إن یشا یرحمکم ا و إن یشا یعذّبکم
یہ کہ "ربّکم" کا خطاب مؤمنین ہوں توآیت تعریضی ہے _ یعنی وہ یہ تصور نہ کریں کہ فقط ایمان رکھنے سے ان کی سعادت قطعی ہے محض اسی تصور پر دھوکہ میں رہیں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالی کا یہ اعلان کہ وہ تمہاری حالت سے بہت زیادہ اگاہ ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب کی تا یید ہوتی ہے_
9_اللہ تعالی کی طرف سے مشرکین کو رغبت دلائي گئي ہے کہ وہ پیغمبر اکرم (ص) اور قرآن کے مد مقابل دشمنی چھوڑ کر بہترین کلام کا انتخاب کریں_
قل لعبادی یقولوا التی ہی ا حسن ...إن یشا ےرحمکم أو إن یشا یعذّبکم
مندرجہ بالانکتہ کی بنیادیہ ہے کہ"عبا د ی "سے مراد پچھلی آیت میں اور اس آیت میں مشرکین ہوں اور اللہ تعالی نے ان سے چاہا ہے کہ وہ پیغمبر (ص) اور مؤمنین کے ساتھ ملاقات میں اچھے کلمات کا انتخاب کریں اور دشمنی چھوڑیں_
10_لوگوں کو ایمان کے لئے مجبور کرنا ،پیغمبر (ص) کی ذمہ داری اور کام نہیں ہے_
وماا رسلناك علیہم وکیل
"التوکیل" سے لغت میں مراد کسی شخص پر اعتماد کرنا اور اسے نائب قرار دینا ہے _ (مفردات

راغب) لہذا "و ما ا رسلناك علیہم وکیلاً " یعنی اے پیغمبر (ص) آپ (ص) کو لوگوں کی کفالت کے لئے نہیں بھیجا آپ (ص) صرف تبلیغ والا کام کریں اور انہیں ایمان کے لئے مجبور نہ کریں_

سزا:
سزا کا پیش خیمہ 7
سعادت :
سعادت پر مطمئن ہونے پرسرزنش 7
عذاب :
عذاب کی بنیاد 6;عذاب کا پیش خیمہ 5
قرآن مجید:
قرآن کے مد مقابل رویہ 9
مشرکین :
مشرکین کی حوصلہ افزائي 9
مؤمنین :
مؤمنین کی ذمہ داری 8

وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُوراً (٥٥)
اور آپ کا پروردگار زمین و آسمان کی ہر شے سے باخبر ہے اور ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی ہے اور داؤد کو زبور عطا کی ہے (55)

1_پروردگار عالم آسمانوں اور زمین میں تمام موجودات کے احوال سے ان کی نسبت زیادہ آگاہ ہے_
وربّك ا علم بمن فی السموات والأرض
2_پیغمبر اکرم (ص) اللہ تعالی کی خصوصی توجہ اور تربیت میں قرار پائے_
وربّك ا علم بمن فی السموات والأرض
اس پر توجہ کرتے ہوئے کہ اللہ تعالی تمام موجودات کا رب ہے اور خود بھی پچھلی آیت میں اپنا تمام انسانوں کے رب کی حیثےت سے تعارف کروایا لیکن اس آیت میں "ربّ" کو مفرد مخاطب کی ضمیر کی طرف مضاف کیا کہ اس سے مقصود پیغمبر (ص) ہیں _ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت (ص) اللہ تعالی کی خاص توجہ اورتربیت میں ہیں_
3_اللہ تعالی کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کے تمام موجودات سے آگاہ ہو_
ربّك ا علم بمن فی السموات والأرض
4_کائنات میں متعدد آسمان ہیں _
السموت
5_آسمانوں میں زمین کی مانند باشعور موجودات زندگی گزار رہے ہیں _
ا علم بمن فی السموات والأرض
"من" کا استعمال اکثر وبیشتر ذی شعور موجودات پر ہوتا ہے _ لہذا ممکن ہے اس آیت میں مندرجہ بالا نکتہ ہو _
6_انبیاء کے معنوی درجات مختلف ہیں اور ان میں سے بعض کو بعض پر برتری حاصل ہے_
ولقد فضّلنا بعض النببین علی بعض
7_اللہ تعالی کی طرف سے بعض انبیاء کو زیادہ فضیلت

انکی لیاقت وصلاحیت کے علم کی بناء پر عطا کی ہے_
وربّك ا علم بمن ...ولقد فضّلنا بعض النببین علی بعض
8_پیغمبر (ص) اللہ تعالی کے افضل اور برگزیدہ پیغمبروں میں سے ہیں_
ولقد فضّلنا بعض النببین علی بعض

"لقد فضلّنا بعض ..." کا مشرکین کے پیغمبر (ص) کے ساتھ رويّے کے بعد ذکر، ممکن ہے ان کے کسی پوشیدہ سوال یا اشکال کا جواب ہو کہ انہوں نے یہ سوال یا اشکال پیغمبر (ص) کی شخصیت کے بارے میں کیا ہو_
9_اللہ تعالی نے حضرت داود (ع) کو آسمانی کتاب زبور عطا کی _
واتینا داود زبور
10_حضرت داود (ع) اللہ تعالی کے افضل اور برگزیدہ پیغمبروں میں سے ہیں_
ولقد فضّلنا بعض النبیین علی بعض واتینا داود زبور
یہ کہ اللہ تعالی نے بعض انبیاء کی بعض انبیاء پر فضیلت کے ذکر کے بعد حضرت داود(ع) کا ذکر کیا' ممکن ہے یہ عام کے بعد خاص کے ذکر کے باب سے ہو اور مندرجہ بالا نکتہ کو واضح کر رہا ہو_
11_عن رسول اللہ (ص) قال: إنی کنت أول من إقرّ بربّی جلّ جلالہ وأوّل من ا جاب حیث أخذ اللہ میثاق النبیین ... _(1)
پیغمبر اسلام (ص) سے روایت ہوئي ہے کہ انہوں نے فرمایا : میں سب سے پہلا شخص ہوں کہ جس نے اپنے پروردگار کا اقرار کیا اور اس وقت میں نے سب سے پہلے جواب دیا تھاجب اللہ تعالی اپنے پیغمبروں سے عہد وپیمان لے رہا تھا_
12_النبی (ص) قال: ... ا مّا العشرون: ا نزل الزبور علی داود فی عشرین یوماً خلون من شہر رمضان وذلك قولہ فی القران:"واتینا داود زبوراً"(2)
پیغمبر (ص) فرماتے ہیں : جہانتك بیس (20) کی بات ہے یہاں مراد ماہ رمضان کی بیسیوں تاریخ مراد ہے کہ اس روز حضرت داود(ع) پر زبور نازل ہوئي جیسا کہ اللہ تعالی کلام ہے کہ وہ قرآن مجید میں فرما رہا ہے:" واتینا داوود زبوراً ..."
----

1) علل الشرایع ص 124_ ح1 _ ب 104_ نورالثقلین ج 3، ص 175، ح 255_
2) اختصاص مفید ، 47، بحارالانوار ج 9، ص 35، ح 20_

مؤمنين :
سب سے پہلا مؤمن 11

قُلِ ادْعُواْ الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلاَ يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلاَ تَحْوِيلاً (٥٦)
اور ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ خدا کے علاوہ جن کا بھی خیال ہے سب کو بلالیں کوئي نہ ان کی تکلیف کو د ور کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ ان کے حالات کے بدلنے کا (56)

1_پیغمبر (ص) پر ذمہ داری کہ وہ مشرکین کے بنائے ہوئے خدائوں کے خیال ہونے اور انکا مشرکین کی ہر قسم کی مصیبتوں اور تکلیفوں کو دور کرنے پر عاجز ہونے کا اعلان کریں _
قل ادعواالذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضرّ عنکم
2_اللہ تعالى کے سوا ہر معبود محض ايك تصوراتى طاقت ہے اور وہ لوگوں كى مشكلات اور پريشانياں دور كرنے پرعاجز ہے_
قل ادعواالذين زعمتم من دونہ فلا يملكون كشف الضرّ عنكم ولا تحويل
''الضرّ'' سے مراد باطنى يا جسمانى بدحالى ہے_

160
(مفردات راغب)
3_مشركين كے بے شمار خدائوں ميں كچھ زندہ باشعور اشياء بھى تھيں_
قل ادعوا الذين زعمتم من دونہ
''الذين'' عربى ادب ميں ذوى العقول يعنى صاحبان عقل كے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس اسم كا مشركين كے معبودوں كے لئے استعمال مندرجہ بالا نكتہ كى حكايت كررہاہے _
4_مشركين، اپنے تمام قابل حمد و عبادت خدائوں كو باشعور اور زندہ سمجھتے تھے_
قل ادعوا الذين زعمتم من دونہ
مندرجہ بالا مطلب كى بناء پہ احتمال ہے كہ ''الذين'' كيونكہ ذوى العقول كے لئے استعمال ہوتا ہے لہذا مشركين كے گمان كے مطابق ہے كہ وہ اپنے خدائوں كو باشعور سمجھتے تھے_
5_مستقل اور مطلق قدرت سے عارى چيز پرستش كے لائق نہيں ہے_
الذين زعمتم من دونہ فلا يملكون كشف الضرّ عنكم ولا تحويل
6_مشركين كا اللہ تعالى كے علاوہ دوسرے خدائوں اور معبودوں پر اعتقاد ،علم ويقين كى بناء پر نہ تھا بلكہ گمان واحتمال كى بناء پر تھا_
قل ادعواالذين زعمتم من دونہ
''زعم'' وہ بات اور كلام ہے كہ جس كے صحيح اور درست ہونے ميں ترديد ہو _ (لسان العرب)
7_مشركين اپنے خدائوں سے اميد ركھتے تھے كہ وہ ان كى مشكلات اور مصيبتوں كو حل كر كے مسرت ميں تبديل كرديں_
ادعواالذين زعمتم من دونہ فلا يملكون كشف الضرّ عنكم ولا تحويل
8_احتياج ،انسان كے اللہ تعالى كى طرف ميلان كے اسباب ميں سے ہے_
فلا يملكون كشف الضرّ عنكم ولا تحويل
مندرجہ بالا مطلب كى بناء پہ نكتہ ہے كہ اللہ تعالى مشركين كو اپنى طرف مائل كرنے كے لئے ياد دلارہا ہے كہ ميرے سوا كوئي بھى تمہارى ضرورت پورى نہيں كرسكتا _
9_مشركين كے خدا اور معبود مصيبت كو دور كرنے يا اس كو ايك فرد سے دوسرے فرد ميں منتقل كرنے يا اس مصيبت كى حالت بدلنے سے عاجز ہيں_
قل ادعواالذين زعمتم من دونہ فلا يملكون كشف الضرّ عنكم ولا تحويل
''تحويلاً'' سے مراد ممكن ہے كسى سے مصيبت كو دور كرنا اور اسے كسى دوسرے پر ڈالنا يا اس كى برى حالت كو بدل

كر اچھی حالت میں بدلنا ہے_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كی رسالت 1
احتیاج :
احتیاج كے آثار 8
ا نگیزه:

ا نگیزه كے اسباب 8
ایمان :
الله تعالی پر ایمان كے اسباب 8
باطل معبود :
باطل معبودوں سے امید 7;باطل معبود اور نقصان كو بدلنا 9;باطل معبود اور ضرور كو دور كرنا 9;باطل معبودوں كا عاجز ہونا 1، 2، 9;باطل معبودوں كا فضول ہونا 1، 2
شرك :
شرك كا بے منطق ہونا 6;شرك كا فضول ہونا 6
مشركین :
مشركین كی امیدیں7;مشركین كے باشعور معبود 3، 4;مشركین كی مشكلات كا حل ہونا 7;مشركین كا عقیده 4;مشكرین كے معبود9
مشكلا ت:
مشكلات كے حل كی درخواست 7
معبود:
معبود كی قدرت 5
معبودیت :
معبودیت كا معیار 5

أُولَـئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوراً (٥٧)
یہ جن كو خدا سمجھ كر پكارتے ہیں وه خود ہی اپنے پروردگار كے لئے وسیلہ تلاش كر رہے ہیں كہ كون زیاده قربت ركھنے والا ہے اور سب اسی كی رحمت كے امیدوار اور اسی كے عذاب سے خوفزده ہیں یقینا آپ كے پروردگار كا عذاب ڈرنے كے لائق ہے (57)

1_مشركین كے معبود بذات خود الله تعالی كے زیاده مقرّب بننے كے لئے وسیلہ اور راستہ كی تلاش میں ہیں_
أولئك الذین یدعون یبتغون إلی ربّهم الوسیلة
"اولئك" كا مشار الیہ پچھلی آیت میں "الذین

162

زعمتم" ہے كہ اس سے مقصود مشركين كے معبود ہيں_

2_وہ جو خود اللہ تعالى كے ثناء خواں ہيں اور اس كے تقريب كے لئے وسيلہ اور راہ كى تلاش ميں ہيں قابل پرستش نہيں ہيں_

أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربّهم الوسيلة

پچھلى آيت ميں مشركين كے معبودوں كى ناتوانى كا ذكر كرنے كے بعد فرما رہا ہے كہ وہ خود اس كے قرب كے لئے وسيلہ كى تلاش ميں ہيں_ يہ تلويحى بيان يہ نكتہ دے رہا ہے كہ ايسے معبود لائق عبارت نہيں ہيں_

3_اللہ تعالى كے تقرب كے لئے وسيلہ اور واسطہ كا انتخاب ايك جائز شي ہے_

ادعو ا الذين زعمتم من دونہ ... أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربّهم الوسيلة

يہ كہ اللہ تعالى نے مشركين كے معبود انتخاب كرنے ميں ان كے گمان كو ردكرتے ہوئے فرمايا ہے _ "أولئك الذين يدعون يبتغون ..."(وہ معبود جنہيں مشركين پكارتے ہيں وہ خود اللہ كے تقرب كے لئے وسيلہ ڈھونڈ رہے ہيں) گويا ان كے توسل كو صحيح قرار ديا گيا ہے معلوم ہوتا ہے توسل شرعاً جائز ہے_

4_توحيد كى طرف دعوت دينے والے اپنے معبود ہونے پر كوئي انگيزہ نہيں ركھتے تھے بلكہ وہ بذات خود اللہ كے زيادہ تقرب كے لئے وسيلہ اور راستہ كى تلاش ميں تھے_

أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة ايّهم ا قرب

مندرجہ بالا مطلب آيت ميں اس احتمال كى بناء پر ہے كہ "أولئك" كا مشارٌ اليہ"الذين يدعون" ہو تو اس بناء پر آيت مشركين كے اس عقيدہ كى نفى كر رہى ہے كہ جو حضرت عيسى (ع) يا ملائكہ كو اپنے معبود كے طور پر منتخب كرچكے تھے_ حالانكہ وہ تو خوداللہ تعالى كى طرف دعوت دينے والے تھے_

5_اللہ تعالى كى ربوبيت اس كے تقرب كے لائق ہے_

يبتغون إلى ربّهم الوسيلة

6_اللہ تعالى كى تعليمات كى طرف دعوت دينے والے ان ميں سے ہر ايك زيادہ سے زيادہ اللہ تعالى كے تقرب كے لئے كوشش وتلاش ميں ہيں_

أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربّهم الوسيلة أيّهم اقرب

مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ نكتہ ہے كہ "أولئك" سے مراد اللہ تعالى كى طرف دعوت دينے والے ہوں كہ مشركين ان كى پرستش كرتے ہيں تاكہ اللہ تعالى كا تقرب حاصل كريں اورا للہ تعالى مشركين كو فرما رہا ہے "كيسے انكى پرستش كرتے ہو حالانكہ وہ خود اللہ كے تقرب كے لئے واسطہ قرار ديتے ہيں تاكہ ہر كسى كا قرب الہى معلوم ہو سكے"

7_ بلندد رجہ كمال كے لئے كوشش كرنا اور اللہ تعالى كى قربت چاہنے ميں دوسروں سے سبقت كرنا ايك

163

عظيم اور قابل تعريف كوشش اورزحمت ہے_

أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة أيّهم أقرب

8_جہان ميں ايسے واسطے موجود ہيں كہ اللہ تعالى كے محضر ميں ان كى شفاعت مورد قبول ہے اور اللہ تعالى كے تقرب كے لئے ان سے توسل جائز ہے_

أولئك ... يبتغون إلى ربهم الوسيلة

اس بناء پر كہ أولئك سے مراد ملائكہ، انبياء اور صالحين ہوں اور يہ كہ اللہ تعالى نے ان كے عمل كو رد نہيں كيا _ مندرجہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_

9_مشركين كے معبود بذات خود اللہ تعالى كے عذاب سے ڈرتے ہيں اور اس كى رحمت كے اميدوار ہيں_

يرجو رحمتہ ويخافون عذابہ

10_اللہ تعالى كى تعليمات كى طرف دعوت دينے والے پروردگار كے تقرب كے لئے اس كا قريبى اور مقرّب ترين وسيلہ كو ڈھونڈنے كى كوشش ميں ہيں _

يبتغون إلى ربّهم الوسيلة أيّهم ا قرب

"أيّهم ا قرب" مبتدا اور خبر ہیں اور "ھم" ضمیر كا مرجع اسم جنس وسیلہ كی طرف لوٹتا ہے یعنی ان میں سے كون سب سے زیادہ مقرب خدا ہے كہ اس سے توسل كیا جائے_

11_اللہ تعالى كے عذاب وعقاب سے ڈرنے كے ساتھ ساتھ اس كی رحمت پر امید كا لازمی ہونا_

أولئك یرجون رحمتہ ویخافون عذابہ

12_اللہ تعالى كے عذاب وعقاب پر اس كی رحمت كا سبقت كرنا _

یرجون رحمتہ ویخافون عذابہ

جملہ "یرجون رحمتہ" كا جملہ "یخافون عذابہ" پر مقدم ہونا مندرجہ بالا مطلب كی طرف اشارہ كر رہا ہے_

13_اللہ تعالى كی تعلیمات كی طرف دعوت دینے والے اس كے تقرب كے لئے راستہ اور وسیلہ كی تلاش كے ساتھ ساتھ اس كی رحمت سے پر امید اور اس كے عذاب سے ڈرنے والے تھے_

یبتغون إلى ربّھم أیّھم ا قرب ویرجون رحمتہ وےخافون عذابہ

14_اللہ تعالى كی رحمت پر امید اور اسكے عذاب سے خوف اس كی ربوبیت كا تقاضاہے_

إلى ربہم الوسیلة ... ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ

15_اللہ تعالى كی رحمت پر امید اور اس كے عذاب كا خوف اللہ تعالى كے مقرّب لوگوں كو ابھارتا ہے كہ وہ زیادہ قربت پانے كے لئے وسیلہ اور راستہ تلاش كریں_

یبتغون إلى ربّھم الوسیلة ... ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ

مندرجہ بالا مطلب كی بناء یہ احتمال ہے كہ "أولئك" مبدا اور "الذین یدعون" خبر اور "یرجون رحمتہ ویخافون عذابہ" "الذین" كے لئے حال ہے_ یعنی وہ كہ جو اللہ كی رحمت سے امید اور اس كے عذاب پر خوف كی

حالت میں ہیں_ اللہ تعالى كو پكارتے ہیں اور اس كے تقرب كے لئے وسیلہ كی تلاش میں یہی امید و خوف وسیلہ كی تلاش میں انگیزہ پیدا كرتا ہے_

16_اللہ تعالى كا عذاب بہت سخت اور دہشت ناك ہے كہ اس سے پرہیز اور اجتناب ضروری ہے_

إن عذاب ربّك كان محذور

17_اللہ تعالى كے عذاب كی شدت، الہی تعلیمات كی طرف دعوت كرنے والوں كو اس سے خوفزدہ كرنے كا سبب ہے_

ویخافون عذابہ إن عذاب ربّك كان محذور

"إن عذاب ربك" علت "یخافون عذابہ" یعنی اس بات پر عذاب الہی سے خوف میں مبتلاء ہیں كہ پروردگار كا عذاب بہت سخت اور وہشت ناك ہے_

توسل:
توسل کے احکام 3;شفاعت کرنے والوں کے ساتھ توسل 8;جایز توسل 8
خوف:
عذاب سے خوف کے آثار 15;عذاب سے خوف کے اسباب 17;عذاب سے خوف کا پیش خیمہ 14;عذاب سے خوف 9، 11، 13
عذاب:
عذاب کے مراتب 16;خوفناك عذاب 16;
قدروقیمت: 7
کمال:
کمال کے لئے کوشش کی قدر وقیمت 7
مبلغین :
مبلغین کے خوف کے اسباب 17;مبلغین کا امید رکھنا 13;مبلغین کا تقرب 4، 6، 10 ، 13; مبلغین ك

خوف 13;مبلغین کی کوشش 4
مشرکین :
مشرکین کے معبودوں کا امیدر رکھنا 9; مشرکین
کے معبود 1
معبودیت :
معبودیت کا معیار 2

وَإِن مَّن قَرْيَةٍ إِلاَّ نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَاباً شَدِيداً كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُوراً (٥٨)
اور کوئي نافرمان آبادی ایسی نہیں ہے جسے ہم قیامت سے پہلے برباد نہ کردیں یا اس پر شدید عذاب نہ نازل کردیں کہ یہ بات کتاب میں لکھ دی گئي ہے (58)

1_تمام انسانی شہر، تمدن اور معاشرے قیامت سے پہلے پروردگار کے ذریعے یا مکمل طور پر نابود ہوجائیں گے یا اس کے عذاب کے ذریعے ویران ہوجائیں گے_
وإن من قرية إلّا نحن مهلكوہا قبل يوم القيامة
"قرية" لغت مینسکونت کی جگہ کو کہتے ہیں کہ جس کا اطلاق شہر اور گائوں پر ہوتا ہے_ (لسان العرب سے اقتباس)
2_قیامت سے پہلے تمام انسانوں کا مقدر موت ہے_
وإن من قرية إلّا نحن مهلكوہا قبل يوم القيامة أو معذبوہا عذاباً شديد
ہلاکت اور عذاب الہی دونوں موت سے کنایہ ہےں شاید یہ حقیقت بیان کرنے کا مطلب یہ ہو کہ تمام انسان قیامت سے پہلے مرجائیں گے حتّی کہ صالح لوگ طبعی موت سے جبکہ کافر عذاب سے نابود ہوں گے_
3_قیامت سے پہلے کفار اور حق مخالف مشرکین کے تمام معاشروں اور اقوام کا شرمناك مقدّر عذاب الہی میں گرفتار ہونا ہے_
وأن من قرية ألاّ نحن مهلكوہا قبل يوم القيامة

یہ کہ آیت فرما رہی ہے کہ تمام انسانی معاشرے قیامت سے پہلے یا ہلاك ہونگے یا عذاب سے دوچار ہونگے احتمال ہے کہ یہاں "مہلكوہا" سے مراد عام انسانوں کی ہلاکت ہو اور معذبوہا سے مراد کفار اور مشرکین کا عذاب ہو_
4_قیامت سے پہلے شہروں کی ویرانی اور تمام لوگوں کا مرنا ایك حتمی اور ناقابل تغیّر فیصلہ ہے کہ جو تقدیر الہی کی کتاب میں لکھا جاچکا ہے_

كان ذلك فى الكتب مسطور
"الكتاب " پر الف لام معرفہ اور عہد كا ہے تو اس سے مراد لوح محفوظ اور كتاب تقدير ہے_
5_اللہ تعالى كے پاس جہان كى تبديليوں اور حادثات كے حوالے سے پہلے ہى سے معين فيصلے موجود ہيں_
وإن من قرية إلّا نحن مہلكوہا ...أو معذبوہا ... كان ذلك فى الكتاب مسطور

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كے فيصلے 4، 5
انسان :
انسانوں كا انجام 2;انسانوں كى يقينى موت 4
تخليق :
تخليق ميں تبديليوں كى بنياد 5
تمدن:
تمدن كى تباہى 1
حق :
حق دشمنوں كا انجام 3;حق دشمنوں كا يقينى عذاب 3
شہر:
شہروں كى يقينى ويرانى 4
عذاب :
جڑ سے اكھاڑنے والا عذاب 3
قيامت:
قيامت كى علامات 1، 2، 3، 4
كفار:
كفار كا انجام 3;كفار كا يقينى عذاب 3
مشركين :
مشركين كا انجام 3;مشركين كا يقينى عذاب 3
معاشره:
قيامت سے پہلے معاشروں كى ہلاكت 1
موت:
موت كا يقينى ہونا 2

وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالآيَاتِ إِلاَّ أَن كَذَّبَ بِهَا الأَوَّلُونَ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُواْ بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالآيَاتِ إِلاَّ تَخْوِيفاً (٥٩)
اور ہمارے لئے منھ مانگى نشانياں بھيجنے سے صرف يہ بات مانع ہے كہ پہلے والوں نے تكذيب كى ہے اور ہلاك ہوگئے ہيں اور ہم نے قوم ثمود كو ان كى خواہش كے مطابق اونٹنى ديدى جو ہمارى قدرت كو روشن كرنے والى تھى ليكن ان لوگوں نے اس پر ظلم كيا اور ہم تو نشانيوں كو صرف ڈرانے كے لئے بھيجتے ہيں (59)

1_اللہ تعالى كى جانب سے معجزات كو بھيجنے كے لئے كوئي مانع نہيں ہے_
وما منعنا أن نرسل بالآيات
"الآيات " سے مقصود ،جملہ "واتينا ثمود الناقہ" يعنى ناقہ كے معجزه كے بارے ميں بات كے قرينہ كى مدد سے معلوم ہوا كہ ،معجزات ہيں_
2_پچھلى امتوں كے طلب كرده بعض معجزات اللہ تعالى كى طرف سے انہيں عطا كئے گئے_

وما منعنا أن نرسل بالآيات إلّا أن كذّب بهاالأوّلون
"ناقہ" كے ذكر كرنے سے معلوم ہوا كہ يہاں آيات سے مراد معجزات ہيں اور يہ كہ الله تعالى فرماتا ہے پچھلے لوگوں كا جھٹلانا ہمارى طرف سے معجزات كو بھيجنے سے مانع ہے _ معلوم ہوا الله تعالى نے انكى معجزه كى درخواست كا مثبت جواب ديا تھا_
3_مشركين اور كفار نے پيغمبر اكرم (ص) سے متعددمعجزات طلب كئے تھے_
وما منعنا ... إلّا أن كذّب بها الأوّلون
يہ كہ الله تعالى واضح انداز سے مشركين كو فرما رہا ہے كہ : "ہم نے پچھلے لوگوں كو جو بھى معجزه بھيجا انہوں نے اسے جھٹلايا اور يہ چيز معجزه بھيجنے سے مانع ہے" اس سے معلوم ہوتا ہے كہ صدر اسلام كے مشركين نے بھى بار بار معجزه كى درخواست كى تھي_

4_الله تعالى نے پيغمبر اكرم(ص) كے زمانہ كے بہانے كى تلاش ميں مشركين كى بار بار معجزه كى درخواست كا منفى جواب ديا ہے_
وما منعنا أن نرسل بالآيات إلّا أن كذّب بها الأوّلون
5_ گذشتہ لوگوں كا معجزوں كے ساتھ برتاؤ اور ان كا ان معجزوں كو جھٹلانا آنے والى نسلوں كے لئے معجزوں سے محروميت كا سبب بن
و ما منعنا أن نرسل بالآيات إلّا أن كذب بہا الأوّلون
6_گذشتہ اور پچھلے لوگوں كے عقائد اور كردار آئندہ لوگوں كے معنوى اور مادى ذرائع كے حصول يا ان سے محروميت ميں بنيادى كردار ادا كرتے ہيں_
وما منعنا أن نرسل بالآيات إلّا أن كذّب بها الأوّلون
7_گذشتہ مشرك وكافر امتوں نے اپنے طلب كرده معجزات كا مشاہده كرنے كے بعد انہيں جھٹلاديا اور ان كا انكار كرديا_
وما منعنا أن نرسل بالآيات إلّا أن كذّب بها الأوّلون
8_گذشتہ امتوں كى طرف سے اپنے طلب كرده معجزات كى تكذيب زياده معجزات طلب كرنے والوں كے بہانے باز اور جھوٹے ہونے كى دليل ہے_
وما منعنا أن نرسل بالآيات إلّا أن كذّب بها الأوّلون
يہ كہ گذشتہ امتوں كى طرف سے خود طلب كرده معجزات كى تكذيب الله تعالى كى طرف سے آنے والى امتوں كے لئے معجزات سے انكار كى دليل ہے _ ممكن ہے يہ امتوں كى غير صادق اور بہانے باز ہونے كى علامت ہو _ اسى لئے الله تعالى ان كے طلب كرده معجزات كا منفى جواب دے رہاہے_
9_پورى تاريخ ميں كفار اور مشركين كا الہى آيات اور انبياء كے معجزات كے مد مقابل ايك جيسا محاذ ، انگيزه اور كردار رہا ہے_
وما منعنا أن نرسل بالآيات إلّا أن كذّب بها الأوّلون
"الاوّلون"كى عبارت بتاتى ہے كہ بعد والے زمانے كے مشركين اپنے اسلاف كى سيرت پر تھے اور اگلوں كے فيصلے بعد والى نسلوں كو منتقل ہوئے_ يہ سب ان كے ايك ہى طرح كے انگيزے اور يكساں كردار كو واضح كر رہا ہے_
10_لوگوں كے لئے معجزه الہى كے آنے كى شرط يہ ہے كہ ان كے درميان اسے قبول كرنے كى استعداد ہو_
وما منعنا أن نرسل بالآيات إلّا أن كذّب بها الأوّلون
الله تعالى گذشتہ امتوں كے معجزات كو تكذيب كرنے كو آنے والى امتوں ميں معجزه نہ بھيجنے كا فلسفہ بتا رہا ہے _ اس سے معلوم ہوتا ہے كہ گذشتہ لوگوں كى حق قبول نہ كرنے والى روح آنے والے لوگوں ميں بھى تھى اور يہ بھى معلوم ہوا كہ معجزه كو بھيجنے سے پہلے اسے قبول كرنے كى استعداد ہو_

11_قوم ثمود كا اپنا مورد پسند معجزه كا تقاضا (ناقہ) الله تعالى كى طرف سے قبول ہوا _
و ء اتينا ثمود الناقہ

12_ناقہ، قوم ثمود كے لئے حق كو روشن اور ثابت كرنے والا معجزہ تھا _
واتينا ثمود الناقة مبصرة
"مبصرة" اسم فاعل كا صيغہ اور متعدى ہے_ اس كا معنى يہ ہے كہ قوم ثمود كا معجزہ ناقہ ،لوگوں كے درميان بصيرت پيدا كرنے كے لئے تھا_
13_قوم ثمود نے الہى معجزہ (ناقہ) كے مد مقابل برا روےّہ اختيار كيا اور اس سے ظالمانہ سلوك كيا_
و ء اتينا ثمود الناقة مبصرة فظلموا بھ
14_ معجزات اور آيات الہى كى تكذيب ان پر ظلم ہے_
كذّب بھا الأوّلون ... فظلموا بھ
15_قوم ثمود معجزات الہى كو جھٹلانے والوں كا واضح اور روشن مصداق تھے _
كذّب بھا الأوّلون و ء اتينا ثمود الناقة مبصرة فظلموا بھ
16_آيات الہى ميں سے ناقہ ثمود ان كے حق قبول نہ كرنے كى بناء پر ان كو خبردار كرنے كے لئے _
و ء اتينا ثمود الناقة ... وما نرسل بالآيات إلّا تخويف
17_اللہ تعالى كا معجزات بھيجنے كا ايك ہى ہدف ہے كہ انہيں حق قبول نہ كرنے پر خوف دلايا جائے _
ومانرسل بالآےات إلّا تخويف
18_حق قبول نہ كرنے والى اور ايات الہى كو جھٹلانے والى امتوں كو معجزات عطا كرنا ايك فضول اور اللہ تعالى كى شان سے دور كام تھا_
ومنعنا ا ن نرسل ... ومانرسل بالآيات إلّا تخويف
عبارت"ومانرسل بالآيات الاّ تخويفاً" (ہم نے سوائے ڈرانے كے معجزات نہيں بھيجے) ممكن ہے گذشتہ امتوں كى تكذيب كى بناء پر آنے والى امتوں كو معجزات بھيجنے پر اللہ تعالى كے انكار كى وضاحت ہو يوں كہ چونكہ معجزہ كا ہدف ڈرانا تھا اور امتيں اس كو جھٹلاديں تو اس حال ميں معجزہ فضول اور لغو كام ہوگا اور يہ اللہ تعالى كى شان سے دور ہے_
19_بعض آيات اور معجزات الہى كاہر زمانے ميں امتوں كے لئے ظاہر ہونا فقط انہيں خوف دلانے كے لئے ہے _
ومانرسل بالآےات إلّا تخويف
نرسل كا مضارع ہونا اور بالآيات كى باء سے تبعےض كا معنى بتا رہا ہے كہ اگر چہ طلب كردہ معجزات كا جواب نہيں ديں گے ليكن انسانى معاشروں كو خبردار كرنے كے لئے كبھى كبھى ڈرانے والى آيات بھيجتے رہا كريں گے _
20_ڈرانا اور خبردار كرنا قرآن مجيد كے تربيتى اور ہدايتى اہداف ميں سے ہيں _
ومانرسل بالآےات إلّا تخويفاً ... ونخوّفھم
21_معجزہ ،اللہ تعالى كا فعل ہے _
ومانرسل بالآےات الاّ تخويف
22_عن أبى جعفر(ع) فى قولہ:"و ما منعنا أن نرسل بالآيات" وذلك ا ن محمداً(ص) سا لہ قومہ ا ن يأتيہم بآية فنزل جبرائيل قال:

إنّ اللہ يقول :"ومامنعنا ا ن نرسل بالآيات إلى قومك الاّ أن كذب بھا الأولون" وكنّا إذا ا رسلنا إلى قرية آية فلم يؤمنوا بھا ا ھلكنا ہم فلذلك ا خرنا عن قومك الآيات" (1)اللہ تعالى كى اس كلام و ما منعنا ان نرسل بالآيات كے بارے ميں امام باقر (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ فرمايا :"واقعہ يہ ہے كہ پيغمبر(ص) كى امت نے آپ (ص) سے درخواست كى كہ ان كے لئے معجزہ لائيں تو جبرائيل (ع) نازل ہوئے اور كہا : اللہ تعالى نے فرمايا ہے:"وما منعنا أن نرسل بالآيات ..." ہمارى سنت يہ تھى جب بھى كوئي معجزہ كسى بستى كى طرف بھيجا اور وہ ايمان نہ لائے تو انہيں ہلاك كرديا _ پس اسى لئے آپ كى قوم كى طرف معجزات بھيجنے ميں دير كي"_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) سے معجزہ كى درخواست 3
آيات خدا :

....

1) تفسیر قمی ج2، ص 21_ نورالثقلین ج 3، ص 179 ، ح273_

171

کردہ معجزہ کے رد کا فلسفہ 22;معجزہ کا فلسفہ 17، 19;طلب کردہ معجزہ 2، 3، 87،11;معجزہ کی منشاء 21;معجزہ کو جھٹلانے والوں کا یکساں ہونا 9
ہدایت:
ہدایت کی روش 20

وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلاَّ فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي القُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلاَّ طُغْيَاناً كَبِيراً (٦٠)
اور جب ہم نے کہہ دیا کہ آپ کا پروردگار تمام لوگوں کے حالات سے باخبر ہے اور جو خواب ہم نے آپ کو دکھلایا ہے وہ صرف لوگوں کی آزمائشے کا ذریعہ ہے جس طرح کہ قرآن میں قابل لعنت شجرہ بھی ایسا ہی ہے اور ہم لوگوں کو ڈراتے رہتے ہیں لیکن ان کی سرکشی بڑھتی ہی جارہی ہے (60)

1_اللہ تعالی تمام انسانوں پر کامل احاطہ کئے ہوئے ہے_
إنّ ربك أحاط بالناس
2_وہ حقیقت کہ جسے پیغمبر (ص) نے خواب میں دیکھا اور

قرآن میں شجرہ ملعونہ ضروری تھا کہ یاد دلایا جائے_
وإذ قلنا لك ... والشجرة الملعونہ فی القران
حرف "إذ" سے پہلے "اذکر" مقدر ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے پیغمبر اسلام (ص) کو یاد کروایا ضروری تھا کہ یاد کروایا جائے_
3_اللہ تعالی کے لوگوں پر کامل احاطہ کا تقاضا ہے کہ اس کی نافرمانی سے ڈراجائے_
ومانرسل بالآیات إلّا تخویفاً ... إن ربك أحاط بالناس ... ونخوفهم
4_انسانوں کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنے اللہ تعالی کے کامل احاطہ پر توجہ رکھیں _
وإذ قلنا لك إن ربك أحاط بالناس
مندرجہ بالا نکتہ کی بناء یہ ہے کہ "اذ" کا تعلق "اذکر" مقدر سے ہو اس حال میں کہ پیغمبر (ص) کے علاوہ دوسرے تمام انسان بھی مخاطب آیت ہیں_
5_اللہ تعالی کی پیغمبر اکرم (ص) سے قرآن کریم کی آیات کے علاوہ بھی خصوصی باتیں ہوتی تھےں_
وإذ قلنا لك إن ربّك أحاط بالناس
مندرجہ بالا مطلب کی بناء دو ادبی نکتے ہیں:
1_ "إذ"، "اذکر" کے متعلق ہے (کہ جو مادہ "ذکر" سے ہے)_
2_ لك میں لام اختصاص کے لئے ہے_
تو اس صورت میں آیت کا معنی یوں ہوگا کہ : "اے پیغمبر اس نکتہ کو یاد کریں کہ جو اس سے پہلے خاص کرکے آپ کو کہا تھا " _ واضع رہے کہ ایسا نکتہ پچھلی آیات میں نہیں آیا اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر (ص) کو قرآن سے ہٹ کر دوسری تعلیمات بھی حاصل ہوئي ہیں _
6_آیات الہی کے مد مقابل امتوں کے یکساں کردار کا اعلان اور اگلوں کا رد عمل بعد والوں میں ہونے کا اعلان اللہ تعالی

كے تمام انسانوں پر احاطہ كى بناء پر ہے _
وما منعنا ا ن نرسل بالآيات إلّا إن كذّب بها الأوّلون ... إن ربّك أحاط بالناس
اللہ تعالى نے معجزہ طلبى ميں اگلوں كى بعد والوں كے ساتھ يكساں رفتار بتائي اور اپنا رد عمل سب كے لئے ايك جيسا قرار ديا اور يہ آيت اس كى علت بيان كرتے ہوئے فرما رہى ہے:" پروردگار لوگوں پر احاطہ كئے ہوئے ہے"_
7_پيغمبر (ص) اللہ تعالى كى خصوصى ربوبيت اور عنايت كے تحت_
إنّ ربك احاط بالناس
8_اللہ تعالى كى ربوبيت كا تقاضا ہے كہ وہ تمام انسانوں پر كامل احاطہ كئے ہوئے ہو_
إن ربك احاط بالناس
9_بعض حقائق ،پيغمبر اسلام (ص) كے لئے عالم خواب ميں واضح اور كشف ہوتے ہيں_
وماجعلنا الرو يا التى أرينك إلّا فتنة للناس

10_بعض خواب سچے ہوتے ہيں اور واقعيت كے ساتھ مطابقت ركھتے ہيں_
وما جعلنا الرو يا التى ا ريناك
11_وہ حقيت جسے خواب ميں پيغمبر (ص) نے ديكھا تھا اللہ تعالى كے ارادہ ومنشاء كے مطابق تھي_
وما جعلنا الرو يا التى ا ريناك
12_پيغمبر (ص) كو خواب ميں دكھائي گئي حقيقت ،لوگوں كو آزمانے كا ذريعہ تھى _
وما جعلنا الرو يا التى أريناك إلّا فتنة للناس
13_پيغمبر (ص) كو معراج ميں دكھائے گئے بعض حقائق لوگوں كے لئے آزمايش كا ذريعہ تھے_
وما جعلنا الرو يا التى أريناك إلّا فتنة للناس
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ ہے كہ "رو يا" سے مراد خواب نہ ہو بلكہ حالت بيدارى ميں مشاہدہ ہو كہ جس طرح لغت ميں بھى آيا ہے كہ كبھى كبھى بيدارى ميں بھى ہوتا ہے_ (لسان العرب) اور يہ بھى سورہ كى پہلى آيت معراج كى طرف اشارہ ہو_
14_پيغمبر اكرم (ص) كو عالم رئويا ميں حقائق دكھانا اللہ كے علمى احاطہ كا ايك جلوہ ہے_
إن ربك أحاط بالناس وما جعلنا الرو يا التى ا ريناك إلّا فتنة للناس _
15_قرآن ميں شجرہ ملعونہ لوگوں كے لئے وسيلہ آزمائشے _
إلّا فتنة للناس والشجرة الملعونةفى القران
16_اللہ بعض ملعون اوردھتكارے ہوئے لوگوں كو دوسرے لوگوں كے لئے وسيلہ آزمائشے قرار ديتا ہے_
وجعلنا ... الشجرة الملعونة فى القران
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ ہے كہ "شجرة الملعونة فى القران" سے مراد وہ لوگ ہوں كہ جن پر اللہ تعالى نے قرآن ميںلعن ونفرين كى ہے_
17_اللہ تعالى نے ہميشہ لوگوں كو شرك ' كفر اور نافرمانى كے برے انجام سے ڈرايا ہے _
ونخوّفهم
18_وہ حقيقت كہ جسے خواب ميں پيغمبر (ص) كو دكھايا گيا اور قرآن ميں شجرہ ملعونہ كا ذكر لوگوں كو انذار كرنے اور ڈرانے كے لئے ہے_
وماجعلنا الرو يا التى أريناك إلّا فتنة ... والشجرة الملعونة فى القران ونخوّفهم
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ نكتہ ہے كہ "نخوّفهم" كا بے واسطہ مفعول مقدر ہو جس طرح كہ بذلك ہے تو اس كا مطلب يہ ہے كہ ہم ان كے ذريعے لوگوں كو انذار كرتے ہيں _
19_اللہ تعالى كے اس انذار اور ڈرانے كے مد مقابل حق سے گريز اہل مكہ نہ فقط تسليم نہ ہوئے بلكہ ان ميں سركشى اور طغيان كے علاوہ كسى چيز كا اضافہ نہ ہوا_
و نخوّفهم فما يزيدهم إلّا طغيان
اگر چہ "ہم" كى ضمير "الناس" كى طرف لوٹ رہى ہے اور اسميں سب لوگ شامل ہوجاتے ہيں ليكن "ومايزيدہم" كے قرينہ

سے معلوم ہوت

ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جن کی ذات میں طغیان موجود ہے اور الہی وعظ سے یہ طغیان اور بڑھ جاتا ہے_
20_اللہ تعالی کے خبردار کرنے او ر ڈرانے کے بعد مکہ کے حق سے گریز لوگوں کا سرکش ہونا اور بڑے جرائم کا ارتکاب کرنا_
ونخوّفهم فما يزيدهم إلّا طغياناً كبير
21_بعض لوگ اس طرح حق سے دور ہیں کہ کوئي بھی حق بات چاہے وہ اللہ تعالی کاکلام ہی کیوں نہ ہو ' ان پر اثر نہیں کرتي_
ونخوّفهم فما يزيدہم إلّا طغياناً كبير
22_عن على (ع)قال:_ ان رسول الله (ص) ا خذتہ نعسة وہو على منبره فرا ى فى منامہ رجالاً ينزون على منبره نزوة القردة، يردّون الناس على أعقابہم القہقرى فاستوى رسول الله جالساً والحزن يعرف فى وجهہ فا تاه جبرائيل بہذه الآية: "وماجعلنا الرو يا التى أريناك إلّا فتنة للناس و الشجرة الملعونة فى القران ..." يعنى بنى أمية ..._(1)حضرت على (ع) سے روایت ہوئي ہے کہ آپ (ص) نے فرمایا : پیغمبر (ص) کو منبر پرایك لحظہ اونگھ آئي تو خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ بندروں کی طرح منبر رسول (ص) پر چڑھے ہوئے ہیں اور لوگوں کو (زمانہ جاہلیت کے) گذرے ہوئے لوگوں کی رسوم کی طرف لوٹا رہے ہیں _ پیغمبر (ص) اسی طرح بیٹھے ہوئے بیدار ہوئے تو ان کے چہرہ مبارك پر حزن و غم کے آثار نمودار ہوئے تو جبرائیل (ع) یہ آیت آپ (ص) کے لئے لائے: " وما جعلنا الرو يا التى أريناك الاّ فتنة للناس والشجرة الملعونة فى القران"_ يعنى بنى أميہ ..."_

....

1) صحیفہ سجادیہ ص 10، بحارالانوار ج 55، ص 350_

176

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلآئِكَةِ اسْجُدُواْ لآدَمَ فَسَجَدُواْ إَلاَّ إِبْلِيسَ قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيناً (٦١)
اور جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کرلیا سوائے ابلیس کے کہ اس نے کہا کہ کیا میں اسے سجدہ کرلوں جسے تونے مٹی سے بنایا ہے (61)

1_حضرت آدم (ع) کے سامنے فرشتوں کے سجدہ کا قصہ اور ابلیس کی نافرمانی یاد اور یاد آوری کے لائق ہے_
واذقلنا للملائکة إسجدوا الا دم فسجدو إلّا إبلیس
مندرجہ بالا مطلب کی بناء اس نکتہ پر ہے کہ "اذ"، "اذکر" یا "اذکروا" مقدّر کے متعلق ہے_
2_تمام فرشتوں کو آدم (ع) کے سامنے سجدہ کرنے کے بارے میں فرمان الہی کا دیا جانا_
قلنا للملائکة إسجدوا لا دم
3_ابلیس کے علاوہ تمام فرشتوں نے آدم (ع) کو سجدہ کرنے کے فرمان الہی کی اطاعت کي_
واذقلنا للملائکة إسجدوا لا دم فسجدوا إلّا إبلیس
4_ملائکہ کو آدم (ع) کے لئے سجدہ کے فرمان الہی کے وقت ابلیس گروہ ملائکہ کے درمیان تھا_
قلنا للملائکة إسجدوا لا دم فسجدوا إلّا إبلیس
ایسے فرمان کی نافرمانی میں ابلیس کا فرشتوں سے مستثنی ہونا بتا تا ہے کہ آدم (ع) کو سجدہ کے فرمان الہی کے وقت ابلیس ان کے درمیان تھا _ البتہ یہ نکتہ بتا نا بھی لازمی ہے کہ استثناء منقطع کا قول یہاں مندرجہ بالا نکتہ سے منافات نہیں رکھتا _

5_غير خدا كے لئے سجدہ تعظيم وتكريم كى خاطر خدا كى اجازت كے ساتھ جائز ہے _
قلنا ...إسجدوا لا دم فسجدو
فرشتوں كو آدم كے لئے سجدہ كے فرمان الہى سے معلوم ہوتا ہے كہ ايسے عمل ميں جب اس كى اجازت ہو تو كوئي مانع نہيں ہے_

6_ خمير شدہ مٹى كے موجود كے سامنے سجدہ كرنے كے حكم خداوندى كے سامنے ابليس كا تعجب انگيز انكار_
قال ء أسجد لمن خلقت طين
7_ابليس مٹى سے تخليق شدہ موجود كو اپنى جنس سے حقير اور پست سمجھتا تھا_
ء أسجد لمن خلقت طين
8_ابليس غير خاكى مخلوق تھا _
قال ء أسجد لمن خلقت طين
9_ابليس قياس كرنے والا اور صاحب اختيار ہے _
فسجدوا إلّا إبليس قال ء أسجد لمن خلقت طين
10_حضرت آدم(ع) دوعناصر مٹى اور پانى سے تخليق ہوئے_
خلقت طين
"طين" لغت ميں اس مٹى كو كہتے ہيں كہ جو پانى سے مخلوط ہو _(مفردات راغب)
11_ابليس كا اپنے آپ كو برتر سمجھنا اور آدم _ كى جنس كو حقير جاننا ' آدم(ع) كو سجدہ كرنے كے الہى فرمان سے نافرمانى اور سركشى كا سبب بنا_
واذقلنا للملائكة اسجدوا لا دم فسجدوا إلّا إبليس قال ء اسجد لمن خلقت طين
12_ابليس اہميت كا معيار جنس اور عنصر كو سمجھتا تھا_
ئا سجد لمن خلقت طين
13_جنس اور مادى عنصر كى بناء پر قدروقيمت جاننا شيطانى طريقہ ہے_
ئا سجد لمن خلقت طين
14_سوائے ابليس كے تمام فرشتوں كا فرمان الہى كے مطابق حضرت آدم (ع) كے مد مقابل خاضع ہونا اور ا سكى تكريم وتعظيم كرنا _
وإذ قلنا للملائكة سجدوا لا دم فسجدو الاّ إبليس
مندرجہ بالا نكتہ كى بنا يہ ہے كہ سجدہ كا لغوى معنى خضوع اور ذلت كا اظہار ہو_
15_الله تعالى كے فرامين كى نافرمانى كے تاريخى نمونے بيان كركے پيغمبر اكرم (ص) كے ساتھ قرآن كے ساتھ معارضہ كرنے ميں حوصلہ افزائي كرنا_
وإذقلنا للملئكة ... إلّا ابليس قال ء ا سجد لمن خلقت طين

قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَـذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إَلاَّ قَلِيلاً (٦٢)
کیا تونے دیکھا ہے کہ یہ کیا شے ہے جسے میرے اوپر فضیلت دیدی ہے اب اگر تونے مجھے قیامت تك کی مہلت دیدی تو میں ان کی ذریت میں چند افراد کے علاوہ سب کا گلا گھونٹتا رہوں گا (62)

1_اللہ تعالی کی طرف سے حضرت آدم (ع) کی عزت افزائي پر ابلیس کا اعتراض کرنا _

قال ا رئيتك ہذا الذی کرّمت عليّ
2_ابلیس نے اللہ تعالی سے آدم (ع) کواپنے اوپر برتری دینے اور عزت افزائي کرنے کا فلسفہ پوچھا _
قال ا رئيتك ہذا الذی کرّمت عليّ
"ا ريت " کی عبارت عام طور پر جملہ کے آغاز میں سوال کے لیے آتی ہے اور اس کا معنی "ا خبرني" ہے_ لہذا یہاں مراد یہ ہے کہ "اے خداوند مجھے بتا کہ کیوں آدم (ع) کو مجھ پر برتری دي؟"

3_ملائکہ کا آدم(ع) کے لئے سجدہ تکریم اور حضرت آدم(ع) کی ان پر برتری کا پیغام تھا_
اسجدوا لا دم فسجدوا ... قال" ارئیتك ہذا الذی کرّمت عليّ
4_ابلیس خود خواہ اور متکبر موجود ہے_
إلّا ابلیس قال ا سجد لمن خلقت طیناً قال ا رئیتك ہذا الذی کرّمت عليّ
5_ابلیس کا آدم (ع) پر اپنی برتری کا عقیدہ _
ہذا الذی کرّمت عليّ
6_ابلیس کا گمان کہ اللہ تعالی آدم (ع) اور ا س کی اولاد کی کمزوریوں اور خطرات کا شکار ہونے پرتوجہ نہیں رکھتا، لہذااس نے اللہ تعالی پر حضرت آدم کی تکریم پر اعتراض کیا_
ا رئیتك ہذا الذی کرّمت عليّ لئن أخّرتن إلی یوم القیامة لأحتنکن ذریّتہ
انسان کی تکریم پر اعتراض کرنے کے بعد یہ جملہ "لئن ا خرتن ... لا حتنکنّ ..."ممکن ہے کہ انسان کی کمزرویاں شمار کرنے اور ان کا تکریم کے قابل نہ ہونے کی خاطر ہو_
7_اللہ تعالی کی طرف سے ابلیس کو قیامت تك مہلت دینے کی صورت میں اس کا زمام امور کو ہاتھ میں لینا اور سوائے چند لوگوں کے باقی اولاد آدم _ کو گمراہ کرنے کی قسم اٹھانا_
لئن ا خرتن إلی القیامةلا حتنکنّ ذریّتہ إلّا قلیل
8_ابلیس،نوع انسان کے آغاز خلقت سے ہی ان کے خطرات میں گھرنے اوران پر اپنے تسلط کے امکان سے آگاہ تھا_
لئن أخرتن إلی یوم القیامة لا حتنکن ّ ذریّتہ_
9_قیامت کے دن کا آدم (ع) کی خلقت کے آغاز سے معین ہونا اور ابلیس کا اس سے آگاہ ہونا_
قال ... لئن أخرّتن إلی یوم القیامة
10_ابلیس کا اپنے آپ کو اللہ تعالی کے ارادہ کے مد مقابل مجبور سمجھنا اور اپنے کاموں کا اس کی اجازت سے مشروط سمجھنا _
لئن أخرتن ... لا حتنکنّ ذریّتہ
11_آدم _ کی آغاز خلقت میں ہی اس کی نسلوں میں سے بعض کے فریب نہ کھانے پر شیطان کی آگاہي_
لا حتنکنّ ذریّتہ إلّا قلیل

180
12_آدم _ کی اولاد کو گمراہ کرنے کے لیے ابلیس کا قسم کھانے اور حتمی ارادہ کرنے کے باوجود چھوٹے سے گروہ پر عدم تسلط کا اعتراف کرنا_
لأحتنکنّ ذریّتہ الاّ قلیل
13_اللہ تعالی کی طرف سے آدم (ع) کی تکریم، کا ابلیس کو اس کی اولاد کی دشمنی اور بدخواہی پر ابھارنا_
قال ء اسجد لمن خلقت طیناً_ قال ا رئیتك ہذا الذی کرّمت عليّ لئن أخرتن إلی یوم القیامة لا حتنکنّ ذریّتہ الاّ قلیل
یہ کہ ابلیس نے آدم (ع) کی اولاد کو گمراہ کرنے کے حتمی ارادہ سے پہلے اللہ تعالی کی طرف سے آدم (ع) کی تکریم اور اسے اپنے اوپر برتری دینے پر اعتراض کیا _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تکریم نے اسے دشمنی پر ابھارا_
14_بہت سے انسان وسوسوں میں مبتلا ہونے اور شیطانی تسلط میں آنے کے خطرے میں ہیں _
لا حتنکن ذریّتہ الاّ قلیل
15_شیطان حضرت آدم _ کو اپنے جال میں پھنسانے اور گمراہ کرنے پر عاجز اور ناامید_
لأحتنکنّ ذریّتہ الا قلیل
ابلیس کی اولاد آدم (ع) کو گمراہ کرنے پر تاکید اور حضرت آدم _ کا ذکر نہ کرنا ممکن ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_

آدم (ع) :
آدم (ع) کا خطرہ میں ہونا 6;آدم (ع) کی برتری 5; آدم (ع) کا قصہ 1، 2;آدم (ع) کی تکریم 3، 6;آدم (ع) کی تکریم کے آثار 1، 13;آدم (ع) کی تکریم کا فلسفہ 2 ; آدم (ع) کی گمراہی سے مایوسی 15;آدم (ع) پر سجدہ 3;آدم (ع) کے فضائل 3 ;

آدم(ع) كے ليے سجده كے آثار 3;
ابليس :
ابليس اور الله كى حاكميت 10;ابليس كا اعتراض1; ابليس كا اقرار 12; ابليس كا تسلط 8;ابليس كے تسلّط كى حدود11، 12;ابليس كا تكبر 4، 5;ابليس كا عجز 12،15;ابليس كا عقيده 5، 10 ; ابليس كا علم 8، 9، 11;ابليس كا گمراه كرنا 7، 12، 15;ابليس كا مقہور ہونا 10;ابليس كا مہلت طلب كرنا7;ابليس كا نظريہ 6;ابليس كا وسوسہ دينا 14;ابليس كى دشمنى كے اسباب 13;ابليس كى قسم 7، 12; ابليس كى مايوسى 15;ابليس كے عتراض كے اسباب 6; ابليس كے تقاضے 2
اكثريت:
اكثريت كا گمراه ہونا 14
الله تعالى :
الله تعالى كے اراده كے آثار 10
انسان:
انسان كے دشمن 13;انسانونكى خطرات ميں گھرنا 6، 8;انسانوں كى اقليت 7، 12 ; انسانونكى اكثريت كاگمراه ہونا7، 12; انسانونكى خطائيں 14;
شيطان :
شيطان كا تسلط 14

قيامت :
قيامت كا يقينى ہونا 9
ملائكہ :
ملائكہ كے سجده كے آثار 3

قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَاء مَّوْفُوراً (٦٣)
جواب مال كہ جا اب جو بهى تيرا اتباع كرے گا تم سب كى جزا مكمل طور پر جہنم ہے (63)

1_الله تعالى نے قيامت تك مہلت دينے كى ابليس كى درخواست كا جواب مثبت ديا ہے_
لئن ا خرتّن إلى يوم القيامة ... قال إذہب
2_ابليس اپنى نافرمانى كى وجہ سے الله تعالى كى بارگاه سے نكالا گيا _
قال إذہب
3_لوگوں كو ورغلانے كے لئے ابليس كے مہلت طلب كرنے كا الله تعالى نے مثبت جواب دي
لئن ا خرتّن إلى يوم القيامة لأحتنكنّ ذريّته ... قال إذہب فمن تبعك منهم
4_شيطان قيامت كے بپا ہونے تك ہميشہ زنده اور بنى نوع آدم كو گمراه كرنے ميں مشغول ہے_
لئن ا خرتّن إلى يوم القيامة لأحتنكنّ ذريّته الاّ قليلاً_ قال إذہب فمن تبعك
5_ ابليس اور ا سكے پيروكاروں كے لئے جہنم ايك يقيني عذاب ہے_
فمن تبعك منهم فإن جهنم جزاؤ كم

6_انسان كا ابليس كى پيروى كرنا انسانى كرامت كو ہاتھ سے دينے اور اس كے ہم سنخ ہونے كا باعث ہے_
فمن تبعك منہم فإن جہنم جزاؤكم
مفرد سے جمع كى طرف الہى خطاب كا متوجہ ہونا بتا رہا ہے كہ شيطان كے پيروكاراسى كے ساتھ قرار ديئے گئے ہيں اور ا س كے ہم سنخ ہيں_
7_شيطان ايك مختار اور مكلف ذات ہے_
اذہب فمن تبعك منہم فإن جہنم جزاؤ كم جزاءً موفور
ابليس اور اس كے پيروكاروں كو جہنم كا وعدہ واضح كر رہا ہے كہ ابليس پر بھى تكاليف الھيّہ تھيں چونكہ اصولى طور پر سزا ،اپنى ذمہ دارى سے منہ پھيرنے كى صورت ميں ہوتى ہے_
8_انسان ابليس كى پيروى كرنے اور نہ كرنے كى توانائي او ر اختيار ركھتا ہے_

فمن تبعك منہم فإن جہنم جزاؤ كم
ايك طرف انسان كى طرف پيروى كى نسبت دى گئي ہے اور دوسرى طرف اسے خبردار كيا گيا ہے_ يہ بتاتا ہے كہ انسان اپنى راہ اختيار كرنے ميں مختار ہے_
9_شيطان اور اس كے پيروكاروں كے لئے جہنم مكمل طور پر سزا ہے_
فإن جہنم جزاؤكم جزاءً موفور
"موفور" وفر سے ہے كہ اس كا معنى تام اور نقص سے خالى ہونا ہے _(مفردات راغب)

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُوراً (٦٤)
جا جس پر بھى بس چلے اپنى آواز سے گمراہ كر اور اپنے سوار اور پيادوں سے حملہ كردے اور ان كے اموال اور اولاد ميں شريك ہوجا اور ان سے خوب وعدے كر كہ شيطان سوائے دھوكہ دينے كے اور كوئي سچا وعدہ نہيں كرسكتا ہے (64)

1_لوگوں كو منحرف كرنے كے لئے ابليس كا اصلي طريقہ كار تحريك كرنا اور ابھارنا ہے_

واستفزز من استطعت منہم

بہت سے مفسرين كا ےہ خيال ہے كہ يہ تعبيرات "استفزز ... بصوتك و،" أجلب عليهم بخيلك ورجلك ... " ايك مثال ہے كہ اس ميں شيطان كو اس كمانڈر كے ساتھ تشبيہ دى گئي ہے كہ جس ميں وہ لشكر كشى كے ليے سب انسانوں كو دعوت ديتا ہے _
2_انسانوں كو منحرف كرنے اور ان ميں وسوسہ ڈالنے كے حوالے سے ابليس كى طاقت محدود ہے اور تمام انسانوں كو شامل نہيں ہے_
واستفزز من استطعت منهم
3_الله تعالى نے ابليس كى مہلت طلب كرنے كى درخواست كا مثبت جواب ديا ہے اور لوگوں كو منحرف كرنے كے حوالے سے اسے آزاد چھوڑديا ہے_
لئن اخرتن ... لا حتنكنّ ذريّتہ ...قال إذہب ... واستفزز من استطعت منهم
4_لوگوں ميں لغزش اور انحراف پيدا كرنے كے لئے ابليس كے اوزاروں ميں سے ايك اس كى مخصوص آواز ہے_
واستفزز من استطعت منهم بصوتك
5_انسانى روح وجان كا آوازوں اور نغمات كے مد مقابل گہرا اثر لينا _
واستفزز من استطعت منہم بصوتك
6_نغمات اور شيطانى پروپيگنڈے سے بعض لوگوں كامحفوظ رہنا_
استفزز من استطعت منهم بصوتك
7_ابليس كے پيروكار ،انسانى خصوصيات اور كرامت سے بے بہرہ ہيں اور دائرہ حيوانات ميں داخل ہيں_
واستفزز من استطعت منهم بصوتك
"صوت"سے مراد آواز اوربے معنى چيزہے جسے عموماًحيوانونكوابھارنے كے لئے استعما ل كياجاتا ہے _ پس شيطان كا آواز كے ساتھ تحريك كرنا اس كے پيروكاروں كو حيوانات كى مانند ہونا بتا رہى ہے_
8_ابليس كے پاس سواروں اور پيادوں كا لشكر ہونا اور وسيع حد تك اور مختلف انداز كے مددگار ہونا_
وأجلب عليہم بخيلك ورجلك
"خيل" گھوڑے كى اسم جمع ہے اور اس سے مراد سوار لشكر ہے اور "رجل" رجال كى اسم جمع ہے اور اس سے مراد پيادہ لشكر ہے_
9_ابليس كے پاس تيزى سے عمل كرنے والى طاقت اور آہستہ مگر ڈنسے مارنے والے عامل موجود ہيں_
وأجلب عليہم بخيلك ورجلك
10_ابليس كے نرم نرم نغموں كا اثر نہ ہونے كى صورت ميں اپنى تمام تر طاقتوں كو استعمال كرنا _
واستفزز ... وأجلب
11_ابليس كا انسانى مال اور نسل كو حرام كاموں كى طرف كھينچنے كى كوشش اور ان كو اپنے مخصوص مقاصد كى

خاطر استعمال كرنا_
وشاركہم فى الأموال والأولاد
12_مال اور اولاد شيطان كے نفوذ كرنے اور انسانى لغزش كے دو اہم مواقع ہيں _
وشاركهم فى الأموال والأولاد
13_انسان كے لئے اپنے مال اور اولاد كو شيطانى حملہ سے محفوظ كرنے پر بہت زيادہ حساسيت كى ضرورت_
وشاركہم فى الأموال والأولاد
يہ كہ الله تعالى نے شيطانى نفوذ كاراستہ مال اور اولاد كو شمار كيا ہے_ حقيقت ميں يہ ايك خطرے كا اعلان اور خبردار كرنا ہے كہ وہ كوشش كرے تاكہ وہ دونوں شيطانى دخالت سے محفوظ رہيں_
14_انسان كو اپنے دام ميں پھنسانے كے لئے وعدہ دينا اور آرزئوں ميں ڈالنا 'شيطانى چاليں ہيں_
وشاركہم ... وعدہم
15_ابليس اپنى تمام تر طاقت اور مختلف وسائل سے لوگوں كو منحرف كرنے كى كوشش كرتا ہے_
واستفزز ... بصوتك وا جلب ... وشاركہم ... وعدہم
16_شيطان كے تمام وعدے اور بشارتيں بے بنياد اور فريب ہيں _

ومايعدہم الشيطان إلّا غرور
"غرور" فعل "غرّ" كا مصدر ہے جسكا مطلب فريب اور مكر ہے_
17_عن محمد بن مسلم عن أبی جعفر(ع)قال: سا لتہ عن شرك الشيطان قولہ:" وشاركہم فی الأموال والأولاد" قال: ماكان من مال حرام فہو شريك الشيطان ... ويكون مع الرجل حين يجامع فيكون (الولد) من نطفتہ ونطفة الرجل إذا كان حراماً_(1)محمد بن مسلم روايت كرتے ہيں كہ ميں نے امام باقر(ع) سے الله تعالى كے اس كلام "وشاركہم فی الأموال والأولاد" ميں شيطانى شركت كے بارے ميں پوچھا تو حضرت (ع) نے فرمايا وہ جو مال حرام ہے وہ شيطانى شركت كا حصہ ہے اور جب بھى حرام جماع ہو تو شيطان مرد كے ساتھ ہوتا ہے وہ بچہ شيطان اور اس مرد كے نطفہ سے پيدا ہوتا ہے_
18_عن أبی عبدالله (ع) ... (فی قولہ) "وشاركہم فی الأموال والأولاد" ... قال: إن الشيطان ليجي حتّى يقعد من المرا ة كما يقعد الرجل منها ويحدث كما يحدث وينكح كما ينكح قلت : بأيّ شي : يعرف ذلك؟ قال: بحبناً وبغضنا، من ا حبّنا كان من نطفة العبد ومن ا بغضنا كان نطفة الشيطان_(2)
....

1) تفسير عياشى ج 2، ص 299، ح 102_ بحارالانوار ج101، ص 136، ح 5_
2) كافى ج 5، ص 502، ح 2_ نورالثقلين ج3، ص 183، ح291_

امام صادق(ع) سے اس كلام الہي: "وشاركہم فی الأموال والأولاد" كے بارے ميں روايت ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا : يہى شيطان خواتين پر سوار ہوتا ہے جس طرح مرد،ان پر سوار ہوتے ہيں_ اور وہى كچھ ان سے كرتا ہے كہ جو كچھ مرد كرتے ہيں_ راوى كہتا ہے كہ كس طرح يہ بات جانى جائے گى ؟ حضرت (ع) نے فرمايا : ہمارى محبت اور بغض كے حوالے سے جو بھى ہم سے محبت كرے وہ اپنے والد كے نطفہ سے ہے اور جو ہمارا بغض ركھے وہ شيطان كا نطفہ ہے"_
19_"قال الصادق (ع): من لم يبال وما قيل فيہ فہو شرك شيطان، ومن لم يبال أن يراه الناس مسيئاً فہو شرك شيطان، ومن اغتاب ا خاه المؤمن من غيرترة بينہما فہو شرك شيطان، ومن شغف بمحبة الحرام وشہوة الزنا فہو شرك شيطان ..._(1)امام صادق (ع) نے فرمايا: جسے يہ پرواہ نہ ہو كہ وہ كيا كہہ رہا ہے يا اس كے بارے ميں كيا كہا جارہا ہے اور وہ كہ جسے خوف نہ ہو كہ لوگ اسے گناہ كرنے كى حالت ميں ديكھيں گے اور وہ جو اپنے مؤمن بھائي كى غيبت كرتا ہے بغير اس كے كہ دونوں ميں دشمنى ہو اور وہ كے جس كے دل ميں حرام كى محبت اور زنا كى شہوت پيدا ہو (يہ وہ امور ہيں كہ) شيطان ان ميں اسكے ساتھ شريك تھا ..."

حرام کام :
حرام کاموں کے ارتکاب کے اسباب 11
روایت : 17، 18، 19
شیطان:
....

1) من لاےحضر5 الفقیہ _ج4 ، ص 299، ح 85_ نورالثقلین ج 3، ص 183 ح 292_

شیطان سے بچنا 6;شیطان کا گمراہ کرنا 6، 6 1 ; شیطان کی بشارتوں کا باطل 16;شیطان کے تسلط سے جنگ کرنا 13;شیطان کے دام11،12، 14; شیطان کے گمراہ کرنے کی روش 14;شیطان کے گمراہ کرنے کے اسباب 12;شیطان کے وعدوں کا باطل 6 1 ;شیطان کے وعدے 14;شیطانی شرکت 17،18، 19
فرزند:
فرزند کی حفاظت 13فرزند کا کردار 12
کرامت:
کرامت سے محروم لوگ 7
مال:
مال کی حفاظت 13;مال کا کردار 12

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَفَى بِرَبِّكَ وَكِيلاً (٦٥)
بیشك میرے اصلی بندوں پر تیرا کوئي بس نہیں ہے اور آپ کا پروردگار ان کی نگہبانی کے لئے کافی ہے (65)

1_ اللہ تعالی کے مقرب بندے، شیطان کے تسلّط سے محفوظ ہیں_
إن عبادی لیس لك علیهم سٰلطن
2_ اللہ تعالی کے حقیقی بندوں پر تسلّط کے لیے شیطان کی مختلف چالیں ناکام ہیں_
واستفزز ... وا جلب علیهم ... وشارکهم ... وعدہم ... إن عبادی لیس لك علیهم سلطان
3_شیطان کی پیروي، اللہ تعالی کی عبودیت سے خارج ہونا ہے_
إن عبادی لیس لك علیهم سلطان
کلمہ "عباد" کو "ي" متکلم کی طرف نسبت دینا شاید اس نکتہ کو بیان کر رہا ہو کہ نسل آدم (ع) سے ایسے لوگ بھی ہیں کہ ابلیس جن پر تسلط نہیں رکھ سکے گا _ یہ اس بات سے حکایت ہے کہ اللہ تعالی کی بندگی انسان کو ابلیس کے تسلط سے نجات دلاتی ہے اور شیطان کی پیروی انسان کو عبودیت کے وصف سے خارج کرتی ہے_
4_اللہ تعالی کی بندگی اور عبودیت، بہت بلند اور مستحکم مقام ہے_
إن عبادی لیس لك علیهم سلطان
کلمہ"عبادي" کو کسی اور صفت کی جگہ استعمال کرنا اور یہ بتانا کہ شیطان ایسی صفات کے حامل لوگوں پر تسلط نہیں پاسکتا مندرجہ بالا مطلب کو بیان کر رہا ہے_
5_اللہ تعالی کی بندگی اور عبودیت، شیطانی وسوسوں اور

لشکر کشیوں کے مد مقابل انسانوں کا بیمہ اور انہیں طاقت بخشنے والی ہے _
لأحتنكن ذريّتة ... إن عبادی لیس لك علیهم سلطان
6_تمام انسانوں کی نسبت اللہ تعالی کے محفوظ بندوں کی تعداد کاکم ہونا _
لأحتنكن ذريّتة إلّا قلیلاً ... إن عبادی لیس لك علیهم سلطان

"ان عبادی لیس لك علیہم سلطان" اس جملہ "الاّ قلیلاً" کو بیان کرنے کی مانند ہے _ یعنی یہ کہ شیطان نے کہا: سوائے تھوڑے لوگوں کے سب کو گمراہ کرونگا تو اللہ تعالی نے اس کی کلام کے مستثنی لوگوں کو بیان کیا ہے_

7_اللہ تعالی کا سب لوگوں کے لئے کارساز اور حامی ہونا کافی ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے کی ضرورت نہیں ہے_

وکفی بربك وکیل

8_اللہ تعالی کے مقرب بندوں کو شیطانی وسوں اور فساد کے مد مقابل الہی حمایت(حفاظت اور کارساز ہونا) حاصل ہے_

واستفزز من استطعت ... إن عبادی لیس لك علیہم سلطان وکفی بربك وکیل

"وکفی بربك وکیلاً" عبارت "ان عبادی ..." کے لئے علت ہوسکتا ہے لہذا عبارت کا مطلب یہ ہوگا کہ: ابلیس اس لئے اللہ تعالی کے بندوں پر تسلط نہیں پاسکتا چونکہ اللہ تعالی ان کا ایسا حامی ہے جوان کے لیے کافی ہے_

9_ابلیس کے تسلط سے محفوظ رہنے کے لئے لوگ اللہ پر توکل اور بھروسہ رکھنے کے محتاج ہیں _

لیس لك علیہم سلطان وکفی بربك وکیل

10_اللہ تعالی کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی حمایت کرے _

إن عبادی لیس لك علیہم سلطان وکفی بربك وکیل

11_فقط اللہ تعالی ہی انسانوں کو شیطانی تسلط اور نفوذ سے نجات دے سکتا ہے_

لیس لك علیہم سلطان وکفی بربك وکیل

12_پیغمبر (ص) کا اللہ تعالی کی خصوصی ربوبیت کے تحت اور شیطانی تسلط اور نفوذ سے محفوظ ہونا_

إن عبادی لیس لك علیہم سلطان وکفی بربك وکیل

مندرجہ بالا مطلب کی بنیاد اس نکتہ پر ہے کہ "ربك" میں "ك" سے مراد جیسا کہ مفسرین نے بھی احتمال دیا ذات پیغمبر اسلام (ص) ہو اس بناء پر کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر شیطانی تسلط کی نفی کی ہے ا سکے بعد بطور خاص پیغمبر (ص) کا ذکر کیاہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے_

13_"عن محمد الخزاعی قال: سمعت أبا عبداللہ (ع) یذکر فی حدیث غدیر خم انہ لما قال النبی (ص) لعلی (ع) ما قال ...: قال النبي(ص)

: ..."إن عبادی لیس لك علیہم سلطان ..." صرخ إبلیس صرخة فرجعت إلیہ العفاریت فقالوا: یا سیدناما ہذہ الصرخة ...؟ قال: واللہ من أصحاب علي(ع) ..._(1)محمد خزاعی کہتہ ہیں کہ : میں نے امام صادق (ع) سے سناکہ و ہ غدیر خم کے واقعہ کے بارے میں فرما رہے تھے کہ : جب رسول اللہ (ص) حضرت علی (ع) کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے تو انہوں نے اللہ تعالی کے اس فرمان ہے: "إن عبادی لیس لك علیہم سلطان"کے بارے میں فرمایااس وقت ابلیس نے چیخ ماری تو اس آواز سے عفریتوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور کہا اے ہمارے سردار یہ چیخ کس لئے تھی تو ابلیس نے کہا: اللہ کی قسم علی (ع) کے اصحاب کی وجہ سے ...

ابلیس:

ابلیس سے بچنے کے اسباب 9;ابلیس کا تسلط 9

اللہ تعالی (ص) (ع) :

اللہ تعالی کی حمایتوں کا پیش خیمہ 10;اللہ تعالی کی حمایتوں کاکافی ہونا7;اللہ تعالی کی حمایتیں8;اللہ تعالی کی ربوبیت 12;اللہ تعالی کے مختصّات7، 11;اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 10;اللہ تعالی کی طرف سے نجات ملنا 11

اللہ تعالی کے بندے:

اللہ تعالی کے بندوں کا گمراہ نہ ہونا 2;اللہ تعالی کے بندوں کا محفوظ ہونا 1;اللہ تعالی کے بندوں کی حمایت 10

انسان:

انسان کی معنوی ضروریات 7، 9;انسان کے گمراہ نہ ہونے کے اسباب 5;

بے نیازي:

غیر خدا سے بے نیازی 7

توحےد :

رَّبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُواْ مِن فَضْلِهِ إِنَّهُ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً (٦٦)
اور آپ کا پروردگار ہی وہ ہے جو تم لوگوں کے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تا کہ تم اس کے فضل و کرم کو تلاش کرسکو کہ وہ تمھارے حال پر بڑا مہربان ہے (66)

1_کشتیوں کی مسلسل حرکت اور ان پر جاری قوانین انسانی فائدہ کے لئے اور اللہ تعالی کی ربوبیت کا جلوہ ہے_
ربّکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحر لتبتغوا من فضلہ
2_زمین پر انسان کی تمام مادی ضروریات کو پورا کرنا اسی بات پر دلیل ہے کہ خداوند عالم قادر اور ان کی حمایت کے ہے کافی ہے_
وکفی بربك وکیلاً_ ربّکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحرلتبتغوا من فضلہ
یہ کہ اللہ تعالی نے اپنے کافی اور نگہبان ہونے کے تذکرہ کے بعد یہ ذکر کیا ہے کہ وہ انسانی فائدوں کی بناء پر کشیتوں کو حرکت میں لا تاہے ،ہوسکتا ہے مندرجہ بالا نکتہ کو واضح کر رہا ہو_
3_انسان کے طبیعی عطیات اور الہی نعمات کے حصول میں سمندروناور کشتیوں کا اہم اورموثر کردار ہے_
ربّکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحر لتبتغوا من فضلہ
4_سمندرونمیں مخفی طبیعی نعمات، لوگوں کے لئے الہی فضل ہیں_
ربّکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحر لتبتغوا من فضلہ

5_طبیعت میں پوشیدہ موجودات کا مطالعہ انسان کو ربوبیت خدائے واحد کی طرف راہنمائي کرنے والا ہے_

ربّكم الذى يزجى لكم الفلك فى البحر لتبتغوا من فضلہ
اللہ تعالى نے انسان كو اپنى ربوبيت كى طرف مائل كرنے كے لئے طبيعى نعمات كى طرف توجہ دلائي ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب سامنے آتاہے_
6_انسان كے ليے خدائي نعمتوں كا سرچشمہ خدا كا فضل و بخشش ہے_
ربّكم الذى يزجى ...لتبتغوا من فضلہ
7_الہى نعمات اور وسائل سے صرف سعى اور كوشش كى صورت ميں بہرہ مند ہوا جاسكتا ہے_
ربّكم الذى يزجي ...لتبتغوا من فضلہ
يہ كہ اللہ تعالى نے سمندورنميں اپنے فضل اور موجود وسائل سے فائدہ اٹھانے كو كلمہ "ابتغائ""مطلوبہ چيز كے ليے سعى وكوشش سے بيان كركے يہ بتايا ہے كہ وسائل سے فائدہ اٹھانے كے لئے كوشش اور تلاش ضرورى ہے _
8_پروردگار چاہتا ہے كہ انسان سمندروں جيسے مظاہر طبيعت سے فائدہ اٹھانے اور اپنى روزى پانے كے لئے سعى اور كوشش كرے_
ربّكم الذى يزجى لكم الفلك فى البحرلتبتغوا من فضلہ
9_اللہ تعالى ، انسان سے محبت اور رحم كرنے والا ہے_
إنہ كان بكم رحيم
10_انسانى ضروريات كو پورا كرنے كے لئے طبيعى نعمات كا آمادہ ہونا، اللہ تعالى كى وسيع رحمت كا تقاضا ہے_
ربّكم الذى يزجى لكم ... إنہ كان بكم رحيم
11_اللہ تعالى كى انسانوں كے لئے ربوبيت، اس كى وسيع رحمت كے ساتھ ملى ہوئي ہے_
ربكم ... إنہ كان بكم رحےم

اسماء وصفات:
رحيم 9
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كافضل 4;اللہ تعالى كى حمايت كے دلائل 2;اللہ تعالى كى ربوبيت 5;اللہ تعالى كى ربوبيت كى خصوصيات 11;اللہ تعالى كى ربوبيت كى علامات1;اللہ تعالى كى رحمت 9، 11 ;اللہ تعالى كى رحمت كے آثار 10;اللہ تعالى كى قدرت كے دلائل 2;اللہ تعالى كى نصےحتيں 8; اللہ تعالى كے فضل كے آثار 6;اللہ تعالى كے كافى ہونے كے دلائل 2
انسان:
انسان كى ضروريات كا پورا كرنا 2;انسانوں كا حامى 2;انسانوں كى حمايت 2;انسانوں كے فائدے 1
خلقت :
مخلوقات ميں مطالعہ كے آثار 5
روزي:

روزى كے لئے كوشش 8
سمندر:
سمندرونسے فائدہ اٹھانا 8;سمندونكے فوائد 3
كشتياں :
كشتيوں كى حركت كے آثار 1;كشتيوں كے فوائد 3
كوشش :
كوشش كے آثار 7
مادى وسائل:
مادى وسائل كا پخيمہ 7;پشمادى وسائل كى بنياد 10

معاش:
معاش کے پورا ہونے کی اہمیت 8
نعمت:
دنیاوی نعمتیں 4;سمندوری نعمتیں 4;نعمت سے فائدہ اٹھانے کا پیش خیمہ 7;نعمت کو حاصل کرنے کا پیش خیمہ 3;نعمت کی بنیاد 6، 10;نعمتوں سے فائدہ اٹھانا 8
ہدایت:
ہدایت کے اسباب 5

وَإِذَا مَسَّكُمُ الْضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَن تَدْعُونَ إِلاَّ إِيَّاهُ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الإِنْسَانُ كَفُوراً (٦٧)
اور جب دریا میں تمھیں کوئي تکلیف پہنچی تو خدا کے عالوہ سب غائب ہوگئے جنھیں تم پکار رہے تھے اور پھر جب خدا نے تمھیں بچا کر خشکی تا پہنچادیا تو تم پھر کنارہ کش ہوگئے اور انسان تو بڑا ناشکرا ہے (67)

1_سمندری سفر کے خطرناك لمحات، انسان کے خدائے واحد کی طرف میلان، اس کی طرف متوجہ ہونے اور اس کے غیر کو بھول جانے کا پیش خےمہ ہیں_
وإذا مسكم الضرّ فى البحر ضلّ من تدعون إلّا إيّاه
2_زندگی کے مشکل اوقات اور وہ خطرناك لمحات کہ جن سے نجات کی کوئي امید باقی نہ رہے انسان کے اندر خدا کی طرف میلان کی فطرت کو بیدارکردیتے ہیں _
وإذا مسكم الضرّ ... ضلّ من تدعون إلّا إيّاه

بہت ساری مشکلات مینسے سمندرکی مشکلات کہ جس میں ممکن ہے کہ انسان پھنس جائے اس وجہ سے ہے کہ سمندر کی طلاطم خیز موجوں سے رہائي کی نجات ممکن نہیں ہے_
3_انسان خطرناك گرداب میں پھنس کر نہ صرف الله تعالی کی طرف توجہ پیدا کرتا ہے بلکہ اسے ایسی واحد قدرت سمجھتا ہے کہ جو اس یقینی موت سے نجات دلاسکتی ہے _
وإذا مسكم الضرّ فى البحر ضلّ من تدعون إلّا إيّاه
4_دشوار لمحات میں غیر خدا قوتوں کی ناتوانی واضح ہوجاتی ہے اور ظاہری اسباب سے امید ختم ہوجاتی ہے_
وإذا مسكم ... ضلّ من تدعون إلّاإيّاه
5_انسان فطرتی طور پر موت اور عدم سے بچتے ہیں اور بقا کے خواہش مند ہیں _
وإذا مسكم الضرّ فى البحر ضلّ من تدعون إلّا إيّاه
الله تعالی نے یہ جوفرمایا ہے کہ : جب انسان خطرے کو محسوس کرتے ہیں توصرف اس کی طرف منہ کرتے ہیں تا کہ وہ انہیں موت سے نجات دلائے یہ اس چیز سے حکایت ہے کہ وہ بقاء کے خواہش مند اور موت سے گریز کرتے ہیں_
6_انسان موت جیسے خطرات لمحات سے نجات پانے کے بعد الله تعالی کو بھول جاتے ہیں اور حق سے منہ پھیرلیتے ہیں _
فلمّا نجّكم إلى البرّ أعرضتم
7_ان خطرات سے نجات کہ جن سے حتمی طورپر موت آتی ہے صرف الله تعالی کی عنات کی صورت میں ممکن ہے_
وإذا مسكم الضرّ فى البحر ضلّ من تدعون إلّا إيّاه فلمّا نجّكم إلى البر

8_آسائشے اور امن ہونے کا احساس انسان کے نعمت کی ناشکری کی طرف میلان پیدا کرنے کا پیش خیمہ ہے_
فلمّا نجكم إلى البرّ أعرضتم وكان الإنسان كفور
9_انسان ناشكرا محض اور حق ناشناس موجود ہے_
وكان الإنسان كفور
"كفور" مبالغہ كا صيغہ ہے كہ جو كفران نعمت ميں مبالغہ كے ليے ہے(يعنى نعمت كو بھول جانا)
10_خطرات سے نجات پانے كے بعد اللہ تعالى كى ياد سے غفلت، انسانى حق نہ جاننے والى شديد خصلت كى بناء پر ہے _
فلما نجكم إلى البرّ أعرضتم وكان الإنسان كفور
جملہ "وكان الإنسان كفوراً" كہ جو انسانوں كى ايك عام سى خصلت بيان كررہاہے گذشتہ مطالب كى علت كے قائم مقام ہے_

آسائشے:

193
آسائشے كے آثار 8
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى طرف سے نجات دينا 7;اللہ تعالى كى عنايت كے آثار 7;اللہ تعالى كے مختّات 7 ;
امن:
امن كے آثار 8
انسان :
نسان كى صفات 9، 10;انسان كى فطرت 2; انسان كى ناشكرى 9;انسان كى ناشكرى كے آثار 10;انسانوں كى غفلت 6
ايمان :
اللہ تعالى كى قدرت پر ايمان 3;اللہ تعالى كے نجات دينے پر ايمان 3;توحيد پر ايمان كاپيش خيمہ 1
توحيد :
توحيد كا پيش خيمہ 3
حق:
حق سے دورى 6
حادثات :
حادثات سے نجات كى بنياد 7
خطرہ:
خطرہ سے نجات كے آثار6،10;
ذكر :
اللہ تعالى كے ذكر كا پيش خيمہ 3
زندگي:
زندگى ميں مشكلات كے آثار 2
سختى :
سختى سے نجات كے آثار 6;سختى كے آثار 2;
سفر:
سمندرى سفر مينخطرات كے آثار 1
غفلت :
امن كے وقت غفلت 6;خدا سے غفلت كا پيش خيمہ 6، 10;غير خدا سے غفلت كا پيش خيمہ 1
فطرت:
خدا كى تلاش كى فطرت 2;فطرت كو متبسہ كرنے كا پيش خيمہ 2،3

قدرت:_
غير خدا كى قدرت كا بے اثر ہونا 4
مبتلاء ہونا:
سختى ميں مبتلا ہونے كے آثار 3، 4
موت:
موت سے فرار 5;موت سے نجات كى بنياد 7
ناامیدي:
طبيعى اسباب سے نا اميدى 4
ناشكرى :
نعمت كى ناشكرى كا پيش خيمہ 8

194

أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِباً ثُمَّ لاَ تَجِدُواْ لَكُمْ وَكِيلاً (٦٨)
كيا تم اس بات سے محفوظ ہوگئے ہو كہ وہ تمھيں خشكى ہى ميں دھنسا دے يا تم پر پتھروں كى بوچھار كردے اور اس كے بعد پھر كوئي كارساز نہ ملے (68)

1_خطرات اور مشكلات سے نجات پانے والے ناشكرے لوگوں كو الله تعالى كاديگر خطرات اور مہلكات ميں گرفتار ہونے سے خبردار كرنا_
فلما نجكم إلى البر أعرضتم ... أفأمنتم أن يخسف بكم
2_ايك مقام ہلاكت سے انسان كى نجات ،اس كے ہميشہ الہى قہر سے نجات كى دليل نہيں ہے_
نجكم إلى البرّ ... ا فأمنتم أن ےخسف بكم جانب البرّ
3_ زمين ميندھنسنے يا سنگريزوں كے طوفان ميں شكار ہونے كے امكان كى صورت ميں ہميشہ امن كا احساس كرنا فضول ہے_
فلما نجكم إلى البر أعرضتم ... ا فأمنتم أن يخسف بكم جانب البرّ أو يرسل عليكم حاصب
"خسف" فعل "ےخسف " كا مصدر ہے اور لغت ميں دھنسنے كے معنى ميں ہے_ جبكہ "البر"، "بحر" (دريا) كے مد مقابل خشكى كے معنى ميں ہے_
4_الہى نعمتوں كى ناشكرى كرنے اور حق كى قدردانى نہ كرنے والے دنياوى عذاب مثلاً زمين ميں دھنسنا اور سنگريزوں كے طوفان ميں پھنسنے كے خطرہ ميں ہيں_
وكان الإنسان كفوراً_ ا فأمنتم أن ےخسف بكم ... أو يرسل عليكم حاصب
5_زمين اور طبيعت كے تمام مظاہر ارادہ الہى كے اجراء كے مقام ہيں _
أفأمنتم أن يخسف بكم جانب البرّ أو يرسل عليكم حاصب

195
6_موت لانے والے طبيعى حادثات انسانوں كو متوجہ كرنے والے وسيلہ ا ور ان كى تربيت كرنے والے اسباب ميں سے ہيں_
أفأمنتم أن يخسف بكم جانب البرّ أو يرسل عليكم حاصب
يہ كہ الله تعالى ان لوگوں كو جو خطرات سے بچنے كے بعد خدا سے دور ہوجاتے ہيں خبردار كر رہا ہے كہ كبھى بھى امن و امان كا احساس نہ كرو _ اس سے معلوم ہوتا ہے كہ ان حادثات كى طرف توجہ ممكن ہے انسان كے متوجہ ہونے اور تربيت پانے كے اسباب ميں سے ہو_
7_انسان ہميشہ سے طبيعى حادثات سے پيدا ہونے والے خطرات كى زد ميں ہے_
ضلّ من تدعون إلّا إيّاہ فلمّا نجّكم إلى البر ... أن يخسف بكم جانب البرّ أور يرسل عليكم حاصب

8_اللہ تعالی کے سوا کوئي اورپناہ گاہ بھی طبیعی حوادث سے آنے والی یقینی موت سے نجات نہیں دے سکتي_
وإذا مسّكم الضّر فی البحر ضلّ من تدعون إلّا إيّاه فلمّا نَجّا كم إلی البرّ أعرضتم ...أفأمنتم أن يخسف بكم جانب البرّ أو يرسل عليكم حاصب
یہ کہ اللہ تعالی نے اس سے پہلی آیت میں فرمایا کہ انسان خطرات میں پڑنے کی صور ت میں فقط اللہ تعالی اور اس کی نجات دینے والی قدرت کی یاد میںپڑجاتا ہے اور نجات پانے کے بعد بھول جاتا ہے_ اور بعد والی آیت میں خبردار کیا گیا ہے کہ کبھی بھی امن کا احساس نہ کرو_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ صرف وہ ہے کہ جو انسان کو یقینی موت سے نجات دے سکتا ہے_
9_انسان موت لانے والے حوادث کے گرداب میں پھنسنے کے وقت اللہ تعالی کے سوا اپنی نجات کے لئے کسی کو کارساز اور پناہ گاہ نہیں پا تا_
ثم لا تجدوا لكم وكيل
10_ہر حال (امن اور خطرہ کے حالات) میں اللہ تعالی کی قدرت اور حاکمیت پر توجہ کا ضروری ہونا_
نجّا كم الی البرّ ...أفأمنتم أن يخسف بكم ... أو يرسل عليكم حاصباًثم لا تجدوالكم وكيل

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے غضب سے بچنا 2;اللہ تعالی کا انزار1;اللہ تعالی کے مختصاّت8;اللہ تعالی کے ارادہ کے مقام اجرائ5;اللہ تعالی کی طرف سے نجات بخشی 8، 9
امن :
بے جا امن کا احساس 3
انسان :
انسانوں سختی میں ہونا 9
تنبیہ :
تنبیہ کے اسباب 6
تربیت :

196
تربیت کے اسباب 6
حادثات:
حادثات کا خطرہ 7;حادثات کا کردار 6
ذکر :
اللہ تعالی کی حاکمیت کے ذکر کی اہمیت 10;اللہ کی قدرت کے ذکر کی اہمیت 10;اللہ کے ذکر کا پیش خیمہ 9
ڈرانا:
عذاب سے ڈرانا 1، 4;ہلاکت سے ڈراونا 1
زمین :
زمین کا کردار 5;زمین میں دھنسنا 3، 4
طبیعی اسباب :
طبیعی اسباب کا کردار 5
طوفان:
سنگریزوں کا طوفان 3
عذاب :
سنگریزوں کے طوفان کے ساتھ عذاب 4; عذاب کا خطرہ 4;عذاب کے وسائل 4
مصیبتیں:

طبیعی مصیبتوں سے نجات کی بنیاد 8;طبیعی مصیبتوں کا خطرہ 7;طبیعی مصیبتوں کا کردار 6; طبیعی مصیبتیں 3
موت:
موت سے نجات کا منشاء 8
ناشکری کرنے والے:
ناشکری کرنے والے کو ڈرانا 1;ناشکری کرنے والوں کی سزا 4
نجات پانے والے:
خطرے سے نجات پانے والوں کو ڈراونا 1
ہلاکت:
ہلاکت سے نجات کا محدود ہونا 2;ہلاکت کا خطرہ 3

أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لاَ تَجِدُواْ لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعاً (٦٩)
یا اس بات سے محفوظ ہوگئے ہو کہ وہ دوبارہ تمھیں سمندر میں لے جائے اور پھر تیز آندھیوں کو بھیج کر تمھارے کفر کی بنابپر تمھیں غرق کردے اور اس کے بعد کوئي ایسا نہ پاؤ جو ہمارے حکم کا پیچھا کرسکے (69)

1_خطرہ سے رہائي پانے والے ناشکرے لوگوں کو دوبارہ اسی خطرہ میں گرفتار ہونے کے حوالے سے

اللہ تعالی کا خبردار کرنا_
أم أنتم أن یعید کم فیہ تارة أخری
2_ناشکرے اور حق سے منہ پھیرنے والے لوگ کسی صورت اور شرائط میں بھی اللہ تعالی کے دنیاوی عذاب سے سمندر اور خشکی میں امان میں نہیں ہیں_
فلمّا نجّکم إلی البرّ ا عرضتم ... ا م امنتم أن یعیدکم فیہ تارة أخری _
3_سمندر کے خطرہ سے نجات پانے والوں کا دوبارہ سمندری طوفان میں گھرنے اور غرق ہونے کا امکان _
أم أمنتم أن یعیدکم فیہ تارة أخری
4_حق سے دور انسان لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہونے والے اور آرام وامن کے دلدادہ ہیں _
أفا منتم أن ےخسف بکم ... أم أمنتم أن یعیدکم فیہ
مندرجہ بالا مطلب کی بنیاد یہ ہے کہ حق سے دور لوگ سمندر کی موجوں سے نجات پانے کے بعد اپنی چند روزہ آسائشے میں گم ہوگئے اور اللہ کی یاد سے غافل ہوگئے_
5_طوفانی اور توڑنے والی ہوائیں اللہ سے منہ پھیرنے والوں کے الہی عذاب کے اسباب میں سے ہیں_
یعیدکم ... فیرسل علیکم قاصفاً من الریح فیغرقکم بما کفرتم
مصدر"قصف" سے قاصف کا معنی توڑنے والا ہے_ (مفردات راغب)
6_مشکلات سے نجات کے بعد اللہ تعالی کی یاد سے غفلت، حق سے انکار اور کفران نعمت کا ایك نمونہ ہے_
ا عرضتم ... فیغرقکم بما کفرتم
کیونکہ اللہ تعالی نے اپنی یاد سے دوری کو "کفر" (کفر تم)سے تعبیر کیا ہے پس معلوم ہوا اللہ سے دوری اس سے کفر ہے _
7_اللہ تعالی سے کفر، مصیبتوں کے وسیلہ سے سزا ہونے کا موجب ہے_
فیرسل علیکم قاصفاً من الریح فیغرقکم بما کفرتم
8_اللہ تعالی کے خبردار کرنے کے باوجود عبرت حاصل نہ کرنے والوں کے لئے دنیاوی عذاب و ہلاکت میں مبتلاہونے کا امکان ہے_
فلما نجکم إلی البرّ ا عرضتم ... أم ا منتم ا ن یعیدکم فیہ ... فیغرقکم بما کفرتم
9_اللہ تعالی ،انسان کے خطرات میں قدم رکھنے کے قصد کے اسباب اور پیش خیمہ کو وجود میں لاتا ہے _
أم أمنتم أن یعیدکم فیہ ... یرسل علیکم
فعل متعدی "یعید" اور "یرسل" کا آنا اور اس کا فاعل "اللہ تعالی " ہونا اس بات کی حکایت کر رہا ہے کہ انسان کے خطرہ کی

طرف بڑھنے کا پیش خیمہ اللہ تعالی فراہم کرتا ہے_
10_انسان کا عقیدہ اور عمل اس کے خطرات اور مقامات ہلاکت میں پڑنے میں اہم اور موثر کردار ادا کرتے ہیں ہے_

فیغرقکم بما کفرتم
11_اللہ تعالی کے عذاب میں ہلاك ہونے والے کوئي حامی اور قصاص لینے والے نہیں پائیں گے_
فیغرقکم بما کفر تم ثم لا تجدوا لکم علینا بہ تبیع
"تبیع" تبع یتبع سے ہے _ اس سے مراد پیچھے آنا یا پیچھا کرناہے _ اس عبارت سے مراد یہ ہے کہ کوئي ایسا نہ ہوگا کہ جو ان کی ہلاکت کے حوالے سے پیچھا کرے گا اور ان سے دفاع کرے گا _
12_غیر خدا، اللہ تعالی کی قدرت اور ارادہ کے مقابلہ کرنے پر ناتوان _
ثم لا تجدوا لکم علینا بہ تبیع
13_اللہ تعالی کسی کے مد مقابل جواب دہ نہیں ہے اور نہ کوئي اس سے پوچھ گچھ کرنے والا ہے_
فیغرقکم بما کفرتم ثم لا تجدوا لکم علینا بہ تبیع
یہ کہ اللہ تعالی نے فرمایا: کسی کو نہ پائوگے کہ جو اللہ سے دوری کرنے والوں کے فائدہ کی خاطر اللہ کے خلاف قدم اٹھائے_ اس کنایہ کا احتمال ہے کہ اللہ سے پوچھ گچھ کرنے والا کوئي نہیں ہے_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور ذمہ داری 13;اللہ تعالی سے پوچھنا 13;اللہ تعالی سے دوری 6;اللہ تعالی کی قدرت 12;اللہ تعالی کے ارادہ کی حاکمیت 12;اللہ تعالی کے افعال 9;اللہ تعالی کے ڈراوے 1;اللہ تعالی کے ساتھ احتجاج 13; اللہ تعالی کے مختصّات12
اللہ تعالی سے دوری اختیار کرنے والے :
اللہ تعالی سے دوری اختیار کرنے والے لوگوں کی سزا 5
انسان:
انسان کا اختیار 9;انسان کے عبرت حاصل نہ کرنے کے آثار 8
حق:
حق سے دور لوگوں کی سزا 2;حق قبول نہ کرنے والوں کو عذاب 2;حق قبول نہ کرنے والوں کی دنیاوی سزا 2
ڈراونا:
عذاب سے ڈراونا 2;ہلاکت سے ڈراونا 1
سزا:
سزا کے اسباب 7;سزا کے وسیلے 5، 7; مصیبتوں کے ساتھ سزا 7
عذاب :
اہل عذاب کا بے یارو مددگارہونا 11;دنیاوی عذاب کے اسباب 7;طوفان کے ساتھ عذاب 3;عذاب کا پیش خیمہ 8;عذاب کا خطرہ 2
عقیدہ:
عقیدہ کے آثار 10
عمل :
عمل کے آثار 10
غفلت:
اللہ تعالی سے غفلت کے آثار 6
قدرت:

غیر خدا کی قدرت کی نفی 12
اللہ تعالی کے کام کرنے والے 5:
کفر:
کفر کی علامات 6;کفر کے آثار 7
مصیبتیں:
طبیعی مصیبتوں کا کردار 7
ناشکري:
نعمت کی ناشکری کی علامات 6
ناشکری کرنے والے :
ناشکری کرنے والوں کو دنیاوی سزا 2;ناشکری کرنے والوں کو ڈراونا1;ناشکری کرنے والوں کو عذاب 2;ناشکری کرنے والوں کی آسائشے طلبي4;ناشکری کرنے والوں کی صفات 4
نجات پانے والے:
خطرے سے نجات پانے والوں کا غرق ہونا 3;خطرے سے نجات پانے والوں کو ڈراونا 1;خطرے سے نجات پانے والوں کے عذاب کا امکان 3
ہلاکت:
دنیاوی ہلاکت کا پیش خیمہ 8;ہلاکت کی بنیاد 9; ہلاکت کے اسباب 10
ہوائیں :
ہوائوں کا کردار 5

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلاً (٧٠)
اور ہم نے بنی آدم کو کرامت عطا کی ہے اور انھیں خشکی اور دریاؤں میں سواریوں پر اٹھایا ہے اور انھیں پاکیزہ رزق عطا کیا ہے اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سوں پر فضیلت دی ہے (70)

1_تمام انسانوں (خواہ مؤمن خواہ غیر مؤمن) کے پاس اللہ کی عطا شدہ کرامت ومنزلت ہے _
ولقد کرّمنا بنی آدم
2_اللہ تعالی کی طرف سے انسانوں کو مخصوص قدر عطا کرنے کی خاص عنایت _
ولقد کرّمنا بنی آدم

3_انسان کا اپنی الہی کرامت ومقام پر توجہ موجب بنتی ہے کہ وہ اللہ تعالی کی ناشکری سے پرہیز کر ے _
فیغرقکم بما کفرتم ... ولقدکرّمنا بنی آدم
موت کے خطرہ سے رہائي پانے کے بعد الہی نعمتوں کی ناشکری کرنے والوں کے ماجرہ کو ذکر کرنے کے بعد انسان کی کرامت کا ذکر ،ہوسکتا ہے ان کے لئے مذمت ہو اور انسان کو یہ توجہ دلائے کہ انسانی کرامت اس کے ناشکری سے اجتناب کے باعث ہے_
4_تمام انسان ايك نسل اور آدم کی اولاہیں_
ولقد کرّمنا بنی آدم
5_اللہ تعالی انسان کے لئے خشکی اور سمندروں میں حرکت کے امکانات اور مواقع کو فراہم کرنے والا_
وحملنهم فی البرّ والبحر
6_انسانوں کی سمندر اور خشکی میں سیروسیاحت پر قدرت، اللہ تعالی کی طرف سے انسانوں کی تکریم کا جلوہ ہے _
ولقد کرّمنا بنی آدم وحملناہم فی البرّ والبحر
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ احتمال ہے کہ "وحملناہم" میں واو(و) عطف تفسیر ہوجو_"کرّمنا" کو بیان رہی ہویعنی ہم نے انسانوں کو سمندر اورخشکی میں سیر وسیاحت کے وسائل فراہم کرکے ان کی تکریم کی ہے_

7_الله تعالى كا انسانوں كو كرامت انسانى ،سمندروناورخشكى ميں معاش كے ذخيره سے بہره مند كر كے احسان كرنا_
ولقد كرمّنا بنى آدم وحملناہم ... ورزقناہم من الطيبت
8_الله تعالى نے لوگوں كو پاك وپاكيزه اور مناسب روزى عطا كى ہے_
ولقد كرّمنا بنى آدم ... ورزقناہم من الطيّبت
"طيب" اس چيز كو كہتے ہيں كہ جو انسانى حواس اور جان كے لئے لذت بخش ہو_ (مفردات راغب) يہاں اس سے مراد انسانى طبيعت كے مناسب روزى ہے_
9_انسانوں كا پاك وپاكيزه اور مناسب روزى كا حامل ہونا الله تعالى كى طرف سے ان كى تكريم كا جلوه ہے_
ولقد كرمنا بنى ادم ... ورزقناہم من الطيبات
يہ كہ "ورزقناہم" ميں واو تفسير اور الله تعالى كى انسان كے لئے نوع اور مصداق تكريم بيان كرنے كے لئے ہو تومندر جہ تو جہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_
10_طبيعت پر مسلط ہونے اور اس سے فائده اٹھانے كے وسائل اور مواقع كا الہى ہونے پر انسان كى توجہ ضرورى ہے_
كرّمنا ... وحملناہم ... ورزقناہم ... وفضلنہم

"جمع متكلم" كا تكرار اور انسانى كاموں كو الله كى طرف نسبت دينا شايد اس لئے ہو كہ وه چاہتا ہے كہ انسان ان كے الہى ہونے پر توجہ كرے_
11_پاكيزه روزى انسان كے فائده اٹھانے كے لئے ہے اس ميں بلا وجہ زہد نہيں كرنا چايئے
ورزقناہم من الطيبات
12_صرف پاك وپاكيزه روزى اور الہى عطا شده رزق ہى پسنديده ہے_
ورزقناہم من الطيبات
مندرجہ بالا مطلب كى اساس "من" كا بيان كے لئے ہونا ہے
13_الله تعالى نے انسانوں كو جہان كى بہت سى مخلوقات پر خاص امتياز او ربڑى فضيلت بخشى ہے_
وفضلنا ہم على كثير ممن خلقنا تفضيل
اہل لغت كى نظر ميں فعل"فضل" كو مفعول مطلق "تفضيلا"كے ساتھ استعمال كرنے سے مراد ، كسى چيز كو ممتاز كرنا اور كسى خصلت سے خاص كرنا ہے _(قاموس المحےط) اور فضيلت كا بڑا ہونا _ "تفضيلا" كے نكره ہونے سے سمجھا گيا ہے جو تعظےم وعظمت پر دلالت كررہا ہے_
14_كائنات ميں انسان كے برابر يا اس سے برتر مخلوقات كا وجود_
وفضلناہم على كثير
15_كائنات ميں انسان كے علاوه باشعور مخلوقات كا وجود_
وفضلنا ہم على كثير ممن خلقن
كلمہ "من" جو كہ ذوى العقول كے لئے اور باشعور موجودات كے لئے آتا ہے _ اس كا لانا اور "ما" كا نہ لانا مندرجہ بالا نكتہ پر دلالت كرتا ہے_
16_كائنات كے تمام موجودات پر انسانوں كى برترى اور فضيلت_
وفضلنا ہم على كثير
"كثير" يہاں "تمام" اور الله تعالى كى فراوان مخلوقات كے معنى ميں ہے _ جيسا كہ لغت ميں "كثير" جميع كے معنى ميں بہت استعمال ہوا ہے_(مجمع البيان)
17_انسان تمام موجودات كے ساتھ اپنے مشتركات ميں فضيلت اور برترى كا حامل ہے_
وفضلناہم على كثير ممن خلقنا تفضيل
احتمال ہے كہ "كرّمنا" اور" فضّلنا" جو كہ دونوں انسانى توصيف كے لئے ہيں ان ميں تفاوت ہو كرامت، انسان كے لئے ذاتى اور خصوصى صفت ہوجبكہ فضيلت ايسى چيز ہے كہ موجودات ميں ہے ليكن ايك ان ميں سے برترى سكھتيہے_
18_عن على بن محمد (الہادي)(ع) : ...ان معناه (صحة الخلقة) كمال الخلق للإنسان وكمال الحواس وثبات العقل والتمييز وإطلاق اللسان بالنطق وذلك قول الله "ولقد كرمنا بنى آدم وحملناہم فى البر والبحر ورزقناہم من الطيبات وفضلنا على كثير ممن

خلقنا تفضيلاً" فقد ا خبر عزّوجلّ عن تفضيله بنی آدم علی سائر خلقہ ...(1)
امام علی بن محمد (ہادي(ع)) سے روايت ہوئي ہے كہ
....

1) تحف العقول ص 470، رسالہ امام ہادی (ع) بحارالانوار ج 5، ص 77 ، ح 1_

بلاشبہ "صحة الخلقة" سے مراد انسان كى تخليق اوراس كے حواس كا كامل ہونا اور اس كى عقل اور قدرت تشخيص كا برقرار ہونا اور اس كى زبان كا گويا ہونا ہے اور يہ الله تعالى كا كلام ہے كہ وہ فرمارہا ہے"ولقد كرّمنا بنى آدم وحملنا ہم فى البرّ ولبحر ورزقناہم من الطيبات وفضّلنا ہم على كثير ممن خلقنا تفےضلاً"پس بتحقيق الله تعالى نے بتايا ہے كہ (كيسے) انسان كو تمام مخلوقات پر برترى بخشى ہے ...
19_عن أبى جعفر (ع) فى قولہ : تعالى :"وفضّلنا ہم على كثير ممن خلقنا تفضيلاً" قال: خلق كل شي منكباً غيرالإنسان خلق منتصباً_(1)امام باقر عليہ السلام سے تعالى كے اس كلام "فضّلنا على كثير ممن خلقنا تفضيلا"كے بارے ميں روايت ہوئي كہ انہوں نے فرمايا : تمام موجودات (حيوانات) ہاتھ اور پائوں پر چلتے ہيں اور ان كا منہ زمين كى طرف ہے جبكہ انسان ايسا نہيں ہے بلكہ سيدھاخلق كيا گيا ہے_

....

1) تفسير عياشى ج 2، ص 302، ح 113_ نورالثقلين ج 3، ص 118، ح 315_

203
طبيعت:
طبيعت پر حاكميت كى بنياد 10;طبيعت سے فائدہ اٹھانے كے وسائل 10
موجودات :
باشعورموجودات15;برترموجودات14;موجودات كى اقسام 6
ناشكري:
نعمت كى ناشكرى سے پرہيز 3

يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُوْلَـئِكَ يَقْرَؤُونَ كِتَابَهُمْ وَلاَ يُظْلَمُونَ فَتِيلاً (٧١)
قيامت كا دن وہ ہوگا جب ہم ہر گروہ انسانى كو اس كے پيشوا كے ساتھ بلائيں گے اور اس كے بعد جن كا نامہ اعمال ان كے داہنے ہاتھ ميں ديا جائے گا وہ اپنے صحيفہ كو پڑھيں گے اور ان پر ريشہ برابر ظالم نہيں ہوگا (71)

1_تمام انسانوں سے روز قيامت ان كے كردار اور اعمال كے بارے ميں پوچھ گچھ ہوگى _
يوم ندعواكل أناس إےمامہم
يہ كہ اللہ تعالى نے فرمايا:تمام لوگوں كو ان كے امام كے ساتھ روز قيامت بلاياجائے گا اور نيز يہ بھى فرماياكہ جن كے دائيں ہاتھوں ميں نامہ اعمال ہوگا انہيں بھى بلايا جائے گا ... سے معلوم ہوا سب كى بازپرس ہوگي_
2_قيامت اور اس دن لوگوں اور ان كے اماموں كا حاضر ہونا ايسا دن ہے كہ جسے ياد ركھنا چاہئے_
يوم ندعواكل أناس إےمامہم
مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ ہے كہ "يوم" فعل محذوف "اذكر" كى وجہ سے منصوب ہو اور "بامامہم "ميں با مصاحبت كے لئے ہو_
3_قيامت تمام نسلوں اور لوگوں كے تمام گروہوں كو ان كے ائمہ كے ہمراہ بلانے كا دن ہے_
يوم ندعوا كل أناس إےمامہم
4_ انسانوں كو ان كے اماموں كى بنياد پر تقسيم كياجائے گا _
يوم ندعوا كل أناس إےمامہم
مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ احتمال ہے كہ آيہ

204
"ندعوا كل اناس بامامہم" سے مراد ،لوگوں كو ان كے آئمہ كے ناموں كے ساتھ بلانامقصود ہو_
5_امتوں كى تقدير ميں ائمہ اور رہبروں كا اہم كردار _
يوم ندعوا كل أناس إےمامہم
لوگوں كے گروہوں ميں امتوں كے اعمال كى جانچ پڑتال كرنے اور جواب دہ ہونے كے لئے رہبوں كو معيّن كيے جانے سے مندرجہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_
6_دنيا كے تمام لوگ (خواہ نيك خواہ بد) ناگزير ہيں كہ مخصوص امام يا رہبر ركھيں اور اس كى پيروى كريں_
يوم ندعوا كل أناس إےمامہم

يہ كہ اللہ تعالى نے فرمايا : تمام لوگوں كو ان كے اماموں كے ساتھ بلاياجائے گا اس سے معلوم ہوا كہ دنيا ميں سب لوگوں كے امام ہيں_

7_انسان نيك عاقبت كے حصول كے لئے مكمل ہوشيارى سے صالح اور شائستہ ا ئمہ كى اتباع ميں رہيں_

يوم ندعوا كل أناس إےمامہم

يہ كہ اللہ تعالى نے قيامت كى يوں توصيف كى ہے كہ تمام لوگوں كو ان كے اماموں كے نام سے بلاياجائے گا_ يہ ايك قسم كا خبردار كرنا ہے كہ وہ متوجہ رہيں كہ كس كے پيچھے چل رہے ہيں_

8_ تمام انسان ،اپنے رہبر چننے اور ان كى اتباع كرنے ميں جواب دہ ہيں _

يوم ندعوا كل أناس إےمامہم

9_انسان اپنے دنياوى اعمال كو روز قيامت ايك تحرير شدہ مجموعہ كى صورت ميں حاصل كريں گے_

فمن أُوتى كتابہ بيمينہ

10_روز قيامت انسانوں كا محاكمہ، دلائل اور لكھى ہوئي سند كى بناء پر ہوگا_

ندعوا ... فمن أُوتى كتابہ بيمينہ

11_بعض انسان قيامت ميں حاضر ہونے كے بعد اپنے نامہ اعمال كو اپنے دائيں ہاتھ سے وصول كريں گے _

يوم ندعوا ... فمن أُوتى كتابہ بيمينہ

12_قيامت كے روز دائيں ہاتھ ميں نامہ اعمال كا آنا نيك عاقبت اور سعادت كى علامت ہے _

فمن أُوتى كتابہ بيمينہ فا ولئك يقرء و ن كتابہم ولا يظلمون فتيل

13_سعادتمند لوگ روز قيامت اپنا نامہ اعمال بہ نفس نفيس ديكھيں گے_

فمن أُوتى كتابہ بيمينہ فا ولئك يقرء ن كتابہم

14_سعادت مندلوگوں كے اعمال كے حساب اور انكى اخروى جزاء ميں معمولى سا ظلم اور ناانصافى نہ ہوگي_

فمن اوتى كتابہ بيمينہ ... ولا يظلمون فتيل

15_اخروى سزا اور جزا كے نظام پر قانون عدل كى حكمرانى پر توجہ، انسانوں كو اچھے اعمال وكردار كہ جن كا ثواب ہو، ادا كرنے پر مائل كرتى ہے _

فمن أُوتى كتابہ بيمينہ ... ولا يظلمون فتيل

يہ كہ اللہ تعالى قيامت كے دن كے اپنے جزا دينے كے نظام كو لوگوں پر واضح كر رہا ہے يہ ہوسكتا ہے اس لئے ہو كہ لوگ اےسے اعمال كى طرف مائل ہوں كہ جن سے الہى جزاء مل جاتى ہو_

16_عن الأصبغ بن نباتہ قال: ... عمروبن حريث فى سبعة نفر ...إذخرج عليہم ضبّ فصادوہ فا خذہ عمروبن حريث فنصب كفّہ وقال : بايعوا ہذاأمير المؤمنين فبايعہ السبعة وعمروثامنہم ... فقدموا المدائن يوم الجمعة وأمير المؤمنين (ع) يخطب ... فقال: ... "يوم ندعوا كلّ اناس إےمامہم" وإنى اقسم لكم باللہ ليبعثن يوم القيامة ثمانية نفريدعون لإمامہم وہو ضبّ ...(1)

اصبغ بن نباتہ سے روايت ہوئي كہ اس نے كہا ... عمروبن حريث سات نفر كے ساتھ تھا انہيں ايك چھپكلى نظر آئي انہوں نے اسے شكار كيا تو عمروبن حريث نے شكار اٹھا كر اس پر ہاتھ پھيرا اور كہا آئو يہ امير المؤمنين ہے ا سكى بيعت كريں تو سات افراد نے بيعت كى اس كے بعد عمروبن حريث جو آٹھواں نفر تھا اس نے بيعت كى ... پس وہ روز جمعہ مدائن ميں داخل ہوئے كہ حضرت على (ع) خطبہ دے رہے تھے ... تو انہوں نے فرمايا : "يوم ندعو كل اناس بامامہم" ميں تمہارے لئے اللہ كى قسم اٹھاتا ہوں كہ جب قيامت بپا ہوگى تو آٹھ نفر اپنے اپنے امام كے ساتھ بلائے جائيں گے كہ جن كا امام چھپكلى ہوگي_

17_عن بشير الدہان عن أبى عبداللہ (ع) قال: ا نتم واللہ على دين اللہ ثم تلا"يوم ندعوا كل أناس بامامہم " ثم قال: عليّ إمامنا ورسول اللہ (ص) إمامنا ...(2)

بشير دہان كہتے ہيں كہ: امام صادق (ع) نے فرمايا : خدا كى قسم تم لوگ دين خدا پر ہو پھر اس آيت كى تلاوت فرمائي "يوم ندعوا كل أناس إےمامہم" پھر فرمايا على (ع) اور رسول اللہ (ص) ہمارے امام ہيں_

18_(ورد على الحسين بن علي(ع) ...) رحل يقال لہ بشر بن غالب فقال يابن رسول اللہ (ص) ا خبرنى عن قول اللہ عزّوجلّ :"يوم ندعوا كل أناس إےمامہم" قال : إمام دعا إلى ہدى فا جابوہ إليہ وإمام دعا إلى ضلالة فا جابوہ إليہا ..._(1)

ايك شخص كہ جسے بشر بن غالب كہا جاتا تھا وہ (امام حسين(ع) كى خدمت ميں حاضر ہوا اور) كہنے لگا: اے فرزند رسول مجھے بتائيں كہ اللہ كے اس كلام "يوم ندعوا كل أناس إےمامہم " سے كيا مراد ہے؟ حضرت (ع) نے فرمايا : وہ امام كہ جو ہدايت كى طرف دعوت كرتا ہو تو ايك گروہ اس كى دعوت پر لبيك كہتا ہے اور وہ امام كہ جو گمراہى كى طرف دعوت كرتا ہے تو ايك گروہ اس كى دعوت پر بھى لبيك كہتا ہے_

....

1)خصال صدوق ج 2 ص 644، ح 26_ نورالثقلين ج 3، ص 190، ح 327_
2) تفسير عياشى ج 2، ص 303، ح 120_ نورالثقلين ج 3، ص 194، ح 344_
3) امالى صدوق ص 121، ح1، مجلس 30_ نورالثقلين ج 3، ص192، ح 335_

19_عن أبى عبداللہ (ع) قال: لا تترك الأرض بغير امام يحلّ حلال اللہ وےحرّم حرامہ وہو قول اللہ "يوم ندعوا كل أناس إےمامہم" ..._(1)

امام صادق (ع) سے روايت ہوئي كہ آپ (ع) نے فرمايا : كہ زمين ايسے امام كے بغير كہ جو حلال خدا كو حلال اور حرام خدا كو حرام شمار كرتا ہو چھوڑى نہيں جائے گي_ يہ اللہ كا كلام ہے كہ فرماتا ہے "يوم ندعوا كل اناس بامامہم"

20_عن أبى عبداللہ (ع) ... إذاكان يوم القيامة يدعى كل إےمامہ الذى مات فى عصرہ فإن ا ثبتہ أعطى كتابہ بيمينہ لقولہ "يوم ندعوا كل اناس إےمامہم فمن أوتى كتابہ بيمينہ " (2)

امام صادق (ع) سے روايت ہوئي كہ آپ (ع) نے فرمايا : جو جس امام كے زمانہ ميں مرجائے گا قيامت كے روز اسى امام كے ہمراہ بلاياجائے گا _ پس اگر وہ اس امام كى اطاعت ميں ثابت قدم ہو تو نامہ اعمال اس كے دائيں ہاتھ ميں دياجائے گا _ اسى لئے اللہ تعالى فرماتا ہے :يوم ندعوا كل اناس بامامہم فمن ا وتى كتابہ بيمينہ"_

21_عن عبدالا على قال:سمعت أبا عبداللہ (ع) يقول: ... السامع المطيع لاحجة عليہ وامام المسلمين تمت حجتہ وإحتجاجہ يوم يلقى اللہ لقول اللہ "يوم ندعوا كل أناس إےمامہم"(3)

عبدالاعلى كہتے ہينكہ ميں نے امام صادق (ع) سے سنا وہ فرما رہے تھے كہ : سننے والے اور اطاعت كرنے والے انسان كے ليے روز قيامت كوئي حجت نہيں چونكہ امام مسلمين نے اس كى دليل اور احتجاج كو مكمل كرديا ہے ' اس لئے كہ اللہ تعالى فرماتا ہے: "يوم ندعوا كل اناس إےمامہم"_

22_عن أبى جعفر (ع): ...ا ما المؤمن فيعطى كتابہ بيمينہ قال اللہ عزّوجلّ: ... من أوتى كتابہ بيمينہ فا ولئك يقرؤن كتابہم" (4)...

امام باقر (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ : ... مؤمن كے دائيں ہاتھ ميں اس كا نامہ اعمال ديا جائے گا' اللہ تعالى فرماتا ہے: "من أوتى كتابہ بيمينہ فأولئك يقرئون كتابہم ..."

اصحاب يمين:

اصحاب يمين كا اچھا انجام 12;اصحاب يمين كا اخروى حشر 20;اصحاب يمين كا نامہ اعمال 11;اصحاب يمين كى سعادت 12;روز قيامت اصحاب يمين 11

اطاعت :

رہبر كى اطاعت 6

امام على (ع) :

....

1) تفسير عياشى ج 2، ص 303، ح 119_ نورالثقلين ج 3، ص 194، ح 343
2) تفسير عياشى ج 4، ص 302، ح 115_ نورالثقلين ج 3، ص 193، ح 340
3) تفسير عياشى ج 2، ص 303، ح 122_ تفسرى برہان ج2، ص 430، ح 16
4) كافى ج 2، ص 32، ح 1_ نورالثقلين ج3 ، ص 195، ح348_

208

وَمَن كَانَ فِي هَـذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلاً (٧٢)

اور جو اسی دنیا میں اندھا ہے وہ قیامت میں بھی اندھا اور بھٹکا ہوا رہے گا (72)

1_اندھے دل لوگ دنیا اور آخرت میں اندھے اور گمراہ ہونگے_
ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الأخرۃ ا عمی وأضلّ سبیل
2_انسان کی اخروی اور حقیقی شخصیت اس کی دنیاوی شخصیت کا رد عمل ہے _
ومن کان فی ہذہ أعمی فہو فی الأخرۃ ا عمی
3_دنیا میں گمراہ لوگ آخرت میں اس سے بڑھ کر گمراہ ہونگے_
ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الأخرۃ ا عمی وأضلّ سبیل
4_انسانوں کی آخرت میں نیك اور بد عاقبت ان کی دنیاوی عقیدہ اور عمل کے تابع ہے_
ومن کان فی ہذہ أعمی فہو فی الأخرۃ ا عمی وأضلّ سبیل
5_حق کے منکر میدان آخرت میں حیران اور سرگردان ہونگے_
ومن کان فی ہذہ أعمي ...أضلّ سبیل
6_انسان کی معرفت کے حوالے سے وسائل اور امکانات کی قدروقیمت ان کے راہ حق میں استعمال کرنے کی بناء پر ہے_
ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الأخرۃ ا عمی
یہ کہ اللہ تعالی نے دیکھنے والے انسان کو درست نظریہ نہ ہونے کی بناء پر "أعمی " کہا ہے_اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ بعنوان وسیلہ معرفت اس وقت قدروقیمت کی حامل ہوگی کہ جب راہ حق میں استعمال ہو_
7_عن أبی جعفر (ع) فی قول اللہ عزّوجلّ : "ومن کان فی ہذہ أعمی فہو فی الأخرۃ أعمی وأضل سبیلاً" قال: من لم یدلہ خلق السماوات والأرض واختلاف اللیل والنہار ودوران الفلك والشمس والقمر، والآیات العجیبات علی ا ن وراء

ذلك أمراً اعظم منہ فہو فی الأخرۃ ا عمی واضلّ سبیلاً قال: فہو عمّا لم یعاین اعمی واضلّ_(1)امام باقر (ع) اللہ تعالی کی اس کلام "ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الأخرۃ ا عمی واضلّ سبیل" کے بارے میں روایت ہوئي ہے کہ جسے آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور پے درپے روز وشب کا آنا اور فلك اور سورج اور چاند کی حرکت اور عجیب علامات اس حقیقت کی طرف راہنمائي نہ کریں کہ اس تخلیق کے ماوراء ایك بہت بڑی حقیقت ہے_ ایسا شخص نابینا اور گمراہ ہے اور آخرت میں تو اس سے بڑھ کر کون نابینا اور گمراہ ہوگا _ امام (ص) نے فرمایا : پس یہ شخص اس چیز کے حوالے سے کہ جس نے دیکھا ہے اور نہ اس پر تجربہ کیا ہے زیادہ نابینا اور گمراہ ہے_
8_عن أبی محمد (ع) ... یا اسحاق انہ من خرج من ہذہ الدنیا أعمی فہو فی الأخرۃ ا عمی وا ضل سبیلاً یا اسحاق لیس تعمی الابہار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور ..."(2)امام ہادی (ع) سے روایت ہوئي ہے کہ انہوں نے اسحاق کو لکھا : اے اسحاق (اس سے مراد) کہ دنیا سے جو نابینا جائے گا وہ آخرت میں بھی نابینا اور زیادہ گمراہ ہوگا _ اے اسحاق نابینائي کا تعلق آنکھ سے نہیں ہے بلکہ یہ دل کا اندھا پن ہے کہ جو سینہ میں جگہ بنائے ہوئے ہے_

روایت : 7 ، 8
شناخت:
شناخت کے وسائل کی اہمیت 6
عقیدہ:
عقیدہ کے آثار 4
عمل:
عمل کے آثار 4
گمراہ لوگ :
آخرت میں گمراہ لوگ 3;دنیا میں گمراہ لوگ 3
گمراہي:
گمراہی کے درجے 3
....

1) توحےد صدوق ص 455، ح 6، باب 67_ نورالثقلين ج 3، ص 196، ح 352_
2) تحف العقول ص 484، بحارالانوار ج 75، ص 375، ح 2_

وَإِن كَادُواْ لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهُ وَإِذاً لاَّتَّخَذُوكَ خَلِيلاً (٧٣)
اور یہ ظالم اس بات کے کوشاں تھے کہ آپ کو ہماری وحی سے ہٹاکر دوسری باتوں کے افترغا پر آمادہ کردیں اور اس طرح یہ آپ کو اپنا دوست بنالیتے (73)

1_پيغمبر (ص) كو ان كى بعض رسالت كى ذمہ داريوں سے منحرف كرنے كے ليے مشركين كى مسلسل كوشش_
وإن كادوا ليفتنونك عن الذى ا وحينا إليك
"فتن" يعنى سونے كو آگ ميں داخل كرناتاكہ اس سے خالص حاصل كياجائے اور اس سے آيت شريفہ ميں مراد مشكلات ميں ڈالنا اور رسالت سے روكنے كے لئے سختيوں ميں ڈالنا ہے_(مفردات راغب)
2_الله تعالى كا پيغمبر (ص) كو خطاميں ڈالنے كے ليے كو مشركين كى سازشوں اور وسوسوںسے بچنے كے لئے خبردار كرنا_
وإن كادوا ليفتنونك عن الذى ا وحينا إليك
3_پيغمبر (ص) كو غير الہى روش اپنانے كے لئے مشركين كا پر فريب كوششيں كرنا _
وإن كادوا ليفتنونك عن الذى ا وحينا إليك
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال كى بناء پر ہے كہ "الذى أوحينا إليك" سے مراد ايسى روش اور احكام ہينكہ جن پر آپ(ص) عمل كرنے كے ذمہ دار تھے_
4_كفار كى پيغمبر (ص) كو پيچھے ہٹانے اور اپنے اصولى موقف سے پتھر نے كى كوشش ناكام ہوئي اور اسے شكست كا سامنا كر نا پڑا _
وإن كادواليفتنونك
يہ كہنا كہ "نزديك تھا كہ وہ تجھے فتنہ ميں ڈالتے" حكايت كررہاہے كہ وہ اس كام ميں كامياب نہيں ہوئے _
5_الہى رہبر وں كو چاپئےہ دشمنان دين كى ان كے دينى موقف كو كمزور كرنے كى سازشوں اورہتھكنڈونكے مدمقابل ہوشيار رہيں_

وإن كادوا ليفتنونك عن الذى أوحينا إليك

6_پيغمبر (ص) كے لئے كسى حالت ميں جائز نہيں كہ وہ وحى كے علاوہ كسى بات كو الله سے منسوب كرےں_
وإن كادوا ليفتنونك عن الذى ا وحينا إليك لتفترى علينا غيره
7_الله تعالى كا پيغمبر (ص) كو خبردار كرنا كہ دشمنوں كے فريب اور سازش كى بناء پر اس پر جھوٹ باندھنے سے پرہيز كريں_
وإن كادوا ليفتنونك عن الذى ا وحينا إليك لتفترى علين
8_پيغمبر (ص) كى وحى الہى كى بناء پر دقت سے حركت كرنے اور اس سے ہٹ كر ہر عمل سے پرہيز كى ذمہ دارى _
وإن كادوا ليفتنونك عن الذى ا وحينا إليك لتفترى عليناغيره
9_پيغمبر (ص) كا اپنے اصولى موقف(جوكہ ان پر وحى كے ذريعے بھيجا گيا) سے پيچھے ہٹنا يا اسے چھوڑنا ايك قسم كا الله پر جھوٹ باندھنا ہے_
وإن كادوا ليفتنونك عن الذى ا وحينا إليك لتفترى عليناغيره
چونكہ پيغمبر (ص) كا موقف اور كردار آسمانى تعليمات كى بناء پر تھا_لہذا ان كى تمام تر رفتار و كردار كى نسبت خداوند عالم كى طرف دى جاتى ہے_ چنانچہ ان كا اس موقف الہى سے ہٹنا اور اس كے غير كو اپنانا بھى لوگوں كے لئے وحى كہلانا اور يہ ايك قسم كا الله تعالى پر جھوٹ باندہنا تھا_
10_پيغمبر(ص) كا دشمنوں كے فريب اور سازشوں سے متا ثر ہونے كا امكان_
وإن كادوا ليفتنونك عن الذى ا وحينا إليك لتفترى عليناغيره
11_كفار پيغمبر (ص) كے ان كے اصولى موقف (كہ جو وحى الہى كے ذريعے انہيں تعليم ديا گيا)سے ہٹنے كى صورت ميں ان كے ساتھ مخلصانہ دوستى كے لئے ٹوٹ پڑتے_
و إن كادوا ليفتنونك ... وإذاً لاتخذوك خليل
12_كفار اور اسلام كے دشمن صرف مسلمانوں كے اپنے بعض اصولوں سے پيچھے ہٹنے كى صورت ميں ان سے صلح اور دوستى كرنے پر راضى تھے_
وإن كادوا ليفتنونك عن الذى أوحےنا إليك ... وإذاً لاتخذوك خليل
13_كبھى بھى مسلمانوں اور كفار كے در ميان اپنے موقف پر قائم رہتے ہوئے كامل طور پر صلح اور حقيقى دوستى قائم نہيں ہوسكتي_
وإن كاد وا ليفتنونك عن الذى أوحےنا إليك ... وإذاً لاتخذوك خليل
14_الہى اقرار (وہ تعليمات جو آپ پر وحى الہى كے ذريعے نازل ہوئيں) ان كى حفاظت كسى بھى جگہ اور صورت ميں ہر چيز سے اہم اور ضرورى ہے _
وإن كادوا ليفتنونك عن الذى أوحےنا إليك ... وإذاً لاتخذوك خليل
15_كفار، دين ميں بدعت ڈالنے والوں كو اچھى طرح

چاہتے ہيں _
لتفترى علينا غيره وإذاً لا تخذوك خليل

اقرار:
اقرارکی حفاظت کا اہم ہونا 14
بدعت ایجاد کرنے والے:
بدعت ایجاد کرنے والوں کے دوست 15
تہمت لگانا:
اللہ پر تہمت سے پرہیز 7،6;اللہ پر تہمت لگانا9
دشمن :
دشمن کی سازش میں ہوشياري5;دشمن کی سازش کے آثار 7، 10;
دينداري:
دینداری کی اہمیت 14
دینی رہبر:
دینی رہبروں کی ذمہ داری 5;دینی رہبروں کی ہوشیاری 5
قرآن :
قرآن کی پیشگوئي 13
کفار:
کفار اور بدعت ایجاد کرنے والے 15 ; کفار اور مسلمان 13;کفار کا سازش میں شکست کھانا 4;کفار کی دوستی سے موانع 13;کفار کی دوستی کا پیش خیمہ 11، 12;کفار کی پیغمبر (ص) سے دوستی 11;کفار کے دوست 15
مسلمان :
مسلمانوں کے اصولوں پر چلنے کے آثار 13;مسلمانوں کے سازش میں پڑنے کے آثار12
مشرکین:
مشرکین اور محمد (ص) 1 ، 3;مشرکین کی سازشوں سے اجتناب2;مشرکین کی سازشیں 3;مشرکین کی کوشش 1;مشرکین کی مکاری 3

وَلَوْلاَ أَن ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئاً قَلِيلاً (٧٤)
اور اگر ہماری توفیق خاص نے آپ کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو آپ (بشری طور پر) کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ضرور ہوجاتے (74)

1_پیغمبر (ص) ، کفار کے خطاء میں ڈالنے والے فریب اور ان کی طرف معمولی حد تك جھکاوسے اللہ تعالی کی جانب سے عطا شدہ ثابت قدمی کی بنا پر محفوظ تھے_
ولولا ا ن ثبتناك لقد كدت تركن إليهم شيئاً قليل
2_پیغمبر (ص) اپنے دینی ' معاشرتي' موقف میں اللہ تعالی کی عنایت کی بدولت معصوم تھے_
ولولا أن ثبتناك لقد كدت تركن إليهم شيئاً قليل
3_پیغمبر (ص) ، وحی کے راستے پر پائداررہنے کے لیے الہی امداد کے محتاج _
ولولا أن ثبتناك لقد كدت تركن إليهم
4_پیغمبر اکرم(ص) کو اپنی رسالت کی انجام دہی کے سلسلہ میں چھوٹی سے چھوٹی لغرش سے محفوظ رکھنے پر خداوند عالم کا احسان ہے_
ولولا أن ثبتناك لقدكدت تركن إليهم شيئاً قليل
5_پیغمبر (ص) نے اپنی رسالت انجام دینے میں کفار اور مشرکین کے شدیدترین فریبوں اور سازشوں کا سامنا کیا_
ولولا أن ثبتناك لقد كدت تركن إليهم
چونکہیہ ممکن تھا کہ پیغمبر (ص) جیسی عظےم شخصیت بھی اپنے بعض موقف میں نزدیك تھا سازش کا شکار ہوجائیں اور

یہ نکتہ یاد دلانا کہ کروانا اگر اللہ کی جانب سے مدد نہ آتی تو یہ حادثہ پیش آجا تااس مذکورہ حقیقت سے حکایت کررہا ہے_
6_پیغمبر (ص) کا دشمنوں کی سازش اور فریب سے متا ثر ہونے کا امکان _
ولولاأن ثبتناك لقد كدت تركن إليہم شيئاً قليل
7_دینی رہبر اپنے بعض اصولی موقف میں کفارکے مد مقابل پیچھے ہٹنے کے خطرے مینہیں_
ولولا أن ثبتناك لقد كدت تركن إليہم شيئاً قليل

8_دینی رہبر وں کو چاہئےہ ہمیشہ اپنے اصولی موقف پر ثابت قدم اور استوار ہیں اور کبھی بھی کفار اور دشمنوں کی سازش میں نہ آئیں_
ولولا أن ثبتناك لقد كدت تركن إليہم شيئاً قليل
9_کفار کی طرف تھوڑا سا میلان اور اعتماد منع ہے_
ولولا أن ثبتناك لقد كدت تركن إليہم شيئاً قليل
یہ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے :اگر ہم تمھیں ثابت قدم نہ رکھتے تو نزدیك تھا کہ تم معمولی حد تك ان کی طرف میلان پیدا کرتے اور ان پر اعتماد کرتے _ اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی طرف میلان منع ہے
10_قال الرضا (ع): ممّا نزل بايّاك أعنى واسمعی یاجارة خاطب اللہ عزّوجلّ بذلك نبیہ وا رادبہ اُمتّة قولہ: ... ولولا ا ن ثبتناك لقد كدت تركن إليہم شيئاً قليلاً ... (1)
امام رضا (ع) نے فرمایا : وہ آیات جو (عربی ضرب المثل) إیّاك أعنی واسمعی یا جارة کی روش پر نازل ہوئیں اور وہ اس معنی میں ہیں کہ اللہ تعالی پیغمبر (ص) کو خطاب کر رہا ہے لیکن اس سے مقصود ان کی امت ہے ان میں سے ایك یہ آیت ہے:"ولولا أن ثبتناك لقد كدت تركن إليہم شيئاً قليلاً ..."

....

1) عیون الاخبار الرضا (ع) ، ج1، ص 202، ح1 ، ب15_ نورالثقلین ج3، ص 197، ح360_

قرآن:

قرآن کے مخاطبیں 10

کفار:

کفار کی سازشوں کے آثار 7;کفار کی سازشیں 5

مشرکین:

مشرکین کی سازش 5

میلانات:

کفار کی طرف جھکاو10;کفار کی طرف جھکاؤ کا ممنوع ہونا 9; مشرکین کی طرف جھکاؤ1

إِذاً لَّأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيراً (٧٥)

اور پھر ہم زندگانی دنیا اور موت دونوں مرحلوں پر دہرا مزہ چکھاتے اور آپ ہمارے خلاف كوئي مددگار اور کمك کرنے والا بھی نہ پاتے (75)

1_اللہ تعالى كا پیغمبر اكرم(ص) كو اپنے اصولى موقف مینسے لغزش سے دوچار ہونے كى صورت میں دوبرابر دنیاوى اور دو برابر اُخروى عذابوں سے دوچار كرنے پر خبردار كرنا_

إذاً لأذقناك ضعف الحی وۃ وضعف الممات

2_كوئي بھى انسان حتّى كہ پیغمبر (ص) بھى وحى كے محور سے منحرف ہونے كى صورت میں الہى عذاب سے محفوظ نہیں ہے_

إذاً لا ذقناك ضعف الحےوۃ وضعف الممات

3_الہى رہبروں كى وحى كے ذریعے طے شدہ موقف سے معمولى سا انحراف، دنیا وآخرت میں دوہرى سزا كا موجب ہے_

تركن أليہم شيأء قليلاً_ إذاً لأذ قناك ضعف الحی وۃ وضعف الممات

4_لوگوں كے دینى اور معاشرتى مقام كا ان كے گناہ اور مدار وحى سے منحرف ہونے كا سزا كى شدت میں مو ثر كردار ہے_

ولولا أن ثبتناك لقد كدّت تركن إليہم ...إذاً لا ذقناك صغف الحےوۃ وضعف الممات

معلوم ہوتا ہےكہ پیغمبر (ص) كا اپنے اصولى موقف سے ہٹنے كى صورت میں دوہرى سزا ان كے مقام كى بناء پر تھى _ پس جو بھى اس طرح كا مقام ركھتے ہوئے گناہ سے دوچار ہو اس كى سزا دوگنا ہوگي_

5_دینى رہبروں كا كفار كى طرف تھوڑا سا میلان ایك ناقابل بخشش گناہ اور دنیا وآخرت میں دوگنا سزا كا موجب ہے_

لقد كدّت تركن إليہم شيئاً قليلاً_ إذاً لا ذقناك صغف الحےوۃ وضعف الممات

6_اللہ تعالى كى پیغمبر (ص) كى طرف سے حمایت ، ان كے

وحى كى راہ پر پائدار رہنے سے مشروط ہے_

ولولأاان ثبتناك لقد كدّت تركن إليہم شيئاً قليلاً_ إذاً لا ذقناك صغف الحےوۃ وضعف الممات

7_موت كا لمحہ، مجرموں كى اُخروى سزا كانقطہ آغاز ہے_

لا ذقناك ضعف الحےوۃ وضعف الممات

مندرجہ بالا مطلب آخرت یا قیامت كى جگہ ممات كى تعبیر سے حاصل كیا گیا ہے یعنى دو برابر عذاب موت كے ا یام میں ہوگا ' خواہ قیامت میں یا اس سے پہلے_

8_اللہ تعالى كا پیغمبر (ص) كو خبردار كرنا كہ الہى عذاب سے دوچار ہونے كى صورت میں اپنى نجات كے لئے كوئي یارومددگار نہ پائوگے_

لقد كدّت تركن إليهم شيئاً قليلاً ...ثم لا تجدلك علينا نصير
9_انسان ،حتی کہ پیغمبروں کو بھی عذاب الہی سے دوچار ہونے کی صورت میں اپنی نجات کے لئے کوئي یارومددگار نہ ملے گا_
ثم لاتجدلك علينا نصير
10_اللہ تعالی کے ارادہ کے مد مقابل کسی طاقت کا وجود ہی نہیں ہے_
ثم لا تجدلك علينا نصير
11_اللہ تعالی ،نہ کسی کے سامنے جواب دہ ہے اور نہ کوئي اس سے باز پرس کرنے والا ہے_
إذاً لأذقناك ... ثم لا تجدلك علينا نصير
یہ جو اللہ تعالی نے فرمایاہے کہ: کسی کو نہ پائوگے جو ہمارے خلاف اپنے حق میں تیری مدد کرے_ یہاں اس معنی کا احتمال ہے کہ کوئي ایسا کرنے والا سرے سے موجود ہی نہیں ہے_
12_کفار کی طرف میلان، انسان کے تنہا رہنے اور نصرت الہی سے محرومی کا موجب ہے_
تركن اليهم شيئاً قليلاً_ إذاً لا ذقناك ... ثم لا تجدلك علينا نصير

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) اور خطا 1;آنحضرت(ع) کا حامی 6; آنحضرت (ص) کو ڈراوا 1،8 ;آنحضرت (ص) کی ثابت قدمی کے آثار 6;آنحضرت (ص) کی سزا میں شدت 1
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی نصرت سے محرومیت کے اسباب 12;اللہ تعالی اور ذمہ داری 11;اللہ سے پوچھ گچھ 11;اللہ تعالی سے مجادلہ 11;اللہ تعالی کے ارادہ کی حاکمیت 10;اللہ تعالی کے انذار 1، 8;اللہ تعالی کی حمایتوں کا پیش خیمہ 6;اللہ تعالی کی سزائوں کا عام ہونا 2
انسان :
انسانوں کا معاشرتی کردار 4
توحید:
توحید افعالی 10
دینداری :

دینداری میں استقامت کے آثار 6
دینی رہبر:
دینی رہبر کی سزا زیادہ ہونا3;دینی رہبروں کی خطا کی سزا 3
سزا:
سزا کے شدید ہونے کے اسباب 4، 5
عذاب:
اہل عذاب کے مددگار نہ ہونا 8، 9;عذاب سے نجات 9
گناہ :
ناقابل بخشش گناہ 5
گناہ گار:
گناہ گاروں کی اخروی سزا کا آغاز7;گناہ گاروں کی موت 7
موت:
موت کے آثار 7
میلانات:

ظالموں کی طرف میلان کی اخروی سزا 5;ظالموں کی طرف میلان کی دنیاوی سزا 5;کفار کی طرف میلان کے آثار 12;
نظریہ کائنات :
توحیدی ایڈیا لوج 10
نافرماني:
خدا سے نافرمانی کی سزا 2

وَإِن كَادُواْ لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الأَرْضِ لِيُخْرِجوكَ مِنْهَا وَإِذاً لاَّ يَلْبَثُونَ خِلافَكَ إِلاَّ قَلِيلاً (٧٦)
اور یہ لوگ آپ کو زمین مکّہ سے دل برداشتہ کر رہے تھے کہ وہاں سے نکال دیں حالانکہ آپ کے بعد یہ بھی تھوڑے دنوں سے زیادہ نہ ٹھہرسکے (76)

1_آنحضرت (ص) کو مکہ سے جلا وطن کرنے کے مقدمات فراہم کرنے کے سلسلے میں مشرکین کی آپ (ص) کے خلاف سازش اور کوشش_
وإن كادوا ليستفّزونك من الأرض ليخرجوك
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "کادوا" اور 'یستفزّوا" مینضمیر کا مرجع ما قبل آیات کے قرینہ کے مطابق مشرکین مکہ اور "الأرض" پر" ال" عہداوراس سے مراد سرزمین مکہ ہو_

قابل ذکرہے کہ "یستفّزون " کی اصل "فزّ" ہے جو حرکت دینے کے معنی میں ہے_
2_پیغمبر (ص) کا مکہ مینرہنا، مشرکین کے لئے قابل تحمل نہ تھا_
وإن كادو ا ليستفرونك من الأرض ليخرجوك
3_مشرکین کا پیغمبر (ص) کو ان کے اصولی اور وحی پر مبنی موقف سے ہٹانے کی کوشش کے دوران آپ کے خلاف دشمنی پر مبنی افعال انجام دینے پر اترآنا_
وإن كادوا ليستفرونك ... وإن كادوا ليستفزونك من الأرض ليخرجوك
4_اللہ تعالی کی مشرکین کو پیغمبر (ص) کے مکہ سے نکالنے کی صورت میں عنقریب آنے والی اور حتمی ہلاکت کی د همکی دینا _
وإذا لايلبثون خلفك إلّا قليل
5_پیغمبر (ص) کا بارگاہ الہی میں با عظمت شخصیت اور عظیم مقام کے حامل ہونا_
وان كادوا ليستفرونك من الأرض ليخرجوك منها وإذاً لايلبثون خلفك إلّا قليل
احتمال ہے کہ پیغمبر کو مکہ سے نکالنے کا نتیجہ(یعنی مشرکین کی ہلاکت) آپ (ص) کی شخصیت کی بناء پر ہے _ اس سے یہ معلوم ہوتاہے کہ پیغمبر (ص) کی شان میں یہ گستاخی اللہ تعالی کے لئے قابل قبول نہ تھي_
6_پیغمبر (ص) کا مشرکین مکہ کے درمیان رہنا، ان پر الہی عذاب کے نازل ہونے سے مانع تھا_
وإذاً لايلبثون خلفك إلّا قليل
پیغمبر(ص) کو مکہ سے نکالنے کی صورت میں اللہ تعالی کی مشرکین کو ہلاکت کی دھمکی ہوسکتا ہے کہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو کہ آپ (ص) کا ان کے درمیان موجود ہوناانکی ہلاکت سے مانع تھا_
7_پیغمبر (ص) کو مکہ سے نکالنے کی مشرکین کی سازش ناکام اور بے نتیجہ ثابت ہوئي _

وإن كادوا ليستفرونك من ألارض ليخرجوك منها وإذاً لايلبثون خلفك إلّا قليل
"وإن كادو ا ليستفرّونك" (كہ نزديك تھا آپ كو نكاليں)كى تعبير سے يہ واضح ہورہا ہے كہ وہ پيغمبر (ص) كو مكہ سے نكالنے كے اپنے مقصد ميں ناكام ہوگئے_
8_الہى تعليمات كو پھيلنے سے روكنا اور پيغمبروں كے لئے تبليغ مينمشكلات پيدا كرنا، ہلاكت اور نابودہونے كا موجب ہے_
لےخرجوك منها وإذاً لايلبثون خلفك
احتمال ہے كہ پيغمبر (ص) كو مكہ سے نكالنے كا كام اس لئے اہم وعظيم سمجھا گياچونكہ آنحضرت كو نكالنا در اصل فعاليت و تبليغ كو روكنا تھا تو اس عمل كے نتيجے ميں يقينا وہ ہلاك اور نابود ہوجاتے_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كا كردار 6;آنحضرت (ص) كو نكالنے كى سازش 1، 7;آنحضرت (ص) كو نكالنے كى سزا 4; آنحضرت (ص) كى تاريخ 1، 7; آنحضرت (ص) كے خلاف سازش 1;آنحضرت(ص) كے دشمن 2، 3; آنحضرت (ص) كے فضائل 6;آنحضرت (ص) كے مراتب و درجات

5 ;آنحضرت مكہ ميں آنحضرت(ص) 2
اسلام :
صدر اسلام كى تاريخ 1،2،3،7
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كے انذار 4
انبياء :
انبياء كو تبليغ سے روكنے كے آثار 8
مشركين :
مشركين كو انذار4;مشركين كى دشمنى 2، 3;مشركين كى سازش 1;مشركين كى سازش كا شكت كھانا 7;مشركين كى ہلاكت 4 ; مشركين كے عذاب كے موانع 6
ہلاكت:
ہلاكت كے اسباب 8

سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا وَلاَ تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلاً (٧٧)
يہ آپ سے پہلے بھيجے جانے والے رسولوں ميں ہمارا طريقہ كار رہا ہے اور آپ ہمارے طريقہ كار ميں كوئي تغير نہ پائيں گے (77)

1_اللہ تعالى كا ايسى امتونكو ہلاكت كرنے كا طريقہ كا رہا ہے كہ جو رسولوں كو اپنى سرزمين سے نكالنے اور جلا وطن كرنے كا اقدام كرتى تھيں_
ليخرجوك منها وإذاً لايلبثون خلفك إلّا قليلاً_ سنة من قد أرسلناقبلك من رسلن
2_رسولونكو جلا طن كرنا سخت دنياوى عذاب كا موجب ہے _
إذاً لايلبثون خلفك إلّا قليلاً_ سنة من قد أرسلناقبلك من رسلن
3_پيغمبر اسلام (ص) سے قبل تاريخ بشر ميں انبياء كا مسلسل بھيجا جانا_
من قدأرسلنا قبلك من رسلن
4_پيغمبر (ص) كى مانند بہت سے الہى رسولوں كاسازش' بدعہدى اور وطن سے در بدر كرنے كى دھمكى كا سامنا كرنا پڑا ہے_
وإن كادوا ليستفزونك ... سنة من قدأرسلنا قبلك من رسلن

5_الہی رسل کا اللہ تعالی کی بارگاہ میں انتہائي بلند اور

220
عظیم منزلت کا حامل ہونا _
سنة من قدأرسلنا قبلك من رسلن
یہ جو کہ اللہ تعالی فرما رہا ہے کہ وہ امتیں کہ جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو اپنی سرزمین سے دربدر کیا ہلاکت میں پڑگئي_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اللہ کی بارگاہ میں بہت بلند وبالا مقام رکھتے تھے_
6_الہی طور طریقہ ایسے قوانین ہینکہ جن میں کسی قسم کا خلل اور تبدیلی نا ممکن ہے _
ولا تجدلسنتنا تحویل
7_مشرکین کی سازشوں اور کوششوں کے مدمقابل اللہ تعالی کا پیغمبر (ص) کو تسلی دینا_
وإن کادوا لیستفرونك من ألارض لیخرجوك منها وإذاً لایلبثون خلفك إلّا قلیلاً _ سنة من قد أرسلناقبلك من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویل
مشرکین کی سازشوں کی نقشہ کشی کے بعدانبیاء کے حق میں تجاوز کرنے والوں کی یقینی ہلاکت کی الہی سنت کا ذکر ممکن ہے اس مذکور ہ نکتے کی خاطر ہو _
8_تاریخی تبدیلیاں ،الہی سنتوں کا ان پر حکومت کی بنیاد پر ہیں_
أذاً لایلبثون خلفك إلّا قلیلاً_ سنة من قد أرسلناقبلك من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویل

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کو تسلی دینا 7;آنحضرت (ص) کو در بد ر کرنا 4;آنحضرت کو دھمکی دیا جانا4; آنحضرت(ص) کے خلاف سازش4،7; آنحضر ت (ص) کے دشمن 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی سنتوں کاحاکم ہونا 8;اللہ تعالی کی سنتوں کا حتمی ہونا 6;اللہ تعالی کی سنتیں 1
انبیاء:
انبیاء کو دربدر کرنا 4;انبیاء کو دربدرکرنے کی دنیاوی سزا 2; انبیاء کو دربدر کرنے کے آثار 2;انبیاء کو دہمکی 4;انبیاء کی تاریخ 3، 3;انبیاء کی رسالت 3;انبیاء کے خلاف سازش 4;انبیاء کے دشمن 4;انبیاء کے فضایل5
تاریخ:
تاریخ کا قانون کے مطابق ہونا 8
پہلی امتیں:
پہلی امتوں کی ہلاکت 1
سزا:
سزا کے اسباب 2
مشرکین :
مشرکین کی سازش 7

221

أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوداً (٧٨)
آپ زوال آفتاب سے رات کی تاریکی تك نماز قائم کریں اور نماز صبح بھی کہ نماز صبح کے لئے گواہی کا انتظا م کیا گیا ہے (78)

1_پیغمبرکو سور ج کے زوال سے لیکر آدھی رات تك اور صبح کی سفیدی مینںماز قائم کرنے کا فرمان الہي_
أقم الصلوة لدلوك الشمس إلی غسق اللیل و قرء ان الفجر

"دلوك" كا معنى سورج كا غروب كى طرف بڑھنا ہے "غسق" شديد تاريكى كے معنى ميں ہے (مفردات راغب)ان لغوى معانى كو ديكھتے ہوئے مندرجہ بالا مطلب كى بنياد يہ نكتہ ہے كہ "الدلوك الشمس" سے مراد سورج كا زوال اور "غسق الليل" سے مراد آدھى رات ہے_
2_نماز، وہ ذمہ دارى ہے كہ جس كے لئے وقت اور ساعت معين اور مخصوص ہے_
أقم الصلوة لدلوك الشمس إلى غسق الليل و قرء ان الفجر
3_واجب نمازوں ميں سے نماز ظہر سب سے پہلي واجب نماز ہے_
أقم الصلوة لدلوك الشمس
يہ كہ پنجگانہ نمازوں كے اوقات بيان كرتے ہوئے سب سے پہلے سورج كے زوال سے بات شروع كى گئي ہے_ ہوسكتا ہے كہ اس حقيقت كو واضح كر رہى ہو كہ سب سے پہلى واجب نماز ،ظہر كى ہے_
4_نماز عشاء كا آخرى وقت، آدھى رات ہے _
إلى غسق اليل
مندرجہ بالا نكتہ كى بناء اس بات پر ہے جيسا كے بعض مفسرين نے كہا ہے غسق اليل سے مرادآدھى رات ہو_
5_قرآن كى قراء ت اور وحى كے پيغام كو تكرارى پڑھنا نماز كا سب سے عمده اور اہم ترين ركن ہے_
أقم الصلوة ... وقرء ان الفجر

يہاں "قراء ن الفجر" سے مراد صبح كى نماز ہے_ لفظ صلاةكى جگہ "قرآن"آيات الہى كى تلاوت" لانا مندرجہ بالا مطلب كو بيان كر رہا ہے_
6_تمام نمازوں كى نسبت ،نماز صبح كى خصوصى اہميت اور مقام _
أقم الصلوة ... قرء ان الفجر إنّ قرء ان الفجركان مشہود
7_پنجگانہ نمازوں كا وقت وسيع ہے _
أقم الصلوة لدلوك الشمس إلى غسق الليل و قراء ن الفجر
8_نماز صبح كو اول وقت ادا كرنے كى فضيلت اور تقاضا (طلوع فجر)_
وقر ء ان الفجر
يہ كہ نماز صبح كا وقت بھى وسيع ہے _ يعنى طلوع فجر سے طلوع آفتاب تك وسعت ہے_ ليكن نماز كو فجر كى طرف نسبت دينا اس كو اول وقت ميں ادا كرنے كى اہميت وفضيلت بيان كر رہا ہے_
9_اول فجر ميں نماز صبح كى ادائيگى خصوصى گواہى اور نظاره كا حامل مقام _
إنّ قرء آن الفجر كان مشہود
جيسا كہ بعض روايات سے معلوم ہوتا ہے يہاں خصوصى گواہى سے مراد "دن ورات كے فرشتوں كى گواہى ہے كہ يہ دونونقسم كے فرشتے صبح كى نماز پڑہنے والوں كى گواہى ديتے ہيں"_
10_صبح كى نماز كا اہتمام، سب لوگوں كى نگاہوں كے سامنے اور جماعت كے ساتھ ضرورى ہونا _
أنّ قرء آن الفجر كان مشہود
احتمال ہے كہ صبح كى نماز كى يہ صفت "مشہود" ايك قسم كى تشويق ہو كہ اسے سب كے سامنے ادا كياجائے يہ بھى بيان لازم الذكر ہے كہ فعل "كان" آيت ميں تثبيت كے ليے ہے _
11_عن زرارة قال: سا لت ا باعبدالله (ع) عن ہذه الا ية:"أقم الصلوة لدلوك الشمس إلى غسق الليل" قال: دلوك الشمس زوالہا عند كبد السماء "إلى غسق الليل" إلى انتصاف الليل فرض الله فيما بينہما أربع صلوات الظہر والعصر والمغرب والعشائ ...و "قرآن الفجر" قال: ركعتاالفجر ..."_(1)
زرارة كہتے ہيں كہ ميں نے امام صادق (ص) سے اس آيت "أقم الصلاة لدلوك الشمس إلى " غسق الليل" كے بارے ميں سوال كيا تو حضرت (ع) نے فرمايا : "دلوك الشمس" يعنى سورج كا آسمان كے درميان مائل كرنا اور:"الى غسق الليل" يعنى رات كے نصف تك كہ الله تعالى نے ان دونوں "ظہر اور نصف شب" كے درميان چار نمازوں كو واجب كيا ہے' ظہر' عصر ' مغرب اور عشاء اور "قرآن الفجر" كے بارے ميں (حضرت(ع)) نے فرمايا :(وه) دو ركعت نماز صبح ہے ...
12_عن أميرالمؤمنين(ع) _ قال : ... دلالة

....

1) تفسير عياشى ص 308، ح 137_تفسير برہان ج2، ص 437، ح10_

الصلاة ... الشمس يقول الله جلّ وعزّ "أقم الصلوة لدلوك الشمس إلى غسق الليل وقرآن الفجر ..." فلا تعرف مواقيت الصلاة بالشمس ...(1)

اميرالمؤمنين (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ انہوں نے فرمايا:نماز (كے وقت) كى راہنمائي سورج سے ہے _ الله تعالى عزّوجلّ فرماتا ہے:"اقم الصلوة لدلوك الشمس إلى غسق الليل وقران الفجر ..." پس نماز كے اوقات صرف سورج كے ذريعے پہچانے جاتے ہيں ...

13_عن أبى عبدالله (ع) انہ سئل عن قول الله عزوجلّ : وقرآن الفجرإن قرآن الفجر كان مشہوداً"قال: ہو الركعتان قبل صلاة الفجر _(2)

امام صادق (ع) سے الله تعالى كے اس كلام "وقرآن الفجر إن قرآن الفجر كان مشہوداً"كے بارے ميں سوال ہوا تو حضرت (ع) نے جواب ميں فرمايا : وہ نماز صبح سے پہلے دو ركعت نماز نافلہ ہے_

14_عن يزيد بن خليفة قال: قلت لأبى عبدالله (ع) ... إنك قلت: إنّ أول صلاة افترضہا الله على نبيہ (ص) الظہر و ہو قول الله عزّوجلّ: "أقم الصلاة لدلوك الشمس" ... قال :صدق _(3)

يزيد بن خليفہ كہتے ہيںكہ ميں نے امام صادق (ع) كى خدمت ميں عرض كيا آپ (ع) نے فرمايا ہے كہ سب سے پہلى نماز جو الله تعالى نے اپنے پيغمبر (ص) پر واجب قرار دى وہ نماز ظہر تھى يہ وہى الله كا كلام ہے كہ جس ميں وہ فرماتا ہے :"اقم الصلوة لدلوك الشمس"؟ تو حضرت (ع) نے فرمايا : راوى نے سچ كہا ہے_

15_عن اسحاق بن عمار قال: قلت لأبى عبدالله (ع) ا خبرنى بأفضل المواقيت فى صلاة الفجر؟ فقال: مع طلوع الفجر ان الله عزّوجلّ يقول : "وقرآن الفجر إن قرآن الفجر كان مشہوداً "يعنى صلاة الفجر تشہده ملائكة الليل وملائكة النہار فإذا صليّ العبد الصبح مع طلوع الفجر أثبتت لہ مرّتين أثبتها ملائكة الليل وملائكة النہار _(4)اسحاق بن عمار كہتے ہيںكہ ميں امام صادق (ع) كى خدمت ميں عرض كيا مجھے نماز صبح كے بافضيلت اوقات كے بارے ميں بتائيں ' حضرت (ع) نے فرمايا: ايسى نماز ہے كہ جسے طلوع فجر كے ساتھ ہونا چاہئے ' جس طرح كہ الله تعالى نے فرمايا : "وقرء ان الفجر ان قرء ان الفجركان مشہوداً"_ يہاں مراد طلوع فجر كى نماز ہے كہ اس وقت دن اور رات كے دونوں فرشتے موجود ہوتے ہيں اور اس كے گواہ ہيں _ پس جب انسان نماز صبح كو طلوع فجر كے وقت بجالاتا ہے تو يہ نماز دو دفعہ تحرير ہوتى ہے _ ايك دفعہ رات كے فرشتوں كے ذريعے اور ايك دفعہ دن كے فرشتوں كے ذريعے_

....

1) بحارالانوار ج 65، ص 390 ، ح 39_
2) دعائم الاسلام ج 1 ، ص204،بحارالانوار ج 84، ص312، ح 7_
3) كافى ج 3، ص 275، ح 1 _ نورالثقلين ج3، ص 200 ، ح372_
4) كافى ج 3، ص 283، ح 2_ نورالثقلين ج3، ص 201، ح373_

سور ج کے فوائد 12
صبح:
نمازصبح کے نافلہ کی اہمیت 13
قران:
قران کی تلاوت کی اہمیت 5
نماز :
اول وقت، نماز کی فضیلت 9;روزانہ کی نماز کی شرعی حیثیت1، 11;سب سے پہلی واجب نماز 3، 14 ;صبح کی نماز کی اہمیت 6، 10 ;صبح کی نماز پر نظارت 9;نماز کے احکام 2،3، 4، 7، 8، 11;نماز صبح کا باجماعت ہونا 10; نماز میں قرآن مجید کی تلاوت 5;نماز صبح کا ظاہر کرنا 10;نمازمیں قرائت 5;نماز صبح کے گواہ 15; نماز ظہر کا وجوب 3، 14;نماز صبح کی فضیلت کا وقت 8، 15; نماز عشا ئکا وقت4;یومیہ نمازوں کا وقت 1، 7، 11، 12
و اجبات :
واجبات موقت 2

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوداً (٧٩)
اور رات کے ایك حصہ میں قرآن کے ساتھ بیدار رہیں یہ آپ کے لئے افاضہ خیر ہے عنقریب آپ کا پروردگار اسی طرح آپ کو مقام محمود تك پہنچادے گا (79)

1_اللہ تعالی کا پیغمبر (ص) کو رات کے بعض حصہ میں نافلہ شب کے قائم کرنے کے لئے بیدار رہنے کا حکم_
ومن اللیل فتہجّد بہ نافلة لك
2_دوسرے واجبات کے علاوہ نماز شب کا پیغمبر (ص) پر واجب ہونا_
ومن اللیل فتہجّد بہ نافلة لك

"نافلہ" کے لغوی معنی کی طرف توجہ رکھتے ہوئے کہ اس سے مراد "واجب سے زائد" ہوناہے_ (مفردات راغب)نیز "لك" مینلام اختصاص کا آنا مندرجہ بالا نکتہ پر دلالت کر رہا ہے_
3_رات کو نیند سے بیدار ہونے کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت،خاص اہمیت کی حامل ہے_
وقرء ان الفجر کان مشہوداً _ ومن اللیل فتہجّد بہ نافلة لك
4_نماز شب میں قرآن کی قرائت کی اہمیت_
وقرء ان الفجر ...ومن اللیل فتہجّد بہ نافلة لك
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "قرآن" سے مراد، نماز کا قرائت قرآن پر مشتمل ہونا ہے_
5_امت کی رہبری اور پیغمبری کے عہدے، دوسروں کی نسبت زیادہ اور بھاری ذمہ داریاں_
ومن اللیل فتہجّد بہ نافلة لك
6_انبیاء اور الہی رہبروں کے لئے عبادت اور اللہ تعالی سے زیادہ رابطہ کی ضرورت_
ومن اللیل فتہجّد بہ نافلة لك
7_اللہ تعالی کی پیغمبر (ص) کو شب بیداری اور تہجد کے نتیجہ میں پسندیدہ اور باعظمت مقام پر پہنچنے کی بشارت_
فتہجّد ...عسی أن یبعثك ربك مقاماً محمود
8_تہجّد اور شب بیداری انسان کے عظےم اور پسندیدہ مقام تك پہنچنے کا سبب ہیں_
فتھجّد بہ نافلة لك عسی أن یبعثك ربّك مقاماً محمود
9_بلندوبالا مقامات معنوي(مقام محمود) کا حصول اگر چہ محنت و کوشش کے ہمراہ ہو ' الہی امداد اور توفیق کے ساتھ مشروط ہے_
فتہجّد بہ ... عسی أن یبعثك ربّك مقاماً محمود
10_رات کے تاریك اور پر سکون لمحات ،اللہ تعالی کے ساتھ رابطہ پیدا کرنے اورمعنوی مقامات میں ترقی کے لئے مناسب

ہيں_
ومن الليل فتهجّد بہ ... عسى أن يبعثك ربّك مقاماً محمود
اگر چہ عبادت ہر حال ميں مناسب ہے ليكن تمام اوقات ميں سے رات كا ذكر لفظ "تہجد" كے ساتھ كہ جس سے مراد خواب سے بيدار ہونا ہے _ ممكن ہے مندرجہ بالا مطلب پر اشارہ ہو _
11_مقام محمود تك پہنچنے كے لئے نماز تہجد كى افاديت اور شب بيداري، اللہ تعالى كے ارادہ كے ساتھ وابستہ ہے_
عسى أن يبعثك ربك مقاماً محمود
12_بلند وبالا معنوى مقامات كے حصول كى اميد اس وقت ممكن ہے كہ پہلے سے كردار اور مناسب عمل ركھا گيا ہو_
ومن الليل فتهجّد بہ ... عسى أن يبعثك ربّك مقاماً محمود

13_نماز شب كے ذريعہ حاصل ہونے والا عظےم مقام سب كے نزديك قابل ستائشے و احترام ہے_
عسى أن يبعثك ربّك مقاماً محمود
"مقاماً محموداً" كو مطلق ذكر كرنا شائد اس لئے ہو كہ مقام محمود ايسا مقام ہے كہ جو تمام مخلوق كے ليے قابل تعريف ہے_
14_پيغمبر (ص) كو بلند معنوى مقا م كو كسب كرنے كى راہنمائي ان كے لئے الہى ربوبيت كا ايك جلوہ ہے_
فتهجّد بہ ... عسى أن يبعثك ربّك مقاماً محمود
15_پيغمبراكرم(ص) بھى اعلى معنوى مقامات كے كسب كرنے كى راہ ميں مناسب اعمال انجام دينے كے محتاج تھے_
فتهجّد بہ نافلة لك عسى أن يبعثك ربّك مقاماً محمود
16_مقامات معنوى كے درميان "مقام محمود" عظيم اور بلند مقام ہے_
عسى أن يبعثك ربك مقاماً محمود
اگر چہ پيغمبر اكرم (ص) پہلے ہى سے بہت عظےم مقام ومنزلت پر فائز تھے تو اللہ تعالى كا يہ فرمانا كہ نماز شب پڑھو تاكہ مقام محمود كو پالو _ مندرجہ بالانكتہ سے حكايت كر رہا ہے_
17_پيغمبراكرم (ص) كا روز قيامت قابل ستائشے مقام سے تجليّ كرنا _
عسى أن يبعثك ربك مقاماً محمود
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ احتمال ہے كہ لفظ "يبعثك" سے روز قيامت ميں اٹھنے كى طرف اشارہ ہو اور"يبعثك" كے لئے "مقاماً " مصدر ميمى اور مفعول مطلق ہو تو كہ اس صورت ميں آيت كى تركيب يوں ہوگي_"عسى أن يبعثك ربك بعثاً محموداً"_ اللہ تعالى تمہيں پسنديدہ انداز سے روز قيامت مبعوث فرمائے گا_
18_عن عمار الساباطى قال: كنا جلوساً عند أبى عبدالله (ع) بمنى فقال لہ رجل: ما تقول فى النوافل ؟ فقال : فريضة قال : ففزعنا و فزع الرجل ...،فقال : أبوعبدالله (ع) إنما ا عنى صلاة الليل على رسول الله (ص) إن الله يقول : ومن الليل فتہجد بہ نافلة لك (1)_
عمار ساباطى روايت كرتے ہيں كہ ہم منى ميں امام صادق (ع) كے قريب بيٹھے ہوئے تھے كہ ايك شخص نے حضرت (ع) سے كہا كہ آپ (ع) نافلہ كے بارے ميں كيا فرماتے ہيں؟ تو حضرت (ع) نے فرمايا : واجب ہيں _ راوى كہتا ہے كہ ہميں اوراس سائل كو بڑا تعجب ہوا تو حضرت (ع) نے فرمايا : ميرى مراد نماز شب ہے جو كہ رسول اللہ (ص) پر واجب تھى جيسا كہ پروردگار فرماتا ہے: ومن الليل فتہجد بہ نافلة لك
19_عن أحدہما قال: فى قولہ: عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً : قال : ہى الشفاعة_(2)
....

1) تہذيب ج 2، ص 242، ح 28، مسلسل 959 _ نورالثقلين ج 3،ص 204، ح 382_
2) تفسير عياشى ج 2، ص 314، ح 148، _ نورالثقلين ج 3،ص211، ح 402_

امام باقر (ع) يا امام صادق(ع) سے اللہ تعالى كے اس كلام "أن يبعثك ربك مقاماً محموداً" كے بارے ميں روايت ہوئي ہے كہ

انہوں نے فرمایا : یہاں مقام محمود سے مراد شفاعت ہے_
20_قال علی بن أبی طالب (ع) : ... ثم یجتمعون فی موطن آخر یکون فیہ مقام محمد (ص) وہو المقام المحمود فیثنی علی اللہ تبارك وتعالی بمالم یثن علیہ احد قبلہ ثم یثنی علی الملائکة کلّہم ... ثم یثنی علی الرسل ... ثم یثنی علی کلّ مؤمن ومؤمنة ... فذلك قولہ: عسی أن یبعثك ربك مقاماً محموداً ... وہذا کلّہ قبل الحساب ... (1)
حضرت علی ابن ابی طالب(ع) فرماتے ہیں: ... پھر اللہ تعالی (روز قیامت) لوگوں کو اس جگہ جمع کرے گا کہ مقام محمد (ص) وہاں ہے اور وہ مقام محمود ہے پھر پیغمبر (ص) اللہ تعالی کی یوں ثناء کریں گے کہ کسی نے پہلے ویسی پروردگار کی ثناء نہ کی ہوگي_ پھر (ترتیب کے ساتھ) تمام ملائکہ ... انبیاء ... تمام مؤمنین اور مؤمنات پر صلوة بھیجیں گے اور یہ وہی کلام ہے :"عسی أن یبعثك ربك مقاماً محموداً" اور یہ سب چیزیں حساب لینے سے پہلے ہیں ...
----

1) توحید صدوق ص 261ح5،ب 63_ نورالثقلین ج 3،ص206، ح 390_

16;مقامات معنوى كى بنياد 9; مقامات معنوى كے اسباب 8، 13;
نبوت:
نبوت كے آثار 5
نماز :
نماز شب كے آثار 13;نماز شب كے احكام 2;نماز شب ميں قرآن 4

وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَاناً نَّصِيراً (٨٠)
اور يہ كہئے كہ پروردگار مجھے اچھى طرح سے آبادى ميں داخل كر اور بہترين انداز سے باہر نكال اور ميرے لئے ايك طاقت قرار ديدے جو ميرى مددگار ثابت ہو (80)

1_ الله تعالى كى طرف سے پيغمبر-(ص) كو مانگنے اور دعا مناجات كى تعليم كے طريقہ سكھايا جانا _
وقل ربّ أدخلنى مدخل صدق
2_دعاء ومناجات كے آداب مينسے پروردگار كى ربوبيت سے تمسك اور اپنے آپ كوخدا كے تحت تربيت مربوب سمجھتا_
وقل رب أدخلنى مدخل صدق
3_الله تعالى كا پيغمبر (ص) كو نماز اور نوافل كے ساتھ دعا ومناجات كا حكم _
ا قم الصلوة ... فتہجد بہ نافلة لك ... وقل رب أدخلنى مدخل صدق
مندرجہ بالا مطلب اس نكتہ كى بنا ء پر ہے كہ "وقل رب"، "فتہجد" پر عطف تھا اور عام كے بعد خاص كا ذكر ،اعمال ميں سے ايك عمل كو بيان كر رہا ہے كہ جسے تہجد اور نماز شب ميں انجام

دينا مناسب ہے _
4_پروردگار كى بارگاه ميں اپنى حاجات كو زبان پر لانا ،دعا اور مناجات كے آداب ميں سے ہے_
وقل رب أدخلنى مدخل صدق
5_پيغمبر (ص) كى ذمہ دارى ہے كہ وہ الله تعالى سے ہر عمل كو آغاز سے انجام تك خالص اور سچى نيت كے ساتھ انجام دينے كى توفيق طلب كريں_
وقل رب أدخلنى مدخل صدق وأخرجنى مخرج صدق
6_كاموں كو سچائي كے ساتھ شروع كرنااور صحيح طريقہ سے ان سے عہده براہونا، الہى امداد كا محتاج ہے_
وقل رب أدخلنى مدخل صدق وأخرجنى مخرج صدق
7_نوافل اور نماز شب ميں ا لله تعالى سے كاموں ميں سچائي سے داخل ہونے اور سچائي سے خارج ہونے كى توفيق طلب كرنا ايك پسنديده اور مطلوب عمل ہے _
ومن الليل فتہجد بہ نافلة لك ... وقل رب أدخلنى مدخل صدق وأخرجنى مخرج صدق
8_اعمال كى قدروقيمت، سچائي' خلوص اور ريا كارى سے پرہيز كى بناء پر ہے_
أدخلنى مدخل صدق وأخرجنى مخرج صدق
9_الله تعالى سے رات كے نوافل ميں توفيق، خلوص اور كامل صداقت كى درخواست كا ضرورى ہونا _
ومن الليل فتہجد بہ ... وقل رب أدخلنى مدخل صدق وأخرجنى مخرج صدق

یہ جو اللہ تعالی نے پیغمبر (ص) کو تہجد کی نصیحت کے ساتھ ہر کام میں اپنی بارگاہ سے خلوص کی درخواست کرنے کے لیے کہا ہے_یہ مندرجہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے _
10_انسان کے اعمال ہمیشہ اخلاص سے عاری ہونے کے خطرے میں ہیں _
رب أدخلنی مدخل صدق وأخرجنی مخرج صدق
یہ جو اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر(ص) کو حکم دیا ہے کہ اخلاص اور صداقت کو کسب کرنے کے لئے اللہ تعالی سے مدد مانگو _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اعمال ہمیشہ ریا میں مبتلا ہونے کے خطرے میں ہیں_
11_تمام انسان ،حتی کہ پیغمبراکرم (ص) عمل میں اخلاص وصداقت رکھنے کے لئے اللہ تعالی کی خصوصی امداد کے محتاج ہیں_
وقل رب أدخلنی مدخل صدق وأخرجنی مخرج صدق
12_صداقت او راخلاص کے ساتھ کام کا آغاز اس بات کا ضامن نہیں ہے کہ کام کاانجام بھی صداقت اور اخلاص پر ہوگا_
أدخلنی مدخل صدق وأخرجنی مخرج صدق
13_پیغمبر اکرم(ص) کو اپنی رسالت کو کامیابی سے انجام دینے میں طاقت وتوانائي حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ومناجات کرنے کا حکم_

230

وقل رب ...واجعل لی من لدنك سلطاناً نصیر
مندرجہ بالا مطلب اس نکتہ کی بنیاد پر ہے کہ "سلطان" سے مراد حس طرح بعض مفسرین نے کہا قوی اور برتر طاقت ہو_
14_کاموں کے آغاز سے ا نجام تك صداقت اور سچائي رکھنے میں الہی طاقت وتوانائي کی ضرورت _
أدخلني ...واجعل لی من لدنك سلطاناً نصیر
15_پیغمبر (ص) کو اپنی رسالت کے کامیابی سے انجام دینے اور منکرین کا مقابلہ کرنے میں اللہ تعالی کی بارگاہ سے حجت اور ضروری دلیل مانگنے کا حکم _
وقل ...واجعل لی من لدنك سلطاناً نصیر
16_حق وحقیقت کے منکرین کا مقابلہ کرنے کے میدان میں محکم دلیل وحجت اور کامیابی حاصل کرنے کی طاقت اللہ کی امداد کی صورت میں ہے_
واجعل لی من لدنك سلطاناً نصیر
17_ خداوند عالم نے طاقت اور توانائي کو اصلاح و تعمیر کے لیے طلب کرنے کے لیے کیا ہے نہ کہ فساداور تباہی پھیلانے کے لیے_
واجعل لی من لدنك سلطاناً نصیر
"لي" میں لام انتفاع ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر قدرت انسان کے فائدہ کے لئے نہیں ہے _ پس اس قوت کی درخواست کرناچاہئے کہ جس سے مصالح بشر پورے ہوں_
18_اللہ تعالی کے اہداف کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے حصول توانائي اور طلب قدرت اللہ کی رضا اور پسند کے مطابق ہے_
واجعل لی من لدنك سلطاناً نصیر

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کا معلم ہونا 1;آحضرت (ص) کو دعا کی تعلیم 1;آنحضرت (ص) کی دعا 5; آنحضرت(ص) کی ذمہ داری 15; آنحضرت(ص) کی رسالت 13; آنحضرت (ص) کی شرعی ذمہ داري3، 5، 13;آنحضرت (ص) کی ضرورتیں 11، 15
اخلاص:
اخلاص کی اہمیت5;اخلاص کی بنیاد 11; اخلاص کے آثار 8;اخلاص کی درخواست 5، 9
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے حجت کی درخواست 15;اللہ تعالی کی امداد کے آثار 16;اللہ تعالی کے اوامر 3، 17;اللہ تعالی کی تعلیمات 1;اللہ تعالی کی ربوبیت سے تمسک 2

امداد طلب کرنا:
اللہ تعالی سے امداد طلب کرنے کی اہمیت 6
انسان:
انسان کی خطائیں 10;انسان کا مربی ہونا 2 ; انسان کی معنوی ضروریات 11، 14
اقدار:
اقدار کا معیار 8

حق :
حق کوجھٹلانے والوں پر کامیابی کی اساس 16
دعا :
دعا کی اہمیت 3;دعا کے آداب 2، 4;اللہ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے دعا 13;دعا میں حاجت کا بیان 4
ریا:
ریاکاری کا خطرہ 10
صداقت :
صداقت کا پیش خیمہ 6;صدات کی اہمیت 5، 7 ;صداقت کی بنیاد11;صداقت کی درخواست 5،7، 9;صداقت کے آثار 8
ضروریات :
اللہ تعالی کی امدادوں کی ضرورت 6، 11، 14
عمل:
پسندیدہ عمل7; عمل کا آغاز 5، 6، 7; عمل کا انجام 5،6 ،7; عمل کی قیمت کا معیار8;عمل کے آغاز میں اخلاص 12; عمل کے اخلاص عوامل 14; عمل کے انجام میں اخلاص 12;عمل کے انجام میں صداقت12; عمل میں اخلاص 5، 8، 11;عمل کے آغاز میں صداقت 12;عمل میں ریاکاری 10; عمل میں صداقت کے عوامل14
قدرت:
پسندیدہ قدرت کی درخواست 17، 18; قدرت کی اساس 16;قدرت کی درخواست 13
نماز:
نافلہ نمازمیں دعا 3;نماز شب میں دعا 7، 9 ; نماز شب کے آداب 9; نماز کے آداب 3; نماز میں دعا 3

وَقُلْ جَاء الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً (٨١)
اور کہہ دیجئے کہ حق آگیا اور باطل فنا ہوگیا کہ باطل بہرحال فنا ہونے والا ہے (81)

1_اللہ تعالی کا پیغمبر (ص) کو مشرکین مکہ کے لئے حق کے یقینی غلبہ اور باطل کے یقینی نابود ہونے کے اعلان کا حکم دینا _
وقل جاء الحق وزہق الباطل
2_دین اسلام اور پیغمبر (ص) کی راہ حق ہے_ اس کے علاوہ ہر راستہ باطل اور نابود ہونے والا ہے_
وقل جاء الحق وزہق الباطل
جیسا کہ مفسرین نے بھی کہا ہے کہ یہ سورہ مکی ہے تو

یہاں احتمال ہے کہ حق سے مراد دین اسلام اور شریعت محمدی (ص) ہے جبکہ باطل سے مراد اس زمانہ میں اس کے مد مقابل عقائد ہیں_
3_باطل کا خاتمہ اور نابودی تنہا حق کے ظہور اور میدان میں انے سے ہی ممکن ہے_
وقل جاء الحق وزہق الباطل

احتمال ہے کہ "جاء الحق" کا "زہق الباطل"پر مقدم ہونا اس حوالے سے ہو کہ حق کو میدان میں لانے سے باطل کو ختم کردینا چاہئےاور یہ جملہ "إن الباطل کان زہوقا" (کہ باطل طبیعی طور پر نابود ہونے والا ہے) اسی مندرجہ بالا مطلب کی تائید میں ہے_

4_حق کا تعارف اور حقیقی اقدار پیش کرنا مخالف قوتوں اور باطل مذاہب سے اعلان جنگ ہے_

وقل جاء الحق وزہق الباطل

"جاء الحق" کو مقدم کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حق کے ظہور کرنے کی صورت میں باطل کا رنگ پھیکا پڑجاتا ہے اور اگر درست اور حق راستہ پیش نہ کیا جائے تو باطل اسی طرح میدان میں ڈٹا رہے گا_

5_نابودی اور ناپائداری ،باطل کی حقیقت وطبیعت میں پوشیدہ _

إن الباطل کان زہوق

6_باطل کا پائدار نہ ہونا اور شکست کھاجانا راہ حق کے ظہور کے وقت اور میدان جنگ میں آنے کے بعد یقینی فتح کی دلیل و علامت ہے_

جاء الحق وزہق الباطل إن الباطل کان زہوق

یہ کہ اللہ تعالی نے پایدار نہ ہونا اور شکست کھا جانا باطل کی ذات کا حصہ شمار کیا _ "إن الباطل کان زہوقا" اس سے معلوم ہوا کہ اسی پایداری کا نہ ہونا حق کی فتح پر دلیل ہے_

7_حق کی باطل پر یقینی کامیابی کا اعلان مؤمنین کے لئے امید کا سرمایہ اور مشرکوں اوراہل باطل کے لئے مایوسی کا سبب ہے_

وقل جاء الحق وزہق الباطل إن الباطل کان زہوق

کفار کی پیغمبر (ص) کو مکہ سے نکالنے کی کوششوں کے بعد باطل کی یقینی شکست کا اعلان مؤمنین کی اساس کو روحانی طور پر مضبوط کرنے اور مشرکین کے دل میں مایوسی ڈالنے کا موجب بن سکتا ہے_

8_باطل مکتب کے پائدار نہ ہونے اور شکست کھانے کا اعلان اور تبلیغ لوگوں کو اس طرف بڑھنے سے روکنے اور اس کا مقابلہ کرنے کی کوشش کے لئے ایك طریقہ ہے_

وقل جاء الحق وزہق الباطل إن الباطل کان زہوق

باطل کی یقینی شکست کی وجہ یہ ہے کہ وہ ذاتی طور پر شکست کھانے والاہے' شاید مندرجہ بالا مطلب اسی حوالے سے ہو_

آنحضرت (ص) :

آنحضرت(ص) کی رسالت 1

اسلام :

اسلام کی حقانیت 2

اقدار:

اقدار کی شناخت کے آثار 4;اقدار کے مخالفوں سے جنگ کا طریقہ 4

اللہ :

اللہ کے اوامر 1

باطل :

باطل سے جنگ کا طریقہ 4، 8;باطل کا زوال 2، 5;باطل کی حقیقت 5;باطل کی شکست کا اعلان 1، 8;باطل کی شکست کی تبلیغ 8;باطل کی شکست کے اعلان کے آثار 7;باطل کے زوال کا یقینی ہونا 1;باطل کے زوال کے آثار 6;باطل کے زوال کے اسباب3

حق:

حق کا معیار 2;حق کی شناخت کے آثار 4; حق کی فتح کا اعلان 1;حق کی فتح کا یقینی ہونا 1;حق کی فتح کے اعلان کے آثار7;حق کی فتح کے دلائل 6;حق کے ظہور کے آثار 3

مشرکین :
مشرکین کی مایوسی کے اسباب 7
مؤمنین :
مؤمنین کے امیدرکھنے کے اسباب 7

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاء وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلاَ يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إَلاَّ خَسَاراً (٨٢)
اور ہم قرآن میں وہ سب کچھ نازل کر رہے ہیں جو صاحبان ایمان کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالمین کے لئے خسارہ میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہ ہوگا (82)

1_اللہ تعالی کی طرف سے قرآنی آیات کانزول ،جلوہ حق اور باطل کی نابودی کا سبب ہے_
وقل جاء الحق وزہق الباطل ... وننزل من القرء ان
حق کی فتح اور باطل کی شکست کے اعلان کے بعد "ننزول من القران" کا ذکر ممکن ہے مندرجہ بالا نکتہ بناء پر ہو_
2_اللہ تعالی کی طرف سے قرآنی آیات کا نزول انسانوں کی روحی اور فکری بیماریوں کو شفا بخشنے کے لئے ہے_
وننزّل من القرا ء ن ما ہو شفاء ورحمة

یہ کہ قرآن کتاب ہدایت ہے اور اس میں معنویت کا عنصر غالب ہے تو اس کا شفاء ہونا فکری اور روحی مشکلات کو رفع کرنے کا باعث ہوسکتا ہے_
3_قرآنی آیات کے تدریجی نزول کا انسانوں کی بیماریوں کے دور کرنے میں کردار _
وننزل من القراء ن ماہو شفاء ورحمة
بعض اہل لغت کا یہ نظریہ ہے کہ باب تفعیل میں مادہ "نزل" سے مراد نزول تدریجی ہے_پس قران کے تدریجی نزول کا ذکر اور اس کے ہدف شفاء کا ذکر مندرجہ بالا مطلب حقیقت کو بیان کر رہاہے _
4_قرآن، انسانوں میں پائي جانے والی ہر بیماری کے لئے شفاء ہے _
وننزل من القراء ن ما ہو شفائ
5_انسان، وحی کی ہدایت کے بغیر ايك طرح کی فکري، روحی اور اخلاقی بیماری میں مبتلا ہے_
وننزّل من القراء ن ما ہو شفاء ورحمة
یہ کہ قرآن مجید کے نزول کو شفاء دینے کے عنوان سے تعارف کروایا گیا ہے یہ حکایت کررہا ہے کہ وحی کے بغیر انسان روحانی لاعلاج امراض میں مبتلاء ہے_
6_قرآنی آیات، اللہ تعالی کی طرف سے اہل ایمان کے لئے بہت بڑی رحمت ہیں_
وننزلّ ... رحمة للمو منین
7_فقط اہل ایمان اور حق قبول کرنے والے قرآنی شفا اور رحمت کے حامل ہیں _
وننزل من القراء ن ما ہو شفاء ورحمة للمؤمنین
8_روحی ، فکری اور اخلاقی بیماریوں کے لئے قرآنی شفا، رحمت، شفقت اور مہربانی کے ساتھ ہے_
وننزل من القراء ن ما ہو شفاء ورحمة للمؤمنین
قرآن کے لئے دونوں صفات "شفائ" اور "رحمت " کا با ہمی ذکر ممکن ہے ' مندرجہ بالا معنی کے لئے ہو _
9_مؤمنین میں بعض فکری ، روحی اور اخلاقی بیماریوں کا پیدا ہونا اور انہیں کی قرآنی علاج کی ضرورت _
وننزل من القراء ن ما ہو شفاء ورحمة للمؤمنین
10_ظالم، نہ صرف قرآنی رحمت اور شفاء سے کچھ حاصل نہیں کرسکتے بلکہ وہ ان کے لئے محض خسارہ اور نقصان ہے_
ولا یزید الظلمین الا خسار
11_حق کے منکر کفار ،ظالم ہیں اور قرآنی رحمت اور شفا جیسی نعمت ان کے لئے خسارت اور نقصان میں اضافہ کا موجب ہے_

شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظلمين الاخسار
مندرجہ بالا نکتہ کی اساس یہ ہے کہ "ظالمین" سے مراد "مؤمنین " کے مقابلہ کے قرینہ سے کفار ہو _

12_قرانی ہدایت سے فائدہ لینے یا محروم ہونے میں انسانوں کا اپنا اصلی کردار ہے_
من القراء ن ما ہو شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظالمين الاّ خسار
"مؤمنین" اور "ظالمین" کی صفت علت اور سبب بیان کرنے کے لئے ہے یعنی مؤمنین میں حق قبول کرنے کا جذبہ قرآنی رحمت وشفاء سے فائدہ لینے کا باعث ہے جبکہ ظالموں میں حق قبول نہ کرنے کی خصلت قرآن سے محرومیت کا سبب ہے_
13_عن أبی عبدالله (ع) : ... إنما الشفاء فی علم القران لقولہ: "وننزل من القران ما ہو شفاء ورحمة للمؤمنين"_(1)
امام صادق (ع) سے روایت ہوئي ہے کہ بلا شبہ شفائ، علم قرآن میں ہے _ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے: "وننزل من القران ما ہو شفاء ورحمة للمؤمنين "
14_قال أبوعبدالله (ع) : ما اشتکی ا حد من المؤمنين شکاية قطّ وقال إےخلاص نية ومسح موضع العلة ويقول :"وننزل من القران ... " الاّ عوفی من تلك العلة أيّة علة کانت ...(1)
امام صادق (ع) سے روایت ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا :بیمارے نہ ہونے والا مؤمن کی بیماری والی جگہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خالص نیت سے کہے: "و ننزل من القران ... " مگریہ کہ بیماری سے شفایاب ہوجائے گا_

....

1) نورالثقلين ج 3، ص 213، ح 415 _ بحارالانوار ج 92، ص 54، ح 18_

كفار کا ظلم 11;كفار کے نقصان کے اسباب 11
مؤمنين :
مؤمنين پر رحمت 6، 7;مؤمنين كى روحانى بيمارى كا علاج 9;مؤمنين كى شفا 7;:مؤمنين كى معنوى ضروريات 9;مؤمنين کے فضائل 7
وحى :
وحى كا ہدايت دينا 5

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَى بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَؤُوساً (٨٣)
اور ہم جب انسان پر كوئي نعمت نازل كرتے ہيں تو وہ پہلو بچا كر كنارہ كش ہوجاتا ہے اور جب تكليف ہوتى ہے تو مايوس ہوجاتا ہے (83)

1_انسان آسائشے اور الہى نعمات كو پانے كے بعدناشكرى اور خدا سے دورى كى طرف مائل ہوجاتا ہے_
وإذا أنعمنا على الإنسان ا عرض ونا بجانبہ
"نا " سے مراد"بعد" يعنى دور ہونا ہے اور "أعرض ونا بجانبہ"(يعنى منہ پھيرا اور كنارے ہوگيا) ناشكرى اور الله تعالى سے دورى كا كنايہ ہے_
2_مادى وسائل اور الله كى نعمات كو پانے كے بعد مغروررانہ احساسات كا پيدا ہونا ناقابل نفرت اوراللہ تعالى كى طرف سے مذموم ہے_
وإذا أنعمنا على الإنسان ا عرض ونا بجانبہ
3_آسائشے اور نعمتوں كو پانے كے بعد انسان، حق قبول نہ كرنے والى بيمارى كے خطرے ميں ہے _
وإذا أنعمنا على الإنسان ا عرض ونا بجانبہ
4_قرآن، الله تعالى كى انسان كے لئے واضح ترين نعمتوں ميں سے ہے_
وننزل من القراء ن ... وإذا أنعمنا على الإنسان ا عرض
نعمت كے مصاديق ميں سے ايك مصداق، پچھلى آيت (وننزل من القرآن) كے قرينہ سے ،

قرآن بھى ہے _
5_نعتموں كے حصول كا تقاضا ہے كہ انسان نعمتوں كے خالق كى طرف توجہ پيدا كرے اور اس كا شكر يہ و حمد بجالائے نہ كہ اس سے منہ موڑ لے_
وإذا أنعمنا على الإنسان ا عرض ونا بجانبہ
نعمتوں كو حاصل كرنے والے انسان كے حالات كو مذمت كے انداز سے بيان كرنا، ايك حكايت نہيں ہے بلكہ انسانوں كو منعم كے حق ادا كرنے كى ترغيب ہے_
6_انسان، معمولى سى مصيبت اور ناگوارى كا سامنا كرنے سے شديد مايوسى اور بے چارگى كا شكار ہوجاتا ہے_
وإذا مسّہ الشرّ كان يو س
"مسّہ الشرّ" (يعنى مصيبت اسے چھوئے) كے ذريعے اس كے مصيبت ميں مبتلا ہونے كى تعبير معمولى سى ناگوارى كو بيان كر رہى ہے _
7_ آسائشے كے وقت خدا كى ناشكرى كرنے والے جب سختيوں كا سامنا كرتے ہيں تو ان مينضعف اوور ناتوانى زيادہ ہو جاتى ہے_
وإذا أنعمنا على الإنسان ا عرض ونا بجانبہ وإذا مسّہ الشرّكان يو س
8_آسائشے كى حالت ميں الله سے دورى اور مصيبتوں كے آنے ميں مايوس ہونا، قرآنى ہدايت سے محروم لوگوں كى بيمارى ہے_
وننزّل ... شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظلمين الاّ خساراً_ وإذا أنعمنا على الإنسان ... كا ن يو س
9_الله تعالى ،انسانوں كو صرف خير ونعمت عطا كرتا ہے_

إذا أنعمنا على الإنسان ... وإذا مسّہ الشرّ
یہ کہ اس آیت میں اللہ تعالی کو نعمتیں دینے والا بتایا گیا جبکہ مصیبتوں کی نسبت اس کی طرف نہیں دی گئي_ اس سے مندرجہ بالا نکتہ حاصل ہوتا ہے_
10_انسان کی مذموم ' ناپسندیدہ خصلتوں کہ جن کی اللہ نے مذمت کی ہے ان میں سے ایك اس کا مایوس ہونا ہے_
وإذا مسّہ الشرّ کان یو س
11_انسان سے نعمت کا سلب ہونا، مصیبت اور اس کی مایوسی کا باعث ہے_
وإذا أنعمنا على الإنسان ... وإذا مسّہ الشرّ
"مسّہ الشرّ" کا "أنعمنا " کے مقابل میں آنے کے قرینہ سے احتمال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کا سختی سے دوچار ہوناگویا اس کا نعمات کو کھو دینا ہے_

آسائشے:
آسائشے کے آثار 1، 2، 3;آسائشے میں اللہ سے دوری 8
آسائشے پسند لوگ :
آسائشے پسند لوگوں کا حق قبول نہ کرنا 3; آسائشے پسند لوگوں کی کمزوری 7;سختی کے وقت آسائشے پسند لوگ 7

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخششیں 9;اللہ تعالی کی مذمتیں 2، 10;اللہ تعالی کی نعمات 4
انسان:
انسان کی صفات 1، 6;انسان کی ناشکری 1
استکبار:
استکبار کی مذمت 2
حق :
حق قبول نہ کرنے کا پیش خیمہ 3
خیر:
خیر کا سرچشمہ 9
ذکر :
منعم کے ذکر کا پیش خیمہ 5
شکر:
نعمت کے شکر کا پیش خیمہ 5
قرآن:
قران سے محروم لوگوں کی بیماری 8; قرآن کی ہدایت سے محرومیت 8
گمراہ لوگ:
گمراہ لوگوں کا اعراض کرنا8;گمراہ لوگوں کا مایوس ہونا 8
مایوسي:
مایوسی کی مذمت 10;مایوسی کے اسباب 11
شر :
شرکے موارد 11
ناشکري:
نعمت کی ناشکری کا پیش خیمہ 1
ناشکری کرنے والے:

ناشكرى كرنے والوں كى كمزورى 7; مصيبت ميں ناشكرى 7
نعمت :
نعمت قرآن 4;نعمت كا سرچشمہ 9;نعمت كے آثار 5; نعمت كے سلب كے آثار 11
مشكلات :
مشكلات كے آثار 6; مشكلات ميں مايوسى 6، 8

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَى سَبِيلاً (٨٤)
آپ كہہ ديجئے كہ ہر ايك اپنے طريقہ پر عمل كرتا ہے تو تمھارا پروردگار بھى خوب جانتا ہے كہ كون سب سے زيادہ سيدھے راستہ پر ہے (84)

1_پيغمبر (ص) پر قرآن كے مختلف انسانوں پر دو قسم كے اثرات كے پيش خيمہ كے حوالے سے ابہام دور

كرنے كى ذمہ داري_
وننزل من القران ... قل كل يعمل على شاكلتہ
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ نكتہ ہے كہ يہ آيت پچھلى آيت ميں ايك مخفى سوال كا جواب ہے اور وہ سوال يہ ہے كہ كيسے مختلف لوگ قرآن سے مختلف فائدہ حاصل كرتے ہيں؟ تو يہ آيت جواب ديتى ہے كہ اس مختلف قسم كے فائدہ لينے كى وجہ ان كى اپنى روحى حالت اور عادات كا رد عمل ہے_
2_انسان كے اعمال اورفيصلے، اس كى اندرونى خصلتوں ' انگيزوں اور روحى حالات كا نتيجہ ہيں_
كل يعمل على شاكلتہ
3_بعض انسانوں كا قرآن سے اچھا فائدہ اٹھانااور دوسرے گروہ كا صحيح فائدہ نہ اٹھاناان كى خصلتوں اور روحى حالات كا نتيجہ ہے_
وننزل من القران ماہو شفاء ورحمة للمؤمنين ولايزيد الظلمين الاّ خساراً ... قل كل يعمل على شاكلتہ
4_انسان، اپنى روحانى صفات اور راسخ نفسانى عادات اور باطنى اعتقادات كے حصار ميں جكڑا ہوا ہے _
قل كل يعمل على شاكلتہ
"شاكلتہ" لغت ميں نفسانى راسخ عادتوں كے معنى ميں ہے اور ايسى روش اور طريقہ كے معنى ميں بھى ہے كہ جسے انسان نے اپنا يا ہو _ (قاموس المحيط) بہرحال يہ اس حقيقت كو بتارہى ہے كہ آدمى اپنى روحى حالات اور اعتقادات ميں گھرا ہوا ہے_
5_انسان كے روحى معاملات اور راسخ نفسانى عادات كى شكل بننے ميں اس كے انتخاب اور اختيار كا كردار ہے _
وننزل من القران ... كل يعمل على شاكلتہ
پچھلى آيات ميں مؤمنين كى تعريف كى گئي اور ظالموں كى مذمت كى گئي_ اس آيت ميں مؤمنين اورظالموں دونوں كے متضاد اعمال كى وجہ، ان كى نفسانى راسخ عادات كا متفاوت ہونا بيان كى گئي ہے _ اب انسان كى اس كى نفسانى راسخ عادات كى بناء پر مدح ومذمت اس صورت ميں صحيح ہے كہ وہ اپنى عادات بنانے ميں موثراور اختيار ركھتا ہو_
6_انسان كے ليے اپنى عادات كے بنانے اور اپنے بنيادى اعتقادات ميں دقت كا كرنا ضرورى ہے_
قل كل يعمل على شاكلتہ
"شاكلتہ" كے دو معانى ہيں: ايك ذاتى شخصيت اور اخلاق اور دوسرا كسب ہونے والى عادات واخلاق _ مندرجہ بالا مطلب پچھلى آيت كے قرينہ سے دوسرے معنى كى بنياد پرہے_ تو گويا يہاں انسانوں كو خبر دار كيا گيا ہے كہ اپنى شخصيت كى تشكيل ميں وقت سے كام ليں_
7_انسانى نفوس، شكل وصورت ميں مختلف ہيں _
قل كل يعمل على شاكلتہ
8_انسانوں كو پالنے والا الله تعالى ، دوسروں كى نسبت انسانوں كى راسخ عادتوں اور انكے روحى حالات

سے زیادہ باخبر _
فربکم أعلم بمن ہو أہدی سبیل
9_الہی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ گذشتہ ہدایت لینے والوں اور ان کے دوسروں سے امتیاز سے گہرائي تك واقف ہو _
فربکم أعلم لمن ہو أہدی سبیل
دوسری صفات یا اسم اللہ کی جگہ، صفت رب کا ذکر اللہ کی انسانی گروہوں سے آگاہ ہونے کو بیان کررہا ہے اورمندرجہ بالا مطلب کو واضح کر رہا ہے_
10_ہدایت کے اسباب پانے کے لئے انسانوں میں فرق _
بمن ہو اہدی سبیل
"اہدي" کہ افعل تفضیل ہے _ ہدایت کے مختلف درجات پر دلالت کر رہا ہے_
11_ہدایت میں کمال ونقص کے درجات ہیں_
بمن ہو أہدی سبیل
12_زیادہ علم وآگاہی مربی افراد کی لیاقت کی پہچان اور ان کے انتخاب کا معیار ہے _
فربّکم أعلم
13_عن أبی عبداللہ (ع) فی قول اللہ عزّوجلّ ... "قل کل یعمل علی شاکلتہ" یعنی علی نیتہ(1)
امام صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس کلام : "قل کل یعمل علی شاکلتہ" کے بارے میں روایت ہوئي ہے کہ یہاں مرادیہ ہے کہ ہر کوئي اپنی نیت پر عمل کرتا ہے_

....

1) کافی ج 2، ص 16،ح 4_ نورالثقلین ج 3، ص 214، ح417_

علم :
علم كی اہميت 12
قرآن :
قرآن سے درست فائدہ اٹھانے كے اسباب 3;قرآن سے غلط فائدہ اٹھانے كے اسباب 3; قرآن كا ابہامات كو دور كرنا 1قرآن كی تاثير ميں اختلاف 1
كردار :
كردار كی جڑيں 2، 4، 13
مربي:
مربی كے انتخاب كا معيار 12
موقعيت لينا :
موقعيت لينے ميں موثر اسباب 2
نيت :
نيت كے آثار 13
ہدايت:
ہدايت كے درجات 10، 11
ہدايت لينے والے:
ہدايت لينے والوں كو مشخص كرنا 9

تفسير راهنما جلد 10

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّن الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيلاً (٨٥)
اور پيغمبر يہ آپ سے روح كے بارے ميں دريافت كرتے ہيں تو كہہ ديجئے كہ يہ ميرے پروردگار كا ايك امر ہے اور تمھيں بہت تھوڑا سا علم ديا گيا ہے (85)

1_لوگوں كا پيغمبر (ص) سے روح كی حقيقت كے بارے ميں سوال كرنا _
ويسئلونك عن الروح
2_روح كی حقيقت ،ايك مبہم چيز ہے اور پيغمبر (ص) كے زمانے كے لوگوں كے لئے مورد سوال تھي_
ويسئلونك عن الروح
3_انسانی روح كی حقيقت، ايك مجہول اور مورد سوال چيز ہے_

242
ويسئلونك عن الروح
يہ كہ "الروح" سے مراد فقط روح انسانی ہو جيسا كہ ذہن ميں تبادر بھی اس كا ہی ہے_تومندرجہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_
4_بشر ، پوری علمی تاريخ ميں روح كی حقيقت كے حوالے سے تمام جہات سے يقينی شناخت تك نہ پہنچ سكا _
ويسئلونك عن الروح_
يہ كہ الله تعالی نے حقيقت روح كے بارے ميں سوال كے جواب ميں اس كی وضاحت كی بجائے يہ فرمايا: روح ميراامر ہے_ يہ ممكن ہے اس لئے ہو كہ بشر كے لئے روح كی حقيقت كبھی واضح ہونے والی نہيںہے_

5_بعثت كے زمانے كے لوگ روح كى مانند مجہولات اور پر اسرار مسائل ميں جواب دينے كے حوالے سے پيغمبر (ص) كى علمى قدرت پر اعتماد ركھتے تھے_
يسئلونك عن الروح
6_روح، ايك ايسى حقيقت ہے كہ اس كا علم اللہ تعالى كے ساتھ خاص ہے اور وہ اس كى ربوبيت كا ايك جلوہ ہے _
قل الروح من أمر ربّي
"امر" كى "رب" كى طرف نسبت لام اختصاص كے معنى ميں ہے اور سوال كرنے والوں كے قرينہ كے مطابق يہاں علم ميں اختصاص مراد ہے_
7_پيغمبر،(ص) لوگوں كے سوالوں كے جواب مينجو كچھ ان پر وحى ہوئي ہے اسى كے مطابق جواب دينے كے ذمہ دار ہيں _
يسئلونك عن الروح قل الروح من أمر ربّي
8_روح، خلقت اور وجود ميں آنے ميں خلقت كے اسباب اور وسيلے سے بے نيازہے_
قل الروح من أمر ربي
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ نكتہ ہے كہ "امر" سے مراد كلمہ "ايجاد ہے كہ "كن" كا معنى دے رہا ہے_ لہذااسے خلقت كے وسيلے كى ضرورت نہيں ہے_
9_روح، ايك نفيس حقيقت اور بلند وبالا مقام ركھتى ہے_
قل الروح من أمر ربي
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ ہے كہ "امر" كى "ربي" كى طرف نسبت ، اضافہ تشريف ہو_
10_پيغمبر (ص) ،اللہ تعالى كى خاص ربوبيت اور مخصوص عنايت كے تحت ہيں _
من أمر ربي
11_روح، كى حقيقت كے حوالے سے بشر كى علمى تحقيقات ہميشہ كم اور ناچيز رھيں گى _
وما أوتيتم من العلم إلاّ قليل
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ ہے كہ "اوتيتم" كے مخاطب تمام انسان ہو_
12_كائنات ميں روح كى مانند پوشيدہ اسرار اور حقائق كے بارے ميں بشر كا علم ،بہت كم اور ناچيز ہے_
يسئلونك ... قل ... وماأوتيتم من العلم إلّا قليل

يہ كہ "العلم"سے مراد مطلق علم ہو _نہ بالخصوص روح كى حقيقت كے بارے ميں شناخت ہو تو مندرجہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_
13_بشر ميں پائے جانے والے تمام علوم كا سرچشمہ، اللہ تعالى ہے_
وماأوتيتم من العلم إلّا قليل
"اوتيتم" (ديا گيا) كى تعبير اور علم كے طور پر كشف نہ دينے كى انسان كى طرف نسبت اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ انسان، برتر ارادہ كے مد مقابل مجبور ہے_
14_جہان كى فراوان معلومات كے مد مقابل انسان كى معلومات نہايت كم ہيں_
وما أوتيتم من العلم الاّ قليل
يہ كہ "العلم" سے مراد مطلق علم ہو تو مندرجہ بالا نكتہ واضح ہوتا ہے_
15_روح كى حقيقت كے حوالے سے زمانہ بعثت پيغمبر (ص) ميں لوگوں كى علمى معلومات بہت كم اور معمولى تھيں_
قل الروح من أمر ربى وما أوتيتم من العلم الاّ قليل
يہ كہ آيت كے مخاطب زمانہ بعثت كے لوگ ہوں نہ كہ تمام زمانوں ميں تمام لوگ تومندرجہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_
16_زمانہ بعثت پيغمبر (ص) ميں لوگوں كى معلومات نہايت كم اور محدود تھيں_
وما أوتيتم من العلم الاّ قليل
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ احتمال ہے كہ "و ما أوتيتم من العلم" كے مخاطب زمانہ پيغمبر(ص) كے لوگ ہوں اور "العلم" سے مراد مطلق علم ہو_

17_عن أبی بصیر قال : سمعت أبا عبدالله(ع) یقول:"یسئلونك عن الروح قل الروح من أمر ربّي" قال : خلق أعظم من جبرائیل ومیكائیل' لم یكن مع أحد ممن مضی غیر محمد(ص) وہو مع الآئمة یسدّدہم ...(1)
ابی بصیر كہتے ہیںكہ امام صادق (ع) سے سنا كہ وہ الله تعالی كے اس كلام:"یسئلونك عن الروح قل الروح من أمر ربي" كے بارے میں فرما رہے تھے: روح جبرائیل اور میكائیل سے برتر مخلوق ہے وہ گذشتہ كسی بھی انبیاء كے ساتھ نہ تھی _ لیكن حضرت محمد (ص) اور تمام آئمہ كے ساتھ ہے اور ان كی مدد كرتی ہے_
18_عن أبی بصیر عن أحمدہما قال : سا لتہ عن قولہ: "ویسئلونك عن الروح قل الروح من أمر ربّي" ما الروح؟ قال: "التی فی الدواب والناس ..."_(1)
ابی بصیر كہتے ہے كہ نے امام باقر(ع) یا امام صادق(ع) سے الله تعالی كے كلام : " و یسئلونك عن الروح قل الروح من أمر ربّي" كے بارے میں سوال كیا اور عرض كی كہ یہ روح كس قسم كی روح ہے؟ تو انہوں (ع) نے جواب میں فرمایا: یہ وہ چیز ہے كہ جو جانوروں اور انسانوں میں موجود ہوتی ہے_
....

1) كافی ج 1 ص 273، ح 4_نورالثقلین ج3، ص 215، ح424_

19_عن أبی جعفر (ع) فی قولہ الله :"وما اوتیتم من العلم الاّ قلیلاً" قال : تفسیرہافی الباطن انہ ::لم یؤت العلم إلاّ ا ناس یسیر فقال: وما أوتیتم من العلم إلّا قلیلاً منكم _(2)
امام باقر(ع) سے الله تعالی كے كلام "وما أوتیتم من العلم الاّ قلیلاً" كے بارے میں روایت ہوئي ہے كہ انہوں (ع) نے فرمایا : كہ اس آیت كی تفسیر یوں ہے كہ لوگوں میں سے صرف كم تعداد والوں كو علم دیا گیا ہے پس الله تعالی نے فرمایا :" وما أوتیتم من العلم الاّ قلیلاً" یعنی تم میں سے كم لوگوں كو علم دیا گیا ہے_

لوگوں کے علم کا محدود ہونا15،16;لوگوں کے شبہات کا جواب 7
وحي:
وحی کا کردار 7
....

1) تفسير عياشى ج 2، ص 317، ح 163_ نورالثقلين ج 3، ص 216، ح 428_
2) تفسير عياشى ج2، ص 317، ح 164_ نورالثقلين ج3، ص 219، ح 438_

وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلاً (٨٦)
اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ آپ کو وحی کے ذریعہ دیا گیا ہے اسے اٹھالیں اور اس کے بعد ہمارے مقابلہ میں کوئي سازگار اور ذمہ دار نہ ملے (86)

1_ اللہ تعالى ،جو معارف اور حقائق پيغمبر (ص) پر وحى كئے ان تمام كو محو اور زائل كرنے پر قادر ہے_
ولئن شئنا لنذہبنّ بالذى أوحينا إليك
2_ پيغمبر اسلام (ص) وہ شخصيت ہيں كہ جنہيں اللہ تعالى كى طرف سے وحى ہوتى ہے _
ولئن شئنا لنذہبنّ بالذى أوحينا إليك
3_ اللہ تعالى كا ارادہ اور مشيت حتمى ہے اور اس ميں كوئي تبديلى پيدا نہيں ہوسكتي_
ولئن شئنا لنذہبنّ بالذى أوحينا إليك
4_ انسان كو عطا ہونے والے الہى علوم كى بقاء اور زوال حتّى كہ پيغمبر (ص) كے ذريعے آنے والى وحى بھى اللہ تعالى كى مشيت سے مربوط ہے_
وما أوتيتم من العلم الا قليلاً_ ولئن شئنا لنذہبنّ بالذى أوحينا إليك
5_ وہ تمام علوم ا ور معارف الہى كہ جو پيغمبر (ص) پر وحى ہوئے كائنات ميں پوشيدہ اسرار' حقائق اور علم الہى كے مد مقابل نہايت كم ہيں_
وما أوتيتم من العلم الاّ قليلاً و لئن شئنا لنذہبن بالذى أوحينا اليك
6_ انسان پر ضرورى ہے كہ وہ اپنے وسائل اور ذرائع كو الہى سمجھنے اور ان كو جاودان شمار نہ كرنے پر توجہ كرے_
ولئن شئنا لنذہبن بالذى أوحينا اليك
مندرجہ بالا مطلب كو آيت كے مفہوم اولويت سے ليا گيا ہے _ چونكہ اگر وحى پيغمبر (ص) سے سلب ہوسكتى ہے تو بدرجہ اولى تمام نعمات دوسرے لوگوں سے سلب ہوسكتى ہےں_
7_ انسانوں كے لئے وحى اور معارف الہى (قرآن) كا نزول نعمت الہى ہے اور اس كا شكر ادا كرن

چاہئے_
لنذہبن بالذى اوحےنا اليك
آيت وحى اور آسمان معارف كے حوالے سے خبردار كر رہى ہے_ تو اس سے معلوم ہوا كہ يہ الہى عطيات ہيں ان كا شكر يہ ادا كرنا چاہئے _
8_ اللہ تعالى كى مشيت اور ارادے كے مدمقابل ،پيغمبر (ص) كا كوئي مددگار اور دفاع كرنے والا نہيں ہے_
ثم لا تجدلك بہ علينا وكيل
9_ حسن بن محمد النوفلى يقول: ... قال سليمان: ... إرادتہ علمہ، قال الرضا(ع): ... ما الدليل على أن إرادتہ علمہ؟ وقد يعلم ما لا يريد ، أبداً وذلك قولہ عزّوجلّ : "أولئن شئنا لنذہبن بالذى أوحينا اليك" قال سليمان: فان الارادة القدرة قال الرضا (ع): و ہو عزّوجلّ يقدر على ماہ يريدہ أبداً ولا بدّمن ذالك لأنہ قال تبارك وتعالى :"ولئن شئنا لنذہبنّ بالذى اوحےنا اليك" فلو كانت الإرادة

ہی القدرة کان قد أراد أن یذہب بہ لقدرتہ ..._(1)
حسن بن محمد نوفلی کہتے ہیں: ... سلیمان نے کہا ... اللہ تعالی کا ارادہ اس کے علم کا عین ہے _ امام رضا (ع) نے فرمایا: اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کا ارادہ اس کے علم کا عین ہے حالانکہ اللہ تعالی جس چیز کو جانتاہے اس کا ارادہ ہرگز نہیں کرتا اور یہ اللہ تعالی کاکلام ہے کہ وہ فرمارہا ہے:"ولئن شئنا لنذہبن بالذی اوحےنا الیك"_ سلیمان نے کہا: پس ارادہ وہی قدرت ہے _ تو امام رضا (ع) نے فرمایا : یہ اللہ تعالی ہے کہ جس چیز پر قادر ہے ہرگز اس کا ارادہ نہیں کرتا _ پس ناچار اس بات کو قبول کرنا چاہئے چونکہ اللہ تعالی نے فرمایا :" ولئن شئنا لنذہبن بالذی أوحینا الیك "_ پس اگر ارادہ وہی قدرت ہو تو جو پیغمبر (ص) پر وحی کیا وہ اللہ محو کردیتا چونکہ قادر تھا_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) پر وحی 1، 2، 4;آنحضرت (ص) پر وحی کی محدودیت5;آنحضرت(ص) کی نبوت2; آنحضرت(ص) کے علم کی محدودیت 5; آنحضرت (ص) کے علوم کا محوہونا1;آنحضرت (ص) کے مقامات 2; آنحضرت (ص) کے مددگار کا نہ ہونا 8
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ارادہ 9;اللہ تعالی کا علم 5، 9;اللہ تعالی کی قدرت 1، 9 ;اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 3;اللہ تعالی کی مشیت کا غالب ہونا 8;اللہ تعالی کی مشیت کے آثار 4;اللہ تعالی کی نعمات 7;اللہ تعالی کے ارادہ کا حتمی ہونا 3
انسان :
انسانوں کا علم لدنی 4
خلفت :
خلقت کے اسرار5
ذکر:
مادی و سائل کے سرچشمہ کا ذکر 6
....

1)عیون الاخبار الرضا ج1، ص 189،179 ح1، ب13_توحےد صدوق ص451، ، 454، ح 1،ب 66_

247
روایت : 9
شکر :
نعمت کا شکر 7
علم :
علم لدنی کا سرچشمہ 4;علم لدنی کے زوال کا سرچشمہ 4
مادی وسائل :
مادی وسائل کا پائدار نہ ہونا 6
نعمت :
قرآن کا نعمت ہونا 7
وحي:
وحی کا سرچشمہ 4

إِلاَّ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيراً (٨٧)
مگر یہ کہ آپ کے پروردگار کی مہربانی ہوجائے کہ اس کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے (87)

1_اللہ تعالی کی رحمت ولطف،پیغمبر (ص) سے وحی (حقائق اور بنیادی معارف) واپس لینے سے مانع ہے_

لئن شئنا لنذہبن ... إلّا رحمة من ربك
استثناء ممكن ہے كہ محذوف كلمہ يا كلام سے ہو مثلاً عبارت يوں ہو كہ جو كچھ تمہيں ديا سوائے رحمت كے كچھ نہ تھا _ لہذا ہم محو نہيں كريں گے_ يعنى " لئن شئنا" سے استدراك ہو اور عبارت يوں فرض ہوگي"ولكن لانشاء ذلك رحمة" (ہم نے عطا كئے معارف كو تجھ پر رحمت كى بناء پر زائل نہيں كرنا چاہا)
2_پيغمبر (ص) كے دل ميں وحى كے مفاہيم كو ثابت اور ہميشہ ركھنا ان پر الہى ربوبيت كا جلوہ ہے_
لئن شئنا لنذہبن بالذى اوحےنا ... إلّا رحمة من ربك
3_وحى كو ثابت ركھنا اور قرآنى مفاہيم كو باقى ركھنا بندوں پر الہى رحمت كا جلوہ ہے_
لئن شئنا لنذہبن ... إلّا رحمة من ربك
4_پيغمبر اكرم(ص) پر الله تعالى كا عظےم و وسيع فضل ورحمت_
إن فضلہ كان عليك كبير
5_الله تعالى كے نزديك پيغمبر اكرم (ص) كى خاص اہميت اور بلند وبالا مقام_
أن فضلہ كان عليك كثير
6_الله تعالى كا پيغمبر (ص) كے دل ميں وحى كے مفاہيم كو استحكام بخشے كے سلسلہ مينان پر احسان_

ولئن شئنا لنذہبن ... أن فضلہ كان عليك كبير
7_ پيغمبر اكرم(ص) كے ليے پروردگار عالم كى ربوبيت رحمت سے متصل ہے_
الاّ رحمة من ربك

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَن يَأْتُواْ بِمِثْلِ هَـذَا الْقُرْآنِ لاَ يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً (٨٨)
آپ كہہ ديجئے كہ اگر انسان اور جنات سب اس بات پر متفق ہوجائيں كہ اس قرآن كا مثل لے آئيں تو بھى نہيں لاسكتے چاہے سب ايك دوسرے كے مددگار اور پشت پناہ ہى كيوں نہ ہوجائيں (88)

1_قرآن كى مثل لانے سے جن وانس كى عاجزى كا اعلان كرنے كا پيغمبر (ص) كى ذمہ داري_
قل لئن اجتمعت الإنس والجنّ ... لايا تون بمثلہ

2_ تمام مخاطبين قرآن كو (جن وانس) قرآن كے اعجاز كو آزمانے كى دعوت _
قل لئن اجتمعت الإنس والجن على أن يا توا بمثل
3_قرآن ايسے حقائق' تعليمات اور معارف پر مشتمل ہے كہ جن پر جن و انس وحى كے بغير كبھى بھى دسترس حاصل نہيں كر سكتے_
قل لئن اجتمعت الإنس والجن على أن يا توا بمثل ہذاالقران لايا تون ... ظہير
انسانوں اور جنوں كى قرآن كى مثل لانے سے عاجزى مطلق ہے يعنى اس كى تعليمات اور معارف كو بھى شامل ہے_
4_انسانى اور جنى طاقتيں ايك دوسرے كى پشت پناہى اور مدد كرنے كے باوجود بھى قرآن كى مثل لانے سے عاجز ہيں_
قل لئن اجتمعت ... ولو كان بعضہم لبعض ظہير
5_قرآن ،الله كا ايسا جاودانى معجزہ ہے جو ہميشہ بے مثل كتاب رہا اور ابد تك بے مثل رہے گا_
قل لئن اجتمعت الإنس والجنّ ... لايا تون بمثلہ ولو كان بعضہم لبعض ظہير
يہ جو آيت تصريح كر رہى ہے كہ كوئي جن وانس قرآن كى مثل لانے كى طاقت نہيں ركھتا اس سے معلوم ہوتا ہے كہ قرآن ہميشہ بے مثل كتاب كى مانندرہے گا_
6_ قرآن جيسى بے مثل كتاب كا پيغمبر (ص) كو عطا ہونا ان پر الله تعالى كے عظےم فضل كى نشانى ہے_
أن فضلہ كان عليك كبيراً _ قل لئن اجتمعت ... لايا تون بمثلہ
7_چيلنج او رمقابلہ كى دعوت كے سلسلہ ميں قرآن مجيد كى فتح اس كى بلاشبہ حقانيت كا اعلان ہے _
قل جاء الحق ... قل لئن اجتمعت الإنس والجن ... لا يا تون بمثلہ
8_انسان كا قرآن كى مثل لانے سے عاجز ہونا، اس كى الله كے مدّ مقابل كم علمى اور كم طاقت ركھنے پر دلالت كرتا ہے_
وما أوتيتم من العلم إلّا قليلاً ... قل لئن اجتمعت ... لايا تون بمثلہ
9_جن، انسان كى مانند باشعور موجود ہے_
قل لئن اجتمعت الإنس والجنّ على يا توا بمثہل
انسان و جن كے مابين، ارتباط اتفاق نظر اور تعاون ممكن ہے_يہ جو الله تعالى نے فرمايا: اگر جن اور انسان ايك دوسرے كا ہاتھ پكڑليں تو بھى قرآن كى مثل نہيں لاسكتے _ اس سے معلوم ہوتا ہے كہ انسان اور جن كے درميان رابطہ اور تعاون كا امكان ہے ورنہ يہ چيلنج لغو ہوتا_
11_قرآن كااعجاز تمام جہات اور ابعاد (لفظي، معنوى ' معرفت وغيرہ كے حوالے سے ...) تھا لہذا يہ چيلنج بھى ان تمام ابعاد ميں ہے_
قل لئن اجتمعت الإنس والجنّ ... لايا تون بمثلہ

250

پورى تاريخ ميں جن وانس كو مخاطب كرنا بتا رہا ہے كہ صرف عرب لوگ اس چيلنج كے مخاطبين نہيں تھے ورنہ يہ چيلنج قرآن كے لفظى اور ادبى بعد ميں ہى رہتا_
12_پيغمبر (ص) كے زمانے كے بعض لوگوں كا قرآن كے بارے ميں يہ عقيدہ كہ وہ سرچشمہ وحى سے نہيں ہے اور خود ساختہ ہے_
قل لئن اجتمعت الإنس والجنّ ... لايا تون بمثلہ
يہ جو قرآن مكمل قاطعيت سے چيلنج كر رہا ہے ہو سكتا ہے اس شبہہ كے جواب ميں ہو كہ قرآن وحى نہيں ہے_
13_قرآن كى مثل كتاب لانے كا ناممكن ہونا خود ہى اس كے الہى ہونے اور بشرى نہ ہونے سے ہے _
قل لئن اجتمعت الإنس والجنّ ... لايا تون بمثلہ

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) پر فضل كى نشانياں 6;آنحضرت (ص) پر قرآن كا نزول 6;آنحضرت (ص) كى ذمہ دارى 1
الله تعالى :
الله تعالى كے فضل كى نشانياں 6
انسان:

انسانوں کا عاجز ہونا 1، 3، 4، 8;انسانوں کو دعوت 2;انسانوں کے علم کے محدود ہونے کی نشانیاں 8
جن :
جن سے روابط 10;جن کا شعور 9;جن کا عجز 1، 3 ، 4;جن کو دعوت 2;جن کے ساتھ تعاون 10
قرآن:
قرآن پر افتراء 12;قرآن کا اعجاز 2;قرآن کا چیلنج 2;قرآن کا وحی سے ہونا 3; قرآن کی اہمیت 6;قرآن کی جاودانگی 5;قرآن کی حقانیت کی نشانیاں 7;قرآن کی خصوصیات 3;قرآن کی مثل بنانا 1، 4، 8، 13;قرآن کے اعجاز کے ابعاد 11;قرآن کے بے نظیر ہونا 3، 5،13;قرآن کے چیلنج کے آثار 7; قران کے چیلنج کے ابعاد 11; قرآن کے وحی سے ہونے کے دلائل 13
لوگ:
بعثت کے زمانے کے لوگوں کا افتراء 12;بعثت کے زمانے کے لوگوں کا عقیدہ 12
موجودات:
باشعور موجودات 9

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَـذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلاَّ كُفُوراً (٨٩)
اور ہم نے اس قرآن میں ساری مثالیں الٹ پلٹ کر بیان کردی ہیں لیکن اس کے بعد پھر اکثر لوگوں نے کفر کے علاوہ ہر بات سے انکار کردیا ہے (89)

1_مختلف مثالوں اور بیانات سے قرآن میں الہی حقائق کی وضاحت _
ولقد صرّفنا للناس فی ہذا القرآن من کلّ مثل
2_حقائق اور مفاہیم کی تشریح کے لئے قرآن کے مختلف بیانات اور متنوع انداز ،اس کے ابعاد اعجاز کا ایك جلوہ ہے_
لایا تون بمثلہ ... ولقد صرّفنا للناس فی ہذا القرآن من کلّ مثل
3_قرآن کے مختلف بیانات اور مثالیں، لوگوں کی فہم اور ان کی ہدایت کے لحاظ سے مناسب ہیں _
ولقد صرّفنا للناس فی ہذا القرآن من کلّ مثل
"تصریف" کا لغت میں معنی ایك چیز کو مختلف جہات سے پھیرنا ہے اور "تصریف کلام" سے مراد اس کو مختلف معانی میں لانا ہے یہ جو قرآن کتاب ہدایت ہے اور وہ فرماتا ہے ہم نے قرآن میں معانی کو مختلف جہات سے بیان کیا_اس سے معلوم ہوا کہ ان جہات کی رعایت ہوسکتا ہے مندرجہ بالا نکتہ کی بناء پر ہو _
4_لوگوں کے لئے حقائق کی وضاحت اور ان کی تشریح کے لئے ضروری تھا کہ مختلف انداز اور بیانات سے فائدہ اٹھایا جائے_
ولقد صرفنا للناس فی ہذا القرآن من کل مثل
5_تمام انسان، مخاطب قرآن ہیں نہ کہ کوئي خاص گروہ_
ولقد صرفنا للناس فی ہذا القرآن
6_اکثر لوگوں کا قرآن سے منہ پھیرنا سوائے حق سے دوری کے علاوہ اور کچھ نہیں تھے_
ولقد صرفنا ... فا بی أکثر الناس الاّ کفور
7_قرآن سے منہ پھیرنے کی وجہ اس کا ناقابل فہم ہونا یا اس کے مضامین نہیں ہیں بلکہ اس کی وجہ حق سے

دوری اختیار کرنا ہے_
ولقد صرفنا للناس فی ہذا القرآن من کل مثل فا بی أکثر الناس الاّ کفور
8_قرآن کی حقانیت اور اس کے بے مثل پر دلیل ہونے کے باوجود اس کا انکار ایك بہت بڑی اور ناقابل قبول ناشکری ہے_
ولقد صرفنا للناس فی ہذا القرآن من کل مثل فا بی أکثر الناس إلّا کفور
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "کفور" سے مراد نعمت کی نا شکری ہو_

اكثريت:
اكثريت كا حق قبول نہ كرنا 6
حق:
حق قبول نہ كرنے كے آثار 7
حقائق :
حقائق كى وضاحت كا انداز 1، 4;حقائق كى وضاحت كا متنوع ہونا 4
قرآن:
اكثر لوگوں كا قرآن سے منہ پھيرنا 6;قرآن سے منہ پھيرنے كا فلسفہ 7;قرآن كا انداز بيان 1، 2; قرآن كا سارے جہان كے ہونا 5 ; قرآن كا ہدايت دينا 3;قرآنى تعليمات كى خصوصيات 1، 2;قرآن كى تكذيب 8; قرآن كى فہم ميں سہولت 3;قرآن كى مثالوں كا فلسفہ 1، 3;قرآن كے اعجاز كى نشانياں 2; قرآن كے بيان كا متنوع ہونا 2، 3;قرآن كے مخاطب 5
ناشكري:
نعمت كى ناشكرى 8

وَقَالُواْ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الأَرْضِ يَنبُوعاً (٩٠)
اور ان لوگوں نے كہنا شروع كرديا كہ ہم تم پر ايمان نہ لائيں گے جب تك ہمارے لئے زمين سے چشمہ نہ جارى كردو (90)

1_مشركين كى طرف سے پيغمبر (ص) پر ايمان لانے سے پہلے مكہ ميں مشركين كے ليے ايك پر جوش پانى كے چشمہ كو ظاہر كرنے كى شرط_
وقالوا لن نو من لك حتّى تفجرلنا من الأرض ينبوع
2_مكہ ميں مشركين كے لئے چشمہ جارى كرنے كا تقاض

ان كا پيغمبر (ص) سے طلب كردہ ايك معجزہ تھا _
و قالوا لن نومن لك حتّى تفجرلنا من الأرض ينبوع
3_مشركين مكہ معجزہ طلب كرنے كے ذريعہ اپنے فوائد حاصل كرنے اور بہانوں كى تلاش ميں تھے نہ كہ وہ پيغمبر (ص) كى حقانيت كشف كرنا چاہتے تھے_
ولقد صرّفنا للناس فى ہذالقرآن من كل مثل فا بى أكثر الناس الاّ كفوراً_ وقالوا لن نو من لك حتّى تفجرلنا الأرض ينبوع
چونكہ مشركين، پيغمبراكرم (ص) كى حقانيت كو جاننے كے لئے مختلف راہوں كو نظر انداز كرچكے تھے اور انہوں نے اپنے ايمان كو ايسى چند محدود سى باتوں كے ساتھ مشروط كيا كہ جن سے اكثران كے مادى فائدے پورے ہوتے تھے _ اس سے مذكورہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_
4_مشركين نے الله تعالى كى طرح طرح كى نشانياں ديكھنے كے باوجود پيغمبر اكرم (ص) سے معجزہ كى درخواست كي_
ولقد صرّفنا ... من كلّ مثل فابى ... وقالوا لن نو من لك حتّى تفجرلنا من الأرض ينبوع
5_مكہ كے مشركين، قرآن كے بے مثل ہونے كے باوجود اسے معجزہ نہيں مانتے تھے _
قل لئن اجتمعت الإنس و الجن ... وقالوا لن نو من لك

يہ جو اللہ تعالى قرآن كے بے مثل معجزہ ہونے كى توصيف كرنے كے بعد مشركين كے طلب كردہ جيسى معجزہ كى درخواست نقل كر رہا ہے _ مذكورہ بالا نكتہ كى طرف اشارہ ہو سكتا ہے _
6_پيغمبر (ص) كى بعثت كے آغاز ميں مكہ ميں پانى كى كمى تھى اور اہل مكہ پانى كے دائمى منابع كے محتاج تھے_
تفجر لنا من الأرض ينبوع
مشركين كى پيغمبر اكرم -(ص) سے چشمہ جارى كرنے كى درخواست ممكن ہے ان كى پانى كے منابع كى شديد ضرورت كے پيش نظر ہو_
7_انسان كى اجتماعى اور مادى ضروريات، اس كى آراء و نظريات يہاں تك كہ فكرى و معنوى مسائل پر بھى اثر انداز ہوتى ہيں_
وقالوا لن نو من لك حتّى تفجرلنا من الأرض ينبوع
يہ احتمال كہ مشركين نے منبع آب كى شديد ضرورت كے پيش نظر پيغمبراكرم(ص) سے جارى چشمہ كو بعنوان معجزہ طلب كيا ہو اس مندرجہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) سے پانى كے چشمہ كى درخواست 1، 2
اسلام :
صدر اسلام كى تاريخ 1، 2، 3، 4، 5
ضرورتيں :
مادى ضرورتوں كے آثار 7;پانى كى ضرورت 6
عقيدہ :
عقيدہ ميں مو ثر اسباب 7

254
فكر:
فكر كى اساس 7
قرآن :
قرآن كا اعجاز 5;قرآن كا بے نظير ہونا 5
مشركين مكہ :
مشركين مكہ اور قرآن 5;مشركين مكہ كا حسى چيزوں كى طرف پر اعتقاد4;مشركين مكہ كا نفع پسند ہونا3;مشركين مكہ كا ہٹ دھرم ہونا 4;مشركين مكہ كى درخواستيں 1، 2، 4;مشركين مكہ كي فكر5;مشركين مكہ كے ايمان كى شرائط 1;مشركين مكہ كے بہانے بنانا3
معجزہ :
معجزہ اقتراحى (خود طلب كيا ہوا) 1، 2،4
معجزہ حسى كى درخواست: 4
مكہ:
اہل مكہ كى ضروريات 6; مكہ كا جغرافيائي مقام 6;مكہ كى تاريخ 6;مكہ ميں پانى كا كم ہونا 6

أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الأَنْهَارَ خِلالَهَا تَفْجِيراً (٩١)
يا تمھارے پاس كھجنور اور انگور كے باغ ہوں جن كے درميان تم نہريں جارى كردو (91)

1_مشركين كى پيغمبر اكرم(ص) پر ايمان لانے كے ليے ايك شرط يہ تھى كہ پيغمبراكرم(ص) كے پاس كھجور اور انگور كے درختوں كا ايسا بڑا باغ ہو جس كے درميان بہت سى پانى كى نہريں جارى ہوں_
وقالوا لن نو من لك حتّى ... أو تكون لك جنة من نخيل وعنب

2_مادی قدرت اور دنیاوی وسایل سے سرشار ہونا مشرکین مکہ کی نظر میں پیغمبری اور رہبری کا معیار تھا_
وقالوا لن نو من لك حتّی ... أو تكون لك جنة من نخيل وعنب
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پر ہے کہ مشرکین مکہ چاہتے تھے کہ آپ (ص) واقعاً مال ثروت اور باغ کے حامل ہوں نہ کہ معجزہ اقتراحی ان کی خواہش تھی _
3_مشرکین مکہ نے الله کی مختلف آیات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود پیغمبر(ص) سے حسی معجزہ کی درخواست کي_
ولقد صرّفنا ... من كلّ مثل فا بی ... وقالو

لن نومن لك حتّی ... تكون لك جنة من نخيل وعنب
یہ نکتہ اس آیت میں اس احتمال کے ساتھ پیدا ہوگا کہ وہ اس قسم کے باغ کو معجزہ کے وسیلہ سے چاہتے تھے_
4_کھجور اور انگور کا جاری نہروں کے ساتھ بڑا باغ مشرکین مکہ کی جانب سے آنحضرت (ص) سے معجزہ اقتراحی (طلب کردہ) تھا_
لن نو من لك حتّی ... تكون لك جنة من نخيل وعنب

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) سے باغ کی درخواست 1، 4;آنحضرت (ص) سے نخلستان کی درخواست 1، 4
اسلام:
صدر اسلام کی تاریخ 1، 3، 4
انبیاء :
انبیاء کا مالدار ہونا 2
رہبر:
رہبروں کا مالدار ہونا 2
رہبري:
رہبری کا معیار 2
مشرکین مکہ:
مشرکین کا عقیدہ 2;مشرکین مکہ کی ہٹ دھرمی 3;مشرکین مکہ کی خواہشات 3، 4;مشرکین مکہ کے ایمان کی شرائط 1
معجزہ:
معجزہ اقتراحی 1،3 ،4;معجزہ حسی کی درخواست 3
نبوت:
نبوت کا معیار 2

أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاء كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفاً أَوْ تَأْتِيَ بِاللّهِ وَالْمَلآئِكَةِ قَبِيلاً (۹۲)
یا ہمارے اوپر اپنے خیال کے مطابق آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرادو یا الله اور ملائکہ کو ہمارے سامنے لاکر کھڑا کردو (92)

1_آسمان سے ٹکڑے نازل کروانا،معجزات اقترا حی اور مشرکین مکہ کی پیغمبر (ص) سے درخواستوں میں سے ایک ہے_
اوتسقط السماء ... علينا كسف

"کسَف" کسف کی جمع ہے کہ جس سے مرادٹکڑا ہے_ (لسان العرب)
2_آسمان سے ٹکروں کا نازل ہونا، مشرکین مکہ کی آنحضرت (ص) پر ایمان لانے سے پہلے شرط تھي_
وقالوا لن نومن لك ... او تسقط السماء كما زعمت علينا كسف

3_پیغمبر (ص) کا مشرکین مکہ کو عذاب نازل ہونے پر آسمان سے ٹکڑوں کے گرنے کے امکان سے خبردار کرنا _
او تسقط السماء کما زعمت علینا کسف
4_مشرکین مکہ کا ان پر آسمان سے ستاروں اور ٹکڑوں کے گرنے کے ساتھ عذاب کے نزول پر یقین نہ کرنا _
او تسقط السماء کما زعمت علینا کسف
"الزعم" سے مراد ایسی بات کی حکایت تھی کہ جہاں جھوٹ کا گمان ہو _(مفردات راغب)
5_مشرکین مکہ کی آنحضرت (ص) اور ان کی برحق تعلیمات کے مدمقابل ھٹ دھری _
لن نو من لك حتّی ... تسقط السماء کما زعمت علینا کسف
6_مشرکین مکہ پیغمبر (ص) کی حقانیت پر گواہی کے لئے اللہ اور ملائکہ کو اپنے آمنے سامنے دیکھنا چاہتے تھے_
اوتا تی باللّہ والملئکۃقبیل
"قبیلاً" سے مراد مقابلہ (آمنے سامنے) ہے _ اس آیت میں یہ ممکن ہے مندرجہ بالا مطلب کو بیان کرے _
7_مشرکین مکہ نے پیغمبر (ص) پر اپنے ایمان کو اللہ تعالی اور ملائکہ کو قابل مشاہدہ حالت میں لانے پر مشروط کردیا _
قالوا لن نومن لك حتّی ... اوتا تی باللّہ والملائکۃ قبیل
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "قبیلاً" سے مراد آمنے سامنے مشاہدہ ہو_
8_اللہ تعالی اور ملائکہ کو گروہ گروہ کی شکل میں مشرکین مکہ کے پاس لایاجانا، ان کی آنحضرت (ص) سے درخواست (اقتراحي) تھي_
لن نومن لك حتّی ... اوتا تی باللّہ والملائکۃ قبیل
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے "قبیلاً" قبیلہ کی جمع ہو_
9_مشرکین مکہ کا اللہ تعالی اور ملائکہ کے بارے میں مادی اور جسمانی تصور _
تا تی باللّہ والملائکۃ قبیل
"قبیلاً" سے مراد آمنے سامنے اور مشاہدہ ہے اس لیے اس کا استفادہ ہوتا ہے نکتہ_
10_مشرکین مکہ کا اپنے عقائد اور نظریہ کائنات میں صرف محسوسات اور حسی چیزوں پر اعتماد کرنا_
تا تی باللّہ والملائکۃ قبیل

آسمان :
آسمان کے گرنے کی درخواست 1، 2
آنحضرت (ص) :

آنحضرت (ص) کی حقانیت پر گواہی 6; آنحضرت (ص) کے ڈراوے 3;آنحضرت (ص) کے دشمن 5
اسلام :
صدر اسلام کی تاریخ 1، 2، 3، 5، 6، 7، 8
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی گواہی کی درخواست 6;اللہ کے دیکھنے کی درخواست 7;اللہ تعالی کے سامنے آنے کی درخواست 6، 7، 8
ڈراوے:
عذاب سے ڈراوا 3
عذاب:
عذاب پر یقین نہ ہونا 4;آسمان کے گرنے کے ساتھ عذاب 3
مشرکین مکہ :
مشرکین مکہ اور آنحضرت (ص) 5;مشرکین مکہ کا ایمان نہ لانا 4;مشرکین مکہ کا حسی چیزوں پر یقین میلان10;مشرکین مکہ کا عقیدہ 10 ; مشرکین مکہ کا عادی چیزوں پر اعتقاد 9; مشرکین مکہ کی خواہشات 1، 6، 7;مشرکین مکہ کی فکر9;مشرکین مکہ کو ڈراوے 3; مشرکین مکہ کی ہٹ دھرمی 5;مشرکین مکہ کے ایمان کی شرائط 2، 7

معجزہ:
معجزہ اقتراحی 1، 6، 8
ملائکہ:
ملائکہ کی گواہی کی درخواست 6;ملائکہ کو دیکھنے کی درخواست 7;ملائکہ کو سامنے لانے کی درخواست 6، 7، 8

أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَى فِي السَّمَاء وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَاباً نَّقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إَلاَّ بَشَراً رَّسُولاً (۹۳)
یا تمھارے پاس سونے کا کوئي مکان ہو یا تم آسمان کی بلندی پر چڑھ جاؤ اور اس بلندی پر بھی ہم ایمان نہ لائیں گے جب تك کوئي ایسی کتاب نازل نہ کردو جسے ہم پڑھ لیں آپ کہہ دیجئے کہ ہمارا پروردگار بڑا بے نیاز ہے اور میں صرف ایك بشر ہوں جسے رسول بناکر بھیجا گیا ہے (93)

1_اپنے لیے سونے کا گھربنانا مشرکین مکہ کی پیغمبر (ص) سے درخواست (معجزہ اقتراحي) _

ا ویکون لك بیت من زخرف
پچھلی آیات کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں معجزات کی درخواست کی گئي تھي_ یہاں بھی "اویکون لك بیت من زخرف" سے مراد سونے کا گھر معجزہ کے ذریعے بنانا ہے_
2_مشرکین مکہ نے آنحضرت (ص) پر اپنے ایمان کو سونے سے بنے گھر کے معجزہ سے مشروط کردیا _
قالوا لن نو من لك حتّی ... أو یکون لك بیت من زخرف
3_مشرکین مکہ قران کے بلند مفاہیم سے غافل تھے اور دنیا کے مال پر آنکھیں لگائے ہوئے تھے_
ولقد صرّفنا فی ہذاالقرآن من کل مثل فا بی ... وقالوا لن نو من لك حتّی ... أو یکون لك بیت من زخرف
4_مشرکین مکہ نے اللہ تعالی کی مختلف نشانیوں کا مشاہدہ کرنے کے باوجود پیغمبر (ص) سے معجزہ حسی کی درخواست کي_
ولقد صرّفنا ... من کل مثل فا بی ... وقالوا لن نومن لك حتّی ... یکون لك بیت من زخرف أو ترقی فی السماء ... تنزل علینا کتاباً نقرؤہ
5_پیغمبر (ص) کا آسمان کی طرف اوپر جانا اور وہاں سے پڑھنے کے لائق لکھی ہوئي چیز اور اپنے اوپر جانے کی گواہی لانا مشرکین مکہ کا پیغمبر (ص) سے طلب کردہ معجزہ _
او ترقی فی السماء ولن نومن لرقیك حتّی تنزل علینا کتاباً نقرؤہ
6_پیغمبر (ص) کا آسمان کی طرف اوپر جانا اور وہاں سے اپنی حقانیت پر خط لانا' مشرکین مکہ کی آنحضرت (ص) پر ایمان لانے کی شرط تھي_
قالوا لن نو من لك حتّی ...او ترقی فی السماء ولن نومن لرقیك حتّی تنزل علینا کتاباً نقرؤہ
7_اللہ تعالی کے معجزات کے وجود میں لانے کے اصلی ارادہ سے مشرکین مکہ کی غفلت _
تفجرلنا ... تسقط السمائ ... تأتی باللہ ... تنزل علینا کتباً نقرؤہ
یہ کہ مشرکین مکہ کی آنحضرت (ص) سے درخواست کہ تمام معجزات ،حتی کہ اللہ کا آنا مندرجہ بالا نکتہ کو واضح کر رہا ہے_
8_اللہ تعالی کی آیات اور معجزات کی شناخت میں مشرکین مکہ کا صرف مادی اور حسی معیاروں پر اعتماد کرنا _
حتی تفجرلنا ... حتّی تنزل علینا کتباً نقرؤہ
9_مشرکین مکہ، قرآن اور آنحضرت (ص) کی رسالت کے آسمانی ہونے پر عقیدہ نہ رکھتے تھے_
او ترقی فی السماء ولن نومن لرقیك حتّی تنزل علینا کتاباً نقرؤہ
یہ کہ وہ پیغمبر (ص) سے ایسے خط اور کتاب کو مانگ رہے تھے کہ جو وہ خود آسمان سے لے کر آئیں_ اس سے واضح ہورہاہے کہ قرآن جو کہ آنحضرت (ص) پر

وحی کی صورت میں نازل ہوا وہ اسے قبول نہیں کرتے تھے_
10_ پیغمبر (ص) پر مشرکین مکہ کے بے جا طلب کردہ معجزات کا جواب دینے اور ان کی ایسی طلب کے پورا کرنے پر اللہ تعالی کے منزّہ ہونے کو بیان_
قالوا لن نو من لك حتّی تفجرلنا ...قل سبحان ربي
11_اللہ تعالی ، بہانوں کی تلاش میں پڑے ہوئے لوگوں کی فضول خواہشات کے مطابق اپنے معجزات دینے سے منزہ ہے_
تفجرلنا من الأرض ينبوعاً ... قل سبحان ربي
مشرکین مکہ کی اپنے میلان کے مطابق پیغمبر اکرم (ص) سے معجزات کی متعدد درخواستوں کے مد مقابل اللہ تعالی فرما رہا ہے "میرا رب منزہ ہے" اس جواب کا ممکن ہے یہ معنی ہو کہ اللہ تعالی اسے لوگوں کے میلان کے مطابق معجزات عطا نہیں کرتا _
12_اللہ تعالی کسی جگہ محصور ہونے' جسم رکھنے' دیکھے جانے اور دوسرے ایسے مادی اوصاف سے منزہ ہے_
اوتاتی باللہ ... قل سبحان ربي
چونکہ مشرکین کی پیغمبر (ص) سے درخواست :"تا تی باللہ " اللہ تعالی کی جسمانیت ' ایك جگہ سے دوسری جگہ آنا، اور دیکھے جانے کی موجب تھی تو جملہ "سبحان ربي" ہوسکتا ہے ایسی غیر منطقی درخواست کا جواب ہو_
13_معجزات کا پیش کرنا اور ان کی نوعیت واضح کرنا صرف اللہ تعالی کا کام ہے نہ کہ انبیاء کا_
تفجر لنا من الأرض ينبوعاً ... قل سبحان ربی ہل كنت الاّ بشراً رسول
یہ کہ مشرکین، پیغمبر (ص) سے معجزات لانے کی درخواست کر رہے تھے اور انہوں نے ان کے جواب میں فرمایا :"ہل كنت الاّ بشراً رسولاً"اس سے معلوم ہواکہ معجزہ کا سرچشمہ، فقط اللہ تعالی ہے_ پیغمبر-(ص) کا اس سلسلے میں کوئي کردار نہیں_
14_پیغمبر(ع) دوسرے انسانوں کی مانند ایك انسان ہے اور اس کی خصوصیت اور امتیاز صرف اس کی رسالت اور پیغمبری ہے_
قل سبحان ربی ہل كنت الاّ بشراً رسول
15_پیغمبر(ص) اپنی محدود ذمہ داری کے اعلان اور مشرکین کے طلب کردہ معجزات کو پیش کرنے سے اپنی عاجزی بیان کرنے کے ذمہ دار ہیں_
قالوا ... قل ... ہل كنت الاّ بشراً رسول
مشرکین کی درخواستوں کے مد مقابل "ہل كنت " کا جواب ہوسکتا ہے یہ بیان کر رہا ہو کہ ان کی درخواست کا پیغمبر کی رسالت اور ذمہ داریوں سے کوئي ربط نہیں ہے یا یہ اس کی طاقت میں نہیں ہے_

کے ارادہ کے آثار 7;اللہ تعالی کے دیکھنے کا ردّ12;اللہ تعالی کے مختصات 13
انبیاء :
انبیاء کی ذمہ داری کا محدود ہونا 13
قرآن :
قرآن کا وحی ہونا 9;قرآن کے جھٹلانے والے 9
گھر:
سونے کے گھر کی درخواست 1، 2
مشرکین مکہ:
مشرکین مکہ اور اللہ تعالی کی آیات 8;مشرکین مکہ اور قرآن3;مشرکین مکہ اور معجزہ 8; مشرکین مکہ کا مادی چیزوں پر اعتقاد 8; مشرکین مکہ کا محسوس چیزوں پر اعتقاد4، 8; مشرکین مکہ کی بے ايماني9;مشرکین مکہ کی دنیا طلبی 3; مشرکین مکہ کی غفلت 3، 7;مشرکین مکہ کی ہٹ دھرمی 4; مشرکین مکہ کے ایمان کی شرائط 2، 6 ; مشرکین مکہ کے تقاضے درخواستیں 1، 4، 5، 10، 15
معجزہ:
حسی معجزہ کی درخواست 4;معجزہ اقتراحی 1، 4، 5، 15;معجزہ اقتراحی کا رد ہونا 10;معجزہ کا سرچشمہ 7، 11 ، 13، 15

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُواْ إِذْ جَاءهُمُ الْهُدَى إِلاَّ أَن قَالُواْ أَبَعَثَ اللّهُ بَشَراً رَّسُولاً (٩٤)
اور ہدایت کے آجانے کے بعد لوگوں کے لئے ایمان لانے سے کوئي شے مانع نہیں ہوئي مگر یہ کہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے کسی بشر کو رسول بنا کر بھیج دیا ہے (94)

1_مشرکین مکہ، نبوت کے لئے نوع بشر کے انتخاب کے منکرتھے اور اسے ناممکن اور محال سمجھتے تھے _
وما منع الناس ... الاّ أن قالوا ا بعث اللّہ بشراً رسول

"الناس" میں الف لام عہدی ہے اور گذشتہ آیات کی طرف توجہ کرتے ہوئے ا س سے مراد، مشرکین مکہ ہیں _
2_اللہ کے رسولوں کا بشر ہونا، بہانے باز مخالفین یعنی کفار و مشرکین کے ایمان نہ لانے کا عمدہ بہانہ تھا_
وقالوا لن نؤمن لك حتّى ... الاّ أن قالوا ا بعث اللہ بشراً رسول
3_مشرکین مکہ کے پاس آنحضرت (ص) پر ایمان نہ لانے کا ایك ہی بہانہ، آپ (ص) کا بشر ہونا تھا_
قالوا أبعث اللہ بشراً رسول
4_زمانہ بعثت کے کفار اور مشرکین کے پاس اللہ کے رسولوں کو پہچاننے کے لئے غلط معیار تھے_
قالوا ا بعث اللہ بشراً رسول
5_پہلے سے ہی غلط معیاروں پر کئے گئے فیصلے، انبیاء کی صحیح تعلیمات کو سمجھنے سے مانع تھے_
ومامنع الناس أن یؤمنوا إذ جاء ہم الہدی ... بشراً رسول
6_ انبیاء الہی کا پیغام سراسر ہدایت اور راہنمائي ہے_
وما منع الناس أن یؤمنوا إذجاء ہم الہدی ... بشراً رسول
7_مشرکین کا عقیدہ تھا کہ مقام رسالت ،بشر کی شان سے بہت بلند ہے_
قالوا ا بعث اللہ بشراً رسول
8_انبیاء کا تمام لوگوں کی مانند ہونا ان کی قدرو قیمت اور خصوصی صلاحیتوں کی شناخت سے مانع تھا_
ومامنع الناس ... الاّ ان قالوا ا بعث اللہ بشراً رسول
یہ کہ مشرکین، بشر کی نبوت کو محال چیز سمجھتے تھے شاید اس لئے ہو کہ وہ پیغمبروں کو اپنے جیسے افراد سمجھتے تھے_ اورانہیں اپنے جیسا ضعیف اور کمزور سمجھتے تھے_

9_اللہ كے وجود اور رسالت كى ضرورت كى حقيقت حتّى كہ مشركين كے افكار ميں بھى تسليم شدہ تھى _
ا بعث اللہ بشراً رسول
يہ كہ مشركين اصل رسالت كے انكار كے بجائے بشر كى نبوت كو بعيد شمار كرتے تھے اس سے معلوم ہوا كہ خود رسالت ونبوت جيسى حقيقت ان كى نظر ميں يقينى تھي_
10_وعن أبى عبداللّہ (ع) :"قالوا ا بعث اللہ بشراً رسولاً" قالوا: إن الجن كانوا فى الأرض قبلنا، فبعث اللہ إليہم ملكاً، فلو اراد اللہ ان يبعث إلينا لبعث اللہ ملكاً من الملائكة وہو قول اللہ "ومامنع الناس أن يؤمنوا إذجائہم الہدى إلّا ان قالوا ا بعث اللہ بشراً رسولاً_"(1)امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ: قالوا ا بعث اللہ بشراً رسولاً " وہ(منكرين رسالت محمد (ص)) كہتے تھے كہ :ہم سے پہلے زمين ميں مخلوق جن موجود تھى اللہ تعالى نے ان كى طرف ايك فرشتہ
....

1) تفسير عياشى ، ج 2 ، ص 317، ح 167 _ نورالثقلين ج 3، ص 227، ح 449_

مبعوث كيا تو اگر اللہ نے چاہاہے كہ كسى كو ہمارى طرف بھيجے تو فرشتوں ميں سے ايك فرشتہ بھيجے_ يہ اللہ كا كلام كا معنى ہے كہ فرما رہا ہے:"ومامنع الناس أن يؤمنوا إذجائہم الہدى الاّ أن قالوا ا بعث اللہ بشراً رسولاً"_

قُل لَّوْ كَانَ فِي الأَرْضِ مَلآئِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكاً رَّسُولاً (٩٥)
تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین میں ملائکہ اطمینان سے ٹہلتے ہوتے تو ہم آسمان سے ملك ہی کو رسول بناکر بھیجتے (95)

1_پیغمبراکرم(ص) مشرکین کے شبہات کا جواب دینے میں الہی ہدایت پر اعتماد کرتے تھے_
قل لو کان فی الارض
2_اللہ تعالی کا انسانوں کی جنس سے ہی ان کی طرف رسول مبعوث کرنے کا طریقہ کار _
قالوا أبعث الله بشراً رسولاً _ قل لو کان ... لنزلنا علیہم من السماء ملکاً رسولاً_
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین کے شبہہ کے جواب میں ہو کہ جو یہ تصور کرتے تھے کہ بشر نبوت کے لائق نہیں ہے_
3_زمین پر رہنے والے خواہ انسان ہوں یا فرشتے ہم جنس انبیاء کے محتاج ہیں_
قل لو کان فی الأرض ملائکة ... لنزلناعلیہم من السماء ملکاً رسول
4_مشرکین کی نظر میں صرف ملائکہ ہی رسالت اور نبوت کے لائق تھے_
قالوا أبعث الله رسولاً_ قل لو کان فی الأرض ملائکة ... لنزلنا علیہم من السماء ملکاً رسول
مشرکین کے تعجب اور ان کی یہ بات "أبعث الله بشراً رسولاً" کے جواب الہی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس انتظار میں تھے کہ پیغمبر (ص) ملائکہ میں سے ہو، نہ کہ جنس بشر سے_
5_زمین پر ہر باشعور موجود مخلوق الہی وحی اور آسمانی ہدایت کی ضرورت مند ہے _
قل لوکان فی الأرض ملائکة یمشون مطمئنین لنزلن
6_زمین پر رہنے والوں کے لئے نزول وحی اور پیغام الہی کے لانے میں فرشتے فقط واسطہ ہیں _
لنزلنا علیہم ملکاً رسول
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "ملکاًرسولاً" سے مراد فرشتہ وحی ہو نہ کہ پیغمبر_

7_مشرکین کا بشر کو رسول بعید شمار کرنے کی وجہ ،اللہ اور پیغمبروں میں فرشتوں کے وسیلہ ہونے کی طرف توجہ نہ کرنا ہے_
قل لو کان فی الأرض ملائکة یمشون مطمئنین لنزلنا علیہم من السماء ملکاً رسول
مندرجہ بالا آیت ممکن ہے کہ مشرکین کے جواب میں ہو کیوں کہ مشرکین بشر میں سے کسی فرد کے جہان کے مالك اللہ سے رابطہ کو بعید شمار کرتے تھے_ آیت جواب دے رہی ہے کہ پیغمبر کسی واسطہ کے بغیر وحی نہیں لیتے تھے بلکہ اصولی طور پر اللہ اور زمین پر رہنے والوں کے درمیان فرشتہ وحی کا واسطہ ہے_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) اور مشرکین کے اعتراضات 1; آنحضرت(ص) کی ہدایت 1

الله تعالی :
الله تعالی کی سنتیں 2;الله تعالی کی ہدایتیں 1
انبیاء:
انبیاء کا بشر ہونا 2، 7;انبیاء کا ہم جنس سے ہونا 2، 3
ضرورتیں :
انبیاء کی ضرورت 3;وحی کی ضرورت 5; ہدایت کی ضرورت 5
غفلت :
ملائکہ کے کردار سے غفلت 7
مشرکین :
مشرکین کا نظریہ 4;مشرکین کی غفلت کے آثار 7 ; مشرکین کے اعترضات کے جواب کا سرچشمہ 1
ملائکہ:
ملائکہ کا کردار 6;ملائکہ کی نبوت 4
موجودات:
باشعور موجودات کی معنوی ضروریات 5 موجودات کی ضروریات 3
نبوت:
نبوت کا معیار 4;نبوت کی اہمیت 3
وحي:
وحی کا واسطہ 6

قُلْ كَفَى بِاللّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيراً بَصِيراً (٩٦)
کہہ دیجئے کہ ہمارے اور تمھارے درمیان گواہ بننے کے لئے خدا کافی ہے کہ وہی اپنے بندوں کے حالات سے باخبر ہے اور ان کے کیفیات کا دیکھنے والا ہے (96)

1_مشرکین، اس لائق نہیں ہیں کہ الله تعالی ان سے مخاطب ہو_

قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم
مشرکین کو پیغام پہنچانے کے لئے پیغمبر(ص) کو مخاطب قرار دینا اگر چہ یہ اعلان بغیر "قل" کے بھی ممکن ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_
2_پیغمبر (ص) اور مشرکین کے درمیان الله تعالی کا گواہ اور ناظرہونا کافی ہے _
کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم
3_پیغمبر (ص) اپنی رسالت کے منکرین کے مد مقابل الله کی ہدایات پر عمل کرتے تھے_
قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم
4_حق کے منکر اور بہانے باز مشرکین وکفار کو الله کا خبردار کرنا _
قالوا ا بعث الله بشراً رسولاً _ قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم
الله تعالی کا پیغمبر (ص) اور حق کے منکرین و مشرکین کے درمیان گواہ ہونے کی تنبیہ، کا تذکرہ ممکن ہے ان کو خبردار کرنے کے لئے ہو_
5_الله تعالی نے مشرکین پر حجت تمام کردی ہے اور جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ دیا ہے _
قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم
"کفی باللہ شہیداً" کی تعبیر، مشرکین کے شبہات کا جواب دینے کے بعدقول فصل اور اتمام حجت کی جگہ ہے_
6_بہانے باز اور حق کے منکرین کے ساتھ بحث و گفتگو کے بارے میں فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے_
قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم

7_اللہ تعالی کا بہانے باز مشرکین کے مدمقابل پیغمبر (ص) کو حوصلہ دینا _
قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم
یہ آیت جس طرح کہ حق کے دشمن، مشرکین کے لئے خبردار ہو پیغمبر (ص) کے لئے ایك قسم کی تسلی اور حوصلہ افزائي بھی ہوسکتی ہے _
8_اللہ تعالی ، اپنے بندوں کے امور پر خبیر(آگاہ) اور بصیر (نظر رکھنے والا) ہے_
إنہ کان بعبادہ خبیراً بصیر
9_اللہ تعالی کی بندوں کے اعمال پر گواہي، اس کے ان کے حالات پر وسیع علم کی بناء پر ہے_
کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم إنہ کان بعبادہ خبیراً بصیر
10_اللہ تعالی کا بندوں پر علمی احاطہ کی طرف توجہ ،ان کے حق کے انکار اور بہانے بازی سے پرہیز کرنے کا پیش خیمہ ہے_
قل کفی باللہ شہیداً ... إنہ کان بعبادہ خبیراً بصیر
یہ کہ اللہ تعالی نے مشرکین پر حجت تمام کردی ہے اور اس وقت یہ فرمایا : وہ بندوں کے حالات سے آگاہ اور ان پر نظر رکھے ہوئے ہے ' ہوسکتا ہے کہ مندرجہ بالا نکتہ کی طرف اشارہ ہو _

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) اور مشرکین 2،3; آنحضرت (ص) کو حوصلہ دینا 7;آنحضرت (ص) کی ہدایت 3; آنحضرت (ص)

کے گواہ 2
اسماء وصفات :
بصیر 8;خبیر 8
اللہ تعالی :
اللہ تعا6لی کے انذار 4; اللہ تعالی کا حجت تمام کرنا 5;اللہ تعالی کا وسیع علم 9 ;اللہ تعالی کی گواہی کا کافی ہونا 2;اللہ تعالی کی گواہی کی خصوصیات 9;اللہ تعالی کی ہدایات 3اللہ تعالی کے نظر رکھنے کی خصوصیات9;اللہ تعالی کے مخاطب حضرات 1
بہانے باز:
بہانے بازوں سے دوری 6
بہانے کرنا :
بہانے کرنے سے پرہیز کا پیش خیمہ 10
حق :
حق قبول نہ کرنے سے پرہیز کا پیش خیمہ 10;حق کے منکرونسے دور ہونا 6;حق کے منکروں کو ڈراوا 4
ذکر :
اللہ تعالی کے علمی احاطہ کے ذکر کے آثار 10
عمل :
عمل کے گواہ 9
کفار:
بہانے باز کفار کو خبردار کرنا 4;حق کے منکرین کفار کو خبردار 4
مشرکین:
انے باز مشرکین کو خبردار 4;حق کے منکرین مشرکین کو خبردار کرنا 4;مشرکین پر حجت کا تمام ہونا 5;مشرکین کا بے وقت ہونا 1; مشرکین کو انذار 4;مشرکین کے بہانے کرنا 7; مشرکین کے گواہ 2

وَمَن يَهْدِ اللّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاء مِن دُونِهِ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ عُمْياً وَبُكْماً وَصُمّاً مَّأْوَاهُمْ

جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيراً (۹۷)
اور جس كو خدا ہدايت ديدے وہى ہدايت يافتہ ہے اور جس كو گمراہى ميں چھوڑدے اس كے لئے اس كے علاوہ كوئي مددگار نہ پاؤگے اور ہم انہيں روز قيامت منھ كے بل گونگے اندھے بہرے محشور كريں گے اور ان كا ٹھكانا جہنم ہوگا كہ جس كى آگ بجھنے بھى لگے گى تو ہم شعلوں كو مزيد بھڑ كا ديں گے (97)

1_اللہ كى ہدايت سے بہرہ مند لوگ، حقيقى معنوں ميں ہدايت يافتہ ہيں_

ومن يہداللہ فہو المھتد
2_اللہ كى ہدايت ،انسان كى حقيقى ہدايت كى ضامن ہے_
ومن يہداللہ فہوالمہتد
3_انسان كى ہدايت اور گمراہى اللہ تعالى كے ہاتھ ميں ہے _
من يہد اللہ فہو المہتد ومن يضلل فلن تجدلہم أولياء من دونہ
4_وہ كہ جن كى گمراہى اللہ تعالى كى طرف سے ثابت ہوچكى ہے وہ ہدايت كے قابل نہيںہيں اور ہر قسم كے سرپرست اور مددگار سے محروم ہيں_
ومن يضلل فلن تجد لہم أولياء من دونہ
5_اللہ تعالى كى ہدايت سے محروم لوگ ہر قسم كے مددگار اور مدد سے بھى محروم ہيں_
ومن يضلل فلن تجدلہم أولياء من دونہ
6_گمراہ لوگ،قيامت كے دن ايسے جانوروں كى مانند كہ جو سننے' ديكھنے اور بولنے سے محروم ہيں ' محشور ہوں گے_
ومن يضلل ...ونحشرہم يوم القيامة على وجوہہم عمياً وبكماً وصم
7_قيامت كے روز محشور ہوتے وقت حق سے منكر گمراہ لوگوں كا عقيدہ اور عمل ان كے ادراكى اور حسى اعضاء (يعنى آنكھ ،كان اور زبان) پر اثر انداز ہونا_
ونحشرہم يوم القيامة على وجوہہم عمياً وبكماً وصم
8_قيامت كے روز گمراہوں كا ذليل ہونا اور منہ كے بل خاك پر گرنا _
ونحشرہم يوم القيامة على وجوہہم عمياً و بكماً وصم
9_انسان، قيامت كے دن جسمانى طورپر محشور ہوگ
ونحشرہم يوم القيامة على وجوہہم عمياً بكماً وصم
10_حق قبول نہ كرنے والے گمراہ لوگوں كا ٹھكانہ ،جہنم ہے_
ما وى ہم جہنم
11_جہنم كى آگ كبھى بھى نہ بجھنے والى ہے بلكہ ہميشہ نئي اور بھڑكنے والى ہے _
كلما خبت زدنہم سعير
12_عن إبراہيم بن عمر رفعہ إلى أحدہما فى قول اللہ "ونحشرہم يوم القيامة على وجوہہم "_ قال: على جباہہم_(1)
ابراہيم بن عمر نے امام باقر _ يا امام صادق_ سے اپنى مرفوعہ حديث ميں نقل كيا كہ انہوں نے اللہ تعالى كے اس كلام "ونحشرہم يوم القيامة على جوہہم" كے بارے ميں فرمايا : كہ اس حال ميں كہ وہ پيشانى كے بل گرے ہونگے(ہم محشور كريں گے)_

13_على بن الحسين (ع) قال : إن فى جہنم وادياً يقال لہ : سعير' إذا خبت جہنم فتح سعيرہا وہو قولہ: "كلمّا خبت زد نا ہم سعيراً"_(1)امام سجاد(ع) نے فرمايا : بلا شبہ جہنم ميں ايك وادى ہے كہ جسے سعير كہا جاتاہے اور جب جہنم كى آگ بجھے گى تو سعير جہنم كھل جائے گى اور يہ اللہ كا كلام ہے كہ اس نے فرمايا : كلما خبت زدناہم سعير

ادراك:

....

1) تفسیر عیاشی ج 2، ص 318، ح 168_ نورالثقلین ج 3، ص 228، ح 452_
2) تفسیر قمی _ ج 2، ص 29، نورالثقلین ج 3، ص 228، ح451_

ذَلِكَ جَزَآؤُهُم بِأَنَّهُمْ كَفَرُواْ بِآيَاتِنَا وَقَالُواْ أَئِذَا كُنَّا عِظَاماً وَرُفَاتاً أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقاً جَدِيداً (٩٨)
یہ اس بات کی سزا ہے کہ انھوں نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ جب ہم ہڈیاں اور مٹی کا ڈھیر بن جائیں گے تو کیا دوبارہ از سر نو پھر پیدا کئے جائیں گے (98)

1_گمراہ لوگوں کا اخروی عذاب، ان کے الہی نشانیوں کے مد مقابل، کافرانہ عمل کا نتیجہ ہے_
ومن یضلل ... ونحشرہم یوم القیامة ... ذلك جزاؤہم با نہم کفروا بأیاتن
2_روز قیامت اور آیات الہی کے انکار کی سزا، جہنم کی جلتی ہوئي ہمیشہ کی آگ ہے_
کلما خبت زدنہم سعیراً _ ذلك جزاؤ ہم بأنہم کفروا بأیاتنا وقالوا ا ء إذا کنا عظاماً ورفاتاً أء نّا لمبعوثون خلقاً جدید
3_کفار، انسان کے خاك اور بکھری ہوئي ہڈیوں میں تبدیل ہونے کے بعد دوبارہ زندگی کو بعید شمار کرتے تھے_
وقالوا ا ء إذا کنا عظاماً ورفاتاً اء نا لمبعوثون

4_ مشركين، معاد كو صرف بعيد شمار كرنے كى وجہ سے اس كا انكار كرتے تھے نہ كہ كسى دليل اور برھان كى بناء پر_
وقالوا اء إذا كنا عظاماً ورفاتاً أء نّا لمبعوثون خلقاً جديد
5_كفار كى نگاہوں ميں موت، انسان كى زندگى كا اختتام ہے _
وقالواا إذا كنّا عظاماً ورفاتاً ا ء نّا لمبعوثون خلقاً جديد
6_موت كے بعد زندگى انسان كى نئي اور تازه پيدائشے ہے _
ا ء نّا لمبعوثون خلقاً جديد

أَوَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّ اللّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ قَادِرٌ عَلَى أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلاً لاَّ رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى الظَّالِمُونَ إَلاَّ كُفُوراً (۹۹)
كيا ان لوگوں نے يہ نہيں ديكھا ہے كہ جس نے آسمان و زمين كو پيدا كيا ہے وه اس كا جيسا دوسرا بھى پيدا كرنے پر قادر ہے اور اس نے ان كے لئے ا يك مدت مقرر كردى ہے جس ميں كسى شك كى گنجائشے نہيں ہے مگر ظالموں نے كفر كے علاوه ہر چيز سے انكار كرديا ہے (99)

1_آسمانوں اور زمين كى تخليق پر توجہ، انسانوں كى دوبار ه تخليق پر قدرت الہى كى طرف توجہ كرنے كا سبب ہے_
أولم يروا أن الله ... قادر على أن يخلق مثلہم
2_انسانوں كو آسمانوں اور زمين كى پيدائشے پر فكر

271
كرنے كى ترغيب معاد كے واقع ہونے كو سمجھنے كے لئے ہے_
أولم يروا أن الله الذى خلق السموات و الأرض قادر على أن يخلق مثلہم
3_آسمانوں اور زمين كى تخليق، انسان كے مرنے كے بعد دوباره زنده ہونے سے كئي درجے اہم ہے_
أولم يروا أن اللّہ الذى خلق السموات و الأرض قادر على أن يخلق مثلہم

4_کفار کی آسمانوں اور زمین کی عظیم تخلیق پر غور نہ کرنا اور جہالت ان کی طرف سے انسانوں کی دوبارہ زندگی کے انکار کا موجب بنی ہیں_
أولم یروا أن الله الذی خلق السموات و الأرض قادر علی أن یخلق مثلہم
5_اسی جہان طبیعت اور محسوسات میں غیبی حقائق کو دریافت کرنے کے لئے نشانیوں کا موجود ہونا _
أولم یرواأن الله الذی خلق السموت والارض قادر علی أن ےخلق مثلہم
آسمان اور زمین (عالم طبیعت) وہی نشانیانہیں کہ ان میں غوروفکر کرنے سے انسان کا غیبی حقائق کہ جن میں اس کی دوبارہ زندگی بھی شامل ہے کا تعجب ختم ہوسکتا ہے _
6_قیامت مینانسانوں کی زندگی دنیاوی جسموں کی مانند ہوگی _
قادر علی أن یخلق مثلہم
7_روز قیامت انسانوں کی زندگی یقینی ہے اور پہلے سے معین شدہ وقت اور پروگرام کے ساتھ ہے_
وجعل لہم ا جلاً لاریب فیہ
8_قیامت سے پہلے معاد انسانی کا واقع نہ ہونا تخلیق میں نظم اور پروگرام کی بناء پر ہے نہ کہ الله تعالی قادر نہیں ہے_
قادر علی أن ےخلق مثلہم وجعل لہم أجل
"قادر علی أن یخلق مثلہم" کے بعد "جعل لہم أجلاً" کا ذکر حقیقت میں ایك پوشیدہ سوال کا جواب ہے کہ اگر الله انسانوں کی دوبارہ خلقت پر قادر ہے تو ابھی یہ کام کیوں نہیں کرتا؟
9_دنیا میں انسانوں کی مدت اور عمر محدود اور ختم ہونے والی ہے _
أولم یروا ... وجعل لہم أجلاً لاریب فیہ
یہ کہ "اجلاً" سے مراد انسان کی دنیا میں محدود مدت اورعمر ہو نہ کہ قیامت کے بپا ہونے کا وقت اس سے مندرجہ بالا مطلب واضح ہوتا ہے_
10_معاد کا انکار اور کائنات میں الله کی عظیم قدرت کو نظر انداز کرنا ایك ظالمانہ عمل ہے_
أولم یروا ... فأبی الظالمون الاّ کفور
11_حق کے منکرین ظالموں کا الہی نشانیوں کے مد مقابل ایك ہی طریقہ تھا اور وہ انکا انکار ہے_
فابی الظالمون الاّ کفور
12_ظلم اختیار کرنا الہی آیات کے انکار اور کفر کا پیش خیمہ ہے_
فابی الظالمون الاّ کفور
13_انسان کے عقائدمیں بعض شبہات ان کے الہی

272

صفات میں دقیق معرفت نہ ہونے کی بناء پر ہوتے ہیں_
أولم یروا أن الله الذي ... قادر علی أن یخلق مثلہم
یہ کہ الله تعالی نے منکرین معاد کے شبھہ کو دور کرنے کے لئے انہیں اپنی عظےم قدرت کی طرف متوجہ کیا ہے اس سے مندرجہ بالا نکتہ واضح ہوتا ہے_

حق کے منکرین سے سامنا کرنے کاطریقہ 11;حق کے منکرین کا ظلم 11
حقائق:
غیبی حقائق کی علامات 5
ذکر:
آسمانوں کی پیدائشے کے ذکر کے آثار 1;زمین کی پیدائشے کے ذکر کے آثار 1
زمین :
زمین کی خلقت کا مطالعہ 2;زمین کی خلقت کی اہمیت 3;زمین کی خلقت کی عظمت 4;
شبہات:
شبہات کا سرچشمہ 13
ظلم :
ظلم کے آثار 12;ظلم کے موارد 10
کائنات :
کائنات میں قانون کی حاکمیت 8;کائنات میننظم 8
کفار:
کفار کی جہالت کے آثار 4
کفر :
کفرکاپیش خیمہ 12
مدت:
مدت مسّمی 9
معاد:
قیامت سے پہلے معاد8;معاد جسمانی 6;معادکا قانون کے مطابق ہونا 7;معاد کا یقینی ہونا 7; معاد کوجھٹلانے کا ظلم 10;معاد کو جھٹلانے کے اسباب 4;معاد کی اہمیت 3;معاد کی شناخت کا پیش خیمہ 1، 2 ;معاد کا یقینی ہونا 7; معاد کوجھٹلانے کا ظلم 10;معاد کو جھٹلانے کے اسباب 4;معاد کی اہمیت 3; معاد کی شناخت کا پیش خیمہ 1، 2

قُل لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذاً لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الإِنفَاقِ وَكَانَ الإنسَانُ قَتُوراً (١٠٠)
آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم لوگ میرے پروردگار کے خزانوں کے مالك ہوتے تو چرخ ہوجانے کے خوف سے سب روك لیتے اور انسان تو تنگ دل ہی واقع ہوا ہے (100)

1_پیغمبر (ص) پر انسانوں کو ان کی نفسانی غلط صفات کی یاد آوری اور خبردار کرنے کی ذمہ داری _
قل لو أنتم تملكون خزائن رحمة ربيّ إذاً لأمسكتم
2_پیغمبر (ص) پر مشرکین کو ان کی بخل کی خصلت یاد لانے کی ذمہ داری _
قل لو أنتم تملوك خزائن رحمة ربيّ إذاً لأمسكتم خشية الانفاق
یہ مطلب اس اساس پر ہے کہ پچھلی آیات کے پیش نظر اس آیت میں بھی کفار مخاطب ہوں_

3_مشركين جس قدر بهى ثروت مند ہوں وہ فقر وفاقہ سے ڈرتے ہوئے انفاق نہيں كرتے _
قل لو أنتم تملكون خزائن رحمة ربيّ إذاً لأمسكتم خشية الإنفاق
4_انسان اگر چہ پروردگار كى رحمت كے تمام خزانوں كے مالك بهى بن جائيں پهر بهى بخل اور اپنے فقروفاقہ كے خوف ميں مبتلا ہونگے_
قل لو أنتم تملكون خزائن رحمة ربيّ إذاً لأمسكتم خشية الإنفاق
يہ كہ اللہ تعالى نے بخل كى خصلت كو تمام انسانوں كے لئے بيان كيا ہے (وكان الإنسان قتوراً) لہذااحتمال ہے كہ (لو أنتم تملكون) كے مخاطب تمام انسان ہوں_
5_انسان اگر چہ وسيع ثروت اور تمكنت كے مالك بهى ہوں پهر بهى بخل ميں مبتلا ہيں اوراس خصلت كو چھوڑنے والے نہينہيں_
قل لو أنتم تملكون خزائن رحمة ربيّ إذاً لأمسكتم خشية الانفاق
6_مشركين حتّى كہ اپنى مادى حاجات پورى ہونے اور وسيع ذرائع و وسائل ركھنے كے باوجود بهى انفاق

سے پرہيز كرتے ہيں_
لن نومن لك حتّى تفجرلنا ... قل لو أنتم تملكون خزائن رحمة ربيّ إذاً لامسكتم
يہ كہ اللہ تعالى نے پچھلى آيات ميں مشركين كى پيغمبر (ص) سے مادى درخواستوں (چشمہ وغيرہ) كو بيان كيا اور اس آيت ميں وسيع وسائل ركھنے كى صورت ميں بهى انكے بخل كاذكر فرمارہا ہے' يہ مندرجہ بالا نكتہ كى بناء پر ہے _
7_اللہ كى رحمت ،وسيع وعظيم خزانوں كى حامل ہے_
خزائن رحمة ربّي
8_اللہ كى ربوبيت، رحمت سے ملى ہوئي ہے_
رحمة ربّي
9_فقر كا خوف ،بخل اور خساست كى جڑ ہے_
إذا لا مسكتم خشية الإنفاق
10_مال كى كثرت، انسان كے انفاق كى طرف ميلان اور بخل جيسى خصلت سے پرہيز ميں مؤثر نہيں ہے_
لوانتم تملكون ...لا مسكتم خشية الإنفاق
11_فقروفاقہ كے خوف سے انفاق سے بخل، قابل مذمت و سرزنش ہے _
لوانتم تملكون ... لا مسكتم خشية الانفاق
يہ كہ بخل اور خساست جيسى خصلت ركھنے كى بناء پر يہ آيت انسانوں يا مشركين كى مذمت كر رہى ہے_ اس سے مندرجہ بالا نكتہ واضح ہوتا ہے_
12_انفاق، كبهى بهى انسان كے فقر كا موجب نہيں بنتا_
لو أنتم تملكون ... لا مسكتم خشية الإنفاق وكان الإنسان قتور
يہ كہ اللہ تعالى نے فقر كے خوف سے انفاق نہ كرنے كى مذمت كى ہے ممكن ہے اس حقيقت كو بيان كر رہا ہو كہ يہ خوف بے جا ہے اور انفاق، فقر كا موجب نہيں ہے_
13_انسانوں ميں خساست اور بخل جيسى خصلت موجود ہے_
وكان الإنسان قتور
"قتوراً" " قتر" سے صيغہ مبالغہ ہے كہ جس كا معنى نفقہ دينے سے پرہيز كرنا اور معمولى اور نا چيزچيزپر اكتفاء كرناہے_ (مفردات راغب)
14_بخل كى بشر كے وجود ميں جڑ اور نوع انسان ميں ايك طاقت ور خصلت ہے_
وكان الإنسان قتور
15_انسان كا كردار اپنى اندرونى خصلتوں سے متا ثر ہوتا ہے_
لامسكتم ... وكان الإنسان قتور

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کی ذمہ داری 1، 2 ;آنحضرت (ص) کے انذار1
اخلاق :
بری اخلاقی صفات 13
اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی ربوبیت کی خصوصیات 8;اللہ تعالی کی رحمت 7، 8;اللہ تعالی کے خزانوں کی مالکیت 4;اللہ تعالی کے خزانے 7
انسان:
انسانوں کا بخل 4، 5، 10، 13، 14;انسانوں کو انذار1 ; انسان کی صفات 4، 5، 13، 14; انسان کی صفات کے آثار 15
انفاق :
انفاق کا پیش خیمہ 10;انفاق کے آثار 12
بخل :
بخل کا سرچشمہ 14;بخل کی سرزنش 11;بخل کے اسباب 9
ثروت :
ثروت کے آثار 10
خوف:
فقر سے خوف کی سرزنش 11;فقر سے خوف کے آثار 3، 9
ڈراوے :
ناپسندیدہ صفات سے ڈراوا 1
فقر:
فقر سے پریشانی 4;فقر کے اسباب12
کردار :
کردار کی اساس 15
مشرکین :
مشرکین کا انفاق ترك کرنا3، 6;مشرکین کا بخل 3; مشرکین کا ثروت مند ہونا 3; مشرکین کا خوف 3 ; مشرکین کی دنیا پرستی 5; مشرکین کی مادی درخواستیں 6;مشرکین کے بخل کا اعلان 3
یاد آوری :
ناپسندیدہ صفات کی یادآوری 1

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَاسْأَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَونُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَى مَسْحُوراً (١٠١)
اور ہم نے موسی کو نوکھلی ہوئي نشانیاں دی تھیں تو بنی اسرائیل سے پوچھو کہ جب موسی انکے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہہ دیا کہ میں تو تم کو سحرزدہ خیال کر رہا ہوں (101)

1_اللہ تعالی کی طرف سے موسی (ع) کو نو عددروشن اور واضح معجزات عطا ہوئے _
ولقد اتینا موسی تسع ء ایات بینات
2_حضرت موسی (ع) کی دعوت اپنی رسالت کی حقانیت پر واضح دلیلوں (معجزات) کے ساتھ تھی _
ولقد ء اتینا موسی تسع ء ایات بینات

3_پيغمبر (ص) كو ذمہ داری دی گئي كہ وہ بنی إسرائيل سے موسی (ع) كو بہت سے معجزات عطا ہونے كے باوجود فرعون اور اس كے پيروكاروں كے حق قبول نہ كرنے كا اعتراف ليں_
ولقد ء اتينا موسی تسع ء ايات بينات فسئل بنی إسرائيل إذجائہم فقال لہ فرعون إنّی لأظنك ی موسی مسحور
4_موسی كے متعدد معجزات، فرعون پر كوئي اثر نہ ڈال سكے_
ولقد ء اتينا موسی تسع ء ايات بينات ... فقال لہ فرعون إنی لأظنك ی موسی مسحور
5_مشركين كو اللہ تعالی كی جانب سے معجزات اقتراحی عطا نہ كرنے كی وجہ ان كے حق كوقبو ل نہ كرنے كے حوالے سے علم الہی تھا_
ولقد ء اتينا موسی ... فقال لہ فرعون إنی لاظنّك ی موسی مسحور
مشركين كی درخواستوں كو رد كرنے كے بعد حضرت موسي(ع) كے بہت سارے معجزات كے باوجود فرعون كے كفر كا تذكرہ بتاتاہے كہ چونكہ مشركين بھی ايمان نہ لانے پر پكاارادہ كرچكے تھے 'لہذا ان كی درخواستيں قبول نہيں ہوئيں_
6_مشركين مكہ كا پيغمبر (ص) كے مد مقابل محاذ قائم كرنا حضرت موسی (ع) كے مدمقابل فرعون كے محاذ كا تسلسل تھا_
وقالو لن نؤمن لك ...ولقد ء اتينا موسی ...فقال لہ فرعون إنّی لأظنك ی موسی مسحور
7_آنحضرت (ص) كے معجزہ (قرآن) كا مشركين مكہ كی طرف سے انكار كے حوالے سے اللہ تعالی كی آنحضرت (ص) كی حوصلہ افزائي _
وقالو لن نؤمن لك ...ولقد ء اتينا موسی ...فقال لہ فرعون إنی لأظنك ی موسی مسحور
8_پيغمبر (ص) كے زمانے كہ يہوديوں كی حضر ت موسی (ع) اور فرعون كے حالات سے آگاہی _
فسئل بنی إسرائيل إذجائہم فقال لہ فرعون
9_فرعون نے حضرت موسي(ع) كے نو عدد معجزات كا مشاہدہ كے بعد ان پر سحر اور سحر زدہ ہونے كا الزام لگايا _
ء اتينا موسی تسع آيات ... فقال لہ فرعون إنی لأظنك ی موسی مسحور
10_فرعون نے محض اپنے ظن وگمان كی بناء پر حضرت موسی (ع) پر جادوگری اور سحرزدہ ہونے كا الزام لگايا نہ كہ دليل وبرہان كی بناء پر_
موسی ...فقال لہ فرعون إنّی لأ ظنك ی موسی (ع) مسحور
11_فرعون كا حضرت موسی (ع) اور ان كے معجزات كے بارے ميں دو گلی پا ليسی اور سياستمداروں جيساعيارانہ سلوك _
موسی ... فقال لہ فرعون إنی لأظنك يموسی مسحور
فرعون نے حضرت موسی (ع) كی دعوت اور ان كے معجزات كو قطعی طور پر رد نہيں كيا بلكہ دو گلی پاليسی

277

كے انداز (ميرا گمان ہے) سے بات كی تا كہ جہاں تك ہوسكے ان كی مخالفت كرتا رہے اور جب مخالفت كرناناممكن ہو تو يہ كہے كہ ميری پہلے والی مخالفت محض ايك ظن و گمان تھي_
12_فرعون نے حضرت موسی (ع) كے معجزات كا مقابلہ كرنے سے عاجز ہونے اور ان سے خطرے كا احساس ہونے كی وجہ سے ان پر جادوگر ہونے كا الزام لگاي
ولقد ء اتينا موسی تسع ء ايات بينات ... فقال لہ فرعون إنّی لاظنك ی موسی مسحور
يہاں احتمال ہے كہ اس مفعول "مسحور" اسم فاعل "ساحر" كا جانشين ہواہے لہذا اسی فاعل كے معنی ميں ہے چونكہ يہاں قرينہ يہ ہے كہ حضرت موسی (ع) كے اكثر معجزات جادو گری كے الزام كے ساتھ زيادہ مطابقت ركھتے تھے_
13_دليليں جس قدر بھی روشن اور واضح ہوں اگر انسان ميں ضروری حد تك ان كو قبول كرنے كی استعداد نہ ہو وہ مؤثر نہيں ہونگي_
ولقد ء اتينا موسی تسع ء ايات بينات فسئل بنی إسرائيل إذاجائہم فقال لہ فرعون إنّی لأظنك ی موسی مسحور
14_عن أبی جعفر (ع) فی قولہ:"ولقد اتينا موسی تسع ء ايات بينات" قال : الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم والحجر و البحرو العصاو يدہ _(1)
امام باقر (ع) سے اللہ تعالی كی اس كلام " ولقد ء اتينا موسی تسع ء ايات بينات" كے بارے ميں نقل ہوا ہے كہ :(حضرت

موسى كے معجزات يہ تھے) طوفان'ٹڈي'جوئيں 'مينڈك' خون' پتھر' دريا' عصا اور يد (بيضا)
15_عن موسى بن جعفر (ع)قال نفر من اليهود ... قالوا: أخبرنا عن الأيات التسع التى أوتيها موسى بن عمران قلت: العصا و إخراجہ يده من جيبہ بيضاء والجراد والقمل والضفادع و الدم ورفع الطور و المن و السلوى آية واحدة وفلق البحر ...(2)
امام كاظم (ع) نے فرمايا : يہوديوں كے گروه نے كہا ہميں ان نو عدد نشانيوں كے بارے ميں بتائيں جو موسى (ع) بن عمران(ع) كو دى گئيں _ ميں نے كہا : عصا' نورانى حالت ميں گريبان سے ہاتھ نكالنا ' ٹڈى '
جوئيں ' مينڈك ' خون' كوه طور كا بنى إسرائيل كے سروں پر آجانا' من وسلوى دو نوں ايك نشانى ہيں ' دريائے نيل كے پانى كو پھاڑنا_
16_عن صفوان بن عسال قال : ... قال النبي(ص) فى قولہ تعالى :"ولقد ء اتينا موسى تسع آيات بينات": لا تشركوا باللہ شيئاً، ولا تسرقوا' ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التى حرم اللہ إلّا بالحق ولا تسحروا' ولا تا كلوا الربا، ولا تمشوا
....

1') تفسير عياشى _ ج 2 ص 318، ح 170_ نورالثقلين ج 3 ص 229، ح 457_
2) قرب الاسناد ص 318، ح 1228_ نورالثقلين ج 3 ، 229_

ببرى إلى ذى سلطان ليقتلہ ولا تقذّفوا محصنة ... وانتم يايہود عليكم خاصہ لا تعدوا فى السبت ..._(1)
صفوان بن عسال كہتے ہيں كہ پيغمبر (ص) نے (اللہ تعالى كے كلام "ولقد اتينا موسى ..." كے بارے ميں) فرمايا : كسى چيز كو اللہ تعالى كا شريك قرار نہ ديں ، چورى اور زنا نہ كريں اور وه جو كہ اس كا خون خداوند عالم نے محترم شمار كيا ہے اسے قتل نہ كريں سلطان سے كسى اچھے آدمى كى بدخوئي نہ كريں كہ اس كى موت كا سبب بنے اور كسى كى طرف زنا محضہ كى نسبت نہ ديں اور صرف تم يہوديوں كے لئے حكم ہے كہ ہفتہ كے دن نافرمانى (مچھلى كا شكار) نہ كريں_

قرآن كا انكار7
مشركين :
مشركين كى درخواستوں كا رد ہونا 5;مشركين كے حق قبول نہ كرنے كے آثار 5;
مشركين مكہ:
مشركين مكہ كا سامنا كرنے كا طريقہ 6;مشركين مكہ كا كفر 7
معجزہ:
معجزہ اقتراحى كا رد 5
....

1) تفسير طبرى ج 9 ، ص 172، _ مجمع البيان ج 6، ص685_

موسى (ع) :
موسى (ع) پر جادو ہونے كى تہمت 9، 0 1; موسى (ع) پر جادو گرہونے كى تہمت 10;موسى (ع) پر جادو گر ہونے كى تہمت كا فلسفہ 12; موسى سے برتا ؤ كا طريقہ 11;موسى (ع) كا قصہ 9; موسى (ع) كا معجزہ 2، 3، 4، 9، 14، 15;موسى (ع) كى تعليمات 16;موسى (ع) كى حقانيت كى دليليں 2; موسي(ع) كى دعوتيں 2;موسى كى دليليں2;موسى (ع) كے خلاف محاذ 6;موسى (ع) كے معجزہ كى تعداد 1
يہود:
صدر اسلام كے يہوداور تاريخ 8; صدر اسلام كے يہود اور فرعون كا انجام 8; صدر اسلام كے يہود اور موسى (ع) كا قصہ 8; صدراسلام كے يہوديوں كا آگاہ ہونا 8

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنزَلَ هَـؤُلاء إِلاَّ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ بَصَآئِرَ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَونُ مَثْبُوراً (۱۰۲)
موسى نے كہا كہ تمھيں معلوم ہے كہ سب معجزات آسمان و زمين كے مالك نے بصيرت كا سامان بناكر نازل كئے ہيں اور اے فرعون ميں خيال كر رہا ہوں كہ تيرى شامت آگئي ہے (102)

1_فرعون كا معجزات كو سحر كہنے كے باوجود، موسى (ع) كا ان كى حقانيت پر فرعون كے باطنى اعتقاد كا تذكرہ_
إنى لاظنك يا موسى مسحوراً _ قال لقد علمت ما ا نزل ہؤلاء إلّا ربّ السموات والارض بصائر
2_حضرت موسى (ع) كے نو عدد معجزات اپنے الہى ہونے كے حوالے سے ہر ابہام وشك كو دور كرنے والے ہيں_
ولقد اتينا موسى تسع ء ايات ... قال لقد علمت ما ا نزل ہؤلاء الاّ ربّ السموات والارض بصائر
3_فرعون اگر چہ حضرت موسى (ع) كى دعوت كى حقانيت سے كامل آگاہ تھا ليكن ہٹ دھرمى كى بناء پر ان كى مخالفت كر رہا تھا_
فقال لہ فرعون إنى لا ظنك ى موسى مسحوراً_ قال لقد علمت ما انزل ہولاء إلّا رب السموات والارض
4_تمام آسمان اور زمين، الله تعالى كى ربوبيت كے تحت ہيں_
ما أنزل ہولاء إلّا رب السموات والارض
5_كائنات كے پروردگار كے معجزات، لوگوں كے كمال

اور بصيرت كو حاصل كرنے كے لئے نازل ہوئے ہيں_
ما أنزل ہؤلاء إلّا ربّ السموات والارض بصائر
6_تخليق كائنات مينبہت سے آسمان ہيں_
رب السموات والارض
7_معجزہ سے بصيرت اور فكر كا پيدا ہونا اس كے جادو اور سحر سے امتياز كا معيار ہے_

إنی لأظنك یا موسی مسحوراً _ قال لقد علمت ما ا نزل ہؤلا إلّا ... بصائر
فرعون کی طرف سے حضرت موسی (ع) کے معجزات پر جادو کی تہمت لگنے کے بعد حضرت موسی (ع) کا معجزات کو "بصائر" سے تاکید کرنا ممکن ہے فرعون کے الزام کو معیار کے ذریعے رد کیا جارہا ہو یعنی سحر کبھی بھی بصیرت نہیں دیتا جبکہ معجزہ سے بصیرت حاصل ہوتی ہے _
8_فرعون،باطنی طور پر سے آسمانوں اور زمین کے پروردگار پر عقیدہ رکھتا تھا _
قال لقد علمت ما أنزل ہولاء إلّا رب السموات والارض
9_حضرت موسی کا فرعون کو اس کی ہلاکت والے انجام کے بارے میں خبردار کرنا_
وإنی لأظنك یا فرعون مثبور
"ثبور" ہلاك اور فاسد ہونے کے معنی میں ہے_
10_مقابلہ بالمثل اور حقیقت کا اظہار، حضرت موسی (ع) کی فرعون کا سامنے کرتے وقت کی خصوصیات میں سے ہیں_
إنی لأظنك یا موسی مسحوراً ... وإنی لأظنك یا فرعون مثبور
11_معجزات الہی کی حقانیت کا علم پیدا کرنے کے بعد انکا ر، انسان کی ہلاکت کا موجب ہے_
لقد علمت ... وإنی لا ظنك یا فرعون مثبور
جملہ "وانی لأظنك ..." اس کے بعد کہ فرعون نے جانتے ہوئے معجزات الہی کا انکار کردیا 'ممکن ہے اس کا اللہ کے روشن معجزات اور آیات کے انکار کا بدترین انجام بیان کرنے کے لئے ہو _
12_فرعون کے مد مقابل حضرت موسی (ع) کا واضح لہجہ اور شجاعت_
وإنی لأظنك ی فرعون مثبور
13_حق کی وضاحت کے بعد انذار،حق قبول نہ کرنے والوں کی اصلاح کا ایك ذریعہ ہے _
ولقد علمت ... وإنی لأظنك یا فرعون مثبور
معجزہ لا نے اور فرعون کے رد کرنے کے بعد یہ جملہ "انی لاظنك یا فرعون مثبوراً" یہ احتمال دیتاہے کہ اصلاح کے لئے خبردار کیا گیا ہو_

آسمان :

آسمانوں کا رب 4;آسمانوں کی تعداد 6;
اعداد :
نو کا عدد 2
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت کا احاطہ 4
بصیرت:
بصیرت کے اسباب 5، 7
انذا ر:
انذارکے آثار 13;ہلاکت سے ڈراوا 9
حق :
حق قبول نہ کرنے والوں کی اصلاح کا انداز 13;حق کی وضاحت کے آثار2
زمین :
زمین کا رب 4
فرعون:
فرعون کا انجام 9;فرعون کا عقیدہ 8;فرعون کا علم 3;فرعون کا معجزہ کے بارے میں عقیدہ 1;فرعون کو ڈراوا 9;فرعون کی اللہ کے بارے میں شناخت 8;فرعون کی دشمنی 3; فرعون کی ہٹ دہرمی 3
معجزہ:

معجزہ اور جادو میں فرق 7;معجزہ جھٹلانے کے آثار 11;معجزہ کا کردار 7;معجزہ کی حقانیت کا علم 11;معجزہ کے نازل ہونے کا فلسفہ 5
موسی (ع) :
موسی (ع) اور فرعون 10;موسی (ع) پر جادو گری کی تہمت 1; موسي(ع) کا حق بات کہنا10;موسی (ع) کا علم غیب 1;موسی (ع) کا قصہ 12;موسی (ع) کا واضح انداز 12;موسی کامقابلہ بالمثل 10 ; موسی (ع) کی حقانیت 3 ; موسی (ع) کی خصوصیات 12;موسی (ع) کی شجاعت 12; موسی (ع) کے سامنا کرنے کی خصوصیات 10;موسی (ع) کے دشمن 3; موسي(ع) کے معجزہ کا سرچشمہ 2;موسي(ع) کے معجزہ کی حقانیت 1
ہلاکت :
ہلاکت کا موجب 11

فَأَرَادَ أَن يَسْتَفِزَّهُم مِّنَ الأَرْضِ فَأَغْرَقْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ جَمِيعاً (١٠٣)
فرعون نے چاہا کہ ان لوگوں کو اس سرزمین سے نکال باہر کردے لیکن ہم نے اس کو اس کے ساتھیوں سمیت دریا میں غرف کردیا (103)

1_حضرت موسی (ع) کے معجزات کے مد مقابل کمزوری کا احساس کرنے کے بعد فرعون کا حضرت موسی (ع) اور

بنی إسرائیل کو زمین سے مٹانے کا عزم_
ولقد ا تینا موسی تسع آیات ... فا راد ا ن یستفزّہم من الارض
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ نکتہ ہے کہ "الارض" سے مراد کرہ ارض ہو، تو اس صورت میں "استنفزاز" سے مراد قتل اور نابود کرنا ہے_
2_حضرت موسی (ع) اور بنی إسرائیل کا سرزمین مصر میں موجود ہونا فرعون کے لئے ناقابل تحمل اور انہیں زبردستی وہاں سے نکالنے کا موجب تھا_
فا راد أن یستفزّہم من الارض
یہ کہ "الارض" سے مراد سرزمین مصر ہو جو فرعون کی حکومت کا مرکز تھی _ اس سے مندرجہ بالا نکتہ واضح ہوتا ہے_
3_حضرت موسی (ع) کے مقابلہ میں منطقی اور مناسب انداز سے سامنا کرنے سے عاجز آنے کے بعد فرعون ان کے خلاف جبري، تھکنڈوں پر اتر آیا_
ولقد ء اتینا موسی تسع آیات بینات ... فقال لہ فرعون إنی لا ظنك ی موسی مسحوراً فاراد أن یستفزّہم من الارض
4_فرعون کے حضرت موسی (ع) اور بنی إسرائیل کے خلاف ظالمانہ عزم کے بعد اللہ تعالی کے ارادہ کی بناء پر فرعون اور اس کے ہمراہ تمام لوگوں کا غرق ہونا _
فأراد ... فأغرقنہ ومن معہ جمیع
5_اللہ تعالی کی طرف سے فرعون اور فرعونیوں پر حجت تمام ہونے کے بعد سخت اور ہلاکت میں ڈالنے والی سزا_
ولقد ء اتینا موسی تسع آیات بینات ... فأراد ا ن یستفزہم ...فا غرقنہ ومن معہ
6_فطری اسباب اللہ تعالی کے رادہ کے ظہور پذیر کے مقام _
فا غرقنہ ومن معہ جمیع
7_الہی عذاب نازل ہوتے وقت تمام ظالموں ' انکے ہمراہیوں اور انکے مددگاروں کو لپیٹ میں لے لیتا ہے_
فا غرقنہ ومن معہ جمیع
8_اللہ تعالی ظالموں اور ان کے ساتھ ظلم میں شريك لوگوں کو یکسان عذاب دیتا ہے_
فأغرقنہ ومن جمیع
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ نکتہ ہے کہ "ومن معہ" سے مراد، ظلم میں فرعون کے مددگار اور شريك لوگ مراد ہوں نہ کہ صرف اس کے ہمرا ہ لوگ_

9_فاسد عناصر اور ظالم حكومتوں كى تائيد ، ہمراہى اور ان كو مضبوط كرنے كا نتيجہ، ان جيسا ہلاكت والا انجام ہے_
فا غرقنہ ومن معہ جميع
10_فاسد رہبروں اور حاكموں كا امتوں كى تباہى اور ہلاكت ميں اہم كردار _
فقال لہ فرعون ... فأراد ... فأغرقنہ ومن معہ جميع
فرعون كى ہلاكت كى داستان ميں عذاب كے مسئلہ

ميں فرعون ايك اساسى عنصر كى شكل ميں دوسرے مددگاروں سے جدا، ضمير مفرد كى صورت ميں ذكر ہوا ہے يہ مندرجہ بالا مطلب كو بيان كرتا ہے_
11_الله تعالى كا ارادہ، تاريخ كے فرعون اور جابروں كے ارادوں پر غالب ہے _
فأراد ا ن يستفزہم من الأرض فا غرقنہ ومن معہ جميع
12_فى رواية أبى الجارود(عن أبى جعفر(ع)) فى قولہ(فا راد أن يستفزہم من الارض) وقد علم فرعون وقومہ ما انزل تلك الأيات إلّاالله _(1)
ابى جارود كى روايت ميں امام باقر(ع) سے الله تعالى كے اس كلام "فأراد أن يستفزہم من الارض" كے بارے ميں روايت ہوئي ہے كہ انہوں نے فرمايا : ...در حالى كہ فرعون اور ا س كى قوم جانتے تھى كہ يہ آيات، الله كے علاوہ كسى نے نازل نہيں كيں_

الله تعالى :
الله تعالى كے ارادہ كا غلبہ 11;الله تعالى كے ارادہ كے آثار 4;الله تعالى كے ارادہ كے جارى ہونے كے مقام 6;الله تعالى كے حجت تمام كرنے كے آثار 5;الله تعالى كے عذابوں كى خصوصيات 7، 8
امتيں:
امتوں كى ہلاكت كے اسباب 10
بنى إسرائيل :
بنى إسرائيل پر ظلم كے آثار 4;بنى إسرائيل كا قتل 1;بنى إسرائيل كا ملك بدر ہونا 2;بنى إسرائيل كى تاريخ 1، 3;بنى إسرائيل كے دشمن2;سرزمين مصر ميں بنى إسرائيل 2
روايت : 12
سزا كا نظام;8
طبيعى اسباب :
طبيعى اسباب كا كردار 6
ظالم :
ظالموں كا مغلوب ہونا 11;ظالموں كى امداد كا انجام 9; ظالموں كى امداد كى سزا 7; ظالموں كى سزا 7، 8; ظالموں كے ساتھ تعاون كرنے كى سزا 7، 9;ظالموں كے معادنوں كى سزا 8
فرعون :
فرعون پر حجت كا تمام ہونا 3; فرعون كا بے منطق ہونا 3;فرعون كا عذاب5;فرعون كا عجز 1; فرعون كا قصہ 3، 4;فرعون كا معجزہ پر عقيدہ 12 ; فرعون كى دشمني1،2; فرعون كس سازش3; فرعون كى ہلاكت 5; فرعون كے ظلم كے آثار 2;فرعون كے عجز كے آثار 3; فرعون كے غرق ہونے كى وجہ 14
فرعونى لوگ:
فرعونى لوگوں پر حجت تمام ہونا 5;فرعونى لوگوں كا معجزہ كے بارے مےں عقيدہ 12; فرعونى لوگوں كا مغلوب ہونا 11;فرعونى لوگوں كى سزا 5;فرعونى لوگوں كى ہلاكت 5;فرعونى لوگوں كے ظلم كے آثار 4;فرعونى لوگوں كے غرق ميں ہونے كى وجہ 4
....

1) تفسیر قمی ج 2، ص 29، نورالثقلین ج3، ص 230، ح 463_

قائدین :
فاسد قائدین کا کردار 10
معاشره :
معاشرتی آفات کی پہچان 10
مفسدین:
مفسدین کی امداد کاانجام 9;مفسدین کے ساتھ تعاون کرنے کی سزا 9
موسی (ع) :
سرزمین مصر میں موسی (ع) 2;موسی (ع) پر ظلم کے آثار 4 ; موسی (ع) کا قتل 1;موسی (ع) کا قصہ 1، 3موسی (ع) کو ملك بدر کرنے کی سازش 3;موسی (ع) کی ملك بدری 2;موسی (ع) کے دشمن 1، 2
ہلاکت :
ہلاکت کے اسباب 9

وَقُلْنَا مِن بَعْدِهِ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ اسْكُنُواْ الأَرْضَ فَإِذَا جَاء وَعْدُ الآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفاً (١٠٤)
اور اس کے بعد بنی اسرائیل کے کہہ دیا کہ اب زمین میں آباد ہوجاؤ پھر جب آخرت کے وعدہ کا وقت آجائے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کرلے آئیں گے (104)

1_قوم فرعون کی ہلاکت کے بعد اللہ تعالی کا بنی إسرائیل کو اپنی مورد نظرزمین (شام ویا مصر) پر سکونت کرنے کا حکم _
وقلنا من بعده لبنی إسرائیل اسکنوا الارض
2_فرعون کی حکومت سے چھٹکارا پانے سے پہلے بنی إسرائیل کی کھٹن او ر دشوار زندگي_
فأراد ان یستفزہم من الأرض ...وقلنا من بعده لبنی إسرائیل اسکنوا الارض
احتمال ہے کہ "اسکنوا الارض" سے مراد زمین پر آرام لینا اور اضطراب سے باہر نکلنا مراد ہوکہ جس کا پہلے سے شکار تھے_
3_انسانوں کا جابروں کے تسلط سے دور آرام وامن والی زندگی کو پانا ایك اہم اورقدر و قیمت والی بات ہے _
فأغرقنہ ومن معہ ... اسکنوا الارض
4_فرعون کی ہلاکت کے بعد اللہ تعالی کی اجازت سے

بنی إسرائیل کاسرزمین مصر یا شام پر تسلط اور حکومت_
اسکنوا الارض
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ احتمال ہے کہ "اسکنوا" سے مراد حکومت پانا ہو کہ اس دن تك بنی إسرائیل کے پاس یہ حکومت نہ تھی اور "الارض" سے مراد سرزمین مصر یا شام مراد ہو _

5_اللہ تعالی کا بنی إسرائیل کو آرام اور حکومت پانے کے بعد آخرت سے غفلت نہ برتنے پرخبردار کرنا _
اسکنوا الأرض فإذا جاء وعدالأخرة جئنابکم لفیف
6_آرام اور معاشرتی قدرت کا حصول، انسان کے آخرت کے جہان سے غفلت کا موجب ہے_
اسکنوا الأرض فإذا جاء وعدالأخرة جئنابکم لفیف
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "اسکنوا الارض" جوکہ حکومت اور قدرت سے کنایہ ہے کے ذکر کے بعد اللہ تعالی نے قیامت کے مسئلہ اور انسانوں کے حاضر ہونے کو بیان کیا _
7_بنی إسرائیل سے الہی نعمتوں کا حساب لینے کے لئے ان کو جماعت کی صورت میں قیامت میں حاضر کرنا_
اسکنوا الأرض فإذاجاء وعد الأخرة جئنابکم لفیف
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ احتمال ہے کہ پچھلے قرینہ "اسکنوا الأرض " کے پیش نظر بنی إسرائیل کا قیامت میں گروہی صورت میں حاضر کرنا اس لئے ہو کہ ان سے اللہ تعالی کی عظیم نعمت "اسکنوا الارض" کا جواب لینا ہو "_
8_بازپرس کے لئے بنی إسرائیل کو فرعونیوں کے ساتھ گروہی شکل میں روز قیامت حاضر کرنا_
جئنابکم لفیف
اس بنا ء پر کہ "کم" سے مراد بنی إسرائیل اور ہلاك ہونے والے فرعونی لوگ ہوں تو یہ مندرجہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_
9_بنی إسرائیل کے اس سرزمین پر دوسرے فساد کے وقت کے بعد ان کو سرزمین فلسطین میں اکھٹا کرنے کا اللہ تعالی کا ان سے وعدہ _
فإذا جاء وعد الأخرة جئنابکم لفیف
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ احتمال ہے کہ "وعدالأخرة" سے ان دو وعدہ کے وقت کی طرف اشارہ ہو کہ جن کا اس سورہ کے آغاز میں آیت 4 میں بنی إسرائیل کے لیے پیشگوئي کی گئي تھی اور ان کو خبر دار کیا گیا تھا _

آرام:
آرام کے آثار 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی اجازت کا اثر 4;اللہ تعالی کے احکام 1;اللہ تعالی کے انذار5;اللہ تعالی کے وعدہے 9
بنی إسرائیل:
بنی إسرائیل کا آخرت مؤاخذہ 7، 8;بنی إسرائیل کا اخروی حشر 7 ، 8;بنی إسرائیل کا اضطراب 2;بنی إسرائیل کا فساد پیلانا 9 ; بنی

286
إسرائیل کو انذار 5;بنی إسرائیل کو وعدہ 9;بنی إسرائیل کی تاریخ 1، 2;بنی اسرئیل کی حاکمیت کا سبب4;بنی إسرائیل کی حاکمیت کے آثار 5;بنی إسرائیل کی سکونت 9; بنی إسرائیل کی غفلت کا پیش خیمہ 5;بنی إسرائیل کی نعمتیں 7;بنی إسرائیل کے آرام کے آثار5; سرزمین شامات میں بنی إسرائیل 1، 4، 9; سرزمین مصر میں بنی إسرائیل 1،4;قیامت میں بنی إسرائیل7،8
زندگی :
زندگی میں امن کی اہمیت 3;زندگی میں امن کی قدر 3
ظالمین :
ظالموں سے دوری کی اہمیت 3;ظالموں سے دوری کی قدروقیمت 3
غفلت :
آخرت سے غفلت کا پیش خیمہ 5، 6
فرعون :
فرعون کی حکومت سے نجات 2
فرعونی لوگ:

فرعونیوں کا اخروی حشر 8;فرعونیوں کا اخروی مؤاخذہ8;قیامت میں فرعونی لوگ 8
قدرت :
قدرت کے آثار 6

وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلاَّ مُبَشِّراً وَنَذِيراً (١٠٥)
اور ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور یہ حق ہی کے ساتھ نازل ہوا ہے اور ہم نے آپ کو صرف بشارت دینے والا او رڈرانے والا بناکر بھیجا ہے (105)

1_قرآن کاا للہ کی طرف سے نازل ہونا اور اس کا بغیر کسی خلل اور باطل کے حق کے ساتھ پیغمبر (ص) اور لوگوں تك پہنچانا_
وبالحق ا نزلنہ وبالحق نزل
2_قرآن ایك ایسا الہی مجموعہ ہے جس میں کسی معمولی سے مقام پر تبدیلی اور چشم پوشی ممکن نہیں ہے_
وبالحقّ أنزلناہ وبالحق نزل
آیت 88 اور 93 کے مضامین کی طرف توجہ رکھتے

ہوئے کہ مشرکین کی قرآن کے مکتوب صورت میں نازل ہونے کی درخواست بیان کی گئي تھي_ ممکن ہے یہاں ان کے لئے جواب ہو کہ اقتراحات سے قرآنی حقائق تبدیل نہیں ہوسکتے_
3_قرآن غیر وحی کے کلام سے مخلوط ہونے سے منزہ ہے اور اس کے صحیح وسالم ہونے کی اللہ تعالی کی طرف سے ضمانت ہے_
وبالحق ا نزلناہ وبالحقّ نزل
جمع "وبالحقّ نزل" ہوسکتا ہے _قرآن کے نازل ہونے کی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے ہو یعنی نزول قرآن حق کی بنیاد پر ہوا ہے اور کبھی بھی باطل اور ناحق سے مخلوط نہیں ہوا ہے_
4_قرآن ایك جاودانی کتاب ہے کہ گذرتے زمانوں سے اس کی تعلیمات پر کوئي اثر نہیں پڑا_
وبالحقّ انزلناہ وبالحق نزل
مندرجہ بالا مطلب کی بناء "حق" کے استعمال کے موارد اور معانی مےں سے ایك ہے کہ اس سے مراد کسی چیزی ثابت اور زوال پذیر نہ ہونا ہے_
5_پیغمبر(ص) کی ذمہ داری فقط لوگوں کو بشارت دینا اور ڈرانا ہے_
وما أرسلناك إلّامبشراً ونذیر
6_قرآنی حقائق پیغمبر (ص) کی رسالت اور ان کی بشارتوں اور ڈراووں کی اساس ہیں_
وبالحقّ أنزلناہ وبالحق نزل وما أرسلناك إلّا مبشراً ونذیر
7_حق وحقیقت کے قبول کرنے یا نہ کرنے کی لوگوں کے حوالے سے پیغمبر اکر(ص) پر ذمہ داری نہیں ہے_
وماأرسلناك إلّا مبشراً ونذیر
"وماأرسلناك ..." میں حصر اضافی ہے ممکن ہے اس حقیقت کو بیان کر رہا ہو کہ پیغمبر (ص) لوگوں کے قبول کرنے یا نہ کرنے میں کسی قسم کے ذمہ دار نہیں ہیں اور وہ لوگ اپنے انتخاب کے ذمہ دار خود ہیں اور پیغمبر (ص) تو فقط لوگوں کو بشارت دینے اور ڈرانے کا ذمہ رکھتے ہیں_
8_بشارت اور ڈراوے کا لوگوں کی ہدایت کی ساتھ ملاپ کا ضروری ہونا _
وما أرسلناك إلّا مبشراً ونذیر
9_کوئي بھی اپنا عقیدہ اور دین اگر چہ حق ہی کیوں نہ ہو لوگوں پر تحمیل کرنے کا حق نہیں رکھتا _
وبالحقّ نزل وماأرسلناك إلّا مبشراً ونذیر
جب پیغمبر، (ص) دین اسلام جو کہ دین حق ہے اس کا لوگوں پر تحمیل کا حق نہیں رکھتے تھے وہ صرف بشارت اور ڈراوا دینے کا عہدہ رکھتے تھے تو دوسرے بدرجہ اولی ایسا حق نہیں رکھتے_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) كى بشارتيں 5، 6 ;آنحضرت (ص) كى ذمہ دارى كا محدود ہونا 7،5;آنحضرت(ص) كى رسالت 6;آنحضرت (ص) كے انذار5،6;
انسان :
انسان كا اختيار 9

بشارت :
ہدايت مينبشارت 8
دين:
دين ميں جبر كى نفى 9
ڈراوا :
ہدايت ميں ڈراوا 8
عقيدہ :
آزاد ى كا عقيدہ 9
قرآن:
قرآن كا محفوظ ہونا 2،3; قرآن كا وحى سے ہونا 2، 3;قرآن كى تعليمات 5 ; قرآن كى جاودانى 4;قرآن كى خصوصيات 2، 3، 4; قرآن كے نزول كى حقانيت 1;قرآن ميں تبديلى نا ممكن ہونا 4
ہدايت :
ہدايت كا طريقہ 8

وَقُرْآناً فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلاً (١٠٦)
اور ہم نے قرآن كو متفرق بناكر نازل كيا ہے تا كہ تھوڑا تھوڑا لوگوں كے سامنے پڑھو او رہم نے خود اسے تدريجاً نازل كيا ہے (106)

1_قرآن كى تنظےم ' تفصيل اور ابواب ميں ہونا الله تعالى كى جانب سے نہ كہ پيغمبر (ص) كے اختيار ميں ہے_
قراء ناً فرقناه
2_ممكن ہے پيغمبر (ص) پر قرآن كے تدريجى نازل ہونے كا فلسفہ اس كا لوگوں پر ٹھہر ٹھہر كر اور آرام سے پڑھنا ہو_
وقراء ناً فرقناه لتقرأه على الناس على مكث
"مكث" لغت ميں ٹھہرنے اور تامل كا معنى ديتا ہے_(لسان العرب)
3_لوگوں پر آرام اور ٹھہر ٹھہر كر قرآن پڑھنے كى پيغمبر (ص) كى ذمہ دارى _
وقرء اناً فرقناه لتقرأه على الناس على مكث
4_دينى تعليمات كا تدريجى طور پر نازل ہونا اور ان كو تدريجى طور پر تعليم دينا لوگوں كى ہدايت ميں موثر كردار ادا كرتا ہے_
فرقناه لتقرأه على الناس على مكث
يہ كہ قرآن ايك كتاب ہدايت ہے اس كا پيغمبر پر تدريجى نزول كے ياد دلانے كا مقصد يہ ہو كہ

ہدايت كے ليے تدريجينزول موثر كردار ادا كرتا ہے_
5_ دينى معارف اور قرآنى تعليمات كو گہرائي سے سمجھنے كے لئے انسان كى فكرى اور روحى استعداد كو مناسب انداز سے استعمال كرنے كى ضرورت _

وقرء اناً فرقناه لتقرأه على الناس على مكث
یہ کہ اللہ تعالی نے قرآن میندینی معارف کو بیان کرنے میں تدریجی اور قدم بقدم کہ طریقے سے استفادہ کیا ہے' مندرجہ بالا نکتہ حاصل آتا ہے_

6_قرآنی تعلیمات عالمگیر ہیں اور سب لوگ انہیں سمجھنے کی طاقت رکھتے ہیں_
وقرء اناً فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلنا تنزيل

7_مخاطبین پر قرآن کو تدریجی طور ے پڑھنا ان میں دوسرے حصہ کے پڑھنے کے انتظار کو پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے _
لتقراه على الناس على مكث
لغت میں "مکث" اس آرام کو کہتے ہیں کہ جس میں انتظار بھی ہو _(مفردات راغب)

8_قرآن وہ بلند حقائق ہےں کہ جو بشر کی فہم اور ادارك کی حد تك نازل ہوئے ہیں _
نزّلناه تنزيل
"نزول" کے معنی میں" عالی درجہ سے اترنا "پوشیدہ ہے_(مفردات راغب) کیونکہ قرآن کا مادی و جسمانی نزول تو قابل تصور نہیں ہے ممکن ہے یہاں نزول معنوی مراد ہو_

آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) کا قرآن تلاوت کرنا3; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کا محدود ہونا 1; آنحضرت (ص) کی رسالت 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے اختیارات 1
انسان :
انسان کی استعداد کی اہمیت 5
تعلق:
قرآن سے تعلق کا موجب 7
دین :
دین کی وضاحت کی روش5;دین کے تدریجی بیان کے آثار 4
قرآن:
قرآن کا سورتوں کی شکل میں ہونا 1;قرآن کا عالمگیر ہونا 6;قرآن کا نزول 8;قرآن غور سے سننے کا پیش خیمہ 7;قرآن کی تدریجی تلاوت کے آثار7;قرآن کی تلاوت میں ٹھہرنا 2; قرآن کی تنظیم 1;قرآن کی خصوصیات 8; قرآن کی وضاحت 6;قرآن تدریجی نازل ہونے کا فلسفہ 2;قرآن کے سمجھنے مےں آسانی 6، 10;قرآنی تعلیمات 8
ہدایت :
ہدایت کے اسباب 4

290

قُلْ آمِنُواْ بِهِ أَوْ لاَ تُؤْمِنُواْ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُواْ الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلأَذْقَانِ سُجَّداً (۱۰۷)
آپ کہہ دیجئے کہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤجن کو اس کے پہلے علم دے دیا گیا ہے ان پر تلاوت ہوتی ہے تو منھ کے بھل سجدہ میں گر پڑتے ہیں (107)

1_قرآن پر لوگوں کا ایمان لانا یا نہ لانا اس کے مفاہیم و معارف کی حقانیت پر اثر نہیں ڈالتا _
وبالحقّ أنزلناه ... قل ء امنوا بہ أولا تؤمنو

2_ایمان اور کفر کی طرف میلان انسان کے اپنے ارادہ اور عزم پر متوقف ہے_
ء امنوا بہ أولا تو منو

3_دینی تعلیمات کے بیان اور ابلاغ کے بعد راہ ایمان یا کفر اختیار کرنا یہ خود لوگوں کی ذمہ داری ہے_

وقراء ناً فرقناه لتقرأ ہ علی الناس علی مکث ... قل ء امنوا بہ أو لا تؤمنو
قرآن کے تدریجی نزول کے فلسفہ اور لوگوں پر حق وباطل بیان کرنے کے بعد یہ جملہ "قل امنوا بہ اولا تومنواً" مندرجہ بالا نکتہ پر دلالت کرتا ہے_
4_آسمانی معارف کے بارے میں علم وآگاہی رکھنے والے، حق قبول کرنے والی روح اور آیات قرآنی کے مد مقابل خضوع کے حامل ہوتے ہیں _
إن الذين أوتوا العلم من قبلہ إذا يتلى عليہم يخّرون
5_نزول کے زمانہ میں لوگوں کے درمیان علماء کاموجود ہونا اور ان کا قرانی آیات سننے کے بعد اس کی حقانیت پر یقین کرنا _
إن الذين أوتوا العلم من قبلہ إذا يتلى عليہم يخّرون
6_نزول قرآن سے پہلے لوگوں کے درمیان بعض صحےح الہی معارف وعلوم کا موجود ہونا _
إن الذين أوتوا العلم من قبلہ
7_ایمان کے پیدا ہونے اور اس کے موانع سے

جہالت میں علم اور آگاہی کا موثر کردار_
إن الذين أوتواالعلم من قبلہ يخّرون للأذقان سجّد
8_دینی حقایق کے بارے میں علم بہت اہمیت کا حامل تھا' اور ایسے علم کے علماء کا اللہ کی بارگاہ میں بلند مقام اور درجہ ہے _
إن الذين أوتواالعلم من قبلہ يخّرون للأذقان
9_حقیقت کو پانے اور دینی تعلیمات قبول کرنے کے لئے علم بہت اہم وسیلہ ہے _
إن الذين أوتواالعلم من قبلہ يخّرون للأذقان
10_علماء اور مفکرین کے وجود میں ،آیات قرآن کا گہرا اثر_
إن الذين أوتوا العلم من قبلہ ... يخرون للأذقان سجد
11_علم وآگاہی کی بناء پر پیداہونے والا ایمان ،بہت قیمتی اور قابل تعریف ہے _
ء امنوا بہ أولا تؤمنو إن الذين أوتوالعلم ... يخّرون للأذقان
12_اہل کتاب کے بعض علماء کا قرآن کی معرفت پیدا کرنے کے بعد اپنے تمام تر وجود کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں سرتسلیم کرنااور چاہت سے سجدہ میں گرپڑنا_
إن الذين أوتوالعلم من قبلہ ... يخرون للأذقان سجد
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ نکتہ ہے کہ "أوتوا العلم من قبلہ" سے مراد اہل کتاب ہوں اور سجدہ کی "خرّ" سے تعبیر سقوط اور گرنے کے معنی میں ہو لہذا ہوسکتا ہے کہ یہ مندرجہ بالا حقیقت کی طرف اشارہ ہو رہا ہو_
13_قرآن کے مد مقابل علماء کا خضوع اور سجود، گواہ ہے کہ وہ دوسروں کے ایمان کا محتاج نہیں اور ان کی بے ایمانی اس پر اثر انداز نہیں ہوتی ہے_
ء امنوا بہ أولا تؤمنوا إن الذين أوتوالعلم من قبلہ إذا يتلى عليہم يخرون
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ احتمال ہے کہ "إن" جملہ "امنوا بہ او" کے لئے "تعلیل" ہو چونکہ اہل علم ودانش جب قرآن پر ایمان لے آتے ہیں تو دوسروں کا اس پر ایمان لانا اور نہ لانا برابر ہے اور ان کے ایمان کی احتیاج نہیں ہے_
14_قرآنی معارف سے بہرہ مند ہونے کی مقدار میں ، لوگوں کی علمی سطح کا اثر _
إن الذين أوتوا العلم ... يخرون لأاذقان
15_"على بن محمد ... قال : سئل ابوعبدالله (ع) عمّن بجبہتہ علة لا يقدر على السجود عليہا قال :يضع ذقنہ على الارض ان الله عزّوجلّ يقول: "ويخّرون للأذقان سجداً"_(1)
علی بن محمد ... کہتے ہیں کہ امام صادق(ع) سے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی پیشانی کے حوالے سے مرض میں ہو"زخم" پھوڑا و غیرہ

....

1_ كافى ج3، ص 334، ح 6_ نورالثقلين ج 3، ص 231، ح 469ح_

ہو" ... کہ وہ سجدہ نہ کرسکتا ہو سوال کیا تو حضرت (ع) نے فرمایا : تھوڑی کو زمین پر رکھے کیونکہ اللہ تعالى نے فرمایا ہے :" وےخرّون الاذقان سجداً"

کفر :
قرآن سے کفر 13;قرآن سے کفر کے آثار 1;کفر کا پیش خیمہ 2، 3
ہدایت :
ہدایت کا پیش خیمہ 9

وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً (١٠٨)
اور کہتے ميں کہ ہمارا ادب پاك و پاکیزہ ہے اور اس کا وعدہ یقینا پورا ہونے والا ہے (108)

1_آسمانی معارف سے آگاہ لوگوں کی نظر میں پروردگار ،ہر قسم کے نقص و عیب سے منزہ ہے _
إن الذين أوتواالعلم من قبلہ ... يقولون سبحان ربن
2_اللہ تعالی میں کمی اور نقص پائے جانے اور شرك کا عقیدہ جہالت اور نادانی کی بناء پر ہے _
إن الذين أوتواالعلم ... يقولون سبحان ربن
3_اس کی بر حق آیات کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس کے مد مقابل خضوع اور سجود کے ساتھ ساتھ پروردگار کی تسبیح مطلوب ہے_
إذا يتلى عليهم يخرون للا ذقان سجداً ... ويقولون سبحان ربن
4_علماء اہل کتاب گذشتہ آسمانی کتب میں قرآن جیسی آسمانی کتاب کے نازل ہونے کے الہی وعدہ سے آگاہ تھے_
الذين أوتو االعلم من قبلہ إذا يتلى عليهم يخرون ... يقولون سبحان ربنا إن كان وعد ربنا لمفعول
5_قرآن کے نزول کے ضمن میں الہی بشارت کے محقق ہونے کو مشاہدہ کرتے ہوئے علماء اہل کتاب کا الہی وعدوں کے تبدیل نہ ہوسکنے کے بارے میں یقین_
أوتواالعلم ... يقولون ... إن كان وعد ربنا لمفعول
6_علماء کی نظر میں قرآنی آیات، انسانوں کے حوالے سے اللہ تعالی کی بے نقص اور کامل ربوبیت کا آئینہ ہیں_
إن الذين أوتوا العلم ...إذا يتلى عليهم ... يقولون سبحان ربنا ان كان وعد ربنا لمفعول

7_اللہ تعالی کی انسانوں کے حوالے سے کامل ربوبیت ،اس کے وعدوں میں تبدیلی نہ آنے کا موجب ہے_
سبحان ربّنا إن كان وعد ربّنا لمفعول
8_معاد اور انسان کی پھر سے نئي زندگي، علماء کی نظر میں ايك یقینی اور ناقابل تغیر الہی وعدہ ہے_
يقولون ... إن كان وعد ربنا لمفعول
احتمال ہے کہ اس سورہ کی 97، 98 آیات کے قرینہ سے "وعد" سے مراد، انسان کی دوبارہ زندہ اور معاد ہو_

آسمانی کتب:
آسمانی کتب کے وعدے 4
اسماء و صفات:
صفات جلال 1
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور نقص 1، 2;اللہ تعالی کا منزہ ہونا 1;اللہ تعالی کی ربوبیت کی علامات 6;اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 7;اللہ تعالی کے لئے خضوع 3;اللہ تعالی کے وعدے 4;اللہ تعالی کے وعدوں کا یقینی ہونا 5، 7، 8
اللہ تعالی کی آیات:
اللہ تعالی کی آیات کو دیکھنے کے آثار 3
تسبیح :

الله تعالى كى تسبيح كے آداب 3
جہالت:
جہالت كے آثار 2
سجده:
الله ك سامنے سجده 3
شرك:
شرك كا سرچشمہ 2
علمائ:
علماء كا عقيده 6،8
علماء اہل كتاب:
علماء اہل كتاب كا آگاه ہونا 4;علماء اہل كتاب كا اقرار 5
علماء دين :
علماء دين كا عقيده 1
قرآن:
كتب آسمانى ميں قرآن 4;قرآن كى آيات 6 ; قرآن كے نازل ہونے كا وعده 4;قرآن كے نازل ہونے كے آثار 5
معاد :
معاد كا حتمى ہونا 8

وَيَخِرُّونَ لِلأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعاً (١٠٩)
اور وہ منھ كے بھل گر پڑتے ہيں روتے ہيں اور وہ قرآن ان كے خشوع ميں اضافہ كرديتا ہے (109)

1_حق قبول كرنے والے علماء ،ہميشہ قرآن كے مد مقابل خاضع اور خاشع ہيں_
إن الذين أوتوالعلم من قبلہ إذا يتلى عليہم ...يخرون للأذقان يبكون
2_قران ا س قدر عظےم معارف پر مشتمل ہے كہ تمام علماء مفركين كے خضوع اور خشوع كو ابھارتا ہے_
إن الذين أوتوالعلم من قبلہ إذا يتلى عليہم ... يخّرون للأذقان يبكون
3_آسمانى معارف سے آگاه لوگوں اور علماء كا قرآن كے مدّمقابل آنكھوں ميں آنسوؤں كے ساتھ خضوع_
إن الذين أوتوالعلم من قبلہ إذا يتلى عليہم ... يخّرون للأذقان يبكون ويزيدہم خشوع
4_آيات قرآن كو سنتے وقت گريہ كرنا،ايك با عظمت امر ہے_
إذا يتلى عليہم ...ويخّرون للأذقان يبكون
5_معار ف آسمانى سے آشنا علماء كى روح ورواں پر قران كا اثر اس حد تك ہے كہ ان كى آنكھوں سے آنسو جارى ہو جاتے ہيں_
إذا يتلى عليہم ...يبكون
6_قرآنى آيات كى تلاوت، علماء ميں خشوع كو بڑھاتى ہے_

إن الذين أوتوالعلم من قبلہ إذا يتلى عليہم ... ويزيدہم خشوع
7_معارف الہی سے آگاہ انسان ہمیشہ معنوی کمال اور روحی بلندی کی راہ پرگامزن ہے _
إن الذين أوتوالعلم ...ويزيدہم خشوع

اقدار:4
رونا:
رونے کی اہمیت 4;قرآن کو غور سے سنتے وقت

رونا 4، 5
علماء :
علماء اور قرآن 1، 2، 3; علماء کا خشوع 1، 2، 3;علماء کا خضوع 1، 2;علماء کا رونا 3،5;علماء کے آنسو 3;علماء کے خشوع کے اسباب 6
علماء دين :
علماء دين کا کمال 7
قرآن :
قرآن کی تلاوت کے آثار 6;قرآن کے آثار 2;قرآن کے روحی آثار 5;قرآن کے سامنے خشوع 1;قرآن کے سامنے خضوع 1، 2

{س} قُلِ ادْعُواْ اللّهَ أَوِ ادْعُواْ الرَّحْمَنَ أَيّاً مَّا تَدْعُواْ فَلَهُ الأَسْمَاء الْحُسْنَى وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلاً (١١٠)
آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کہہ کر پکاردیا رحمن کہہ کر پکار و جس طرح بھی پکاروگے اس کے تمام نام بہترین ہیں اور اپنی نمازوں کو نہ چلاکر پڑھو اور نہ بہت آہستہ آہستہ بلکہ دونوں کادرمیانی راستہ نکالو (110)

1_اللہ تعالی کے بہت سے ناموں اور صفات میں سے کسی ايك سے اسے پکارنے کا جائز ہونا _
ادعوالله اوادعوالرحمن
2_مشرکین کی طرف سے حضرت باری تعالی کے اسماء وصفات میں بیان شدہ شبہات کو دور کرنے کے لئے آنحضرت (ص) پر الہی پیغام پہنچانے کی ذمہ داري_
قل ادعوا الله اوادعوالرحمن
3_اللہ تعالی کے صفات اور اسماء کا متعدد ہونا مسمّی مینکثرت اور اس کی ذات میں شرك کا موجب نہیں بنتا_
ادعوالله اوادعواالرحمن ا يّاًماتدعوا فلہ الأسماء الحسني
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ احتمال ہے کہ آیت مشرکین کے جواب میں ہے کہ جو اللہ کو اللہ اور رحمان کہنے سے مسمّی اور ذات میں کثرت مراد لیتے تھے_

4_اللہ تعالی کو متعدد ناموں اور صفات سے پکارنے میں اصلی مقصد، اس کے یکتا ہونے میں توجہ ہے_
ا يَّاماً تدعوا فلہ الأسماء الحسنی
5_فقط ذات پروردگار، اسماء حسنی (بہترین نام) اور بلندترین صفات کی حامل ہے_
ا يَّاما تدعوا فلہ الأسماء الحسنی
6_اللہ تعالی کو ایسے اسماء اور صفات سے پکارنا جائز نہینہے کہ جن میں نقص، کمی اور محدودیت کا شائبہ ہو_
ادعوا الله أوادعواالرحمن ا يَّاماً تدعوا فلہ الأسماء الحسنی
7_"الله" اور "الرحمن" اللہ تعالی کے اسماء حسني، بہترین ناموں اور بلندترین صفات میں سے ہےں_

أدعوا الله أوادعواالرحمن ا ياماً تدعوا فلہ الأسماء الحسنى
8_تمام نمازوں كو بلند يا آہستہ آواز سے پڑھنا اللہ تعالى كے نزديك منع ہے _
ولاتجهر بصلاتك ولاتخافت بہ
يہ مطلب اس بات پر مبنى ہے كہ "صلاة" سے مراد تمام نمازيں ہوں نہ صرف كہ ايك نماز_
9_بلند آواز يا بہت آہستہ آواز ميں اللہ تعالى كى بارگاہ ميں دعا اور مناجات كرنااللہ تعالى كى طرف سے ممنوع ہے_
ولا تجهر بصلاتك ولاتخافت بھ
يہ كہ "صلاة" سے مراد مطلق دعا ہو تو مندرجہ بالا مطلب سامنے آتا ہے_
10_نماز كو بہت بلند يا بہت آہستہ آواز سے پڑھنا جائز نہيں _
ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بھ
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ ہے كہ "صلاة" سے مراد ہر وہ نماز ہو كہ جسے نماز گزار ادا كرتے ہيں _
11_اللہ تعالى كى بارگاہ ميں دعا اور مناجات كے وقت معتدل آواز كو اختيار كرنا لازمى ہے_
لاتجهر بصلاتك ولاتخافت بھ
12_پيغمبر (ص) پر نماز كى قرا ت ميں ميانہ روى كى رعايت اور بہت بلند آواز يا بہت آہستہ آواز سے پرہيز كى ذمہ داري_
ولاتجهر بصلاتك ولا تخافت بھ
13_پيغمبر (ص) پر بعض نمازوں ميں جہر اور بعض نمازوں ميں اخفات كى ذمہ دارى ہے _
ولاتجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيل
يہ كہ آيت سے مراد يہ ہو كہ تمام نمازوں كو جہر يا تمام كو اخفات سے نہ پڑھو اور "وابتغ" سے مراد يہ ہو بعض كو جہر كے ساتھ اور بعض كو اخفات سے پڑہو تو مندرجہ بالا نكتہ واضح ہوگا_
14_عبادات اور مناجات كے انجام ميں ميانہ روى كى رعايت اور افراط اور تفريط سے پرہيز كا ضرورى

298

ہونا_
ولا تجهر ... ولاتخافت بها وابتغ بين ذلك سبيل
احتمال ہے كہ يہاننماز يا دعا كوعبادات كے مظہر اور مصداق اصلى كے طور پر ذكر كيا گيا ہے_بذات خود ان دونوں ميں بلند آواز سے پڑھنے يا آہستہ آواز سے پڑھنے كى خصوصيت مراد نہ ہو لہذا اس آيت سے تمام عبادات كے انجام مينميانہ روى كى رعايت معلوم ہوتى ہے_
15_((عن أبى عبدالله (ع) قال : ... الرحمن، الرحيم ، الملك ... الباعث ... الوارث فهذه الأسماء وماكان من الأسما الحسنى حتّى تتم ثلاث مائة وستين اسمائ ... وذلك قولہ تعالى : قل ادعوا الله أوادعواالرحمن أيًّاما تدعوا فلہ الأسماء الحسنى _(1)
امام صادق _ سے روايت ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا : رحمن ، رحےم ، ملك ... باعث، وارث ... يہ اسماء اور ان كے علاوہ ديگر اسماء جو كہ 360 ہيں يہ سب كے سب ال>
قل ادعوا الله اوادعواالرحمن ايًّاماتدعوا فلہ الاسماء الحسنى _
16_عن أبى عبدالله (ع) قال : ... والله غيراسمائہ ... ألاترى إلى قولہ: ..."قل ادعوا الله أوادعواالرحمن أيًّاما تدعوا فلہ الأسماء الحسنى " فالأسماء مضافة إليہ ...،(2)
امام صادق _ سے روايت ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا : اللہ تعالى كى ذات اس كے اسماء كے علاوہ ہےكياآپ نے اللہ تعالى كا كلام نہيں ديكھا كہ وہ فرماتا ہے : قل ادعوا الله اوادعواالرحمن ايًّاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنى _ پس اللہ كے ناموں كى اس كى طرف نسبت دى گئي ہے_
17_عن سماعة قال : سا لتہ عن قول الله عزّوجلّ : "ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها" قال :المخافتہ ما دون سمعك والجهر أن ترفع صوتك شديداً،(3)
سماعتہ كہتے ہيں ہے كہ امام عليہ السلام سے اللہ تعالى كے اس كلام "ولاتجهر بصلاتك ولاتخافت بها" كے بارے ميں سوال كيا تو حضرت (ع) نے فرمايا : آہستہ پڑھنا يہ ہے كہ تم خود بھى نہ سنو اور بلند پڑھنا يہ ہے كہ تمہارى آواز بہت بلند ہو _
18_عن أبى جعفر الباقر (ع) فى قولہ : "ولاتجهر بصلاتك ولا تخافت بها" قال :"الاجهار أن ترفع صوتك تسمعہ

....

1) کافی ج1، ص 112، ح 21، نورالثقلین ج3، ص 232، ح471_
2) توحید صدوق ص 58، ح 16، ب 2_ نورالثقلین ج 3، ص 233، ح 474_
3) کافی ج 3، ص 316، ح 21_ نورالثقلین ج 3، ص 233، ح 476_

من بعد عنك و الاخفات أن لاتسمع من معك إلّا يسيراً_(1)
امام باقر _ سے روایت ہوئي ہے کہ انہوں نے اللہ تعالی کے کلام :"ولاتجهر بصلاتك ولا تخافت بها" کے بارے میں فرمایا : "اجہار" یہ ہے کہ آپ کی آواز اس قدر بلند ہو کہ وہ شخص جو تم سے دور ہے وہ سن لے اور "اخفات" یہ ہے کہ آپ کی آواز اس قدر آہستہ ہو جو تمہارے قریب شخص ہے وہ محض ایك خفیف سی آواز کے اور کچھ نہ سنے_
19_عن أبی عبدالله (ع) فی قولہ الله تعالی :"ولاتجهر بصلاتك ولاتخافت بها" فقال : ...وما بين ذلك قدر ما يسمع أُذنيك _(2)
امام صادق _ سے روایت ہوئي ہے کہ انہوں نے اللہ تعالی کے کلام :"ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها" کے بارے میں فرمایا : "بين ذلك " سے مراد آواز کی وہ مقدار ہے کہ تمہارے اپنے کان سن لیں_
20_إن رسول الله (ص) قال : "ولاتجهر بصلاتك ولا تخافت بها" إنما نزلت فی الدعا ... (3)
پیغمبر اکرم (ص) سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے فرمایا : "ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها" یہ آیت فقط دعا کے مورد میں نازل ہوئي ہے_
21_عبدالله بن سنان قال : قلت لأبی عبدالله (ع) : علی الامام ان يسمع من خلفه وإن كثروا؟ فقال : ليقرا قراء ة وسطاً يقول الله تبارك وتعالی : "ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها"_(4)
عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ امام صادق(ع) کی خدمت میں عرض کی :کیا امام جماعت پر لازم ہے کہ وہ اپنی آواز تمام مقتدیوں کے کانوں تك پہنچائے اگر چہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہوں؟ تو حضرت (ع) نے فرمایا : ضروری ہے کہ قرائت معتدل انداز میں ہو _ اللہ تعالی فرماتاہے:"ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها"_
22_عن أبی جعفر وابی عبدالله (ع) فی قولہ تعالی : "ولاتجهر بصلاتك و لا تخافت بها ..."قال: كان رسول الله(ص) إذا كان بمكة جهر بصوته فيعلم بمكانه المشركون فكانوا يؤذونه، فا نزلت بذه الأية عند ذلك _(5)
امام باقر _ اور امام صادق _ سے اللہ تعالی کے کلام : "ولاتجهر بصلاتك ولاتخافت بها" کے بارے میں روایت ہوئي ہے کہ انہوں

....

1) تفسیر قمی ج 2 ، ص 30 _ نورالثقلین ج 3، ص 234 ، ح 479_
2) تفسیر عیاشی ج 2 ، ص 319 ، ح 177 _ نورالثقلین ج 3، ص 234 ، ح 482_
3) الدرالمنثور ج 5، ص 351_
4) کافی ج 3 ، ص 317 ح 27_ نورالثقلین ج 3 ، ص 233 ح 477_
5) تفسیر عیاشی ج 2، ص 318 ، ح ، 175_ نورالثقلین ج 3، ص 234 ، ح 481_

نے فرمایا : کہ جب رسول اللہ (ص) مکہ میں تھے تو اپنی نماز کو بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے تو مشرکین آپ(ص) کی جگہ سے باخبر ہو جاتے اور آپ (ص) کو اذیت دیتے تو یہ آیت اس حوالے سے نازل ہوئي_
23_عن أبی عبدالله (ع) فی قولہ: "ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها" قال : نسختها "فاصدع بماتؤمر" _السورة حجر آلأےة 94_(1)
امام صادق _ سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ نے اللہ تعالی کے اس کلام "ولا تجهر بصلاتك و لا تخافت بها" کے بارے میں فرمایا: کہ یہ آیت سور حجر کی آیت 94 کے ذریعے نسخ ہوچکی ہے_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کی رسالت 2;آنحضرت(ص) کی شرعی ذمہ داری 12،13;آنحضرت (ص) کی نماز 12، 13، 22

آیات قرآن:
آیات منسوخ 23;آیات ناسخ 23
احکام: 8 ، 9 ، 10
اسماء وصفات :
اسماء حسنی 5، 7، 15، 16;الله 7;رحمان 7; شبهات کا جواب 2; متعدّد2
الله تعالی :
الله تعالی کی ذات 16;الله تعالی کی طرف سے ممنوعات 8، 9الله تعالی کےمختصات5;
توحےد:
توحید ذاتی 3;توحےد صفاتی 3
دعا:
دعا کی آواز میں اعتدال 9;دعا کے آداب 1،4، 6، 11، 14، 20;دعا کے احکام 9;دعا میں بلند آواز 9;دعا میں اسماء و صفات 1، 4;دعا میناعتدال 14 ;دعا میں آہستہ اواز سے پڑھنا 9
ذکر:
دعا میں الله کا ذکر 4
روایت : 15 ، 16، 17، 18، 19، 20، 21، 22، 23
صفات :
بہترین صفات 5
عبادت:
عبادت کے آداب 14;عبادت میناعتدال 14
مشرکین :
مشرکین کے اعتراضات کا جواب 2
نام :
بہترین نام 5
نماز :
نماز کی آواز میں اعتدال 10، 12;نماز جماعت کے احکام 21;نماز کے احکام 8،10; نماز میں آہستہ بولنا10 ;نماز میں اخفات 8، 13، 17، 18 ;نماز میں بلند آواز 10، ;نماز میں جہر 8، 13، 17، 18، 19
....

1) تفسیر عیاشی ج 2، ص 319، ح 176_ نورالثقلین ج 3، ص 234، ح 484_

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَم يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلَّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً (۱۱۱)
اور کہو کہ ساری حمد اس الله کے لئے ہے جس نے نہ کسی کو فرزند بنایا ہے اور نہ کوئي اسکے ملك میں شریك ہے اور نہ کوئي اس کی کمزوری کی بناپر اس کا سرپرست ہے اور پھر باقاعدہ اس کی بزرگی کا اعلان کرتے رہو (111)

1_آنحضرت (ص) پر الله تعالی کی حمد اور تمام تر حمد کو اس کی ذات میں منحصر کرنے کی ذمہ داري_
وقل الحمدلله
"الحمد" میں الف لام استغراق کے لئے ہے اور "الله" میں لام خاص کرنے کے لئے ہے_
2_الله تعالی کی طرف سے انسانوں کو حمد کرنے کی روش کی تعلیم_
وقل الحمدلله الذی لم یتخذ ولد
3_کائنات کے معبود میں تمام خوبیاں اور کمالات موجود ہیناور ہر نقص او راحتیاج سے بے نیاز ہے_

وقل الحمدلله
تمام تر حمدالله كے ساتھ خاص ہونے كا نتيجہ يہ ہے
كہ تمام قابل حمد خوبياں اس كى ذات ميں جمع ہيں اور وہ ہر نقص واحتياج سے منزہ ہے_
4_ہر موجود كى تمام تعريفيں الله واحد لاشريك كى حمد وستائشے كى طرف پلٹتى ہيں _
وقل الحمدلله
تمام تر حمد كا الله تعالى واحد كى ذات سے مخصوص ہونا اور ادھر كائنات ميں وجود كے مظاہر ميں قابل تعريف خوبيوں كا ہونا اس معنى كى طرف اشارہ كر رہا ہے كہ چونكہ مخلوق نے اپنا تمام وجود خالق سے ليا ہے تو ا سكى خوبياں اس ذات كى طرف سے ہيں درحقيقت فقط الله ہى قابل حمد وستائشے ہے اور بس_
5_الله تعالى كى كوئي اولاد نہيں ہے اور وہ ہر قسم كے

شريك اور مددگار سے منزہ اور بے نياز ہے _
لم يتخذ ولداً ولم يكن لہ شريك ... ولم يكن لہ وليّ
6_تمام تعريفوں كا الله تعالى كے ساتھ مخصوص ہونا اس كا اولاد، شريك اور مددگار سے بے نيازى كے نتيجے مينہے_
الحمدلله الذى لم يتخذ ... ولم يكن لہ وليّ
اگر الله تعالى كو اولاد، شريك اور مددگار كى احتياج ہوتى تو يہ سب اس ميں نقص اور كمى پر دليل ہوتيں تو اس صورت ميں تمام تعريفيں اس كى ذات ميں منحصر نہ ہوتيں تو تمام تعريفوں كا الله كى ذات ميں انحصار اس صورت ميں ہے كہ ہم اسے مطلق بے نياز جانيں_
7_الله تعالى كى اولاد،شريك اور مددگار كا عقيدہ ، ايك شرك آلودہ اور اس كى ذات مينںقص ڈالنے والا عقيدہ ہے _
لم يتخذ ولداً ... ولم يكن لہ وليّ
8_الله تعالى كا كائنات كا تنہا حاكم اور اپنى حكومت ميں ہر قسم كے شريك سے منزّہ ہونا _
ولم يكن لہ شريك فى الملك
9_كسى سرپرست يا مددگار كا محتاج ہونا ذلت ناقص اور محدود ہونے كى وجہ سے ہے_
ولم يكن لہ وليّ من الذلّ
"ولايت" يا دوستى كے معنى ميں ہے يا سرپرست كے معنى ميں ہے دونوں صورتوں ميں اگر ذلت مطرح ہو تو يہ كسى مينںقص اور كمى كو بيان كرتا ہے كہ جسے حمايت ودوستى كى ضرورت ہے_
10_الله تعالى كے پاس عزت اور مطلق كبريائي ہے_
ولم يكن لہ ولى من الذل وكبّرہ تكبير
11_الله تعالى كے مقام كى بڑائي كا بيان كرنا اور اسے تمام تر نقائص سے منزّہ سمجھنا ضرورى ہے_
وكبّرہ تكبير
12_الله تعالى كے مقام كى بلندوبالا عظمت بے مثل اور اس كے غيركے ساتھ ناقابل مقائسہ ہے_
وكبّرہ تكبير
13_الله تعالى كا مقام اس سے بلند ہے كہ وہ فرزند، شريك اور مددگار ركھے_
لم يتخذ ولداً ... وكبّرہ تكبير

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كى شرعى ذمہ دارى 1
اسماء وصفات:
صفات جلال 5، 8
الله تعالى :
الله تعالى اور شريك 5، 6، 8، 13;الله تعالى اور فرزند 5، 6، 13;الله تعالى اور مددگار 5، 6، 13;الله تعالى كا بے مثل ہونا 12;الله تعالى كى بڑائي 12;الله تعالى كا منزہ ہونا 5، 8، 13; الله تعالى كى بڑائي كى اہميت 11;الله تعالى كى بے نيازى كے

آثار 6;اللہ تعالی کی تعلیمات 2;اللہ تعالی کی

سورہ اسراء کا اختتام ہوا

سورہ کھف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجَا (١)

بنام خدائے رحمان و رحیم

ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی ہے اور اس میں کسی طرح کی کجی نہیں رکھی ہے (1)

1_فقط اللہ تعالی کی ذات ،حمد کے لائق ہے _
الحمدللہ
"الحمد" میں" الف لام "استغراق کے لئے اور الحمدللہ یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں_
2_اللہ تعالی تمام کمالات اور خوبصورتی کا سرچشمہ ہے_
الحمدللّٰہ
3_اللہ تعالی پیغمبر(ص) پر قرآن نازل کرنے والا ہے _
أنزل علی عبده الکتاب
4_اللہ تعالی ، پیغمبر (ص) پر قرآن نازل کرنے کی وجہ سے تمام تعریفوں کے لائق ہے_
الحمدللہ الذی أنزل ... الکتاب
اللہ تعالی کی "الذی انزل" کے ساتھ توصیف
اس کے ساتھ تمام تعریفوں کے خاص ہونے کی علت ودلیل بیان کر رہی ہے_
5_قرآن، عظےم کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ زیبائي اور کمال کے عروج پر واقع ہے _

الحمدللہ الذی أنزل علی عبده الکتاب
"الکتاب" میں" الف لام" صفات کے استغراق کے لئے ہے _ یعنی وہ تمام اوصاف کہ جنہیں کامل حد تك ایك کتاب کو رکھنا چاہئے وہ اس کتاب میں موجود ہے اور یہ چیز قرآن کی عظمت سے حکایت کر رہی ہے اور چونکہ زیبائي اور کمال کی بناء پر حمد ہوتی ہیں اوراس آیت میں اللہ تعالی نے قرآن کے نازل کرنے کی بناء ہو اپنے آپ کو تمام تر حمدو ستائشے کے لائق قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قرآن بھی کمال اور زیبائي کی آخری سرحدوں پر واقع ہے _
6_پیغمبر اکرم (ص) اللہ تعالی کے بندے ہیں اور اس کی عبودیت پر فخر کرتے ہیں_
انزل علی عبده الکتاب
7_پیغمبر (ص) کے مقام رسالت پر فائز ہونے اور ان پر قرآن کے نازل ہونے میں ان کی عبادت اور عبودیت کا کردار _
أنزل علی عبده الکتاب
آنحضرت پر قرآن نازل کرکے اللہ نے پیغمبر کو اپنا بندہ کہہ کر یاد کیا ہے یہ توصیف کرنا ہوسکتا ہے اس مطلب کو واضع کو رہا ہو کہ پیغمبر (ص) کا بندہ خدا ہونا اور اس کی بندگی وعبادت کرنا ا ن کے مقام رسالت پر فائز ہونے اور وحی پانے کا اہم سبب ہے _
8_اللہ تعالی کی بندگي، انسان کے لئے شریف ترین اور عزیزترین مرتبہ ہے _
أنزل علی عبده الکتاب
پیغمبر (ص) کی شناخت کروانے کے سلسلہ میں عنوان "عبد" سے استفادہ کرناانسانی فضےلت وکمالات کے زمرہ میں اس مرتبہ کے عظیم ومقام ومنزلت کو بیان کر رہا ہے_
9_قرآن ،ہر قسم کی کجی اور انحراف سے منزہ ہے_
أنزل علی عبده الکتاب ولم یجعل لہ عوج
عوج کا معنی کجی اور انحراف ہے_
10_قرآن کی عظمت وکمال اور اس میں معمولی سی کجی اور انحراف کا نہ ہونا، اس کو نازل کرنے والے کے سامنے حمدوستایش کا تقاضا کرتا ہے _
الحمدللّٰہ الذی ... لم یجعل لہ عوج

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کی عبادت کے آثار 7; آنحضرت (ص) کی عبودیت 6;آنحضرت (ص) کی عبودیت کے آثار 7; آنحضرت (ص) کی نبوت کا باعث 7;آنحضرت (ص) کے مقامات 6، 7
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا کردار 2;اللہ تعالی کے افعال 3;اللہ تعالی کے مختصات 1

307

قَيِّماً لِّيُنذِرَ بَأْساً شَدِيداً مِن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْراً حَسَناً (٢)
اسے بالکل ٹھیك رکھا ہے تا کہ اس کی طرف سے آنے والے سخت عذاب سے ڈرائے اور جو مومنین نیك اعمال کرتے ہیں انہیں بشارت دیدے کہ ان کے لئے بہترین اجر ہے(2)_

1_قران اور اس کی تعلیمات انسانی معاشرہ کو مستحکم کرنے اور اس کی قیادت کرنے کے لئے ہےں_
أنزل علی عبده الکتاب ولم یجعل لہ عوجاً قیّم
"قیم" مقیم کے معنی ہیں_ یعنی مستحکم کرنے والا اور "قیّم القوم" سے مراد قوم کے امر کو چلانے والا ہے_(لسان العرب سے اقتباس) یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ "قیّماً" یا فعل مقدر "جعل" کے لئے مفعول ہے _ یعنی جعلہ قیماً یا "الکتاب" کے لئے حا ل ہے_
2_قران ایسی کتاب ہے کہ جو ہر قسم کے عدم اعتدال اور حق سے انحراف سے پاك ومنزہ ہے _
الحمدللّٰہ الذی أنزل علی عبده الکتاب ... قیّم
"قیّم " جیسا کہ لسان العرب میں آیا ہے ممکن ہے "مستقیم" کے معنی میں بھی انحراف سے محفوظ کے معنی میں ہو_
3_کفر اختیار کرنے والے اور گناہ گار لوگ عذاب الہی مینسخت مبتلا ہونگے_
لینذر با ساً شدیداً من لدنہ
"با س" سے مراد سختی ہے اور اس کے بعد "یبشر المؤمنین " کے قرینہ سے معلوم ہوا کہ یہاں وہ عذاب مراد ہے کہ جس سے کفار اور گناہ گاروں کو خبردار کیا گیا ہے_
4_لوگونکو شدید الہی عذاب سے ڈرانا قران کے پیغاموں میں سے ہے_
لینذر با ساً شدیداً من لدنہ

308
"ینذر" اور" یبشّر" میں ضمیر کا مرجع ممکن ہے "الکتاب" یا "عبده" ہو تو مندرجہ بالا نکتہ پہلے احتمال کی بناء پر ہوگا_
5_اچھے کردار کے مؤمنین کو قرآن کی طرف ان کے لائق اور عظیم جزاء کی بشارت_
ویبشرالمؤمنین الذین یعملون الصالحات أنّ لہم أجراً حسن
"أجراً" کو عظمت بیان کرنے کے لئے بطور نکرہ لایا گیا ہے_

6_انذار اور تبشیر، پیغمبر (ص) کی شان اور ذمہ داری ہے_
ا نزل علی عبده ... لینذر ... و یبشر المؤمنین
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "ینذر" اور "یبشر" مےں ضمیر عبده کی طرف لوٹ رہی ہے_
7_انسان کی تربیت اور ہدایت مینخوف اور امیددلانے کا ساتھ ساتھ ہونا بہت ضروری امر ہے_
لینذر با ساً شدیداً ... ویبشر
8_انسان، خوبیوں پر قائم رہنے اور انحراف سے بچنے کے لئے انذار اور تبشیر کے محتاج ہیں _
لم یجعل لہ عوجاً قیماً لینذر با ساً شدیداً ...و یبّشر
اللہ تعالی نے قرآن کا دو خوبیوں "انذار أو تبشیر " کے ساتھ انسانی معاشرے کے لئے بعنوان مستحکم کرنے والا تعارف کروایا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ استحکام ان دو اسباب کے ضمن میں پیدا ہوتا ہے_
9_ہدایت پانے کے لئے پائداری اور انحراف و کجی سے پرہیز لازمی شرط ہے_
لم یجعل لہ عوجاً قیّماً لینذر ویبشر
10_اعمال صالح کے حامل مؤمنین، بہترین جزاء پائیں گے_
ویبشرالمؤمنین الذین یعملون الصالحات أنّ لہم أجراً حسن
11_ایمان کا ثمرہ لینے کے لئے بہترین عمل کا حامل ہونا شرط ہے_
المؤمنین الذین یعملون الصالحات أن لہم أجراً حسن
12_سچے مؤمنین ، ہمیشہ اعمال صالح میں مشغول رہتے ہیں_
المؤمنین الذین یعملون الصالحات
"یعملون" فعل مضارع اور "الصالحات" کاجمع "انا" ہوسکتا ہے کہ مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ کر رہے ہوں _ یہاں یہ ذکر کرنا لازمی ہے کہ مندرجہ بالا مطلب میں "المؤمنین" کے لئے "الذین" صفت توضےحی کے طور پرلی گئي ہے_

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کی بشارتیں 6; آنحضرت (ص) کے ڈراوے 6;آنحضرت (ص) کی رسالت 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے عذاب 4

309
b>انسان:
انسان کی معنوی ضروریات 8
ایمان:
ایمان کے اثر کرنے کی شرائط 1
تربیت:
بشارت کی اہمیت 8;جزا کی بشارت 5
تربیت:
تربیت کا طریقہ 7;تربیت میں امید دلانا 7;تربیت میں ڈراوا 7
جزاء:
اچھی جزاء 10;جزاء کی شرائط 11
اقدار :
اقدار کے بقاء کا باعث 8
ڈراوا:
ڈراوا کی اہمیت 8;عذاب سے ڈراوا 4
عذاب:

اہلعذاب 3;شدید عذاب 3، 4;عذاب کے مراتب 3، 4
عمل صالح:
عمل صالح کے آثار 11
قرآن:
قرآن اور انحراف 2; قرآن کا کردار 1; قران کا منزہ ہونا 2; قرآن کا ہدایت دینا 1;قرآن کی بشارتیں5;قرآن کی خصوصیات1، 2; قرآن کے ڈراوے 4;قرآن میں اعتدال 2
کفار :
کفار کا عذاب 3
گمراہي:
گمراہی سے پرہیز 9;گمراہی سے پرہیز کا پیش خیمہ 8
گناہ گار افراد:
گناہ کار وں کا عذاب 3
معاشرہ :
معاشرہ کے استحکام کے اسباب 1
مؤمنین :
صالح مؤمنین کا دائمی عمل 12;صالح مؤمنین کو بشارت 5;صالح مؤمنین کی جزاء 5;مؤمنین کی خصوصیات 12
ہدایت:
ہدایت کی روش 7;ہدایت کے لئے شرائط 9

310

مَاكِثِينَ فِيهِ أَبَداً (٣)
وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں(3)

1_نیك كردار مؤمنین جنت میں ہونگے اور ان كی نعمتیں جاودانی ہیں_
أن لہم أجراً حسناً مكثين فيہ ا بد
"فيہ" كی ضمیر كا مرجع كلمہ"اجر" ہے "ماكثين" كے قرینہ سے "اجر" سے مراد جنت ہے _
2_اللہ تعالی كی آخرت میں نعمتیں اور جزاء زائل نہیں ہونے والی ہیں_
أنّ لہم أجراً حسناً ... ماكثين فيہ ا بد
3_مؤمنین كے دائمی اعمال صالح كا نتیجہ ان كا جنت میں جاودانی ہونا ہے_
يعملون الصالحات ... مكثين فيہ أ بد
جملہ "يعملون الصالحات" كے بعد "ماكثين فيہ أبداً" كا ذكر استمرار پر دلالت كرتا ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے كہ ان كا بہشت میں جاوداں ہونا ان كے دائمی نیك اعمال كا نتیجہ ہے_
4_قرآن كا انسان كو معنوی خوبیوں كی طرف ترغیب دلانے میں اس كے میلانات سے فائدہ اٹھانا_
يبشرالمؤمنين الذين يعملون الصالحات أنّ لہم أجراً حسناً_ ماكثين فيہ أبد
یہ بات واضح ہے كہ انسان كے وجود میں جاودانی كا میلان ہے تو قرآن نے اسے خوبیوں كی طرف ترغیب دینے كے لئے اسی میلان سے فائدہ اٹھایا ہے_
5_جاودانی جزاء ایك بہترین اجر ہے_
أجراً حسناً _ ماكثين فيہ أبد

اللہ تعالی :
اللہ تعالی كی جزاء كا جاودانی ہونا 2

انسان :
انسان كے ميلانات 4
تربيت :
تربيت كى روش 4
جزاء :
اچھى جزاء 5;جاودانى جزاء 5
جنت:
جنت ميں جاودانيت كے اسباب 3;جنت ميں

ہميشہ رہنے والے 1
خوبياں :
خوبيوں كى طرف ترغيب 4
عمل صالح:
عمل صالح پر دوام كے آثار 3
ميلانات:
جاودانيت كى طرف ميلانات 4
مؤمنين :
مؤمنين بہشت ميں 3;مؤمنين صالح بہشت ميں 1
نعمت:
اخروى نعمتوں ميں جاودانيت

وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَداً (٤)
اور پھر ان لوگوں كو عذاب الہى سے ڈرائے جو يہ كہتے ہيں كہ اللہ نے كسى كو اپنا فرزند بنايا ہے (4)

1_اللہ تعالى كے بيٹے كا عقيدہ ركھنا قرآن كے نازل ہونے كے زمانہ ميں عام تھا_
لينذربا ساً شديداً ... وينذر الذين قالوا اتخذاللہ ولد
وہ تمام لوگ كہ جنہيں قرآن نے انذاز كيا ہے ان ميں سے خدا كے ليے بيٹے كا عقيدہ ركھنے والوں كا ذكر كيا ہے اس سے مندرجہ بالا مطلب ثابت ہوتا ہے_
2_اللہ تعالى كے بارے ميں بيٹا ركھنے كا عقيدہ ايك غلط خيال ہونے كے ساتھ ساتھ شديد عذاب كا بھى موجب ہے_
لينذربا ساً شديداً ... وينذر الذين قالوا اتخذاللہ ولد
گذشتہ آيت نے قران كے ايك پيغام كو اللہ تعالى كے شديد عذاب سے ڈرانا بيان كيا جبكہ اس آيت نے اس عذاب كے مستحق كے مورد كو بيان كيا ہے_
3_وہ جو اللہ كے بارے ميں بيٹا ركھنے كے وہم ميں مبتلا ہيں انہيں خوف دلانا قرآن اور پيغمبر (ص) كى ذمہ دارى ہے_
وينذر الذين قالوا اتخذاللہ ولد
4_اللہ تعالى كے بارے ميں انسان كے عقيدہ كو صحيح كرنا قران كے اہم اہداف ميں سے ہے_
أنزل على عبده الكتاب ...وينذر الذين قالوا اتخذاللہ ولد

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كے انذار 3;آنحضرت (ص) كى رسالت 3

الله پر افتراء باندمنے والے :
الله پر افتراء باندھنے والوں كو انذار3
جاہليت :
زمانہ جاہليت كے لوگوں كا عقيدہ 1
عذاب :
عذاب كے اسباب 2;عذاب كے درجات 2
عقيدہ:
الله كے بارے ميں عقيدہ 4;الله كے اولاد ركھنے كے بارے ميں عقيدہ 1;الله كے بارے ميں اولادركھنے كا عقيدہ كے آثار 2;باطل عقيدہ 2; عقيدہ كو صحيح كرنے كى اہميت 4
قران:
قرآن كے اہداف 4;قرآن كے ڈراوے 3

مَّا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِباً (٥)
اس سلسلہ ميں نہ انھيں كوئي علم ہے اور نہ ان كے باپ دادا كو _ يہ بہت بڑى بات ہے جو ان كے منھ سے نكل رہى ہے كہ يہ جھوٹ كے علاوہ كوئي بات ہى نہيں كرتے (5)

1_الله تعالى كے فرزند كے بارے ميں عقيدہ ايك جاہلانہ عقيدہ ہے كہ جو معمولى سى علمى دليل سے بھى خالى ہے_
مالہم بہ من علم
"من علم" ميں زائد اور عام كى تاكيد كے لئے ہے _اور "بہ" ميں ضمير قول (نصيحت) كى طرف لوٹ رہى ہے كہ جو "قالوا" سے استفادہ ہوتا ہے يعنى لوگوں كے الله كے بارے ميں فرزند ركھنے كے وہم ميں ہر كسى قسم كى آگاہى اور علم موجود نہيں ہے_
2_زمانہ بعثت كے مشركين اور ان كے آبائو اجداد الله تعالى كے بيٹا ركھنے كے بارے ميں عقيدہ ركھتے تھے_
قالوا اتخذالله ولداً_ مالہم بہ من علم ولا لا بائہم
3_الله تعالى كے بيٹے كے موجود ہونے كا عقيدہ زمانہ بعثت كے مشركين كى اپنے آبائو اجداد كى اندھى تقليد كا نتيجہ تھا_
قالوا اتخذالله ولداً_ مالہم بہ من علم ول

لا بائہم
4_ہر نسل كے عقائد ميں والدين، اجداد اور گھر ومعاشرہ كے ماحول كا گہرا اثر پڑتا ہے _
قالوا اتخذالله ولداً_ مالہم بہ من علم ولا لا بائہم
"لأبائہم" كے ذكر كرنے سے زمانہ بعثت كے لوگوں كے عقائد اور ميلانات كے ايك سبب كى طرف اشارہ ہو رہا ہے كہ جسے آبائو اجداد كى تقليد كہاجاتا ہے_
5_انسان كے دينى عقائد اور معارف الہى كا علم و آگاہى پر استوارى ہونا ضرورى ہے _
مالہم بہ من علم ولا لا بائہم
يہ كہ الله تعالى نے كفار كو ان كے اس عقائد كے بارے ميں كہ جن ميں انہيں علم نہ تھا مذمت كى ہے_ معلوم ہوتا ہے كہ عقائد اور اصول دين مينصرف علم ويقين پر اعتماد كرنا چاہئے _
6_علم ودانش كا فقدان، لوگوں اور معاشروں كے غلط اور اندھى تقليد ميں مبتلاء ہونے كا موجب بنتا ہے_
وقالو اتخذالله ولداً ... مالہم بہ من علم ولا لأبائہم
كلمہ "لأبائہم" سے اس بات كى طرف اشارہ ہو رہا ہے كہ مشركين كے عقائد تقليدى بناء پر تھے اور جملہ "مالہم بہ من علم و ..." بتا رہا ہے كہ مشركين اپنے عقائد ميں كوئي علمى اساس نہيں ركھتے تھے تو ان دونوں چيزوں سے معلوم ہوا كہ "جہالت" درحقيقت لوگوں اور معاشروں كے اندھى تقليد ميں مبتلا ہونے ميں اہم كردار ادا كرتى ہے_
7_كسى بات كى قدروقيمت اس وقت ہوتى ہے جب اس كى بنياد علم و آگاہى كى بناء پر ہو _

مالہم بہ من علم ... کبرت کلمة تخرج من أفواہہم
8_اللہ تعالی کے بارے میں بیٹے کا عقیدہ بہت عجیب اور ناقابل قبول اثرات اور نتائج کا حامل ہے_
قالوااتخذ اللہ ولداً ... کبرت کلمة تخرج من أفواہہم
فعل ماضی "کبرت" میں عین فعل کا مضموم ہونا تعجب کو بیان کر رہا ہے اور واضح ہے کہ جملہ "کبرت کلمة ..." اپنی بڑائي کی وجہ سے کسی "بات" کے بارے میں نہیں ہے بلکہ غلط نتائج یادوری اور یاحقیقت کے بارے میں ہے_
9_اللہ تعالی کی طرف فرزند کی نسبت محض فضول اور جھوٹ ہے_
قالوااتخذ اللہ ولداً ... کبرت کلمة تخرج من أفواہہم ان یقولون إلّا کذب
10_بے بنیاد عقائد کی طرف مائل ہونے اور حقیقت و واقعیت سے دوری کی وجہ جاہلانہ روشوں پر اعتماد ہے_
مالہم بہ من علم ولا لأبائہم ... إن یقولون

إلّا کذباً
کلمہ "لأبائہم " اس معنی پر اشارہ کر رہا ہے کہ ان لوگوں کی تقلید کہ جن کا عقیدہ علم ودانش کی بناء پر نہیں ہے بلکہ عقائد دینی تك پہنچنے کے لئے ایك غلط روش ہے اور آیت کے ذیل سے اس کا نتیجہ غلط اور حقیقت سے دور عقیدے کو بیان کیا جارہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جاہلانہ روشیں حقیقت اور واقعیت سے دور ہونے کا خطرہ رکھتی ہیں _
11_اللہ پر افتراء باندھنا بہت بڑا گناہ ہے_
قالوا اتخذاللہ ولداً ... کبرت کلمة ... إن یقولون إلّا کذب

علم کی اہمیت 5، 7
گناہ کبیرہ : 11
مشرکین :
صدر اسلام کے مشرکین کا عقیدہ 2;صدر اسلام کے مشرکین کی اندھی تقلید کا نتیجہ 3;صدر اسلام کے مشرکین کے آبائو اجداد کا عقیدہ 2;صدر اسلام کے مشرکین کے عقیدہ کا سرچشمہ 3
معاشرہ:
معاشرتی خطرات کو پہچاننا 6;معاشرہ کا کردار 4

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفاً (٦)
تو کیا آپ شدت افسوس سے ان کے پیچھے اپنی جان خطرہ میں ڈال دیں گے اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائے (6)

1_قرآن کے مد مقابل کفار کا ایمان نہ لانا اور احمقانہ محاذ قائم کرنا، پیغمبر (ص) کے حزن و ملال کا موجب تھا_
فلعلّك باخع نفسك على ء اثارہم إن لم يؤمنوا بہذا الحديث ا سف
"باخعٌ نفسك" اسے کہتے ہیں کہ جو ہیجان اور غم کی شدت سے خود کو ہلاکت میں ڈال دے "مقاييس اللغة" میں آیا ہے کہ اس وقت کہا جاتا ہے"بَخع الرجل نفسہ" کہ وہ سخت غصہ اور شدید ہیجان کی بناء پر اپنے آپ کو ہلاك کرڈالے_
2_پیغمبر(ص) لوگوں کی ہدایت اور ان کے قرآن پر ایمان کے حوالے سے بہت اشتیاق اور حرص رکھتے تھے _
فلعلّك باخع نفسك على ء اثارہم إن لم يؤمنوا بہذا الحديث أسف
3_وہ لوگ جو پیغمبر(ص) سے دور تھے آپ (ص) انہیں الہي پیغاموں کے پہنچانے اور بار بار دعوت کرنے میں جان فشانی سے بھی دریغ نہیں کر رہے تھے_
فلعلك باخع نفسك على ء اثارہم إن لم يؤمنو
"آثار" یعنی کسی چیز سے باقی رہنے والے نشان تو جملہ "لعلك باخع ... على آثارہم" سے مراد یہ ہے کہ اے پیغمبر (ص) آپ منہ موڑنے والوں کے پیچھے جاتے ہو اور انہیں الہی دعوتیں پہنچانے کے قصد سے ان کے پیچھے جاکر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہو_
4_پیغمبر (ص) ، کفار کے مقدر اور بد انجام کی بناء پر گہرے رنج اور افسوس میں تھے_
فلعلّك باخع نفسك على ء اثارہم إن لم يؤمنوا بہذا الحديث ا سف
"آثار" سے مراد قرآن پر ایمان نہ لانے کا نتیجہ اور عاقبت مراد ہوسکتی ہے_(إن لم يؤمنوا بہذا الحديث) تو اس صورت میں "باخع نفسك على آثارہم" یعنی اے پیغمبر (ص) اپنے آپ کو ان غلط نتائج کہ جو ان کے کفر کی بناء پر ہیں' رنج ومشقت میں قرار نہ دیں_

5_اللہ تعالی پیغمبروں (ع) کو کفار کے کفر پر باقی رہنے اور ہٹ دھرمی کی بناء پر مورد مواخذہ قرار نہیں دے گا_
فلعلك باخع نفسك على ء اثارہم إن لم يؤمنو
6_قرآن، بشر کے لئے ایس جدید پیغام ہے کہ جس کی پہلے کوئي مثال نہیں ملتي_
لم يؤمنوا بہذالحديث
"حدیث" سے مراد"نیا اور جدید" ہے _ تو یہاں احتمال ہے کہ یہ قدیم کے مقابلے میں حادث کے معنی میں بھی ہو ہو، مندرجہ بالا مطلب پہلے معنی کی بناء پر ہے_
7_قرآن وہ کلام ہے کہ جو حادث اور اللہ تعالی کی طرف سے وجود میں آنے والا ہے _
إن لم يؤمنوا بہذا الحديث
"حدیث " کا خواہ معنی جدید ہو خواہ قدیم کے 'مقابل معنی ہو وہ قرآن کے حادث ہونے پر دلالت کر رہا ہے_
8_اللہ تعالی کی بارگاہ میں کفار کے حال پر پیغمبر (ص) کا غمگین ہونا ایك قابل تعریف اور توقع سے بڑھ کر حالت تھي_

فلعلك باخع نفسك على ء اثارہم إن لم يؤمنوا بہذا الحديث ا سف
یہ آیت اگر چہ پیغمبر (ص) کو رنج وغم کے سبب ہلاکت ومشقت میں ڈالنے سے خبردار کر رہی ہے لیکن ایك لطیف سی عنایت کے ساتھ اس بات کی تعریف بھی کی ہے کیونکہ خود افسوس کرنا مذموم نہیںہے جبکہ اس کے بعض مرحلہ کو غیر ضروری قرار دیا ہے _
فلعلك باخع نفسك على ء اثارہم ...ا سف
9_ کفار کے حال اور ان کی بد عاقبتی پر افسوس کرنا قابل تحسین ہے _
فلعلك باخع نفسك على آثار ہم اسف

آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) کا ایثار 3;آنحضرت (ص) کا غم4، 8; آنحضرت (ص) کا نیك عمل 8;آنحضرت (ص) کا ہدایت دینا 2;آنحضرت(ص) کی تبلیغ 3; آنحضرت (ص) کی تعریف 8;آنحضرت (ص) کی چاہت 2;آنحضرت (ص) کی کوشش 3;آنحضرت (ص) کے رنج 4;آنحضرت (ص) کے رنج کے اسباب 1; آنحضرت (ص) کے غم کے اسباب 1
اللہ تعالی :
اللہ تعالى کا کلام 7
انبیاء:
انبیاء کی کا دائرہ کار ذمہ داری 5
انجام:
بُرا انجام 9
انسان :
انسان کی ہدایت کی اہمیت 2
ایمان:
قرآن پر ایمان کی اہمیت 2
سزا:
ذاتی بناء پر سزا 5
سزا کا نظام : 5

عمل:
پسندیدہ عمل 9
قرآن :
قرآن کاحدوث7;قرآن کا سرچشمہ 7; قران کا نیا پن 6;قرآن کی خصوصیات 6
کفار:
کفار پر غم 8، 9;کفار کا انجام 9;کفار کا برا انجام 4;کفار کی ہٹ دھرمی 5
کفر :
قرآن کے کفر کے آثار 1

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً (٧)
بیشك ہم نے روئے زمین كی ہر چیز كو زمین كی زینت قرار دیدیا ہے تا كہ ان لوگوں كا امتحان لیں كہ ان میں عمل كے اعتبار سے سب سے بہتر كون ہے (7)

1_زمین پر موجودات اور طبیعت كے مظاہر ،الله تعالى كى مخلوق اور زمین كے لئے زینت كا سامان ہیں_
إنا جعلنا ما على الأرض زينة له
2_مظاہر طبیعت كا جلوہ اور خوبصورتی لوگوں كی آزمائشے كا باعث ہے_
زينة لها لنبلوہم أيّہم أحسن عمل
3_انسان كو آزمانے كا ہدف، نیك كردار لوگوں كو دوسروں سے ممتاز كرنا ہے_
لنبلوہم أيہم أحسن عمل
4_انسان كی تخلیق اور اس كے حوالے سے الله كي عنايات كا فلسفہ ،بہترین عمل اور بلندترین عامل كا موجود میں آنا ہے_
إنا جعلنا ... لنبلوہم أيہم أحسن عمل
عبارت "النبلوہم" زمین پر الله كی عنایات كی تخلیق كے فلسفہ اور سبب كی وضاحت میں دو چیزوں كے تحقق كے پیش خیمہ كی طرف اشارہ كر رہی ہے:1_ انسانوں میں بہترین عمل كرنے والا2_ اعمال میں سے بہترین عمل _
5_زمین كی زیبائیاں اور جلوے ،انسانی حركت (ترقي) اور اس كے عمل كے ظاہر ہونے كا پیش خیمہ ہیں_
انا جعلنا ما على الأرض زينة لهالنبلوہم أيہم أحسن عمل

6_انسانوں كی لیاقت اور صلاحیتوں كو ظاہر كرنے كے لئے اشتیاق اور كوشش كا پیش خیمہ فراہم كرنا ایك ضروری قدم ہے_
جعلنا زينة لها لنبلوہم
اس آیت میں زمین سے نكلنے والی چیزوں كی زینت اور خوبصورتي، آزمائشے اور امتحان كا پیش خیمہ ہے اسی كی وضاحت اس طرح ہے، خوبصورتی اور جلوے اس میں انگیزہ پیدا كرتے ہیں اور اسے حركت میں لاتے ہیں اور یہ حركت وكوشش اس كی آزمائشے كا پیش خیمہ فراہم كرتی ہے _ اس رابطہ سے مطلب سامنے آتا ہے كہ لوگوں كو حركت میں لانے كے لئے برانگیختہ كئے بغیر ان كی صلاحیتوں كے ظاہر كرنے كا پیش خیمہ فراہم نہیں ہوتا_
7_پیغمبر (ص) اور الہی رہبروں كا وظیفہ یہ ہے كہ وہ راہ ہدایت كو ہموار كریں اور حق انتخاب خود لوگوں كو دیں_
فلعلك باخع نفسك إنا جعلنا ما على الأرض زينة لهالنبلوہم
زمین كے فریب دینے اور وہاں مقام امتحان ہونا یہ سب كچھ پیغمبر (ص) كی رسالت كے اختیار، انذارو تبشیر محدود بیان كرنے كے بعد اس مطلب كو بیان كر رہا ہے كہ دینی رہبروں كا وظیفہ ہدایت ہے _ اپنا راستہ منتخب كرنا لوگوں كا كام ہے_
8_دنیا میں انسان كا عمل اس كے الله كی آزمائشے میں فتح یا شكست كو معین كرتا ہے_
لنبلوہم أيہم أحسن عمل
9_قرآن كے انسان كو پیش كئے گئے اہداف میں سے اس كا اپنے اختیار اور علم كی بناء پر راہ كا انتخاب اور زمین پر زندگی گزارنے كے لئے مناسب وسائل پیدا كرنا ہے_
لم يؤمنوا بہذاالحديث ...جعلنا ما على الأرض زينة لهالنبلوہم
گذشتہ آیت میں الله تعالى نے پیغمبر (ص) كو لوگوں كے قرآن پر ایمان لانے میں بہت زیادہ زور دینے سے منع كیا اور اس آیت میں بیان ہو اہے كہ دنیا اور اسكے جلوے انسانوں كی آزمائشے كے لئے بپا ہوئے ہیں _ لہذا اگر چہ الله نے قرآن كو انسان كے لئے علم وآگاہی كا سرمایہ قراردیا ہے _ لیكن وہ نہینچاہتا ہے كہ اسے قبول كرنے كے لئے اس پر جبر كرے بلكہ وہ چاہتاہے كہ وہ اپنی كامل آگاہی اور اختیار سے اس آزمائشے میں شركت كرے_
10_لوگوں كو ایمان لانے پر مجبور كرنا ،خلقت كے ہدف اور امتحان سے سازگار نہیں ہے_

فلعلك باخع نفسك ... إنا جعلنا ما على الأرض ...لنبلوہم
زمين اور اس كى نعمات كى تخليق كا فلسفہ ، انسانوں كا امتحان بتانا شايد اس نكتہ كى طرف اشارہ كر رہا ہو كہ اس ہدف اور فلسفہ كى بناء پر لوگوں كو ايمان پر مجبور نہيں كيا جاسكتا اور نہ وہ يہ توقع ركھيں كہ وہ سب كے سب پيغمبروں اور ہدايت كے مناديوں كى دعوت پر سر تسليم خم كرديں گے_
11_كفار كا قرآن كى جديد خوبيوں سے منہ پھيرنا ان كى دنيا طلبى كا نتيجہ ہے_
لم يؤمنوا بہذا الحديث ... ما على الأرض زينة لها لنبلوہم

جملہ "إنّا جعلنا ما على الأرض زينة لها" ہوسكتا ہے كہ كفار كے منہ پھيرنے كى علت بيان كر رہا ہو يعنى دنيا كى خوبصورتى باعث بنى كہ وہ اس ميں مست رہيں اور قرآن پر ايمان نہ لائيں_
12_دنيا كے مادى جلووں پر فريفتہ ہونا،نيك كردار ركھنے كا اصلى مانع ہے_
ما على الأرض زينة لها لنبلوہم أيہم أحسن عمل
13_انسانوں كى فطرت ميں خوبصورتى كى طرف ميلان موجود ہے_
جعلناما على الأرض زينة لها لنبلوہم
انسان كو آزمانے كے لئے خوبصورتى كى تخليق اس وقت معنى دے گى كہ خوبصورتى كى طرف ميلان وجود انسان ميں ڈالا گيا ہو_
14_عن على بن الحسين (ع) ... ان الله عزّوجلّ ... إنما خلق الدنيا وخلق أہلہا ليبلوہم أيہم أحسن عملاً لآخرتہ_(1)
امام سجاد (ع) سے روايت ہوئي كہ انہوں نے فرمايا : بے شك الله تعالى نے دنيا اور اسكے رہنے والوں كو فقط اس لئے خلق كيا تاكہ انہيں آزمائے كہ ان ميں سے كون اپنى آخرت كے لئے بہترين عمل كرتا ہے_
15_عن أبن عمر قال: تلا رسول الله (ص) ہذہ الآےة : "النبلوہم ايّہم أحسن عملاً" فقلت: ما معنى ذلك يا رسول الله (ص) ؟ قال : ليبلوكم ايكم أحسن عقلاً و اورع عن محارم الله وا سرعكم فى طاعة الله _(2)
ابن عمر كہتے ہيں كہ رسول الله (ص) نے يہ آيت تلاوت فرمائي:" لنلبوہم أيہم أحسن عملاً" تو ميں نے عرض كيا : اے رسول الله (ص) اس بات كا مطلب كيا ہے ؟ انہوں (ص) نے فرمايا: (اس كا مطلب يہ ہے كہ) تاكہ الله تعالى تمھارا امتحان لے كہ تم ميں كسى كى عقل بہتر ہے اور كون زيادہ حرام سے پرہيز كرتا ہے اور كون اطاعت كرنے ميں جلدى كرتا ہے _

....

1) كافى ج8، ص 75، ح 29، نورالثقلين ج3، ص 243، ح 14_

وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيداً جُرُزاً (٨)
اور ہم آخر کار روئے زمین کی ہر چیز کو چیٹل میدان بنادینے والے ہیں (8)

1_الله تعالى زمین كى تمام نعمات اور مخلوقات كو بنجر مٹى میں تبدیل كردے گا_
إنا جعلنا ما على الأرض ... ولنا لجاعلون ما عليها صعيداً جرز
"صعيد " يعنى خاك اور "جرز" اس زمين كو كہتے ہيں كہ جو ہر قسم كى نباتا ت پيدا كرنے كى صلاحيت سے محروم ہو_
2_زمين كے تمام موجودات اور اس كے ظاہرى جلوے بالآخر فنا اور نابودى كے حكم ميں آجائيں گے_
وإنا لجاعلون ما عليہا صعيداً جرز
3_زمين كى دلكشياں اور مادى جلوے، عارضى ' ناپائدار اور ناقابل بھروسہ امور ميں سے ہيں _
زينة لها ... وإنّا لجاعلون ما عليها صعيداً جرز
4_زمين آخر كار لا حاصل اور نباتات سے خالى بنجر مٹى ميں تبديل ہوجائيگى _
وإنا لجاعلون ماعليها صعيداً جرز
5_زمين كے مواہب اور دلكشيوں كے ناپائدار ہونے پر توجہ، انسان كا مظاہر دنيا كى طرف ميلان پيدا نہ كرنے كا موجب ہے_
إنا جعلنا ما على الأرض زينة ... وإنّا لجاعلون ما عليها صعيداً جرز
آزمائشے كے مسئلہ كو بيان كرنے كے بعد زمين كے انجام بيان كرنے اور لوگوں كو اس كے مواہب كے ناپائدار ہونے كى طرف توجہ دلانے كا ہدف يہ ہے كہ دنيا كى دلكشيوں كو اپنے دل ميں نہ بساليں اور ان تك پہنچنا اپنا ہدف نہ بناليں_

الله تعالى :
الله تعالى كے افعال1
دنياوى چاہت:
دنياوى چاہت سے مانع 5
ذكر:
مادى دلكشيوں كے ناپائيدار ہونے كا ذكر5
زمين:

322

زمين كا چٹيل ميدان ميں تبديل ہونا 4; زمين كى عاقبت 4
طبيعت :
طبيعت كى دلكشيوں كا انجام 2; طبيعت كى دلكشيوں كا ناپائيدار ہونا 2،3
مٹى :
لاحاصل مٹى ميں تبديل ہونا 1
موجودات:
موجودات كا انجام 2;موجودات كا مٹى ميں تبديل ہونا 1;موجودات كى ناپائيدار ى 2

أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَباً (٩)
كياتمھارا خيال يہ ہے كہ كہف و رقيم والے ہمارى نشانيوں ميں سے كوئي تعجب خير نشانى تھے (9)

1_اصحاب كہف كا قصہ، الله تعالى كى آيات اور نشانيوں ميں سے ہے_
ام حسبت إن أصحاب الكہف والرقيم كانوا من ء اياتن
2_"اصحاب كہف "كا دوسرا نام" اصحاب رقيم" ہے_
أصحاب الكہف والرقيم
چونكہ اس سورہ كى آيات ميں" اصحاب رقيم" كے حوالے سے كوئي بات (جدا) ذكر نہيں ہوئي تو احتمال ہے كہ" اصحاب كہف "كا ہى دوسرا نام اور وصف "اصحاب رقيم "ہے_ اور چونكہ "رقيم" سے مراد لكھا ہوا ہے تو بعض نے كہا كہ اس

لئے اصحاب کہف کو اصحاب رقیم کہا گیا ہے کہ ان کے حالات غار کی دیوار یا کسی او رجگہ پتھر پر لکھے ہوئے تھے_
3_اگر اللہ تعالی کی قدرت اور ارادے پر توجہ کی جائے تو اصحاب کہف کا ماجراحیرت انگیز نہیں ہے_
ام حسبت أنّ أصحاب الکہف ... کانوا من ء ایاتنا عجب
آیت کی ابتداء میں "ام" ام منقطعہ ہے _ استفہام اور ا نکار کے ساتھ جو کہ بیان ہونے کا معنی دیتا ہے لہذا عبارت سے یوں مراد ہوگی " آیا آپ نے یوں گمان کیا کہ اصحاب کہف ..."
4_اللہ تعالی کے پاس اصحاب کہف سے کہیں زیادہ حیرت انگیز نشانیاں ہیں_
أم حسبت أن أصحاب الکہف ... کانو من ء ایتنا عجب
واقعہ اصحاب کہف کا لوگوں کی نظر میں حیرت انگیز ہونے کے باوجود اس واقعہ سے حیرت و تعجب کی نفی اس مطلب پر گواہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس

واقعہ سے کہیں زیادہ عجیب نشانیاں خلق فرمائي ہیں_
5_قرآن کے نازل ہونے سے پہلے بھی لوگوں کے درمیان اصحاب کہف کی داستان موجود تھي_
ام حسبت أن أصحاب الکہف والرقیم کانوا من ء ایاتنا عجب
آیت کے سیاق اور انداز بیان سے معلوم ہورہا ہے کہ زمانہ بعثت کے لوگ اصحاب کہف کے واقعہ کے حوالے سے معلومات اگر چہ ناقص ہی کیوں نہ ہوں رکھتے تھے اور اسے عجیب شمار کرتے تھے_
6_اصحاب کہف کی داستان بیان کرنے کے مقاصد میں سے ایك پیغمبر اکرم (ص) کو تسلی دینا اور ان کا رنج وغم برطرف کرنا ہے_
من حسبت أن أصحاب الکہف والرقیم کانوا من ء ایاتنا عجب
"حسبت" پیغمبر (ص) کو خطاب ہے _ آیات کا سیاق و سباق بتارہا ہے کہ یہ آیت گذشتہ آیات بالخصوص "لعلك باخع نفسك" سے ربط رکھتی ہے _ ایك احتمالی وجہ یہ بھی ہے کہ اصحاب کہف کی داستان اور انکی صفات ، بیان کرنے کا مقصد یہ پیغام دینا بھی ہوسکتا ہے کہ حقیقی مؤمنین اگرچہ کم ہیں لیکن بہت اہمیت کے حامل ہیں ان کا کفار کی اکثریت کے مد مقابل آنا ایك قسم کی دلی طور پر تسلی ہے_
7_"عن أبی عبداللہ (ع) فی قولہ : " ام حسبت أن أصحاب الکہف والرقیم ... " قال : ہم قوم فرّوا وکتب ملك ذلك الزمان بأسمائہم وأسماء آبائہم وعشائرہم فی صحف من رصاص" _ (1)
امام صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس کلام : "ام حسبت أن أصحاب الکہف و الرقیم ..." کے بارے میں روایت ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا : یہ وہ لوگ تھے کہ جو فرار ہوئے تھے اور اس زمانے کے بادشاہ نے ان کے نام ان کے آبائو اجداد اور ان کے قبیلے ناموں کو سیسے کی چندالواح پر لکھے ہوئے تھے_ (اس لیے اصحاب کہف کو اصحاب رقیم بھی کیا جا تا ہے)_
8_ عن نعمان بن بشیر انّہ سمع رسول اللہ یحدث عن أصحاب الرقیم : انّ ثلاثة نفر دخلوا إلی الکہف فوقع من الجبل حجرعلی الکہف فا وصد علیہم ... ففرج اللہ عنہم وخرجوا إلی أہلیہم راجعین _(2)
نعمان بن بشیر سے نقل ہواکہ اس نے رسول اللہ (ص) سے سنا کہ آپ (ص) نے اصحاب رقیم کے بارے میں فرمایا : وہ تین افراد تھے کہ جو غار میں داخل ہوئے اور ایك پتھر پہاڑ سے غار پر گرا اور غار کو ان پر بند کردیا ... پس اللہ تعالی نے ان کے امر میں گشائشے پیدا کی (اور وہ غار سے آزاد ہوئے) اوراپنے گھر والوں کی طرف پلٹ گئے _
9_عن أبی عبداللہ (ع) قال : إنّ أصحاب
....

1) تفسیر عیاشی ج 2، ص 321 ،ح5 _ نورالثقلین ، ج 3، ص 244، ح21_
2) الدرالمنشور، ج 5،ص 363_

الکہف ا سرّوا الإیمان وأظہروا الکفر ... (1)

امام صادق (ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا : اصحاب کہف نے اپنے ایمان کو مخفی رکھا اورکفر کا اظہار کرتے تھے _

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَداً (١٠)

جب کہ کچھ جوانوں نے غار میں پناہ لی اور یہ دعا کی کہ پروردگار ہم کو اپنی رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے کام میں کامیابی کا سامان فراہم کردے (10)

1_اصحاب کہف وہ گروہ تھا کہ جو کفر و منحرف معاشرہ سے خطرہ کی بناء پر پہار کی طرف پناہ لینے کے لئے بھاگ نکلے تھے_

اذ ا وی الفتیة إلی الکهف
"ا وی إلی کذا" یعنی اس جگہ کی طرف بڑھا اوراسے اپنی پناہ گاہ اور جائے سکونت قرار دیا_
2_اصحاب کہف کی غار کی طرف حرکت جوانمردی اور عظمت کی تلاش کی بناء پر تھي_

إذا وی الفتیةإلی الکهف فقالوا ربّن
"فتیة" ،"فتی " کی جمع ہے کہ جس کا معنی جوان ہے_ اس کلمہ کا اصحاب کہف کے بارے میں استعمال، ممکن ہے اس حوالے سے ہو کہ وہ عمر کے اعتبار سے جوان ہوں اور یہ بھی امکان ہے کہ یہاں انکی جوانمردی جیسی صفت کی طرف اشارہ کیا گیا ہو_ بہرحال مندرجہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناء پر ہے _
3_جوانی میں ایمان اور عمل، بہت اہم اور قابل قدر ہے_
اذ ا وی الفتیة إلی الکهف
آےت شریفہ کااصحاب کہف کے بارے میں جوان ہونے کی وضاحت (اس بناء پر کہ یہاں عمر کے اعتبار سے جوان کہا گیا ہے) جوانی میں ایمان و عمل کی قدر وقیمت بیان کر رہی ہے کیونکہ قرآن مجید اپنے قصوں میں کسی کے ذاتی اور عمر کے اعتبار سے صفات سے اس وقت تك بات نہیں کرتا جب تك ان میں کوئي پیغام اور نکتہ موجود نہ ہو_
4_اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کے لئے گھر اور کاشانہ چھوڑنا، جوانمردی اور بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے_
إذا وی الفتیة إلی الکهف فقالوا ربّن
جن لوگوں نے اپنے گھر کو ایمان کی حفاظت کی خاطر چھوڑ دیا انہیں "الفتیة " (جوانمردی) کے عنوان سے یاد کرنا اگر

چہ وہاں ضمير كو بھى لايا جاسكتا تھا اس حقيقت كو واضح كر رہا ہے كہ گھر اور كاشانہ كو چھوڑنا جوانمردى اور اہميت كے قابل ہے_
5_ايمان اور اقدار كى حفاظت كے لئے ہجرت اور فاسد ماحول سے دور ہونا، جوانمردى كا كام ہے اور اللہ تعالى كے، نزديك قابل تعريف ہے_
إذا وى الفتية إلى الكہف
6_اصحاب كہف، ايك موحد گروہ اور ايك خدا كى ربوبيت كى معرفت ركھنے والے تھے_
فقالوا ربّنا ء اتنا من لدنك رحمة
7_اصحاب كہف نے الہى ربوبيت سے تمسك كرتے ہوئے اس كى رحمت وحمايت كو طلب كيا _
فقالوا ربنا ء اتنا من لدنك رحمة و هيّى لن
8_اللہ تعالى كى ربوبيت سے تمسك كرنا، دعا اور مناجات كے آداب ميں سے ہے_
فقالوا ربنا ء اتن
9_اصحاب كہف حق كى تلاش ميں قدم اٹھانے والے اور اللہ تعالى كى امداد پر بھروسہ ركھنے والے تھے _
إذا وى الفتية إلى الكہف فقالوا ربّنا ء اتنا من لدنك رحمة
10_عمل اور تلاش كے ساتھ ساتھ دعا ايك شائستہ ا ور عظيم كام ہے_
إذا وى الفتية ... فقالوا ربّنا ء اتنا من لدنك رحمة
"فقالوا" ميں حرف " فائ" بتا رہا ہے كہ اصحاب كہف نے جب اپنے گھر اور شہر كو چھوڑا اور اپنے ايمان كى حفاظت كے لئے غار ميں پناہ لى تو دعا كے لئے ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالى سے رحمت،

راہنمائي اور مصيبت سے رہائي طلب كي،نہ كہ وہ كوئي عمل كيے بغير ہى اللہ سے كمال كے طلب ہوئے_
11_ايمان كى حفاظت كى خاطر قدم اٹھانا، اللہ تعالى كى رحمت حاصل كرنے كا باعث ہے_
اذ أوى الفتية إلى الكہف فقالوا ربنا ء اتنا من لدنك رحمة
12_اصحاب كہف وہ توحےد پرست تھے كہ جنہوں نے غير خدا سے اميد ختم كرلى تھى صرف اس كى ذات كے محتاج تھے اور اس كى رحمت كے اميدوار تھے _
فقالوا ربنا ء اتنا من لدنك رحمة
كلمہ "من لدنك" ہوسكتا ہے اس نكتہ سے حكايت كر رہا ہو كہ وہ غير خدا سے اميد ختم كرچكے تھے اور فقط رحمت الہى كے طلبگار تھے _
13_اصحاب كہف نے اللہ تعالى سے يہ چاہا تھا كہ انكى تمام حركت و كوشش فقط راہ ہدايت پر ہو اور اسميں كسى قسم كى گمراہى كا شائبہ نہ ہو_
وہيّى ء لنا من ا مرنا رشد
"رشد" كا معنى " اہتدائ" ہے اور "امرنا" سے مراد 13 اور 14آيات كے قرينہ كى وجہ سے جو كہ اصحاب كہف كى داستان كى تفصيل بيان كر رہى ہےں ا ن كى شرك كے خلاف كوشش اور حركت ہے_
14_اصحاب كہف، اللہ تعالى سے شرك اور اس كے غير كى پرستش كے خلاف اپنى كوشش اور قيام سے پيدا ہونے والى مصيبتوں اور مشكلات سے نجات پانے كے لئے امداد چاہتے تھے_
وہيّيء لنا من أمرنا رشد
ان كا غار ميں ٹھہرنا بتا تا ہے كہ اصحاب كہف كى يہ تحريك اور قيام ان كے لئے مشكلات او ر مصيبتوں كا موجب بنا اس لئے كہا جاسكتا ہے كہ ان كا ہدايت چاہنے سے مراد اپنے بعد والے عزائم ميں راہنمائي پانا اور وہ جو مصيبتيں اور مشكلات ان پر آنے والى تھيں ان سے نجات كا راستہ پانا تھا_
15_انسان ،اللہ كى رحمت كے ضمن ميں ہدايت سے فائدہ اٹھاسكتا ہے_
ء اتنا ... رحمة وہيّيء لنا من أمرنا رشد
جملہ " وہيّ ..." كا پہلے والے جملہ پر عطف ہوسكتا ہے _ مسبب كا سبب پر عطف ہو يعنى رحمت كا آنا ہدايت وراہنمائي كے لئے سبب اور پيش خيمہ ہے_

16_ اصحاب كہف كا ايمان كى حفاظت كى خاطر جوانمردى پر مشتمل كوشش، بلندترين پسنديده اعمال كا ايك نمونہ ہے_
ايّہم أحسن عملاً ... إذا وى الفتية إلى الكہف
گذشتہ آيات ميں واضح ہوا كہ "احسن عملاً" زمين كى نعمات كى تخليق كا ہدف قرار پايا ہے تواس غرض وغايت اور فلسفہ كے بيان كے بعد اصحاب كہف كا ذكر گويا "احسن عملاً" كے ايك مصداق كا ذكر ہے_
17_ اصحاب كہف نے زندگى كى ناپائدار زينتوں كو ترك كيا اور الہى امتحان مينكامياب ہوئے_

إنّا جعلنا ما على الأرض زينة لها ... إذ ا وى الفتية إلى الكہف فقالوا ... وہيّى ء لنا من أمرنا رشد
اس آيت كا گذشتہ آيات سے ربط كے حوالے سے نكات ميں سے ايك نكتہ يہ ہے كہ اصحاب كہف دنياوى ز ينتوں (زينة لها) كے ذريعہ ہونے والے امتحان ميں فتح ياب ہونے اور انكى يہ كوشش "احسن عملاً " كے مطابق پسنديده عمل كے انجام كے لئے تھي_
18_ عن أبى عبدالله (ع) ... ان أصحاب الكہف كانوا شيوخاً فسّما ہم الله عزوجل فتية إےيمانہم_ (1)
امام صادق (ص) سے روايت ہوئي كہ اصحاب كہف بوڑھے تھے الله تعالى نے ان كى ايمان كى خاطر انہيں جوان (جوانمرد) كہا_

فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَداً (١١)
تو ہم نے غار میں ان کے کانوں پر چند برسوں کے لئے پردے ڈال دئے (11)

1_اللہ تعالی نے اصحاب کہف پر نیند مسلط کرکے ان کی دعائوں کو قبول فرمایا _
فقالوا ربّنا ء اتنا ... فضربنا علی ء إذانہم
عبارت " ضربنا علی اذانہم" اس سے کنایہ ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں سلادیا اس طرح کہ ان کے کان کچھ نہینسن سکتے تھے_ جملہ "ضربنا" کا حرف تفریع سے گذشتہ ان جملات پر عطف کہ جن میں اصحاب کہف کی دعا تھی ، یہ بتا تا ہے کہ ان کی دعائوں کے مستجاب ہونے کی بناء پر اللہ تعالی کی طرف سے ان پر نیند چھاگئي_
2_کئي سالوں پر مشتمل گہری نیند میں اصحاب کہف کا کھوجانا، اللہ تعالی کے ارادہ کی بناء پر تھا _
فضربنا علی ء اذانہم فی الکہف سنین عدد
"عدداً " مصدر ہے اور اس سے مراد "معدودہ" یا "ذات عدد" ہے _ "سنین" کی عدد کے ساتھ توصیف بعض مفسرین کی نظر میں سالوں کی کثرت پر اشارہ ہے کیونکہ اگر سالوں کی تعداد کم ہوتی تو ضرورت نہ تھی کہ انہیں شمار کیاجائے_
3_نیند کی حالت میں اصحاب کہف کی لمبی زندگی ،اللہ

تعالی کی نشانیونمیں سے ہے_
کانوا من ء ایتنا عجباً ... فضربنا علی ء اذانہم فی الکہف سنین عدد
4_اللہ تعالی نے اصحاب کہف کی سماعت کی حس میں تبدیلی پیدا کرکے انہیں نیند کی حالت میں کئي سال غار میں ٹھہرائے رکھا_
5_ انسان کی سماعت کی حس کا اسکی نیند سے گہراتعلق ہے_
فضربنا علی ء اذانہم فی الکہف سنین عدد
"انکے کانوں پر پردہ ڈال کر" ان کی نیند کو بیان کرنا جیسا کہ جملہ "ضربنا ..." میں ہے یہ بتاتا ہے کہ نیند اور حس

سماعت میں کافی قریبی تعلق ہے_
6_زندگی کے طبیعی اور مادی روابط اور اسباب پر اللہ کا ارادہ غالب ہے_
فضربنا علی ء اذانہم فی الکہف سنین عدد
7_انسان کا جسمانی نظام ،نیند کی صورت میں بغیر غذا کے لمبی زندگی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے_
فضربنا علی ء اذانہم فی الکہف سنین عدداً_
سورہ کہف کی ان آیات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اصحاب کہف ان بہت سے سالوں میں زندہ تھے' لیکن حالت خواب میں تھے_
8_اصحاب کہف کا کئي سالوں کی نیند میں کھوجانے کا مقام ، غار تھا_
فضربنا علی ء اذانہم فی الکہف سنین عدد

اصحاب کہف:
اصحاب کہف کا قصہ 1،2،3،4، 8 ; اصحاب کہف کی دعا کا قبول ہونا 1;اصحاب کہف کی عمر 3;اصحاب کہف کی نیند 1، 3;اصحاب کہف کی نیند کا سرچشمہ 3، 4;اصحاب کہف کی نیند کی مدت 2،8;اصحاب کہف کی نیند کا مقام 8;اصحاب کہف کے کانوں کا بھاری ہونا 4;غار میں اصحاب کہف 8
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے ارادہ کا غالب ہونا 6;اللہ تعالی کے ارادہ کا کردار 2;اللہ تعالی کے افعال 1،4
اللہ تعالی کی آیات: 3
جسم:
جسم کی صلاحیتیں 7
سماعت:
حس سماعت اور نیند 5
عمر:
لمبی عمر کا باعث 7
طبیعی اسباب :
طبیعی اسباب پر غالب 6
نیند:
نیند کا کردار 7

ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَداً (١٢)
پھر ہم نے انھیں دوبارہ اٹھایا تا کہ یہ دیکھیں کہ دونوں گروہوں میں اپنے ٹھہرنے کی مدت کسے زیادہ معلوم ہے (12)

1_اصحاب کہف اللہ تعالی کے ارادہ کی بناء پر اپنی چند سالہ نیند کے بعد بیدار ہوگئے _
فضربنا علی ء اذانہم فی الکہف سنین عدداً _ ثم بعثنا ہم
2_ اصحاب کہف کو نیند سے بیدار کرنے کا مقصد انکو اپنی نیند کی مدت کے حوالے سے واضح کرنا تھا_
ثم بعثنا ہم لنعلم أيّ الحزبين أحصی لما لبثوا امد
یاد رہے کہ "لنعلم"(تاکہ ہم جان لیں)اللہ تعالی کے حوالے سے کسب علم نہیں ہے بلکہ معلوم چیز کو تحقق بخشنا ہے_
مندرجہ بالا مطلب میں اللہ تعالی کے جاننے کو "واضح کرنا" سے تعبیر کیا گیا ہے اور "ا مد" گزرتا وقت اور مدت کا اختتام کا معنی دیتا ہے _
اس آیت میں "أحصي" کے قرینہ سے پہلا معنی مراد ہے کلمہ "أحصي" کے بارے میں احتمال ہے کہ فعل ماضی ہو اور "امدا" اس کا مفعول کہ جس کی وجہ سے "لمالبثوا" کا "امداً" سے تعلق ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ "ا حصي" اسم تفضیل

ہو اور "ا مدا" اس کی تمیز ہو_
3_اصحاب کہف میں اپنی نیند کی مدت کے تجزیہ کے حوالے سے دو گروہ پیدا ہوچکے تھے_
أيّ الحزبين أحصى لما لبثو
بعد والی آیات کی طرف توجہ کرتے ہوئے جو کہ اصحاب کہف کی آپس میں گفتگو نقل کرتی ہیں _ "قالوا لبثنا" سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دو گروہوں میں بٹ چکے تھے اور اپنی نیند کی مدت کے حوالے سے ان کی رائے میں اختلاف تھا_
4_عالم ہستی میں تعجب انگیز چیزوں کا موجود ہونااللہ تعالی کے علم کے فعلی ہونے کی بناء پر ہے_
ثم بعثنہم لنعلم ای الحزبین
یہ واضح ہے کہ اللہ تعالی ہر چیز سے آگاہ ہے زمان

ومکان کے ابعاد اس کے علم کے مد مقابل رکاوٹ نہیں ہیں_ لہذا "النعلم" کا ایسا معنی ہو کہ جو اس مسلم اور عمومی قانون کے منافی نہ ہو تو ایك صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ " لنعلم " میں علم سے مراد اللہ تعالی کے علم کا فعلی ہونا ہے یعنی وہ چیز کہ جس کے متحقق ہونے کا اللہ کو علم تھا وہ تحقق پیدا کر گئي ہے_

اصحاب کہف :
اصحاب کہف کا قصہ 3،1;اصحاب کہف کی بیداری کا سرچشمہ 1;اصحاب کہف کی بیداری کا فلسفہ 2;اصحاب کہف کی نیند کی مدت 3،2;اصحاب کہف میں اختلاف 3;
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے ارادے کا کردار 1;اللہ تعالی کے علم کے متحقق ہونے کے آثار 4
موجودات:
موجودات کی خلقت 4

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى (١٣)
ہم آپ کو ان کے واقعات بالکل سچے سچے بتا رہے ہیں_ یہ چند جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کردیا تھا (13)

1_پیغمبر (ص) کے لئے اصحاب کہف کی داستان نقل کرنے میں اللہ تعالی کا بیان قصے کہانیوں اور خرافات سے دور، حقیقت کے مطابق تھا _
نحن نقص علیك نبا ہم بالحق
"بالحقّ" ہوسکتا ہے "نقصّ" کے متعلق ہو یا "نبا ہم" کے لئے قید ہو پہلی صورت میں آیت کا معنی یہ ہوگا کہ اصحاب کہف کے حوالے سے ہماری بات مکمل طور پر حقیقت کے مطابق ہے اور جو کچھ ہم نقل کر رہے ہیں غیر حقیقی باتوں سے مخلوط ہونے سے منزہ اور پاك ہے _
2_اصحاب کہف کی داستان، حقیقت پر مبنی ایك واقعی داستان ہے نہ کہ محض بنایا گیا خیالی افسانہ ہے_
نحن نقص علیك نبا ہم بالحق
مندرجہ بالا مطلب کی بناء یہ ہے کہ "بالحق"، "نبا ہم" کے لئے قید ہو یعنی یہ بتایا جارہاہے کہ اصحاب کہف کی داستان کائنات میں واقع ہونے والی حقیقی داستان ہے نہ یہ کہ قرآن نے توحید پرست انسانوں کے حوالے سے ایك خیالی ماڈل و نمونہ کے طور پر اسے بنایا ہے_

3_اصحاب کہف کی داستان نقل کرنے کا ایك قابل قدر اور مفید مقصد ہے_
نحن نقص علیك نبا ہم بالحق

"حق " اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو اپنے مقام پر اور حکمت کے ساتھ ہو (مجمع البیان) یہ کہ اصحاب کہف کی داستان کو حق کے ساتھ بیان کرنا جیسا کہ جملہ "نقص علیك نبا ہم بالحق" سے واضح ہے_ اس مطلب کی طرف اشارہ ہو رہا ہے کہ اس داستان کے نقل کرنے میں ایك منطقی ہدف اور اچھی قابل قدر غرض کو ملحوظ خاطر رکھا گیا_
4_زمانہ بعثت کے لوگوں کی اصحاب کہف اور ان کی داستان کے حوالے سے غیر حقیقی اور خرافات سے ملی ہوئي معلومات تھیں_
نحن نقص علیك نبا ہم بالحق
"بالحق " اصحاب کہف کی داستان بیان کرنے والوں کے لئے ' تعریفی قید ہے اور یہ بیان کر رہی ہے کہ وہ غیر حقیقی اور خرافات پر مشتمل چیزوں سے مخلوط کرکے اس داستان کو بیان کرتے تھے_
5_الہی لوگوں کے صحیح خدوخال اور تاریخی حقیقی واقعات بیان کرنے اور لوگوں کی داستان سے ابہام دور کرنے کا قرآنی اہتمام _
نحن نقص علیك نبا ہم بالحق
6_تاریخی حقائق اور حقیقی داستانوں سے فائدہ اٹھانا قرآنی روش اور طریقوں میں سے ایك ہے_
نحن نقصّ علیك نبا ہم بالحق
7_اصحاب کہف، اپنے پروردگار پر ایمان لاتے ہوئے جوانمرد لوگ اور اللہ تعالی کی فراوان ہدایت سے بہرہ مند تھے _
انہم فتیة ء امنوا بربہم وزدناہم ہدی
8_اللہ تعالی کی ربوبیت کی معرفت، اصحاب کہف کے ایمان کے اسباب میں سے تھي_
امنوا بربہم
9_جوانوں کا ایمان، قابل قدر اور خاص اہمیت کا حامل ہے_
انّہم فتیة ء امنوا بربّہم
آیت کی اصحاب کہف کے "فتیة" ہونے پر تاکید شاید ان کی عمر کے حوالے سے ہو کہ اس صورت میں اس صفت کو واضح کرنا اور فوقیت دینا جوانی کے سالوں میں ایمان کی قدر و قیمت بیان کر رہا ہے_
10_ایمان کی راہ میں انسان کی حرکت،اللہ کی وافر مقدار میں ہدایت سے بہرہ مند ہونے کا سرچشمہ ہے_
ء امنوا بربہم وزدناہم ہديً
11_اللہ پر ایمان، حقیقی ہدایت اور بہت سے درجات پر مشتمل ہے _
امنوا بربہم وزدناہم ہديً
"زدناہم ہديً" (ان کی ہدایت میں ہم نے اضافہ کیا) کا ان کے ایمان لانے کے بعد ذکر، اس معنی کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ہم نے ان کے ایمان کو استحکام بخشا ہے تو اس صورت میں ہدایت سے مراد، ایمان کا مضبوط ہونا ہوگا_

اسلام :

صدر اسلام کی تاریخ 4;صدرا سلام میں خرافات 4
اصحاب کہف:
اصحاب کہف کا ایمان 7; اصحاب کہف کی اللہ تعالی کے بارے میں معرفت 8;اصحاب کہف کی جوانمردی 7;اصحاب کہف کی داستان کی اہمیت 3;اصحاب کہف کی داستان کی حقیقت 1،2; اصحاب کہف کی داستان کا مقصد 3;اصحاب کہف کی ہدایت 7;اصحاب کہف کے ایمان کے اسباب 8 ; اصحاب کہف کے فضائل 7
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت 8;اللہ تعالی کی معرفت کے آثار 8
اہمیتیں: 9
ایمان:
اللہ تعالی پر ایمان 11;ایمان کے آثار 10; ایمان کے درجات 11
تاریخ:

تفسير راهنما جلد 10

وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَ مِن دُونِهِ إِلَهاً لَقَدْ قُلْنَا إِذاً شَطَطاً (١٤)
اور انكے دلوں كو مطمئن كرديا تھا اس وقت جب يہ سب يہ كہہ كر اٹھے كہ ہمارا پروردگار آسمانوں اور زمين كا مالك ہے ہم اس كے علاوہ كسى خدا كو نہ پكارديں گے كہ اس طرح ہم بے عقلى كى بات كے قائل ہوجائيں گے (14)

1_اللہ تعالى نے اصحاب كہف كے قيام اور حركت كے بعد ان كے دلوں كو استوار اور اطمينان سے سرشار

كيا_
وربطنا على قلوبہم إذ قامو
جملہ "ربطنا على قلوبہم" (ہم نے ان كے دلوں كو متصل كيا) يہ ايك تمثيل ہے _ اس سے مراد يہ ہے كہ دلوں كو اطمينان بخشا اور محكم واستوار كيا_
2_راہ توحيد ميں قيام اور عقيدہ توحيد كا اعلان، بہت با عظمت اور با وقار قدروقيمت كا حامل ہے_
وربطنا على قلوبہم إذقاموا فقالوا ربّنا ربّ السموات والارض _
قيام كے معانى ميں سے ايك معني، "عزم اور مصمم ارادہ ہے" _ لہذا "قاموا "سے مراد يہ كہ اپنے توحيدى عقيدہ پر مصمم ہوگئے" فقالوا" گويا اسى عقيدہ كا اعلان ہے_
3_اللہ تعالى كى خاطر قيام اور اقداركا دفاع، محكم روحى اور قلبى طاقت كا محتاج ہے_
وربطنا على قلوبہم إذ قامو
4_اللہ تعالى كى راہ ميں جنگ كرنے كے لئے روحى اور قلبى قدرت وطاقت اس كى (اللہ كي) طرف سے توحےد پرست قيام كرنے والے كے لئے ايك عنايت ہے_
ء امنوا بربہم ... وربطنا على قلوبہم إذ قامو
5_راہ توحيد ميں اللہ تعالى كى خاطر قيام، الہى تائيدوں اور اس كى معنوى عنايات كا موجب ہے_
وربطنا على قلوبہم إذ قامو
6_ايمان حقيقي، عقيدہ توحيد كو دوام بخشنے كى راہ ميں زحمت وكوشش كا موجب ہے_

ء امنوا بربہم ... إذ قاموا فقالوا ربّن
7_تمام موجودات پر اللہ واحد كى ربوبيت كا اعلان اور اسكے غير كى عبادت سے بيزاري، اصحاب كہف كا اعلان اور انكے قيام كا مركزى نكتہ تھا _
فقالوا ربّنا ربّ السموات والارض لن تدعوا من دونہ إلہاً_
8_اصحاب كہف كا معاشرتى ماحول، شرك سے آلودہ ماحول تھا اور اظہار توحيد كے لئے غير مناسب تھا_
وربطنا على قلوبہم إذ قاموا فقالو
چنانچہ اگر اصحاب كہف كے اظہار نظر كے ليے ماحول مناسب ہوتا تو انہيں قيام كى ضرورت نہ تھى اور نہ ہى اللہ تعالى كى خصوصى امدادوں (ربطنا ...)كى ضرورت تھي_
9_فقط انسانوں اور كائنات كا پروردگار، حق عبادت ركھتا ہے_
ربّناربّ السموات والارض
10_انسانوں اور كائنات پر ربوبيت آپس ميں ملى ہوئي اور جدا نہ ہونے والى ہے_
ربّنا ربّ السموات والارض لن ندعوا من دونہ_
اصحاب كہف نے اللہ تعالى كى كائنات پر ربوبيت كا علم ركھتے ہوئے اپنے رب كو بھى "ربّنا" كے بيان سے پكارا يعنياسے ہى زمين اور آسمانوں كا رب سمجھا اور ان دونوں ميں جدائي كو ناحق جانا اور

يہ جملہ كہہ كر اپنى بات كى تاكيد كى _"لقد قلنا إذاً شططا"
11_ربوبيت ميں توحيد، عبادت ميں توحيد اور توحيد پرستى كا تقاضا كرتى ہے_
ربّنا ربّ السموات والارض لن ندعوا من دونہ إلہاً_
اصحاب كہف كے استدلال ميں "إلہ" (معبود) كى وحدت اور "ربّ" كى وحدانيت ميں جدائي ناپذير تلازم ،و اضح معلوم ہوتا ہے _ وہ حرف "لن" لا كر كہ جو ہميشہ كے لئے نفى كرتا ہے _ "ربّ السموات والارض" كے علاوہ ہر چيز كے معبود ہونے كى نفى كرتے تھے _
12_كائنات، بہت سے آسمانوں كا مركب ہے_
رب السموات والارض
13_آسمانوں اور زمين (كائنات) كے امور كى تدبير، اللہ تعالى كے ہاتھ ميں ہے _
رب السموات والارض
14_اصحاب كہف كى گہرى فكراور توحيدى تحريك ان پر بہت زيادہ الہى ہدايت كى وجہ سے تھي_
زدنہم ہديً وربطنا على قلوبہم إذقاموا فقالوا ربّنا ربّ السموات والارض
"اذقاموا" جملات "زدنہم ہدى و ربطنا ..." كے لئے ظرف ہے_
15_غير خدا كى ربوبيت اور الوہيت پر عقيدہ، حق وحقيقت سے بہت دور ايك فكر ہے_
لن ندعوا من دونہ إلہاً لقد قلنا إذاً شطط
"شطط" حق سے دور اور افراط ميں پڑنے كے معنى ميں ہے_
16_حق وعدالت كے ترازو پر عقائد كو محكم كرنے اور ہر قسم كے باطل كى طرف ميلان پيدا كرنے سے پرہيز كرنا ضرورى ہے _
لن ندعوا من دونہ إلہاً لقد قلنا إذاً شطط
آيت مباركہ اور اصحاب كہف كى گفتگو ميں باطل كى طرف ميلان اور حق سے دور ہر بات كى مذمت كى گئي ہے يہ بات حقيقت ميں عقائد كے انتخاب ميں معيار پيش كر رہى ہے_
17_"عن أبى جعفر (ع) فى قولہ عزّوجلّ: لن ندعوا من دونہ إلہاً لقد قلنا إذاً شططاً_ يعنى جوراً على اللہ إن قلنا إنّ لہ شريكاً_ 1
امام باقر (ع) سے اللہ تعالى كى كلام : "لن ندعوا من دونہ إلہاً لقد قلنا إذاً شططاً" كے بارے ميں روايت ہوئي ہے كہ آيت سے مراد يہ ہے كہ اگر يہ كہيں اس كا كوئي شريك ہے تو يہ اللہ پر ظلم ہے_

آسمان :

آسمانوں کی تعداد 12;آسمانوں کا ربّ 13
اصحاب کہف:
....

1) تفسیر قمی ج2 ص 34، نورالثقلین ج 3، ص 251 ، ح 34_

اصحاب کہف کا شرك سے مقابلہ 7; اصحاب کہف کاشعار 7 ;اصحاب کہف کا قصہ 8; اصحاب کہف کی تحریك کے آثار 1;اصحاب کہف کی تحریك کے اسباب14; اصحاب کہف کی توحید ربوبیت 7;اصحاب کہف کی توحید کے آثار 14;اصحاب کہف کی ہدایت کے آثار 14;اصحاب کہف کے دل کے اطمینان کا سرچشمہ 1;اصحاب کہف کے زمانہ کا معاشرہ 8;اصحاب کہف کے زمانہ میں شرك 8
الله تعالی :
الله تعالی پر ظلم 17;الله تعالی کی حمایتوں کا با پیش خیمہ 5;الله تعالی کی ربوبیت 13;الله تعالی کی نعمتیں 4;الله تعالی کے افعال 1
الله تعالی کی راہ میں تحریك :
الله تعالی کی راہ میں تحریك کی اہمیت 2;الله الله تعالی کی راہ میں تحریك کی شرائط 3;تعالی کی راہ میں تحریك کے آثار 5
انسان :
انسان کا ربّ 10
ایمان :
ایمان کے آثار 6
باطل :
باطل سے دوری کی اہمیت 16
توحےد :
توحید ربوبیت کے آثار 11;توحید ربوبیت کے اسباب 11;توحید عبادی 9;توحید کا باعث 6;
توحید کی تبلیغ کی اہمیت 2;ربوبیت میں توحےد 10
خوبیاں:2
خوبیوں کے دفاع کا باعث 3
روایت : 17
زمین :
زمین کا ربّ 13
شرك:
شرك کا رد 15;شرك کا ظلم 17
ضرورتیں :
قلبی اطمینان کی ضرورت 3
عقیدہ :
باطل عقیدہ 15;عقیدہ کی بنیادیں 16; عقیدہ کی حقانیت 16;غیر خدا کی ربوبیت کے بارے میں عقیدہ15
مجاہدین :
مجاہدین پر نعمات 4;مجاہدین کا روحی استحکام 4
معبودیت :
معبودیت کا معیار 9
موحدین :
موحدین پر نعمات 4;موحدین کا روحی استحکام 4

نعمت:
اطمينان قلب جيسى نعمت 4;نعمت كا باعث 5

337

هَؤُلَاء قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً (١٥)
يہ ہمارى قوم ہے جس نے خدا كو چھوڑكر دوسرے خدا اختيار كر لئے ہيں آخر يہ لوگ ان خداؤں كے لئے كوئي واضح دليل كيوں نہيں لاتے _ پھر اس سے زيادہ ظالم كون ہے جو پروردگار پر افترا كرے اور اس كے خلاف الزام لگائے (15)

1_اصحاب كہف كا معاشرہ، ايك مشرك اور بہت سے معبودوں پر عقيده ركھنے والا معاشرہ تھا _
ہو لاء قومنا اتخذوا من دونہ ا لهة
2_اصحاب كہف، اپنے معاشرہ كے لوگوں كے شرك اور عقائد ميں منحرف ہونے سے پريشان اور دلى طور پر رنجيده تھے_
ہو لاء قومنا اتخذوا من دونہ ا لهة
جملہ "ہو لائ ..." كا انداز اصحاب كہف كے اپنے زمانے كے لوگوں كى گمراہى پر افسوس و رنج كے اظہار كو بيان كر رہاہے_
3_حقيقى توحيد پرست لوگ، لوگوں كے شرك اور عقائد ميں انحراف كے مد مقابل خاموش نہيں رہ سكتے_
ربّنا رب السموات ...ہو لاء قومنا اتخذوا من دونہ ا لهة
الله تعالى نے اصحاب كہف كا حقيقى توحيد پرست لوگوں كے عنوان سے تعارف كروايا اور ان كے حالات وصفات كے بيان ميں ان كے اصل توحيد كے اقرار كے بعد ان كا اپنے معاشرہ كے لوگوں كى طرف متوجہ ہونا اور لوگوں كى گمراہى پر انكا افسوس كرنا بيان كيا ہے_
4_اجتماعى فضا اور معاشرتى جبر ،سماج كے رنگ ميں رنگنے كى وضاحت كے لئے عذر كے طور پر قبول نہيں ہونگے_
ہو لاء قومنا اتخذوا من دونہ ا لهة
اصحاب كہف كے كفر سے بھرے ہوئے ماحول ميں ان كے توحيد اور ايمان كى طرف ميلان كو

338
بيان كرنا اس نكتہ كى طرف اشارہ ہے كہ انسان كے لئے ممكن ہے كہ ماحول كے رنگ ميں نہ رنگے بلكہ عمومى فضا كے خلاف راہ حق ميں قدم اٹھائے_
5_اصحاب كہف كا معاشرہ اپنے شرك سے آلوده عقائد پر كسى قسم كى دليل و برہان نہيں ركھتا تھا _
ہو لاء قومنا ... لولا يا تون عليہم بسلطان بيّن_
6_اصحاب كہف كى نظر ميں اپنے معاشرہ كى سب سے بڑى مشكل ان كا عقيده ميں غير منطقى اور كمزور افكار ركھنا تھا_
اتخذوا من دونہ ا لهة لولا يا تون عليہم بسلطان بيّن
7_شرك ايك غير منطقى مقصودہے اور ہر قسم كى دليل وبرہان سے خالى ہے _
ہو لاء قومنا اتخذوا من دونہ إلهة لولا يا تون عليہم بسلطان بيّن
8_اصحاب كہف كى توحيدى معرفت ايك گہرى اور يقينى و روشن دلائل پر مشتمل معرفت ہے_
اتخذوا من دونہ ا لهة لولا يا تون عليہم بسلطان بيّن
يہ كہ اصحاب كہف نے اپنے زمانے كے لوگوں كى سطحى فكر ركھنے اور غير منطقى ہونے پر مذمت كى ہے اس سے معلوم ہوتاہے كہ وہ اپنے عقائد ميں برہان ركھتے تھے_
9_ضرورى ہے كہ عقائد واضح اور محكم دلائل پر استوار ہوں _
لولا يا تون عليہم بسلطان بيّن

10_الله تعالی پر جھوٹ باندھنا سب سے بڑا ظلم ہے_
فمن أظلم ممن افترى على الله كذب
11_الله تعالی پر جھوٹ باندھنا بہت بڑا گنا ہ ہے اور اس پر جھوت باندھنے والے سب سے بڑے ظالم لوگ ہیں_
فمن أظلم ممن افترى على الله كذب
12_شرك بہت بڑا گناہ ہے اور مشرك ظالم ترین لوگ ہیں_
اتخذوا من دونہ ء الهة ... فمن أظلم ممن افترى على الله كذب
13_الله تعالی كو شريك ركھنے والا سمجھنا ،ايك جھوٹا وہم اور اس كی ذات پر جھوٹ باندھنا ہے_
فمن أظلم ممن افترى على الله كذب
14_اصحاب كہف كا معاشرہ، عقل وشعور ركھنے والی مخلوقات كو اپنا معبود سمجھتے تھے اور ان كی عبادت كرتے تھے_
لولايا تون عليهم بسلطان بيّن
ضمير "ہم" كا معمولاً استعمال ان مقامات پر ہوتا ہے كہ جہاں اسكا مرجع ايسا گروہ ہو جو شعور ركھتا ہو تو يہاں "ا لهة" سے مراد جو كہ "ہم" ضمير كا مرجع ہے' بشر يا فرشتوں يا ان جيسی مخلوقات كی جنس سے معبود ہيں _

اصحاب كہف:

339

اصحاب كہف كا عقيدہ 8;اصحاب كہف كا قصہ 1،2;اصحاب كہف كی توحيد 8;اصحاب كہف كے رنج كے اسباب 2;اصحاب كہف كے زمانے كا معاشرہ 1، 14;اصحاب كہف كے زمانے كے معاشرہ كا عقيدہ 5،6;اصحاب كہف كے زمانے كے معاشرہ كی مشكلات 6; اصحاب كہف كے زمانہ ميں شرك 1،2،5; اصحاب كہف كے غم كے اسباب 2
الله تعالی :
الله تعالی پر ظلم 10;الله تعالی كے ساتھ شرك 13
الله تعالی پر جھوٹ باندھنے والے :
الله تعالی پر جھوٹ باندھنے والوں كا ظلم 11
بت پرستي:
اصحاب كہف كی تاريخ 14;اصحاب كہف كے زمانہ ميں بت پرستی 14
جھوٹ باندھنا:
الله پر جھوٹ باندھنا 10، 13
شرك :
شرك كا غير منطقی ہونا 7
ظالمين : 11،12
ظلم :
سب سے بڑا ظلم 10
عذر:
ناقابل قبول عذر 4
عقيدہ :
باطل عقيدہ 13;عقيدہ كی اساس 9;عقيدہ ميں برہان 8;عقيدہ ميں برہان كی اہميت 6، 9;
گناہان كبيرہ : 11،12
لوگ:
ظالم ترين لوگ 11، 12
مشركين :

مشركين كا ظلم 12;مشركين كا غير منطقى ہونا 5
معاشرہ:
معاشرہ سے اثر لينا 4;مشرك معاشرہ 1
موّحدين :
موحدين كا ذمہ دارى قبول كرنا 3;موحدين كا شرك كے خلاف جنگ كرنا 3

وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحمته ويُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقاً (١٦)
او رجب تم نے ان سے اور خدا كے علاوہ ان كے تمام معبودوں سے عليحدگى اختيار كرلى ہے تو اب غار ميں پناہ لے لو تمھارا پروردگار تمھارے لئے اپنى رحمت كا دامن پھيلادے گا اور اپنے حكم سے آسانيوں كا سامان فراہم كردے گا (16)

1_اصحاب كہف، كافر معاشرہ كى طرف سے خطرہ ميں تھے اور وہ انكا مقابلہ كرنے كے لئے كافى حد تك

طاقت بھى نہ ركھتے تھے_
واذ اعتزلتموہم وما يعبدون الاّ اللّه فا وُا إلى الكہف
اصحاب كہف كا اپنے معاشرہ سے كنارہ كشى اختيار كرنا بتا تا ہے كہ وہ معاشرہ اور مشركين كى طرف سے دبائو ميں تھے_
2_اصحاب كہف ميں سے بعض نے بعض كو غار ميں جانے كا مشورہ ديا _
واذ اعتزلتموہم وما يعبدون الاّ الله فا وُا إلى الكہف
3_اصحاب كہف نے مشركين سے جان چھڑانے كے لئے ايك غار كو اپنے لئے منتخب كيا _
فاو إلى الكہف
اصحاب كہف كا غار ميں جانا ظاہرى طور پر سپاہيوں اور تعاقب كرنے والوں كى نگاہوں سے پوشيدہ ہونے كى بناء پر تھا_
4_اصحاب كہف نے اپنے ايمان كى حفاظت كى خاطر مجبوراً شرك آلود معاشرے سے كنارہ كشى اختيار كر لي_
واذ اعتزلتموہم وما يعبدون الاّ الله فا وُا إلى الكہف
"و مايعبدون إلّا الله " كى طرف توجہ كرنے سے معلوم ہوتا ہے كہ اصحاب كہف كا كنارہ كشى اختيار كرنا اپنے ايمان وعقيدہ كى حفاظت كى خاطر تھا_
5_كفر وشرك كے ماحول سے عقيدہ كى حفاظت كى خاطر ہجرت كا ضرورى ہونا_
واذ اعتزلتموہم ... فا وُا إلى الكہف
اصحاب كہف كا شرك آلودہ معاشرہ اور مشركين سے كنارہ كشى اختيار كرنے كا بيان درحقيقت موحدين اور مو منين كے ليے نمونہ كا بيان اور نصيحت ہے كہ وقت تعارض ايسے معاشرہ ميں رہنے كے بجائے ايمان كى حفاظت كو ترجيح دينى چاہئے اور كفر كے ماحول سے ہجرت كرنى چاہئے_
6_اصحاب كہف نے شرك كى حكومت اور مشرك ماحول ميں آسودہ زندگى پر سخت اور پر مشقت زندگى كو توحيد كى ہمراہى ميں ترجيح دى _
واذ اعتزلتموہم وما يعبدون الاّ الله فا وُا إلى الكہف
7_ايمان اور توحيد كے ساتھ پر مشقت زندگى ،شرك آلود آسائشے والى زندگى پر ترجيح ركھتى ہے_
واذ اعتزلتموہم وما يعبدون الاّ الله فا وُا إلى الكہف
8_اصحاب كہف كو شرك كى حكومت اور مشرك معاشرہ سے ہجرت كرنے كى صورت ميں الہى رحمت كے بيان پر اطمينان تھا_
فا وُا إلى الكہف ينشرلكم ربكم من رحمتہ
فعل "ينشر" امر كے جواب ميں ہے اور شرط مقدر كى جزاء ہے يعنى "ان تا وا إلى الكہف ينشر ..." اسكا مطلب يہ ہے كہ ہجرت كى صورت ميں رحمت الہى حتمى ہے_
9_ايمان، توحيد اور اچھائيوں كى حفاظت كى راہ ميں

كوشش كرنے والوں پر الله تعالى كى خاص رحمت نازل ہوگي_
واذا اعتزلتموہم و ... فا وُا ...ينشرلكم ربّكم من رحمتہ
10_اصحاب كہف كے انگيزه تحريك كا محور اور آخرى ہدف ،الله تھا_
واذ اعتزلتموہم وما يعبدون الاّ الله ... ينشرلكم ربكم
الله تعالى كے علاوه ہر معبود كى عبادت سے اصحاب كہف كا كناره كشى اختيار كرنا اور الله تعالى كى رحمت اور امداد پر دل باندھنا مندرجہ بالا مطلب كو بيان كر رہا ہے_
11_اصحاب كہف اس توحيدى حركت كى مشكلات اور پيچيدگياں حل كرنے كے لئے الله تعالى كا سہارا ليئے ہوئے تھے_
ويہيّى لكم من أمركم مرفق
تهية (يهيّى كا مصدر) فراہم كرنے اور آماده كرنے كے معنى ميں ہے اور "مرفق" اس چيز كو كہتے ہيں كہ اس كى مدد سے كام ہوجاتا ہے _"من أمركم" ميں من ابتدا كے معنى ميں استعمال ہوا ہے اور ممكن ہے كہ بدل كا معنى بيان كر رہا ہو كہ اس صورت ميں جملہ كا معنى يہ ہوگا "وه تمھارے كام كے عوض ميں تمھيں مدد فراہم كرے گا"_
12_اصحاب كہف اپنى توحےد اور توحيدى تحريك كو دوام بخشنے كے لئے ضرورى اسباب كے فراہم ہونے پر مطمئن تھے_
ويهيّى لكم من أمركم مرفق
13_الله تعالى اپنے عقيده توحيد پر محكم ركھنے كے لئے مہاجر توحيد پرست كو مناسب امداد فراہم كرنے والاہے_
ويهيّى لكم من أمركم مرفق

اصحاب كہف:
اصحاب كہف اور مشركين 3;اصحاب كہف كا اطمينان 12،8;اصحاب كہف كا ايمان 4، 6; اصحاب كہف كا بھروسہ 11;اصحاب كہف كا پناه لينا 2، 3;اصحاب كہف كا ضيصف ہونا 1; اصحاب كہف كا قصہ 1، 2، 3،4،6، 12;اصحاب كہف كا كناره كشى اختيار كرنا 4،6;اصحاب كہف كا نظريہ 8;اصحاب كہف كو اپنے زمانے كے معاشره دھمكياں 1;اصحاب كہف كو دھمكي1; اصحاب كہف كا كے تجويز 2;اصحاب كہف كى تحريك 12; اصحاب كہف كى تحريك كا انگيزه 10;اصحاب كہف كى تحريك كے مقاصد 10;اصحاب كہف كى توحيد 6، 12; اصحاب كہف كى مشكلات 6،11;غار ميں اصحاب كہف 3
الله تعالى :
الله تعالى كى امداديں 13;الله تعالى كى رحمت كا باعث 9;الله تعالى كى رحمت كے اسباب 8;الله تعالى كے افعال 13
اميد ركھنے والے:
رحمت پر اميد ركھنے والے 8
ايمان :
ايمان كى اہميت 7;ايمان كى حفاظت كى اہميت 4،

9;ايمان كى قدروقيمت 7
توحيد :
توحيد كى اہميت 7، 9;توحيد كى قدر و قيمت 7
خوبياں:
خوبيوں كى حفاظت كى اہميت 9
رحمت :
رحمت كے شامل حال افراد 9

زندگي:
اہميت والی زندگی 7;زندگی کابے قدر وا ہميت 7
شرك:
شرك سے اعراض كرنے والے 4
عقيده:
عقيده كی حفاظت كی اہميت 5
موحدين :
مہاجر موحدين كا مدد گار ہونا_ 13
ہجرت:
دارالكفر سے ہجرت 5;مشرك معاشره سے ہجرت 5

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيّاً مُّرْشِداً (١٧)
اور تم دیکھوگے کہ آفتاب جب طلوع کرتا ہے تو ان کے غار سے داہنی طرف کترا کر نکل جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو بائیں طرف جھك كر نكل جاتا ہے اور وه وسيع مقام پر آرام كر رہے ہيں _ يہ الله كی نشانيوں ميں سے ايك نشانی ہے جس كو خدا ہدايت ديدے وہی ہدايت يافتہ ہے اور جس كو وه گمراہی ميں چھوڑدے اس كے لئے كوئي راہنما اور سرپرست نہ پاؤگے (17)

1_اصحاب كہف كی غار كچھ اس طرح تھی كہ صبح سورج اس كی دائيں طرف اور عصر كے وقت اس كی

بائيں طرف سے چمكتا تھا _
وترى الشمس إذا طلعت تزاور عن كہفہم ذات اليمين وإذا غربت تقرضہم ذات الشمال
"تزاور" انحراف اور ميلان پيدا كرنے كے معنى ميں ہے_(لسان العرب) تو اس صورت ميں عبارت "إذاطلعت تزاور عن كہفہم ..." سے مراد يہ ہوگا كہ سورج وقت طلوع غار كے دائيں جانب ميلان پيدا كرتا تھا""قرض"كاٹنے كے معنى ميں ہے_تو اس صورت ميں جملہ "وإذا غربت تقرضہم ذات الشمال" يعنی سورج غروب ہونے كے وقت ان كے بائيں جانب سے گزر جاتا تھا_
2_اصحاب كہف كی غار كا دھانہ جنوب غرب كی سمت كی طرف تھا _
وترى الشمس إذا طلعت تزاور عن كہفہم ذات اليمين وإذا غربت تقرضہم ذات الشمال_
اصحاب كہف كی غار شمال كی آدھی سمت ميں واقع تھي_ تو مندرجہ ذيل موارد كی بناء پر غار كا دھانہ جنوب مغرب سمت ميں تھا_1 دائيں اور بائيں اس شخص كے حوالے سے ديكھاجائے گا كہ جو غار ميں دروازه كی طرف منہ كيئے ہو_يہاں "ذات اليمين" ، "تزاور" كے لئے ظرف ہے_ تو اس صورت ميں "تزاور" سے مراد يہ ہوگا كہ سورج غار كی بائيں جانب سے طلوع اور دائيں طرف كو حركت كرتا ہوگا تو اس صورت ميں غروب كے قريب فقط سورج كی روشنی غار ميں چمكتی ہوگي_
3_غروب كے وقت سورج كی كچھ شعاعيں غار كے اندر چمكتی تھيں_
إذا طلعت تزور عن كہفہم ... وإذا غربت تقرضہم ذات الشمال
سورج كے طلوع وغروب كے وقت اصحاب كہف پر اس كے چمكنے كے حوالے سے دو مختلف تعبيريں بيان ہوئي ہيں طلوع كے وقت غار پر سورج كی روشنی ہوتی تھی اور غروب كے وقت اصحاب كہف پر روشنی پڑتی تھی _ (تقرضہم)
4_اصحاب كہف كی غار كھلی فضا پر مشتمل تھی _
وہم فی فجوة منہ
5_اصحاب كہف غار كے وسيع حصہ ميں ٹھہرے ہوئے تھے _
وہم فی فجوة منہ

6_غار ميں اصحاب كہف كے بدن سورج كى سيدھى روشنى پڑنے سے محفوظ تھے _
تزاور عن كہفہم ذات اليمين ... تقرضہم ذات الشمال وہم فى فجوة منہ
"فجوة" سے مراد ايسا وسيع مكان اورفضا ہے جو دو چيزوں كے درميان ہو، كہا گيا ہے كہ اصحاب كہف كے آرام كرنے كے مقام كو "فجوة" اور غار كو وسيع فضا قرار دينا اور اسے سورج كى چمكنے كے بيان كے بعد ذكر كرنا يوں ظاہر كر رہا ہے كہ انكے بدنوں كا سورج كى مستقيماً روشنى پڑنے سے محفوظ ہونے پر اشارہ ہو رہا ہے_
7_اصحاب كہف كا پر امن اور وسيع پناہ گاہ پانا ان پر اللہ تعالى كى رحمت اور ہدايت كا ايك نمونہ ہے_
ينشرلكم ربكم من رحمتہ ... وہم فى فجوة منہ

8_اصحاب كہف كى غار و آرام گاہ كى جغرافيہ كے حوالہ سے خاص شان اور اس پر سورج كى روشنى كا مخصوص انداز سے پڑنا اللہ تعالى كى نشانيوں ميں سے ہے_
ذالك من ء ايات اللہ
"ذالك" اسكا مشار اليہ آيت ميں بيان شدہ وہ مطالب ہيں كہ جو غار كے جغرافيہ كے حوالے سے اور اس ميں اصحاب كہف كے آرام كرنے كے انداز اور ديگر خصوصيات كى تشريح كر رہے ہيں _
9_اصحاب كہف كاايسى خاص قسم كى غار كى طرف راہنمائي پانا كہ جس نے سالہا سال انكے بدنوں كو صحيح وسالم ركھا" اللہ تعالى كى نشانيوں ميں سے تھا_
وترى الشمس ... ذلك من ء ايات اللہ
"ذلك" اصحاب كہف كى غار اور اس كى خصوصيات كى طرف اشارہ كر رہا ہے_ اور ان تمام چيزوں كا الہى نشانى ہونا شايد اس حوالے سے ہو كہ اللہ تعالى نے ان كے بدنوں كى حفاظت اور ان كے جسموں كو سالہا سال صحيح و سالم ركھنے كے لئے ايسى غار كى طرف انہيں راہنمائي كى جو اس پروگرام كے حوالے سے طبيعى طورسے ايسى بہترين خصوصيات پر مشتمل تھي_
10_حقيقى ہدايت، فقط اللہ تعالى كى ہدايت سے بہرہ مندى كى صورت ميں ميسر ہے _
من يہداللہ فہوالمہتد
11_انسان كا الہى آيات كے ذريعے ہدايت سے بہرہ مند ہونا، فقط اس كى طرف سے توفيق بخشنے كى صورت ميں ہے_
ذلك من آيات اللہ من يہداللہ فہوالمہتد
12_اصحاب كہف، اللہ تعالى كى ہدايت سے بہرہ مند گروہ تھے _
فا وا إلى الكہف ينشرلكم ربكم من رحمتہ ... من يہد اللہ فہوالمہتد
13_اللہ تعالى كى نشانيوں كا مطالعہ، اس كى ہدايت تك پہنچنے كا پيش خيمہ ہے _
ذلك من ء ايات اللہ من يہد اللہ فہو المہتد
14_جسے اللہ تعالى گمراہ كردے كوئي مددگار اور راہنما اسے فائدہ نہيں پہنچا سكے گا_
ومن يضلل فلن تجدلہ وليّاً مرشد
اس آيت ميں "ولي" مددگار كے معنى ميں اور "مرشد" راہنما اور ہدايت كرنے والے كے معنى ميں ہے_
15_انسان كا ہدايت پانا اور گمراہ ہونا، اللہ تعالى كے ارادہ كى بناء پر ہے _
من يہداللہ فہوالمہتد ومن يضلل فلن تجد لہ وليّاً مرشد
16_اللہ تعالى كے ارادہ كے مد مقابل كوئي طاقت بھى نہ اثر ركھنے والى ہے اور نہ كارساز ہے_
من يہداللہ ... ومن يضلل فلن تجد لہ ولياً ومرشد
17_اللہ تعالى كے كسى كو گمراہ كرنے كے ارادہ كى

صورت ميں پيغمبر (ص) بھى اس كى ہدايت كا كوئي راستہ نہيں ڈھونڈسكتے _
ومن يضلل فلن تجد لہ ولياً مرشد
18_اللہ تعالى كى آيت سے غفلت ،انسان كى گمراہى كا موجب ہے _

ذلك من ايات الله ... ومن يضلل فلن تجد لہ ولياً مرشد

آنحضرت (ص) :

آنحضرت (ص) کی ہدایت کی محدودیت 17

اللہ تعالی کی آیات:

اللہ تعالی کی آیات سے دوری کے آثار 18;اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ ہدایت 11;اللہ تعالی کی آیات کے مطالعہ کے آثار 13

اصحاب کہف:

اصحاب کہف پر رحمت 7;اصحاب کہف کا بدن 6; اصحاب کہف کا قصہ 6،5; اصحاب کہف کی غار پر سورج کی چمك 8،6،3،1 ; اصحاب کہف کی غار صبح کے وقت 1;اصحاب کہف کی غار غروب کے وقت 3،1; اصحاب کہف کی غار کی جغرافيائي كيفيت 8،4،3،2،1 ;اصحاب کہف کی غار كي

وسعت 7،4;اصحاب کہف کی ہدایت 9،7، 12 ;اصحاب کہف کے فضائل 12;غار میں اصحاب کہف9،5;غار میں اصحاب کہف کا امن7

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی رحمت کی نشانیاں 7;اللہ تعالی کی توفیقات کاکردار 11;اللہ تعالی کی ہدایت کے آثار10;اللہ تعالی کے ارادہ کا غلبہ 16;اللہ تعالی کے ارادہ کا کردار 15;اللہ تعالی کے ارادہ کے آثار 17;اللہ تعالی کے گمراہ کرنے کی خصوصیات ;17،14

جبر واختیار : 15

گمراہ لوگ:

گمراہ لوگوں کا مددگار نہ ہونا 4

گمراہی :

گمراہی کا باعث 18;گمراہی کی بنیاد 15

موجودات :

موجودات کا عاجز ہونا 16

ہدایت پانے والے : 12

ہدایت :

ہدایت کا باعث 13، ;ہدایت کی اساس 10، 11، 15

346

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظاً وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَاراً وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْباً (١٨)

اور تمھارا خیال ہے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ عالم خواب میں ہیں اور ہم انھیں داہنے بائیں کروٹ بدلوار ہے ہیں اور ان کا کتّا ڈیوڑھی پردونوں ہاتھ پھیلائے ڈٹا ہوا ہے اگر تم ان کی کیفیت پر مطلع ہوجاتے تو الٹے پاؤں بھاگ نکلتے اور تمھارے دل میں دہشت سماجاتی (18)

1_اصحاب کہف، دشمن کے خطرے سے محفوظ ہونے کے احساس کے ساتھ سوگئے _

وہم رقود

2_اصحاب کہف کا سونا اس انداز سے تھا کہ ہر دیکھنے والاا نہیں بیدار گمان کرتا _

وتحسبہم ایقاظاً وہم رقود

"یقظ" بیدار شخص کو کہتے ہیں اور ایقاظ اس کی جمع ہے_ "رقود" ،"راقد" کی جمع ہے اور "راقد" سے مراد سویا ہوا شخص ہے_

3_اصحاب كہف كا بدن اور تمام اعضاء كو سونے كى تمام تر مدت ميں نہ كوئي نقصان پہنچا نہ ديكھنے كى حد تك ان ميں تبديلى واقع ہوئي _
وتحسبہم أيقاظا وہم رقود
جملہ "تحسبہم ..." كا معنى يہ ہے كہ اگر كوئي ديكھنے والا سوئے ہوئے اصحاب كہف كى طرف نظر ڈالے تو انہيں بكھرے ہوئے جسموں كى حالت ميں ديكھے گا بلكہ انہيں سويا ہوا بھى خيال نہ كرے گا يعنى وہ اسے بيدار نظر آئيں گے جو معمول كے مطابق اپنى زندگى گزار رہے ہيں_

347
4_اللہ تعالى ، اصحاب كہف كے جسموں كو سونے كى مدت ميں دائيں بائيں كروٹ لينے كے لئے حركت ديتا رہا _
ونقلّبہم ذات اليمين وذات الشمال
5_اصحاب كہف كا دائيں اور بائيں جانب كروٹ لياجانا، ان كے جسمانى خطرات سے بچنے كے اسباب ميں سے تھا_
ونقلّبہم ذات اليمين وذات الشمال
"ونقلّب" كى نسبت اس جملہ "نقلّبہم ..." ميں اللہ تعالى كى طرف يہ بتا رہى ہے كہ يہ تبديلى اللہ تعالى كے الطاف ميں سے تھي_ اصحاب كہف كے سونے كے بعد كے بيان كے بعد يہ نكتہ بيان كرنا ہوسكتا ہے انكے جسموں كے صحيح وسالم رہنے كے بعض اسباب كو بيان كر رہا ہو_
6_ غار ميں آرام كے وقت اصحاب كہف كے پاس ايك كتا بھى تھا_
وكلبہم باسط ذراعيہ بالوصيد
7_اصحاب كہف كا كتا، ان كے سونے كى اس لمبى مدت كے دوران اپنے دونوں ہاتھ پھيلائے ہوئے غار كى چوكھٹ پر سويا رہا _
وكلبہم باسط ذراعيہ بالوصيد
"وصيد" سے مراد چوكھٹ ہے_
8_اصحاب كہف كا كتا بھى اصحاب كہف كى مانند كامل طور پر صحيح وسالم تھا _
ونقلّبہم ذات اليمين وذات الشمال وكلبہم باسط ذراعيہ بالوصيد
9_اصحاب كہف كے كتے كا جسم ان كے سونے كى لمبى مدت ميں حركت ميں نہيں تھا_ يعنى دائيں اور بائيں كروٹ نہيں ليتا تھا _
ونقلبہم ذات اليمين وذات الشمال وكلبہم باسط ذراعيہ بالوصيد
10_اصحاب كہف كا كتا، اس شرك و گمراہ معاشرہ پر فضيلت ركھتا تھا_
وكلبہم باسط ذراعيہ بالوصيد
اصحاب كہف كے كتے كا ذكر اور اس كى حالت كى تصوير كشى بلكہ بعد والى آيت ميں اس كا اصحاب كہف كے گروہ ميں شمار كرنا" رابعہم كلبہم ..." ان لوگوں پر اعتراض ہے كہ جنہوں نے اصحاب كہف كى مدد نہ كى اور نہ ان كے ساتھ چلے گويا كتے كى حدتك بھى نہ پہنچ سكے_
11_كتے كو ہمراہ ركھنا اور بعض مقامات پر اس كى حفاظت جائز ہے _
وكلبہم باسط ذراعيہ بالوصيد
12_ انسانى تاريخ ميں كتے كا گھر ركھنا اور انسان كا اس سے فائدہ لينا قديم الايام سے چلا آرہا ہے_
وكلبہم باسط ذراعيہ بالوصيد
13_اصحاب كہف غار ميں اس انداز سے پڑے

348
ہوئے تھے كہ اگر كوئي ادھر آنكلے تو ان كى طرف سے خطرہ محسوس كرے اور فرار ہوجائے_
لو اطلعت عليہم لوليت منہم فرار
بعد والى آيت ميں جملہ "لبثنا يوماًاوبعض يوم ..." كہ ان كے جسم ميں خاص تبديلى واقع نہ ہونے كو بتارہا ہے يہ قرينہ ہوسكتا ہے كہ ان كا چہرہ خوفناك نہيں ہوا تھا بلكہ ان كے غار ميں پڑے ہونے كى كيفيت نے ان كے منظر كو بارعب بناديا

تھا_
14_اصحاب كہف، كا منظر بارعب اور ديكھنے والوں كو بہت زيادہ خوف اور وحشت ميں مبتلا كرنے والا تھا _
لواطلعت عليہم ... لملئت منہم رعب
15_اصحاب كہف كے بيدار ہونے كے احساس كا انكے منظر كو وحشت ناك بنانے ميں عمدہ كردار _
وتحسبہم أيقاظاً ... لملئت منہم رعب
16_اصحاب كہف كے سونے كى حالت ميں انكا خوف ميں مبتلا كرنے والا منظر، ان كى حفاظت كے لئے الہى وسيلہ تھا_
ونقلّبہم ... لواطلعت عليہم لوليت منہم فراراً ولملئت منہم رعب
"نقلبہم"ميں ضمير فاعلى اس بات پر قرينہ ہے كہ اصحاب كہف كے لئے مذكورہ تمام خصوصيات ان پر اللہ تعالى كى طرف سے عنايت ولطف تھا مقام كى مناسب سے سمجھا جاسكتا ہے كہ اس الطاف الہى كا مقصد، ان كى خطرات اور ضرر سے حفاظت تھا_
17_اصحاب كہف كے سونے كى جگہ لوگوں كى آنكھوں سے پنہان تھى اور كوئي اسے نہيں جانتا تھا_
لواطلعت عليہم
"لواطلعت ..." ميں حرف "لو" امتناع كے لئے ہے جو كہ اطلاع كے ميسّر نہ ہونے پر دلالت كر رہا ہے_
18_اللہ تعالى ، اس جہان كے امور كو اسباب وعلل كے ذريعہ انجام ديتا ہے_
وتحسبہم أيقاظاً وہم رقود و نقلبہم ...ولملئت منہم رعب
اللہ تعالى اصحاب كہف كى حفاظت كے لئے جسموں كو پہلو پہلو بدلتا رہا اور ان كے ظاہرى منظر كو بيدارلوگوں كى مانند يا رعب قرار ديا، خداوند عالم كو ان اسباب طبيعى كى احتياج نہ ہونے كے باوجود انكا استعمال، اللہ تعالى كى اسباب وعلل كے كردار كو استعمال كرنے كى سنت كو واضح كر رہا ہے_
19_عن أبى جعفر (ع) فى قول اللہ : " ... لوليت منہم فراراً ولملئت منہم رعباً"_ قال: "إن ذلك لم يعن بہ النبى (ص) ... لكنّہ حالہم التى ہم عليہا (1)
امام باقر (ع) سے اللہ تعالى كى اس كلام "لوليّت منہم فراراً ولملئت منہم رعباً" كے بارے ميں نقل ہوا ہے كہ آپ نے فرمايا بے شك اس آيت ميں پيغمبر اكرم (ص) مقصود نہيں ہيںاور مراد
....

1)_ تفسير عياشى _ ج 2، ص 324_ ح 12_ نورالثقلين ج 3 _ص 251_ ح 37_

يہاں ايسى حالت كى تصوير كشى كرنا ہے كہ جس حال ميں اصحاب كہف تھے _
20_عن الصادق (ع) فى قصہ أصحاب الكہف أنّہ قال : لہم فى كلّ سنة نقلتان ينامون سنة أشہر على جنوبہم اليمنى وستہ أشہر على جنوبہم اليسري ...(1)
امام صادق (ع) سے اصحاب كہف كے قصہ كے حوالے سے روايت نقل ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: وہ سال ميں دو مرتبہ پہلو بدلتے تھے چھ ماہ دائيں پہلو پر اور چھ ماہ بائيں پہلو پر سوتے تھے ..."

احكام: 11
اصحاب كہف:

الله تعالى كا ارادہ كا جارى ہونے كے مقامات 18;الله تعالى كے افعال 4، 18
خوف:
اصحاب كہف سے خوف 13،14،15،16 ، 19
روايت: 19،20
طبيعى اسباب:
طبيعى اسباب كا كردار 18
كتا:
كتا پالنے كى تاريخ 12;كتے كا پالنا11;كتے كے احكام 11
گمراہ لوگ:
گمراہ لوگوں كى بہ وقتي10
مشركين:
مشركين كى بہ وقتي10
نظام علل : 18
....

1)_ تفسير قمى _ ج 2،ص 33_ نورالثقلين ج 3، ص 248_ح 29_

وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَاماً فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَداً (۱۹)
اور اسى طرح ہم نے انھيں دوبارہ زندہ كيا تا كہ آپس ميں ايك دوسرے سے سوال كريں تو ايك نے كہا كہ تم نے كتنى مدت توقف كيا ہے تو سب نے كہا كہ ايك دن يا اس كا ايك حصّہ، ان لوگوں نے كہا كہ تمھارا پروردگار اس مدت سے بہتر باخبر ہے اب تم اپنے سكے دے كر كسى كو شہر كى طرف بھيجو وہ ديكھے كہ كون سا كھانا بہتر ہے اور پھر تمھارے لئے رزق كا سامان فراہم كرے اور وہ آہستہ جائے اور كسى كو تمھارے بارے ميں خبر نہ ہونے پائے (19)

1_اصحاب كہف كا نيند سے بيدار ہونے كا واقعہ، حيرت انگيز اور الله تعالى كى تدبير و ارادہ كے تحت تھا _
وكذلك بعثنا ہم
"بعث" اور بيدار كرنے كى نسبت الله تعالى كى طرف دينا مندرجہ بالا نكتہ كو بيان كر رہى ہے _
2_اس طويل مدت ميں اصحاب كہف كى حيرت انگيز نيند اور ان كے جسموں كا صحيح وسالم رہنے كى مانند انكى نيند سے بيداري، الله تعالى كى آيت ونشانى ہے _
وكذلك بعثناہم
"ذلك " كامشاراً اليہ كہ اصحاب كہف كے

بعث اور بيدار ہونے كو جس سے تشبيہ دى گئي ہے_ ان كى طويل نيند اور اس طويل نيند ميں انكے صحيح وسالم رہنے كے

اقدامات ہیں سے مورد نظرجہت تشبیہ جیسا کہ آیت نمبر 17 "ذلك من آيات الله من يہدالله فہوالمہتد" سے معلوم ہوتی ہے یہ واقعات اس بات پر دلیل اور نشانی ہیں کہ اللہ تعالی کی ہدایت بخش امدادیں توحید پرستوں کے لئے ہیں_
3_اصحاب کہف کو بیدار کرنے سے انہیں آپس میں ایك دوسرے سے اپنی نیند کے بارے میں سوالات کرنے کا مناسب موقع فراہم ہوا_
بعثنا ہم ليتساء لو
"ليتساء لوا" میں "لام" بیدار کرنے کے سبب کو بیان کررہا ہے_ اصحاب کہف کے نیند میں جانے اور بیدار کرنے کا مقصد جیساکہ آیت 11، 12 جو کہ آیت 10 پر متفرغ ہیں سے ظاہر ہوتا ہے اس رحمت اور کمال کا عطا کرنا تھا کہ جس کی اصحاب کہف نے درخواست کی تھی لہذا ضروری تھا کہ اللہ تعالی انہیں نیند سے بیدار کرتا تاکہ پوچھ گچھ و غیرہ کرنے سے انہیں اپنے اوپر گذرنے والے واقعات کا علم ہو تا اورا للہ تعالی کی معرفت میں انہیں کمال حاصل ہوتا_
4_اصحاب کہف کے بیدار ہونے کے وقت، ان کا ماحول ان میں سے ایك کے مبہوت ہونے اور گذرے زمان کو جاننے کے لئے دوسروں کے تجسس اور تبادلہ نظر کا باعث بنا _
قال قائل منہم كم لبثتم
5_اصحاب کہف کی نیند ان میں سے بعض کے نزدیك ایك دن اس سے بھی کم وقت پر مشتمل تھي_
قالوا لبثنا يوماً أو بعض يوم
حرف"او" تردید کے لئے ہے اور "يوماً او بعض يوم" میں تردید کی وجہ یہ تھی کہ یہ بات کہنے والے سورج کو دیکھتے ہوئے تردید میں پڑگئے کہ کہا ایك رات ان پر گذر گئي ہے کہ جس کے نتیجہ میں وہ یك دن و رات سوئے ہیں یا وہی دن ہے کہ جس میں انہیں نیند آگئي تو اس بناء پر کلمہ "يوماً" سے مراد ایك دن ورات ہوگا' سوائے غروب سے پہلے کی چند ساعات کہ دن کے ہر لمحہ کو انکی نیند کے شروع کا لمحہ تصور کیاجاسکتا ہے_
6_اصحاب کہف کی بیداری کے بعد ان کی جسمانی کیفیت اس زمانے کی حالت کے ساتھ کہ جب وہ نیند میں چلے گئے تھے مختلف نہ تھي_
قالوا لبثنا يوماً اوبعض يوم
7_ تمام اصحاب کہف کی بیداری ایك ہی وقت ہوئي جب دن کا کچھ باقی رہ گیا تھا _
قالوا لبثنا يوماً اوبعض ...فابعثوا أحدكم
اصحاب کہف کی اپنی نیند کی مدت کے بارے میں گفتگو اور ان کے شہر سے غذالانے کے پروگرام سے مندرجہ بالا نکتہ معلوم ہوتا ہے_
8_اصحاب کہف، اپنی نیند کی دقیق مدت معلوم کرنے سے عاجزتھے_
قالوا لبثنا يوماً أو بعض يوم قالوا ربّكم ا علم بما لبثتم

9_اصحاب کہف میں سے بعض لوگ ،اپنی نیند کی مدت کو مشخص کرنے سے عجز کا اعتراف کرتے ہوئے اسکے کم ہونے کو درست نہیں سمجھتے تھے اور نیند کے بارے میں گفتگو کو بے فائدہ قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فقط اللہ تعالی ہی اس کے صحیح وقت سے آگاہ ہے_
قالوا ربكم أعلم بمالبثتم
کلمہ "ربكم" اس بات پر قرینہ ہے کہ جملہ "ربكم اعلم" کہنے والے وہ افراد نہیں تھے جنہوں نے کہا :"لبثنا يوماً ..."کیونکہ اس صورت کے علاوہ "ربنا" کہنا مناسب تھا درحقیقت انہوں نے اللہ کے آگاہ ہونے کو بیان کرکے اپنے ساتھیوں کے اس اندازے "لبثنا يوماً أو بعض يوم" کو غلط قرا ردیا _
10_اللہ تعالی ، جہان کے واقعات سے سب سے زیادہ آگاہ ہے _
ربّكم أعلم بمالبثتم
جملہ "ربكم أعلم ..." سے مراد اللہ تعالی کے علم کا ان لوگون کے علم سے برتر ہونا ہے کہ جنہوں نے کہا : "لبثنا ..." اور اس علم کو اجمالاً واضح کیا کیونکہ نیند کی مدت کے کم ہونے میں وہ تردید نہیں رکھتے تھے_ لیکن اس کی صحیح مقدار کے اظہار میں متردد تھے_ یہ بھی ممکن ہے کہ کلمہ "اعلم" معنی تفصیل میں استعمال نہ ہوا ہو بلکہ جملہ "ربكم ..." کا معنی یہ ہو کہ ا للہ تعالی تمہاری نیند کی مدت کو جانتا ہے تم نہیں جانتے ہو_

11_اصحاب كہف ،سات افراد سے كم نہ تھے_
قال قائل ...قالوا لبثنا ... قالوا ربكم أعلم
جمع كا صيغہ عربى زبان ميں كم از كم تين افراد پر دلالت كرتا ہے_ آيت شريفہ ميں دو گروہوں نے آپس ميں بات كى ہے_"قالوا لبثنا" ، "قالوا ربكم" اور ايك شخص بعنوان "قائل" ذكر ہوا ہے لہذا يہ سب كم ازكم سات افراد تھے_
12_اصحاب كہف، ذہانت اور فكرى لحاظ سے يكسانںہيں تھے_
قالوا لبثنا ... قالوا ربّكم أعلم
بعض اصحاب كہف كااجمال نظر پر اكتفاء كرنا اور اس كے مطابق جواب دينا اور دوسرے گروہ كا ان كے جواب ميں شك كرنا نيز ان كے كلام ميں اور الله تعالى كے علم كى برترى كا پيش ہونا پہلے گروہ كى نسبت انكى برترى پر دلالت كرتا ہے_
13_الله تعالى كے علم كى برتري، تمام اہل علم پر اسكى ربوبيت كا لازمہ ہے_
ربّكم أعلم
14_بے فائدہ ابحاث سے پرہيز اور ا س كا علم الله تعالى پر چھوڑنے كى ضرورت _
ربكم أعلم بما لبثتم
15_اصحاب كہف اپنى طولانى نيند سے بيدار ہونے كے بعد بھوك محسوس كرنے لگے _
فابعثوا أحدكم بورقكم ... أزكى طعام
16_اصحاب كہف نے بيدار ہونے كے بعديہ پروگرام بنايا كہ وہ غار ميں ہى رہيں اور فقط اپنے ميں سے ايك آدمى كو غذا لانے كے لئے شہر روانہ

353

كريں_
فابعثوا ا حدكم بورقكم ہذہ إلى المدينہ
17_ اصحاب كہف كا غار كى طرف بڑھنا ناگہانى اور غذا ودوسرى ضروريات كى چارہ جوئي كيے بغير تھا_
فابعثوا ا حدكم بورقكم
18_اصحاب كہف اپنى نيند كے غير معمولى ہونے كى طرف متوجہ نہ ہوئے حتّى كہ ان كے ذہنوں ميں ايسا احتمال بھى نہ آيا _
فابعثوا احدكم بورقكم
19_اصحاب كہف كى غار، ان كے رہائشےى شہر سے كچھ فاصلہ پر واقع تھي_
فابعثوا احدكم بورقكم ہذہ إلى المدينہ
"المدينہ" ميں الف و لام عہد ہے _ اصحاب كہف كا پہچانے نہ جانے پر اصرار بتا رہاہے كہ يہ شہر وہ شہر تھا كہ جسميں وہ زندگى بسر كرتے تھے اور اس چيز سے ڈرتے تھے كہ كہيں دشمن كى نظروں ميں نہ آجائيں_
20_الله تعالى پر بھروسہ ركھتے ہوئے اسباب و وسائل سے فائدہ اٹھانے ميں كوئي حرج نہيں ہے_
فابعثوا ا حدكم بورقكم
جس طرح كہ آيت 16 بيان كررہى ہے كہ اصحاب كہف غار ميں داخل ہونے كے وقت الله تعالى كى رحمت اور اپنى مشكلات كے دور ہونے ميں اس كى امداد پر اطمينان ركھے ہوئے تھے ليكن اس كے باوجود اپنے ساتھ سكّے لائے ہوئے تھے اور ان نكے ذريعے كچھ خريدنے اور اپنى ضروريات كو پورا كرنے كا ارادہ ركھے ہوئے تھے_لہذا كہاجاسكتا ہے كہ الله تعالى پر اعتماد كرنے كا مطلب يہ نہيں كہ انسان مادى وسائل كو ترك كردے_
21_اصحاب كہف كى طويل نيند كے بعد ان كا حافظہ ، فكر و عزم كى طاقت اور اعضائے ہاضمہ باقى اور صحےح وسالم تھے_
فابعثوا ا حدكم بورقكم
22_خريدار كى جانب سے وكالت جائز ہے _
فابعثوا ا حدكم بورقكم
جملہ "فابعثوا ..." اگر چہ اصحاب كہف كا كلام ہے اور پيغمبروں سے ہٹ كر عام لوگوں كى گفتگو حكم شرعى كے استنباط كے لئے فائدہ مند نہيں ہے_ ليكن بات كو قرآن مجيد ميں ان كى تعريف ومدح كے عنوان سے بيان كيا جانا اس كے جواز اور

صحےح ہونے كو بيان كر رہا ہے_
23_اصحاب كہف كے معاشرہ ميں اقتصادى معاملات ميں سكہ اور چاندى كے سكّے كا رواج تھا_
بورقكم ہذہ
"ورق" چاندى اور درہم (چاندى كے سكے) كو كہاجاتاہے_ (مصباح)
24_جنس اور مال كى مقدار كا مشخص نہ ہونا، وكالت كے صحيح ہونے سے مانع نہيں ہے _
فابعثوا ... فليا تكم برزق منہ

25_اصحاب كہف آپس ميں مكمل توافق اور گہرے تعلقات ركھتے تھے _
بورقكم ہذہ
"ورقكم" ميں سكہ سرمايہ كى تمام افراد كى طرف نسبت، مندرجہ بالا نكتہ كيلئے حاكى ہے_
26_مواسات اور اموال ميں مل جل كر فائدہ اٹھانا الہى لوگوں كے پسنديدہ اوصاف ميں سے ہے_
بورقكم ہذہ
27_اصحاب كہف نے جن سكّوں كو غذا لانے كے لئے منتخب كيا يہ وہ چاندى كے سكّے تھے جو غار ميں داخل ہونے كے زمانہ ميں ان كے ساتھ تھے_
بورقكم ہذہ
"ہذہ" سے اس چيز كى طر ف اشارہ ہے كہ جو موجود اور معلوم ہو كہاجاتا ہے كہ اصحاب كہف كا معمول كے مطابق پروگرام بنانا بتا تا ہے كہ سكہ كى جنس ميں بھى تبديلى واقع نہيں ہوئي تھي_
28_غذا بيچنے والى بہت سى دوكانوں كو چيك كرنا اور ان ميں سے پاكيزہ اور مناسب غذا كا انتخاب ، اصحاب كہف كى اپنے خصوصى نمائندہ سے فرمائشے تھي_
فلينظر أيّها أزكى طعام
"زكاۃ" ("ازكى " كا مصدر) "طہارت" اور "صلاح" كے معنى ميں ہے_(لسان العرب)
"ايّھا" ميں ضمير كا مرجع "المدينہ" ہے اور اس سے مراد (طريقہ استخدام كے ساتھ) شہرمدينہ كے مكانات ہيں_
29_پاكيزہ ترين غذائوں سے غذا كھانے ميں پابند رہنا توحيد پرستوں كى زندگى كا پسنديدہ اور مرغوب قانون ہے_
فلينظر ايّها أزكى طعام
30_اصحاب كہف نے اپنے خصوصى نمائندہ سے چاہا كہ غذا خريدتے وقت ان كے كھانے كى مقدار پر اكتفاء كرے _
فليا تكم برزق منہ
"رزق" سے مراد وہ كھانا ہے جو كھاياجاسكے_ (مفردات راغب)
"منہ" ميں ابتداء ياء تبعيض كے لئے ہے اور جملہ "فليا تكم برزق منہ" كا معنى يہ ہے كہ اس قدر غذا خريدى جائے جسے يہ افراد كھاليں اور ان كے استعمال كى مقدار كے مطابق ہو_
31_بيچنے والوں كے ساتھ شائستہ اور نرم رويہ اختيار كرنے اور ان كى تجسس كى حس نہ ابھارنا ' اصحاب كہف كى اپنے خصوصى نمائندے كو نصيحت_
وليتلطّف
"تلطّف" سے مراد نرمى ہے _(مصباح) جملہ "ليتلّف ..." كا جملہ "لايشعرنّ ..." سے رابط يہ نكتہ بتلا تا ہے كہ بيچنے والوں كے ساتھ نرم رويہ ان كا اصحاب كہف كے وجود سے آگاہ ہونے سے مانع ہے_
32_شہر كے رہنے والوں ميں سے كوئي بھى غار ميں رہنے والوں كے مخفى مقام سے آگاہ نہ ہونے پائے اصحاب كہف كى اپنے نمائندہ كو خصوصى تاكيد تھي_
ولا يشعرنّ بكم احد

33_اصحاب كہف، لوگوں سے اپنے مخفى مقام سے آگاہ ہونے كے بارے ميں پريشان اور خوف زدہ تھے _لہذا وہ پہلے ہى سے اس چيز كے ظاہر ہونے كو روكنے كے لئے كوشش كر رہے تھے_

ولايشعرنّ بكم احد
34_احتمالی خطرات کے جاننے اور ان کا مقابلہ کرنے اور دشمنوں کی طرف سے ضرر سے بچنے کے لئے کوشش کرنا ضروری ہے_
ولا يشعرنّ بكم احد
25_مؤمنين کی راز داري، دشمن کے مد مقابل دفاعی امن کے حوالے سے اہم اصول ہیں_
ولا يشعرن بكم احد
36_ذمہ داری لینے والوں کو ان کے عہد اور معاشرتی مقام کے حوالے سے درپیش خطائیں اور خطرات سے آگاہ کرنے کاضروری ہونا _
وليتلطّف ولا يشعرنّ بكم احداً ...

356

إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذاً أَبَداً (۲۰)
یہ اگرتمھارے بارے میں باخبر ہوگئے تو تمھیں سنگسار کردیں گے یا تمھیں بھی اپنے مذہب کی طرف پلٹالیں گے اور اس طرح تم کبھی نجات نہ پاسکو گے (20)

1_اصحاب کہف، اپنے آپ کو کفار کے ہاتھوں قيدي ہوجانے کی صورت میں سنگسار ہوتا یاآئین

357
شرك کو قبول کرنے پرمجبورہوتا دیکھ رہے تھے_
انّہم ان یظہروا علیکم یرجموکم أو یعیدوکم فی ملّتہم
"ملّة" سے مراد دین اور آئین ہے اور جملہ "یعیدوکم فی ملّتہم" یعنی "تمہیں اپنے دین او ر آئین کی طرف پلٹادیں گے"_
2_اصحاب کہف کے زمانہ مینشرك کے آئین سے منہ پھیرنے کی سزا سنگسار ہونا تھا_
إنّہم ان یظہروا علیکم یرجموکم
"رجم" کے ذکر شدہ معانی میں ایك معنی سنگسار کرنا ہے_
3_اصحاب کہف کے زمانہ میں مشرکین، توحید پرستوں کے شرك کی طرف مکمل طور پر پلٹنے کی صورت میں ان کی سزا کو نظر انداز کردیتے _
یرجموکم أو یعیدوکم فی ملّتہم
اصل میں فعل "یعیدوکم " کے لئے حرف "الي" کو استعمال کرنا چاہیے لیکن اس کی جگہ حرف "في" کا آنا بتا رہا ہے کہ اگراصحاب کہف مکمل طور پر شرك اختیار کرلیں اور شرك کے خلاف کوئي بات یا فعل انجام نہ دیں تو مشرکین انہیں سنگسار کرنے سے چشم پوشی کرلیں گے _
4_توحید پرستوں کو چاہیے کہ اپنے آپ کو ایسے ماحول یا حالات سے دوچار نہ کریں کہ وہ پھر اپنے ایمان کی حفاظت پر

قادر نہ ہوں _
أنّہم إن يظہروا عليكم ... يعيدوكم فی ملتہم
5_ہر ايسے قدم اٹھانے سے پرہيز ضروری ہے كہ جو انسان كے كفار و مشركين كے جال ميں پھنسنے كا باعث ہو _
وليتلطّف ولا يشعرنّ بكم احداً إنہم إن يظہروا عليكم
جملہ "إنہم ان يظہروا ..." اصحاب كہف كی ان نصيحتوں كے لئے علت ہے كہ جو پچھلی آيت ميں ذكر ہوئيں ہےں انہوننے كفار كے ہاتھوں قيد ہونے سے بچنے كے لئے اپنے نمائندہ كو نصيحت كی كہ نرم رويہّ اختيار كرنا اور راز كو فاش نہ كرنا_
6_اصحاب كہف كا معاشرہ، اپنے باطل عقائد كے دفاع ميں متعصب اور شدت سے عمل كرنے والا تھا_
إنّہم إن يظہروا عليكم يرجموكم أو يعيدوكم فی ملّتہم
7_اصحاب كہف كی زندگی كے زمانہ ميں ايك ظالم اور آمرانہ حكومت تھی _
إنّہم إن يظہروا عليكم يرجموكم أو يعيدوكم فی ملّتہم
8_مشركين، كبھی بھی فلاح نہ پاسكيں گے_
ولن تفلحوا إذاً أبد
9_اپنے اختيار سے كيے گئے كاموں كے نتيجہ ميں ايسے مرحلہ تك پہنچنا كہ شرك كو قبول كرنے پر مجبور ہوجائے يہ كاميابی كے لئے مانع ہے_
اويعيدوكم فی ملّتہم ولن تفلحوا إذاً أبد
يہ تو واضح ہے كہ انسان اضطراری حالت ميں شرك كا اظہار كرسكتا ہے _ ليكن اصحاب كہف اسے شرك اختيار كرنے كا جواز نہيں جانتے تھے كيونكہ وہ ايسے اضطراركی بات كر رہے تھے كہ جو

358

ممكن تھاان كے اپنے افراد كی بے احتياطی كی وجہ سے حاصل ہو_
10_اصحاب كہف، كفار كے ہاتھوں پكڑے جانے كی صورت ميں اپنے سنگسار ہونے كے آئين شرك كے قبول كرنے پر ترجيح ديتے تھے_
يرجموكم أو يعيدوكم فی ملّتہم ولن تفلحوا إذاً أبد
جملہ "ولن تفلحوا ..." كا "يعيدوكم" سے رابطہ يہ بتا رہا ہے كہ اصحاب كہف فقط شرك اختيار كرنے اور اپنی قوم كے دين كی طرف پلٹنے كو كاميابی كی راہ ميں ركاوٹ سمجھتے تھے جبكہ سنگسار ہونے كی صورت ميں ان كا يہ نظريہ نہيں تھا_
11_اصحاب كہف، مشركين كے دين كو مجبوری سے قبول كرنے كی صورت ميں اپنے ليے شرك سے فرار كی تمام راہوں كو مسدود ديكھ رہے تھے_
أو يعيدوكم فی ملتہم ولن تفلحوا إذاً ابد
يہاں "فلاح" سے مراد مقام كی مناسبت سے شرك سے رہائي و نجات ہے_
12_اصحاب كہف،ارتداد اور دوبارہ شرك كی طرف پلٹنے كو بہت بڑا گناہ اور سعادت جاودانی كے لئے ركاوٹ سمجھتے تھے _
أو يعيدوكم فی ملّتہم ولن تفلحوا إذاً ابد
13_اصحاب كہف، اپنی نيند كی مدت سے مكمل طور پر بے خبر تھے_
إنہم إن يظہروا ... ولن تفلحوا إذاً أبد
واضح سی بات ہے كہ اگر اصحاب كہف اپنی نيند كے زمانے سے چند صديوں كے گزرنے كا احتمال ركھتے تو يقينا انقلاب زمانہ كا بھی احتمال ركھتے اور اجتماعی صورت حال اپنے زمانے كی صورت حال جيسا فرض نہ كرتے_
14_مرتدين، ہميشہ كے لئے فلاح سے محروم ہيں_
ا و يعيدوكم فی ملّتہم ولن تفلحوا إذاً أبد
15_فلاح، صرف الله واحد پر ايمان ركھنے كی صورت ميں ہے_
ا و يعيدوكم فی ملّتہم ولن تفلحوا إذاً أبد

ارتداد:
ارتداد كے آثار 12
اصحاب كہف:
اصحاب كہف اور ارتداد 3;اصحاب كہف اور شرك 11،12;اصحاب كہف كا ايمان 10; اصحاب كہف كا شرك كى طرف مجبور كيا جانا 1،; اصحاب كہف كا قصہ 1،3، 10،11، 12 ، 13 ; اصحاب كہف كى بے خبرى 13;اصحاب كہف كى پيشگوئي 11;اصحاب كہف كى رائے 1،12 ; اصحاب كہف كى سعادت سے مانع 12; اصحاب كہف كى معافى كى شرائط 3;اصحاب كہف كى نيندكى مدت 13; اصحاب كہف كے زمانہ ميں باطل عيقدہ 16; اصحاب كہف كے زمانہ ميں توحيد پرستوں كى سزا 25;اصحاب كہف كے زمانہ ميں شرك كى مخالفت كى سزا 2;اصحاب كہف كے زمانہ كے لوگوں كا تعصب 6;اصحاب كہف كے زمانہ كى حكومت 7;اصحاب كہف كے زمانہ كے مشركين 3;اصحاب كہف كے سنگسار ہونے كا خطرہ 1
ايمان :
ايمان كى حفاظت كى اہميت 4

359

توحيد:
توحيد كے آثار 15
حكومت:
ڈكٹيڑ حكومت 7
سزا:
شرك پر سزا كو ترجيح 10
سنگسار :
اصحاب كہف كے زمانہ ميں سنگسار 2
شرك:
جبرى شرك 9;شرك سے نجات 11;شرك كے آثار9
ظالمين : 7
كاميابى :
كاميابى سے محرومين8،14;كاميابى سے موانع 9;كاميابى كے اسباب 15
كفار :
كفار كى سازش سے پرہيز 5
گناہان كبيرہ :12
مرتد:
مرتد كا محروم ہونا 14
مشركين:
مشركين كى سازش سے پرہيز 5;مشركين كى شقاوت 8
موحدين:
موحدين كى ذمہ دارى 4

وَكَذَلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَاناً رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِداً (٢١)
اور اس طرح ہم نے قوم كو ان كے حالات پر مطلع كرديا تا كہ انھيں معلوم ہوجائے كہ اللہ كا وعدہ سچّا ہے اور قيامت ميں

كسى طرح كا شبہ نہيں ہے جب يہ لوگ آپس ميں ان كے بارے ميں جھگڑا كر رہے تھے اور يہ طے كر رہے تھے كہ ان كے غار پر ايك عمارت بنادى جائے_ خدا ان كے بارے ميں بہتر جانتا ہے اور جو لوگ دوسروں كى رائے پر غالب آئے انھوں نے كہا كہ ہم ان پر مسجد بنائيں گے (21)

1_اصحاب كہف كا مقام، ان كے پوشيدہ ركھنے كي كوشش كے باوجود ظاہر ہوگيا اور لوگ انہيں

ديكھنے كے لئے وہاںپہنچنے لگے_
وكذلك ا عثرنا عليہم ليعلمو
2_اصحاب كہف، كے مخفى مقام كا لمبى مدت پوشيدہ رہنے كے بعد ظاہر ہونا،الله تعالى كى آيت اور نشانى تھا_
وكذلك اعثرنا عليہم
"ذلك" اصحاب كہف كى طولانى نيند اور ان كا صحيح وسالم رہنا اور ان كے بيدار ہونے كى طرف اشارہ ہے اور لوگوں كو اس امر سے آگاہ كرنے كو اس سے تشبيہ دى گئي ہے _ يہاں تشبيہ كى جہت جس طرح كہ پچھلى آيات سے معلو م ہوتا ہے يہ واقعات اس بات كى علامت ہيں كہ الله تعالى موحدينكى راہ ہدايت ميں امداد كرتا ہے_
3_لوگوں كا معمولى سى كوشش كئے بغير، اصحاب كہف كے مخفى مقام سے آگاہ ہوجانا، الله تعالى تدبير و ارادہ كے تحت تھا_
اعثرنا عليہم
"عثور" كا حقيقى معنى سقوط ہے اور اس كا مجازى معنى يعنى بغير جستجو كيے كسى چيز سے آگاہ ہونا ہے_ (مفردات راغب سے اقتباس) اس صورت ميں جملہ "اعثرنا عليہم" ميں اعثرنا الناس عليہم" مقدر ہے يعني" ہم نے لوگوں كو بغير اس كے وہ كہ جستجو كريں اصحاب كہف كے حالات سے آگاہ كيا"_
4_اصحاب كہف كے نمائندہ كا زمانہ قديم كے سكہ كے ساتھ شہرميں آنا، ان كى داستان كے ظاہر ہونے كا سبب بنا تھا _
فابعثوا ا حدكم بورقكم ہذہ ... وكذلك اعثرنا عليہم
5_اصحاب كہف كو ظاہر كرنا اور ان كى نيند اور بيدارى كے رازسے پردہ اٹھانا،الله تعالى كے وعدوں كى حقانيت پر لوگونكے علم كا موجب بنا _
وكذلك ا عثرنا عليہم ليعلموا أنّ وعداللّہ حقّ
"ليعلموا" مينضمير فاعل سے مراد وہ مفعول محذوف ہے كہ جو "اعثرنا" كے لئے منتخب ہوا ہے _ يعنى "اعثرنا الناس ليعلموا"
6_اصحاب كہف، ايسے توحيد پرستوں كا نمونہ ہيں كہ جن كے بارے ميں الله تعالى كے وعدے پورے ہوئے _
ليعلموا ان وعداللّہ حق
وہ لوگ جنہوں نے اصحاب كہف كا مشاہدہ كيا اس آيت كے ذيل كے مطابق ايسے لوگ تھے كہ جنہوں نے الله تعالى كى ربوبيت كو قبول كياہوا تھا اصحاب كہف كا ان لوگوں پرظاہر كيا جانا ہو سكتا ہے الله تعالى كى وعدہ شدہ امداد كا حقيقى نمونہ پيش كرنا تھاتاكہ لوگ ان كا مشاہدہ كرتے ہوئے الله تعالى كے وعدوں كى حقانيت كو جان ليں_
7_الله تعالى كے وعدوں كا پورا ہونا يقينى اور ناقابل تخلّف ہے_
أنّ وعدالله حق
8_قيامت كا بپا ہونا ايسى حقيقت ہے كہ جس ميں كسى قسم كے شك كى گنجائشے نہيں ہے_
وأنّ الساعة لاريب فيہ

جملہ "لاريب فيہا" ايك جملہ خبريہ ہے كہ اس سے نہى ميں مبالغہ كا ارادہ كيا گيا ہے يعنى قيامت كے بارے ميں شك نہيں كرنا چاہيے _ كيونكہ قيامت كے موضوع ميں شك كى گنجائشے نہيںہے_
9_اصحاب كہف كى داستان، معاد كى حقانيت پر دليل اور اس كے حوالے سے شك وترديد كے اسباب كو ختم كرنے والى ہے_

وكذلك اعثرناعليہم ليعلموا ... أنّ الساعة لاريب فيه
"ساعة" يعني" وقت كا كچھ حصہ" يہ كہ قيامت كو "ساعة" سے تعبير كيا گيا ہے اسى لئے كہ وہ وقت كے كچھ حصے كى مانند ہے كيونكہ قيامت ميں حساب وكتاب كا مرحلہ بہت جلد انجام پائے گا_(مفردات راغب)
10_"ساعة" قيامت كے ناموں ميں سے ہے_
أن الساعة لاريب فيه
11_موت اوروز قيامت، حشر، نيند اور بيدارى كى مانند ايك چيز ہے_
ليعلموا ... أنّ الساعة لاريب فيها_
اصحاب كہف كى نيند اور چند صديوں كے بعد ان كا بيدار ہونا اور قرآن كا معاد كى حقانيت بيان كرنے كے لئے اس واقعہ كو گواہ قرار دينا اس دعوى پر دليل ہے كہ موت نيند كى مانند ہے اور قيامت ميں حشر نيند سے بيدارى كى مانند ہے_
12_عالم غيب كے متعلق حقائق كو عالم محسوس كى اشياء كى مدد سے سمجھانا، ايك مفيد روش اور اسلوب قرآن ہے_
ا عثرناعليہم ليعلموا ... أنّ الساعة لاريب فيها _
اصحاب كہف كى ايك طويل مدت نيند كے بعد بيدارى كو واضح كرتے ہوئے معاد كى حقانيت كى تعليم دينا مندرجہ بالا مطلب كو واضح كر رہا ہے_
13_الله تعالى كے وعدونكى حقانيت پر يقين اور معاد پر عقيده، ايك الہى فرض ہونے كے ساتھ ساتھ ايك عظيم معرفت بھى ہے_
ا عثرناعليہم ليعلموا أنّ وعدالله حق وأنّ الساعة لاريب فيها_
14_الله تعالى كى تدبيريں اور افعال،با مقصداور غرض كے ساتھ ہيں _
ا عثرناعليہم ليعلموا انّ وعدالله حق و انّ الساعة لا ريب فيہ
15_دينى عقائد و نظريات كى اساس ،علم وآگاہى پر ركھنا كى ضرورى ہے_
اعثرناعليہم ليعلمو
جس طرح كہ ذيل آيت سے معلوم ہوتا ہے كہ وہ لوگ كہ جنہيں الله تعالى نے اصحاب كہف كى داستان سے آگاہ فرمايا تھا وہ الله تعالى كى ربوبيت كا اعتقاد ركھتے تھے اور اس كے لئے سجده ريز تھے_ اصحاب كہف كو ان كے سامنے پيش كركے انہيں علم ويقين كے مرحلہ تك پہنچانا بتا تا ہے كہ توحيد پرستوں كے لئے يہ مرحلہ كس قدر ضرورى ہے_

16_معاد اور قيامت كا برپا ہونا الله تعالى كا بر حق اور نہ بدلنے والا وعده ہے_
ليعلموا ا نّ وعدالله حق وأنّ الساعة لا ريب فيه
"أنّ الساعة ..." كى عبارت ممكن ہے كہ "أن وعدالله حق" كى عبارت كى تفسير كر رہى ہو _
17_اصحاب كہف كے مقام كو كشف كرنے والے ، درحقيقت معاد كے حوالے سے لڑائي جھگڑے ميں پڑے ہوئے تھے_
ا عثرنا عليہم ... إذ يتنازعون بينہم أمرہم
"إذ" ،"اعثرنا" كے لئے ظرف ہے لہذا آيت سے مرا ديہ ہے كہ لوگ اس وقت اصحاب كہف كے بارے ميں مطلع ہوئے جب وہ اپنے امور ميں سے كسى پر اختلاف كر رہے تھے يہاں "ان الساعة لاريب فيها" كے قرينہ سے ان كے امر سے مراد قيامت كا برپا ہونا ہے اور "امرہم" ميں ضمير سے مراد وہ لوگ ہيں كہ جو اصحاب كہف كے بارے ميں مطلع ہوئے_
18_الله تعالى نے لوگوں كے قيامت كے حوالے سے اختلاف ونزاع كے زمانہ ميں اصحاب كہف كو نيند سے بيدار كيا_
ا عثرناعليہم ... إذيتنازعون بينہم أمرہم_
19_اصحاب كہف كے شہر ميں رہنے والے بعض لوگ، ان كے بيدار ہونے كے زمانہ ميں معاد كے برحق ہونے كا عقيده ركھتے تھے _
اعثرنا عليہم ...اذ يتنازعون بينہم أمرہم
20_اصحاب كہف كى كئي سالوں پر مشتمل طويل نيند كے دوران وجود ميں آنے والے معاشرے اپنے عقائد ميں اہم تبديليوں كا شكارتھے_
اذ يتنازعون بينہم أمرہم
جس معاشره سے اصحاب كہف جدا ہوئے تھے اس پر حاكم ايسے مشرك افراد تھے جو توحيد پرستوں كو مٹانے ميں لگے

ہوئے تھے_ ليكن ان كى بيدارى كے زمانہ ميں معاد پر عقيده اور اس كے بارے ميں بحث ومناظره كا لوگوں ميں مكمل رواج تھا اور حكومتى فضا بھى مؤمنين كے حق ميں ہموار تھي_

21_اصحاب كہف كى بيدارى اور ان كى حقيقت اور ان كے اہداف كے بارے ميں لوگوں كے درميان تنازع كا زمانہ ايك ہى تھا_

ا عثرناعليہم ... إذيتنازعون بينہم أمرہم

"ربہم أعلم بہم" كے قرينہ سے كہہ سكتے ہيں كہ لوگوں كا تنازع اصحاب كہف كے بارے ميں تھا اور قرينہ "يتنازعون" مضارع ہونے كى دليل بتاتى ہے كہ يہ پرانا تنازع ان كے مشاہده كرنے كے باوجود ختم نہ ہوا بلكہ لوگوں كے ايك گروه نے ان كى صحيح شناخت كو الله تعالى پر جھوٹ ديا تھا اور ان كى حقيقى شناخت پيدا كرنے سے عاجزى كا اظہار كيا تو اس صورت ميں "امرہم" كى ضمير اصحاب كہف سے متعلق ہوگي_ "فقالوا" ميں حرف "فا" بھى اس احتمال كى تائيد كر رہا ہے _

22_اصحاب كہف كى داستان، ان كے شہر كے رہنے والوں كے درميان ايك يادگار واقعہ اور ان كے مختلف نظريات و آراء كا مركز تھي_

اذ يتنازعون بينہم أمرہم

23_اصحاب كہف، لوگوں سے ملاقات كرنے كے بعد اسى غار ميں بے جان جسموں كى شكل ميں تبديل ہوگئے _

فقالوا ابنوا عليہم بنيان

24_اصحاب كہف كى اقامت گاه كو كشف كرنے كے بعد لوگوں كا ان كى موت كے حوالے سے مطمئن ہوجانا _

فقالوا ابنوا ... لنتّخذنّ عليہم مسجد

اصحاب كہف سے ملنے والوں نے ان كى ملاقات كے بعد جو مصّمم اراده كيا (ابنوا عليہم ...) اس سے حكايت كر رہا ہے كہ وه ان كى موت كے حوالے سے مطمئن ہوگئے تھے_

25_اصحاب كہف سے ملاقات كرنے والے سب اس بات پر متفق ہوگئے كہ ان كے اجساد كى حفاظت كے لئے عمارت بنائي جائے_

فقالوا ابنوا عليہم ... لنتخذن عليہم مسجد

26_اصحاب كہف كوكشف كرنے والوں نے انكى اقامت گاه پر ايك عام سى عمارت يا مسجد بنانے ميں اختلاف كيا_

فقالوا ابنوا عليہم بنياناً ...قال الذين ... لنتخذن عليہم مسجد

27_اصحاب كہف كا ديدار كرنے والے كچھ افراد نے دوسروں كو ان كى اقامت گاه پر ايك عام سى عمارت بنانے كى تشويق دلائي_

فقالوا ابنوا عليہم بنياناً ربہم أعلم بہم

جملہ "قال الذين غلبوا ..." اسى آيت كے ذيل ميں اس بات پر قرينہ ہے كہ فقط بعض ديدار كرنے والوں نے ايك عام سى عمارت بنانے كا مشوره ديا تھا، "بنياناً" كا نكره ہونا، بتا تا ہے كہ انہيں عمارت كى كيفيت و نوعيت سے كوئي مطلب نہ تھا_

28_اصحاب كہف سے بعض ملنے والوں نے ان كے واقعہ كو مبہم اور خود كو اس كے تجزيہ سے عاجز پايا_

فقالوا ابنوا عليہم بنياناً ربّہم أعلم بہم

جملہ "ربہم أعلم بہم" بتا تا ہے كہ اس جملہ كو كہنے والے، اصحاب كہف كى داستان كى حقيقت تك نہ پہنچ سكے اور انہوں نے علم كو الله تعالى پر موكول كر ديا_

29_اصحاب كہف كى داستان ميں كچھ افراد كا ابہام ان كا معمولى عمارت بنانے كى تجويز پراكتفا كرنے اور اس كى تعمير ميں حصہ نہ لينے پر دليل ہے_

فقالوا ابنوا عليہم بنياناً ربہم أعلم بہم قال الذين غلبوا على أمرہم لنتّخذنّ عليہم مسجد

"ابنوا" ميں ضمير غائب اور "لنتخذن" ميں ضمير متكلم كا استعمال ،مشوره دينے والوں كے دو گروہوں كى طرف اشاره كر رہا ہے _ پہلے گروه نے اسے دوسرے گروه كى ذمہ دارى سمجھى اور دوسرے نے اپنے آپ كو اس كام كے لئے ذمہ

دار جانا _ "فقالوا" میں حرف "فا" یہ بتا رہا ہے کہ حاضرین کا عمارت بنانے کے اہداف میں اختلاف کا سرچشمہ ان کا داستان کی حقیقت میں اختلاف تھا_
30_اصحاب کہف کی داستان کی حقیقت پر اللہ کے علم کی برتری کا اعتراف وہ لوگ کر رہے تھے جو خود واقعہ کی حقیقت کو پانے سے عاجزی کا اظہار کر رہے تھے_
فقالوا ابنوا علیہم بنیاناً ربہم أعلم بہم
31_اصحاب کہف سے ملنے والے، اللہ تعالی کی ربوبیت اور سب پر اسکے علم کی برتری کا عقیدہ رکھتے تھے_
فقالوا ... ربّہم أعلم بہم
32_بعض منکرین معاد، اصحاب کہف کی داستان کو مختلف جہات سے نہ سمجھنے کی بناء پر اسے معاد کے ممکن ہونے پر دلیل نہ سمجھتے ہوئے اپنے پچھلے شك و تردید پر باقی رہے _
لیعلموا ... أنّ الساعة لاریب فیھا ... ربہم أعلم بہم
اگر سب ملنے والوں کے لئے اصحاب کہف کی زیارت معاد پر ایمان کی تقویت کا باعث ہوتی تو یہ مناسب نہ تھا کہ وہ کہیں "ربہم" بلکہ کہنا چاہئے تھا "ربّنا" اور اصحاب کہف کے موضوع کے حوالے سے بے خبری کا اظہار نہ کرتے_
33_اصحاب کہف کو درك کرنے والے ایك گروہ نے اپنے رقیبوں کو ایك طرف ہٹاتے ہوئے، اصحاب کہف کے امور کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھالي_
قال الذین غلبوا علی أمرہم
"امرہم " میں ضمیر کا تعلق اصحاب کہف سے ہے اور جملہ "قال الذین ..." کا مطلب یہ ہے کہ ایك گروہ نے اصحاب کہف کے امور کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لے لی اور مسجد کا بنانا اپنی ذمہ داری قرار دیا_
34_اصحاب کہف کی اقامت گاہ کی ذمہ داری لینے والے، اصحاب کہف کو اہل عبادت خداوند اور انکے مقام کو مقدس مقام سمجھتے تھے_
قال الذین غلبوا علی أمرہم لنتخذن علیہم مسجد
مسجد بنانے کا عزم بتا رہا ہے کہ مسجد بنانے والے، اصحاب کہف کو مسجد کے ساتھ ہم آہنگ سمجھتے تھے اورانہیں اہل عبادت و مسجد کے عنوان سے پہچا نتے تھے تو ان کی آرام گاہ کو مسجد بنانے کے لائق سمجھناگویا اس جگہ کے مقدس ہونے کے ان کے عقیدہ کو بتا رہا ہے_
35_اصحاب کہف کی آرامگاہ کے سرپرستوں نے اللہ تعالی کی عبادت کی غرض سے غار کی فضاء میں مسجد بنانے کی ٹھان لی _
قال الذین غلبوا علی أمرہم لنتخذن علیہم مسجد
پہلے گروہ کی تعبیر میں "ابنوا" کا آنا بتا رہا ہے کہ وہ دوسروں کو یہ کہہ رہے تھے اورخوداپنے مشورہ میں عملی طور پر حصہ نہیں لینا چاہتے تھے_ لیکن

دوسراے گروہ ضمیر متکلم "لنتخذنّ" کو استعمال کرتے ہوئے کہ جوبنفس نفیس مسجد بنانے کے سلسہ میں ان کے پختہ عزم کو بیان کررہی ہے_"إتخاذ مسجد" کی تعبیر سے یہ بھی اعلان کر رہے ہیں کہ وہ خود بھی وہاں عبادت کریں گے_
36_غار میں مسجد بنانے والوں کے مقاصد میں سے ایك مقصد یہ بھی تھا کہ اصحاب کہف کی داستان اور واقعہ کو زندہ رکھا جائے _
لنتخذن علیہم مسجد
"علیہم" کی قید اس نکتہ کو بیان کر رہی ہے کہ اس مقام پر مسجد بنانے کا مشورہ ان کی یاد باقی رہنے کے لئے دیا گیا تھا_
37_اصحاب کہف کے بیدار ہونے کے زمانہ میں مسجد کا وجود اور اس کی عظمت _
لنتخذن علیہم مسجد
38_صالحےن کی آرامگاہ اور مزار پر مسجد بنانا جائز ہے اور ان کی قبر کے قریب عبادت کرنا درست ہے_
لنتخذن علیہم مسجد
جب بھی قرآن گذشتہ معاشروں اور ادیان سے کوئي بات یا فعل اس طرح نقل کرے کہ جس سے انکی تعریف اور ان پر اللہ کی خاص عنایت کا پتا چلے تو معلوم ہوگا قرآن نے اس گفتار یا کردارکو صحیح و پسندیدہ شمار کیا ہے_

39_توحیدپرست لوگ ،دین اور الہی نظریہ کی ترویج کے لئے ہر مناسب موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں_
قال الذین غلبوا علی أمرہم لنتّخذنّ علیہم مسجد
40_اصحاب کہف کی داستان کا ظاہر ہونا، توحےد پرستوں اور معاد پر عقیدہ رکھنے والوں کے موقف کو مضبوط کرنے کا سبب بنا_
اذ یتنازعون ... قال الذین غلبوا علی أمرہم
لوگوں کے درمیان جو چیز مورد نزاع اور اختلاف تھی اس کے بارے میں دو احتمال
بیان ہوئے ہیں :
اگر "اذیتنازعون ..." سے مراد ان کا معاد پر اختلاف تھا تو "الذین غلبوا ..." لوگوں کا وہ گروہ ہوگا کہ جنہوں نے معاد کو قبول کیا ہوا تھا اور اصحاب کہف کے بیدار ہونے سے انہیں اپنے دشمن کے مد مقابل محکم ومحسوس دلیل ہاتھ آگئي تھي_
41_غیر موحدین آیات الہی کو مٹانے اور اسے غیر اہم اور بے مقصد واقعہ میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے تھے_
فقالوا ابنواعلیہم بنیاناً ... قال الذین ... لنتّخذنّ علیہم مسجد
مندرجہ بالا مطلب اس اساس پر ہے کہ کلمہ "ربہم" کہنے والوں کے عقیدہ کے مطابق یہ اصحاب کہف کے ربّ کا دوسروں کے رب کے درمیان فرق ہونے کو بتا رہاہو_ کیونکہ اگر یہ بات نہ ہو تو"ربنا" کہنا مناسب تھااس لئے یہ کہنے والے توحید پرست نہ تھے اور ایسی تجویز دینا چاہتے تھے جس میں کہ توحید کا نام و نشان نہ ہو_

42_بعض مقامات،پاکیزہ، مقدس اور مقام عبادت کے ساتھ خاص ہونے کی لیاقت کے حامل ہیں _
لنتّخذنّ علیہم مسجد
43_صالحین اور الہی لوگ، موت کے بعد بھی احترام کے لائق ہیں اور ان کی آرامگاہ ایك عظےم منزلت کی حامل ہے_
لنتخذن علیہم مسجد

احکام: 38
اصحاب کہف:
اصحاب کہف کا قصہ 1،4،17، 18، 19، 21، 23،25، 26، 27، 28، 29، 30 ،33، 35; اصحاب کہف کو پانے والوں کا عجز 28،30; اصحاب کہف کو پانے والوں کا عقیدہ 31;اصحاب کہف کو پانے والوں کا پیشکش 25،27;اصحاب کہف کو پانے والوں کی ذمہ داری 33 ;اصحاب کہف کو درك کرنے والوں کا اقرار 28،30;اصحاب کہف کو درك کرنے والوں کی فکر28;اصحاب کہف کو درك کرنے والوں مین اختلاف 26; اصحاب کہف کی بیداری کا زمانہ 21;اصحاب کہف کی عبادات 34;اصحاب کہف کی غار کا ظاہر ہونا 21 ،24 ; اصحاب کہف کی غار کو ظاہر کرنے کی وجہ 3;اصحاب کہف کی غار کو کشف کرنے والوں میں جھگڑا17;اصحاب کہف کے زمانہ میں مسجد37; اصحاب کہف کی غار کے سرپرستوں کے مقاصد36;اصحا ب کہف کے ظاہر ہونے کے آثار5،40;اصحاب کہف کی غار میں عمارت بنانا25،26،27،29;اصحاب کہف کی غار میں مسجد بنانا26،35; اصحاب کہف کی غار میں مسجد بنانے کا فلسفہ 36;اصحاب کہف کی نیند نے دوران معاشرہ میں تبدیلیاں20;اصحاب کہف کی موت 23،24;اصحاف کہف کے زمانہ کے لوگوں کا عقیدہ24;اصحاب کہف کے زمانہ میں مسجد37;اصحاب کہف کے زمانہ میں معاد پر ایمان لانے والے19;اصحاب کہف کے زمانہ میں معاد کے میں شك و تردید 17،18 ; اصحاب کہف کے غارکی سرپرستی 33 ; اصحاب کہف کے غار کے سرپرستوں کی فکر34; اصحاب کہف کے غار کے ظاہر ہونے کا باعث 4;اصحاب کہف کے قصہ کو زندہ رکھنا 36; اصحاب کہف کے قصہ کی اہمیت22 ; اصحاب کہف کے قصہ کے آثار 9، 32; اصحاب کہف کے قصہ میں ابہام28; اصحاب کہف کے قصہ میں ابہام کے آثار 29;اصحاب کہف کے نمائندے کا کردار 4;غار کا تقدس 34;لوگوں سے ملاقات کے بعد اصحاب کہف 23;وعدہ اصحاب کہف کے 6
اقرار:
علم خدا کا اقرار 30
اللہ تعالی :

موحدين:6
موحدين كو استحكام بخشنے والے اسباب 40; موحدين كى تبليغ 39
موقع:
موقع سے فائده اٹھانا 39

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْماً بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاء ظَاهِراً وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَداً (٢٢)
عنقريب يہ لوگ كہيں كہ وه تين تھے اور چوتھا ان كا كتّا تھا اور بعض كہيں گے كہ پانچ تھے اور چھٹا ان كا كتا تھا اور يہ سب صرف غيبى اندازے ہوں گے اور بعض تو يہ بھى كہيں گے كہ وه سات تھے اورآٹھواں ان كا كتا تھا_ آپ كہہ ديجئے كہ خدا ان كى تعداد كو بہتر جانتا ہے اور چند افراد كے علاوه كوئي نہيں جانتا ہے لہذا آپ ان سے ظاہرى گفتگو كے علاوه واقعاً كوئي بحث نہ كرين اور ان كے بارے ميں كسى سے دريافت بھى نہ كريں (22)

1_پورى تاريخ ميں بہت سے لوگوں كے لئے اصحاب كہف كى تعداد كا مجہول رہنا_
سيقولون ثلثة ... مايعلمہم الاّ قليل
2_قرآن مجيدميں اصحاب كہف كى داستان كا نازل ہونا باعث بنا كہ زمانہ بعثت كے لوگوں نے ان كي تعداد كے حوالے سے مختلف نظريات بيان كئے_
سيقولون ...ويقولون ... ويقولون
"سيقولون" ميں حرف "س" اس وقت كى باتيں اور بعد ميں ہونے والى باتوں كو واضح كر رہا ہے اور "فلا تمارفيہم ...' كے قرينہ سے معلوم ہوتا ہے كہ يہ اقوال پيغمبر اكرم (ص) كى زندگى

ميں ہى سامنے آچكے تھے_
3_زمانہ بعثت كے لوگ، تين مختلف نظريات كا اظہار كرنے سے اصحاب كہف كو تين يا پانچ يا سات نفر سمجھتے تھے_
سيقولون ثلثةرابعہم كلبہم ويقولون خمسة ... ويقولون سبع ...
4_لوگوں كى نگاه ميں اصحاب كہف كا كتا اس گروه كا چوتھا يا چھٹايا آٹھوانعضو تھا_
سيقولون ثلثة رابعہم كلبہم ويقولون خمسة سادسہم كلبہم ... ويقولون سبعة وثامنہم كلبہم
5_اصحاب كہف كا كتا ،ان كى ہمراہى كى وجہ سے ايك قابل احترام چيز شمار كى گئي ہے _
رابعہم ...سادسہم ...وثامنہم كلبہم
اصحاب كہف كے كتے كو اس انداز سے ذكر كرنا كہ جيسے وه بھى ان كے ہمراه ايك فرد تھا يہ اس كے بارے ميں خاص عنايت كو بيان كر رہا ہے_
6_اصحاب كہف كے بارے ميں تين يا پانچ فرد ہونے كے نظريہ ايك بے بنياد نظريہ كا اظہار اور تاريكى ميں تير چلانے كے مترادف ہے_
سيقولون ثلاثة رابعہم كلبہم ويقولون خمسة سادسہم كلبہم رجماً بالغيب
"بالغيب" ميں باء تعدى كے لئے ہے اور يہاں" غيب" سے مراد پہلا اور دوسرا خيال ہے _ ان خيالات كو ايسے پتھر سے تشبيہ دى گئي ہے كہ جسے بغير نشانہ لئے پھينكا گيا ہو اس اميد كے ساتھ كہ شايد نشانہ پر لگ جاے تو اس "قيد" كا پہلے اور دوسرے نظريہ سے خاص كرنا بتا تا ہے كہ تيسرا نظريہ شايد حقيقت سے دور نہ ہو اور وه پہلے اور دوسرے نظريوں كے زمره ميں نہيں ہے_
7_اصحاب كہف كے بارے ميں سات نفر والا نظريہ قابل قبول اور قابل تائيد ہے_
رجماً بالغيب ويقولون سبعة وثامنہم كلبہم
تيسرے نظريہ كى دو صورتوں ميں تائيد ہوسكتى ہے :

....

(1)''رجماً بالغيب'' صرف پہلے دونوں نظريوں كے ساتھ خاص ہے_
(2)جملہ ''ثامنہم كلبہم'' ، ''سبعة'' كے لئے صفت ہے اور واو زائدہ ہے جيسا كہ زمخشرى نے بيان كيا ہے اس صفت كو ثابت كر رہى ہے _ يعنى اس بات كو يقينى بنا رہى ہے كہ كتا ان كا آٹھواں فرد تھا_

8_غير سنجيدہ گفتگو كرنا' اور بغير كسى معرفت و تحقيق كے نظريہ كا اظہار كرنا ايك قابل مذمت اور غلط چيز ہے_
سيقولون ... رجماً بالغيب
9_الله تعالى ، پيغمبر (ص) كو لوگوں كى مختلف رائے كے مد مقابل ايك مناسب رد عمل كى تعليم دے رہا ہے_
قل ربّى أعلم بعدّتہم ... فلا تمار فيہم
10_لوگوں كو بے اساس نظريات كے اظہار كرنے سے روكنے اور اس كا علم الله تعالى پر چھوڑنے كى نصےحت كرنا الہى رہبروں كى ذمہ دارى ہے_

سيقولون ... قل ربى أعلم بعدّتہم
11_اصحاب كہف كى تعداد كا علم ركھنا، ايك غير ضرورى سى بات ہے جس كا اس داستان كى معرفت اور نصيحت آموز ى كے لحاظ سے كوئي اثر نہيں پڑتا _
سيقولون ... ثلاثة ... قل ربى أعلم بعدتہم ... ولا تمارفيہم
اصحاب كہف كى تعداد كا علم الله تعالى پرموقوف كرنے اور اس موضوع ميں بحث و نزاع ترك كرنے كا حكم، تائيد كر رہا ہے كہ اس قسم كا علم اس داستان كو نقل كرنے كے مقصد ميں كوئي كردار ادا نہيں كرتا_
12_بعض لوگ، اصحاب كہف كے اس واقعہ ميں موجود اصلى پيغام سے غافل ہوگئے اور اس كى جزئي اور كم فائدہ جہات ميں پڑگئے_
سيقولون ثلاثة ... قل ربى أعلم بعدتہم
13_اصحاب كہف كى تعداد كے معاملہ ميں خاموشى اختيار كرنا اور ا سكے علم كو الله تعالى پرموقوف كرنا، پيغمبر (ص) پر انكے رشد وكمال اور تربيت كے حوالے سے ان پر الله تعالى كى ذمہ دارى ہے_
قل ربّى أعلم بعدتہم
14_بے ثمر تحقيقات سے پرہيز كرنا اور اس كا علم الله تعالى پر چھور ديناضرورى ہے _
قل ربى أعلم بعدتہم
15_الله تعالى كے علم كى برترى اس كى ربوبيت كا لازمہ ہے _
قل ربى أعلم بعدتہم
16_زمانہ بعثت كے لوگوں ميں صرف تھوڑے سے لوگ، اصحاب كہف كى تعداد اور ان كى داستان كے مختلف زاويوں كے بارے ميں علم ركھتے تھے_
مايعلمہم الاّ قليل
چونكہ بات اصحاب كہف كى تعداد كے بارے ميں تھي، جملہ "مايعلمہم ..." ميں اصحاب كہف كے بارے ميں اكثر لوگوں كے علم كى نفى ہوئي ہے تو يہ مطلب بنا رہا ہے كہ اصحاب كہف كى داستان كے ديگر زوايا بھى تعداد كى مانند اكثر لوگوں كو معلوم نہ تھے_
17_اصحاب كہف اور ان كى تعداد كے حوالے سے بحث كرنے كے لئے پيغمبر اكرم (ص) كو سرسري، سطحى اور تنازع سے دور بحث كرنے كى اجازت تھي_
فلا تمارفيہم الاّ مراء ظاہر
"مرائ" اس جدال كو كہتے ہيں جو كسى بات پر اعتراض كرنے اور اسے كمزور كرنے اور كلام كرنے كى والے كى توہين كرنے كے لئے انجام ديا جائے _(مصباح) اور جب وہ طولانى اورعميق نہ ہو تو اسے "مراء ظاہر" كہتے ہيں_
18_غير ضرورى مسائل ميندقيق اور باريك نزاع كو ترك كرنا اور ان كے حوالے سے لفظى جنگ سے پرہيز كرنا ضرورى ہے_

فلاتمارفيہم الاّ مراء ظاہر
"فلاتمار ..." ميں فا اس مطلب پر متفرغ ہے

جو "ربی اعلم ..." سے ملتاہے _ يعنى اس چيز كى طرف توجہ كرتے ہوئے كہ اس قسم كے مسائل كو اللہ تعالى پرچھوڑ ديناچاہيے تو گہرائي تك تنازع كرنے اور بحث كرنے كى گنجائشے باقى نہيں رہتي_
19_جاہلوں كے ساتھ سوائے سطحى اور مختصر بحث كے مناظرہ كرنا ناپسنديدہ اور غلط ہے _
مايعلمہم الاّ قليل فلا تمار فيہم الاّ مراء ظاہر
جملہ "الاتمار ..." كا جملہ "مايعلمہم ..." كا حرف فاء كے ذريع متفرغ ہونا مذكورہ نكتہ كو بيان كر رہا ہے_
20_پيغمبر(ص) كو اصحاب كہف كى داستان كے حوالے سے جاننے كے لئے كسى صاحب نظر كے خيال كو پوچھنے كى اجازت نہيں تھي_
ولا تستفت فيہم منہم احد
"منہم" ميں ضمير ان لوگوں سے مربوط ہے كہ جو اصحاب كہف كى تعداد كے حوالے سے اظہار نظركرتے تھے_
21_پيغمبر اكرم (ص) كا اصحاب كہف كى داستان سے واقف ہونا سوائے وحى الہى كے ممكن نہيں تھا_
ولا تستفت فيہم منہم احد
نہى "لاتستفت" كسى كے نظريہ چاہنے كے بے فائدہ ہونے كو بيان كر رہى ہے_ اور آيت كا مطلب يہ ہے كہ كسى سے توقع نہيں ہوسكتى كہ وہ آپ كے كى نظر خواہى كا صحےح جواب دے _

تفسير راھنما جلد 10

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَداً (٢٣)
اور كسى شے كے لئے يہ نہ كہيں كہ ميں يہ كام كل كرنے والا ہوں (23)

1_ اللہ تعالى پيغمبر (ص) كو زمانہ آئندہ ميں كسى كام كے انجام دينے كو يقينى جاننے سے روك رہاہے_
ولا تقولنّ لشايئ: إنّى فاعل ذلك غد
2_ آنے والے معين زمانہ ميں كسى بھى كام چاہے وہ چھوٹا سا ہى كيوں نہ ہو كے يقينى اور بہرصورت انجام دينے پر اطمينان كرنا صحيح نہيں ہے_
ولا تقولن لشايئ: إنّى فاعل ذلك غد
"شي "نكرہ ہے جو "نہى كے قرينہ" كے ساتھ ہر قسم كے كام خواہ چھوٹا خواہ بڑا ' دونوں كو شامل ہے_
"غداً" ہوسكتا ہے اپنے حقيقى معنى ميں استعمال ہو رہا ہو _ يعنى كل والا معين دن كہ مندرجہ بالا مطلب بھى اس معنى ميں منعكس ہو رہا ہے اور يہ بھى ہوسكتا ہے كہ اس سے مراد مطلق آنے والا زمانہ ہو_
3_ كسى بھى كام كے آنے والے دور ميں اپنى طاقت اور وسائل پر بھروسہ ركھتے ہوئے وعدہ اور ضمانت دينا، اللہ تعالى كے نزديك شدت سے ممنوع ہے_
ولا تقولنّ لشايئ: إنّى فاعل ذلك غد

"الاّ ان يشاء اللہ " بعد والى آيت ميں بتا رہا ہے كہ "لا تقولنّ" والى نہى اپنى طاقت پر بھروسہ كى صورت ميں ہے_
4_ ظاہرى طور پر ايك عمل كے انجام پر تمام اسباب كا مہيا ہونا، اس كے واقع ہونے پر ضمانت نہيں ہے_
ولا تقولنّ لشاي إنّى فاعل ذلك غد

5_آنے والے حادثات، انسان کے یقینی علم و قدرت سے خارج ہیں_
و لا تقولن لشايئ: إنّی فاعل ذلك غد
6_دين، انسان کے کلام کرنے کی روش اور عزم کرنے کے بارے ميں پروگرام اور تعليمات پر مشتمل ہے_
و لا تقولن لشايئ: إنّی فاعل ذلك غد
7_عن أبی عبدالله (ع) (فی حديث) جبس الوحی عنہ ا ی عن رسول الله (ص) أربعين صباحاً لأنّہ قال لقريش: "غداً ا خبركم بجواب مسائلكم" ولم يستثن فقال الله : "ولا تقولنّ لشي إنّی فاعل ذلك غداً إلّا أن يشاء الله "_1
امام صادق (ع) سے ايك حديث كے ضمن ميں نقل ہوا كہ : وحی پيغمبر اكرم (ص) سے چاليس دن تك قطع رہی كيونكہ آپ (ص) نے قريش كو فرمايا تھا: كل ميں تمھارے سوالوں كا جواب دونگا اور (مشيت خدا كو) استثناء نہيں كيا تھا (يعنی ان شاء الله نہ كہا تھا) تو الله تعالى نے فرمايا : ولا تقولن لشي إنّی فاعل ذلك غداًإلّا أن يشاء الله _
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كو منع كرنا 1
اطمينان:
ناپسنديده اطمينان 2
الله تعالى :
الله تعالى كی مشيت كی اہميت 7;الله تعالى كی نواہی 1،3
انسان :
انسان اور آنے والا دور 5;انسان كا عجز 5; انسان كی طاقت كا محدود ہونا 5;انسان كے علم كا محدود ہونا 5
بات :
بات كرنے كی روش 6
پيشگوئي :
پيشگوئي كی نہی 1،3
دين:
دينی تعليمات 6
روايت: 7
عزم :
عزم كرنے كی روش 6
عمل:
عمل كے يقينی ہونے كے اسباب 4
يقينی سمجھنا :
يقينی سمجھنے سے نہی 1،3،4

374

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَى أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَذَا رَشَداً (٢٤)
مگر جب تك خدا نہ چاہے اور بھول جائيں تو خدا كو ياد كريں اور يہ كہيں كہ عنقريب ميرا خدا مجھے واقعيت سے قريب تر امر كی ہدايت كردے گا (24)

1_ہر قسم كے وعده اور عزم كے وقت الله تعالى كی مشيت كی طرف توجہ كرنا اور انشاء الله كہنا ضروری ہے _
و لا تقولنّ ... إلّا أن يشاء الله
جملہ "إلّا أن يشاء الله " ايك مقدر كا محتاج ہے كيونكہ اس مقدر كے بغير " لا تقولن" نہی كی توجيہہ نہيں ہوسكتی مفسرين نے جو سب سے مناسب مقدر بيان كيا ہے وه يہ عبارت ہے _
"الاّ ان تقرنہ با ن يشاء اللّہ" تو اس صورت ميں پچھلی آيت كی طرف توجہ ركھتے ہوئے اس آيت كا معنی يہ ہوگا كہ "اپنی

گفتار ميں كسى كام كے انجام دينے كو آنے والے زمانہ ميں يقينى نہ كرو ' مگر يہ كہ اسے اللہ تعالى كى مشيت اور چاہت كے ہمراہ قرار دو"_
2_امور كا متحقق ہونا، اللہ تعالى كى مشيت سے مربوط ہے_
إلّا أن يشاء الله
3_يقينى مستقبل مينبغير كسى تبديلى كے حتّى انبياء كے ليئے بھى پيشگوئي نہيں ہوسكتا_
ولا تقولنّ لشايئ: إنّى فاعل ذلك غداً أن يشاء الله
4_انسانوں كا كردار، اللہ تعالى كے ارادہ سے مغلوب اور اس كى نسبت خود ان كى طرف ہے _
إنى فاعل ... إلّا أن يشاء الله
چنانچہ كوئي كہے كہ اللہ كے ارادہ سے ميں مستقبل ميں يہ كام كروں گا تو آيت شريفہ كے مطابق يہ بات صحيح اور جائز ہے' جو زبان پر لائي گئي ہے لہذااللہ تعالى كا ارادہ كام كى انسان كى طرف نسبت دينے ميں مانع نہيں ہے_

5_انسانوں كو چاہيے كہ وہ ہميشہ اللہ كى ياد ميں رہيں_
واذكر ربّك إذا نسيت
6_اللہ تعالى كى ياد سے ہر قسم كى غفلت اور بھول ظاہر ہونے كے بعد اس كا تدارك كرنا ضرورى ہے_
واذكر ربك إذا نسيت
آيت ميں نسيان كا متعلق ذكر نہيں ہوا ليكن قرينہ "واذكر ربك" كے ساتھ كہا جاسكتا ہے كہ يہاں مراد اللہ تعالى كى ياد كو بھولنا ہے كہ جب توجہ پيدا ہو تو اس كا تدارك كياجائے _
7_وہ لوگ كہ جو "إن شاء الله " كہنا بھول جائيں تو انہينچاہے كسى اور تعبير كے ساتھ ہى اللہ كا ذكر زبان پر ضرور لائيں_
إلّا أن يشاء الله واذكر ربّك إذا نسيت
نسيان كا متعلق "الاّ أن يشاء الله " كے قرينہ سے ممكن ہے_ "إن شاء الله " كہنا ہو اور جملہ "اذكر ربك" مطلق ہے _لہذا"إن شاء الله " كے تدارك كے لئے ہر ايسے لفظ كا انتخاب كہ جو اللہ تعالى كى طرف توجہ اور اس كے ارادہ كے غلبہ كو بتا تا ہو ' ثمر بخش ہوگا_
8_انسانوں كے امور كى الہى تدبير كے ساتھ وابستہ ہونے كى طرف توجہ، كسى كام اور حالت ميں اس كى ياد سے غافل ہونے سے كا سبب نہيں بنتي_
واذكر ربك إذا نسيت
كلمہ "ربّ" آيت ميں مندرجہ بالا مطلب كو بتا رہا ہے_
9_پيغمبر (ص) ، اللہ تعالى كے ذكر كو اپنى گفتگو ميں بھولنے اور ترك كرنے كے خطرہ ميں ہيں _
واذكر ربّك إذا نسيت
10_اللہ تعالى كا ذكر اور ياد، مقصود چيز كى ياد آورى او ربھولنے كى حالت كے ختم ہونے كا باعث ہے_
واذكر ربّك إذا نسيت
"نسيأن" كے متعلق كو ممكن ہے عام اور ہر چيز كو شامل جانا جائے _ تو اس صورت ميں جملہ "واذكر ..." كا مطلب يہ ہوگا كہ "جب بھى كوئي چيز بھول جائو تو اللہ تعالى كا ذكر زبان پر جارى كرو تاكہ وہ چيز ياد آئے اور تمہارى غفلت ختم ہوجائے_
11_پيغمبر (ص) ، رشد اور الہى ہدايت كے حامل ہےں_
وقل عسى أن يہدين ربيّ لا قرب من ہذا رشد
"رشد""غسّي"(گمراہي) كا مد مقابل نقطہ ہے اور جس جگہ ہدايت استعمال ہو "رشد" بھى استعمال ہوتا ہے _ (مفردات راغب)
12_رشد وہدايت كے كمترين راستہ كى درخواست اور اس تك پہنچنے كے بارے ميں اميد ركھنے كا اظہار، اللہ تعالى كا پيغمبر اكرم (ص) كو حكم اور نصےحت ہے_
وقل عسى أن يہدين ربّى لا قرب من ہذا رشد
13_رشد وہدايت كے بلند مقام تك پہنچنے كا مقصدايك الہى ہدف ہے_

وقل عسی أن یہدین ربّی لا قرب من ہذا رشد
14_رشد اور اللہ تعالی پر امید ركھنا، اس تك پہنچنے

میں كافی كردار ادا كرتا ہے_
وقل عسی أن یہدین ربّی لا قرب من ہذا رشد
15_الہی ہدایتیں، اس كی ربوبیت كا جلوہ ہیں_
16_ رشد و ہدایت كے مختلف درجات اور مراتب ہیں_
لا قرب من ہذا رشد
17_ہدایت كے تمام مراحل، اللہ تعالی كے اختیار میں ہیں _
عسی أن یہدین ربّی لا قرب من ہذا رشد
18_اللہ تعالی كی ہدایتیں، ہمیشہ انسان كی مصلحت كی خاطر اور اسے درست اور صحیح راہ تك پہنچانے كے لئے ہیں _
عسی أن یہدین ربّی لا قرب من ہذا رشد
"مصباح المیز" میں آیا ہے "رشد" مصلحت ہے اور وہ صحیح اور درست مقام تك پہنچنا ہے_
19_پیغمبر اكرم (ص) ، ایك كمال پانے والے اور زیادہ ہدایت تك پہنچنے كی استعداد ركھنے والے انسان ہیں _
وقل عسی أن یہدین ربّی لا قرب من ہذا رشد
20_اللہ تعالی كے ذكر كو بھولنا، انسان كے جلد ہدایت پانے میں ركاوٹ ہے_
واذكر ربّك إذا نسیت وقل عسی أن یہدین ربّی لا قرب من ہذا رشد
"ہذا"" بھولنے كے بعد اللہ كے ذكر "كی طرف اشارہ ہے جو كہ "اذكر ربك إذا نسیت" سے معلوم ہوتا ہے _ "ا قرب من ہذا رشداً" كا مطلب یہ ہے كہ اللہ تعالی كی یاد كا تدارك كرنا اگر چہ رشد وہدایت كا سبب ہے مگر بغیر فراموشی كے اسكا تسلسل و ہمیشگی ایسی راہ ہے جو ہدایت كے زیادہ قریب ہے_
21_ہمیشہ اللہ تعالی كی یاد میں رہنا ' ہدایت و رشد كا تیز ترین اور كمترین راستہ ہے_
واذكر ربّك إذا نسیت وقل عسی أن یہدین ربّی لا قرب من ہذا رشد
22_اللہ تعالی كو ہمیشہ یاد ركھنا، اللہ تعالی كی خصوصی توفیق اور ہدایت كا محتاج ہے_
واذكر ربّك إذا نسیت وقل عسی أن یہدین ربّی لا قرب من ہذا رشد
23_كسی كام كے بھولنے كی صورت میں اللہ تعالی كی یاد اور كسی كام كو بہتر طریقہ سے جاننے اور انجام دینے میں اس كی مدد كا انتظار، ایك پسندیدہ صفت اور اس كے فرمان كے مطابق ہے_
واذكر ربّك إذا نسیت وقل عسی أن یہدین ربّی لا قرب من ہذا رشد
مندرجہ بالا مطلب میں "ہذا" ، "نسیت" كے مفعول محذوف كی طرف اشارہ ہے اور آیت كا مطلب یوں ہے كہ جب بھی كوئي كام بھول جائو تو اللہ كو یاد كرو اور كہو:" امید ہے كہ میرا پروردگار مجھے اس سے زیادہ مفید كام كی طرف راہنمائي كرے گا"_
24_اللہ تعالی كے ذكر كا غفلت كے بعد تدارك انسان كے جلدی رشد وہدایت پانے كی امید كا سرمایہ

ہے_
واذكر ربّك إذا نسیت وقل عسی أن یہدین ربی لأ قرب من ہذا رشد
"قل عسی " كا "اذكر ..." سے ربط مقدمہ اور نتیجہ ہے اور اس آیت كا پیغام یہ ہے كہ "اگر تم نے غفلت كے بعد اللہ تعالی كو یاد كیا تو اللہ تعالی كی خصوصی ہدایت كے بارے میں امید ركھ سكتے ہو اور كہو: عسي ... "
25_اللہ تعالی نے پیغمبر (ص) سے اصحاب كہف كی داستان سے زیادہ تعلیمات پر مشتمل آیات دینے كا وعدہ فرمایا _
وقل عسی ا ن یہدین ربّی لا قرب من ہذا رشد
"ہذا" ممكن ہے اصحاب كہف كی داستان كے بیان كرنے كی طرف اشارہ ہو_
26_اللہ تعالی كی امدادپر امید ركھنے كا اظہار، اس كی بارگاہ میں دعا اور اس سے مدد مانگنے كے طریقوں میں سے ہے_

وقل عسى أن يہدين ربّى لا قرب من ہذا رشد
زبان پر امید کا ذکر (عسى أن ...) سوائے اپنی ضرورت کے اظہار اور اس کے قبولیت کی درخواست کے علاوہ کچھ نہیں ہے_
27_"عن ا بی جعفر وابی عبدالله علیہما السّلام فی قول الله عزوجل: "واذكر ربّك إذا نسيت" قال : إذا حلف الرجل فنسی أن يستثنی فليستثن إذا ذكر " (1)
امام باقر (ع) اور امام صادق (ع) سے الله تعالى کے کلام "واذكر ربك إذا نسيت" کے بارے مےں روایت نقل ہوئي ہے کہ:" جب بھی کوئي قسم کھائے (کوئي کام انجام دے) اور (الله تعالى کی مشيت کو) بھول جائے کہ استثناء کرے (یعنی إن شاء الله کہنا بھول جائے) تو جب بھی یاد آئے اسے کہے ..."
28_عن ا بی جعفر (ع) : ... وقد قال الله عزوجل لنبيہ (ص) فی الكتاب: "ولا تقولن لشيئ إنّی فاعل ذلك غداً إلاّ أن يشاء الله " أن لا ا فعلہ فتسبق مشيةالله فی ا ن لا أفعلہ فلا ا قدر علی ان افعلہ قال : فلذلك قال الله عزوجل :"واذكر ربّك إذا نسيت" ا ي: إستثن مشيئة الله فی فعلك"_ (2)
امام باقر (ع) سے روایت ہوئي بتحقیق الله تعالى نے قرآن میں اپنے پیغمبر (ص) کو فرمایا : "ولا تقولن لشي إنی فاعل ذلك غداً إلّا أن يشاء الله "یعنی نہ کہو کہ میں کل کوئي کام انجام دونگا (مگر یہ اس صورت میں کہو کہ اس کے بعد کہو) مگر کہ الله تعالى چاہے اس کو انجام نہ دوں کہ الله تعالى کا ارادہ اس کام کے ترک میں میرے ارادہ پر سبقت کرے گا پھر میں اسے انجام نہیں دے سکتا اسی لئے الله تعالى نے فرمایا : "واذكر ربك إذا نسيت"_ "یعنی الله تعالى کی مشيت کو اپنے کام میں استثناء کرو"_

....

1) كافى ج 7، ص 447، ح1_ نورالثقلين ، ج3، ص 253، ح 48_
2) كافى ج 7، ص 448، ح2_ نورالثقلين ،ج3، ص 25، ح 49_

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِئَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعاً (٢٥)

اور یہ لوگ اپنے غار میں تین سوبرس رہے اور اس پر نو دن کا اضافہ بھی ہوگیا (25)

1_اصحاب كہف، غار ميں تين سو نوسال ٹھہرے رہے_
ولبثوا فى كہفہم ثلث مائة سنين وازدادوا تسع
يہاں"سنين"، "ثلاثة مائة" كے لئے بدل ہے_ يہ كلمہ "تين سو" كى وضاحت كے ساتھ ساتھ اس بات كى علامت ہے كہ اصحاب كہف كي
نيند پر اتنے سالوں كا گزرنا ايك حيرت انگيز چيز ہے_
2_اصحاب كہف، اس تين سو نوسال كى سارى مدت ميں اسى غار ميں تھے كہ جس ميں انہوں نے پناہ لى تھي_
ولبثوا فى كہفہم

3_اصحاب كہف ،شمسى سالوں كے مطابق تين سو سال اور قمرى سالوں كے مطابق تين سو نوسال غار ميں رہے _
ولبثوا فى كہفہم ثلث مائة سنين وازدادوا تسع
"ازدادو" ميں ضمير اصحاب كہف كے ساتھ مربوط ہے _ نو سال كو تين سو سال سے جدا ذكركرنا شايد اس حوالے سے ہو كہ انہوں نے شمسى سالوں كے مطابق تين سو سال ہى آرام كيا اور ان سالوں كا قمرى سالوں كے مطابق شمار تين سو نو سال سے كچھ كم (تين ماہ سے كم) ہے عام طور پر واقعات كے زمانہ كو مشخص كرتے وقت اتنى مدّت سے صرف نظر كيا جاتا ہے_
4_"روى أنّ يہودياً سا ل على بن ا بى طالب (ع) عن مدّة لبثہم (ا ى لبث ا صحاب الكہف) فا خبر بما فى القرآن فقال : "انّا نجد فى كتابنا ثلاثمئة" فقال : " ذاك بسنى الشمس وہذا بسنى القمر _ (1)
روايت نقل ہوئي ہے كہ ايك يہودى نے حضرت على (ع) سے اصحاب كہف كى غار ميں ٹھہرنے كى مدت كے بارے سوال كيا : امام (ع) نے اسے جو كچھ قرآن ميں ہے اس سے باخبر كيا_ يہودى نے كہا ہم نے اپنى كتاب ميں يہ پايا ہے كہ وہ تين سو سال رہے _ امام (ع) نے فرمايا : وہ شمسى سال كے مطابق نقل ہو ا ہے جبكہ يہ قمرى سال كے مطابق نقل ہو اہے_
اصحاب كہف:
اصحاب كہف كا قصہ 1، 2، 3;اصحاب كہف كى نيند كى مدت 1،2،3،4
اعداد :
تين سو كا عدد 3،4;تين سو نو كا عدد 1،2،3،4;نو كا عدد 3،4
روايت : 4
....

1)_ مجمع البيان ، ج6، ص 715_ نورالثقلين ج 3، ص 256 ، ح 62_

قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَداً (٢٦)
آپ كہہ ديجئے كہ اللہ ان كى مدّت قيام سے زيادہ باخبر ہے اسى كے لئے آسمان و زمين كا سارا غيب ہے اور اس كى سماعت و بصار كا كيا كہنا ان لوگوں كے لئے اس كے علاوہ كوئي سرپرست نہيں ہے اور نہ وہ كسى كو اپنے حكم ميں شريك كرتا ہے (26)

1_اصحاب كہف كے غار ذميں ٹھہرنے كى مدت، پيغمبر (ص) كے زمانہ كے لوگونكے در ميان اختلاف كا شكار تھى _
قل اللہ أعلم
جملہ "قل اللہ ... " بتا رہا ہے كہ بعض لوگ پچھلى آيت ميں بتائي گئي مدت كے حوالے سے شك ميں پڑے ہوئے تھے اور اسكے علاوہ كوئي دوسرى نظر پيش كر رہے تھے_ پيغمبر اكرم نے ان لوگوں كے جواب ميں ، واقعات كے دقيق زمانے كے سلسلہ تا كيد فرمائي اور ان كے شك و ترديد كو رد فرماديا_

2_اللہ تعالى كا اصحاب كہف كے سونے كى مدت كے بارے ميں خبردينا، اپنے برتر علم كى بناء پر ہے اور يہ دوسروں كے نظريات سے قابل مقايسہ نہيںہے_
قل اللہ أعلم بما لبثو
3_لوگوں كے غلط نظريات كے اظہار كے جواب ميں اللہ تعالى ،پيغمبر اكرم (ص) كى راہنمائي كر تا ہے_
قل اللہ أعلم
4_آسمانوں اور زمين كاغير خدا سے پنہان حقائق اور اسرار پر مشتمل ہونا _
لہ غيب السموات والارض
5_آسمانوں اور زمين ميں موجود پوشيدہ حقائق

صرف اللہ تعالى كى مالكيت ہيں _
لہ غيب السموات والارض
"لہ" كا مقدم ہونا ،حصر پر دلالت كررہا ہے اور اس ميں حرف لام تمليك كے لئے ہے_
6_صرف اللہ تعالى ہى كائنات كے تمام اسرار و رموز سے باخبر ہے_
قل اللّہ ا علم بما لبثوا لہ غيب السموات والارض
جملہ" لہ غيب ..." ،"واللہ أعلم ..." كے قرينہ سے اللہ تعالى كے كائنات كے اسرار پر مالكيت كے ساتھ ساتھ اس كى وسيع آگاہى پر بھى دلالت كر رہا ہے_
7_فقط اللہ تعالى كى كائنات پر مالكيت، اس كے علم كا انسانوں كى طرف سے پيش كئے گئے علوم سے قابل مقائسہ نہ ہونے پر دليل ہے_
قل اللہ ا علم بمالبثوا لہ غيب السموات والارض
جملہ "لہ غيب ..." ايسى برہان ہے كہ جو "اللہ أعلم ..."كو ثابت كر رہى ہے_
8_اشياء كے ظواہرپر انسانوں كى محدود معرفت، اللہ تعالى كى نظركے مد مقابل ان كے نظر يات كے اعتماد ہونے پر دليل ہے _
اللہ أعلم ... لہ غيب السموات والارض
اللہ تعالى نے ايسے مسائل ميں كہ جہاں خود اپنى واضح رائے كا اظہار كيا ہے وہاں ابحاث كو ختم كرتے ہوئے اور انسانى اعتراضات كو ردّ كرنے كے ذريعہاس نكتہ كى طرف اشارہ كيا ہے كہ اسكے علم كا بشر كے علم سے مقائسہ نہيں ہوسكتا _ كيونكہ وہ غيب كا مالك ہے اور انسان تو ابھى ظاہر ميں بھى پھنسا ہوا ہے _
9_كائنات ،متعدد آسمانوں پر مشتمل ہے_
غيب السموات
10_اصحاب كہف كى داستان، ايسا راز ہے كہ بشركيلئے اس كى جہات تك پہنچنا وحى كے علاوہ ممكن نہيں ہے_
قل اللہ أعلم بمالبثوا لہ غيب السموات والارض
11_اللہ تعالى ، كائنات كے پنہاں حقائق كے حوالے سے گہرى نگاہ ركھنے اور بہت سننے والا ہے_
لہ غيب ... ا بصربہ و ا سمع
"ا بصر بہ" كے قرينہ سے معلوم ہوتا ہے كہ "اسمع" كے بعد بھى " بہ" مقدر ہے اور دونوں تعجب كے صيغے ہيں يعنى اللہ تعالى كس قدر زيادہ ديكھنے اور سننے والا ہے
12_كائنات پر اللہ تعالى كى تنہا مالكيت، تمام ديكھنے اور سننے والى چيزوں پر اس كى عميق آگاہى كى دليل ہے_
لہ غيب السموات والارض ا بصر بہ واسمع
13_ اللہ تعالى ،اپنى تنہا مالكيت اور عميق نگاہ وسماعت كى بناء پر گذشتہ انسانوں كى زندگى كے بارے ميں صحيح معلومات حاصل كرنے كا واحد مرجع اور منبع ہے _

قل اللّہ أعلم بما لبثوا لہ غيب ... ابصر بہ واسمع

14_اصحاب كہف، كا اللہ تعالى كے سوا كوئي مدّبراور سرپرست نہيں تھا_
مالہم من دونہ من ولي
"لہم" ميں ضمير سے مراد اصحاب كہف ہيں_
15_اصحاب كہف پر فقط اللہ تعالى كى سرپرستى اور نگراني، ان كى داستان كى مختلف جہات پر اس كے برتر علم اور دوسروں كى بے خبرى كى دليل ہے_
قل اللّہ أعلم بمالبثوا ... مالہم من دونہ من وليّ
16_آسمانوں اور زمين كے موجودات، كااللہ تعالى كے علاوہ كوئي ولى اور سرپرست نہيں ہے_
لہ غيب السموات والارض ... مالہم من دونہ من ولي
احتمال ہے "لہم" ضمير كا مرجع"السموات والارض" كے قرينہ سے ان ميں پائے جانے والے موجودات ہوںايسے مقامات پردوسرے عقلاء كى اہميت تحت الشعاع ہوجاتى ہے اور ان كے لئے مناسب ضمير لائي جاتى ہے_
17_موجودات كى ولايت اور سرپرستى كى لياقت صرف كائنات كے باخبر اور باہوش مالك كے ليے منحصر ہے_
لہ غيب السموات والارض ا بصر بہ وا سمع مالہم من دونہ من ولي
18_آسمانوں اور زمين پر حكمرانى اور بادشاہت اللہ تعالى ميں منحصر ہے_
ولايشرك فى حكمہ احد
19_اللہ تعالى ، كائنات پر حكمرانى ميں كسى كو اپنا شريك نہيں بناتا _
ولا يشرك فى حكمہ احد
20_اللہ تعالى كے فيصلے اور فرامين، كسى غير كى دخل اندازى سے پاك اور دوسروں كے نظريات كى تا ثير سے محفوظ ہيں_
ولا يشرك فى حكمہ احد
"حكم " يہ ہے كہ كسى چيز كى خصوصيات كو ثابت يا نفى كرنے ميں رائے دى جائے چاہے دوسروں كو اس كے قبول كرنے پر مجبور كياجائے يا نہ كياجائے _ (مفردات راغب)

آسمان:
آسمانوں كا حاكم 18;آسمانوں كامتعدد ہونا 9; آسمانونكے اسرا4;آسمانوں كے اسرار و غيب كا مالك 5;آسمانوں كے موجودات پر سرپرستى 16
آنحضرت (ص) :
آنحضرت (ص) كا معلم 3;آنحضرت (ص) كى ہدايت 3
اصحاب كہف :
اصحاب كہف پر سرپرستى 14، 15;اصحاب كہف كى تدبير كرنے والا 14;اصحاب كہف كى نيند كى مدت 2;اصحاب كہف كى نيند كى مدت ميں

اختلاف 1;اصحاب كہف كے قصہ سے آگاہى 10، 15
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا سننا 11;اللہ تعالى كا علم 2; اللہ تعالى كا علم غيب 6،11;اللہ تعالى كى بصيرت 11; اللہ تعالى كى بصيرت كے آثار 13;اللہ تعالى كى بصيرت كے دلائل 12;اللہ تعالى كى تعليمات 3;اللہ تعالى كى حاكميت 18،19 ;اللہ تعالى كے فيصلوں كا منزه ہونا 20;اللہ تعالى كى مالكيت 5;اللہ تعالى كى مالكيت كے آثار 7،12;اللہ تعالى كى ولايت كے آثار 15;اللہ تعالى كى ہدايتيں 3;اللہ تعالى كے اوامركا محفوظ ہونا 20;االلہ تعالى كے باخبر كرنے كا سرچشمہ 2;اللہ تعالى كے سننے كے آثار 13;للہ تعالى كے سننے كے دلائل 12;اللہ تعالى كے علم غيب كے دلائل 12;اللہ تعالى كے علم كى برترى كے دلائل 8،18 ; اللہ تعالى كے فيصلوں كا محفوظ ہونا 20; اللہ تعالى كے احكام كا منزه ہونا 20;اللہ تعالى كے مختصّات 2،6،7،13، 16 ، 17، 18
انسان :

وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَداً (٢٧)
اور جو كچھ كتاب پروردگار سے وحى كے ذريعہ آپ تك پہنچايا گيا ہے آپ اسى كى تلاوت كريں كہ كوئي اس كے كلمات كو بدلنے والا نہيں ہے اور اس كو چھوڑ كر كوئي دوسرا ٹھكانا بھى نہيں ہے (27)

1_قرآنى آيات كى تلاوت، پيغمبر (ص) كے ذمے ايك الہى فريضہ تھا _
واتل ماا وحى اليك من كتاب ربك
2_لوگوں كے كانوں تك پيغام وحى پہنچانا، الہى رہبروں كى ذمہ داريوں ميں سے ہے_

واتل ماا وحی اليك من كتاب ربك
3_قرآن ،اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبر (ص) پر وحی شدہ کتاب ہے_
واتل ماا وحی اليك من كتاب ربك
"من كتاب ربك" میں حرف" من "وضاحت کے لئے ہے اور یہ بتا رہا ہے کہ وہ جو وحی ہوا ہے وہ کتاب خدا ہی ہے_
4_قرآن، اللہ تعالی کی ربوبیت کا جلوہ اور پیغمبر (ص) کی رسالت کی پیشرفت کے لئے ہے _
من كتاب ربك
"ربك"مینکلمہ " ربّ" بتا رہا ہے کہ قرآن، آنحضرت (ص) کے لئے الہی پیغام کے ابلاغ میں ان کی تربیت و رشد کا سرمایہ ہے اور چونکہ اللہ تعالی پیغمبر (ص) کا مربی ہے اس لیے انہیں عطا کیا ہے_
5_پیغمبر (ص) کے زمانہ میں قرآن کا عنوان "پروردگار کی کتاب" تھا _
كتاب ربك
6_قرآنی آیات، اللہ تعالی کے پاس مکتوب اور تدوین شدہ خزانہ سے نازل ہوئي ہیں_
واتل ما ا وحی اليك من كتاب ربك
اگر" من كتاب ربك" میں "من" نشویہ ہو تو

کتاب سے مراد ایسا منبع ہوگا کہ جس سے قرآنی آیات لی گئي ہیں اور جملہ " لا مبدل لکلماتہ" کہ کتاب کے کلمات کے تبدیل نہ ہونے پر دلالت کر رہا ہے _ اس احتمال کو تقویت دے رہا ہے_
7_ فقط قرآن کے فرامین، قبول اور اطاعت کے لیے شائستہ تعلیمات ہیں _
واتل ما ا وحی اليك من كتاب ربك
فعل " اتل" ہوسکتا ہے مصدر " تلاوۃ" بمعنی قرائت سے ہو اور ہوسکتا ہے کہ اس کا مصدر "تلو" بمعنی تبعیت ہو تو مندرجہ بالا مطلب دوسرے معنی کی بناء پر ہے_ اس آیت میں "اتل" کے مد مقابل دوسری آیت میں "لاتطع" اس احتمال کو مضبوط کر رہا ہے اور حصر پر بھی دلالت کر رہا ہے_
8_اصحاب کہف کی داستان کے حوالے سے دوسروں کی رائے کو اہمیت نہ دینا ،اللہ تعالی کا پیغمبر (ص) کو حکم تھا_
قل الله أعلم بمالبثوا ... واتل ما ا وحی اليك من كتاب ربّك
مذکورہ نکتہ اس احتمال کی بناء پر ہے کہ آیات وحی کی تلاوت کا حکم الہی یہ مطلب دے رہا ہے کہ چونکہ غیر وحی بات کافی حدتك محکم نہیں ہوتی اور اصحاب کہف جیسے تاریخی واقعات میں قابل اطمینان منبع صرف وحی ہے_
9_قرآن اور اللہ تعالی کا کلام، دوسری کی جعل سازی سے محفوظ اور ہر قسم کی تحریف سے پاك ہےں_
واتل ماا‌وحی اليك ... لا مبدل لكلمتہ
"کلماتہ" میں ضمیر " رب" کی طرف لوٹ رہی ہے_ ابتداء آیت کے قرینہ کے مطابق کلمات کا مد نظر مصداق" قرآنی آیات " ہیں_
10_قرآن اور اللہ تعالی کے کلام میں تبدیلی لانے سے دوسروں کا عاجز ہونا، اس کے قابل قبول اور اطاعت کے شائستہ ہونے کی دلیل ہے_
وا تل ما ا وحی اليك ... لا مبدل لكلمتہ
11_اللہ تعالی کا علم مطلق، اس کے کلمات کے ثابت رہنے اور تبدیل نہ ہونے کی بنیاد ہے_
لہ غيب السموات والارض ... لامبدل لكلمتہ
12_ہمیشگی و جاودانیت اور تحریف سے محفوظ رہنا ' پیغام وحی کی اہمیت کا معیار اور اس کی تلاوت اور ابلاغ کا متقاضی ہے_
وا تل ما ا وحی اليك ... لا مبدل لكلمتہ
13_فقط اللہ تعالی ، لوگوں کے لئے ملجاء اور پناہ گاہ ہے_
ولن تجدمن دونہ ملتحد
"التحاد" یعنی کسی چیز کی طرف عدول کرنا اور اس کی طرف پناہ لینا_ اور "ملتحد" قرینہ مقامیہ کے ساتھ ایسی جگہ ہے کہ جس کی طرف ڈرا ہوا شخص اپنے آپ کو موڑتا ہے تا کہ اس کی پناہ میں محفوظ رہے_

14_پيغمبر (ص) اور الہى رہبر، تاريخى حقائق كى پہچان اور معرفت كيلے الہى وحى كے علاوہ كسى چيز پر اعتماد نہ كريں_

387
وا تل ما ا وحى اليك ... ولن تجدمن دونہ ملتحد
15_حقائق كى پہچان كے لئے غير خدا پر اعتماد كرنے كيلئے ناقابل توجيہہ اور اسكے غلط ہونے كا تقاضا ہے كہ الہى وحى كى تلاوت اور اسكى پيروى كى جائے_
واتل ما اوحى اليك ... ولن تجد من دونہ ملتحد

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً (٢٨)
اور اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ صبر پر آمادہ کرو جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اسی کی مرضی کے طلب گار ہیں اور خبردار تمھاری نگاہیں ان کی طرف سے پھر نہ جائیں کہ زندگانی دنیا کی زینت کے طلب گار بن جاؤ اور ہرگز اس کی اطاعت نہ کرنا جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے محروم کردیا ہے اور وہ اپنے خواہشات کا پیروکار ہے اور اس کا کام سراسر زیادتی کرنا ہے (28)

1_ پیغمبر (ص) کو لوگوں تك اللہ تعالی کا پیغام پہنچانے میں فقیر مؤمنین اور آلودہ دنیا پرستوں کا سامنا تھا_
واصبر نفسك مع الذین یدعون ربہم ... ولا تطع من ا غفلنا قلبہ
"ترید زینة الحیاة الدنیا" کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت میں دو گروہوں کو دو صفات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے _
1_ خالص مؤمنین دنیاوی زینت سے محروم تھے_
2_وہ جو دنیاوی زینت رکھتے تھے_
2_پیغمبر (ص) کا میل جول، فقیر مؤمنین سے تھا_
واصبر نفسك مع الذین یدعون ربّہم
کلمہ "اصبر" کا اگر مفعول ہو تو ثابت قدمی کا حکم ہے_ یہ تعبیر اور جملہ "لا تعدعیناك عنہم" یہ نکتہ بتاتے ہیں کہ پیغمبر (ص) کا فقیروں سے ملنے جلنے کا رویّہ پسندیدہ تھا اور اللہ تعالی نے اسی پر ثابت قدم رہنے اور ان سے آنکھیں ہٹانے

سے منع کیا ہے_
3_زمانہ بعثت کے مالدار لوگ پیغمبر (ص) کو فقیر مؤمنین سے میل جول رکھنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتے تھے_
واصبر نفسك مع الذین یدعون ربہم ... ولا تطع من ا غفلنا قلبہ
4_ثروت مند لوگ، مادی امداد کرنے کے اظہار کے ساتھ ساتھ پیغمبر (ص) کے قریب فقیر مؤمنین کی موجودگی کو آنحضرت کے ساتھ اپنے بیٹھنے میں رکاوٹ سمجھتے تھے_
واصبر نفسك ... ولا تعدعیناك عنہم ترید زینة الحی وة الدنی
5_فقیر، مخلص مؤمنین کے ساتھ میل جول باقی رکھنا اللہ تعالی کی پیغمبر (ص) کو نصیحت تھی _
واصبر نفسك مع الذین یدعون ربہم
6_ایمانی معاشرہ کے محروم طبقات سے میل جول اور ہمراہي، مشکلات پیداہونے کی باعث اور صبر و شکیبائي کی محتاج ہے_
واصبر نفسك
7_زمانہ بعثت کے مؤمنین میں سے ایك گروہ اپنی مادی محرومیت کے باوجود ہمیشہ صبح و شام اللہ تعالی کی بارگاہ میں اپنی دعائوں اور مناجات کی پابندی کرتے تھے_
الذین یدعون ربہم بالغدوة والعشّي
"غداة" قاموس میں مذکور ایك معنی کے مطابق نماز صبح اور سورج کے طلوع ہونے کے درمیانی وقت پر اطلاق ہوتا ہے_ اور "عشيّ" کا معنی بعض مفسرین ظہر سے غروب تك کا وقت اور بعض ظہر سے اگلی صبح تك کا وقت مراد لیتے ہیں_(ر، ك المصباح المنیر)
8_صبح اور پچھلا پہر، اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کرنے کے مناسب مواقع ہیں _
بالغدوة والعشيّ
ممکن ہے کہ "غداة و عشيّ" سے مراد دو مخصوص اوقات ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ دن اور رات کا تمام وقت مورد نظر ہو _ مندرجہ بالا مطلب پہلے معنی کی بناء پر ہے_
9_اللہ تعالی کی ربوبیت کی طرف توجہ، دعا کے آداب میں سے ہے_

يدعون ربّہم
10_اللہ تعالى كى ربوبيت كى طرف توجہ، انسان كو اس كى بارگاہ ميں استغاثہ اور دعا كى طرف لے جانے والى ہے_
يدعون ربّہم
11_صبح اور پچھلے پہر دعا اور مناجات كى عادت ،اللہ تعالى كے نزديك باعظمت مقام اور پيغمبر (ص) كے ساتھ ہم نشينى كى لياقت پيدا كرتى ہے_
واصبر نفسك مع الذين يدعون ربہم بالغدوة والعشيّ
"يدعون" فعل مضارع اور استمرار كے لئے ہے_

12_ہم نشينى اور مصاحبت كى خاطر لوگوں ميں شائستہ ہونے كى شرط ، دعا اور عبادات ميں پابندى ہے_
واصبر نفسك مع الذين يدعون ربہم بالغدوة والعشي
13_زمانہ بعثت ميں اہل دعا ومناجات كامقصداللہ تعالى كى رضايت جلب كرنا اور اس كے صفات كے ساتھ مناسب حالت ميں اپنے آپ كو ڈھالنا تھا_
يدعون ... يريدون وجہہ
"يريدون وجهہ" ميں "وجہ"وحى كى قدر و قيمت كا معيار سے مراد، اس كا معنى حقيقى نہيں ہے چونكہ اللہ تعالى كى ذات صورتيں ركھتى ہى نہيںيہ اس كى ذات سے كنايہ ہے كيونكہ اس كا ارادہ نہيں كيا جاسكتا _ لہذا يہ اس كى رضايت سے كنايہ ہے اس حوالے سے كہ انسان رضايت لينے كى خاطر اپنى صورت كومخاطب كى طرف پھيرتے ہيں يا، اللہ كى صفات سے كنايہ ہے كہ اہل دعا يا اسے اپنے شامل حال قرار ديتے ہيں يا اس كى ہر صفت كے مقابل مناسب حالت اختيار كرتے ہيں_ مثلاً اس كى عزت اور علم كے مد مقابل ذلت اور جہالت كو اپنے اوپر طارى كرليتے ہيں_
14_ضرورى ہے كہ دعا خالص انداز سے اور صرف اللہ تعالى كى رضايت اور توجہ كو جلب كرنے كى خاطر ہو_
يدعون ربہم بالغدوة والعشى يريدون وجهه
15_دعا "وجہ اللہ" كو پانے اور اس كى رضايت جلب كرنے كا پيش خيمہ ہے_
يدعون ربہم بالغدوة ...يريدون وجهه
16_اللہ تعالى ، پيغمبر (ص) كو خدا پرست فقيروں سے مصاحبت ترك كرنے اور ان سے توجہ ہٹا كر ثروت مند طبقہ كى طرف مائل ہونے سے خبردار كر رہا ہے_
واصبر نفسك ... ولا تعد عيناك عنہم
"لاتعدعيناك" ميں نہى كا تعلق اگر چہ آنكھوں سے ہے (كہ اس گروہ سے اپنى آنكھوں كو نہ ہٹائو) ليكن يہاں نہى سے مراد پيغمبر، (ص) كو فقراء سے نظر اور توجہ ہٹا كر ثروت مند طبقہ كى طرف مائلہونےسے ہے _
17_خداكے طالب فقيروں كى طرف نظر كرنا اور ان كے چہروں پر دوستانہ انداز سے نگاہ ڈالنا، اللہ تعالى كے نزديك پسنديدہ اورمطلوب امر و چيز ہے_
و لا تعد عيناك عنہم
18_خداكے طالب فقراء سے رابطہ ختم كرنا انسان كے مادى مظاہر اور دنيا پرستوں كے ظاہرى جلووں كى طرف مائل ہونے كا موجب ہے _
ولاتعدعيناك عنہم تريد زينة الحى وة الدني
19_پيغمبر،(ص) آسودہ لوگوں كے نزديك ہونے اور فقراء مؤمنين سے دور ہونے كى صورت ميں دنياوى جلووں كى طرف ميلان پيدا كرنے كے خطرہ ميں تھے _
ولا تعدعيناك عنہم تريد زينة الحى وة الدني
20_الہى رہبروں كے لئے ضرورى ہے كہ وہ دنيا كى

طلب ، دنيا پرستوں كى طرف توجہ اور باايمان فقراء سے غفلت كرنے سے پرہيز كريں_
ولا تعدعيناك عنہم تريد زينة الحى وة الدني

21_دنیاوی آسائشےوں سے مالا مال ہونے کی آرزو، اللہ تعالی کی رضایت سے دل باندھنے کے منافی ہے_
یریدون وجهہ ... ترید زینة الحی وة الدني
22_آسودہ طبقہ کا اسلام کی طرف میلان کی صورت میں ان کی ثروت سے فائدہ اٹھانے کا امکان فقراء مؤمنین سے جدائي کا باعث نہیں ہونا چاہئے_
ولا تعدعیناك عنهم ترید زینة الحی وة الدني
23_اللہ تعالی نے پیغمبر (ص) کو محروم طبقہ ہونے اور اپنی توجہ ہر مالدار طبقہ کی طرف رکھنے کی صورت میں ثروت مند طبقہ کی پیشکش قبول کرنے سے خبردار کیا ہے_
ولا تطع من أغفلنا قلبہ
24_ہدایت کے کسب کرنے میں مالدار طبقہ کو فقیر طبقہ پر ترجیح دینے کی فکر، ایك بیہودہ خیال اور اللہ کی یاد سے غافل لوگوں کے دل کی گھڑی ہوئي ہے_
ولاتطع من أغفلنا قلبہ عن ذکرن
25_مادی جلووں سے دل باندھنے والے دنیا پرستوں کے لئے اللہ کی یاد سے غفلت، عذاب الہی ہے_
ترید زینة الحی وة الدنیا ولا تطع من أغفلنا قلبہ عن ذکرن
دنیا پرستوں کی یہ صفت بیان کرنا کہ ان کا دل اللہ کی یاد سے غافل ہے دل کی غفلت اور دنیا پرستی میں رابطہ کو بیان کر رہا ہے _ غافل کرنے کی نسبت اللہ تعالی کی طرف (أغفلنا) یہ انکے لئے سزا کو بیان کر رہی ہے_
26_اللہ تعالی کے ذکر کی قدروقیمت، اس کے انسان کے قلب وروح میں راسخ ہونے کی بناء پر ہے_
أغفلنا قلبہ عن ذکرن
27_وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں اللہ کی یاد موجود نہیں ہے وہ رہبری کی لیاقت نہیں رکھتے_
ولا تطع من أغفلنا قلبہ عن ذکرن
غافل لوگوں کی اطاعت سے نہی ان کے حکم اور رائے دینے کی لیاقت کی نفی کرتی ہے_
28_اللہ تعالی کی یاد کو دل میں زندہ رکھنا اور اسباب غفلت کو اس سے ختم کرنا ضروری ہے_
ولا تطع من أغفلنا قلبہ عن ذکرن
29_صبح اور پچھلے پہر خالص انداز سے دعا کرنا، انسان کے دل میں اللہ تعالی کی یاد کے موجود ہونے کی نشانی ہے_
الذین یدعون ربہم بالغدوة والعشي ... ولا تطع من أغفلنا قلبہ عن ذکرن

30_انسان کا دل اس کی توجہ اور اس کی غفلت، اللہ تعالی کے اختیار میں ہے اور اس کے ارادہ کے تحت ہے _
ولا تطع من أغفلنا قلبہ عن ذکرن
31_ہوس پرستوں کی آراء اور مشورے بے اہم اور ان کی اطاعت صحیح نہیں ہے _
ولا تطع من ... اتبع ہوی ہ
32_زمانہ بعثت کے مالدار طبقہ کی ہوس پرستی پیغمبر (ص) سے ممتاز مقام مانگنے کا موجب بني_
ولا تطع من ... اتبع ہوی ہ
33_خواہشات نفسانی کی پیروی مذموم اور اللہ تعالی کی یاد سے غفلت کی نشانی ہے _
ولا تطع من أغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہویہ
جملہ "اتبع ہواہ" ہوسکتا ہے "أغفلنا " کے لئے عطف تفسیری ہو_
34_زمانہ بعثت کا آسودہ طبقہ، اپنے امور کو ان کی مناسب حد سے بڑھاچڑھا کر پیش کرتا تھا_
وکان أمرہ فرط
"فرط" جس طرح کہ قاموس نے کہا ہے "ظلم وتجاوز کے معنی میں ہے " اور ایسے کام کو بھی کہاجاتا ہے کہ جسے اس کی حدود سے بڑھادیا جائے_ "کان" کا فعل مذکورہ خصلت و عادت کےقدیمی ہونے پر دلالت کر رہا ہے_
35_خدا پرست فقراء کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا اور ان کے طبقاتی مقام کو پست جاننا اللہ کے خلاف نظریہ ہے اورحد اعتدال سے خارج ہے_
ولا تطع من ... کان أمرہ فرط

36_فقراء کی انسانی شخصیت کو نظر انداز کرنا اور اپنے خےال میں اپنے آپ کو ممتاز سمجھنا، اللہ تعالی کی یاد سے غفلت کی نشانی ہے_
ولا تطع من أغفلنا قلبہ عن ذکر ... وکان امرہ فرط
جملہ "کان ..." ہوسکتا ہے "أغفلنا ..." کے لئے عطف تفسیری ہو _
37_اپنے لئے بلاوجہ انفرادیت کے خیال رکھنا اور بے سہارا لوگوں کی صورتوں کو ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھنا،نا لائق قائدین کی صفات میں سے ہے اور یہ چیز ان کے اقوال کے غیر اہم ہونے کی باعث ہے_
ولاتطع من ... کان أمرہ فرط
38_معتدل رہنا اور ہر قسم کے افراط و تفریط سے اپنے اور دوسروں کے امور میں بچنا ضروری ہے_
وکان أمرہ فرط
بعض مفسرین کے نزديك کلمہ "فرط" صرف افراط والے مقامات کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ تفریط والے مقامات میں بھی استعمال ہوتا ہے_ (البحر المحیط)
39_عن أبی جعفر وابی عبداللہ علیہما السلام فی قولہ : واصبر نفسك مع

الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی قال : إنما عنی بہا الصلاۃ_(1)
امام باقر اور امام صادق علیہماالسلام سے اللہ تعالی کے اس کلام : " یدعون ربہم بالغدوة والعشي" کے بارے مینروایت ہوئي کہ انہوں نے فرمایا : بلاشبہ "اللہ کو صبح و عصر پکارنے "کی تعبیر سے نماز ، مقصود ہے_

....

1)_ تفسير عياشي، ج 2، ص 326، ح ، 25 نورالثقلين، ج3 ص 258، ح 68_

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاء فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاء فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَاراً أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاء كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءتْ مُرْتَفَقاً (۲۹)
اور کہہ دو کہ حق تمھارے پروردگار کی طرف سے ہے اب جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کافر ہوجائے ہم نے یقینا کافرین کے لئے اس آگ کا انتظام کردیا ہے جس کے پردے چاروں طرف سے گھیرے ہوں گے اور وہ فریاد بھی کریں گے تو پگھلے ہوئے تا بنے کی طرح کے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو چہروں کو بھون ڈالے گا یہ بدترین مشروب ہے اور جہنّم بدترین ٹھکانا ہے (29)

1_فقط اللہ تعالی ہی حقائق اور صحیح معارف کا سرچشمہ ہے_
وقل الحقّ من ربّکم
"الحق " کے لئے "من ربکم" خبر ہے_ اور بعض کے نزديك "الحق" مبتدا محذوف کے لئے خبر ہے "ال" الحق ميں استغراق کا ہے يعنى تمام حقائق _اس بناء پر يہ جملہ "الحق من ربكم" حقيقت ميں حصر پر دلالت كر رہا ہے يہ ہوس پرستوں كى باتوں كے مد مقابل حصر ہے كہ گذشتہ آيت ميں ان كى اطاعت كو غلط كہا گيا ہے _
2_الہى تعليمات كے ساتھ ناسازگار باتيں باطل اور ناقابل قبول ہيں_
وقل الحقّ من ربّکم

3_اللہ تعالى نے پيغمبر (ص) كو دنيا پرستونكے ساتھ سلوك ،طريقہ كار اور ان كى غلط آراء كو رد كرنے كے حوالے سے تعليم دي_
ولا تطع من ... وقل الحقّ من ربكم
4_فقراء مؤمنين سے ميل جول جاننے كا واحدراستہ وحى الہى ہے نہ كہ اللہ تعالى سے غافل ہوس پرستوں كى آراء _
ولاتطع من ... وقل الحقّ من ربّکم
5_انسانوں كے لئے حق وسچائي كى وضاحت، انكے كمال اور تربيت كى خاطر ہے _
الحق من ربكم
كلمہ "رب" كا انتخاب مندرجہ بالا نكتہ كى حكايت كر رہا ہے_
6_اللہ تعالى كے پيغام حق كو لوگوں تك پہنچانا، پيغمبر (ص) كى ذمہ دارى ہے نہ كہ وہ انكے ايمان اور كفر كے ذمہ دارہيں_
وقل الحق من ربكم فمن شاء فليئومن ومن شاء فليكفر
7_انسان كا اپنا ارادہ اور چاہت، اس كے ايمان اور كفر كا معيار اور اساس ہے _
فمن شاء فليو من ومن شاء فليكفر
8_حق كى حقانيت ميں لوگوں كے ميلان و رحجان كا ہونا يا نہ ہونااور ان كى آراء كوئي اثر نہيں ركھتي_
الحق من ربكم فمن شاء فليو من ومن شاء فليكفر
9_خوفناك اور وسيع آگ، كفار كے لئے اللہ تعالى كى طرف سے تيار اور موجود عذاب ہے_
إنّا أعتدنا للظالمين نار
"ناراً" كو نكرہ لانا اس كى شدت اور وسعت پر دلالت كر رہا ہے_
10_دوزخ، ابھى سے ظالموں كے لئے آمادہ اور تيار ہے_
إنّا أعتدنا للظالمين نار
11_انسان كو ايمان اور كفر ميں سے انتخاب كا حق ملنے كا مطلب يہ نہيں ہے كہ ايمان اور كفر اس كے اخروى انجام كے حوالے سے يكساں ہوں _
فمن شاء فليو من ومن شاء فليكفر إنّا أعتدنا للظالمين نار
"فليكفر" ميں حكم خبردارامر اقداركے لئے ہے اور جملہ "إنا أعتدنا ..." يہ معنى دے رہا ہے كہ ايمان وكفر كے انتخاب ميں

انسان کا اختیار، یہ مطلب نہیں دیتا ہے کہ وہ اپنے انتخاب مےں سزا یا جزا نہیں پائے گا_
12_اللہ تعالی کی طرف سے نازل ہونے والے حقائق کا انکار کرنے والے، ظالم اور آگ کے لائق ہیں_
الحق من ربکم ... ومن شاء فلیکفر إنّا أعتدنا للظالمین نار

13_مؤمنین اور کفار کے انجام کی طرف توجہ، انسان کے ایمان یاکفر کی طرف میلان میں واضح کردار ادا کرتی ہے _
فمن شاء فلیو من ومن شاء فلیکفر إنّا أعتدنا للظالمین نار
14_قیامت کی آگ وسیع قناتوں کی مانند کفار پر راہ فرار بند کردے گی _
ناراً أحاط بہم سرادقہ
"سرادق" "سراطاق" سے عربی زبان میں آیا ہے اسکا معنی خیمہ اور قنات ہے _
15_دوزخ کی آگ کے خیمہ میں کفار، عذاب کے فرشتوں سے فریاد اور پیاس کے اظہار کے ساتھ مدد طلب کریں گے_
وإن یستغیثوا یغاثوا بمائ
"غوث" مدد کرنے کے معنی میں ہے_ "غیث" یعنی بارش_ یہاں استغاثہ سے مراد ہوسکتا ہے مدد مانگنا ہو یا بارش (پاني) کی طلب ہو البتہ جو ان جہنمیوں کو جواب میں ملے گا وہ بتارہا ہے کہ جہنمیوں کا مدد مانگنا وہی انکا پانی مانگنا ہے _
16_انسان، آخرت کے جہان میں پیاس اور پانی کی ضرورت محسوس کرے گا _
یغاثوا بمائ
17_پگھلے ہوئے تانبے کا ابلتا ہوا غلیظ پاني، کفار کی دوزخ میں فریاد اور پانی مانگنے کا جواب ہے_
وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل
"مھل" سے مراد ، اور پگھلا ہوا تانبا ہے _ (مقاییس اللغة) نیز اس کو خون ملے ہوئے پانی کو کہتے ہیں کہ جو مردار کی لاش سے نکلتا ہے_ (قاموس) جملہ (یشوی الوجوہ)کے ساتھ کفار کی توصیف پگھلے ہوئے تانبے والے معنی کے ساتھ زیادہ مناسب ہے_
18_جہنم کا پاني، کفار کی صورتوں کو جھلسا اور بھون دے گا_
یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ
19_اہل دوزخ کا مدد مانگنا،عذاب کو بڑھانے اور اس سے بڑھ کر ان کی بے عزتی کا موجب ہوگا_
وإن یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ
فعل "یغاثوا" (انکی فریاد رسی ہوگي) دوزخیوں کا مذاق اڑانے کے لئے ہے اور جملہ "یشوی الوجوہ" جلانے اور اس عذاب سے بڑھ کر عذاب کے آنے کی خبر دے رہا ہے _
20_جہنمیوں کا پینے والا پاني، انتہائي بدمزہ اور پلید ہے _
یغاثوا بما ... بئس الشراب
21_جہنم کی آگ جہنمیوں کے لئے ناپسندیدہ اور منحوس آرامگاہ ہے_
یغاثوا بماء کالمہل ... وساء ت مرتفق
"مرتفق" ایسی جگہ کو کہتے ہیں کہ جہاں انسان اپنی کہنی زمین پر رکھ کر بازو کو مخروطی شکل میں لاکر اپنا سر اس پر رکھتا ہے اور آرام کرتا ہے_ جہنمیوں کی جگہکے لیے ایسی تعبیر لانا در حقیقت انکا مذاق

اڑانا ہے_
22_ہوس پرست آسودہ لوگ، قیامت کے روز وسیع آگ اور بد ذائقہ پینے والی چیزوں میں پھنسے ہونگے_
ولا تطع من أغفلنا قلبہ ... بئس الشراب وساء ت مرتفق
مندرجہ بالا نکتہ دونوں آیات کے ربط سے معلوم ہوتا ہے_
23_معاد، جسمانی ہے انسان اپنے مادی بدن کے ساتھ روز قیامت حاضر ہوگا_
یغاثوا بماء ... یشوی الوجوہ بئس الشراب

401

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً (٣٠)
یقینا جو لوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے نیك اعمال كئے ہم ان لوگوں كے اجر كو ضائع نہیں كرتے ہیں جو اچھے اعمال انجام دیتے ہیں (30)

1_عمل صالح انجام دینے والے مؤمنین کی جزا یقینی اور اللہ تعالی کی طرف سے ضمانت شدہ ہے_
إن الذین ء امنوا وعملوا الصالحات إنّا لا نضےع أجرمن أحسن عمل
2_ایمان اور عمل صالح کا ساتھ ساتھ ہونا، ان کے ثمر بخش ہونے کی شرط ہے_
إن الذین ء امنوا وعملوا الصالحات إنّا لا نضےع
3_ اعمال صالح میں ترقی اور وسعت کا پیش خیمہ ایمان ہے_
إن الذین ء امنوا وعملوا الصالحات
قرآن میں بہت سی آیات میں ایمان کے بعد عمل صالح کا ذکر آیا ہے_ یہ چیزان دونوں کے درمیان مناسبت بلکہ ایمان ، عمل صالح کے زمینہ ایجاد کرنے میں تاثیر رکھتاہے عمل صالح پر ایمان کے ذکر کا مقدم ہونا اسی نکتہ پر اشارہ کر رہا ہے_

4_مؤمنين كا الہی جزا پانا ان كے اچھے عمل كے نتائج ميں سے ہے_
إن الذين ء امنوا وعملوا الصالحات انّا لا نضےع أجرمن أحسن عمل
5_الله تعالى ،اچھے اعمال انجام دينے والوں كى جزا كو ضائع نہيں كرے گا_
إنا لا نضےع ا جر من ا حسن عمل
6_الله تعالى ، نيك اعمال ميں سے كسى عمل كو بھى اجر اور انعام كے بغير نہيں رہنے دے گا_
إنّا لا نضےع أجرمن أحسن عمل
اس جملہ ميں "عملا" كا نكره ہونا اطلاق پر دلالت كر رہا ہے _ لہذا يہ ہر چھوٹے بڑے يا زياده اور كم عمل كو شامل ہوگا_
7_نيك عمل كا واضح مصداق، ايمان اور عمل صالح ہے_

402

إن الذين ء امنوا وعملوا ... أجرمن أحسن عمل
8_عمل صالح كو بہتر اور خوبصورت انداز سے انجام دينا، الله تعالى كى طرف سے زياده اجر حاصل كرنے كا معيار ہے _
إنّا لا نضےع أجرمن أحسن عمل
ممكن ہے "احسن عملاً" عمل صالح كے لئے ايك اضافى صفت ہو يعنى ممكن ہے كوئي عمل صالح انجام دے ليكن بہتر اور خوبصورت انداز سے انجام نہ دے جبكہ اس كے مد مقابل كوئي اور عمل صالح كو بہترين انداز سے انجام دے _ الله تعالى نے اس آيت ميں عمل صالح كے اجر كى ضمانت دينے كے ساتھ ساتھ اس سے بڑھ كر ايك مرتبہ كا ذكر كيا اور اس كے اجر كى بھى ضمانت دى _ اگر جملہ " إنّا لا نضےغ ..."جملہ مقترضہ ہو اور إن "الذين ... "كى خبر بعد والى آيت ميں "أولئك ... " ہو تو يہ معنى زياده روشن نظر آتا ہے_
9_نيك كام كرنے والوں كا اجر اور مقام ضائع كرنا، ايك مذموم اور ناپسنديده كام ہے _
إنّا لا نضےع أجرمن أحسن عمل
10_دعوت دين اور تبليغ ميں ڈرانے كے ساتھ ساتھ بشارت دينا، قرآن ميں استعمال شده روشوں ميں سے ايك روش ہے_
إنّا أعتدنا للظالمين ناراً ...إنّا لا نضےع أجرمن أحسن عمل

احسان :
احسان كے مقامات 7
الله تعالى :
الله تعالى كى جزائوں كا پيش خيمہ 4;الله تعالى كى جزائيں 1، 5،6
ايمان :
ايمان كا كردار 7;ايمان كے آثار 2،3;ايمان كے اثر كرنے كى شرائط 2
بشارت:
بشارت كے آثار 10
تبليغ :
تبليغ كا طريقہ 10;تبليغ ميں بشارت 10;تبليغ ميں ڈراوا 10
ڈراوا :
ڈراوے كے آثار 10
صالحےن:
صالحين كى جزاء كا يقينى ہونا 1
عمل:
اچھے عمل كى جزاء كا حتمى ہونا 6; ناپسنديده عمل9
عمل صالح:
عمل صالح كا كردار 7;عمل صالح كى اہميت 1;عمل صالح كى تاثير كرنے كى شرائط 2;مل صالح كے آثار 2
محسنين :

محسنين كى جزاء ضائع كرنے پر سرزنش 9;محسنين كى جزاء كا حتمى ہونا 5
مؤمنين :
مؤمنين كى جزاء كا يقينى ہونا 1;مؤمنين كے عمل صالح كے آثار 4

أُوْلَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَاباً خُضْراً مِّن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقاً (۳۱)
ان كے لئے وہ دائمى جنتيں ہيں جن كے نيچے نہريں جارى ہوں گى انھيں سونے كے كنگن پنہائے جائيں گے اور يہ باريك اور دبيز ريشم كے سبز لباس ميں ملبوس اور تختوں پر تكيے لگائے بيٹھے ہوں گے يہى ان كے لئے بہترين ثواب اور حسين ترين منزل ہے (31)

1_ جنت كے باغات ميں ٹھہرنا، باكردار مؤمنين كى جزائوں ميں سے ہے_
إن الذين ء امنوا وعملوا الصلحت ... أولئك لہم جنّت عدن
جملہ "أولئك ..."قبلآيت ميں ان كى پہلى خبر ہے يا خبر دوم ہے اور تيسرا احتمال ہے كہ نيا جملہ ہو بہرحال "أولئك" كا مشارٌ اليہ پچھلى آيت كا "الذين آمنوا" ہے اور عدن سے مراد اقامت كرنا اور ٹھہرنا ہے_
2_ جنت عدن ميں جنتيوں كے (محلوں اور بلند وبالا عمارتوں كے) پائوں كے نيچے سے نہريں بہتى ہيں _
تجرى من تحتہم الانہار
"تحتہم" كى ضمير كا مرجع "الذين آمنوا" كى عبارت ہے كہ جو پچھلى آيت ميں تھى يعنى جنتيوں كے پائوں كے نيچے سے نہريں جارى ہيں _ يہ واضح ہے كہ جنتيوں كے پائوں كے نيچے سے نہروں كا جارى ہونا در اصل جنت ميں انكے مقام

اقامت كى تصوير كشى ہے كہ پانى ان كى عمارتوں يا ان كى آرام گاہوں كے نيچے سے بہتا ہوگا_
3_سونے كے زرين كنگن، جنت ميں جنتيوں كى تزئين وآرائشے ميں سے ہيں _
يحلّون فيها من أساور من ذہب
"سوار"سے مراد كنگن ہے ' اس كى جمع "اسورة " ہے اور اس كى پھر جمع "اساور " ہے_
4_ريشم كى بنى ہوئي سبز پوشاكيں، ظرافت ولطافت كے كمال كے ساتھ جنتيوں كا رسمى لباس ہے_
يلبسون ثياباً خضراً من سندس
"سندس" سے مراد باريك كپڑا ہے "ثياباً"، "خضراً" اور "سندس" كا نكرہ ہوناتفخيم پر دلالت كر رہا ہے كہ يہيں سے ظرافت اور لطافت كے كمال كى بات سامنے آتى ہے اگر چہ جنتى جس لباس كو بھى چاہيں گے ان كو مل جائے گا ليكن يہ ان كا مخصوص رسمى لباس شمار ہوا ہے_
5_سبز ريشم سے بنى ہوئيں موٹى اور فاخرہ پوشاكيں جنت كے رہنے والوں كے خصوصى لباسوں ميں سے ہيں_
ويلبسون ثياباً خضراً من سندس واستبرق
كلمہ "استبرق" فارسى كے كلمہ "استبر" سے' عربى ميں آيا ہے اس سے مراد، موٹا كپڑا ہے _
6_مزين كمروں ميں بچھے ہوئے تخت، جنتيوں كے ٹيك لگانے كے لئے ہيں _
متكئين فيها على الأرئك
"اريكہ" ايسے تخت كو كہتے ہيں جو مزّين كمروں ميں بچھے ہوتے ہيں _ (قاموس) بقول راغب كے يہ ايسے مزين كمرے كو كہتے ہيں كہ جو كسى تخت پر بنايا گيا ہو
7_جنتي، لوگ اپنے تختوں پر تكيے لگاتے وقت ...، فاخرہ لباس زيب تن كئے ہوئے ہونگے _
ويلبسون ثياباً خضراً من سندس واستبرق متّكئين فيها على الأرائك
8_معاد اور سرائے آخرت ميں انسانى زندگي، جسمانى اور مادى ہے_
يحلّون ... ويلبسون ... متكئين فيها على الأرائك

لباس اور اس كى اقسام، مزّين كمروں اور تختوں كى كى تصوير كشي، نيز درختوں كے نيچے سے نہروں كے جارى ہونے كى باتيں،يہ سب كى سب معاد كے جسمانى ہونے اور جہان آخرت ميں مادى زندگى كے وجود پر دلالت كر رہى ہےں_
9_جنت،فقط ايك پر آسائشے مقام اور ا س كى نيك نعمتيں فقط مؤمنين كے لئے ہيں_
نعم الثواب وحسنت مرتفق
"مرتفق" اسم مكان ہے كہ اس سے مراد ٹيك لگانے كى جگہ ہے_ چونكہ آرام كرنے كے وقت عام طور پر كہنى كو زمين پر ٹكاليتے ہيں آرام كرنے اور ليٹنے كے مقام كو" مرتفق" كہا گيا ہے_

جنت:
جنت عدن كى نعمات 2;جنت عدن كى نہريں

2;جنت عدن كے محل 2;جنت كى خصوصيات 9; جنت كى نعمتوں كى خصوصيات 9;جنت كے باغ 1;جنت ميں آسائشے 9
جنتى لوگ :
جنتيو ں كا رسمى لباس 4;جنتيوں كا ريشمى لباس 5;جنتيوں كى آرامگاہ 6;جنتيوں كى زينتيں 3; جنتيوں كى نعمتيں 2;جنتيوں كے تخت 6، 7; جنتيوں كے ريشمى لباس كى خوبصورتى 4; جنتيوں كے لباس كا رنگ 4;جنتيوں كے لباس كى خوبصورتى 7;جنتيوں كے لباس كے خصوصيات 4،5; جنتيوں كے سونے كے كنگن 3;جنتيوں كے لباس كى موٹائي 5
رنگ:
سبز رنگ 4
زندگي:
اخروى زندگى كى خصوصيات 8
صالحين :
صالحين كى اخروى جزاء 1;جنت ميں صالحين 1
مؤمنين :
جنت ميں مؤمنين 1;مؤمنين كى اخروى جزا ء 1
معاد :
معاد كا جسمانى ہونا 8

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعاً (٣٢)
اور ان كفار كے لئے ان دو انسانوں كى مثال بيان كرديجئے جن ميں سے ايك كے لئے ہم نے انگور كے دوباغ قرار دئے او رانھيں كھجوروں سے گھيرديا اور ان كے درميان زراعت بھى قرار ديدى (32)

1_پيغمبر (ص) كى ذمہ دارى ہے كہ وہ ايك آسودہ حال كسان كے بارے ميں گفتگو كے دوران كفر وايمان كى تصوير كشى كرتے ہوئے اور مثال بيان كرتے ہوئے فقراء كے ساتھ گفتگو كريں_
اضرب لہم مثلا رجلين
2_الله تعالى كے كلام ميں اشراف كى علامت ايك آسودہ حال شخص كى سى ہے جس كے انگور كے دو باغ ہيں جس كے دونوں اطراف كجھور كے درختوں سے گھرے ہوئے ہيں اور ان كے درميان ايك كھيتى ہے جبكہ وہ خود غرور ميں مبتل

ہے_
جعلنا لأ حدہما جنّتين من أعناب وحففنہما بنخل وجعلنا بينہما زرعاً _
"غرور" كا معنى بعد والى آيات سے ہوگا_
3_ايسے مختلف انگوروں كى اقسام كے باغوں كا مالك ہونا كہ جن كے اردگرد كھجوروں كے درخت ہوں اور ساتھ كھيتى

بھی ہو انسان کے لئے انتہائي دلربا منظر ہے_
جنّتين من أعناب حففنہما بنخل
4_ معنوی حقائق کی وضاحت کے لئے مثال دینا، قرآن میں استعمال شدہ روشوں میں سے ہے_
واضرب لہم مثلا رجلين
5_طبیعی اسباب کی فعالیت اور معمول کے مطابق کائنات کے امور کا چلنا، اللہ تعالی کا فعل ہے _
جعلنا لا حدہما جنّتين ... وحففنہما بنخل
متکلم کے دو فعل "جعلنا" اور "حففنا " اس نکتہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ طبیعی عمل اور اسباب اپنی تاثیر میں مستقل نہیں ہیں بلکہ وہ سب کے سب اللہ تعالی کی مشیت اور ارادہ کے مرہون منت ہیں_
6_انسان پر ضروری ہے کہ اپنی دنیاوی نعمات اور وسائل کے الہی ہونے پر، توجہ رکھے _
جعلنا لأحدہما جنتين ... وحففنہما بنخل وجعلنا بينہما زرع

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئاً وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَراً (٣٣)
پھر دونوں باغات نے خوب پھل دئے اور کسی طرح کی کمی نہیں کی اور ہم نے ان کے درمیان نہر بھی جاری کردی (33)

1_آسودہ حال مغرور طبقہ کا نمونہ شخص، پھلوں سے بھرے ہوئے ' آفات سے بچے ہوئے اور پانی سے سرشار باغوں کا مالك تھا _
كلتا الجنّتين ء اتت أكلها ولم تظلم منه شيئاً وفجّرنا خللهما نهر
"اتت اكلها" اور "لم تظلم " باغوں کے پھلوں سے بھرے ہونے اور ہر آفت سے محفوظ ہونے پر دلالت کر رہے ہیں _
2_باغ اور کھیتی کے درمیان سے پانی کی نہر کا جاری ہونا، ایك دل کو بھانے والا اور دیکھنے والا منظر ہے _
كلتا الجنتين ء اتت أكلها ولم تظلم منه شيئاً وفجّرنا خللهما نهر
3_ آبی نالوں اورنہروں کا جاری ہونا، اللہ تعالی کے ارادہ کی بناء پر ہے_
وفجّرنا خللهانہر
4_پھلوں کا پکنا اور ان میں (آفت یا کسی اور سبب کی بناء پر) کمی نہ آنا ایك آئیڈیل باغ کی علامت ہیں_
كلتا الجنتين ء اتت أكلها ولم تظلم منه شيئ
"ا کُل" کے معانی میں سے ایك درختوں کا پھل ہے_ لہذا جملہ "ء اتت ا کُلها" یعنی پھل دیا اور "لم تظلم" سے مراد" لم تنقص" ہے کم اور تباہ نہ ہونا زراعت کی اصطلاح میں آئیڈیل باغ اسے کہتے ہیں کہ جو پھلوں اور کسی حوالے سےکسی قسم کی مشکلات نہ رکھتاہو_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے ارادہ کے آثار 3
باغ:
باغوں کی خوبصورتی 2;مثالی باغ کا پھل دینا 4;مثالی باغ کی علامات 4

طبیعت :
طبیعت کی خوبصورتیاں 2
کھیتیاں :
کھیتیوں کی خوبصورتی 2
مغرور باغ والا :
مغرور باغ والے کا قصہ 1;مغرور باغ والے کے باغ 1
نہریں :
پانی کی نہروں کی خوبصورتی 2;نہروں کے جاری ہونے کا سرچشمہ 3

وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنكَ مَالاً وَأَعَزُّ نَفَراً (٣٤)
اور اس کے پاس پھل بھی تھے تو اس نے اپنے غریب ساتھی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں تم سے مال کے اعتبار سے بڑھا ہوا ہوں اور افراد کے اعتبار سے بھی زیادہ باعزت ہوں (34)

1_مغرور آسودہ حال طبقہ کا نمونہ، بہت عظےم مال کا اکیلا مالك تھا_
وكان لہ ثمر
جیسا کہ قاموس میں آیا ہے "ثمر" مال کی اقسام کو کہتے ہیں_ چونکہ ما قبل آیت میں باغوں اور پھلوں کے بارے میں بات ہوچکی ہے لہذا تکرار سے بچتے ہوئے مناسب یہ ہے کہ اس آیت میں ثمر سے مراد، مطلقاً مال ہونہ کہ باغ کے پھل جات اور "ثمر" کا نکرہ ہونا اس مال کی عظمت پر دلالت کر رہا ہے_
2_مغرور مالدار شخص کی فخریہ اور تکبر کے ساتھ اپنے ساتھی سے گفتگو، اپنے نظریات کو ثابت کرنے کے لئے تھي_
فقال لصاحبہ وہو يحاورہ أنا أكثر منك مالاً وأعزّ نفر
انسان کے قبیلہ اور ایسے گروہ کہ جو اس کے کام میں اس کی مدد کریں ان پر نفر کا اطلاق ہوتا ہے_ (لسان العرب) قرینہ

"أنا أقل منك مالاً وولداً" آيت 39 كے مطابق اس بات كرنے والے شخص كے نزديك واضح ترين مصداق، ا سكے بيٹے تھے_
4_مال كى كثرت اور اس سے حاصل ہونے والى

معاشرتى عزت، دنيا پرستوں كے نزديك انتہائي اہميت كى حامل ہے_
فقال لصاحبہ وہو يحاورہ أنا أكثر منك مالاً وأعزّ نفر
5_مال واولاد كى فراواني، انسان كى لغزش اور غرور كا پيش خيمہ ہے _
لأحد ہما جنّتين ...فقال لصاحبہ و ہو يحاورہ أنا أكثر منك مالاً وأعزّ نفر
6_آسودہ حالى اور فراوان نعمتوں كا پاس ہونا، اپنى بڑائي اور دوسروں كو حقارت كى نگاہ سے ديكھنے كا موجب ہے_
فقال لصاحبہ وہو يحاورہ أنا أكثر منك مالاً وأعزّ نفر
7_مالدار طبقہ كى طرف سے دوسروں سے حقارت آميز سلوك اور ان كے سامنے اپنے مال كى كثرت كو بيان كرنا ايك مذموم اور ناپسنديدہ كام ہے_
أنا أكثر منك مالاً وأعزّ نفر

آسودگي:
آسودگى كے آثار 6
اعتماد:
اولادپر اعتماد 3;رشتہ داروں پر اعتماد 3; مال پر اعتماد 3
انسان :
انسان كى خطائيں 5
اولاد:
اولاد كى كثرت كے آثار 5
حقارت آميز سلوك:
دوسروں سے حقارت آميز سلوك پر سرزنش 7; دوسروں سے حقارت آميز سلوك كا باعث6
دنيا پرست:
دنيا پرست اور مال 4;دنيا پرست اورمعاشرتى مقام 4;دنيا پرستوں كى رائے 4;دنيا پرستوں كے نزديك اہميت كا معيار 4
عمل:
ناپسنديدہ عمل 7
غرور :
غرور كا باعث 5،6
فخر كا اظہار كرنا:
مال پر فخر كے اظہار پر سرزنش 7
لغزش:
لغزش كا باعث 5
مال و دولت:
مال و دولت كے آثار 5
مغرور باغ والا :
مغرور باغ والے كا اعتماد 3;مغرور باغ والے كا عقيدہ 2; مغرور باغ والے كا فخر كرنا 2; مغرور باغ والے كا قصہ 1،3;مغرور باغ والے كى گفتگو 2;مغرور باغ والے كے اموال 1

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَذِهِ أَبَداً (٣٥)
وہ اسی عالم میں کہ اپنے نفس پر ظلم کر رہا تھا اپنے باغ میں داخل ہوا اور کہنے لگا میں تو خیال نہیں کرتا ہوں کہ یہ کبھی تباہ بھی ہوسکتا ہے (35)

1_مال دار آدمی نے دل میں اپنے مال پر ناز کرتے ہوئے نعمتوں سے بھرے ہوئے اپنے باغ میں قدم رکھا_
ودخل جنّتہ و ہو ظالم لنفسہ قال
2_اپنے آپ کو برتر سمجھنا، اور دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا اپنے آپ پر ظلم ہے _
أنا أكثر منك مالاً وأعزّ نفراً ... ودخل جنّتہ و ہو ظالم لنفسہ
3_دنیا کے مادی جلووں پر فریفتہ ہونا، انسان کا اپنے اوپر ستم ہے_
أكثر منك مالاً وأعزّ نفراً ... و ہو ظالم لنفسہ
4_مادی نعمتوں کی بہتات ہونا انسان میں تکبر اور اس کی روحي، نفسیاتی اور اخلاقی پستی کاپیش خیمہ ہے_
ودخل جنّتہ و ہو ظالم لنفسہ
5_مالدار لوگ، الہی نعمتوں کے مد مقابل ناشکری کے ضررو نقصان کی لپیٹ میں خود ہی آجاتے ہیں_
فقال ... أنا أكثر منك مالاً وأعزّ نفراً ... و ہو ظالم لنفسہ
6_فقراء اور مال ومنال سے محروم لوگوں سے حقارت آمیز سلوك اور مال ومتال اور دنیاوی وسائل پر غرور ومستی درحقیقت اپنے آپ کو تباہ کرنا اور گرانا ہے _
فقال ... أنا أكثر منك مالاً وأعزّ نفراً ... و ہو ظالم لنفسہ
7_مغرور مالدار شخص ،اپنے باغ اور نعمات کو لازوال اور جاودانی سمجھتا تھا_

قال ماا ظنّ أن تبيد ہذہ أبد
"تبید" "بید" سے ہے _ اس کا معنی ہلاکت اور نابودی ہے_
8_انسان کو چاہئے کہ وہ مادی نعمتوں کے زوال پذیر ہونے پر توجہ رکھے اور ان پر غرور نہ کرے_
فقال ... أنا أكثر منك مالاً وأعزّ نفراً ... و ہو ظالم لنفسہ قال ماأظنّ أن تبيد ہذہ أبد
9_ثروت وطاقت کے مالك لوگ، دنیا میں نعمتوں کے جاودانی ہونے کے وہم میں گرفتار ہونے کے خطرہ سے دوچار ہیں_
أنا أكثر منك مالا ... قال ماأظنّ أن تبيد ہذہ أبد
آیت میں مذکور داستان خواہ حقیقی ہو خواہ بطور ایك نمونہ، بہرحال انسان کے مختلف حالات میں خصلتوناور اس کے رد عمل کی طرف اشارہ کر رہی ہے_ ان خصلتوں میں سے ایك خصلت یہ ہے کہ جب وہ آسائشے وآسودگی کے عروج پر پہنچتا ہے اور اپنے ارد گرد اپنی دولت وسرمایہ کا مشاہدہ کرتا ہے تو وہ یوں سمجھتا ہے کہ میرے ارد گرد یہ سب نعمتیں ہمیشہ کے لئے ہیں_
10_غرور اور بڑائي کی طلب، عقیدہ میں انحراف پیدا کرنے والی اور حقیقی شناخت میں رکاوٹ ڈالنے والی ہے _
أنا أكثر منك مالاً ... قال ماأظنّ أن تبيد ہذہ أبد

آسائشے پسندي:
آسائشے پسندی کے آثار4

انسان :
انسان کی خطائیں 9
بڑائي کی طلب:
بڑائي کی طلب کے آثار 10
پستي:
پستی کا باعث 6;پستی کے اسباب 6
تکبر :
تکبر کا باعث 4;تکبر کی حقیقت 2;تکبر کے آثار 6،10
ثروت مند افراد:
ثروت مند لوگوں کو خبردار 9;ثروت مندوں کی فکر 9;ثروت مندوں کا نقصان کرنا 5
حقارت آمیز سلوك :
دوسروں سے حقارت آمیز سلوك 2
خود:
خود پر ظلم 2،3;خود کو نقصان پہنچانا 5
دنیا پرستی :
دنیا پرستی کی حقیقت 3
ذکر :
مادی وسائل کے زوال پذیر ہونے کا ذکر8
شخصیت :
شخصیت کو خطرہ میں ڈالنے والی چیزوں کی شناخت 4،6
شناخت:

شناخت کے لئے رکاوٹ 10
طاقت کے مالك لوگ:
طاقت کے مالك لوگوں کا نظریہ 9
فقرائ:
فقراء سے حقارت آمیز سلوك کرنے کے آثار 6
گمراہی :
گمراہی کا باعث 10
مغرور باغ والا :
مغرور باغ والے کی فکر7;مغرور باغ والے کا قصہ 1،7;مغرور باغ والے کے باغ 1،7
ناشکري:
نعمت کی ناشکری کا نقصان 5
نعمت:
نعمت کے ہمیشہ رہنے کا وہم 7، 9

وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْراً مِّنْهَا مُنقَلَباً (٣٦)
اور میرا گمان بھی نہیں ہے کہ کبھی قیامت قائم ہوگی اور پھر اگر میں پروردگار کی بارگاہ میں واپس بھی گیا تو اس سے بہتر منزل حاصل کرلوں گا (36)

1_مالدار شخص کا غرور اور دنیا پرستي، قیامت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں شك اور تردید پر ختم

ہوئي_
وماا ظنّ الساعة قائمة
2_مالدار شخص كے خيال ميں جو چيز اس كے باغوں اور كھيتى كو تباه كرسكتى تھى وه قيامت تھي_
ماا ظنّ أن تبيد ہذه أبداً ... وماا ظنّ الساعة قائمة
گذشتہ آيت كے آخر اور اس آيت كے شروع كى مناسبت كو اسى انداز سے بيان كيا جاسكتا ہے كہ
مالدار شخص اپنے مال ومتاع كى بربادى كا گمان بھى نہيں كرتا تھا اور قيامت كے يقينى نہ ہونے كا جواب اس سوال كے بارے ميں تھا كہ قيامت كے بارے ميں كيا كرے گا ؟كہ وه توہر چيز كو درہم وبرہم كردے گى تو وه اس مشكل كا جواب يہ ڈھونڈتا تھا كہ "ماا ظنّ الساعة قائمة"
3_معاد سے غفلت اور اس كے بارے ميں شك كا شكار ہونا، دنيا سے شديد قلبى لگائو كا نتيجہ ہے _
أنا أكثر منك مالاً ... قال ماا ظنّ أن تبيد ہذه أبداً_ وماا ظنّ الساعة قائمة

4_انسان كا مال ومتاع اور اقتصادى حالت، اس كے اخلاق اور نظريہ كائنات كا خاكہ بناتى ہے _
أنا أكثر منك مالاً ... وہو ظالم لنفسہ قال ماا ظنّ أن تبيد ہذه أبداً_ وماا ظنّ الساعة قائمة
مالدار شخص سے آيات ميں دو قسم كے رويے ظاہر ہوئے ہيں :
1_اخلاقى حوالے سے "فخر كرنا" (أنا أكثر منك مالاً)
2_عقائد كے حوالے سے قيامت كے بارے ميں شك كيا تو مالدار شخص كا باغ ميں داخل ہوكر ان تمام نعمتوں كو ديكھ كر غرور اور بدمستى ميں مبتلا ہونا يہ سب كچھ بيان كر كے ثروت ومال كا اس قسم كے خيالات كے پيدا كرنے ميں كردار بتايا جارہا ہے_
5_انسان كے اخلاق اور عقائد ميں ايك قسم كا رابطہ موجود ہے_
أنا أكثر منك مالاً ... وما أظن الساعة قائمة
"أنا أكثر ..." كى تعبير اپنے آپ كو بلند ديكھنے اور بڑائي كى طلب جيسے روحى خيالات كو بتا رہى ہے اور "ما اظن الساعة ..." كى تعبير اس قسم كے روحى خےالات سے بننے والے عقيده كو واضح كر رہى ہے _
6_شك او ربعيد سمجھنے كى بناء پر معاد كا انكار، ہر قسم كى يقينى دليل سے خالى ہے_
وما ا ظنّ الساعة قائمة
فعل " ماا ظنّ ..." كے ذريعے قيامت كے انكار كا بيان، اس چيز كى طرف اشاره ہے كہ معاد كاانكار صرف بعيد سمجھنے كى بناء پر تھا، نہ كہ معاد كے منكرين كو اس پر يقين تھا_
7_"الساعة" قيامت كے ناموں ميں سے ہے_
وماا ظنّ الساعة قائمة
8_ معاد پر عقيده، دنيا پرستى كے ساتھ سازگار نہيں ہے اور نہ ہى دنياپرستوں كے لئے قابل قبول ہے_
ا نّا أكثر منك مالاً ... وماا ظنّ الساعة قائمة
مالدار شخص اپنے مال ومنال پر فخر كرنے اور اسے جاودانہ سمجھنے كے بعد قيامت كا انكار كر بيٹھااس سے معلوم ہوتا ہے كہ ان دونوں ميں ربط، سبب اور نتيجہ كى صورت ميں ہو يعنى وه چيز جو كل قيامت كے انكار كا باعث تھى وه دنيا پرستى اور دنيا پر فريفتہ ہونا ہے فعل مجہول "رددت" (لوٹايا گيا) كہ جبر كى حكايت كر رہا ہے يہ مندرجہ بالا نكتہ كو واضح كر رہا ہے_
9_مغرور آسوده حال، قيامت كے برپاہونے كى صورت ميں اچھى عاقبت اوراس سے بڑى نعمتوں كے حصول پر مطمئن تھا_
ولئن رددت إلى ربيّ لا جدنّ خےراً منها منقلب
10_آسوده حال مغرور شخص، الله كے نزديك اپنى محبوبيت پر مطمئن تھا_
ولئن رددت إلى ربّى لا جدنّ خيراًمنها منقلب
"ربّ" كا ضمير متكلم كى طرف مضاف ہونا بتا رہا ہے كہ كہنے والا اپنے آپ كو الله كے نزديك سمجھتا تھا كيونكہ وه اسے اپنا پروردگار سمجھتا تھا اور معنوى حوالے سے اپنے اور الله تعالى كے درميان كوئي

فاصلہ نہیں سمجھتا تھا یہ نکتہ اور آخرت میں اپنے نیك انجام پر اطمینان، بتا تا ہے کہ مالدار شخص اپنے آپ کو اللہ کا محبوب سمجھتا تھا_

11_دنیا پرستوں کی رائے میں، مال دنیا، انسان کا اللہ تعالی کے نزدیك زیادہ محبوب ہونے کی نشانی ہے_
ولئن رددت إلى ربّى لا جدنّ خيراً منها منقلب

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلاً (٣٧)

اس کے ساتھی نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تونے اس کا انکار کیا ہے جس نے تجھے خاك سے پیدا کیا ہے پھر نطفہ سے گذارا ہے اور پھر ایك با قاعد انسان بنادیا ہے (37)

1_مغرور مالدار شخص كے ساتھ ايك مؤمن شخص (ايمان كا نمونہ) كى ہمراہى ،اس كے ساتھ گفتگو كرنے اور ہدايت كرنے كے لئے تھي_
قال لہ صاحبہ وہو يحاورہ
"محاورہ" يعنى كلام كا تبادلہ اور ايك دوسرے كو جواب دينا ہے_(لسان العرب) جملہ حاليہ كى صورت ميں وضاحت "وہو يحاورہ" ہمراہى كا مقصد بيان كر رہى ہے كہ يہ وہى معاد كے منكر شخص كى كفريہ باتوں كا جواب ہو_
2_معاد كا انكار اور اس ميں شك اور دنيا وى زندگى پر ناز، ايك كفريہ عقيدہ اور خيال ہے_
وما ا ظنّ الساعة قائمة ... قال لہ صاحبہ وہو يحاورہ ا كفرت بالذى خلقك
3_دنيا كے ساتھ شدت سے قلبى لگائو اور خلقت اور نعمتوں كے عطا كرنے ميں الہى كردار سے غفلت، كفر كى نشانى ہے_
وكان لہ ثمر فقال ... ا نّا أكثر منك مالاً ... ما ا ظنّ أن تبيد ہذہ ... قال لہ صاحبہ ... ا كفرت بالذى خلقك
مالدار شخص كى گفتگو ' غرور كے اظہار اور نعمتوں كے لازوال ہونے كے خيال كے بعد مؤمن شخص كا "اكفرت ..." سوال سے گفتگو كرنا تبا تا ہے كہ مالدار شخص كے خےالات اور گفتگو ميں كفر كا اظہار موجود تھا_
4_منحرف خےالات كے مالك لوگوں پر اعتراض اور ان كى اصلاح كى خاطر بحث و گفتگو كرنا، الله تعالى كے نزديك پسنديدہ اورقابل قبول شيوہ ہے_

416
وما ا ظنّ الساعة قائمةولئن رددت ... ا كفرت بالذى خلقك
5_كفار كے ساتھ ان كى راہنمائي اور ہدايت كى خاطر بيٹھنا اور رفاقت، ممنوع نہيں ہے_
قال لہ صاحبہ وہو يحاورہ ا كفرت
6_انسان كى خاك سے تخليق پھر نطفہ بننا اور پھر اس كا كامل انسان كى صورت ميں مكمل ہونا' انسانى پيدائشے كا سفر ہے _
بالذى خلقك من تراب ثم من نطفة ثم سوى ك رجل
جملہ " خلقك من تراب" اس حوالے سے ہے كہ الله تعالى نے حضرت آدم كو مٹى سے پيدا كيا لہذا تمام انسانوں كى اصل خاك ہے يا يہ كہ نطفہ غذائوں سے تشكيل پاتا ہے لہذا يہ بھى خاك سے ہے _
7_خاك كى پستى سے مكمل اعضاء بننے تك انسان كى كامل پر تخليق سفر اور ايك مرد (انسان) كى فعاليت يہ سب الله تعالى كى طرف توجہ پيدا كرنے كا باعث ہے_
ا كفرت بالذى خلقك من تراب ثم من نطفہ ثم سوى ك رجل
"تسويہ" سے مراد اعتدال ہے_ (تاج العروس) "سوّاك رجلاً" يعنى تجھے ايك مرد كى شكل ميں معتدل بنايا _
8_انسان كا ماں كے رحم ميں مجسم ہونے سے پہلے اپنى پستى اور حقارت سے غفلت ' اس كے غرور اور اپنے آپ كو برتر سمجھنے كا باعث ہے_
أنا أكثر منك مالاً وأعزّنفراً ... ا كفرت بالذى خلقك من تراب ثم من نطفة
9_انسان كى خاك سے تخليق، نطفہ اور معتدل حالت ميں بناوٹ، قيامت كے بر پا ہونے اور اس كو بعيد سمجھنے كے شبھہ كے دور ہونے پر روشن اور كفايت كى حد تك دلائل ہيں _
وما ا ظنّ الساعة قائمة ... ا كفرت بالذى خلقك من تراب
مرد مؤمن كا مالدار شخص كو جملہ " ا كفرت بالذي ..." كے ساتھ جواب، اس چيز سے حكايت كر رہا ہے كہ اس كى طرف سے "وماا ظن ..." كے ذريعہ معاد كا انكار ہوا تھا وہ اس حوالے سے تھا كہ وہ موت كے بعد زندگى كو بعيد سمجھتا تھا _ لہذا مرد مؤمن، الله كى قدرت كوبيان كرنے اور انسان كى پچھلى حالت خاك اور نطفہ ہونے كو بيان كرنے كے ساتھ اس شبھہ كو دور كر رہا ہے اور الله كى قدرت و طاقت كو بيان كر رہا ہے_

الله تعالى :
الله تعالى كى قدرت كے دلائل 9
انسان :

انسان كى خلقت 9;انسان كى خلقت كے مراحل 6،7;خاك سے انسان 6، 9;نطفہ سے انسان 6، 9
تكبر:_
تكبر كے آثار 2;تكبر كے اسباب 8

دنيا پرستي:
دنيا پرستى كے آثار 2، 3
ذكر :
الله تعالى كے ذكر كا پيش خيمہ 7
عقيده :
پسنديده عمل 4
غفلت :
الله سے غفلت كے آثار 3;غفلت كے آثار 8; نعمت كے سرچشمہ سے غفلت 3
كافر :
كفر كا باعث 2;كفر كى نشانياں 3
گمراه افراد:
گمراہوں پر اعتراض 4;گمراہوں سے گفتگو 4;گمراہوں كو ہدايت كى روش 4
معاد :
معاد كو جھٹلانے كے آثار 2;معاد كے دلائل 9;معاد ميں شك كے آثار 2
مغرور باغ والا :
مغرور باغ والے كا ہم نشين 1;مغرور باغ والے كى ہدايت 1;مغرور باغ والے كے ساتھ گفتگو 1;مغرور باغ والے كے ساتھ ہم نشينى 1
ہم نشينى :
ہم نشينى كے احكام 5

لَّكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَداً (٣٨)
ليكن ميرا ايمان يہ ہے كہ الله ميرا رب ہے اور ميں كسى كو اس كا شريك نہيں بناسكتا ہوں (38)

1_مؤمن شخص (نمونہ ايمان) نے دنيا پرست مالدار شخص كے كافرانہ عقيده اور خيال سے بيزارى كا اظہار كيا _
لكنّا ہو الله ربّي
2_مؤمن شخص نے الله واحد كى ربوبيت كا اعتراف اور شرك سے بےزارى كا اظہار كرتے ہوئے مالدار مغرور شخص كے منحرف خيالات سے اپنا عقيده، ممتاز كيا_
لكنّا ہوالله ربى ولا ا شرك بربّى احد
"لكنّا" اصل ميں "لكن ا نا " تھاتو "ا نا "كے ہمزه كے حذف ہونے كے بعددونوں نون كے مدغم ہونے بعد، دونوں كلموں كو ايك كلمہ كى صورت مينلكھا گيا _

3_مؤمن شخص اپنے عقيده ميں ثابت قدم او رمستحكم ہے جبكہ كافر، شك وترديد اور تزلزل كا شكار ہے_
مأاظنّ ... ومأاظنّ ... لكنّا ہوالله ربّي
دنيا پرست اور نمونہ كافر كى آيت ميں كلام ترديد كے ساتھ ہے لہذااس كى بات كے نقل كرنے ميں دو مرتبہ كلمہ" ظنّ" او رايك مرتبہ" لئن "استعمال ہوا ہے جبكہ نمونہ مرد مؤمن نے محكم انداز سے اپنے عقيده كو بيان كيا ہے اور اپنا عملى راستہ واضح كيا ہے_

4_ اللہ تعالی ، انسان اور كائنات كا تنہا، مالك اور مدبّر ہے _
لكنّاہو الله ربي
5_توحيد كالازمہ يہ ہے كہ اللہ تعالى كى ربوبيت ميں ہرقسم كے شرك كرنے سے پرہيز كيا جائے _
لكناً ہواللہ ربى وألا شرك بربّى احد
6_دنياوى نعمتوں كو زوال پذير نہ جاننا اور ان كى تخليق اور زوال ميں الہى كردار كو نظر انداز كرنا ربوبيت ميں شرك كا باعث ہے_
لكنّا ہو اللہ ربى ولا أشرك بربّى احد
7_الہى ربوبيت كى طرف توجہ اور اس كا ديوار وجود پر نقوش كى تخليق كرنا ايك اہم كردار كى حامل ہونے كے ساتھ ساتھ توحيد كى طرف ميلان بھى پيدا كرتى ہے_
لكنا ہواللہ ربى ولا أشرك بربّى احد
آيت ميں "ربّ" كا تكرار، مؤمن شخص كى اللہ تعالى كى ربوبيت پر گہرى توجہ كو بتا رہى ہے اور اس تكرار سے معلوم ہوتا ہے كہ دوسرى الہى صفات ميں ربوبيت كى صفت پر توجہ، شرك سے پرہيز ميں خاص اثر ركھتى ہے_
8_دنياوى مسائل سے آسائشے اور بدمستى ميں پڑنے كا سب سے بڑا خطرہ، شرك اور اللہ تعالى كى ربوبيت سے غفلت ہے _
لكنّا ہواللہ ربّى ولا أشرك بربّى احد
مؤمن شخص نے مغرور مالدار شخص سے اپنے آپ كو جدا كرنے كے لئے دو نكتوں
كى طرف اشارہ كيا :
1_اللہ كى ربوبيت
2_شرك كانہ ہون
تو اس تعبير كے ساتھ، مغرور مالدار شخص كو اللہ سے غفلت اور شرك ميں مبتلا ہونے پر خبردار كيا ہے_
9_دوسروں پر بھروسہ ، دنيا پرستى اور اسى بنا پر نظريہ قائم كرنا، شرك ہے_
أنّا أكثر منك مالاً وأعزّ نفراً ... لكنّا ہواللہ ربى ولا أشرك بربى احد

آسائشے:
آسائشے كے نقصانات 8
اسماء و صفات اللہ : 4
اقرار:
توحيدكا اقرار 2
419
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى ربوبيت 8،4;اللہ تعالى كى مالكيت 4;اللہ تعالى كے مختصّات4;
انسان:
انسان كا مالك 4;انسانوں كا مربى 4
ايمان :
توحيد پر ايمان كا پيش خيمہ
بھروسہ :
غير خدا پر بھروسہ 9
بيزارى :
شرك سے بيزارى 2;مغرور باغ والے سے بيزارى 1
تخليق:
تخليق كا مالك 4;تخليق كا مربى 4
توحيد:

توحید کے آثار 5;توحید ربوبی 4
دنیا پرستی :
دنیا پرستی کے آثار 9;دنیا پرستی کے نقصانات 8
ذکر :
اللہ تعالی کی ربوبیت کے ذکر کے آثار 7;کائنات کے مربی کے ذکر کے آثار 7
شرك:
شرك ربوبی سے پرہیز 5;شرك ربوبی کا پیش خیمہ 6، 8;شرك ربوبی کے موارد 9
غفلت :
اللہ سے غفلت کا پیش خیمہ 8;اللہ سے غفلت کے آثار 6
کفار :
کفار کا تزلزل 3;کفار کا شك 3;کفار کی صفات 3
مغرور باغ والا :
مغرور باغ والے کا عقیدہ 1;مغرور باغ والے کا کفر 1;مغرور باغ والے کا قصہ 1،2;مغرور باغ والے کے ہم نشین کا اقرار 2;مغرور باغ والے کے ہم نشین کی بیزاری 1،2;مغرور باغ والے کے ہم نشینی کی توحید 2
مؤمنین :
مؤمنین کی ثابت قدمی 3;مؤمنین کی صفات 3
نظریہ کائنات :
توحید کے حوالے سے نظریہ کائنات 4
نعمت :
دنیاوی نعمتوں کی جاودانگی 6;نعمت کا سرچشمہ 6

وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِن تُرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنكَ مَالاً وَوَلَداً (٣٩)
اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوتا تو کہتا ما شاء اللہ اس کے علاوہ کسی کے پاس کوئي قوت نہیں ہے اگر تو یہ دیکھ رہا ہے کہ میں مال اور اولاد کے اعتبار سے تجھ سے کم تر ہوں (39)

1_مغرور مالدار شخص،کاموں میں اللہ تعالی کی مشیت کے بنیادی کردار پر توجہ نہ کرنے پر، مؤمن شخص کی سرزنش کا مستحق ٹھہرا _
ولولا قلت ماشاء اللہ
2_نعمت کے حاملین افراد، خلقت نعمت کے واحد سرچشمہ کی طرف توجہ رکھیں اور نعمتوں سے قلبی لگائو اور اللہ کی یاد سے غفلت سے پرہیز کریں _
ولولا إذ دخلت جنّتك قلت ماشاء اللہ لا قوۃ إلّا باللہ
3_اللہ تعالی جو چاہے ، وہی ہوگا _
ماشاء اللہ
"ماشاء اللہ " میں "ما" موصولہ اور مبتداء ہے اس کی خبر" کائن"یا اس سے ملتی جلتی چیز ہے تو جملہ کامطلب یوں ہوگا کہ : جو اللہ نے چاہاتھا وہی ہوگا_
4_تمام طاقتیں اللہ تعالی کے ساتھ وابستہ ہیں_
لاقوّۃ إلّا باللہ
"لا قوۃ إلّا باللہ " کا جملہ "لا" نفی جنس اور حرف "إلّا" کے ساتھ حصر کا فائدہ دے رہا ہے یعنی اللہ تعالی کی طاقت کے علاوہ کوئي طاقت وجود نہیں پاسکتی _
5_مظاہر طبیعت کی تخلیق اور فعالیت، الہی مشیت اور طاقت کی بناء پر ہے_

ولولا إذ دخلت جنّتك قلت ماشاء الله لاقوة إلّا بالله
6_تمام تر کائنات الله واحد کی مرضي، کنٹرول اور

طاقت کے تحت ہے_
ماشاء الله لاقوة الاّ بالله
7_الله تعالی کی مطلق طاقت اور قدرت ،تمام کائنات پر اس کے اراده کے غلبہ کی تائید کرتی ہے _
ماشاء الله لاقوة الاّ بالله
"لاقوة ..." کا بیان ،علت کی مانند ہے چونکہ کائنات میں سوائے پروردگار کی طاقت کے کوئي اور طاقت نہیں ہے_ پس اس کی مشيّتکے علاوه کوئي اور اراده ،کائنات پر حاکم نہیں ہے_
8_صرف قلبی عقیده پر اکتفاء نہ کرتے ہوئے زبان پر توحیدی عقائد کا جاری کرنا ضروری ہے _
لولا ... قلت ماشاء الله لاقوة الاّ بالله
9_الله تعالی کی نفوذ پیدا کرنے والی مشیت اور غالب طاقت پر توجہ، انسان کو دنیاوی اموال پر غرور کرنے اور انہیں ابدی سمجھنے سے روکتی ہے_
ولولا إذ دخلت جنّتك قلت ماشاء الله لاقوة الاّ بالله
10_نعمتوں کا مشاہده کرتے ہوئے " ماشاء الله لا قوّة الاّ بالله" کہنا ايك شائستہ اور ضروری کام ہے _
ولولا إذ دخلت جنّتك قلت ماشاء الله لاقوة الاّ بالله
11_مال و اولاد کی کمی کی بناء پر، مؤمن شخص میں احساس شکست اور احساس کمتری پیدا نہیں ہوا_
إن ترن أنا اقلّ منك مالاً وولد
بعد والی آیت میں جملہ " فعسی ربيّ ..." شرط کا جواب اور مؤمن شخص کی الله تعالی کی عنایت پر امید رکھنے سے حکایت کر رہا ہے_
12_تمام چیزوں کا الله تعالی کی مشیت اور قدرت کے مطابق جاری وساری ہونے پر توجہ، مال و اولاد پر فخر اور دوسروں سے حقارت آمیز سلوك کرنے سے منع کرتی ہے_
ولولا إذ دخلت جنّتك قلت ماشاء الله لاقوة الاّ بالله إن ترن أنا _قل منك مالاً وولد
13_مؤمنین، الله تعالی کی مشیت اور طاقت پر اعتماد کرتے ہیں نہ کہ مال اور اولاد پر _
لولا ...قلت ماشاء الله لاقوة إلّا بالله إن ترن أنا أقل منك مالاً وولد

اقرار :
توحید کا اقرار کرنے کی اہمیت 8
الله تعالی :
الله تعالی کی قدرت کے آثار 7،6،5 ;الله تعالی کی مشیت 3;الله تعالی کی مشیت کا غلبہ 7;الله تعالی کی مشیت کے آثار 6،5
تکبر:
تکبر کے موانع 9
توحید:

توحید افعالی 4;توحید ربوبی 6
توکل :
الله تعالی کی قدرت پر توکل 13;الله تعالی کی مشیت پر توکل 13
توکل کرنے والے : 13
دنیا پرستی :
دنیا پرستی سے پرہیز 2;دنیا پرستی سے مانع 9

فَعَسَى رَبِّي أَن يُؤْتِيَنِ خَيْراً مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَاناً مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيداً زَلَقاً (٤٠)
تو امیدوار ہوں کہ میرا پروردگار مجھے بھی تیرے باغات سے بہتر باغات عنایت کردے اور ان باغات پر آسمان سے ایسی آفت نازل کردے جو سب کو خاك کردے اور چیٹل میدان بنادے (40)

1_مرد مؤمن نے اپنے پروردگار پر امید رکھتے ہوئے مغرور مالدار کے باغ سے بڑھ کر نعمت کی آرزو کی _
فعسی ربّی أن یوتین خیراً من جنّتك
2_دنیا پرستوں کے مادی وسائل کی نسبت، مؤمن اچھے مستقبل اور عاقبت کے بارے میں پر امید تھا _

فعسى ربّى أن يوتين خير
مرد مؤمن كى "عسى ربيّ" سے مراد ،ممكن ہے آخرت كے ثواب كا انتظار ہو ' زيادہ اولاد كى آرزو نہ كرنا اور جملہ "ہنالك الولاية للہ " اورعبارت "خير عقباً" جو كہ 44 آيت ميں ہے اس معنى كا احتمال دے رہى ہے _
3_ پروردگار كى ربوبيت كا تقاضا ہے كہ دنيا سے قلبى لگائو ركھنے والے مغرور اور مشركين سے نعمت كو سلب كياجائے اور موحدين كو ان سے بڑھ كر نعمت عطا كى جائے_
فعسى ربّى أن يوتين خيراً من جنّتك ويرسل عليها حسباناً من السمائ
4_ انسان كا الہى نعمتوں كو پانا، الله تعالى كى مرضى كى بناء پر ہے نہ كہ كسى كا ذاتى استحقاق _
فعسى ربّى ان يوتين خيراً من جنّتك
كلمہ "عسى " اميد ركھنے كو بتا رہا ہے اور يہ اميد ركھنے كا اظہار مغرور ومالدار كے اپنى لياقت اور استحقاق پر يقين كے مد مقابل ہے كہ جس نے كہا تھا" لئن رددت إلى ربّى لا جدنّ خيراً"
5_ دنيا كے مادى وسائل، ناپايدار زوال پذيراور تباہ وبرباد ہونے كے خطرہ ميں ہيں_

فعسى ربّى أن ... يرسل عليها حسباناً من السمائ
6_ ايك خوبصورت اور زرخيز باغ كا كفر اور دوسروں پر فخر وغرور كرنے كے نتيجہ ميں الہى عذاب كے ذريعے ايك لاحاصل چٹيل ميدان ميں تبديل جانا، ممكن امر ہے_
فعسى ربّى ...يرسل عليها حسباناً من السماء فتصبح صعيداً زلق
"صعيد" يعنى سطح زمين اور "زلق" يعنى بغير نباتات كے ہون
7_ مادى نعمتوں كے زوال كا امكان، مغرور دنيا پرستوں كے لئے خطرے كا اعلان ہے_
يرسل عليها حسباناً من السماء فتصبح صعيداً زلق
8_ الہى عذاب، حساب وكتاب كے ساتھ نازل ہوتا ہے_
يرسل عليها حسباناً من السمائ
"حسبان" حساب كے معنى اور آگ وعذاب كے معنى ميں آيا ہے_ اگر حساب كے معنى ہو تو آيت ميں عذاب سے كنايہ ہوگا_ كلمہ "حسبان" كا عذاب سے كنايہ كے طور پر استعمال ہونا، ہوسكتا ہے كہ الله تعالى كى طرف عذاب كے حساب اور دقت كے ساتھ ہونے كو بيان كررہا ہو_
9_ وہ كفار جو مؤمنين پر اپنے فخرو غرور كا اظہار كرتے ہوں ان سے نعمت كے سلب كى آرزو ، ايك پسنديدہ اور درست آرزو ہے _
فعسى ربيّ أن ... يرسل عليهاحسبان
10_ زمين كا سرسبز ہونا يا لاحاصل ہونا الله تعالى كى مرضى اور ارادہ كى بناء پر ہے_
فعسى ربى أن ... يرسل عليها حسبان

آرزو:
پسنديدہ آرزو 9;فخر كرنے والوں سے سلب نعمت كى آرزو 9;كفار سے سلب نعمت كى آرزو 9;نعمت كى آرزو 1
الله تعالى :
الله تعالى كى ربوبيت كے آثار 2;الله تعالى كى مشيت كے آثار 4،10;الله تعالى كے ارادہ كے آثار 10;الله تعالى كے عذاب 6;الله تعالى كے عذابوں كا قانون كے مطابق ہونا 8
اميد ركھنا :
اچھے انجام پر اميد ركھنا 2
باغات:
باغات كا ويرانوں ميں تبديل ہونا 7
تكبر كرنے والے:
تكبر كرنے والوں كو خبردار كياجانا 7

دنیا پرست لوگ :
دنیا پرست لوگوں کو خبردار کیاجانا 7
زمین :
زمین کے سرسبز ہونے کا سرچشمہ 10; زمین کے لاحاصل ہونے کا سرچشمہ 10

فخر کرنا :
فخر کرنے کے آثار 6
فخر کرنے والے :
فخر کرنے والوں کی محرومیت 3
کفر:
کفر کے آثار 6
مشرکین :
مشرکین کی دنیا پرستي3;مشرکین کی محرومیت 3
مغرور باغ والا :
مغرور باغ والے کا قصہ 1;مغرور باغ والے کے ہم نشین کا امید رکھنا1
موحدین:
موحدین پر نعمت کا زیادہ ہونا 3
مؤمنین :
مؤمنین کا امید رکھنا 2
نعمت :
دنیاوی نعمتوں کی ناپائیداری 5;نعمت سے محروم افراد 3;نعمت کا معیار 4;نعمت کے سلب کا امکان 6، 7;نعمت کے شامل حال افراد 3

يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْراً فَلَن تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَباً (٤١)
یا ان باغات کا پانی خشك ہوجائے اور تو اس کے طلب کرنے پر بھی قادر نہ ہو (41)

1_مرد مؤمن نے مغرور مالدار شخص کو اس کے باغ اور کھیتی میں پانی کے زمین میں اتر جانے اور عذاب الہی سے ان کے خشك ہوجانے کے خطرہ سے خبردار کیا _
أو یصبح ماؤھا غور
"غور" مصدر اور معنی "غائر" (نیچے اترجانے والا) دے رہا ہے_ مصدر کو اسم فاعل کے مقام پر استعمال کرنا عربی زبان میں مبالغہ کے لیے ہے_
2_طبیعت کے مظاہر ،اللہ تعالی کے ارادہ کے مد مقابل، مغلوب ہیں_
فتصبح صعیداً زلقاً _ أو یصبح ماؤ ہا غور
باغ اور کھیتی کا بنجر زمین میں تبدیل ہوجانا اور عذاب الہی کے نازل ہونے سے پانی کا نیچے اترجانا، اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ تمام طبیعی اسباب اور علل اللہ تعالی کے ارادہ کے مد مقابل، مغلوب اور مستقل نہیں ہےں_
3_سطح زمین پر پانی کا جاری اور مہیا ہونا، اللہ تعالی کی نعمات میں سے ہے اور زمین کے آباد ہونے

کے اہم اسباب میں سے ہے_
او یصبح ماؤ ہا غوراً فلن تستطیع لہ طلب
4_مرد مؤمن نے مغرور مالدار شخص کو نیچے اترے ہوئے پانی تك اس کے پہنچنے کی عاجزی کو بیان کرتے ہوئے

اسے نعمتونکے اللہ تعالی کی مشیت سے تعلق رکھنے سے آگاہ کیا _
لولا ... قلت ماشاء اللہ ... اویصبح ماؤھا غوراً فلن تستطیع لہ طلب
5_انسان، اللہ تعالی کے ارادہ کے مد مقابل عاجز ہے_
فتصبح صعیداً زلقاً أو یصبح ماؤہا غوراً فلن تستطیع لہ طلب
"لن" ہمیشہ کے لئے نفی کرنے کی آتا ہے _ جملہ " لن تستطیع لہ طلباً" یعنی اگر اللہ تعالی چاہے کہ پانی کو نیچے اتار دے تو کوئي اسے تلاش کرتے ہوئے نہیں پاسکتا_
6_پانی اور پانی کے منابع کا نیچے چلا جانا، ان کفار کے لئے الہی عذابوں میں سے ہے کہ جو خود پر غرور کرتے ہیں اور دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہیں _
او یصبح ماؤھا غوراً فلن تستطیع لہ طلب
"یصبح ، "فتصبح" پر عطف ہے اور "یرسل علیھا حسباناً" کا ايك اور نتیجہ ہے _ "من السمائ" کی قید ایسے عذاب کے حوالے سے کہ جہاں پانی نیچے اتر جاتا ہے اس کے الہی ہونے کو بیان کر رہی ہے نہ کہ آسمان سے نازل ہونے کو بیان کر رہی ہے_

آباد کرنا :
آباد کرنے کے اسباب 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ارادہ 5;اللہ تعالی کی سزائیں 6; اللہ تعالی کی مشیت کے آثار 4; اللہ تعالی کی نعمات 3;اللہ تعالی کے ارادہ کا غلبہ 2;اللہ تعالی کے عذاب 1
انسان :
انسان کا عجز 5
پاني:
پانی کے فوائد 3;پانی کے منابع کا خشك ہونا 6
زمین :
زمین میں پانی کا اتر جانا 1
طبیعت :
طبیعت کا مغلوب ہونا 2
فخر کرنا :
فخر کرنے کی سزا 6
کفار:
مغرور کفار کی سزا 6
مغرور باغ والا :
مغرور باغ والے کا عجز 4;مغرور باغ والے کا قصہ 1، 4;مغرور باغ والے کو خبردار کرنا 1; مغرور باغ والے کے ہم نشین کا خبردار کرنا1;مغرور باغ والے کے ہم نشین کی تعلیمات 4
نعمت :
پانی کی نعمت 3;نعمت کا سرچشمہ 4

وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَى مَا أَنفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَداً (٤٢)
اور پھر اس کے باغ کے پھل آفت میں گھیردئے گئے تو وہ ان اخراجات پر ہاتھ ملنے لگا جو اس نے باغ کی تیاری پر صرف کئے تھے جب کہ باغ اپنی شاخوں کے بھل الٹا پڑا ہوا تھا اور وہ کہہ دہا تھا کہ اے کاش میں کسی کو اپنے پروردگار کا شریك نہ بناتا (42)

1_مغرور مالدار شخص كے ذرائع، الله تعالى كے وسيع عذاب كے نازل ہونے سے تباہ ہوگئے اور باغ وكھيتى كى تمام پيداوار ختم ہوگئي _
وا حيط بثمره
" أحيط بثمره" محذوف پر عطف ہے يعنى "وقع العذاب ..." اور احاطہ ہونا تباہ ہونے سے كنايہ ہے اور ثمره سے مراد مالدار شخص كى باغ اور كھيتى كى تمام تر پيداوار ہے_
2_تكبر و غرور ميں مبتلاء مالدار شخص پر مؤمن شخص كى نصيحتوں نے اثر نہ كيا تھا _
و أحيط بثمره
واضح ہے كہ اگر مالدار شخص، مؤمن شخص كى نصيحتوں كو سنتا تو اس كا مال اور سرمايہ تباہ و برباد نہ ہوتا_
3_مغرور مالدار شخص كے ذرائع معاش كے تباہ ہونے كے ساتھ ہى مؤمن شخص كى اميد اور آرزو پورى ہوگئي _
فعسى ربّى أن ... وا ُحےط بثمره
4_مالدار شخص اپنے باغ كو چھتوں پر گرا پڑا اور تمام پيداوار اور اپنا سرمايہ تباہ شده ديكھ كر شديد حسرت كھانے لگا_
و أحيط بثمره فا صبح يقلّب كفيہ ... و ہى خاوية على عروشھ
"كفّ" سے مراد ايك ہاتھ اور "كفيّة " ا س كا تثنيہ يعنى اس كے دو نونہاتھ "يقلب كفية" يعنى اپنے دونوں ہاتھ كو ملنے لگا (يعنى كبھى ايك ہتھيلى كو دوسرے ہاتھ كى پشت پر پھيرتا ' كبھى

دوسرى ہتھيلى كو پہلے ہاتھ كى پشت پر پھيرتا تھا _ يہحركت انسان كى شديد حسرت اور رنج كا رد عمل ہے_ "خاوية" يعنى گرجانا "عروش" يعنى چھتيں يا چھترياں كہ جوبعض اوقات پھل دار درختوں پر دى جاتى ہيں_ "خاوية على عروشھا" يعنى درخت يا باغ كى عمارتيں اپنى چھتوں پر گر گئيں _
5_خود پسند مالدار شخص نے ٹھيك پھل اٹھانے اور پيداوار لينے كے وقت اپنے باغ كى تباہى كا سامنا كيا_
ا حيط بثمره
"احےط بثمره " اور "ما ا نفق" كى تعبيرات بتاتى ہيں كہ ابتدائي كام ہوچكا تھا ضرورى حدتك سرمايہ خرچ ہوچكا تھا اور ٹھيك عذاب اسى وقت نازل ہوا كہ جب وه باغ كا پھل لينے كے لئے تيار ہوا تھا_
6_اپنے آپ ميں گم اور بدمست مالداروں كے خوشى والے لمحات ميں الہى عذاب، ان كے شكار ميں ہوتا ہے_
وا حيط بثمره فا صبح يقلّب كفيہ على ماا نفق فيھ
"احےط بثمره" كى تعبير بتا تى ہے كہ پھل چننے اور نتيجہ تك پہنچنے كا زمانہ، تھا كہ يہ زمانہ سرمايہ لگانے والے شخص كا بہت اہم اور بہت پر لطف زمانہ ہوتا ہے_
7_تمام سرمايہ گذارى اور مادى وسائل تباہ وبرباد ہونے كے خطره ميں ہيں_
واحےط بثمره فأصبح يقلّب كفّيہ على ما أنفق فيھ
چنانچہ اگر باغوں كى مثاليں بطور نمونہہوں تو مغرور مالدار شخص ان لوگوں كا نمونہ ہے كہ جو مادى اہداف كے ساتھدنيااور ا س كے مال كو مد نظر ركھتے ہوئے كوشش كرتے ہےں ليكن آخر كار اپنى زحمت اور تكاليف پر افسوس كرتے ہيں چونكہ آخر ميں يہ سب كچھ تباہ وبرباد ہوجاتا ہے_
8_خود پرست مالدار شخص، اپنے مال و منال كى نابودى كے بعد ہوش ميں آيا اور اپنے شرك آلود اعتقادات پر اظہار افسوس كرنے لگا _
ى ليتنى لم أشرك بربى احد
9_مادى بدمستي، انسان كے اپنے عمل اور عقيده كے ٹيڑھے پن كو سمجھنے ميں ايك اہم ركاوٹ ہے_
وا ُحيط بثمره ... يقول ى ليتنى لم ا شرك بربّى احد
آيت ميں موضوع بحث مالدار مغرور شخص ہے جب اس كا تمام تر مال ومتاع تباہ ہوگيا تو اپنے ٹيڑھے پن كو سمجھا اور اس پر ندامت كا اظہار كيا ليكن اس سے پہلے جو كچھ اس كے پاس تھا اس ميں بدمست تھا_
10_ دنياوى سزائيں، غافل لوگوں كو بيدار كرنے كے لئے ہيں _
و أحيط بثمره يقول ى ليتنى لم ا شرك بربّى ا حد

11_غير خدا پر اعتماد كرنا، شرك اور پشيمان كرنے

والے انجام كا حاصل ہے_
ا كثر منك مالاً ... ى ليتنى لم أشرك بربّى احد
12_دنيا پرستوں كى الله تعالى كى طرف توجہ، اپنے مادى فائدوں اور طمع كى خاطر ہے _
و أحيط بثمره ... وہى خاوية على عروشها ويقول ى ليتنى لم اُشرك بربّى احد
يہ بھى احتمال ہے كہ مغرور سرمايہ دار شخص كا اپنے شرك پر افسوس اس لئے نہ ہو كہ اس نے شركت كى حقيقى قباحت كو درك كيا ہو بلكہ اس لئے ہو كہ اس نے كيوں شرك كيا كہ اس كا مال ومتاع اور سرمايہ تباہ و برباد ہوا_

وَلَمْ تَكُن لَّهُ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِراً (٤٣)
اور اب اس كے پاس وہ گروہ بھى نہيں تھا جو خدا كے مقابلہ ميں اس كى مدد كرتا اور وہ بدلہ بھى نہيں لے سكتا تھا (43)

1_ساتھيوں كى كثرت پرمغروروالا سرمايہ دار، عذاب كے ذريعے اپنے سرمايہ كى تباہى كے وقت اكيلا اور بے يارو مددگار تھا_
ا نا أكثر منك مالاً وا عزّ نفراً ... لم تكن لہ فئة ينصرونہ من دون اللّہ
2_اموال اور ساتھيوں كى تعداد كا الله تعالى كے عذاب اور سزا كو روكنے كے حوالے سے كوئي زور اور اثر نہيں ہوتا ہے_
وہى خاوية على عروشھا ... و لم تكن لہ فئة ينصرونہ من دون الله
3_الہى عذاب كے نزول كے وقت صرف الله تعالى ہى اسے روكنے پر قادر ہے_
ولم تكن لہ فئة ينصرونہ من دون الله
4_غير خداپر بھروسہ اور اعتماد كرنے كاانجام شكست اور محروميت ہے _
أنا أكثر منك مالاً أو أعزّنفراً ... ولم تكن لہ فئة ينصرونہ من دون الله
"فئة " سے مراد لوگوں كا ايك گروہ اور جماعت ہے جملہ " ولم تكن ..." مال اور ساتھيوں پر غرور كرنے ولا مالدار شخص كے خيالات كاجواب ہے جو پچھلى آيت ميں بيان ہواتھا_ اس آيت ميں ايسى اعتماد والى جگہوں كے الله تعالى كے ارادہ كے مد مقابل بے فيض ہونے پرتاكيد كى گئي ہے_
5_آسائشے اور قدرت كے زمانہ كے دوست ،مشكل اور فقر كے زمانہ ميں غائب ہوجاتے ہيں _
و أحيط بثمرہ ... ولم تكن لہ فئة ينصرونہ من دون الله
آيت ميں مالدار شخص كے ساتھيوں كے نابود ہونے كى بات نہيں آئي ' اسى لئے ممكن ہے كہ عبارت "لم تكن لہ فئة" كا يہ معنى ہو كہ اس كے ساتھى اپنے مالك كے اموال كى تباہى ديكھ كر اس سے دور ہوگئے تھے اور انہوں نے اسكى مدد نہ كى _

6_مشرك شخص، اپنے سے عذاب دور كرنے ميں عاجز تھا_
وماكان منتصر
"انتصار" سے مراد" ظلم و تجاوز ميں اپنى حفاظت" ہے_ (لسان العرب)اس آيت ميں مراد عذاب سے اپنے آپ كو محفوظ كرنا ہے_ يعنى مغرور مالدار شخص جس مشكل ميں پھنس گيا تھا اس سے چھٹكارے اور عذاب كو دور كرنے ميں كوئي راہ نہيں پا رہا تھا _

آسائشے پسند :
آسائشے پسند دوستوں كى بے وفائي 5
اعتماد:
غير خدا پر اعتماد كا انجام 5
الله تعالى :
الله تعالى كى قدرت 3;الله تعالى كے ساتھ خاص 3
تعداد :
تعداد كى كثرت كا كردار 2
شكست:
شكست كے اسباب 4
عذاب :
عذاب سے نجات 2;عذاب كو روكنے سے عاجزى 6;عذاب كو روكنے كا سرچشمہ 3
فقر:

فقر كے آثار 5
مال :
مال كا كردار 2
مغرور باغ والا :
مغرور باغ والے كا بے يارو مددگار ہونا 1; مغرور باغ والے كا عجز 6;مغرور باغ والے كا عذاب 1;مغرور باغ والے كا قصہ 1،6 ; مغرور باغ والے كے اموال كى نابودى 1

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَاباً وَخَيْرٌ عُقْباً (٤٤)
اس وقت ثابت ہوا كہ قيامت كى نصرت صرف خدائے برحق كے لئے ہے وہى بہترين ثواب دينے والا ہے اور وہى انجام بخير كرنے والا ہے (44)

1_انسان، مشكلات كى گھڑى ميں انجام امور پر خداوند عالم كى ولايت قدرت مطلق كى طرف متوجہ ہو جات

ہے_
ولم تكن لہ فئة ينصرونہ ...ہنالك الولى ة للہ الحق
اس ميں كسى قسم كے شك كى گنجائشے نہيں ہے كہ خداوند عالم كى ولايت (خواہ حاكميت و تدبير كے معنى ميں ہو يا نفر ت كے معنى ميں ہو) حاكم اور نافذ ہے لہذا "ہنالك" كے ساتھ كسى خاص مكان و واقعہ كى طرف اشارہ اس ليے ہے كہ انسان اس موقع ہر اس نكلتہ كى طرف متوجہ ہوجاتا ہے_
2_جب سارے ظاہرى اسباب در ميان سے ختم ہو جائيں تو صرف خداوند عالم كى ہى ذلت ہے جو امداد پہنچانے پر قادر ہے_
ہنالك الولى ة للہ الحق
اہل لغت نے "ولايت" كے مابين فرق كو بيان كيا ہے "ولايت " كا معنى نصرت اور"ولايت" كا معنى سرپرستى اور تدبير ہے اگر چہ بعض مفسرين نے اس فرق كا انكار كيا ہے_(ر_ك الميزان)
ليكن اسى قسم كى ددسرى آيات اور ما قبل آيت جو كہ نصرت كے معنى ميں ہے كى طرف توجہ كرتے ہوتے ايسى معنى بيان بھى معلوم ہوتا ہے_
3_ خداوند عالم كى جملہ خصوصيات ميں سے حقانيت اور ثبات ہيں_
للہ الحق
4_ عذاب اور مشكلات كے وقت،قابل بھروسہ مددگا ر صرف خدوائد عالم ہى ہے _
ہنالك الولية للہ الحق
" أحيط بثمرہ" كى دلالت كى وجہ سے "ہنالك" كا اشارہ عذاب كے زمانہ كى طرف ہے اس ليے يہاں يہ مراد ہے كہ نزول عذاب كے وقت انسان كے تمام اسباب منقطع ہو جاتے ہيں اور صرف اميد كى كرن خدا" وحدہ لا شريك" كى نصرت ہوتى ہے_
5_ بزم ہستى ميں شرك كا عقيدہ ،كسى قسم كا مددگار نہيں ركھتا_
يا ليتنى لم اشرك بربّى احداً ...ہنالك الولى ة للہ الحق
گذشتہ آيات ميں شرك كرنے كے سنگين انجام كو بيان كرنے كے بعد "اللہ " كو "الحق" كے ساتھ بيان كرنا ، اس نكتے كى طرف اشارہ ہے كہ شرك اپنى تمام تر انواع واقسام سميت حقانيّت سے خالى ہے اور وہ ہستى جو كہ حقّ محض ہے اور واقعيّت و حقيقت ركھتى ہے وہ صرف ذات الہى ہے_
6_ اللہ تعالي، بہترين جزائيں اور بلند ترين عاقبت عطا كرنے والا ہے _
ہو خير ثواباً و خير عقب
ثواب سے مراد" اجر اور جزا" ہے جبكہ (عقب) يعنى عاقبت اور انجام ہے_
7_ اللہ تعالى كى ولايت اور حقانيت، بہترين جزا ؤں اور عاقبتوں كے عطا كرنے كى ضامن ہے _

ہنالك الولی ة للّٰہ الحقّ ہو خیر ثواباً و خیر عقب
8_ فضول، لا حاصل اوربر ا انجام، شرك اور دنیا پرستی ك

نتیجہ ہے _
ولم تكن لہ فئة ینصرونہ من دون اللہ ... ہو خیر ثواباً وخیر عقب
مالدا ر شخص كی كہا نی كا بیان اور اسكا خسارت ولاحاصل انجام اور پھریہ یاد دلانا كر اللہ تعالی بندوں كو بہترین جزاء اور نیك عاقبت عطا كرنے والا ہے سے یہ نتیجہ نكلتا ہے كہ دنیا پرستی اور شرك كا نتیجہ بد عاقبتی اور لاحاصلی ہے _
9_اشیاء كی قدرو قیمت میں، اہم معیار اچھی عاقبت اور بہترین انجام ہے _
خیر عقب

434

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاء أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيماً تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِراً (٤٥)

اور انھیں زندگانی دنیا کی مثال اس پانی کی بتایئےسے ہم نے آسمان سے نازل کیا تو زمین کی روئیدگی اس سے مل جل گئي پھر آخر میں وہ ریزہ ریزہ ہوگئي جسے ہوائیں اڑادیتی ہیں اور اللہ ہر شے پرقدرت رکھنے والا ہے (45)

1_ پیغمبر پردنیاوی زندگی کی حقیقت اور اسکی نا پا ئید ا ر ی کو بیان کرنے کیلئے مثال سے استفادہ کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئي _

واضرب لہم مثل الحی وۃ الدني

2_ تبلیغ میں مثال دینے سے استفادہ کرنا، اور لوگوں کیلئے اہم ترین مفاہیم کو محسوس شکل میں بیان کرنا، قران میں استعمال شدہ روشوں میں سے ہے _

واضرب لھم مثل الحیو ۃ الدنیا کمائ

3_ آسمان (بادل)، زمین کیلئے پانی پیداکرنے کا منبع ہے _

کماء ا نزلنا ہ من السمائ

4_ بارش زمین میں نباتات کی زندگی کے اصلی عناصر میں سے ہے _

کما ا نزلنا ہ من السماء فاختلط بہ نبات الأرض

اگرجملہ (فاختلط بہ) میں باء متعدی کی ہو توجملہ (فاختلط بہ نبات الارض) مبالغہ والا معنی دے گا یعنی پانی کا کردار اتنا اہم ہے کہ کہنا چاہیے کہ زمین کی نباتات پانی سے مخلوط ہو چکی ہیں_

5_ طبیعی اسباب و عوامل اللہ تعالی کے ارادہ کے تحت ہیں_

کماء ا نزلنا ہ من السمائ

435

6_ دنیا وی زندگي، اس بارش کی مانندہے کہ جو زمین پر بہت سی نباتات کے اگنے کا باعث ہوتی ہے لیکن وہ جلد ہی خشك اور خاك میں بدل جاتی ہے اور جب بھی ہو اچلے توبکھرجاتی ہیں _

واضرب لھم مثل الحی وۃ الدنیا کماء ا نزلناہ من السمائ ... ہشیماً تذروہ الری ح

(ہشیم) یعنی و ہ نباتات جو خشك ہو کر ٹوٹ پھوٹ جائیں اور(ذروہ) (تذروہ) کیلئے مصدر ہے یعنیبکھرنا اور پراکندہ کرنا (تذروہ الریاح) یعنی ہوائیناہیں بکھیر دیتی ہیں_ اور جدا جدا کردیتی ہیں جملہ (فاختلط بہ نبات الارض) اگر باء استعانت کیلئے ہو تو معنی یہ ہوگا کہ بارش کی وجہ سےبناتات در ہم بر ہم ہو جاتے ہیں اور اور شاخیں باہم مخلوط ہو جاتے ہیں _

7_ بارش کے نازل ہونے سے کثرت کے ساتھ نباتات کی نشو ونما اور موسم خزاں کے آنے سے انکا جلدہی زوال، دنیاوی زندگی کی ناپائیدار جہات کا نمونہ ہے _

مثل الحی وۃ الدنیا کماء ا نزلنا من السماء فاختلط بہ نبا ت ال ارض فا صبح ہشیماً تذروہ الری ح

8_ دنیا کی زندگی کے جلدزوال پذیر ہونے کی طرف توجہ، آسائشے پسندو ں اور دنیا پرستوں کیلئے تنبیہ اور عبرت ہے _

واضرب لھم مثل الحی وۃ الدنیا کما ء ا نزلنہ تذروہ الریح

اس آیت کا پچھلی آیات جو کہ مغرور آسائشے پسندوں کی افکار اور ان کے برے انجام و بیان کرنے کے اسباب کے بارے میں تھیں کے ساتھ ربط سے مذکورہ نکتہ واضح ہوتا ہے_

9_ دنیاوی اور مادی زندگي، ہوا کی راہ میں پڑی خس و خاشاك کی مانند ہے_

مثل الحی وة الدنيا فا صبح ہشيماً تذروہ الری ح
10_کائنات ميں فکر موجودات کی زندگی کی خصوصيات کو سمجھنے کا باعث بنتی ہے _
واضرب لھم مثل الحی وة الدنيا کماء ا نزلنہ من السمائ
11_ مادی اور محسوس جہان و عالم طبيعت ميں موجودات کے اسرا ر اور مجہول مقامات کو جاننے کيلئے علامات موجود ہيں _
مثل الحی وة الدنيا کما ء ا نزلنا ہ فا صبح ہشيماً تذروہ الری ح
بعض حقائق کا درك مثلاً موت ، زندگی اور انکی حقيقتچونکہ کافی حدتك انسان کيلئے محسوسات ميں سے نہيں ہے لہذا وہ انہيں سمجھنے کيلئے محتاج ہے کہ عالم محسوس سے مثاليں اسکے لئے پيشجائيں تو الله تعالی نے نباتات کے اگنے اور ختم ہونےسے عالم طبيعت کو ايسی رہنما وں پر مشتمل قرار ديا ہے _
12_دنياوی زندگي، ناقابل اعتماد اور ہميشہ حادثات کے خطرے مينہے _
کما ء ا نزلناہ من السماء فا صبح

436

ہشيماتذرو ة الری ح
13_ ا لله تعالي، ہر چيز و کام پر لا زوال حکومت اور تسلط رکھتا ہے _
وکان الله علی کلّ شي مقتدر
الله تعالی کےبارے ہيں(مقتدر) اور (قدر) کا ايك معنی ہے (مفردات راغب)
14_زمين پر زندگی کا نمودار ہونا، الله تعالی کی لا زوال قدرت کا ايك جلوہ ہے _
واضرب لھم مثل الحی وة الدنيا وکان الله علی کلّ شي مقتدر
15_کائنا ت ميں تغيرو تبدل اور دنيا وی زندگی کا زوال، الله تعالی کی مطلق قدرت کا ايك جلوہ ہے_
مثل الحی وة الدنيا کماء ا نزلناہ تذروہ الری ح و کان الله علی کلّ شي مقتدر

ذکر کے آثار8;دنیاوی زندگی کی ناپائیداری کا ذکر8
زندگی :
دنیاوی زندگی کی خصوصیات 7; دنیاوی زندگی کی خلقت 14;دنیاوی زندگی کی ناپائیداری 7، 8 ، 12، 15
طبیعی اسباب :
طبیعی اسباب کا مسخر ہونا5
عبرت :
عبرت کے اسباب 8
قرآن :
قرآنی تعلیمات کی روش 2; قرآنی مثالوں کے فوائد 2; قرآنی مثالیں 6،9

437
قرآنی تشبیہات :
محسوست کے ساتھ تشبیہ دنیا 2
قرآنی مثالیں :
خاك کے غبارکے ساتھ مثال 9;دنیاوی زندگی کی مثال 1، 6،9
کائنا ت :
کائنات کے اسرار کو جاننے کا باعث11; کائنات کے تغیر و تبدل 15;کائنات میں مطالعہ کے آثار 10
مثال :
مثال کے فوائد 1
موجودات :
موجودات کی زندگی کو جاننے کا پیش خیمہ 10
نباتات :
نباتات کا پیداہونا 7;نباتات کی خزان 7; نباتات کے پیداہونے کے اسباب 4

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَاباً وَخَيْرٌ أَمَلاً (٤٦)
مال اور اولاد زندگانی دنیا کی زینت ہیں اور باقی رہ جانے والی نیکیاں پروردگار کے نزدیك ثواب اور امیددونوں کے اعتبار سے بہتر ہیں (46)

1_ مال اور اولاد، دنیا کی ناپائید زندگی کا جلوہ اور زینت ہیں المال و البنون زینة الحی وة الدینا (بنون) اگر چہ (ابن) کی جمع ہے لیکن غالب طور پر مذکر و مونث ہر دو جنس کو شامل ہونگے جیسا بنی آدم اور انکی مانند کلمات سے صرف مذکر اولاد آدم مقصود نہیں ہے بلکہ تمام اولاد مراد ہے _
2_ مال اور اولاد، دنیاوی زندگی کی محکم کشش رکھنے والیچیزیں ہیں_
المال و البنون زینة الحی وة الدنی
3_اچھے کاموں کو بقا ء اور استحکام حاصل ہے _
والباقیات الصالحات خیر
طبعاً (الباقیات) کلمہ (الصاحات) کیلئے صفت ہو ناچاہیے کیونکہ اعمال صالحہ ایسے اعمال ہیں کہجہنیں بقاء حاصل ہے لیکن یہاں تعبیر مختلف ہے اسکی و جہ پچھلی آیات کے مطالب سے مناسبت اور دنیاوی زندگی اور اسکی زینتوں کے زوال کے

438
مدّ مقابل اعمال صالحہ کی بقاء پر اعتماد کرنا ہے_
4_ باقی رہنے والے اعمال صالحہ، اللہ تعالی کے نزدیك بہت اہمیت کے حامل ہیں _

والباقيات الصالحات خير عند ربّك
5_ہميشہ رہے والے اعمال صالحہ کے مدّمقابل ، مال اولاد اور دنياوى زندگى كى اہميت بہت كم اور محدود ہے_
المال والبنون زينة الحى وة الدنيا والباقيات الصالحات خير
6_ الله تعالى كى طرف سے عمل صالحہ كى جزاء كى ضمانت دى گئي ہے _
والباقيات الصاحات خير عند ربّك
7_ باقى رہنے والى معنوى اقداراور نتيجہ ميں ملنے والى الہى جزائيں، اس لائق ہيں كہ انسان ان سے دل باندھے اور اميد ركھے _
خير عند ربّك ثواباً وخير ا مل
8_ نيك كردار كے مقابل الہى جزائ، اسكى ربوبيت كا ايك جلوہ ہے _
والباقيت الصالحات خير عندربّك ثواب
9_ہدايت اور تربيت كيلئے اميد اور آرزو كے انگيزہ سے فائدہ لينا، قرآنى روشوں ميں سے ايك روش ہے _
والباقيات الصالحا ت خير عند ربّك ثواباً و خير ا مل
(ا مل) سے مراد آرزو اور اميد ہے جبكہ (ا ملاً) خير كيلئے تميز ہے يعنى "الباقيات الصالحات" كے نتيجہ كے حوالے سے اميد ركھنا دنيا كى زندگى اور اسكى زينتوں سے اميد ركھنے سے بہتر ہے_
10_مال اور اولاد كے بارے ميں اميدركھنا، فضول اور بے نتيجہ ہے _
المال والبنون زينة ولباقيات الصالحات خيرا مل
11_عن رسول الله (ص) (انہ قال:) يا ابن مسعود ... عليك بذكر الله والعمل الصالح; فانّ الله تعالى يقول : (والباقيات الصالحات خير عند ربّك ثواباً وخير ا ملاً)(1)
رسول خدا(ص) سے نقل ہوا كہ آپ(ص) نے فرمايا : اے ابن مسعود تم پر ضرورى ہے ذكر خدا اور عمل صالحہ انجام دو كيونكہ الله تعالى نے فرمايا ہے
:
والباقيات الصالحات خير
12_عن إدريس القمى قال : سا لت ا باعبدالله عن الباقيات الصالحات ؟فقال:ہى الصلاة (2) ادريس قمى كہتے ہيں كہ ميں نے امام صادق (ع) سے" الباقيات الصالحات" كامعنى پوچھا تو انہوں نے فرمايا: (وہ نمازہے)_(2)
....

1) مكارم الاخلاق ص457 'بحارالانوارج 74 ص 108ح 1
2)تفسير عياشى ج2 ص327ح31 تفسير برہان ج2ص470ج 4

عن أبى عبدالله (أنہ قال) يا حصين لا تستصخرَنّ مودتنا فانها من الباقيات الصالحا ت; امام صادق (ع) سے روايت ہوئي كہ آپ نے "حصين بن عبدالرحمان "سے فرمايا : اے حصين كبھى بھى ہم (اہل بيت) كى دوستى كو معمولى نہ سمجھ كيونكہ يہ باقيات صالحات ہے _

آرزو:
آرزوكے آثار9
اقدار4،5
الله تعالى :
الله تعالى كى جزائيں 6،8;الله تعالى كى ربوبيت كى علاما ت 8
اميد ركھنا :
اميد كا كردار 9;بے جااميد ركھنا 10 ; فرزند پر اميد ركھنا 10;مال پراميدركھنا0 1;معنوى چيزوں پر اميد ركھنا 7
اولاد:

440

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَداً (٤٧)
اور قيامت كا دن وہ ہوگا جب ہم پہاڑوں كو حركت ميں لائيں گے اور تم زمين كو بالكل كھلا ہوا ديكھوگے اور ہم سب كو اس طرح جمع كريں گے كہ كسى ايك كو بھى نہيں چھوڑيں گے (47)

1_دنيا كى ناپائيدار زندگى سے دل نہ باندھنے كيلئے آخرت كے مسائل كى ياد دہانى ضرورى ہيں _
المال و البنون زينة الحى وة الدينا و يوم نسيّر الجبال
(يوم) فعل مقدر (اذكر) كا مفعول ہے يعنى اس دن كو يا د كرو كہ ...
2_قيامت كے دن، پہاڑ جگہ تبديل كريں گے اور سطح زمين ہموار ہو جائيگى _
ويو م نسيّر الجبال و ترى الأرض بارزة
(نسيّر) (سير) كے ما دہ سے ہے يعنى ہم چلا ئے گئے اور "بارزة "سے مرادظاہرور واضح ہونا ہے چونكہ قيامت كے دن پہاڑ اپنى جگہ سے اكھاڑ ديئےائيں گے زمين كى نا ہموارى ختم ہو جائيگى اور اسكى تمام جگہ ديكھى جائيگى اور آنكھوں كے سامنے كوئي ركارٹ نہ ہو گى _
3_ روزقيامت اور انسان كے محشور ہونے كے وقت زمين كى زندگى كا اور جغرافيائي نظام تبديل ہو جائيگا_

و يوم نسيّر الجبال و ترى الا رض بارزة و حشرناہم
ظاہر ہے كہ پہاڑوں كے چلنے اور زمين كى سطح ہموار ہونے سے نئي حالت پيدا ہو جائے گى اور پرانى حالت ختم ہو جائيگى _
4_روزقيامت سب انسان اللہ تعالى كے ارادہ سے جمع اور اكھٹے ہو نگے _
و حشر نا ہم
(حشر) يعنى روزقيامت لوگوں كا جمع كرنا ہے (لسان العرب) اور (حشرنا) كو ماضى ميں لانا (حشر) كے يقينى ہونے كو بتارہاہے _
5_ميدان قيامت ميں كسى كو پيشى سے معافى نہيں ہوگي_

و حشرنہم فلم نغادر منہم احد
"عذر" كا معني" ترك كرنا "ہے_
6_ بغير كسى استثناء كے سب انسانوں كا محشور ہونا، مشركين اور دنيا پرستوں كو خبردار كرناہے_
وحشرنہم فلم نغادر منہم احد
ما قبل آيات جو كہ مشرك صفت دنيا پرستوں كے بارے مينتھيں كو مدّ نظر ركھتے ہوئے حشر سے كسى كا استثناء نہ ہونا ان لوگوں كيلئے تصريح ہے جنہوں نے دنيا سے دل لگا پائے اور آخرت كو اہميت نہيں ديتے_

وَعُرِضُوا عَلَى رَبِّكَ صَفّاً لَّقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِداً (٤٨)
اور سب تمھارے پروردگار كے سامنے صف بستہ پيش كئے جائيں گے اور ارشاد ہوگا كہ تم آج اسى طرح آئے ہوجس طرح ہم نے پہلى مرتبہ تمھيں پيدا كيا تھا ليكن تمھارا خيال تھا كہ ہم تمھارے لئے كوئي وعدہ گا نہيں قرار ديں گے (48)

1_قیامت کے دن تمام انسان_ خواہ وہ نہ بھی چاہیں_ اللہ تعالی کے حضو رپیش ہونگے _

وعرضوا علی ربك صف
(عُرضوا) کا مجہول آنا بتاتاہے کہ انسانوں کا اللہ تعالی کے حضور پیشہونا ناگزیر ہے اوروہ اپنا کوئي اختیار نہیں رکھتے _
2_قیامت کے دن انسان، منظم و مرتّب صف باندھے حاضر ہونگے_
و عرضوعلی ربّك صف
کلمہ (صفاً) فعل (عرضو ا) کے نائب فاعل کا حال ہے (مصفوفین) یعنی انسان صف باندھے حاضر ہونگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں میں نظم اور طبقہ بندی ہوگی _ البتہ دوسری آیات کے قرینہ سے واضح ہوتا ہے کہ ان صفوں میناکھٹے لوگ مخلوط نہیں ہونگے بلکہ ہر گروہ اور ہر مکتب کے پیروکا رجدا جدا شکل میں میدان قیامت میں حاضر ہونگے_
3_ روز قیامت، انسانوں کے دنیا وی مراتب اور امتیازات ختم ہوجائینگے _
وعرضو ا علی ربّك صف
اگر (صفاً) سے یہ مراد ہو کہ سب کے سب ایك صف میں محشور ہونگے تو جملہ (عرضوا)کہ اس بات کی طرف اشارہ ہے اسکے با وجو کہ دنیا دالے مال و متاع اور دوسرے مادی دنیا کے معیارات کو امتیاز سمجھا کرتے تھے لیکن اسوقت ایك صف میں محشور ہونگے مالدار شحص اور اسکے ساتھی کی داستان والی آیات کی طرف توجہ کرنے سے یہ نکتہ بخوبی واضح ہوجاتاہے _
4_لوگوں کا محشور ہونا اور پروردگار کے حضور پیش ہونا، ربوبیت الہی کا تقاضا ہے _
و حشرنا ہم و عرضواعلی ربّك صف
5_مشرك اور دنیا پرست لوگ قیامت میں اللہ تعالی کے لطف و رحمت کی نظر سے محروم ہونگے _
و عرضوا علی ربّك صف
اگر (عرضوا) کا نائب فاعل مشرك اوردنیا پرست ہوں کہ پچھلی آیات میں انکا تذکرہ رہا ہے تو اس فعل کا مجہول آنا اور "ربّك " کی جگہ" ربّك" کا انا جو کہ پیغمبر کو خطاب ہے ان کے حقیر ہونے کو بتارہاہے _
6_میدان قیامت اور مشرکین کے محشور ہونے کے بارے میں اللہ تعالی کی خبر دینا، انکی سرکشی اور دنیا پرستی کےمقابلے میں پیغمبر(ص) کو تسلی اور حوصلہ دینا ہے_
والباقیات الصالحات خیر عندربّك ...وتری ال ارض ...علی ربّك
(ربّك) اور(تری)میں خطاب پیغمبر(ص) کو ہے مشرکین کی قیامت سے متعلق آیات میں اس طرح کا خطاب انکی سرکشی کے مقابلے میں پیغمبر کو ایك تسلی دینا ہے _
7_قیامت کے ر وز انسان، زمانہ پیدائشے کی مانند مال و اولااور ہر قسم کےعنوان و امتیاز سےعارپپش ہونگے _
لقد جئتمونا کما خلقنا کم ا وّل مرّة
انسانوں کے روز قیامت حاضر ہونے کو انکے زمانہ پیدائشے سے مشابہ قرار دینے کی وجہ ممکن ہے یہہو کہ انکے پاس کوئي مادی وسائل نہ ہونگے اور وہ ہر قسم کے امتیاز اور معیار سے خالی ہونگے _
8_اللہ تعالی کے ہا تھوں انسانوں کی سب سے پہلی

خلقت، موت کے بعد انکی دوبارہ خلقت پر اللہ تعالی کے قادر ہونے کی دلیل ہے _
لقد جئتمونا کما خلقنکم أول مرّة
لوگوں کے قیامت میں حاضر ہونے کو انکی دنیاوی پیدائشے سے تشبیہ دینے کی وجہ شائد معاد کو بعید شمار کرنے کے شبہہ کو دور کرنا اور مشرکین کی معاد کے انکارپرسرزنش ہویعنی وہ پہلی خلقت آیا معاد کو قبول کرنے اور اس پر اللہ تعالی کے قادر ہونے کیلئے کافی ووافی دلیل نہیں تھی ؟
9_ انسان کی معاد، جسمانی معاد اور اسکے دنیاوی بدن والی خصوصیات رکھتی ہے _
لقد جئتمونا کما خلقنکم أول مرّة

انسانوں کے روز قیامت پیش ہونے کو انکی دنیا میں پہلی خلقت سے تشبیہ دینے کاتقاضا ہے کہ اہم خصوصیات مثلا حسبمانی ہونا میں یہ دونوں مشابہہ ہیں_
10_ قیامت سے غفلت اور اسکے بر پا نہ ہونے کا تصور، ایسی آفت ہے کہ جس نے تمام مشرکوں کو اپنے گھیرے میں لیا ہو اہے _
بل زعمتم ا لن نجعل لکم موعد
11_معاد کی نفی ،محض ایك گمان ہے کہ جو علمی حیثیت اور یقین سے خالی ہے _
بل زعمتم ا لن نجعل لکم موعد
(زعم) ایسا عقیدہ یابات ہے کہ جو گمان پر قائم ہو (مو عداً) اسم زمان ہے جو مقرر شدہ وقت کو کہتے ہیں اس آیت میں (د وعداً) سے مراد قیامت ہے_
12_معاد کے منکرین، میدان قیامت میں اپنے آپ کو موجود یکھ کر اپنے زعم باطل کی غلطی کو گہرائي سے درك کریں گے _
بل زعمتم ا لن نجعل لکم موعد
(بل زعمتم ...)کی تعبیر در حقیقت ایسے شخص کی حالت کو بیان کررہی ہے جو اپنے یقین کے بر عکساپنے آپ کو میدان قیامت میں دیکھتا ہے اور اس حوالے سے شرمندہ ہے _
13_دنیاوی زندگی کا ایك انجام اور مقصد ہے جو آخرت میں متحقق ہوگا _
بل زعمتم ا لن نجعل لکم موعد
14_قیامت، اللہ تعالی کے وعدوں کے پورے ہونے کا زمانہ ہے _
بل زعمتم ا لن نجعل لکم موعد
15_قیامت، اللہ تعالی کی قدرت اور اسکے ارادہ کے ساتھ برپا ہوگی _
بل زعمتم ا لن نجعل لکم موعد
16_دنیاوی زندگی سے دل باندھنے کی نسبت معاد کا انکا ر، بدتر اور شرك پیدا ہونے میں موثر ترین کردا ر کرنے والاہے _
لقد جئتمونا کما خلقنا کم أول مرّة بل زعمتم ا لن نجعل لکم موعد
حر ف (بل) اضراب کیلئے اور ما قبل و ما بعد کے مساوی نہ ہونے کو بتانے کیلئے آتا ہے _ تو اس مطلب میں (کما خلقنا کم) کی تشبیہ کی وجہ انسان کا آغاز خلقت اور معاد کے وقت مال اور

اولادکانہ ہونا ہے _

آنحضرت (ص) :
انحضرت(ص) کو جھٹلانے والے 6; آنحضرت(ص) کی حوصلہ افزائي کرنا 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی اخروی رحمت سے محروم لوگ 5; اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 4; اللہ تعالی کی قدرت کی دلیلیں 8;اللہ تعالی کے ارادہ کے آثار 15;اللہ تعالی کے اخروی لطف سے محروم لوگ 5 ;اللہ تعالی کے وعدوں 15; کے پورے ہونے کا زمانہ 14
انسان :
آغاز خلقت میں انسان 7; انسان کی خلقت کے آثار 8;انسانوں کا حشر 1،2،4;قیامت میں انسان 1،2
حشر:
حشر کا پیش خیمہ 4; حشر کا عام ہونا ; حشر کا یقینی ہونا 1; حشر کی خصوصیات 2
دنیا پرست :
قیامت میں دنیا پرست 5
دنیا پرستی :

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِراً وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً (٤٩)

اور جب نامہ اعمال سامنے رکھا جائے گا تو دیکھو گے کہ مجرمین اس کے مندرجات کو دیکھ کر خوفزدہ ہوں گے او رکہیں گے کہ ہائے افسوس اس کتاب نے تو چھوٹا بڑا کچھ نہیں چھوڑا ہے اور سب کو جمع کرلیا ہے اور سب اپنے اعمال کو بالکل حاضر پائیں گے اور تمھارا پروردگار کسی ایك پر بھی ظلم نہیں کرتا ہے (49)

1_ روز قیامت، ہر شخص کا نامہ اعمال اسکی آنکھوں کے سامنے رکھا جائیگا اور وہ اسکا مشاہدہ کرے گا _
ووضع الکتاب ویقولون ی ویلتنا مال ہذا الکتاب
بعدو الے جملات کے قرینہ کی بناء پر (الکتاب) سے مراد وہ نوشتہ ہے کہ جس میں لوگوں کے تمام ا عمال تحریر ہوئے ہیں (وضع الکتاب) میں (الف و لا) کا حرف افراد کے حوالے سے عمومیت پر دلالت کرتا ہے یعنی "کل کتاب"کہ تمام کتابیںہرہر فرد کے سامنے رکھی جائیں گی اورہر شخص اپنی اپنی کتاب کا مشاہدہ کرے گا _
2_ تمام انسانوں کے اعمال، ایك جامع کتاب میں درج ہوتے ہیں _
ووضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین ممّا فیہ
اگر (الکتاب) سے مراد کتاب کی جنس و ماہیت

ہو تو ممکن ہے کہ (وضع الکتاب) کا جملہ دلالت کررہا ہے کہ لوگوں کے تمام تر اعمال ایك کتاب میں درج ہونگے اور روز قیامت انکو دکھائي جائیگی مندرجہ بالا مطلب اس احتمال کی بناء پرہے _
3_ روزقیامت گنا ہ کار، نامہ اعمال کا مشاہدہ کرتے وقت اپنے کردار سے وحشت اور خو فزدہ ہو جائینگے_
فتری المجرمین مشفقین ممّافیہ
4_روز قیامت، گناہ گاروں کے چہرے پر خوف و ہراس اور وحشت واضح طور پر دکھائي دے گي_
فتری المجرمین مشفیقن ممّا فیہ
"اشفاق" ایسی توجہ کو کہتے میں کہ جو خوف کے ساتھ ملی جلی ہو او رجب (من) کے ساتھ متعدی ہو تو اس سے مراد واضح طور پر خوف اور وحشت ہے (مفردات راغب) تو عبارت (مشفقین ممّافیہ) دلالت کررہی کہ جب گناہ گار لوگ ... اپنے نامہ اعمال کو دیکھیں گے تو خوف و وحشت میں مبتلا ہو جائیں گے اورفعل" تري" کے قرینہ سے خوف انکے چہرے پرنمایاں ہوگا _
5_دنیا کے آسائشےمند او ر جری گناہ گا ر، روز قیامت وحشت زدہ ہونگے _
فتری المجرمین مشفقین ممّافیہ
اس چیز پر تو جہ کرتے ہونے کہگذشتہآیات مغرور آسائشے مند شخص کے بارے مینتھیں توخوف زدہ مجرمین کا واضح مصداق ان آیات میں مغرور دنیا پرست ہوگا _
6_شرك، دنیا پرستی اور مال و اولاد پر مغرور ہو نا ، آخرت میں خوف و ہرا س اور وحشت کی صورت میں سا منے آئیگا_
فتری المجرمین مشفقین مما فیہ
پچھلی آیات ، دنیا پرستي، اور شرك کے بار ے میں تھیں لہذا گناہگاروں کا مقصود مصداق یہاں دنیا وی سہولیت میں مست مشرك ہیں _
7_ جرم و گناہ سے پرہیز کرنے والے روز قیا مت اپنا اعمال نامہ دیکھتے وقت کوئي خوف وہراس محسوس نہیں کریں گے _
ووضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین مما فیہ
جملہ" وضع الکتاب "کتاب کے رکھنے اور مشاہدہ کوصرف گناہ گاروں سے خاص نہیں کرر ہا لیکن جملہ "فتری المجرمین" فقط گناہ گاروں کے خوف کو بتا رہا ہے لہذا دوسرے لوگ اپنے اعمال نامہ کو دیکھتے وقت یہ اضطرابی کیفیت نہیں پائیگے_
8_گناہ، انسان کے روز قیامت ڈرنے اور پریشان ہونے کا با عث ہے _
فتری المجرمین مشفقین مما فیہ
9_ معاد پر عقیدہ نہ رکھنا، گناہ کرنے کا اہم سبب اور سب سے بڑی بنیاد ہے _
وعرضوا علی ربك ...و وضع الکتاب فتری المجرمین
(وضع الکتاب) پچھلی آیت میں "عرضوا" پر عطف ہے تو ان دونوں آیتوں

میں ربط بتا رہا ہے کہ یہاں گناہگاروں سے مراد وہی منکرین معاد ہیں کہ جنکا پچھلی آیت میں تذکرہ ہوا ہے _
10_گناہ گار، لوگوں کے نامہ اعمال کے دقیق آور جامع ہونے کی وجہ سے حیرت زدہ اور سخت پریشان ہو جائینگے_
ی ویلتنا مال ہذا لکتاب لایغادر صغیرة ولا کبیرہ
11_ گناہ گار لوگ اپنے، اعمال پرمشتمل کتاب کو دیکھتے ہی اپنی موت کی آرزو کریں گے _
ویقولون ی ویلتنا مال ھذا الکتاب
"ویلہ" اور" ویل"کا معنی "ہلاکت "ہے اور ویلہ کامونث ہو نا مبالغہ کا فا ئدہ دیتا ہے گناہگاروں کی طرف سے اسکے ساتھ ندا دینا بتا تا ہے کہ وہ اپنے اعمال نامہ کا مشا ہدہ کرنے کے بعد انہیں اپنے لیے سوائے ہلاکت و عذاب کی راہ دیکھائي نہ دی لہذا اسکو منادی قرار دیا اور اسے طلب کیا یعنی حالت اتنی خراب اور پست دیکھی کہ اپنے لیے صرف ہلاکت کو ہی راہ

حل سمجھا _
12_ ہر چھوٹا و بڑا عمل، نا مہ اعمال میں درج ہے یہاں تك انسان كا معمولی سا عمل بھی شمار كیا گیا ہے _
لا یغادر صغیرۃولاكبیرہ الا احصیھ
" غدر" و "مغادرہ" سے مراد ترك ہے اور" لایغادر ..." یعنی نہ ہر چھوٹے بڑے كو چھو ڑا ہے اور نہ ہی چھوڑیگا _
13_ انسانوں كے اعمال، فنا نہیں ہو نگے بلكہ روز قیامت انكے سا منے حا ضر اور مجسم ہو نگے _
ووجدوا ما عملوا حا ضر
" ووجدوا ..." كا ظاہر یہ ہے كہ یہاں تاسیس ہے نہ تا كید یعنی پچھلے جملات سے ہٹ كر ایك نیا مطلب بیان ہوا ہے اور وہ یہ ہے كہ اعمال نامہ كے علاوہ خود اعمال بھی لوگوں كے سامنے حا ضر ہونگے _
14 _ روز قیامت، گناہ گار لوگ اپنی بد كا ری اور مستحق عذاب ہونے كا اقرار كرینگے_
ی ویلتنا مال ھذہ الكتب ووجدوا ما عملوا حاضراً ولا یظلم ربّك احداً
15_ آخرت مینالہی سزائیں، انسان كے اعمال كا نتیجہ ہیں _
ووجدوا ما عملوا حاضر
16_اللہ تعالي، روزقیامت كسی پر بھی ظلم نہیں كرے گا_
ولا یظلم ربّك احد
17_قیامت میں انسانوں كے اعمال كا خود حاضر ہونا، عدالت كے اجرا ء ہونے پر تائید اور معمولی سے بھی ظلم كی اللہ تعالی كی درگاہ سے نفی ہے _
ووجدوا ما عملوا حاضراً ولا یظلم ربّك احد
اعمال نامہ میں اعمال كے درج ہونے كے علاوہ اعمال كا حاضر اور مجسم ہونا یہ سب روز قیامت، احكام الہی كے دقیق ہونے اور سزاؤں كے عادلانہ ہونے پر تاكید كررہے ہیں اوراس مطلب كو بیان كررہے ہیں كہ قیامت كے دن پیش كئے جانے والے مدارك و اسناد غیر قابل انكار

ہونگے_
18_اللہ تعالی كا ہر قسم كے ظلم اور بے عدالتی سے منزّا ہونا اسكی ربوبیت كا تقاضا ہے _
ووضع الكتاب ولا یظلم ربّك احد
19_قیامت میں لوگوں كے اعمال كا عادلانہ طور پر حساب و كتاب اور میزان، اللہ تعالی كی ربوبیت كا لازمہ ہے _
ووضع الكتاب ولایظلم ربّك احد
20_قیامت كا بر پا ہونا اور اسكا نظم و نسق اللہ تعالی كی عدالت كا جلوہ ہیں _
ووضع الكتاب ولایظلم ربّك أحد
قیامت سے مربوط آیات كے تذكرے كے بعد اللہ تعالی كے ظلم سے منزہ ہونے كی بات یہ نكتہ بھی بیان كررہی ہے كہ یہ نظام اور اسكی تمام جہات كی اساس یہ ہے كہ اللہ تعالی كسی پر ظلم و ستم نہیں كرتا اس نے عدالت كو قائم كرنے كے كیلئے تو قیامت كو برپا كیا ہے_

آرزو :
موت كی آرزو11
آسائشے پسند لوگ :
آسائشے پسند لوگوں كا آخرت میں ڈر 5;قیامت میں آسائشے پسند لوگ ;
اسماوصفات :
صفات جلالیہ 18;17;16
اعمال نامہ :
اعمال نامہ كا دیكھا جانا 7،3،1;اعمال نامہ كا جامع ہونا 12،10;اعمال نامہ كو دیكھنے كے آثار 11;قیامت میں اعمال نامہ 1
اقرار :

سزا کے مستحق ہونے کا اقرار 14
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور ظلم 17،16;اللہ تعالی کا منزہ ہونا 16;اللہ تعالی کی اخروی عدالت 17; اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 19;18;اللہ تعالی کی عدالت کا باعث 19،18;اللہ تعالی کی عدالت کی علامات 20
تکبر :
تکبر کے آثار 6
جرم :
جرم کے اسباب 9;جرم کے موارد 6
خود :
خود پر اقرار 14
خوف :
آخرت کے خوف کا باعث 8;آخرت کے خوف کے اسباب 6;عمل سے خوف 3
دنیا پرستی :
دنیا پرستی کے آثار 6
شرك :
شرك کے آثار 6
عمل :
عمل کا آخرت میں حساب کتاب 19;عمل ك

آخرت میں مجسم ہونا 17; عمل کا تحریر ہونا 2; عمل کی آخرت میں سزا 15;عمل کے آخرت میں آثار 15;عمل کے مجسم ہونے کے آثار 17;
قیامت :
قیامت کا برپا ہونا 20;قیامت کی خصوصیات 1 ،7،4; قیامت میں حساب و کتاب19; قیامت میں عمل کا مجسم ہونا 13; قیامت میں وحشت زدہ لوگ 5
گنا ہ گارلوگ :
قیامت میں گناہ گار لوگ 5،3;گناہ گارلوگوں کا آخرت میں اقرا ر 14;گناہ گار لوگوں کا آخرت میں تعجب 10;گناہ گارلوگوں کا آخرت میں چہرہ 4;گناہ گار لوگوں کا آخرت میں خوف 3;گناہ گارلوگوں کی آخرت میں آرزوہ 11;گناہ گار لوگوں کی آخرت میں پریشانی 10;گناہ گارلوگوں کا اعمال نامہ 11،10
متقین :
متقین کا اعمال نامہ 7;قیامت میں متقین 7
معا د :
معاد کو جھٹلا نے کے آثار 9

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاء مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلاً (٥٠)
اور جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کرلیا کہ وہ جناب میں سے تھا پھر تو اس نے حکم خدا سے سرتابی کی تو کیا تم لوگ مجھے چھوڑکر شیطان اور اس کی اولاد کو اپنا سرپرست بنا رہے ہو جب کہ وہ سب تمھارے دشمن ہیں یہ تو ظالمین کے لئے بدترین بدل ہے (50)

1_ آدم کیلئے فرشتوں کے سجدے اورا بلیس کی سرکشي کي داستان، عبرت آموز اور قابل توجہ ہے _

450
واذقلنا للملئكة اسجدوالا دم
(إذ) (إذكر) کی مانند فعل مقدر کیلئے ظرف ہے یعنی (اس وقت کو یاد کرو ... اللہ)تعالی کا پیغمبر (ص) یا لوگوں کو آدم کیلئے سجدہ کی داستان یاد کرنے کا فرمان اس تذکرہ کے اہم اور عبرت آموز ہونے کو واضح کررہاہے _
2_ اللہ تعالی نے سب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں _
واذقلنا للملئكة اسجدوالأدم
(الملائكة) میں "الف لام" استغراق کیلئے ہے یعني" سب کے سب فرشتے "
3_ فرشتے الہی فرمان کے مطابق ،انسانی زندگی کو منظم کرنے کی خدمت میں مشغول ہیں _
قلنا للملئكة اسجدو ا لا دم فسجدو
(سجود) کا حقیقی معني، تسلیم ہونا اور جھکنا ہے ممکن ہے کہ یہاں آدم کے در مقابل سجدہ کا حکم زمین پرپیشانی رکھنے کے معنی میں نہ ہو بلکہ اسکا معنی آدم کے لیے تسلیم ہونا اسکی اطاعت کرنا اور اسکی ضروریات اور دوسری لازمی چیزوں کو پوراکرنا ہو _
4_ آدم، ايك عظیم اور فرشتوں سے برتر مخلوق ہے_
واذقلنا للملئكة اسجدوا ل ادم
سجدہ کا کوئي بھی معنی ہو وہ بتارہا ہے کہ آدم فرشتوں کی نسبت بلند و بالا مقام پر فائز تھے اور ایسا مقام کہ فرشتوں کو انکے مقابل سجدہ کا حکم دیا گیا_
5_اللہ تعالی نے سب فرشتوں کے سامنے آدم کو عظمت و تکریم بخشی _
وإذ قلنا للملئكة اسجدوا ل ادم فسجدو
6_ انسا ن، فرشتوں سے بہتر قدر و منزلت پانے کا زمینہ اور انکےلیے سجود ہونے کی صلاحیت و لیاقت رکھتے ہیں _
إذقلنا للملئكة اسجدوا ل ادم
7_تمام فرشتوں نے بغیر کسی چوں چرا اور توقف کے آدم کے سامنے سجدہ کے الہی فرمان کی اطاعت كي_
واذ قلنا للملئكة اسجدو ا لا دم فسجدو
(فسجدوا) میں حرف (ف) بغیر کسی وقفہ کے پیچھے آنے پر دلالت کررہا ہے یعنی سجدہ کا فرمان بغیر کسی تاخیر کے انجام دیا گیا_
8_ابلیس کو بھی فرشتوں کی مانند، آدم کیلئے سجدہ کا حکم دیا گیا تھا _
فسجدوا الاّ ابليس
9_آدم کیلئے سجدہ کے معاملہ میں ابلیس نے اللہ کی اطاعت سے سرکشی کی _
فسجدوا الا ّابليس ... ففسق عن أمر ربّہ
(فسق) سے مراد شریعت کی حدودسے خارج ہونا ہے (مفردات راغب)
10_ابلیس، اللہ تعالی کے فرمان کی سرکشی کرنے سے پہلے فرشتوں کے ہم پلہ اور انہی جیسی منزلت رکھتاتھا_
واذقلنا للملئكة اسجدوا لا دم فسجدوا إلّ

451
ابليس
11_ ابلیس فرشتوں کی محفل میں ہونے کے با وجود موجودات جنات کےقبیلے سے تھا _
فسجدوا إلّا ابليس كان من الجنّ
12_فرشتوں کی ذات، خدا کے در مقابل فرمانبردار ذات و فطرتہے _
واذقلنا للملئكة اسجدوا لا دم فسجدوا الاّ ابليس كان من الجنّ
شیطان کی نافرمانی کے بعد اسکی حقیقت کی وضاحت، اسکے فرشتوں کے ساتھ حقیقی او ر ذاتی فرق کی طرف اشارہ ہے کہ جو مندرجہ بالا مطلب کی طرف بھی اشارہ ہوسکتی ہے_
13_ الہی حکم کے مقابل، ابلیس کے فسق اور سرکشی کا تعلق بنیادی طور پر اسکی حقیقت و ذات سے تھا_

كان من الجنّ ففسق عن أمر ربّہ
فاء تفريع يہ بتارہی ہے كہ ابليس كا جن ہونا اسكے فسق كی بنيا د بنا اور ممكن ہے كہ يہ مراد ہو كہ جن كی ذات ميں حق انتخاب ركھا گيا ہے اور وه اطاعت پر مجبور نہيں ہے اس حوالے سے ابليس نے خود فسق كی راه كو اختيار كيا _
14_ (جن)با شعور اور اختيار ركھنے والی مخلوق ہے_
كان من الجنّ ففسق عن أمر ربّہ
نافرمانی اور سركشي، حق انتخا ب ركھنے كی دليل ہے اور حق انتخاب اس مخلوق كوعطا ہوتا ہے جو تشخيص كی قوت ركھتی ہو_
15_1نسان كی تخليق سے بہت پہلے جنات كی تاريخ ہے_
اسجدوا ل ادم الا ابليس كان من الجنّ
16_مقام ربوبيت ،فرامين كو جاری كرنے اور اطاعت چاھتے كا تقاضا كرتاہے _
قلنا للملئكة اسجدوا امر ربّہ
17_ابليس نے الله تعالى كے فرمان كی اطاعت كرنے كے ضمن ميں مرحلہ كمال و رشد تك پہنچنے كی ضمانت كے با وجود نافرمانی كی _
ففسق عن أمرربّہ
كلمہ (ربّہ) بتاتا ہے كہ الہی فرمان ابليس كے ضرر مينہ تھا بلكہ اسكے كمال و رشد كے ليے، الله تعالى كی ربوبيت كے حوالے سے تھا _
18_ ابليس اور اسكی نسل،انسانوں كی دشمن ہے _
أفتتخذونہ و ذريّتہ أوليا ء من دونی وہم لكم عدوّ
19_شياطين كی انسانوں كے ساتھ عداوت كے باوجود، بعض لوگوں كی طرف سے شيطان اور اسكی نسل كی سرپرستی ميں ہونا، ايك بيہوده ، عجيب اور لائق سرزنش كام ہے_
أفتتّخذونہ وذريّتہ أوليا ء من دونی وہم لكم عدوّ
(أفتتخذونہ)ميں" ہمزه استفہام" تعجب كے ساتھ انكار والے معنى ميں ہے _
20_مشركين كا عقيده تھا كہ شياطين اور جنات كائنات كے كاموں اور انكی تدبير ميں دخالت كا حق ركھتے

ہيں _
أفتتخذ ونہ وذريّتہ أولياء من دوني
بعد والی آيت كے قرينہ سے شياطين كی سرپرستی والے و ہم سے مراد يہ گمان ہے كہ وه كائنات كے امور اور تخليق كے كا موں ميں دخل اندازی اور نظارت كرتے ہيں اس عقيده كی بناء پر مشركين شياطين، شرسے بچنے كی بجائے اس كی ستائشے كرتے تھے _
21_شياطين كی سرپرستی كے ساتھ ساتھ الله تعالى كی سرپرستی نا ممكن ہے _
ا فتتّخذونہ و ذرّيتّة أوليا ء من دونی
22_فقط الله تعالى كی سرپرستي، قبوليت اور بھروسہ كے لائق ہے _
ا فتتّخذونہ و ذرّيتّہ أولياء من دونی
23_شيطان كا آدم كو سجده كرنے سے انكا ر، اسكی انسانوں كے ساتھ عداوت كو ظاہر كررہاہے _
فسجدوا الا إبليس ...وہم لكم عدو
24_انسانوں كو چاہيے كہ ہميشہ اپنے حوالے سے شياطين كے كينہ اور عداوت كی طرف توجہ ركھيں اور انكی اطاعت سے پرہيز كريں _
ا فتتّخذونہ و ذرّيتّہ أولياء من دونی وہم لكم عدوّ
25_ حقيقی اور سرپرستی كے لائق ولی كيلئے محبت اور دلسوزی كرنا ايك ضروری امر ہے _
ا فتتّخذونہ وذرّيتّہ أولياء من دونی وہم لكم عدو
الله تعالى نے شيطان كی عداوت كا تذكره كرتے ہوئے اسے سرپرستی كے لائق نہ جانتے ہوئے بتاياہے جس كا مطلب يہ ہے

كہ رہبری اور سرپرستی كينہ و عداوت سے پاك ہو اور محبت و شفقت كے ساتھ ہو_
26_جنات، انسانوں كے ساتھ كينہ پروری كی طاقت ركھتے ہيں _
كان من الجنّ ... وہم لكم عدوّ
شيطان جوكہ انسانوں كے ساتھ عداوت ركھتا ہے وہ جنات كے گروہ سے ہے_ (كان من الجنّ) تو اسكا مطلب يہ ہے كہ جنات انسانوں كے ساتھ دشمنوں والا طرز عمل ركھنے پر قادر ہيں _
27_شياطين اور جنات ميں اولا د و نسل كا سلسلہ چل رہا ہے _
كان من الجنّ ...ا فتتّخذونہ و ذرّيتّہ أوليا ء من دوني
28_ الله تعالى كو سرپرست ماننے كی بجائے شيطان كو سرپرست بنانا ايك ظالمانہ اور قبيح انتخاب ہے _
أفتتخذونہ ...بئس للظالمين بدل
فعل" بئس" ميں (ذم) إبليسكے ساتھ مخصوص ابليس ہے اور" بدلا" اسكے ليے تميز ہے لہذا جملہ كامعنى يوں ہوگا كہ ظالموں كيلئے الله تعالى كی بجائے شيطان كا انتخاب قبيح ہے_
29_ شيطان كے پيروكار اور اسے سرپرست بنانے والے ظالم ہيں_

بئس للظالمين بدل

شیطان کا تولید مثل کرنا 27;شیطان کی دشمنی 19;شیطان کی دشمنی کی نشانیاں 23;شیطان کی سرکشی کے آثا ر 23;
شیطان کی ولایت قبول کرنا21، 28، 29;شیطان کی ولایت قبول کرنے پر تعجب19; شیطانی نسل 27;
ظالم لوگ :29
ظلم :
ظلم کے موارد28
عقیدہ :
جن، کی تدبیر کے بارے میں عقیدہ 20 ; شیاطین کی تدبیر کے بارے میں عقیدہ 20
عمل :
ناپسندیدہ عمل 28;19

454
فرشتے :
فرشتونکا ذمہ داری پر عمل کرنا 7;فرشتوں کا سجدہ 7;1; فرشتوں کا کردا ر3;فرشتوں کی پیروی 7; 12 ; فرشتونکی ذمہ داري7; فرشتوں کی طبع 12
کمال :
کمال کے اسباب 17
مشرکین :
مشرکین کا عقیدہ 20
موجودات :
باشعور موجودات 14
نافرمانی :
خدا کی نافرمانی 17;9
ولایت:
مقبول ولایت 22;;ولایت میں محبت 25; ولایت میں مہربانی 25
ہدایت :
ہدایت کے سباب 16

مَا أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُداً (٥١)
ہم نے ان شیاطین کو نہ زمین و آسمان کی خلقت کا گواہ بنایا ہے اور نہ خود انھیں کی خلقت کا اور نہ ہم ظالمین کو اپنا قوت باز و اور مددگار بناسکتے ہیں (51)

1_شیاطین، آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں حتّی کہ اپنی تخلیق میں بھی معمولی سی نگرانی اور دخل اندازی کا حق نہیں رکھتے _
ما أشہدتّہم خلق السموات والا رض ولا خلق أنفسہم
"اشہاد" یعنی دو سروں کو شاہد قرار دنیا اور اپنے حضور بلانا _ شیاطین کی آسمانوں، زمین اور اپنی تخلیق مینشاہد ہونے کی نفي، در حقیقت اس بات سے کنایہ ہے کہ کائنات کی پرورش و تدبیر میں انہوں نے معمولی سا کردار بھی ادا نہیں کیا ،کجا یہ کہ تخلیق کے موقع پر انہیں بلایا جاتا اور وہ خلقت پر شاہد ہوتے _

455
2_اشیاء کی تمام جہات سے آگاہی اور اطلاع رکھنا ، ولایت اور سرپرستی کیلئے ضروری شرط ہے _
ا فتتّخذونہ و ذرّیتّہ أولیاء من دونی ...ما أشہدتّہم خلق السموات والارض
3_ شیاطین کا کائنات کی تخلیق میں حاضر نہ ہونا اس بات کی علامت ہےکہ وہ کائنات کی ولایت و تدبیر کی صلاحیت نہیں

رکھتے _
ا فتّخذونہ و ذرّيتّہ أولياء من دونى ... ما اشہدتّہم خلق السموات وال اض
4_ ہر چيز كا خالق ہى اس كے امور كى تدبير اور سلجھانے كيلئے ايك طاقتور اور لائق ترين ذات ہے _
ا فتّخذونہ و ذرّيتّہ أولياء من دونى ... ما أشہدتّہم خلق السموات والا رض ولا خلق أنفسہم
اللہ تعالى نے شياطين كے تخليق ميں كردار ادا نہ كرنے كى بناء پر انكى ولايت كى صلاحيت كورد كرتے ہوئے اسكے مقابل،تمام چيزوں كے خالق ہونے كى بنا ء پر اپنى ولايت مطلقہ كى وضاحت فرمائي ہے اس نكتہ پر توجہ مندرجہ بالا مطلب بيان كرتى ہے_
5_ مشركين نے كائنات كى تدبير مينايسے موجودات كو اللہ تعالى كى جگہ قرار ديا جو بذات خود اللہ تعالى كى مخلوق ہيں اوراپنى خلقت ميں معمولى ساحصہ بھى نہيں ركھتے _
ا فتّخذونہ و ذرّيتّہ أوليا ء ما ا شہد تّہم خلق ا نفسہم
6_ اللہ تعالي، كائنات كى تخليق كے ساتھ ساتھ اسكى تدبير اور امور چلا نے ميں بھى واحد اور بلا شريك ہے _
ا فتّخذ ونہ و ذرّيتّہ أولياء من دونى ...ما ا شہدتّہم خلق السموات والا رض
دو آيتوں كے باہمى ربط كو ديكھتے ہوئے (أوليا ء من دونى) كى تعبير، تدبير او رولايت ميں توحيد پر اشارہ ہے اور (ما أشہد تہم) ميں واحدمتكلم كى ضمير، تخليق ميں توحيد كى تشريح كررہى ہے _
7_ اسباب ووسائل گمراہى سے كائنات كى تدبير ميں مددلينا، اللہ تعالى كيذاتمقدسہ سے بعيدہے _
و ما كنت متخذالمضلّين عضد
جملہ "ما كنت" (نہ ميں ايسا تھا اور نہ ہوں) اللہ تعالى كے كام كا قانون اورطريقہ كاركو بيان كررہا ہے (مضلّ) يعنى گمرا ہ كرنے والا اور اسكا اس آيت ميں مصداق، شياطين ہيں اور (عضد) سے مرا د بازو ہے اور اس سے يہاں مراد كام ميں مدد اور مددگار ہے_
8_ دلسوز و بر حق ولايت كى موجودگى ميں غير صالح طاقتوں سے مدد طلب كرنا اس سے سازگار نہيں ہے _
وما كنت متخذا المظلّين عضد
9_شياطين كى سب سے بڑى خصوصيت گمراہ كرنا ہے _
ا فتّخذنہ و ذرّيتّہ أوليا ء وما كنت متخذ المضلّين عضداً
10_ہدايت، ترقى اور كمال، كائنات كى تخليق ميں اللہ تعالى كے حقيقى مقاصد ہيں _

456

وما كنت متّخذالمضلّين عضد
اللہ تعالى كا گمراہ كرنے والى طاقتوں سے فائدہ نہ اٹھا نا، اس بات كى علامت ہے كہ گمراہى ، تخليق كے ہدف سے سازگار نہيں ہے لہذ ا تخليق كا اصلى مقصد ہدايت اور راہ دكھانا ہے _
11_معاشرہ كے امور كى سوچ بچار اور باگ ڈور سجھانےكيلئے گمراہ اور گمراہ كرنے والى طاقتوں سے فائدہ اٹھانا، ايك غلط كام اور غير الہى طريقہ ہے _
و ما كنت متّخذالمضلّين عضد

457

وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقاً (٥٢)
اور اس دن خدا کہے گا کہ میرے ان شریکوں کو بلاؤجن کی شرکت کا تمھیں خیال تھا اور وہ پکاریں گے لیکن وہ لوگ جواب بھی نہیں دیں گے اور ہم نے توان کے درمیان ہلاکت کی منزل قرار دیدی ہے (52)

1_الله تعالي، روز قیامت مشرکین کو ایك مو قع دے گا تا کہ اپنے خیالی و خود ساختہ معبو دوں سے مد د مانگیں_
نادوا شرکاء ی الذین زعتم

2_ مشركين قيامت كے دن اس خيال سے كہ انكے معبود انكى مد د پر قادر ہيں جلد ہى ان سے مدد مانگيں گے _
و يوم يقول نادوا فدعوہم
(فدعوہم) ميں "فاء تعقيب" كام كے بغير وقفہ كے ہو نے پر دلالت كررہى ہے اور قيامت والے كام ميں فعل ماضى كا استعمال بتاتاہے كہ موقع ملتے ہى مشركين مدد مانگ ليں گے _
3_مشركين كے خيالى معبود اور شريك خدا، قيامت كے دن انہيں مدد كے حوالے سے كوئي بھى جواب نہيں ديں گے _
فدعوہم فلم يستجيبوا لہم
4_مشركين كا اپنے معبودوں سے مدد مانگنے كا بے ثمر ہونا، الله تعالى كى طرف سے مشركين اور شيطان كى ولايت قبول كرنے والوں كيلئے تنبيہ ہے _
و يوم يقول نادوا شركاء ي ... فلم يستجيبوالہم
5_ مشركين كے روزقيامت، اپنے معبودوں سے مدد

مانگنے كے نتيجہ كا نہ نكلنا ايك ياد ركھنے والا منظر ہے _
ويوم يقول نادوا شركاء ى وفلم يسّجيبوالہم
(يوم)فعل مقدّر (إذكروا) كيلئے مفعول ہے يعنى اس دن كو ياد كرو كہ ...
6_ روزقيامت، مشركين، اپنے خيال معبودوں سے جدا اور دور ہونگے _
و يو م يقول نادوا شركاء ي
(ندا) سے مراد آواز كو بلند كرنا اور آگے بڑھ كر بولنا ہے (مفردات راغب) (فعل نادوا) بتارہاہے_ كو مشركين اور انكے معبودوں كے درميان كافى فاصلہ ہوگا _
7_ مشركين، روزقيامت بھى اپنے معبودوں سے اميد لگائے ہونگے _
فدعوہم
8_كائنات كے آغاز سے اختتام تك غير خدا، ہر كردار اور قدرت سے فاقد ہے _
ما أشہد تّہم خلق السموات والارض ويوم يقول نادوا فدعوہم فلم يستجيبوالہم
9_ روزقيامت مشركين كے معبودوں كا كسى كام نہ آنا اورشرك كا باطل ہونا واضح ہوجا ئيگا _
فدعو ہم فلم يستجيبوالہم
10_شرك، ہر قسم كى حقيقى بنياد اور اساس سے خالى اور صرف گمان پر قائم ہے _
شركاء ى الذين زعمتم
11_ مشركين كے معبودوں كے درميان، با شعور موجودات بھى ہيں _
شركاء ى الذين زعمتم فدعوہم
(الذين) اور ضمير" ہم" جو كہ ذوى العقول كيلئے ہے كى طرف توجہ كرتے ہوئے يہ معلوم ہوتاہے كہ مشركين كے معبود، صرف بت اور شعور سے محروم ديگر موجودات نہيں ہيں بلكہ بعض با شعور موجودات مثلا فرشتے اور جن، و غيرہ بھى ہيں _
12_الله تعالي، روزقيامت مشركين اور انكے معبودوں كے درميان ہلاك كرنے والى ايك وادى قرار دے گا اور انكے درميان ہر قسم كا رابطہ نا ممكن ہوگا_
و جعلنا بينہم مو بق
(وبوق) سے مراد ہلاك ہونا ہے اور" موبق " اسم مكان ہے يعنى ہلاكت والا مكان اور جگہ _
13_شياطين اور مشركين كے دوسرے جھوٹے خدا، روزقيامت موجودہونگے _
نادوا شركاء ى وجعلنا بينہم مو بق
گذشتہآيات كے قرينہ سے معلوم ہوتا ہے كہ شركاء سے مراد ابليس اور اسكى نسل ہے_

الله تعالى :
الله تعالى كى مہلتيں 1;الله تعالى كے ڈراوے 4; الله تعالى كے مختصّات 5

باطل معبود:

459

باطل معبودوں کا شعور 11;باطل معبودوں کا عجز 3،9; قیامت میں باطل معبود 6،9،12،13

تخلیق :

تخلیق کا آغاز 8; تخلیق کا انجام 8

توحید:

توحید افعالی 8

ذکر :

مشرکین کے مدد گار نہ ہونے کا ذکر 5

شرك:

شرك کا باطل ہونا 9;شرك کا فضول ہونا 10

شیطان :

شیطان کے پیر کاروں کو خبردار 4;قیامت میں شیطان 13

عجز :

غیر خدا کا عجز 8

عقیدہ :

باطل عقیدہ 10

قیامت :

قیامت میں حقائق کا ظاہر ہونا 9;قیامت میں روابط کا ٹوٹنا 12;قیامت میں مدد مانگنا1،2; قیامت میں ہلاکت میں ڈالنے والی وادی 12

مدد مانگنا :

باطل معبودوں سے مدد مانگنا 1;2;7; باطل معبودوں سے مد د مانگنے کا بے اثر ہونا 4،5

مشرکین :

مشرکین کی آخرت میں مدد طلبی کا رد ہونا 3; مشرکین اور باطل معبود 6،7،12 ;مشرکین کا باطل عقیدہ2;مشرکین کے محدود7;مشرکین کا لاوارث ہونا 3;مشرکین کاقیامت میں آ نا 1، 3، 5، 6، 7، 12 ; مشرکین کا مدد مانگنا2; مشرکین کو خبردار 4; مشرکین کو مہلت دینا1; مشرکین کی آخرت میں جلدی 2

وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفاً (٥٣)

اور مجرمین جب جہنم کی آگ کو دیکھیں گے تو انھیں یہ خیال پیدا ہوگا کہ وہ اس میں جھونکے جانے والے ہیں اور اس وقت اس آگ سے بچنے کی کوئي راہ نہ پاسکیں گے (53)

1_ روزقیامت گناہ گار لوگ جہنم کی آگ کے شعلوں کو دیکھ رہے ہونگے _

460
ورء ا المجرمون النار
2_ وہ ہلاکت میں ڈالنے والی جگہ جوکہ مشرکین اور انکے خیالی معبودوں کے درمیان فاصلہ قرار پائے گي، جہنم کی آگ ہے _
وجعلنا بینہم موبقا_ وراء المجرمون النار
3_گنا ہ گا ر لو گ، روز قیامت اپنے جہنمی ہونے اور اس سے فرار نہ ہونے کو سمجھ جائیں گے _
فظنوا أنّہم مو اقعوہا ولم یجدوا عنہا مصرف
فعل (ظنّ) کے ساتھ گنا ہ گاروں کے جہنم میںداخل ہونے کا بیان، یہ بتا تا ہے کہ اس حالت میں اپنے آپ کو جہنمی سمجھیں گے لیکن ابھی کچھ امید چاہے بلا وجہ ہی کیوں نہ ہو نجات کے بارے میں رکھیں گے لیکن پھر جلد ہی سمجھ جائیں گے کہ اس سے راہ فرارنہیں ہے (مصرفا) اسم مکان ہے اس سے مرا د ایسا مکان کہ جہاں وہ لائیں جائیں گے جملہ (لم یجدوا) یعنی ایسی جگہ کہ جہاں پناہ لینے کے لیے وہ جہنم کی آگ سے نجات پا جائیں وہ ڈھونڈ نہ پائینگے_
4_شرك، ايك جرم اور گناہ ہے کہ جس کا نتیجہ جہنم کی آگ ہے _
نادوا شرکاء ی ورء ا المجرمون النار فظنّوا ا نّہم مواقعوہ
گذشتہ آیت کے قرینہ سے اس آیت میں جرم کا واضح ترین مصداق ،شرك ہے _
5_مشرکین، روزقیامت جہنم کی آگ سے اپنی نجات کے درپے ہونگے _
فد عوہم فلم یستجیوا لہم ...ولم یجدوا عنہا مصرف
گذشتہآیت میں بیان ہو اہے کہ مشرکین اپنے خیالی معبودوں کو بلاکر اپنی نجات کی کوشش کریں گے اور یہ آیت، انکی کوشش کی نا کامی کی خبر دے رہی ہے _
6_مشرکین ،روزقیامت آگ سے نجا ت پانے کیلئے کوئي راہ نہ پائیں گے _
فظنّوا أنّہم مواقعوھا ولم یجدوا عنھا مصرف
لفظ (مواقعہ) جنگ کے بارے میں استعمال ہوتا ہے (مفردات راغب) آیت کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین اپنے آپ کو آگ سے بچانے کیلئے کوشش کریں گے لیکن بچنے کی کوئي راہ نہیں پائیں گے _

باطل معبود :
قیامت باطل معبود2
جہنم:
جہنم سے نجات3،5،6;جہنمي3;جہنم کی آگ 1; جہنم کی آگ کا کردار 2;جہنم کے اسباب 4
شرك :
شرك کا گناہ 4;شرك کے آثار 4
قیامت :
قیامت میں جہنم کا دیکھا جانا 1;قیامت میں ہلاکت میں ڈالنے والی وادي2
گناہ :

461
گناہ کے موارد 4
گناہ گار :
قیامت میں گناہ گار 1،3
مشرکین :
قیامت میں مشرکین 2،5; مشرکین اور باطل معبود 2;مشرکین کا اخروی عجز 6

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً (٥٤)

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ساری مثالیں الٹ پلٹ کر بیان کردی ہیں اور انسان تو سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے (54)

1_اللہ تعالی نے قران میں انسان کی ہدایت کیلئے مختلف اندا زاور بہت سی مثالوں اور نمونوں کو بیان کیا ہے_
ولقد صرّفنا فی ھذاالقرء ان للناس من کل مثل
(صرّفنا) "بیّنا" کے معنی میں ہے یعنی "ہم نے بیان کیا" (لسان العرب) لیکن اس حوالے سے کہ باب تفعیل کثرت بیان ...،کرنے کیلئے ہے یہاں بہت سے بیان مراد ہیں اور کیونکہ کلمہ (صرّفنا)کی اساس، تصریف اور ایك حالت سے دوسری حالت میں تغییر ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بیانات مختلف اور متعدد ہیں _
2_مثال اور نمونہ کو لانا، قران کے بیان کے اندا ز میں سے ہے نیز تبلیغ اور حقائق کو بیان کرنے کیلئے مناسب روشوں میں سے ہے _
ولقد صرّفنا فی ھذاالقرء ان للناس من کلّ مثل
(مثل)کیلئے بہت سے معانی ہیں مثلا (شبیہ نظیر) اور حدیث (نئي بات)" ضرب المثل" اور" صفت "تو گذشتہ آیات میں قرینہ (واضرب لہم مثلاً رجلین)کی مناسبت سے اس آیت میں اس سے مقصود، شبیہ اور نظیر ہے_
3_قران کی ہدایت والی مثالوں اور نمونوں مینسے مغرور آسائشے پسند کی کہانی ،ابلیس کی سرکشی اور روزقیامت مشرکین کے اپنے معبودوں سے مدد مانگنے کا نتیجہ کا نہ نکلنا شامل ہیں _
واضرب لہم مثلا رجلین ولقد صرفن

فی ھذا القرء ان للناس من کل مثل
یہ آیت گویا پیچھے گذرنے والی آیات بتیس سے باون تك ہر ایك پر کلی نگاہ ڈال رہی ہے _
4_قرانی ہدایت، جامع اور تمام جھات کو شامل ہے _
فی ھذاالقرء ان للناس من کل مثل
کلمة (النّاس) بتارہاہے کہ قرانی معارف کسی خاص گروہ سے خاص نہیں ہیں اور جملہ (من کلّ مثل) بتارہا ہے کو ہدایت کے حوالے ہر قسم کی مثال سے فائدہ اٹھایا گیا ہے _
5_قران ایك عوامیکتاب ہے لهذا ہر ایك کیلئے قابل فہم اور عمل ہے _
ولقد صرّفنا فی ھذا القرء ان للناس من کل مثل
(للناس) میں (لام) انتفاع کیلئے ہے یعنی ہم نے لوگوں کے فائدہ کی خاطر قران میں بہت سی مثالوں کو بیان کیا ہے _
6_انسان، کائنات میں سب سے زیادہ مجادلہ کرنے والا موجود ہے_
و کان الإنسان أکثر شيء جدل
(جدل) یعنی لڑائي کے انداز میں گفتگو اور اپنی برتری چاہنا (مفردات راغب) البتہ غالب طورپر اس مقام کو جدال کہا جاتاہے جہاں گفتگو کا محور، باطل اور بے اساس باتیں ہوں _
7_انسان ایك بحث کرنے والی اور حق کو قبول کرنے کیلئے مختلف دلائل او ر بیانات کا مشاہد ہ کرنے کی محتاج، مخلو ق ہے _
ولقد صرّفنا فی ھذا القرء ان للناس من کل مثل و کان الإنسان أکثر شی جدل
قران کے اندرمختلف مثالیناوربیانات کے اشارہ کے بعد، انسان کے مجادلہ کرنے کا ذکر اس نکتہ کی طرف اشارہ کررہاہے کہ اس مخلوق کیلئے بہت سی باتیں کی جائیں اور مختلف انداز اختیار کیے جائیں تا کہ وہ قانع ہوجائے اورہدایت کی راہ پر ا س کی راہنمائي ہو _
8_قران میں متعدد مثالوں اورنمونوں کو پیش کرنے کا فلسفہ،انسان کی مجادلہ کرنے والی روح کو قانع کرنا اوراسے راہ حق پر رام کرنا ہے _
ولقد صرّفنا فی ھذاالقرء ان و کان الإنسان أکثرشي جدل
9_قرآن مجید کی واضع اور روشن آیات کے مقابلے میں جدل و اشکال تراشی ایك مذمومفعل ہے_
ولقد صرّفنا فی ہذا القرء ان ...وکان الإنسان أکثر شي جدل

کلمہ (جدل) کے استعمال کے موارداس بات پر گواہ ہیں کہ اہلجدل نے اکثر اوقات باطل مطالب سے تمسک کیا ہے تا کہ کسی بھی طرح سے حق کے ساتھ مقابلہ کرینتو یہاں آیت کا مقصود جدل کی یہی مذموم قسم مراد ہے یعنی کفارکے قرانی آیات کے در مقابلعمل کی مذمت کی جارہی ہے_

انسان :

انسان کا مجادلہ کرنا 8،7،6;انسان کی صفات

463

7،6

تبلیغ :

تبلیغ کی روش2

حق :

حق قبول کرنے کا پیش خیمہ 7

حقائق :

حقائق کو وضاحت کرنے کی روش2

قرآن :

قرآن سے فائدہ اٹھانا 5;قرآن کا جامع ہونا 4;قرآن کا سارے جہان کو شامل ہونا 5;قرآن کا واضح ہونا 5; قرآن کا ہدایت دینا3;قرآن کی خصوصیات 5; قرآن کی فہم 5;قرآن کی مثالیں 3; قرآن کے بیان کی روش 2;قرآن میں مجادلہ 9;قرآنی بیان میں تنوع 1;قرآنی مثالوں کا فلسفہ 8;قرآنی مثالوں کے فوائد 2;1;قرآنی ہدایتوں کی خصوصیات 4

مجادلہ :

مجادلہ پر سرزنش 9

مدد مانگنا :

باطل معبودوں سے مدد مانگنے کا بے اثر ہونا3

مشرکین :

مشرکین کا آخرت مینمدد مانگنے کاہونا3

مغرور باغ والا:

مغرورباغ والے کاقصہ3

ہدایت:

ہدایت کی روش 1

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءهُمُ الْهُدَى وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلاً (٥٥)

اور لوگوں کے لئے ہدایت کے آجانے کے بعد کون سی شے مانع ہوگئي ہے کہ یہ ایمان نہ لائیں اور اپنے پروردگار سے استغفار نہ کریں مگر یہ کہ ان تك بھی اگلے لوگوں کا طریقہ آجائے یا ان کے سامنے سے بھی عذاب آجائے (55)

1_ اللہ تعالی نے لوگوں کے قرآن پر ایمان لانے اور انکے سابقہ کردار کے حوالے سے انکی بخشش چاہنے

464

میں ہدایت کی تمام رکاوٹیں ختم کردی ہیں _

وما منع الناس ا ن یُومنوا إذجا ء ہم الہدی ویستغفروربّہم

2_لوگوں کا قران پر ایمان لانے اور بارگاہ الہی میں استغفار کرنے سے پرہیزان کاالہی عذاب کے انتظار میں بیٹھنے کے مترادف ہے _

وما منع الناس أن یؤمنوالإّأن تا تیہم سنّة الأوّلین

(ان يؤمنوا) اصل ميں (من ا ن يؤمنوا) تھا او ر (أن تا تيہم) (منع) كيلئے فاعل ہے ليكن يہ كہ معنى كا نظم و ضبط ايسے كلمہ سے وابستہ ہے كہ جو "إلّا " كے بعد مقدر ہے تو كہا جائيگا كہ (ان تا تيہم) حقيقت ميں (انتظارأن تا تيہم) كے مقدر ہونے ميں ہے _يعنى (ما منع الناس من أن يؤمنوا ... الاّ انتظار أن تا تيہم) مطلب يہ ہے كہ ان لوگوں كى حالت اس شخص كى حالت كى مانند ہے كہ جو عذاب كے انتظار ميں بيٹھا ہو و رنہ انكے ايمان ميں كوئي اور مانع نہيں ہے_
3_ الله تعالى كى ہدايت كا مشاہدہ كرنے كے باوجود لوگوں كا ايمان كى طرف ميلان نہ ہونا ايك حيرت انگيز اور الله تعالى كے نزديك مذموم چيز تھي_
وما منع الناس ا ن يُو منوا إذجاء ہم الھدى
4_الہى فرامين پر ايمان لانے كے بعد گذشتہ كردار سے مغفرت كى طلب كا واجب ہونا_
وما منع الناس أن يُو منوا إذ جاء ہم الھدى و يستغفروا ربّہم
5_ الہى فرامين پر يقين نہ ركھنا اور لغزشوں پر مغفرت طلب نہ كرنا، الہى عذاب كا باعث ہے_
و ما منع الناس أن يؤمنوا و يستغفروا ربّہم الاّ أن تا تيہم سنة الاوّلين
6_ قران،سراپا ہدايت كتاب ہے_
و لقد صرّفنا فى هذا القرء ان و ما منع الناس أن يؤمنوا إذ جاء ہم الھدى
گذشتہآيت كے قرينہ كى مدد سے ہدايت كا واضح ترينمصداق قرآن ہے (الھدى) مصدر كا ايسى چيزپر اطلاق كہ جو ہدايت دينے والى ہے در اصل اسكے ہدايت دينے ميں مبالغہ كو بيان كرنا ہے_
7_ايمان اور استغفار، ہدايت پانے والوں كى نشانيوں ميں سے ہيں _
أن يؤمنوا إذ جاء ہم الھدى و يستغفروا ربّہم
8_ ايمان اور استغفار، الہى عقاب و عذاب كے نازل ہونے سے مانع ہيں _
وما منع الناس أن يؤمنوا إذجاء ہم الھدى و يستغفروا ربّہم إلّا أن تا تيہم سنتّہ الاوّلين
9_ الہى ہدايت سے محرم لوگ، گمراہ او رگناہوں ميں مبتلا ہيں _
إذ جاء ہم الھدى ويسغفروا ربّہم
خداوند عالم يہ جو فرمارہا ہے كہ لوگ كيوں ہدايت كے آنےكے با وجود مغفرت طلب نہيں كرتے؟ يہ چيز بتارہى ہے كہ ہدايت كے آنے سے پہلے وہ خواہ ناخواہ انحرا ف اور گناہ ميں مبتلا ء تھے _

10_پروردگار كى بارگاہ ميں استغفار، ايمان كى علامتوں ميں سے ہے _
أن يؤمنوا إذجاء ہم الھدى و يستغفرواربّہم
11_الله تعالى كى پروردگارى اور ربوبيت كا تقاضا ہے كہ انسان اسكى بارگاہ ميں بخشش چاہنے كيلئے التجاء كرے _
ويستغفروا ربّہم
12_انسان كا ہدايت كے مشاہدہ اور شناخت كے باوجود ايمان سے انكار، اسكے جدال پسند جذ بات كى عكاسى ہے _
و كان الإنسان أكثر شي جدلاً و مامنع الناس أن يُو منوا إذجاء ہم الھدي
13_ گذشتہ تاريخ، ايمان سے رو گردانى كرنے اور استغفار سے گريز كرنے والے لوگوں پر شاہدہے _
إلّا أن تا تيہم سنة الاولين
پہكہ عذاب كو پہلے والوں كيلئےالہى طريقہ كاربتارہى ہے يہ پچھلى امتونكے فروان لوگونكى طرف اشارہ كررہى ہے كہ وہ بعثت كے زمانہ كے كفار اور مشركين كى مانند عمل كيا كرتے تھے اور انہيں عذاب ديا گيا _
14_الله تعالى نے اپنے سنت كى بناء پر گذشتہ زمانونكے كفار كو جو ايمان اور استغفا ر سے رو گردان تھے، ہلاكت ميں ڈالا _
إلّا ان تا تيہم سنّة الاولّين
15_حق كے منكرين كو سزا دينا، الله تعالى كى پرانى سنت ہے _
و ما منع الناس أن يُومنوا إلّا أن تا تيہم سنّة الاوّلين
(سنتّہ) كا اولين كى طرف مضاف ہونا مصدر كا مفعول كى طرف مضاف ہونا ہے اوريہاں گذشتہ لوگوں كے بارے ميں سنت خدا، مراد ہے _

16_کفر اختیار کرنے والوں کے ہلاك ہونے کی تاریخ اور اللہ تعالی کی جاری سنت کی طرف توجہ ، الہی فرامین پر ایمان لانے اور گناہوں سے معافی مانگنے کا باعث ہے _
وما مَنَعَ الناس ان یؤمنوا ... ویستغفروا ربّہم ألّا أن تا تیہم سنّة الاوّلین
17_قران کے منکرین کا عذاب، ممکن ہے گذشتہ لوگوں کے عذاب سے مختلف اقسام کے ساتھ ہو _
أن تا تیہم سنة الاولین أویا تیہم العذاب قبل
اگر (قبلاً)" قبیل" کی جمع ہو تو مختلف اقسام اور انواع کا معنی مرادہے توآیت کی تفسیر یوں ہوگی کہ لازمی نہیں ہے ان کفار کا عذاب ، گذشتہ لوگوں کے عذاب کی مانند ہو بلکہ ممکن ہے کہ وہ اور اقسام کے عذاب میں مبتلا ء ہوں _
18_ قران کے کافر،بے خبری میں آنے والے عذاب یا سامنے سے واضح طورپر آنے والے عذاب کے خطر ے میں ہیں _
أن تا تیہم سنة الاوّلین أویا تیہم العذاب قبل
اگر (قُبُلا) مفر د ہو تو اسکا معنی "دیکھا گیا ہے" اور" سامنے سے ہے" تواس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہے_ کہ کفار پر (قُبُلا) کے مقابل کے

466

قرینہ کی بدولت ہوسکتا ہے گذشتہ لوگوں کی مانند بے خبری میں عذاب آئے یاممکن ہے کہ واضح طو ر پر انکی نگاہوں کے سامنے ان پر عذاب آئے _
19_حجت تمام ہونے کے بعد گذشتہ کفارپر عذاب نازل ہوتا رہا ہے_
وما منع الناس أن یؤمنوا إذجاء ہم الهدی ...أویا تیہم العذاب قبل

سزاکے موانع 8
عذاب :
عذاب کا باعث 2;عذاب کے اسباب 5; عذا کے موانع 8;ناگھانی عذاب 18;واضح عذاب 18
قران:
قران جھٹلانے والوں کا عذاب 18; قران جھٹلا نے والوں کے عذاب کا مختلف ہونا 17; قران کی خصوصیات 6; قران کا ہدایت دینا 6; قران سے دوری کے آثار 2
کفار :
تاریخ میں کفار 13;کفار پر اتمام حجت 19; کفار کا عذاب 19; کفا ر کا ہلاك ہونا 14; کفار کی گمراہی 9; کفار کی لغزش 9

کفر :
الہی تعلیمات کا کفر 5
گمراہ لوگ9
مؤمنین :
مؤمنین کا استغفار 4
ہدایت :
ہدایت کا پیش خیمہ 1
ہدایت پانے والے :
ہدایت پانے والوں کا استغفار 7; ہدایت پانے والوں کا ایمان 7;ہدایت پانے والوں کے صفات 7

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُواً (٥٦)
اور ہم تو رسولوں کو صرف بشارت دینے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بناکر بھیجتے ہیں اور کفار باطل کے ذریعہ جھگڑا کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ حق کو برباد کردیں اور انھوں نے ہماری نشانیوں کو اور جس بات سے ڈرائے گئے تھے سب کو ایك مذاق بنالیا ہے (56)

1_اللہ تعالی کے پیغمبروں کا وظیفہ ،صرف لوگوں کو بشارت دینا اور ڈرانا ہے اور انہیں کفر و ایمان کے نتیجہ سے آگاہ کرنا ہے _
وما نرسل المرسلین إلّا مبشرین و منذرین
2_لوگوں کو ایمان اور استغفا ر پر مجبور کرنا، پیغمبر وں کی ذمہ داری نہیں ہے _
وما منع الناس أن یو منوا وما نرسل المرسلین إلّا مبشّرین و منذرین
ما قبل آیت لوگوں کے ایمان نہ لانے اور استغفار نہ کرنے کے بارے میں تھی اور یہ آیت اس سوال کے جواب میں ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے حوالے سے پیغمبروں کی ذمہ داری کیا ہے آیت جواب دے رہی ہے کہ پیغمبروں کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ لوگوں کو ایمان اور استغفار پر مجبور کریں وہ فقط بشارت دینے اور ڈرانے کیلئے

آئے ہیں _
3_اللہ تعالي، پیغمبروں کی رسالت کی حدود معین کرنے والا ہے _
و ما نرسل إلّا مبشّرین و منذرین
4_ بشارت، انذار اور خوف و امید کا پیدا کرنا ،تبلیغ کے دو اہم ذرائع نیز انسانوں کی ہدایت میں دو ضروری عنصر ہیں _
وما نرسل المرسلین إلّا مبشّرین و منذرین
5_ الہی رہبروں کا انذار اور بشارت جیسے وظائفکو لوگوں کے کفر کے در مقابل انجام دینے کے بعد کوئي اور ذمہ داری نہ رکھنے کی طرف توجہ ،موجب بنتی ہے کہ وہ اپنے وظیفہ کی ادائیگی میں کمزوری اور شکست کا احساس نہ کریں _

و ما منع الناس ا ن يو منوا و ما نرسل المرسلين الا مبشرين و منذرين
6_ مجادلہ و اشكال تراشي يا باطل طريقہ كار اور جھوٹی اسناد كو استعمال ميں لانا، حق سے مقابلہ كر نے والے كفار كا شيوه ہے _
و يجادل الذين كفروا بالباطل ليدحضو ا بہ الحقّ
7_ الہی پيغمبروں كا انكا ر، باطل پر قائم ايك نظريہ ہے جو حقيقت سے جنگ كرنے كے حوالے سے پيد ا ہوتا ہے _
ويجادل الذين كفروابالباطل ليدحضوا بہ الحقّ
8_كفر اختيا ر كرنے والوں كے پرو پيگنڈاكے طريقہ كارميں سے ايك حق كو منظر عام سے ہٹانا اور اسے باطل صورت ميں پيش كرنا ہے _
و يجادل الذين كفروا بالباطل ليدحضوا بہ الحقّ
(احاض) سے مراد" باطل" كرنا اور" زائل " كرنا ہے (ليدحضوا بہ الحقّ)" يعنى كفر اختيار كرنے والے، باطل انداز سے مجادلہ كرتے ہوئے حق كو باطل كرنے اور زائل كرنے كى كوشش ميں ہيں" يہ بات واضح ہے كہ حق، باطل نہيں ہو سكتا تو اسى ليے (منظر عام سے ہٹانا او رباطل صورت ميں پيش كرنے كى تعبير، مندرجہ بالا مطلب ميں بيان كى گئي _
9_ پيغمبروں كو ديے گئے معارف اور احكام، سب كے سب حق ہيں _
و ما نر سل المرسلين ... ويجادل ... ليدحضوا بہ الحقّ
پيغمبروں كے پروگرام اور انكى بشارت و انذار كو حق كے ساتھ توصيف كرنا يہ بتاتاہے كہ وہ جو كچھ بھى كہتے ہيں وہ سب كا سب حق او ر كائنات كے حقائق كے عين مطابق ہے _
10_ پورى تاريخ ميں پيغمبر وں كے منكرين ،اللہ تعالى كى آيات اور الہى پيغمبروں(ص) كے انذار كو مذاق او ر تمسخر كے عنوان سے ديكھتےتھے _
و ما نرسل المرسلين و اتخذوا ا ى تى و ما أنذروا هزوً
11_ الہى آيات اور پيغمبر (ص) كے انذار كا مذاق اڑانا ،باطل كى

جدالى روشوں ميں سے تھا _
و يجادل الذين كفروا بالباطل ليدحضوا بہ الحقّ واتخذوا ء اى تى وما أنذروا هزواً
12_عقائد اور فكرى مسائل ميں باطل كے ذريعے جدال اور مذاق و تمسخر اڑانا، نا پسنديده روش ہے _
و يجادل الذين كفرو ابالباطل ليدحضوا بہ الحقّ واتخذ وا ء اى تى وما ا نذروا هزو

آنحضرت (ع) :
آنحضرت (ع) كے انذار كا مذاق اڑانا 11
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كے افعال 3
اللہ تعالى كى آيات :
اللہ تعالى كى آيات كا مذاق 11;اللہ تعالى كى آيات كا مذاق اڑانے والے 10
انبياء (ع) :
انبياء (ع) كا جھٹلانا 7; انبياء (ع) كا مذاق اڑانے والے10;انبياء (ع) كو جھٹلا نے والوں كا حق سے جنگ كرنا 7;انبياء (ع) كى بشارتيں 1; انبياء (ع) كى تعليمات كا حق ہونا 9; انبياء (ع) كى ذمہ دارى كى حدود 2;1;انبياء (ع) كى رسالت معين كرنے كا سرچشمہ 3; انبيا ء (ع) كے جھٹلانے والوں كا مذاق 10; انبياء (ع) كے ڈراوے 1; انبياء (ع) كے ڈراووں كا مذاق 10
تربيت:
ايمان كى عاقبت كى بشارت 1; بشارت كے آثار 4;
تبليغ :
تبليغ كے وسائل 4;تبليغ ميں بشارت 4; تبليغ ميں ڈراوا 4

حق :
حق سے جنگ کی روش 7;حق کو باطل صورت میں پیش کرنا8
دین:
دین کی حقانیت 9; دین میں جبر کا نہ ہونا 2
دینی رہبر :
دینی ر ہبروں کی بشارتوں کے آثار 5; دینی رہبروں کے ڈراووں کے آثار 5; دینی رہبروں میں ضعف کا احساس پیدا ہونےکے موانع 5
ڈراوا :
ڈراوے کے آثار 4; کفر کے انجام کا ڈراوا 1
ذکر :
دینی رہبروں کی ذمہ داری م کے حدود کا ذکر 5
شرعی ذمہ داری :
شرعی ذمہ داری پر عمل کرنے میں ضعف موانع 5
عقیدہ :
باطل عقیدہ کے در مقابل روش 12
عمل :
ناپسندیدہ عمل 12
فکر:
فکر کے در مقابل روش 12

کفار :
کفار کا حق سے جنگ کرنا 8; کفار کا مجادلہ 6 ; کفار کی تبلیغ کی روش 8; کفار کی حق سے جنگ کرنے کی روش 6
مجادلہ :
باطل مجادلہ 11; باطل مجادلہ کا ناپسند یدہ ہونا 12
مذاق تمسخر:
مذاق و تمسخر کا ناپسندیدہ ہونا 12
ہدایت :
ہدایت کے وسائل 4

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْراً وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَى فَلَن يَهْتَدُوا إِذاً أَبَداً (٥٧)
اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے آیات الہیہ کی یاد دلائي جائے اور پھر اس سے اعراض کرے اور اپنے سابقہ اعمال کو بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دئے ہیں کہ یہ حق کو سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں بہر اپن ہے اور اگر آپ انھیں ہدایت کی طرف بلائیں گے بھی تو یہ ہرگز ہدایت حاصل نہ کریں گے (57)

1_ پروردگا رکی آیات سے نصیحت پانے اور ان سے آگاہ ہونے کے بعد ان سے منہ پھیرنا، بہت بڑا ظلم ہے _
و من ا ظلم ممّن ذکّربایات ربّہ فا عرض عنھ
(ذکر) یعنی وہ شناخت کہ جو حافظہ میں موجود ہو (مفردات راغب سے لیا گیا)
2_ الہی آیات (قرآن مجید) میں غور نہ کرنا اور بغیر کسی تا مّل اور سوچ کے ان سے گذ رجانا ، ان پر ظلم کرنا ہے _
و من ا ظلم ممّن ذکّر بایات ربّہ فا عرض عنھ
(أعرض) کا حرف (فاء) کے وسیلہ سے عطف بتارہا ہے کہ بعض افراد آیات کے کا نوں

میں پڑنے کے بعد بغیر کسی تا مل اور وقفہ کے اس سے روگردانی کرلیتے ہیناور یہی چیز انکے ظالموں کے گروہ میں داخل ہونے کا موجب ہے_
3_انسانی تاریخ میں رو نما ہونے والے تمام بڑے ظلم اور جرائم کی اساس، الہی آیات کے انکار اور اعمال کی سزا سے غفلت کرنے میں ہے_
ومن ا ظلم ممّن ذکّر بایات ربّہ فأعرض عنہا ونسی ما قدمت یداہ
مندرجہ بالا مطلب کی بنائ، یہ احتمال ہے کہ "من أظلم"میں ظلم سے مراد، صرف اپنے آپ پرظلم نہ ہو بلکہ اسکے علاوہ غیر پرظلم بھی مراد ہواور جملہ " نسی ما قدمت یداہ "کردا ر کے نتائج اور عمل کی بقاء پرعقیدہ نہ ہونے سے کنایہ ہے_
4_ انسان کے کمال اور بلندی کیلئے آیات کا پیش کیا جانا، الہی ربوبیت کا تقاضا ہے _
ذکّر بایات ربّہ
5_ غلط اعمال اور افعال اورگذشتہگناہوں کوبھول جانا ، انسان کا اپنے اورپربہت بڑ ا ظلم ہے_
یجادل ...ومن أظلم ...ونسی ما قدمت یداہ
"سنی ما قدّمت یداہ"یعنی اپنے گذشتہ کردار کو بھول گیاہہاں ... گذشتہ آیت کے قرینہ سے "ما" ' سے مراد،حق کے در مقابل باطل کے ذریعہ مجادلہ کرنا اور الہی آیات کا مذاق اڑانا ہے_
6_انسان پرضروری ہے کہ ہمیشہ اپنے گذشتہ اعمال پرتوجہ رکھے اور ان پرتنقید وتجزیہ جاری رکھے _
ومن أظلم ممّن ...نسی ماقدّمت یداہ
7_ الہی آیات پرایمان لانے والوں کو چایئےہہمیشہ اپنے گذشتہ اعمال پرپریشان اور انکی اصلاح اور جبران کیلئے کوشاں رہیں_
ومن أظلم ممن ذکّر بایات ربّہ فا عرض عنہاونسی ما قدّمت یداہ
8_ انسان کے اعمال، خود ا س کے اختیار کیے گئے اور ا س کے ہاتھونانجام پانے والے ہیں_
ما قدّمت یداہ
9_ حق کے درمقابل باطل کے ذریعہ مجادلہ کرنا اور الہی آیات کا مذاق اڑانا در حقیقت ان سے دوری او رالہی فرامین کے بے اثر ہونے کا باعث ہیں _
ویجادل الذین کفروا بالباطل لیدحضوا بہ الحق ...ومن أظلم ممن ذکّر بایات ربّہ فا عرض عنہ
موردبحث آیت کاگذشتہ آیت سے ربط کی یوں تصویر کشی ...ہو سکتی ہے کہ الہی آیات سے منہ موڑنے والے در حقیقت وہی مجادلہ کرنے والے ہینکہ جوآیات الہی کے ساتھ باطل انداز میں مجادلہ اور ا ن کا مذاق اڑاتے ہوئے انکے فیض سے محروم ہوگئے _
10_اللہ تعالی نے قران کے مخالفین کو ا س کے نکات سمجھنے اور اس پرتوجہ پیدا کرنے سے محروم رکھنے کے لئے انکے دلوں پرمتعددحجاب اور ان کے کانونکو بہرا بنادیا_

إنّا جعلنا علی قلوبہم ا کنّۃ أن یفقہوہ و فی ء اذانہم وقر
"أکنّہ" "کنان "کی جمع ہے جس کاطلب پردہ اور حجاب ہے اور "وقر"سے مراد بھاری پن ہے کانوں مینبھاری پن دراصل الہی آیات پردل سے توجہ نہ کر نے اور انکے در مقابل بہرے لوگوں کا انداز اختیار کرنے سے کنایہ ہے "یفقہوہ" کی

ضمیر آیات کی طرف لوٹ رہی ہے چونکہ یہاں آیات سے مراد قران ہے لہذا ضمیر مذکرآئي ہے اور" ان یفقہو ہ " سے مراد "لئلایفقہوہ" یا "کراھۃأن یفقہوہ "ہے_
11_بعض لوگ، قرآنی آیات کے در مقابل یوں ہوتے میں کہ جیسے ان کے کان بھاری ہوں اور ان کے سمجھنے سے قاصرہوں _
انّا جعلنا علی قلوبہم ا کنّۃ أن یفقہوہ و فی ء اذانہم وقر
"علی قلوبہم اکنّۃ" اور "فی ء اذانہم وقراً"یہ دونونتعبیریں کنایہ ہیننہ کہ واقعاًانکے دل اور کان میں کوئي خلل پیدا ہو گیا ہے _
12_اللہ تعالی کی آیات سے بے اعتنائي اور گناہونسے غفلت میں پڑنے کا انجام، قران کے پیغامات کی سمجھ بوجھ سے محرومیت ہے_
ذکّر بایات ربّہ فا عرض عنہا ...إنّا جعلناعلی قلوبہم ا کنّۃ أن یفقہوہ
13_ حق کے منکرین کاالہی آیات پرغور اور توجہ سے محرومیت ان کے اپنے اعمال کاردعمل ہے _
فا عرض عنہا ...إنّا جعلنا ...فی ء اذانہم وقر
14_کفار اوراللہ تعالی کے منکروں کا حق سے فرار ، الہی قدرت کی سلطنت مینہے اور اسی کے ارادہ کے تحت ہے _
إنّا جعلنا علی قلوبہم ا کنّۃ
"إنّا جعلنا " کے ذریعہ اللہ تعالی کی اپنی حاکمیت اورپر تا کید ا س لیے ہے کہ یہ گمان نہ پیدا ہو کہ کفار اور اللہ تعالی کے منکرین کاکفر، الہی قدرت کی سلطنت سے باہر ہے اور وہ اللہ تعالی کے در مقابل ایك اورقدرت کی صورت میں آئے ہیں_
15_کان، شناخت کا ذریعہ اور قلب ودل فہم ودرك کے مقام ہیں _
إنّا جعلناعلی قلوبہم اکنّۃ ان یفقہوہ وفی ا ذانہم وقر
16_ایسے لوگونکا ہدایت پانا، نا ممکن ہے کے جن کے دلوں پرپردہ پڑاہوا ہے اور ان کے کانو ں پربھاری پن موجودہے_
وإن تدعہم إلی الہدی فلن یہتدوا إذاً أبد
"لن "ہمیشہ کی نفی کیلئے ہے اور اس آیات میں کلمہ "أبداً" کے ساتھ اس نفی پرمزید تا کید ہوئي ہے یعنی ایسے افراد کبھی بھی اور کسی مقام پربھی ہدایت نہ پائیں گے ان سے مایوس ہونا چا یئے
17_بعض انسانوں کے دل اور افکار، حتّی ّ کہ پیغمبر(ص) جیسے شخص کے ہدایت دینے سے بھی متا ثر نہیں ہوتے_

وإن تدعہم إلی الہدی فلن یہتدوا إذاًأبد
18_بعض لوگوں کی حق کے در مقابل ہٹ دھری سے رہبروں اور مبلغین کوپریشان اور مایوس نہیں ہونا چایئے
وإن تدعہم إلی الہدی فلن یہتدوا إذاًأبد

آنحضرت (ع) :
آنحضرت کی ہدایت دینے کے نتائج17
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار4;اللہ تعالی کی قدرت کی سلطنت 14;اللہ تعالی کی ہدایتوں کے بے اثر ہونے کا باعث 9;اللہ تعالی کے ارادہ کی سلطنت 14
اللہ تعالی کی آیات:
اللہ تعالی کی آیات سے دور ی کا انجام12;اللہ تعالی کی آیات سے دوری کا ظلم 1; اللہ تعالی کی آیات کا فلسفہ 4;اللہ تعالی کی آیات کامذاق اڑانے کے آثار 9;اللہ تعالی کی آیات کو جھٹلانے کے آثار 3;اللہ تعالی کی آیات کو درك کرنے سے محرومیت کے آثار 16;اللہ تعالی کی آیات کی شناخت 1;اللہ تعالی کی آیات کے- نازل ہونے کے اسباب 4
انسان :
انسان کا اختیار 8; انسان کا عمل 8;انسانوں کے کمال کے اسباب 4
تبلیغ:
تبلیغ مینمصائب کی پہچان18
حق :

الله تعالی کی آیات سے نصیحت1
ہدایت:
ہدایت نہ لینے کے اسباب 16
ہدایت قبول نہ کرنے والے:17;16

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلاً (٥٨)
آپ کا پروردگار بڑا بشخنے والا اور صاحب رحمت ہے وہ اگر ان کے اعمال کا مواخذہ کرلیتا تو فوراً ہی عذاب نازل کردیتا لیکن اس نے ان کے لئے ايك وقت مقرر کردیا ہے جس وقت اس کے علاوہ یہ کوئي پناہ نہ پائیں گے (58)

1_ الله تعالی بہت بخشے والا اور وسیع رحمت کا مالك ہے _
وربّك الغفور ذوالرحمة

"غفور" مبالغہ کا صیغہ ہے اور "الرحمة" میں "الف لام" کمال (صفات کی وسعت میں)پردلالت کررہاہے لہذا "ذوالرحمة" یعني" رحمت کا مل کا مالك" یہ الله تعالی کی وسیع رحمت سے حکایت ہے_
2_ الله تعالی کی بخشش اور رحمت اسکے مقام ربوبیت کا جلوہ ہیں _
وربّك الغفورذوالرحمة
"الغفور" ہوسکتاہے "ربّك" کیلئے خبریا صفت ہو_
3_الہی آیات سے دور ی اختیار کرنے والوں کے اعمال، ان پرعذاب مینتعجیل اور جلدی کاتقاضا کر رہے ہیں _
لويو اخذهم بما كسبوا لعجّل لہم العذاب _
اگرچاہیں کہ جملہ شرطیہ کے مضمون کویونبیان کیا جائے کہ گذشتہ حالت کے علاوہ آیندہ کی حالت بھی بیان ہو، تو جملہ شرطیہ کی شر ط یا جزاء مینسے ایك کومضارع اور دوسرے کو ماضی لے آئیں لہذا یہانبھي"لو یو خذ و ا هم ...لعجّل" بیان کررہاہے کہ گذشتہ زمانے میناس طرح تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا_
4_الله تعالی کی وسیع بخشش اور رحمت، ہدایت نہ پانے والے کفار کے جلد مواخذہ اور عذاب سے مانع ہے_
وربّك الغفور ذوالرحمةلويو اخذ ہم بماكسبوالعجّل لہم العذاب
"يو ا خذہم" مینضمیر "ہم" کا مرجع گذشتہ آیت میں" من ذکّر" ہے یعنی وہ جہنوں نے الہی آیات سے دوری اختیار کی اور ہمیشہ کیلئے ہدایت نہ پانے کی ہلاکت مینجا پڑے ہیں_
5_ انسانوں پرالہی لطف اور رحمت، ہمیشہ اس کے غضب پرمقدّم رہی ہے _
وربّك الغفور ذوالرحمةلويؤاخذہم بماكسبوا لعجّل لہم العذاب
جملہ"وربّك الغفور " "لويوا خذ ہم" میں مانع کی علت و سبب کے بہ منزلہ ہے یعنی اگر بعض کفارسے مواخذہ اوران پرعذاب مینجلدی نہیں کی جاتی تو یہ پروردگار کی وسیع رحمت اور بخشش کی بناء پرہے اسی بناء بر الله تعالی کی بخشش ورحمت کا شامل حال ہونا ا س کے غضب اور عقاب کے شامل حال ہونے پر مقدم ہے یعنی اصل اوّلی یہانرحمت کا شامل حال ہوناہے_
6_گناہ گاروں کا مہلت پانا اور انکی سزامینتا خیر کا یہ مطلب نہینہے کہ وہ ہمیشہ کیلئے عقوبت سے محفوظ ہوگئے ہیں_
لويو اخذہم ...بل لہم موعد لن يجدوا من دونہ موئل
7_گناہ کاروں کوتوبہ کی طرف لانے کیلئے ،انہیں الله تعالی کی طرف سے مہلت کا عطاہونا، الہی ربوبیت کا ايك جلوہ ہے _
وربّك الغفور ذوالرحمة لويو اخذہم بماكسبوا لعجّل لہم العذاب بل لہم موعد
وہ آیات کہ جن میں ہدایت قبول نہ کرنے والوں کی حالت اورا ن کے یقینی عذاب کی بات کی

جارہی ہے انہی کے ضمن مینالله تعالی کی رحمت وبخشش کا تذکر ہ، یہ پیغام اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے کہ بہر حال

واپسی كا راستہ بند نہيں ہوا گناہ گا ر، ابھی ا س كی طرف لوٹ سكتاہے _
8_ انسان كے اعمال اسی كے ہاتھوں سے انجام پائے گئے افعال ہيناور ا ن كا ردعمل اور نتيجہ بھی اسی كو ملے گا _
لويو اخذہم بماكسبو
9_ آيات حق كے در مقابل مجادلہ كرنا اور ان سے دوری اختيار كرنا اور گناہونسے غفلت يہ سب يقينی سزا كے موجب ہيں_
ذكّر بايات ربّہ فا عرض عنہا ... بل لہم موعد
10_بعثت كے زمانہ كے كفار كيلئے اللہ تعالى كی طرف سے عقوبت كانظام، ايك واضح نظام تھا كہ جس مينزمانہ كے اعتبار سے ايك قطعی اور ناقابل تغيير وقت مقر ر تھا _
بل لہم موعد لن يجدوا من دونہ موئل
بعد والى آيت كے قرينہ كی مدد سے "لويؤأخذہم ' 'ميں مواخذ ہ سے مراد، دنيا ميں موا خذہ ہے اور جملہ "بل لہم موعد" اس وعدہ كے عملی صورت ميں متحقق كے ظہوركی طرف اشارہ ہے جو كہ بعثت كے كفّار پر صادق آتا ہے_
11_گناہ كارونكيلئے مہلت كے ختم ہونے اور عذاب كے واقع ہونے كے مقرّر شدہ وقتكے آنے پر، معمولی سی بھی پناہگاہ نہيں ہے _
بل لہم موعدلن يجدوامن دونہ موئل
"موئل " اسم مكان بمعنی ملجاء اور پناہ گاہ ہے " من دونہ" ميں ضمير "موعد" كی طرف لوٹ رہی ہے اور اس سے مراد، يہ ہے كہ كفار سوائے عذاب كے معين شدہ وقت كی طرف حركت كے اور كوئي راہ نجات نہيں پائينگے "موئلا" كا نكرہ ہونا، نفی كی عموميت پر دلا لت كر رہا ہے يعنی گناہ گاروں كے لئے معمولی سی بھی پناگاہ نہيں ہوگي_

اسماء وصفات:
ذوالرحمة1;غفور1
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا غضب5;اللہ تعالى كی بخشش 4،1;اللہ تعالى كی بخشش كے آثار4;اللہ تعالى كی ربوبيت كی علامتيں 7،2;اللہ تعالى كی رحمت1،2;اللہ تعالى كی رحمت كا مقدم ہونا 5;اللہ تعالى كی رحمت كے آثار 4;اللہ تعالى كی سزائيں 10;اللہ تعالى كی مہلتيں 7
اللہ تعالى كی آيات :
اللہ تعالى كی آيات سے دور ہونے والونكو عذاب 3;اللہ تعالى كی آيات سے دوری اختياركرنے والونكی سزا 9;اللہ تعالى كی آيات سے دوری كے آثار 3; اللہ تعالى كی آيات سے مجادلہ كرنے والونكی سزا9
سزا:
سزاكے اسبا ب 9;سزاسے بچنا 6
سزاكا نظام:

صدر اسلام مينسزاكانظام 10
عذاب
عذاب مينجلدی كے اسباب 3
عمل :
عمل كے آثار 8;عمل كے ذمہ دار 8
غفلت :
كفار :
صدر اسلام كے كفاركی سزا 10; كفار كے عذاب مينتعجيل سے مانع4
گناہكا ر:
گناہكاروں كا بے پناہ ہونا11;گناہگاروں كو مہلت ملنا 7،6;گناہگارونكی سزاميں تاخير 6; گناہگارونكے عذاب كا حتمی ہونا

وَتِلْكَ الْقُرَى أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِداً (٥٩)
اور یہ وہ بستیاں ہیں جنھیں ہم نے ان کے ظلم کی بنا پر ہلاك كرديا ہے اور ان كى ہلاكت كا ايك وقت مقرر كرديا تھا (59)

1_ اللہ تعالى نے گذشتہ امتوں كى بہت سى آباديوں كو ويران كيا اور ان ميں رہنے والے لوگوں كو ہلاك كرديا _
وتلك القرى اہلكنہم
2_بعض گذشتہ امتوں كا ظلم اور كفر، اللہ تعالى كے تباہ وبر باد كرنے والے عذاب كے ساتھ انكى ہلاكت كا باعث بنا _
ا ہلكنہم لمّا ظلمو
" ظلموا " ميں ظلم سے مراد گذشتہ آيات كے قرينہ كے ساتھ، الہى آيات سے دورى ہے _
گناہ سے غفلت كى سزا9
3_ كفر اور ظلم، امتوں كى تباہى اور ہلاكت كا باعث ہے_
وتلك القرى ا ہلكنہم لمّا ظلمو
4_ انسانى معاشر وں كو انكے گناہ اور ظلم كى بناء پر تباہ و برباد كرنا، اللہ تعالى كا ظالموں كو سزا دينےكاپر ا نہ طريقہ كا رہے_
وتلك القرى اہلكنہم لمّا ظلمو
5_ الہى آيات سے دورى اختيار كرنا ' انہيں سنى ان سنى كرنا اور اپنے گذشتہ گناہوں سے غفلت، ظلم اور امتوں كے زوال اور وبربادى كا موجب ہے _

478
ومن ا ظلم ...وتلك القرى ا ہلكنہم لمّا ظلمو
"لمّا ظلموا"ميں ظلم سے مراد، اس آيت كے گذشتہ آيات سے ربط كى بناء پر وہى امور ہيں كہ جوآيت نمبر 57ميں بيان ہوئے ہيں _
6_ ہلاكت ميں ڈالنے والے عذاب كى لپيٹ ميں آنا، اللہ تعالى كى طرف سے زمانہ بعثت كے گناہ گاروں ، كفار اور ظالموں كو دھمكى تھى _
وتلك القرى اہلكنہم لمّا ظلموا جعلنا لمہلكہم موعد
7_ گذشتہ تباہ شدہ امتوں كے آثار قديمہ، زمانہ بعثت كے لوگوں كى پہنچ اور مشاہد ے ميں تھے _
وتلك القرى اہلكنہم
كلمہ "تلك " اشارہ كيلئے ہے اور يہ بتارہا ہے كہ مخاطب، مشاراليہ كو جانتا ہے يا اسے جاننے كيلئے اس تك پہنچ سكتا ہے _
8_ظالم امتوں كو دنياوى سزا دينے كيلئے اللہ تعالى كا سزا كا نظام طے شدہ اور ناقابل تغير مقررہ وقت ركھتا ہے _
وجعلنا لمہلكہم موعد
"مہلك "مصدرميمى اور" موعد "اسم زمان ہے يعنى ظالموں كو ہلاك كرنے كيلئے ايك معين زمانہ طے كيا گيا ہے _
9_ملتوں كى ہلاكت، ان كے ظلم وستم كے دائمى ہونے اور مہلتوں سے فائدہ نہ اٹھانے كا نتيجہ ہے _
تلك القرى اہلكنہم لمّا ظلموا وجعلنا لمہلكہم موعد
10_ ظالم امتوں كى تباہى وبربادى والى تاريخ اور سر نوشت، آنے والوں كيلئے درس عبرت ہے _
وتلك القرى اہلكنہم لمّا ظلموا وجعلنا لمہكلہم موعد
11_ تاريخى تبديلياں اورتہذيبوں اور معاشر وں كا زوال ،الہى ارادہ كى بناء پر ہے _
القرى اہلكنہم ...وجعلنا لمہلكہم

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى سزا ؤں كا قانون مطابق، ہونا 8;اللہ تعالى كى سنتيں 4; اللہ تعالى كے ارادہ كى حكومت 11; اللہ تعالى كے

انذار6; اللہ تعالی کے عذاب 1
اللہ تعالی کی آیات :
اللہ تعالی کی آیات سے دوری اختیارکرنے کے آثار 5
اللہ تعالی کی سنتیں :
عذاب کی سنت 4
امتیں :
امتوں کی بربا دی 4;امتوں کی بربادی کے اسباب 3،5،9;امتوں کی تاریخ 1; امتوں کے زوال کے اسباب 5; امتوں کے ظلم کے آثار 9; تباہ شدہ امتوں سے عبرت 10; تباہ شدہ امتوں کے آثار 7
تاریخ :
تاریخ سے عبرت 10;تاریخی تبدیلیوں کا سرچشمہ 11
تہذیبیں :

تہذیبونکے زوال کا سرچشمہ 11
ڈراوا :
عذاب سے ڈراوا 6
ظالمین:
صدراسلام کے ظالمین کو ڈراوا 6;ظالمین کو دی گئي مہلت کا بے اثر ہونا 9; ظالمین کی سزا کا یقینی ہونا 8
ظلم :
ظلم کے آثار 2،3،4; ظلم کے موارد 5; ظلم میں ہمیشگی کے آثار 9
عبرت :
عبرت کے اسباب 10
عذاب:
دنیاوی عذابوں کے اسباب 2،3،4
غفلت :
گذشتہ گناہوں سے غفلت کے آثار 5
کفار :
صدراسلام کے کفار کو ڈراوا 6
کفر :
کفر کے آثار 2،3
گذشتہ اتیں :
صدراسلام میں گذشتہ امتوں کے آثار قدیمہ 7; گذشتہ امتوں کی ہلاکت 1; گذشتہ امتوں کی ہلاکت کے اسباب 2; گذشتہ امتوں کے شہروں کی ویرانی 1،2;گذشتہ امتوں کے ظلم کے آثار 2; گذشتہ امتوں کے کفر کے آثار 2
گناہ :
گناہ کے آثار 4
گناہ گار :
صدراسلام کے گناہ گاروں کو ڈراوا 6
معاشرہ :
معاشرتی ضرر کی پہچان5

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُباً (٦٠)

اور اس وقت کو یاد کرو جب موسی نے اپنے جوان سے کہا کہ میں چلنے سے باز نہ آؤں گا یہاں تك کہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچ جاؤں یا یوں ہی برسوں چلتا رہوں (60)

1_ حضرت موسی (ع) نے حضرت خضر علیہ السلام کو پانے کیلئے راسخ عزم کے ساتھ، مجمع البحرین تك پہنچنے کیلئے

سفر کا آغاز کیا _
لا ا برح حتّی ا بلغ مجمع البحرین
"لا ا برح " 'برح" سے صیغہ متکلم ہے اس کا مطلب ہے"پیچھے نہیں ہٹوں گا" یہ کسی کام کو انجام دینے میں تا کید پیدا کرنے کیلئے ہے _
2_ حضرت موسی (ع) جناب خضر کو پانے کیلئے اپنے تحقیقی سفر میں اپنے خادم حضرت یوشع (ع) کے ساتھ تھے _
واذقال موسی لفتی ہ لا ا برح
"فتي"سے مراد، جوان ہے اور قرآنی تعبیرات میں اس سے مراد، غلام اور خادم بھی لیا گیا ہے_ تو یہاں ضروری ہے کہ ذکر کریں کہ بعض منقولہ روایات کے مطابق حضرت موسی (ع) کے ہمراہ اور ہمسفر جناب یوشع بن نون(ع) تھے جو ا ن کے وصی تھے _
3_حضرت موسی (ع) کی حضرت خضر (ع) سے ملاقات میں درس آموز حقائق موجود ہیں _
واذقال موسی لفتیہ لا ا برح
وہ عالم جن سے حضرت موسی (ع) نے ملاقات کی تھی روایات کے مطابق وہ حضرت خضر(ع) تھے اور حضرت موسی (ع) سے مراد،یہانوہی معروف ومشہور پیغمبر(ص) ہے اگر چہ اس سلسلہ میں یہاں اور بھی آراء سامنے آئي ہیں لیکن علامہ طباطبائي (رہ) کے بقول اس کی یہ دلیل ہے کہ قران میں حضرت موسی (ع) کا بہت ذکرکیاگیا ہے اگر یہاں کوئي اور موسی (ع) مراد ہوتا تو شبہ کو دور کرنے کیلئے قرینہ بھی موجود ہوتا _
4_ حضرت موسی (ع) کا حضرت خضر (ع) کو تلاش کرنا، ایك قابل غور اورتوجہ کے لائق ،واقعہ ہے _
واذقال موسی لفتی ہ لا ا برح
"اذ" یہاں "اذکر" فعل مقدر کا مفعول ہے _
5_ حضرت موسی (ع) نے اپنے ہمسفر کو اپنے سفر کے طولانی ہونے کا احتمال دیا اور آدھی راہ سے پلٹنے کے احتمال کی نفی کی _
واذقال موسی لفتی ہ لا ا برح ...اوأمضی حقب
6_ حضرت موسی (ع) دودر یاؤ ں کے ملنے جگہ پر حضرت خضر کو پانے کے امکان سے آگاہ تھے _
لا ا برح حتّی أبلغ مجمع البحرین
7_ اپنے اطاعت گزاروں اور ہمراہوں کو سفر کی آخری منزل اور راستے کی احتمالی مشکلات سے آگاہ کرنا، سفر کے آداب میں سے ہے _
واذقال موسی لفتی ہ لا ا برح حتّی أبلغ
حضرت موسی (ع) نے اپنے ہمراہی کیلئے اپنی منزل اور وہاں تك پہنچے کیلئے اپنی ہمت وعزم کی مقدار بیان کی اور اانبیاء(ع) کے کاموں کا قرآن میں نقل ہونا، دو سروں کیلئے نصیحت ہوتی ہے اسی لیے مندرجہ بالا مطلب سامنے آیا ہے _
8_حضرت موسی (ع) ، حضرت خضر (ع) سے ملاقات کو اتنا اہم اور قابل قدر سمجھتے تھے کہ ا س کی خاطر، طولانی مدت کی جستجو کیلئے تیار تھے _
لا ا برح حتّی ...او أمضی حقب
"حقب" یعنی لمباز مانہ اور مدت اہل لغت نے ا س کی مقدار، 80سال تك بتائي ہے یہاں حقب چلنے سے مراد، وہی مجمع البحرین تك چلنا ہے یعنی عبارت یوں ہوگي" حتّی أبلغ مجمع البحرین بسیر قریب اوأسیرأزمان

طویلہ"
9_ مجمع البحرين كامقام، حضرت موسى (ع) كے رہنے كى جگہ سے بہت دور واقع تھا_
لأبرح حتّى أبلغ مجمع البحرين أو أمضى حقب
حضرت موسى (ع) كى تاكيد كہ منزل مقصود تك پہنچنے سے پہلے وہ سفر سے پيچھے نہيں ہٹيں گے چاہے كتنى ہى عمر،اس مقصد ميں خرچ ہو، يہ چيز بتارہى ہے كہ حضرت موسى (ع) كو اس مقام تك پہنچنے كيلئے لمبى راہ، دركا رتھى _
10_قيمتى اور بلند مقاصد كے حصول كيلئے پائدارى كى ضرورت ہو تى ہے_
وإذقال موسى فتى ہ لا ا برح ...أو أمضى حقب
11_ حضرت موسى (ع) اور حضرت خضر(ع) كى داستان، لوگوں كى ہدايت كى خاطر، قرآن كى مثالوں كے نمونوں ميں سے ہے _
ولقد صرّفنا فى ہذا الاقرآن للناس من كل مثل ... وإذقال موسى لفتيہ لا ا برح
12_ عن أبى جعفر(ع) كان وصّى موسى بن عمران 'يوشع بن نون وہو فتاه الذى ذكر الله فى كتابہ (1)
امام باقر (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ حضرت موسى (ع) بن عمران(ع) كے جانشين، حضرت يوشع بن نون(ع) تھے اور وہ وہى حضر ت موسى (ع) كے ہمراہ جوان تھے كہ جن كا الله تعالى نے قرآن مينتذكره فرمايا ہے_

استقامت :
مقدس ہدف كى خاطر استقامت 10
خضر (ع) :
خضر(ع) (ع) سے ملاقات 3; خضر(ع) كا قصہ 1،6،11; خضر(ع) كى خاطر جستجو 1،2،4;خضر(ع) كے قصہ ميں تعليمات 3
ذكر :
خضر (ع) كے قصہ كا ذكر (ع) موسي(ع) كے قصہ كا ذكر 4
روايت :12
سفر :
سفر كے آداب 7
قرآن :
قرآنى بيان كا مختلف ہونا 11; قرآن كا ہدايت دينا 11;قرآنى مثاليں 11
مجمع البحرين :
مجمع البحرين كا جغرافيائي محل وقوع 9
موسى (ع) :
خضر(ع) كے ساتھ موسي(ع) كى ملاقات كى اہميت 8; موسى (ع) اور يوشع(ع) 2; موسى (ع) كا راسخ عزم 1; موسى (ع) كاسفر 6;موسى (ع) كا قصہ 1،2،5،6،11; موسى (ع) كا مجمع البحرين تك سفر 1;موسى (ع) كى تلاش 4; موسى (ع) كى خضر(ع) سے ملاقات 3; موسى (ع) كى خضر(ع) سے ملاقات كا مقام 6;موسى (ع) كى رائے 8;موسى (ع) كے جانشين 12; موسى (ع) كے خادم 2; موسى (ع) كے سفر كا حتمى ہونا 5; موسى (ع) كے قصہ ميں تعليمات 3;موسى (ع) كے ہمسفر 2،5، 12
....

1) تفسير عياشى ج2 ص330ح42، نورالثقلين ج3 ص272 ،ح130_

ہمسفر :
ہمسفر كو منزل سے آگاه كرنا 7

یوشع :
یوشع کا قصہ 5;یوشع کی جانشینی 12

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَباً (٦١)
پھر جب دونوں مجمع البحرین تك پہنچ گئے تو اپنی مچھلی چھوڑ گئے اور اس نے سمندر میں سرنگ بناکر اپنا راستہ نکال لیا (61)

1_ حضرت موسی (ع) اورانکے ہمسفردونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچے اوروہاںانہوں نے قیام فرمایا _
فلمّا بلغا مجمع بینہم
2_ حضرت موسی '(ع) اور انکے ہمسفر مجمع البحرین تك پہنچتے وقت ایك مچھلی ،اپنے ہمراہ غذا کے طور پر رکھے ہوئے تھے _
فلمّا بلغا مجمع بینہما نسیا حو تہم
"حوت " یعنی "مچھلي" بعض نے اس سے مراد بڑی مچھلی لی ہے(ر،ك _ لسان العرب) بعد والی آیت میں " غذاء نا " کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مچھلی غذا کے لیے مہیا کی گئي تھي_
3_ حضرت موسی (ع) ا ور انکے ہمراہی دونوں د ریاوؤں کے ملنے جگہ پر پہنچتے وقت اپنے ساتھ رکھی ہوئي مچھلی سے غافل ہو گئے_
فلما بلغا مجمع بینہما نسیا حو تہم
4_ پیغمبروں کیلئے ممکن ہے کہ روز مرّہ کے امور میں کسي چیز کو بھول جاہیں _
نسیا حوتہم
5_حضرت موسی (ع) کے ہمراہ بے جان مچھلي، مجمع البحرین میں زندہ ہوگئي اور سرنگ کی مانند راستے سے گزرتی ہوئي دریا کے پانی میں جاگری _
نسیا حوتہما فاتخذ سبیلہ فی البحر سرب
"اتخذ" کا فاعل وہ ضمیر ہے کہ جو "حوت "کی طرف لوٹ رہی ہے فعل کو مچھلی سے نسبت دینا بتارہا ہے کہ بے جان مچھلی نے جان پائي تھی "سرب" یعنی سوراخ "سربا" اس آیت میں " سبیل " کیلئے حال ہے یعنی سرنگ کی مانند دریا میں راستہ نکال لیا _
6_عن أبی عبدالله (ع) قال : ...ا رسل (ای موسی) إلی یوشع إنی قد ابتلیت خاضع لنا زاد اً وانطلق بنا ' واشتری حوتاً ...ثم شواہ ثم حملہ فی مکتل ... فقطرت قطرة من السّماء فی المکتل فاضطرب

الحوت ثم جعل یثب من المکتل إلی البحر قال : وہو قول: واتخذسبیلہ فی البحر سرباً(1)
امام صادق (ع) سے روایت ہوئي ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت موسی (ع) نے حضرت یوشع کو پیغام بھجوایا: کہ میں آزمائشے میں مبتلا ء کیا گیا ہوں ہمارے لیے توشہ راہ فراہم کروا ور ہمارے ہمراہ چلو _ یوشع نے ایك مچھلی خریدی اور اسے بھونا اور زنبیل میں رکھا پھر آسمان سے پانی کا ایك قطرہ زنبیل میں ٹپکا ، جس سے مچھلی میں حرکت پیدا ہوئي اور وہ زنبیل سے اچھل کر دریا میں جا گری یہ اللہ تعالی کا کلام ہے کہ فرمارہا ہے _واتخذسبیلہ فی البحر سرب
انبیاء (ع) :

انبیاء(ع) کا بھولنا 4
روایت :6
موسی (ع) :
موسی (ع) کا بھولنا 3; موسی (ع) کا سفر 6; موسی (ع) کا طعام 3،2;موسی (ع) کا قصہ 1،2،3،6; موسی (ع) کی داستان مینمچھلی کا زندہ ہونا 5'،6;موسی (ع) کی مچھلی کا قصہ 3; موسی (ع) کے قصہ کی مچھلی کا فرار ہونا 5،6; موسی (ع) مجمع البحرین میں 1،2،3

یوشع :
یوشع کا بھولنا 3; یوشع کا سفر 6; یوشع کا طعام 3،2; یوشع کا قصہ 3،2،1; یوشع مجمع البحرین میں3،2،1

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَذَا نَصَباً (٦٢)
پھر جب دونوں مجمع البحرین سے آگے بڑھ گئے تو موسی نے اپنے جوان صالح سے کہا کہ اب ہمارا کھانا لاؤ کہ ہم نے اس سفر میں بہت تکان برداشت کی ہے (62)

1_ موسی اورانکے ہمسفر مجمع البحرین میںٹھہرنے کے بعد حضرت خضر(ع) کی تلاش میں دوبارہ چل پڑے اوراس جگہ کو پیچھے چھوڑدیا _
فلما بلغا مجمع بینہما ...فلّما جاوزا
....

1) تفسیر عیاشی ج2ص332ح47، نورالثقلین ج3 ص277 ح151_

حضرت موسی (ع) نے یوشع کے ساتھ اپنی گفتگومیں مجمع البحرین کواپنی آخری منزل بتا یا تھا لیکن وہاں پہنچے کے بعد اس جگہ کو بھی عبور کرلیا یہ عبور کرنا اور بعد والی آیات میں حضرت موسی (ع) سے نقل ہونے والی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں نہیں جانتے تھے کہ موسی (ع) کی مورد نظر منزل پر پہنچ چکے ہیں _
2_حضرت موسی (ع) نے مجمع البحرین سے عبور کرنے اور اسے اپنے پیچھے چھوڑنے کے بعداپنے اور اپنے ہمراہی میں شدید بھوك اور تھکاوٹ محسوس کی _
ء اتنا غداء نا لقد لقینامن سفرنا ہذا نصب
"نصب" سے مراد رنج اور سختی ہے _
3_ موسی (ع) اور یوشع نے مجمع البحرین عبور کرنے کے بعد ،رات اور صبح سویر ے تك حضرت خضر(ع) کو پانے کیلئے لمباراستہ طے کیا _
ءاتنا غداء ن
اس احتمال کے ساتھ کہ صبح کو حضرت موسی (ع) کو بھوك اور تھکاوٹ، رات کے لمبے سفر کی بناء پر محسوس ہو رہی تھی _
4_ حضرت موسی (ع) ، حضرت خضر(ع) کے دیدار اور ملاقات کا بے حد اشتیاق رکھتے تھے_
لا ا برح حتّی ...ء اتنا غداء نا لقد لقینا من سفر نا ہذا نصب
5_ حضرت موسی (ع) نے مجمع البحرین سے گذزنے کے بعد دن کے آغاز میں ہی اپنے ہمراہی سے چاشت کی غذ ا مہیا کرنے کی درخواست کی _
ء اتنا غداء نا لقد لقینا من سفرنا ہذا نصب
"غدائ"سے مراد، وہ کھانا ہے جو دن کی پہلی ساعات میں کھا یا جائے _
6_ حضرت موسی (ع) کاہمراہي، عذا کے اٹھانے اور اسکے مہيّا کرنے کا ذمہ دار تھا _
قال لفتی ہ ء اتنا غداء ن
7_ حضرت موسی (ع) اورانکے ہمراہ خدمتگزار نوجوان، اکٹھے ایك جیسی غذا کھا تے تھے _

ء اتنا غدا ء نا لقد لقينا من سفر نا ہذا نصب
پوری آیت میں جمع والی ضمیر یں بتارہی ہیں کہ ان کی اپنے ہم سفر سے تمام امور یہاں تك کہ کھانے میں بھی ہم آہنگی اور یکجہتی تھی اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر بعض ضمیر یں مفرد آتیں ہیں مثلا یوں کہتے " اتنی غدائي "
8_ کھانے میں خادموں کے ساتھ شرکت اور ان کے کوشش اور تھکاوٹ کو مد نظر رکھنا ضروری ہے _
قال لفتی ہ ء اتنا غداء نا لقد لقینا من سفرنا ہذا نصب
9_ پیغمبر،جسمانی لحاظ سے اور مادی جہت سے دوسرونکی مانند، اوصاف رکھتے ہیں _
ء اتنا غدا ء نا لقد لقینا من سفر نا ہذا نصب
10_ مقاصد کا حصول، کوشش کا محتاج ہے چا ہے پیغمبرہی کیوں نہ ہوں _
لقد لقینا من سفرنا ہذا نصب

قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَباً (٦٣)
اس جوان نے کہا کہ کیا آپ نے یہ دیکھا ہے کہ جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں نے مچھلی وہیں چھوڑدی تھی اور شیطان نے اس کے ذکر کرنے سے بھی غافل کردیا تھا اور اس نے دریا میں عجیب طرح سے راستہ بنالیا تھا (63)

1_ حضرت موسی (ع) اور انکے ہم سفر نے مجمع البحرین میں ایك بڑے ٹیلے کے قریب آرام کیا _

إذا ا وينا إلى الصخرة
2_حضرت موسی (ع) اور یوشع کے ہمراہ موجود مچھلی دریا کے پانی میں گھل مل گئي اور ان کے ہاتھوں سے نکل گئي

_
واتخذ سبیلہ فی البحر عجب
3_ بے جامچھلی کا دریا کی جانب حرکت کرنا اور ا س میں گر جانا حضرت موسی (ع) کی آنکھ سے مخفی رہا لیکن ان کے خادم نے اسے دیکھ لیا تھا _
ارء یت إذا أوینا إلی الصخرة فانی نسیت الحوت ...ان اذکرہ
"أن أذکرہ" "ما إنسانیہ" کی ضمیر مفعول سے بدل ہے لہذا جملہ کا مفادیہ ہے کہ مچھلی کا واقعہ آپ کیلئے بتانا شیطان نے مجھے بھلا دیا اس سے معلوم ہوا کہ جناب یوشع مچھلی کے قصہ سے با خبر تھے لیکن حضرت موسی (ع) اس سے بے خبر تھے _
4_ حضرت موسی (ع) کے ہم سفر نے مجمع البحرین میں آرام کرتے وقت حضرت موسی (ع) کو مچھلی کا قصہ بتانے میں غفلت کی _
قال ارء یت إذ ا وینا إلی الصخرة فإنّی نسیت الحوت
"صخرہ" سے مراد بڑی چٹان ہے " ا وینا إلی الصخرة " یعنی ہم نے آرام کرنے کیلئے اس چٹان کے قریب جگہ منتخب کی _
5_ حضرت موسی کے ہم سفر کو صبح سویرے حضرت موسی کے چاشت کی غذا مانگنے کے وقت، مچھلی کے دریا میں جانے کا واقعہ یاد آیا _
ء اتنا غداء نا ..." قال ا ر ء یت ...فإنّی نسیت الحوت
6_ حضرت موسی (ع) کے خادم نے حضرت موسی (ع) کو مچھلی کے قصہ سنانے میں اپنی غفلت کی وجہ کو شیطانی تسلط قرار دیا _
وما ا نسینہ الا الشیطان أن أذکرہ
7_ شیطان نے حضرت موسی (ع) اور حضرت خضر(ع) میں ملاقات نہ ہونے کی کوشش کی _
فانّی نسیت ...وما انسینہ إلّا الشیطن أن أذکرہ
حضرت موسی (ع) کے ہم سفر نے حروف حصر کواستعمال کرتے ہوئے اپنے بھولنے کوشیطان سے منسوب کیایعنی اسکے علاوہ کوئي اور وجہ نہ تھی تو اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ شیطان پوری کوشش کررہا تھا کہ کسی بھی طرح حضرت موسی (ع) اور خضر(ع) میں ملاقات نہ ہونے پائے _
8_شیطان، انسان کے ذہن سے اہم ترین واقعات کو مٹانے کی قوت رکھتاہے _
وما انسینہ إلّا الشیطن ا ن أذکرہ
مچھلی کے زندہ ہونے کا واقعہ، بقول حضرت موسی (ع) کے ہم سفر کے ایك عجیب چیز تھی لیکن شیطان کے دخل دینے سے بھول گیا تو اس سے معلوم ہوا کہ شیطان، انسان پر بہت گہرا تسلط رکھتا ہے _
9_حضرت موسی کا خادم،(یوشع)شیطان کی شرارت اوراسکے انسانی ذہن پر تسلط سے آگاہ تھا _
ما انسینہ إلّا الشیطن أن أذکرہ
10_مچھلی کا پانی میں مل جل کر حرکت کرنا، حضرت موسی (ع) کے ہم سفر کی نظر میں عادت سے ہٹ کر عجیب چیز

تھي_
واتخذ سبیلہ فی البحر عجب
11_ عن أبی جعفر (ع) وابی عبداللہ (ع) قال : إنہ لما کان من أمر موسی الذی کان أعطی مکتل فیہ حوت مملّح قیل لہ: ہذا یدلك علی صاحبك عند عین مجمع البحرین ...فانطلق الفتی یغسل الحوت فی العین فاضطرب الحوت فی یدہ حتّی خدشہ فانفلت ونسیہ الفتی (1)امام باقر (ع) اورامام جعفرصادق (ع) سے روایت ہوئي کر جب حضرت موسی (ع) پر جو کچھ آیا گزر گیا تو انہیں ایك تھیلا دیا گیا کر اس میں نمك لگی ایك مچھلی تھی اور اسے کہا گیا کر یہ مچھلی آپ کو دو دریاوں کے ملنے کی جگہ پر ایك چشمہ کے نزدیك آپ کے دوست کے حوالے سے راہنمائي کرے گی پس آپ کاہمراہی جوان، مچھلی کو اس چشمہ میںدھونے کیلئے گیا تو مچھلی نے اسکے ہاتھوں میں حرکت کی اور اسکے ہاتھوں میں خراش وارد کی اور اسکے چنگل سے نکل گئي اور وہ جوان اس واقعہ کو بھول گیا_

بھولنا :
بھولنے کے اسباب 8
خضر(ع) :
قصہ خضر(ع) 7
روایت:
شیطان کا تسلط9;شیطان کا کردار7;شیطان کی قدرت 8;شیطان کے تسلط کے آثار 6
موسی (ع) :
قصہ موسی (ع) مینمچھلی کا فرار 2،3،10،11;مجمع البحرین میں موسی (ع) 1;موسی (ع) کا آرام کرنا1،4; موسي(ع) کا قصہ 1،4،7،11;موسي(ع) کی خضر سے ملاقات7;موسی (ع) کی خواہشات 5;موسی (ع) کی غفلت 4;موسی (ع) کے قصے میں مچھلی کی سرنوشت 4،5،6
یوشع (ع) :
مجمع البحرین میں یوشع(ع) 1یوشع(ع) کا آرام کرنا 1،4; یوشع(ع) کا بھولنا 4،11;یوشع(ع) کاتعجب 10;یوشع(ع) کا علم9;یوشع (ع) کا قصہ 1،3،4،11;یوشع (ع) کی رائے 6; یوشع(ع) کے بھولنے کے اسباب 6
....

1) تفسیر عیاشی ج2;ص329;ح41;نورالثقلین ج3;ص271;ح129_

قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصاً (٦٤)
موسی نے کہا کہ پس وہی جگہ ہے جسے ہم تلاش کر رہے تھے پھر دونوں نشان قدم دیکھتے ہوئے الٹے پاؤں واپس ہوئے (64)

1_مچھلی کا واقعہ اور اسکی پانی میں غیر عادیحرکت، حضرت موسی (ع) اور خضر(ع) کی ملاقات کی جگہ تھی _
قال ذلك ما كنّا نبغ
"بغی "سے مراد، طلب ہے اور "ذلك ماكنّا نبغ" سے مراد، یعنی جوکچھ وقوع پذیر ہواہے ہم اسکی طلب وتلاش میں تھے یہ وہی ...علامت اور نشانی ہے حضرت موسي(ع) کے کلام کے آخر مینکلمہ "نبغی " کی "یا" کلام کی تخفیف کی بناء پر حذف ہوگئي ہے_
2_حضرت موسي، (ع) حضرت خضر (ع) کی جگہ کو تلاش کرنے کے حوالے سے وقوع پذیر ہونے والی علامت سے پہلے ہی سے آگاہ تھے _
قال ذلك ما كنّا نبغ
3_حضرت موسي(ع) کاہم سفربا وجود اس کے کہ وہ حضرت خضر(ع) کے سلاتھ ملاقات کی جگہ کی علامات سے آگاہ نہیں تھا پھر بھی موسي(ع) کا ہمراہی اور اس مقصد کا اس مقام تك پہنچناتھا_
ذلك فا كنّانبغ
4_حضرت موسی (ع) اور انکے ہم سفر پہلے والے مقام اور مچھلی کے نکل جانے کی جگہ کو تلاش کرتے ہوئے لوٹ گئے_
فارتدّ اعلى ء اثارہما قصص
" إرتداد" فعل 'إرتدّ' "کا مصدر ہے یعنی لوٹنا اور "قص ّا ثرہ قصصاً" یعنی اسکے پاو ں کے نشان کو دقت سے ڈھونڈا اور "فارتدا"سے مراد،یہ ہے کہ موسی (ع) اور انکے ہمراہی دقّت سے گزرے ہوئے راستہ سے لوٹ گئے تا کہ اسی جگہ لوٹ جائیں جہان مچھلی دریامینچلی گئي تھي_
5_مجمع البحرین کو عبور کرنے کے بعد حضرت موسی (ع) کا آنے جانے والا راستہ ،خشکی میں تھا_

489

على ء اثارہم

"اثر"وہ علامت ہے جو زمين ميں پيداہوتى ہے اس علامت كے ذريعے گزرى ہوئي راہ كو ڈھو نڈا جاتا ہے_

خضر (ع) :

خضر(ع) سے ملاقات كى جگہ كى علامات2/1;خضر(ع) كاقصہ1،2

موسي(ع) :

موسى كاقصہ1،2،3،4،5;موسى كالوٹنا 4;موسى كى خضر سے ملاقات كى جگہ 1،2;موسى كے لوٹنے كى راہ5;موسى كے قصہ مينمچھلى كا فرار 1

يوشع (ع) :

يوشع كا قصہ 4;يوشع كا لوٹنا4;يوشع كى جہالت 3; يوشع كى خواہشات 3

فَوَجَدَا عَبْداً مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْماً (٦٥)

تو اس جگہ پر ہمارے بندوں ميں ہے ايك ايسے بندے كو پايا جسے ہم نے اپنى طرف سے رحمت عطا كى تھى اور اپنے علم خاص ميں سے ايك خاص علم كى تعليم دى تھى (65)

1_موسى (ع) اور انكے ہم سفر نے مجمع البحرين پہنچے كے بعد حضرت خضر سے ملاقات كى _

فارتدّا على ا ثارہما قصصاًفوجد

2_حضرت موسى اور انكے ہمراہى كا اپنے اس پر تلاش سفر كامقصد الله تعالى كے خاص بندوں ميں سے ايك بندے كو ڈھونڈناتھا كہ جوعلم لدنى كا حامل تھا _

فارتدّا ...فوجدا عبداًمن عبادنا ...وعلّمنہ من لدنّ

كلمہ " وجدا" بتارہاہے كہ ايسى چيزى ڈھونڈى گئي ہے كہ جسكى تلاش ميں حضرت موسي(ع) اور انكے ہم سفر تھے نہ كہ ايسے ہى اتفاقاملاقات ہوئي ہے "لدنا" بتارہاہے كہ حضرت "خضر(ع) " كا علم كوئي عام سا اور معمولى علم نہيں تھا بلكہ پروردگا ر كا خاص فيض تھا _

3_حضرت خضر(ع) الله تعالى كے خاص بندے تھے كہ جو خدا كى خصوصى رحمت اور عنايت كے حامل تھے_

ء اتيناہ رحمةمن عندن

4_ انسان كى خدا كيلئے عبوديت، الله تعالى كى نظر ميناسكے ليے شائستہ ترين صفت ہے _

490

عبداًمن عبادن

الله تعالى نے حضرت خضر(ع) كى تمام صفات مينسے انكى صفت عبوديت كو پہلى اور واضح ترين صفت كے طور پر تذكرہ كياہے يہ انتخاب بتاتاہے كہ يہ صفت دوسرى تمام صفات پر برترى ركھتى ہے_

5_حضرت موسي(ع) كے زمانہ ميں دوسرے انسان بھى جيسے حضرت خضر(ع) الله تعالى كى خاص بندگى كے مقام پر فائز تھے وہ بھى ان كى طرح خاص بندگى كے حامل تھے_

فوجداعبداًمن عبادن

اگر ايسا كہا جاتا ہے كہ "ايك عالم بندہ كو پايا" تو جملہ مكمل تھا مگر "من عبادنا" كا كلام ميں آنااس نكتہ كو واضح كر رہا ہے كہ فقط خضر(ع) ، الله تعالى كى بندگى كا مقام نہيں ركھتے تھے بلكہ انكے علاوہ اور لوگ بھى حضرت موسي(ع) كے زمانہ ميں زندگى بسر كرتے تھے كہ جو كہ الله تعالى كے خاص بندے تھے_

6_حضرت خضر(ع) كے پاس، مقام نبوت تھا_

ا تيناہ رحمة من عندن

يہ احتمال ہے كہ "رحمة من عندنا" سے مراد ،نبوت ہو اور "عندنا " ميں جمع كى ضمير كا لانا جو كہ مورد نظر رحمت ميں

واسطے کا کام دیتی ہے نیز بعض دوسری آیات میں "رحمت" کانبوت پر اطلاق، اس احتمال کی تائید کررہاہے_
7_اللہ تعالی کی بارگاہ مینخصوصی عبودیت اور بندگی اسکی خاص رحمت کے شامل حال ہونے کا پیش خیمہ ہے _
عبداً من عبادنا‌ا تیناہ رحمة من عندن
8_ حضرت خضر(ع) ، مخصوص علم اور اللہ تعالی کی عطا (علم لدنيّ) کے حامل تھے_
و علّمناہ من لدنا علم
"من لدنا" اور " من عندنا" میں معنی کے حوالے سے فرق نہیں ہے دونوںاللہ تعالی کی منشاء کے رکھنے کو بتارہے ہیں _
9_ حضرت خضر(ع) کاعلم لدنی ان پر اللہ تعالی کی خاص رحمت کا نمونہ ہے_
ا تیناہ رحمة من عندنا و علّمنہ من لدنّا علم
10_اللہ تعالی کی بارگاہ میں بندگی الہی ،علم ومعارف کے حامل ہونے کا پیش خیمہ ہے _
عبداً من عبادنا ...و علّمنہ من لدنا علم
11_علم، انسان کیلئے انتہائي قدر و قیمتکی حامل چیز ہے_
علّمنہ من لدنّا علم
12_نعمت و علم کی حامل اعلی شخصیات کو بھی چایئےہ اللہ تعالی کو اپنے تمام کمالات کا سرچشمہسمجھیں _
ا تیناہ رحمة من عندنا و علّمنہ من لدناعلم

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی رحمت کا پیش خیمہ7;اللہ تعالی کی رحمت کی علامات 9;اللہ تعالی کی عطائیں 12
اللہ تعالی کے بندے :
موسي(ع) کے زمانہ میں اللہ تعالی کے بندے 5

خضر (ع) :
خضر (ع) کا قصہ1;خضر کے مقامات 6;خضر (ع) کا علم لدنی 2،-8،9;خضر(ع) کی عبودیت 2،3;خضر(ع) کی فضیلتیں 3،8،9;خضر(ع) کی نبو ت 6;خضر(ع) کی نعمات 8;مجمع البحرین میں خضر(ع)
خوبیاں:
خوبیونکامعیار4،11
دین :
دینی تعلیمات کا پیش خیمہ10
رحمت :
رحمت کے شامل حال لوگ 3،9
عبودیت:
عبودیت کی قدر وقیمت 4;عبودیت کے آثار 7،10
علم :
علم کاپیشخیمہ 10;علم کی قدر وقیمت11;علوم کی بنیاد12
علماء :
علماء کی رائے 12
موسی (ع) :
مجمع البحرین میں موسي(ع) 1;موسي(ع) کا قصہ 1،2; موسي(ع) کا لو ٹنا 1;موسی (ع) کی خضر سے ملاقات کی جگہ 1;موسي(ع) کے سفر کے مقاصد2
نعمت:
نعمت کے شامل حال لوگ8;نعمت کے شامل حال لوگوں کی رائے 12;نعمت کا سرچشمہ 12

يوشع(ع) :
مجمع البحرين ميں يوشع(ع) 1; يوشع(ع) كا قصہ 2;يوشع(ع) كا لوٹنا1;يوشع(ع) كى خضر سے ملاقات كى جگہ1;يوشع(ع) كے سفر كے مقاصد 2

قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْداً (٦٦)
موسى نے اس بندے سے كہا كہ كيا ميں آپ كے ساتھ رہ سكتا ہوں كہ آپ مجھے اس علم ميں سے كچھ تعليم كريں جو رہنمائي كا علم آپ كو عطا ہوا ہے (66)

1_ حضرت موسى (ع) نے حضرت خضر سے انكے ہمراہ ہونے كيلئے اجازت طلب كى _
قال لہ موسى هل اتّبعك
2_ حضرت موسي(ع) كا حضرت خضر(ع) كے ہمراہ ہونے كا مقصد، انكے راہنمائي دينے والے علم سے بہرہ مند ہوناتھا _

هل اتّبعك على أن تعلّمن ممّا علّمت رشد
" رشداً" اگر مفعول لہ ہوتو آيت كا مطلب يوں ہو گا كہ ميں راہنمائي پانے كيلئے پيروى كرر ہاہوں اور اگر وہ مفعول بہ ہو تو ا س كا مطلب يہ ہے كہ ميں اس ليے آپ كى پيروى كرر ہاہوں كہ جوراہنمائي والى چيز ہے اسے مجھے بھى سكھا ئيں _
3_ حضرت موسى (ع) حضرت خضر(ع) كے "علم لدني" كى احتياج محسوس كررہے تھے _
هل اتّبعك عل أن تعلّمن ممّا علّمت رشد
4_ حضرت موسي(ع) نے حضرت خضر(ع) كے پاس موجود علوم سے اپنى محروميت كا اعتراف كيا اور ا ن كے علمى وعملى مقام كے مقابل، انكسارى سے كام ليا _
هل اتّبعك على أن تعلّمن ممّا علّمت
پيروى كيلئے آمادہ ہونے كا اظہار، حضرت موسي(ع) كى حضرت خضر(ع) كے كردار كے در مقابل خضوع كى علامت ہے اور سيكھنے كے ليے مشتاق ہونے كا اظہار، ان كے علم كے سامنے انكسارى كى حكايت كررہا ہے _
5_حضرت موسى (ع) ،كمال ورشد كے بلند مرتبہ پر پہنچنے كے ليے كسب علوم كے راستے كے ذريعہ كوشش كررہے تھے_
هل اتّبعك على أن تعلّمن ممّا علّمت رشد
6_حضرت موسي(ع) كى نگاہ ميں جناب خضر(ع) ، ايك تعليم يافتہ شخص تھے كہ جنہوں نے اپنے مخصوص علم كسب كيے ہوئے تھے_
ممّا علمت
7_حضرت خضر(ع) كى خصوصى معلومات ،الہى تعليمات سے ا خذ ہوئيں تھيں _
علّمنہ من لدنّاعلماً ...ممّا علّمت رشد
8_ حضرت موسي(ع) كى نظر مينحضرت خضر(ع) ، كے علوم ، انكى پيروى ميں حاصل كيے جاسكتے ہيں _
هل اتّبعك على أن تعلّمن
9_ حضرت خضر (ع) كے علوم لدنى كى حدود وسيع تھيں_
تعلمن ممّا علّمت
"ممّا "ميں" من "كا معنى "تبعيض" ہے حضرت موسي(ع) اس تعبير كے ساتھ بتارہے ہينكہ ميں ان وسيع علوم ميں كچھ سيكھنا چاہتا ہوں_
10_راہ كمال كوطے كرنے اور خصوصى الہى معارف تك پہنچنے كيلئے ايك معلم اور راہنماكى احتياج ہے _
هل اتّبعك على أن تعلّمن ممّا علّمت رشد
يہ كہ حضرت موسي(ع) كمال تك پہنچنے كيلئے حضرت خضر(ع) كى پيروى ضرورى سمجھتے تھے اور ان سے ملاقات كيلئے سفراور اسكى مشكلات كوبرداشت كيايہ بتاتاہے كہ وہ راہنماكى ضرورت محسوس كرتے تھے_

11_حضرت موسي(ع) نے اپنے ہم سفر کو حضرت خضر(ع) كى ہمراہى اور علوم کو کسب کرنے کے لیے مجبور نہیں کیاحضرت خضر(ع) کے ساتھ سفر مينحضرت موسي(ع) کے ہمراہى کا تذكرہ نہيں ہوا ممكن ہے كہ وہ اس سفر ميں حضرت موسى سے جدا ہوگئے يايہ كر موسى (ع) اور خضر (ع) كى بلند وبالا شخصيت كى بناء پر بعد والى آيات ميں صرف ان دونوں كا ذكر ہواہے گذشتہ آيات ميں

جملہ "ذلك ماكنّا نبغ" وسرے احتمال كى تائيد كررہاہے_
12_الہى علماء كے مقابل، انكسارى اور ادب كا لحاظ كرناضرورى ہونا_
هل أتّبعك على أن تعلّمن ممّا علّمت رشد
13_انبياء كا علم محدود اوروسيع ہونے كى قابليت ركھتاہے_
هل ا تّبعك على ان تعلّمن ممّا علّمت رشد
14_علم وكمال سے بہرہ مندہونے ميں پيغمبروں كے مختلف درجات ہيں_
هل أتّبعك على أن تعلّمن ممّا علّمت رشد
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ ہے كہ خضر(ع) انبياء ميں سے ہوں_
15_علم كے تمام درجات اور آخرى حدتك كمال كا حامل ہونا، نبوت كيلئے شرط نہيں ہے _
هل أتّبعك على أن تعلّمن ممّا علّمت رشد
16_با ارزش ترين علم وہ علم ہے جوانسان كے معنوى رشد وكمال كى ضمانت دے _
تعلّمن ممّا علّمت رشد
17_الہى علوم، انسان كے رشد وكمال كى ضمانت ديتے ہيں _
على أن تعلّمن ممّا علّمت رشد
18_ عالم كے ساتھ سفر اور علم وكمال كے كسب كرنے كى راہ مينمصيبيتونكو برداشتكرنا،قابل قدر ہے _
لقد لقينا من سفرناہذانصباً ... هل اتّبعك على أن تعلّمن ممّا علّمت رشد
19_عن جعفربن محمد(ع) ... ان موسى لمّاكلّمہ الله تكليماً ..قال فى نفسہ: "ما ا رى أنّ الله عزوجلّ خلق خلقاًا علم منّى فا وحى الله عزوجل إلى جبرئيل " ياجبرئيل ا درك عبدى موسى قبل أن يہلك وقل لہ: إنّ عند ملتقى البحرين رجلاً عابداًفاتبعہ تعلّم منہ(1)
امام صادق (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ ... جب الله تعالى نے موسى (ع) سے كلام كى تو موسي(ع) نے اپنے دل ميں كہا: "ميننہيںسمجھتاكہ الله تعالى نے كوئي ايسى مخلوق پيداكى ہو جو مجھ سے زيادہ علم ركھے " الله تعالى نے جبرائيل كو وحى كى : "اس سے پہلے كہ ميرابندہ ہلاك ہواس تك پہنچو اور كہو : دو درياو ں كے ملنے كى جگہ پر ايك عبادت گزارشخص ہے اسكے ہمراہ جائو اور اس سے علم حاصل كرو"

الله تعالى :
الله تعالى كى تعليمات كے آثار 17
انبياء :
انبياء كا علم 14; انبياء كا كمال14; انبياء كے درجات 14;انبياء كے علم كا زيادہ ہونا 13 ; انبياء كے علم كى حدود 13
اہميتيں:

اہميتوں كا معيار16
خضر(ع) :
خضر (ع) سے سيكھنا 2; خضر(ع) سے سيكھنے كا پيش خيمہ 8; خضر (ع) كا علم لدنى 3،4،6،7،9; خضر (ع) كا قصہ 1 ،2،3،4،11; خضر(ع) كا معلم ہونا7;خضر(ع) كى پيروى كے آثار 8;خضر(ع) كے فضائل 3،4، 7، 9; خضر(ع) كے علم كى وسعت9

دین :
دین سیکھنے کے شرائط10
دینی علماء :
دینی علماء کااحترام 12;دینی علماء کی شخصیت کی اہمیت12;دینی علماء کے در مقابل انکساری 12
روایت:19
علم:
اہم ترین علم 16;علم کے آثار5،15;علم کے حصول میں مصیبتوں کے برداشت کرنے کی اہمیت 18
علماء :
علماء کے ساتھ سفر کرنے کی اہمیت18
کمال :
کمال کے اسباب 16'17; کمال کے شرائط 10
معلم :
معلم کا کردار10
موسی (ع) :
اللہ تعالی کا موسي(ع) سے کلام کرنا 19; خضر(ع) کے ساتھ موسي(ع) کی ہمراہی 1،2; موسي(ع) کا اجازت لینا 1;
موسي(ع) کا اقرار 4; موسي(ع) کا قصہ 1،2، 3،4 ،5،11;موسي(ع) کی انکساري4; موسي(ع) کے اہداف 2;موسي(ع) کی تعلیم19 ; موسي(ع) کی خضر(ع) سے ملاقات کا فلسفہ19; موسي(ع) کی رائے 6،8 ; موسي(ع) کی کوشش5;موسي(ع) کی معنوی ضروریات 3; موسي(ع) کے علم کا محدود ہونا4 ، 19; موسي(ع) کے کمال کے اسباب 5;موسي(ع) کے ہمسفر11
نبوت :
نبوت کے شرائط15
ہدایت کرنے والے :
ہدایت کرنے والوں کاکردار10
....

1) علل الشرائع ص59 ح1 ب54 تفسیر برہان ج 2 ص472ح 1_

495

قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْراً (٦٧)
اس بندہ نے کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کرسکیں گے (67)

1_ حضرت خضر(ع) نے خصوصی علوم کے حصول کیلئے حضرت موسي(ع) کواپنی ہمراہی پر عاجز پایا _
ہل ا تّبعك ...قال إنّك لن تستيطع معی صبر
2_ حضرت خضر (ع) نے حضرت موسي(ع) کو نصیحت کی کہ حوصلہ نہ رکھنے کی بناء پر انکی ہمراہی کا ارادہ ترک کردیں _
إنّك لن تستيطع معی صبر
3_ حضرت خضر(ع) کے کام دوسروں کیلئے یہاں تك کہ حضرت موسي(ع) جیسی ہستی کیلئے نا قابل تحمل اور مبہم تھے_
قال إنّك لن تستيطع معی صبر
"معی " پر تاکیدکرنا بتاتا ہے کہ فقط علوم کی تعلیم مشکل پیدا نہینکرتی تھی بلکہ خود حضر ت خضر(ع) کی ہمراہی کہ جس کا نتیجہ انکے علوم کی بناپر انکے کردار کامشاہدہ کرناتھا یہ حضرت موسی (ع) کیلئے قابل تحمل نہ تھي_

4_ حضرت خضر (ع) پہلے سے ہی حضرت موسی (ع) كی باطنی صفات سے آگاہ تھے_
قال إنّك لن تستيطع معی صبر
حضر ت خضر(ع) كی جانب سے حضرت موسي(ع) كے تحمل نہ كرنے كی پیشگوئي دو وجود ہات میں سے ایك وجہ ہو سكتی ہے (1) حضرت خضر (ع) كا حضرت موسی (ع) كی فكری اور روحی خصوصیات سے مطلع ہونا (2) یہ كہ اصولی طور پر ایسے علوم كا تحمل كرنا حضرت خضر كے علاوہ كسی اور كیلئے ممكن نہ تھا_ مندرجہ بالا مطلب كی بناء پہلا احتمال ہے _
5_حضرت خضر(ع) اور اللہ تعالی كے خاص بندوں كے علم سے ایك جرعہ لینے كیلئے بہت سے صبر اور تحمل كی ضرورت ہے _
قال إنّك لن تستيطع معی صبر
حضرت خضر(ع) كا حضرت موسي(ع) كو خبردار كرنا، در حقیقت اس نكتہ كو بیان كررہاہے كہ حضرت خضر(ع) كی ہمراہی اور اس سے علوم كا كسب بہت سے صبر كا محتاج ہے_
6_حضرت خضر(ع) كا حضرت موسی (ع) سے بلند مرتبہ تہا_
إنّك لن تستيطع معی صبر
7_ ایك معلم اور مربيّ كو چاہیے كہ وہ لوگوں كی استعداد وصلاحیت كو مد نظر ركھے اور نئے سیكھنے والونكو تعلیم

كی دشواریوں سے آگاہ كریں _
إنّك لن تستيطع معی صبر
اسے پہلے كہ حضرت خضر(ع) ،حضرت موسي(ع) كی اپنے ساتھ ہمراہی كوقبول كریناہیں اس راہ كی مشكلات سے آگاہ كررہے ہیں ساتھ ہی ان كے تحمل نہ كرنے پرزوردے رہے ہیں_اس آیت سے اہل علم ودانش كیلئے ایك پیغا م لیاجا سكتاہے اور وہ یہ كہ طالب علم كے تحمل كو دیكھے اور اسے اس راہ كی دشواریونسے آگاہ كرے_

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْراً (٦٨)
اور اس بات پر كيسے صبر كريں گے جس كى آپ كو اطلاع نہيں ہے (68)

1_ حضرت موسي(ع) ، حضرت خضر(ع) كى زندگى اور افعال مينپوشيده اسرار اورانكى جهات سے زياده مطلع نہ تھے _
وكيف تصبر على ما لم تحط بہ خبر
" إحاطة " فعل "لم تحط" كا مصدر ہے يعنى "كسى چيز پر احاط ركھنا اور اس سے كامل طور پر

واقف ہونا"موردبحث آيت مينكلمہ " خبراً" جو كہ "علماً " كا معنى ديتاہے اور "احاطہ " كيلئے تميز ہے اسى سے مراد ،كامل طور علمى احاطہ ہے _
2_حضرت خضر(ع) حضرت موسي(ع) كے اپنے كردار كى جہات سے اطلاع نہ ركھنے كو حضرت موسي(ع) كے صبر نہ كرنے كى دليل جانتے تھے_
إنّك لن تستيطع ...وكيف تصبر على مالم تحط بہ خبر
3_ حضرت خضر(ع) كے افعال،حضرت موسي(ع) جيسے شخص تك كيلئے ظاہراً معمول سے ہٹ كر اور بہت مجہول پہلوؤں پر مشتمل تھے _
وكيف تصبر على ما لم تحط بہ خبر
4_بہت سارے مسائل ميں انسان كا بے صبر ہونا اس كا ان اسرار اور حقيقت حال سے جاہل ہونے كى بناء پر ہے _
وكيف تصبر على ما لم تحط بہ خبر
5_علم وآگاہى صبر اورتحمل كا پيش خيمہ ہے _
وكيف تصبر على ما لم تحط بہ خبر

جلد بازى :
جلدبازى كے اسباب 4
جہالت :
جہالت كے آثار 4
خضر (ع) :
خضر(ع) كا قصہ3،2;خضر(ع) كى فكر 2;خضر(ع) كے عمل كا تعجب خيز ہونا 3; خضر(ع) كے عمل كا راز 2،1
صبر:
صبركا باعث5
علم :
علم كے آثار 5
موسى :
موسى كا قصہ3،2;وسى كے عجز كے دلائل 2;موسى كے علم كى حدود 2،1

قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاء اللَّهُ صَابِراً وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْراً (٦٩)
موسى نے كہا كہ آپ انشاء الله مجھے صابر پائيں گے اور ميں آپ كے كسى حكم كى مخالفت نہ كروں گا (69)

1_ حضرت موسی (ع) نے حضرت خضر(ع) کے افعال اور جو ان
سے سیکھنا تھا انکے در مقابل صبر وتحمل اختیار کرنے ك

وعدہ دیا _
قال ستجدنی إن شاء الله صابراً ولا أعصی لك ا مر
جملہ "ستجدنی ..." (آپ مجھے صابر پائیں گے) اس سے حکایت کررہاہے کہ حضرت موسی (ع) ایسے صبرکی خبر دے رہے تھے کہ جسکے آثار واضح ہونگے یہ تعبیر "سا صبر"یااس کی ما نند د وسر ے کلمات کے ساتھ مقائسہ کریں توان کی نسبت زیادہ تاکید لیے ہوئے ہے_
2_ حضرت موسي(ع) نے حضرت خضر(ع) کی مکمل اطاعت اور ان کے فرامین سے نافرمانی نہ کرنے پر تاکید کی _
ستجدنی إن شاء الله صابراً ولا أعصی لك أمر
3_ حضر ت موسی (ع) ، حضرت خضر(ع) کو وعدہ دیتے ہوئے اللہ تعالی کی یاد اور کاموںمیںالہی مشیت کے کردار سے غافل نہ تھے _
ستجدنی إن شاء اللّٰہ صابر
4_حضرت موسی (ع) نے اپنے معلم حضرت خضر(ع) کے مقابل مکمل ادب اورمتانت کا اظہار کیا _
هل ا تّبعك ...ستجدنی ...ولا أعصي
حضرت موسي(ع) کے کلام میں ادب ومتانت کے بہت سے موارد موجود ہیں(الف) :اپنی در خواست کو استفہام سے شروع کیا(هل ا تّبعك) (ب): حضرت خضر کے علم کے سرچشمہ کوعزت واحترام کی خاطر صیغہ مجہول کی صورت میں"عُلّمت"بیان کیا(ج) :انکے علم کو کمال لانے والا جانا (رشداً)(د): ان کے کچھ علم کوچاہا (مماعملت)(ه):صبر کاواضح طورپر وعدہ نہیندیابلکہ " ستجدنی إن شاء الله ... " کی صورت میںذکر کیا اور انکی نصیحتونکو امر کے عنوان سے لیا اور وعدہ دیا کہ انکے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرینگے (المیزان ج13)
5_ حضرت موسي(ع) ، حضرت خضر(ع) کے علوم کے حصول کیلئے بہت مشتاق تھے_
قال ستجدنی إن شا ء الله صابراًولا أعصی لك أمر
6_وعدوںاور آئندہ کاموں کے انجام دینے میں ضمانت دینے پر، ہمیشہ الہی مشیت کو یاد رکھنا چاہیے_
ستجدنی إن شاء الله صابراً و لاأ عصی لك أمر
7_صابرہونااور استاد کی اطاعت، علم سیکھنے کاادب اور شرط ہے _
ولاأعصی لك أمر
8_ عن جعفر بن محمد(ع) ... قال موسی " ستجدنی ان شاء الله صابراً ولاأعصی لك أمراً"فلما استثنی المشیته قبله ...(1)
امام صادق(ع) سے روایت ہوئي ہے کہ موسي(ع) نے خضر(ع) سے کہا " ستجدنی إن شاء الله صابراً ..." پس چونکہ انہوں نے مشیت الہی کاذکر کیا (یعنی انشاء اللہ کہا) خضر(ع) نے انہیں قبول کرلیا ...
....

1)علل الشرایع ص6ح1 ب54، نورالثقلین ج3ص281ح154_

اشتیاق :
علم حاصل کرنے کا اشتیاق5
اطاعت:
خضر کی اطاعت 2،معلم کی اطاعت 7
خضر :
خضر کا احترام4 ، خضر کا علم 5،خضر کا قصہ 1،2،4،5

ذکر:
الہی مشیت کا ذکر3; الہی مشیت کے ذکر کی اہمیت 6;مشیت الہی کے ذکر کرنے کے آثار 8
ذکر کرنے والے :3
روایت:8
علم حاصل کرنا:
علم حاصل کرنے کی شرائط7;علم حاصل کرنے کے آداب 7; علم حاصل کرنے مینصبر7
معلم :
معلم کا احترام4
موسی (ع) :
موسي(ع) کا ادب 4;موسي(ع) کا اشتیاق 5; موسي(ع) کا صبر 1،8; موسي(ع) کا علم حاصل کرنا 1،5; موسي(ع) کا قصہ1،2،4،5;موسي(ع) کا معلم 5; موسی (ع) کا وعدہ 1،2،3
وعدہ:
وعدہ کے آداب6

قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْراً (٧٠)
اس بندہ نے کہا کہ اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو بس کسی بات کے بارے میں اس وقت تک سوال نہ کریں جب تک میں خود اس کا ذکر نہ شروع کردوں (70)

1_حضرت خضر (ع) نے حضرت موسي(ع) کی اپنی ہمراہی کے حوالے سے در خواست پر مشروط موافقت کی _
قال فإن اتبعتنی فلاتسئلنی عن شیئ
2_حضرت خضر(ع) کی حضرت موسي(ع) کی ہمراہی کے حوالے سے یہ شرط تھی کہ وہ انکی وضاحت دینے سے پہلے خود کسی چیز کے بارے مینسوال نہ کریں _
فلاتسئلنی عن شی حتّی ا حدث لك منہ ذکر
3_ حضرت خضر (ع) چاہتے تھے کر حضرت موسي(ع) اسرار ورموز کو سمجھنے میں عجلت سے کام نہ لیں اور ان پر بلا چوں چرا اپنی اتباع لازم نہینکی _

500
حتی ا حدث لك منہ ذکر
4_حضرت خضر(ع) نے حضرت موسي(ع) کو آگاہ فرمایا کہ وہ جوانجام دینگے دلیل وحکمت سے خالی نہیں ہوگا_
حتی ا حدث لك منہ ذکر
5_ حضرت خضر(ع) نے حضرت موسي(ع) کووعدہ دیا کہ آخر میناپنے کام کے کچھ رموز، ان پر واضح کریں گے_
ا حدث لك منہ ذکر
"منہ " میں"من" تبعیض کیلئے ہے اور یہ بتارہاہے کہ حضرت خضر(ع) نے اپنے عمل کی خصوصیات میں سے کچھ بیان کرنے کا وعدہ دیاتھا_
6_ آگاہی کے زمینہ فراہم ہونے سے پہلے سوال کرنے میں عجلت، علم حاصل کرنے کے آداب سے نہیں ہے _
فلا تسئلنی عن شيء حتّی ا حدث لك

خضر (ع) :
خضر(ع) کے عمل کا راز بیان ہونا 4،5،خضر(ع) کی پیروی 3،خضر(ع) کے تقاضے3، خضر (ع) کی تعلیمات 4، خضر(ع) کا قصہ 1،2،3،5،خضر(ع) کے وعدے5
سوال:
سوال مینعجلت6

علم حاصل کرنا:
علم حاصل کرنے کے آداب6
موسي(ع) :
موسي(ع) کی پیروی 3، موسي(ع) کے تقاضے1،موسي(ع) کاصبر 3 ، موسي(ع) کا قصہ 1،2،3،5،موسي(ع) کو وعدہ
5،موسي(ع) کی خضر (ع) کے ساتھ ہمراہي1،2

فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئاً إِمْراً (٧١)
پس دونوں چلے یہاں تك کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اس بندہ خدا نے اس میں سوراخ کردیا موسی نے کہا کہ کیا آپ نے اس لئے سوراخ کیا ہے کہ سواریوں کو ڈبودیں یہ تو بڑی عجیب و غریب بات ہے (71)

1 _ حضرت موسي(ع) ،حضرت خضر(ع) کی شرط قبول کرتے ہوئے انکے ہمراہ چل پڑے _

فا نطلقا حتّی إذا رکبا فی السفینة
" انطلاق " یعنی روانہ ہونا اور چلنا" فانطلقا " میں "فاء " دلالت کررہی ہے کر موسي(ع) نے خضر(ع) کی شرائط قبول کی اور انہوں نے موسي(ع) کو ہمراہی کی اجازت دي_
2_ حضرت موسي(ع) اورخضر(ع) اپنی ہمراہی کے پہلے مرحلے میں ایك کشتی میں سوار ہوئے_
فانطلقا حتّی إذا رکبا فی السفینة
3_ حضر ت موسی (ع) کے ہمسفر (یوشع(ع)) حضرت موسی (ع) اور خضر(ع) کے سفر کے شروع مینہی ان سے جدا ہوگئے_
فانطلقا حتّی إذا رکبافی السفینة
اس آیت میں حضرت موسي(ع) کے پہلے ہمسفر "یوشع(ع) " کا نام نہیں لیا گیا ممکن ہے کہا جائے کہ بعد والے سفر میں وہ نہیں تھے اور انہیناجازت نہیں ملی تھی " فانطلقا " او ر" رکبا" میں تثنیہ کی ضمیر اس بات پر روشن گواہ ہے _
4_حضرت خضر(ع) نے کشتی پر سوار ہونے کے بعد اس میں سوراخ کیا کہ کشتی والے غرق ہونے کے خطرہ میں پڑ گئے _
حتی إذا رکبا فی السفینة خرقہ
" خرق " یعنی اور سوراخ کرنا اورتوڑن
5_ حضرت موسي(ع) حضرت خضر(ع) کے کشتی توڑنے کے عمل پر حیران رہ گئے اور ان پر اعتراض کیا _
قال ا خر قتها لتغرق أہلہ
6_ حضر ت خضر (ع) نے کشتی میں سوراخ، دوسرے کشتی سوار لوگوں کی نگاہونسے ہٹ کر کیا تھا_
خرقھا قال ا خرقتهالتغرق أھلھ
واضح سی بات ہے کہ اگر لوگوں کی نگاہوں کے سامنے سوراخ ہوتاتوسب ان پر اعتراض کرتے اور انہیںایساکرنے سے روك دیتے یہ کہ صرف موسي(ع) نے اعتراض اس سے یہمعلوم ہو اکہ یہ کام دوسروں کی نگاہوں ہے ہٹ کر تھا _
7_ حضرت خضر کے عمل پر حضرت موسي(ع) کے اعتراض کی وجہ، کشتی والوں کا غرق ہونے کے خطرے مینپڑنا تھا_
قال ا خرقتها لتغرق اھلھ
8_حضرت موسی (ع) کی نظر میں حضرت خضر(ع) کا کشتی کو نقصان پہنچا نا، ایك غلط اورناقابل توجیہکام تھا _
لقد جئت شیئا إمر
" إمر " سے مراد" بہت برا" او ر"بہت عجیب " ہے "لسان العرب"
9_ لوگوں کی جان کو خطرے مینڈالنا ،ایك مذموم او ر غلط کام ہے _
أخرقتها لتغرق اھلها لقد جئت شیئا إمر
10_حضرت خضر(ع) کے ہاتھوں سوراخ ہونے والی کشتی مینمسافر موجود تھے _

ا خرقتها لتغرق اهلھ
11_ حضرت موسى (ع) نے حضرت خضر(ع) سے بے گناه انسانونکو غرق کرنے جیسی غلطیوں کی نفی نہینکی _
ا خرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شيئاً إمر

502
12_ لوگوں کو ضرور پہنچا نے والے مسائل سے بے اعتنائي کی اور غلط کا مونکے مقابل سکوت ، حضرت موسي(ع) کی طبیعت اور منش سے بعید تھا_
اخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شيئا إمر

خضر(ع) :
خضر(ع) پر اعتراض 5; خضر(ع) پر اعتراض کا فلسفہ 7; خضر(ع) کا سفر 3،2،1;خضر(ع) کا قصد 4،3،2،1 ، 5 ،6، 11،10،8،7; خضر(ع) کی عصمت 11; خضر(ع) کے تقاضوں کاقبول ہونا1;خضر(ع) کے عمل پر تعجب 5; خضر(ع) کے عمل کاناپسند یده ہونا8; خضر(ع) کے قصے مینکشتی کے مسافر 10،7;خضر(ع) کے قصّہ میں کشتی مینسوراخ 8،6،5;کشتی میں خضر(ع) 6،4،2
عمل :
ناپسندیده عمل 9
لوگ:
لوگوں کوضرر پہنچا نے کاناپسندیده ہونا9
موسی (ع) :
موسی (ع) کا اعتراض 5; موسی کا تعجب 5; موسی (ع) کا ذمہ داری لینا12; موسی (ع) کا سفر 3،2،1; موسی (ع) کا قصہ11،8،7،6،5،4،3،2،1;موسی (ع) کشتی میں 2 ; موسی (ع) کی خضر کے ساتھ ہمراہي2،1;موسی (ع) کی رائے 11،8;موسی (ع) کی سیرت 12;موسی (ع) کے اعتراض کا فلسفہ 7
نہی عن المنکر:
نہی عن المنکر کی اہمیت 12
یوشع (ع) :
یوشع(ع) اور موسی (ع) کی جدائي 3

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْراً (٧٢)
اس بنده خدا نے کہا کہ میں نے نہ کہا تھا آپ میرے ساتھ صبر نہ کرسکیں گے (72)

1_حضرت خضر(ع) نے حضرت موسی (ع) کے اعتراض کو ا ن کے صبر نہ کرنے پر اپنی پیش گوئي کے صحیح ہونے پر دلیل شمار کیا اور اپنی پیش گوئي انہیں یاددلائي _
قال ا لم أقل إنك لن تستطع معی صبر
2_ اولیاء خدا اور خصوصی الہی علوم کے حامل لوگو ں سے بہره مند ہونے کیلئے انکی صحبت مینصبر وتحمل ضروری شرط ہے _
ا لم أقل إنك لن تستيطع معی صبر

503
یہ بات مسلّم ہے کہ حضرت موسی (ع) حصول علم کی خاطر حضرت خضر(ع) کے ہمراه ہوئے تھے اور انہو ں نے صبر اور سوال کرنے مینعجلت نہ کرنے کو لازمی شرط قراردیا تھا اس آیت میندوباره اس ضرور ی شرط پر تاکید کی ہے_
3_ حضرت خضر(ع) نے حضرت موسی (ع) کو کشتی میں عیب ڈالنے کے راز سے آگاه نہ ہونے کی بناء پراس کام مینان کے خیال کوغلط قراردیا_

أخرقتها لتغرق اهلها ...ألم أقل إنّك لن تستيطع معى صبر

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْراً (٧٣)
موسى نے كہا كہ خير جو فروگذاشت ہوگئي اس كا مواخذہ نہ كريں اور معاملات ميں اتنى سختى سے كام نہ ليں (73)
1_ حضرت موسى (ع) اپنى بے صبرى كے حوالے سے حضرت خضر(ع) كى بات يادآنے پر،اپنے اعتراض كى غلطى سمجھ گئے_
قال لا تؤاخذنى بما نسيت
2_ حضر ت موسى (ع) نے حضرت خضر(ع) كى ہمراہى كى شرط كى پابند ى نہ كرنے اور ان پرغلط اعتراض كرنے كى بناء پر اپنے آپ كو گرفت كے لائق سمجھا اور حضرت خضر(ع) سے تقاضا كيا كہ وہ چشم پوشى فرمائيں _

قال لا تؤاخذنى بما نسيت
3_ حضرت موسى (ع) نے حضرت خضر(ع) سے كيے ہوئے اپنے عہد سے رو گرداني، بھولنے كى وجہ سے كى _
قال لا تؤاخدنى بما نسيت
4_ بھول چوك ايك قابل قبول عذر ہے_
لا تؤاخذنى بما نسيت
5_اولياء الله اور كا مل ترين انسان، بھولنے كى صورت ميں بھى اپنى خطاء پر بھى خود كو گرفت ومواخذہ كا مستحق سمجھتے ہيں _
لا تؤاخذنى بما نسيت
حضرت موسى (ع) كى حضرت خضر(ع) سے گرفت نہ كرنے كى درخواست بتارہى ہے كہ بھولنے كى صورت مينبھى خطاء قابل گرفت ہے _
6_نبوت كى حدود سے ہٹ كر ذاتى امور ميں انبياء پر بھول چوك كا عارض ہونا، ممكن ہے _
قال لا تؤاخذنى بما نسيت
7_ حضرت موسى (ع) نے اپنى بھول اور عہد كى پابندى نہ كرنے كى بناء پر حضرت خضر(ع) سے در گزر كرنے اور سختى نہ كرنے كا تقاضا كيا _

قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترہقنی من أمری عسر
"ارہاق" سے مراد" کسی کو سخت کام پر لگانا " (قاموس) "لا ترہقنی "کا مطلب یہ ہے کہ دشوار کام (مثلاجدا ہونا اور ہمراہی کی اجازت ختم کرنا) مجھ سے نہ لیں اور مجھے زحمت میں نہ ڈالیں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ "عسراً"لا ترہقنی کا دوسرا مفعول ہے _
8_حضرت خضر(ع) سے جدائي اور ان کے علوم کے حصول سے محروم رہ جانا حضرت موسی (ع) کے لیے ایك دشوار کام تھا _
لاتؤاخذنی بما نسیت ولا ترہقنی من أمری عسر
"من أمري" میں امر سے مراد حضرت خضر کی اتباع اور ان سے علم کا حصول ہے _آیت کے اس حصہ سے مراد یہ ہے کہ ہمراہی کی اجازت ختم کرتے ہوئے مجھے میرے کام اور مقصد میں مشکل اور زحمت میں نہ ڈالیں _
9_حضرت موسی (ع) ،حضرت خضر(ع) کی ہمراہی پر بہت اصرار کیے ہوئے تھے _
لا تؤاخذنی ...ولا تر ہقنی من أمری عسر

فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَاماً فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْساً زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئاً نُّكْراً (٧٤)
پھر دونوں آگے بڑھے یہاں تك کہ ایك نوجوان نظر آیا اور اس بندہ خدا نے اسے قتل کردیا موسی نے کہا کہ کیا آپ نے ایك پاکیزہ نفس کو بغیر کسی نفس کے قتل کردیا ہے یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے (74)
1_حضرت خضر(ع) نے حضرت موسی (ع) کی معذرت کو قبول کیا اور انہیں اپنی ہمراہی کی اجازت دی _
فانطلق
"فانطلقا" میں "فائ" فصیحہ ہے جو کہ کچھ جملات کے حذف ہونے کو بیان کررہی ہے مثلاً یہ کہ خضر(ع) نے موسی (ع) کی معذرت کو قبول کیا اوراسے اپنی ہمراہی کی اجازت دی وہ دونوں کشتی سے اتر گئے اور چل پڑے _
2_ حضرت موسی (ع) اور خضر(ع) کشتی کے واقعہ کے بعد اس سے اتر گئے اور خشکی والی جگہ پر انہوں نے ایك

نوجوان سے ملاقات كى _
فانطلقا حتّى إذا لقيا غلا م
"غلام"يعنى وه كہ جسكى مونچھيںتازه ہى نكلى ہوں (معجم مقاييس اللغة)
3_ خطا كا ر لوگوں كى معذرت قبول كرنا اور انكى معافى

اور در گزر كرنے كى درخواست قبول كرنا ، اولياء الله كى صفات ميں سے ہے _
لا تؤاخذنى بما نسيت ...فانطلق
4_ حضرت خضر(ع) نے نوجوان كو ديكھتے ہى اسے قتل كرديا_
حتى إذا لقيا علماً فقتلہ
"فقتلہ" ميں "فاء "پر عطف سے ظاہر يہ ہے كہ حضرت خضر نے بغير كسى تمہيد و مقدّمے كے نوجوان سے ملتے ہى اسے قتل كرديا _
5_ حضرت موسى (ع) نے اس مقتول نوجوان كوبے گناه جانا اور خضرسے اسكے قتل كرنے پر شديد اعتراض كيا _
قال أقتلت نفساً زكية بغير نفس لقد جئت شيئاً نكر
"زكوة" سے مراد طہارة اور " صلاحيت '' نمو ، بركت اور مدح ہے (لسان العرب) آيت ميں "زكيہ " سے مراد، نوجوان كے گناه سے طاہر اور پاك ہونے كى توصيف كرنا ہے _
6_جرم كے ثابت ہونے سے پہلے، قانون يہ ہے كہ مجرم نہيں ہے _
ا قتلت نفساً زكية بغير نفس
موسى (ع) نے مقتول نوجوان كو پاك و پاكيزه سمجھا_ يہ كہ حضر ت موسى (ع) كو كہا ں سے معلوم تھا كہ اس نوجوان نے كسى كو قتل نہيں كيا ہے كہ اس سے قصاص ليا جائے دو احتمال ہيں (1) جرم ثابت ہونے سے پہلے قانون برائت ہے _(2) حقيقت سے غيبى علم كے ذريعہ مطلع ہونا _مندرجہ بالا مطلب پہلے احتمال كى بناء پر ہے _
7_حضرت موسى (ع) بعض، پوشيده امور سے آگاه تھے _
ا قتلت نفساً زكية بغير نفس
حضرت موسى (ع) كا مقتول نوجوان كے قاتل نہ ہونے سے آگاہى ممكن ہے انكے غيبى علوم كى بناء پر ہو_
8_حضرت موسي(ع)، غلط اورخلاف شرع افعال كے حوالے سے شديد حساس تھے _
قال ا قتلت نفساً زكيةبغير نفس
پہلے سے وعد ه اور عہد كے باوجود، حضرت موسى (ع) (ع) كا حضرت خضر(ع) پر اعتراض بتارہا ہے كہ ان چيزوں كے حوالے سے حضرت موسي(ع) اس قدر حساس تھے كہ ان كى وجہ سے ياتو اپنا وعده اور عہد بھول گئے يا اسے نظر انداز كرديا تھا _
9_ قاتل سے قصاص لينا اوراسے قتل كے جرم ميں قتل كرنا، حضرت موسي(ع) كى شريعت ميں جائز تھا_
ا قتلت نفساً زكية بغير نفس
"بغير نفس " كے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے كہ اگر كسى كو قصاص كى بناء پر قتل كيا جائے تو حضرت موسى (ع) كى نگاه ميں قابل قبول تھا اور وه اس صورت ميں حضرت خضر(ع) پر اعتراض نہ كرتے_
10_بے گناه شخص كو قتل كرنا، برا اور غلط كام ہے "لَقَد جئت شياً نكراً"
"نكراً" صفت مشبہ ہے اور "منكر " كا معنى ديتى ہے يعنى قبيح ،ناپسنديده اور غلط كام _
11_ عن أبى عبدالله(ع) ...بينما العالم يمشى مع موسى (ع) إذا ہم بغلام يلعب قال

:"فوكزه العالم ، فقتلہ_ فقال لہ موسى (ع) : ا قتلت نفساً زكية بغير نفس لقد جئت شيئاً نكراً؟ "قال :" فا دخل العالم يده فاقتلع كتفہ فا إذا عليہ مكتوب : كافر مطبوع"(1)
امام صادق (ع) سے روايت نقل ہوئي ہے ...اس وقت كہ عالم (خضر (ع)) موسى (ع) كے ہمراه جارہے تھے يكدم ايك لڑكے سے ملے كہ جو كھيل رہا تھا_ امام(ع) فرماتے ہيں كہ اس عالم نے اسے گھونسا ما را اور اسے قتل كرديا موسى (ع)

نے اسے کہا : ا قتلت نفساً ذکية بغير نفس ...؟ امام فرماتے ہيں: اسکے بعد عالم نے ہاتھ بڑھا يا اور لڑکے کا کندھا نکالا کہ جس پر لکھا ہوا تھا کافر مطبوع (يعنی وہ کافر کہ جس پر کفر کی مہرلگی ہو)
12_ عن أبی عبداللّٰہ(ع) : ...وخرجا (موسي(ع) وخضر(ع)) علی ساحل البحر فإذا غلام يلعب مع غلمان ...فتورّ کہ العالم فذبحہ (2)
امام صادق(ع) سے روايت نقل ہوئي ہے ...وہ دونوں(موسي(ع) اورخضر(ع)) دريا کے ساحل پر کشتی سے نکلے يکدم ايك لڑکے سے ملے کہ جو دوسرے چندلڑکونسے کھيل رہاتھا ..پس اس عالم (خضر(ع)) نے اسے 1پنے زانو پر ڈالا اور ذبح کردي

اوليا ء اللہ :
اوليا ء اللہ کا عفو کرنا3;اوليا ء اللہ کی صفات3
بے گناہ لوگ:
بے گناہ لوگوں کے قتل کا ناپسنديدہ ہونا 10
خضر (ع) :
خضر(ع) پر اعتراض 5،11; خضر(ع) کا سفر 1;خضر(ع) کا قصہ 1،2،4،5،11،12;خضر(ع) کی نوجوان سے ملاقات 2; خضر(ع) کے قصہ مينںوجوان کاقتل 4،11،12;خضر(ع) کے قصّہ ميں نوجوان کے قتل کا فلسفہ 11;خضر(ع) کے قصّہ ميں نوجوانونکی بے گناہی 5
خطاکار لوگ:
خطاکارلوگونکومعاف کرنا3;خطاکار لوگوں کی معذرت قبول کرنا3
روايت :11،12
عمل :
ناپسنديدہ عمل10
قانون برائت :6
قصاص:
قصاص کے احکام9;يہوديت مينقصاص9
موسي(ع):
موسي(ع) کا اعتراض 5،11; موسی (ع) کادينی تعصّب8 ; موسي(ع) کاسفر1 ; موسي(ع) کاعلم غيب 7; موسي(ع) کا قصہ 1،2،4، 5،11 ،12;موسي(ع) کی خضر کے ساتھ ہمراہی 1;موسي(ع) کی فکر 5; موسي(ع) کی معذرت قبول ہونا1;موسي(ع) کی نوجوان کے ساتھ ملاقات 2
....

1) تفسير عياشی ج2ص335ج53 ، نورالثقلين ج3ص286،ح167_
2) تفسير عياشی ج2 ص333ح47 ،نورالثقلين ج3ص1516_

قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِي صَبْراً (٧٥)
بندہ صالح نے کہا کہ ميں نے کہا تھا کہ آپ ميرے ساتھ صبر نہيں کرسکتے ہيں (75)

1_حضرت خضر(ع) نے دوسری بار اور بڑے واضح انداز ميں حضرت موسی کی بے صبری او ر بلاوجہ سوالات پر انہيں تنبيہ اور خبر دار کيا _
لقد جئت شيئاً نکراً _ قال ا لم أقل لك
حضرت خضر(ع) کی دوسری تنبيہ ميں کلمہ " لك " آيا ہے اس کلمہ کے اضافہ ہونا اور يہ وضاحت کہ حضرت موسي(ع)

كے بارے ميں يہ كلام آيا ہے، انكے سوال كے صحيح نہ ہونے پر تاكيد ہے _
2_ حضرت خضر(ع) نے يہ كہ موسي(ع) انكے كاموں پر صبر نہيں كر سكتے تيسرى بار تاكيد كى ہے _
قال ا لم ا قل لك إنّك لن تستيطع معى صبر
حضرت خضر(ع) نے ايك دفعہ حضرت موسى (ع) كے ساتھ ملاقات كى ابتداء ميں اور دوسرى دفعہ كشتى والے واقعہ كے بعد ايساا‍ور تيسرى مرتبہ نوجوان كے قتل كے بعد جملہ بيان كيا كہ جس ميں عربى عبارت كے حوالے سے چند مرتبہ تاكيد موجود ہے "إنّك لن تستيطع معى ..."
3_حضرت خضر(ع) كى اپنے كاموں كے مقابل حضرت موسى كى بے صبرى كے حوالے سے پيشگوئي حقيقت كے مطابق تھى _
لقد جئت شيئاً نكراً_ قال ا لم ا قل لك إنك لن تستيطع معى صبر
4_نوجوان كے قتل كرنے كى غرض كے حوالے سے حضرت موسي(ع) كى لا علمى كى طرف حضرت خضر (ع) نے اشارہ كرتے ہوئے انكے اعتراض كو غلط جانا اوراس كوان ميں تحمل و صبر كے كم ہونے كے سلسلہ ميناپنى شناخت كے درست ہونے پر علامت كے قرار ديا _
لقد جئت شيئاً نكراً _ قال ا لم ا قل لك إنّك لن تستيطع معى صبر
5_ الله تعالى كے خاص اولياء اور علوم الہى كے حامل لوگوں كى صحبت سے فيض اٹھانے كيلئے صبراور تحمل، ضرورى شرط ہے _

قال ا لم ا قل لك إنك لن تستيطع معى صبر

اولياء الله :
اولياء الله سے فائدہ اٹھانے كى شرائط 5;اولياء الله ہم نشينى كے آداب5; اولياء الله كى ہم نشينى ميں صبر 5
خضر (ع) :
خضر(ع) كا قصہ 1،2،3،4;خضر(ع) كى پشيكوئي كا پور ا ہونا 3; خضر(ع) كى تشبہات 1; خضر(ع) كے قصہ ميں نوجوان
كا قتل 4
علماء :
علماء سے فائدہ اٹھانے كى شرائط 5; علماء كے ساتھ ہم نشينى كے آداب 5;علماء كے ساتھ ہم نشينى ميں صبر 5
موسى (ع) :
موسي(ع) كا اعتراض رد ہونا 4; موسي(ع) كا عجز 2;موسي(ع) كا قصہ 1،2،3،4;موسي(ع) كو خبردار كيا جانا 1;موسى (ع) كى بے صبرى 1،2،3،4

قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْراً (٧٦)
موسى نے كہا كہ اس كے بعد ميں كسى بات كا سوال كروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ ركھيں كہ آپ ميرى طرف سے منزل عذ رتك پہنچ چكے ہيں (76)

1_حضرت موسى (ع) نے حضرت خضر(ع) سے انكے غير معمولى كا موں كے مقابلہ ميناپنے صبر كرنے كے حوالے سے آخرى مہلت مانگى _
قال إن سا لتك عن شى بعد ہا فلا تصاحبنى
2_ حضرت موسى (ع) نے اپنے آپ كو دوبارہ سوال كرنے (تيسرى دفعہ خلاف ورزى كرنے) كى صورت ميں حضرت خضر(ع) كى مصاحبت سے محروميت كا لائق سمجھا_
قال إن سا لتك عن شى بعد ہا فلا تصاحبني
3_ خطا كرنے والوں اور بھول جانے والوں كو تين بار، مہلت دينا مناسب ہے _

قال إن سا لتك عن شی بعد فلا تصاحبني
حضرت موسی (ع) نے تیسری دفعہ اپنی بے صبری کا مظاہرہ کرنے اور حضرت خضر(ع) کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں اپنے آپ کو حضرت خضر(ع) کی مصاحبت سے جدائي اور محرومیت کا لائق

سمجھا لہذا کہہ سکتے ہیں کہ لوگوں کو تین مرتبہ مہلت دینا ،قابل قبول ہے _
4_ حضرت موسی (ع) نے حضرت خضر(ع) کے کردار کو تحمل کرنے اور ان کی ہمراہی سے عاجزی کا اعتراف کرلیا_
قال ... قد بلغت من لدنی عذر
5_ حضرت موسی (ع) نے یہ اعتراف کرلیا کہ حضرت خضر کے کاموں کے مقابلہ میں ان کے خاموش رہنے کی خلاف ورزی کے نتیجہ مینمیں ان سے جدائیکے سلسلہ ہیں حضرت خضر(ع) معذور ہیں_
قال ان سألتك قد بلغت من لدنی عذر
جملہ "قد بلغت من لدنی عذراً" یعنی میری نظر میںآپکے پاس مصاحبت چھوڑنے پر قابل قبول عذرہے یہ جملہ " قد " کے قرینہ کے مطابق "إن سا لتك ... " سے مربوط نہیں ہے بلکہ حضرت موسي(ع) کا اعتراف ہے کہ آپ ہمراہی چھوڑ نے کا حق رکھتے ہیں لیکن میں ایك اور مہلت چاہتا ہوں _
6_اپنے اوپر تنقید اور اپنے حوالے سے فیصلہ کرنے میں انصاف کرنا اور اپنے اعمال کی ذمہ داری قبول کرنا، بلند اور شائستہ صفات ہیں _
إن سا لتك عن شی بعد ہا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذر
اسکے باوجود کہ حضرت موسی (ع) نے پہلے مرحلہ میں بھول جانے کے عذر کو بیان کیا لیکن اس مرحلہ میں سب سے پہلے اپنے عمل کی ذمہ داری کو قبول
کیا اور دوسرایہ کہ اپنے حوالے سے انصاف سے فیصلہ صادر کیا اور حضرت خضر(ع) کو اپنے سے جدا ہونےکے سلسلہ میں بر حق جانا_

بھول جانے والے :
بھول جانے والوں کو مہلت 3
خضر (ع) :
خضر(ع) کی ہمراہی سے محرومیت کے اسباب 2; خضر(ع) کا عذر 5; خضر (ع) کا قصہ 1،2،4،5;خضر(ع) کی طرف سے مہلت طلب کرنا 1
خطا کا ر لوگ :
خطا کاڑ لوگوں کو مہلت 3
خود :
خود پر تنقید 6
ذمہ داری لینا :6
صفات :
اچھی صفات 6
فیصلہ کرنا :
فیصلہ کرنے میں عدالت 6
موسی (ع) :
موسي(ع) کا اقرار 4،5; موسي(ع) کا عجز 4; موسي(ع) کا قصہ 1،2،4،5;موسي(ع) کا مہلت لینا 1;موسي(ع) کی بے صبری 5; موسي(ع) کی رائے 2; موسي(ع) کی عہد شکنی 5;موسي(ع) کے سوالوں کے آثار 2

فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَاراً يُرِيدُ أَنْ يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْراً (۷۷)
پھر دونوں آگے چلتے رہے یہاں تك كہ ایك قریہ والوں تك پہنچے اور ان سے كھانا طلب كیا ان لوگوں نے مہمان بنانے سے انكار كردیا پھر دونوں نے ایك دیوار دیكھی جو قریب تھا كہ گر پڑتی بندہ صالح نے اسے سیدھا كردیا تو موسی نے كہا كہ آپ چاہتے تو اس كی اجرت لے سكتے تھے (77)

1_ حضرت خضر(ع) نے حضرت موسي(ع) كی مہلت كی درخواست قبول كی اور انہیں تیسری بار اپنی ہمراہی كا موقع دیا _
إن سا لتك عن شيئ: بعد ہا فلا تصاحبني ... فا نطق
2_ حضرت موسی (ع) اور خضر(ع) اپنے سفر اور حركت كرنے كی راہ میں ایك آبادی تك پہنچے اور وہاں كے لوگوں سے ملاقات كی _
فانطقا حتّی إذا ا تیا أہل قریة
یہ كہ كون سی آبادی انكی راہ میں آئي بہت سے احتمالات ہیں ان میں ایك احتمال یہ ہے كہ وہ شہرناصرہ ہے جو كہ ساحل دریا پر واقع تھا اس كو مجمع البیان نے امام صادق علیہ السلام سے روایت كیا ہے _
3_حضرت موسی (ع) اورخضر(ع) نے بھوك محسوس كرتے ہوئے شہروالوں، سے غذا اور خوراك كا تقاضا كیا _
استطعما أہلہ

"یضیّفوہما " كے قرنیہ كی بناء پر " استطعام " سے مرادسفر كو جاری ركھنے كیلئے غذامہیا نہیں چاہی تھی بلكہ حضرت موسی (ع) اور حضرت خضر(ع) اس وقت بھوكے تھے _
4_شہر والوں میں سے كوئي بھي، حضرت موسی (ع) اور خضر(ع) كی میزبانی اورانہیں كھانا كھلانے كیلئے تیار نہیں ہوا_
استطعماأہلہا فا بوا أن یضیّفوہم
"اباۂ" سے مراد" انكا ر كرنا اور نہ كرنا" ہے _
5_ جس شہر میں حضرت موسي(ع) اور حضرت خضر(ع) داخل ہوئے تھے وہاں كے لوگ مہمان كی خدمت اور غریب نوازی جیسی صفات سے عاری تھے _
فا بوا ا ن یضیّفوہم
6_ مسافروں كی میزبانی اور راستے كی مشكلات كا شكار ہونے والوں كو كھانا كھلانا، ایك پسندیدہ كام ہے _
استطعما أہلہا فا بو ا ا ن یضیّفوہم
حضرت موسی (ع) اور خضر(ع) نے صرف كھانا مانگا لیكن قرآن شہروالونكی یہ توصیف كررہا ہے كہ انہوں نے مہمان كی خدمت كرنے سے انكار كیا یعنی چاہیے یہ تھا كہ لوگ ان دونوں كو اپنا مہمان بناتے اور غذاكے علاوہ كو ئي بھی چیز دینے سے دریغ نہ كرتے_
7_پیغمبری كے مقام پر فائز ہوتے ہوئے بھی لوگونسے اپنی مادی احتیاج كا تقاضا،غیر مناسب نہیں ہے _
استطعما ا ہلہ
حضرت موسی (ع) اور خضر(ع) نبی تھے پھر بھی انہوں نے لوگوں كے سامنے اپنی احتیاج كا اظہار كیا پس معلوم ہوا كہ اس قسم كی درخواست، پیغمبر وں اور اولیاء كیلئے نامناسب نہیں ہے _
8_ حضرت موسی (ع) اور خضر(ع) نے اس آبادی میں ایك ایسی دیوار كو دیكھا جوگرنے اور خراب ہونے والی تھی _
فوجدا فیہا جداراً یرید ان ینقض
"انقضاض" مادہ" قضض" سے ہے اسكا معنی "بكھر نا" ہے (قاموس) فعل "یرید" كا استعمال كہ جو عام طور پر با اختیار موجودات كیلئے استعمال ہوتا ہے یہاں بطور استعارہ ہے یعنی دیوار اس حدتك گرنے كے خطرہ مینتھی كہ گویا خودگرنے اورخراب ہو كر بكھرنے كا عزم كر چكی ہو_
9_حضرت خضر(ع) نے گر نے والی دیوار كو درست اور تعمیر كیا _

يريد ا ن ينقضّ فا قامہ
10_گرنے والی دیوار کی حضرت خضر(ع) کے ہاتھوں تعمیر، شہر کے لوگوں کی نگاہوں کے سامنے انجام پائي _
حتى إذا ا تيا ا ہل قرية ...فا قامہ
شہر میں داخل ہو نا اور شہر میں دیوار کا پایا جانا، جیسا کہ آیت میں"فوجدا فیھا جداراً" کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے ممکن ہے اس طرف اشارہ ہو کہ لو گ حضرت خضر(ع) کے افعال کی طرف متوجہ تھے _
11_ حضر ت خضر(ع) نے دیوار کی تعمیر اور اسکے کھڑا کرنے میں حضرت موسي(ع) سے مدد نہیں مانگی _

فأقامہ
"أقامہ " کا مفرد آنا ممکن ہے اس حوالے سے ہو کہ دیوار کی تعمیر صرف حضرت خضر(ع) کے ہاتھوں انجام پائي اگر چہ اس سے پہلے " استطعما" تثنیہ کی صورت میں آیا ہے یعنی دونوں کے غذا مانگنے کو بیان کیا گیا ہے _
12_ حضرت خضر(ع) نے دیوار کی تعمیر کی اجرت دریافت کرنے کے امکان کے باوجود کوئي چیز دریافت نہیں کی _
قال لو شئت لتخذت عليہ أجر
حضرت موسي(ع) کی طرف سے اجرت دریافت کرنے کی بات اسی صورت میں درست ہے جب اسکے لینے کا امکان موجود ہو _
13_ با جود اسکے کہ غذا کے حصول کیلئے اجرت کی احتیاج تھي، حضر ت خضر (ع) کے اپنے کا م کے مقابلہ اجرت نہ چاہنے پر حضرت موسي(ع) ناراض اور شاکی تھے _
استطعما ا ہلہا ...قالو شئت لتّخذت عليہ أجر
حضرت خضر(ع) اور حضرت موسی (ع) نے لوگوں سے مفت غذاکا مطالبہ کیا چونکہ خریدنے کیلئے انکے پاس رقم نہ تھی لہذا حضرت موسی (ع) نے دیوار کا کام مکمل ہونے پر اجرت کی بات کی تا کہ اس ذریعہ سے غذا خریدی جائے _
14_ حضرت موسی (ع) کے زمانے میں کام کی اجرت دینے کے نظام کا موجود ہونا_
قال لو شئت لتّخذت عليہ أجر
15_ کام کے انجام دینے کے بعد اجرت کی مقدار کا معین کرنا، صحیحاور قابل اجرائہے _
لو شئت لتخذت عليہ أجر
16_ کام لینے والے کی در خواست کے بغیر انجام دیتے گئے کاموں کے مقابلہ میں اجرت لینا جائز ہے _
لو شئت لتّخذت عليہ أجر
لوگوں کی بد فطرتی اور پستي، انسان کو کا ر خیر اور ذمہ داری ادا کرنے سے نہ روکے _
استطعما ا ہلہا فا بوا ...فا قامہ
اگر چہ شہر والے،بد فطرت اور برے تھے لیکن اسی حالت میں حضرت خضر(ع) نے بغیر کسی ناگوار ی کے اپنی ذمہ داری ادا کی _لوگوں کا سرد رویہ آپکے کام میں سستی اور دیر کا باعث نہ بنا _
18_اجرت حاصل نہ کرنے کے حوالے سے حضرت موسی (ع) کی حضرت خضر(ع) سے شکایت آمیز بات اپنے عہد سے تیسری مخالفت تھی _
قال لوشئت لتّخذت عليہ أجر
19_ عن جعفر بن محمد (ع) ..."فانطلقا حتّى إذا ا تيا ا ہل قرية " وہی الناصرة (1)امام صادق(ع) سے روایت ہوئي ہے کہ آیت شریفہ میں قریة سے مراد قریہ ناصرہ ہے _
20_عن جعفر بن محمد (ع) ..."فوجدا فيہا جداراً يريد أن ينقضّ" فوضع الخضر يده عليہ فا قامہ (2)
....

1) علل الشرايع ص61،ب54، بحارالانوار ،ج 13 ،ص287،ح4_
2)علل الشرايع ص61 ،ب54،ح1،بحارالا نوار جلد13،ص287،ح4_

امام صادق(ع) سے روایت نقل ہوئي ہے كہ حضرت خضر(ع) اور حضرت موسى (ع) نے ايك ديوار كو پايا جو گرنے والى تھى حضرت خضر(ع) نے اس پراپنا ہاتھ ركھا اور اسے سيدھا كرديا _
21_ عن ا بى عبدالله (ع) : ...فوجدافيها جداراً يريد ا ن ينقضّ فا قامه قال : لوشئت لتّخذت عليه ا جراً خبزاً نا كله فقد جُعنا (1)
امام صادق(ع) سے روایت نقل ہوئي ہے كہ ...حضرت خضر(ع) اور موسي(ع) نے اس آبادى ميں ايك ديوار ديكھى كہ جوگرنے والى تھى تو حضرت خضر(ع) نے اسے سيدھا كيا موسي(ع) نے كہا: اگر آپ چاہتے تو اس كام كى اجرت لے ليتے يعنى روٹى لے ليتے تاكہ ہم كھاليں كيونكہ ہم بھوكے ہيں _

ابن سبيل :
ابن سبيل كو كھانا كھلانا6
اجرت :
اجرت كے احكام 15،16
انبياء :
انبياء كى مادى ضروريات 7
پستى :
پستى كے آثار 17
خضر (ع) :
خضر(ع) سے شكوہ 13;خضر(ع) كا سفر 2; خضر(ع) كا قصہ1،2، 3، 4 ،5،8،9،10،1 2،13،18،19،20، 21;
خضر(ع) كى اہل ناصرہ سے ملاقات 2خضر(ع) كى بھوك 3; خضر(ع) كى غذا كيلئے در خواست 3; خضر(ع) كى غذا كيلئے در خواست كا رد ہونا 4;خضر(ع) كے ساتھ عہد شكنى 18; خضر(ع) كے قصہ ميں ديوار كى تعمير 9،10،11،20;خضر(ع) كے قصہ ميں ديوار كى تعمير كى اجرت 12،13،21;خضر(ع) كے قصہ ميں ديوار كى خرابى 8;خضر(ع) كے قصہ ميں شہر 2،5; خضر(ع) كے قصہ ميں شہر والے 4; ناصرہ ميں خضر(ع) 19
ذمہ دارى :
ذمہ دارى كوپورا كرنے كى اہميت 17
روايت :
19،20،21
عمل:
پسنديدہ عمل 6
عمل صالح :
عمل صالح كى اہميت 17
كام :
كام كى اجرت 15،16
كام لينے والے :
كام لينے والوں كا كردار 16
مسافرين :
مسافرين كى پذيرائي 6
موسى (ع) :
موسي(ع) كا سفر 2; موسى (ع) كا شكوہ 13،18;موسى (ع) كا قصہ 1،2،3،4،5،8،9،10 ،11،12، 13 ، 18 ، 19 ، 20،21;موسى كى اہل ناصرہ سے ملاقات 20; مو سى (ع)
....

1) تفسير عياشيج2ص،333،ح47،نوارالثقلين ، ج 3،ص278،ح151_

515
كى بھوك 3; موسى (ع) كى عہد شكنى 18; موسي(ع) كى غذا كيلئے در خواست كا رد ہونا 4; موسي(ع) كى غذا كيلئے در خواست كرنا 3; موسى (ع) كى طرف سے مہلت مانگے جانے كا قبول كيا جانا 8; موسى (ع) كے زمانہ ميں كام كى اجرت 14; موسى (ع) ناصرہ ميں 19
ناصرہ :
ناصرہ كے رہنے والوں كى خصلتيں 5

قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْراً (٧٨)
بندہ صالح نے كہا كہ يہ ميرے اور تمھارے درميان جدائي كا موقع ہے عنقريب ميں تمھيں ان تمام باتوں كى تاويل بتادوں گا جن پر صبر تم نہيں كرسكے (78)

1_ حضرت موسي(ع) كى حضرت خضر(ع) سے كيئے ہوئے عہد كى تيسرى با رمخالفت (اجرت لينے كى بات كرنا)، دونوں كى آپس ميں جدائي شروع ہونے كا باعث بنى _
قال لو شئت لتخذت ...قال ہذا فراق بينى و بينك
يہ كہ" ہذا "كس چيزطرف اشارہ ہے بہت سے احتمالات ہيں ان ميں سے ايك احتمال يہ بھى ہے كہ يہ حضرت موسى (ع) كى بات كى طرف اشارہ ہو يعني"ہذا القول سبب فراق بيننا"
2_ حضرت خضر(ع) كے كاموں كو تحمل كرنے كے حوالے سے حضرت موسى (ع) كى عاجزي، انكے تيسرے سوال اور اعتراض پر ثابت ہوگئي _
قال ہذا فراق بينى وبينك سا نبّئك بتا ويل ما لم تستطع عليہ صبر
3_ حضرت خضر(ع) حضرت موسى (ع) كى آخرى غلطى پر ان سے جدا ہونے كيلئے محكم دليل اور قابل قبول عذر ركھتے تھے _
قد بلغت من لدنّى عذراً ...قال لوشئت لتخذت عليہ أجراً_ قال ہذا فراق بينى و بينك
مندرجہ بالا مطلب كى بناء يہ ہے كہ پچھلى آيت ميں "قد بلغت ..." كى عبارت "ان سا لتك ..." كا نتيجہ ہو _
4_ حضرت خضر(ع) نے حضرت موسى (ع) كو اطمينان دلا يا كہ جدا ہونے سے پہلے انہيں اپنے عجيب وغريب كاموں كے اسرار سے آگاہ كريں گے_
سا نبّئك بتاويل مالم تستطع عليہ صبر
5_ انبياء اور اولياء كے تحمل اور افعال كى نوعيت آپس

516
ميں مختلف ہوتى ہے _
سا لنبّئك بتاويل مالم تستطع عليہ صبر
6_ حضرت خضر كے ظاہر ى طور پر ناقابلقبول كام ، باطن اور صحيح حقيقت پر مشتمل تھے _
سا نبّئك بتا ويل مالم تستطع عليہ صبر
"تا ويل " كى بناء "ا ول "يعنى " پلٹنا "ہے آيت ميں " مآل " كے معنى ميں ہے يعنى وہ حقائق اور مصلحتيں جن كى بناء پر حضرت خضر(ع) كے كام انجام پائيں تو ضرورى ہے كہ ظاہرى طور پر حضرت خضر كے نا گوار كاموں كو انہى

مصلحتوں کی طرف لوٹا یا جائے _
7_ وہ علم جو حضرت موسی (ع) ، حضرت خضر(ع) سے سیکھنا چاہتے تھے وہ واقعات کی تاویل اورتحلیل کا علم اور واقعات کے پس پردہ حقائق کی پہچان، کا علم تھا _
هل ا تّبعك على أن تعلّمن ممّا علمت ... سا نبّئك بتاويل ما لم تسطيع عليہ صبر
8_ حوادث کے رموز کو جاننے کے علم اورکائنات مینپیدا ہونے والے مسائل کے حقیقی اسباب کو جاننے کی روش، ایك تجرباتی اور عملی روش ہے_
سا نبّئك بتا ويل ما لم تستطع عليہ صبر
9_ حضرت موسی (ع) حواد ث کی تاویل کے علم کو سیکھنے کی روش پر صبر نہینکر سکتے تھے _
سا نبّئك بتاويل ما لم تستطع عليہ صبر
10_ حوادث کی تاویل او رتحلیل کے علم کو حاصل کرنے اور خضر(ع) جیسے علما ء کیصحبت اختیار کرنے کیلئے حضرت موسی (ع) کے صبر سے زیادہ صبر اور ان سے بڑھ کر قوت وتحمل کی ضرورت ہے _
سا نبّئك بتا ويل مالم تستطع عليہ صبر

انبیاء :
انبیاء کا صبر5;انبیاء کے درجات 5
اولیاء اللہ :
اولیاء اللہ کا صبر 5;اولیا ء اللہ کے درجات 5
حوادث:
حوادث کی تحلیل کے علم کا حصول 7، حوادث کی تحلیلکے علم کوحاصل کرنے کی روش 8، حوادث کی تحلیل کے علم کو حاصل کرنے کی شرائط 10
خضر :
خضر(ع) پر اعتراض 2; خضر(ع) سے سیکھنا 7;خضر(ع) کا عذر 3; خضر(ع) کا قصہ 1،2،3،4; خضر(ع) کی ہم نشینی کی شرائط 10; خضر(ع) کی ہم نشینی میں صبر 10; خضر(ع) کے ساتھ عہد شکنی 1;خضر(ع) کے عمل کا راز4،6
علماء :
علماء کی ہم نشینی کی شرائط 10; علماء کی ہم نشینی میں صبر 10
موسی (ع) :
موسی (ع) اور حوادثکی تحلیل کا علم 9;موسی (ع) اور خضر کی جدائي 1،3;موسی (ع) کا اعتراض 2;موسی (ع) کا عجز 2; موسی (ع) کا علم غیب 7 ; موسی (ع) کا قصہ 1،2، 3، 4; موسی (ع) کی بے صبر ی 2،9; موسی (ع) کی خواہشات 7; موسی (ع) کی عہد شکنی 1

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْباً (٧٩)
یہ کشتی چند مساکین کی تھی جو سمندر میں باربرداردی کا کام کرتے تھے میں نے چاہا کہ اسے عیب دار بنادوں کہ ان کے پیچھے ایك بادشاہ تھا جو ہر کشتی کو غصب کرلیا کرتا تھا (79)

1_ کشتی کو عیب دار بنانے سے حضرت خضر(ع) کا مقصد یہ تھا کہ اسے غاصب بادشاہ کے لوٹنے سے نجات دلائي جائے_
أما السفينة ...فا ردت ا ن أعيبہا ...يأخذ كلّ سفينة غصب
اگر چہ یہ کافی تھا کہ حضرت خضر(ع) کہتے کہ میں نے اسے عیب دار بنایا لیکن انہوں نے کہا ہے کہ میں نے پختہ ارادہ کیا کہ اسے عیب دار بناؤں تا کہ یہ نکتہ بیان کریں کہ جو کچھ کیا توجہ کے ساتھ اور اسکو غصب سے بچانے کیلئے کیا _
2_ حضرت خضر(ع) کے ہاتھوں سوراخ ہونے والی کشتی ایکمسکین گروہ کی ملکیت میں تھی اور انکے حصول رزق کا

فقط يہى وسيلہ تھا _
فكانت لمساكين يعملون فى البحر
3_ حضرت موسى (ع) كے زمانہ ميں كشتى اور دريائي حمل ونقل در آمد كے ذارئع تھے _
فكانت لمساكين يعملون فى البحر
4_ قرار دا د كے ساتھ باہم شراكت جائز ہے اور گذشتہ اديان ميں بھى يہ چيز موجود تھى _
فكانت لمساكين يعملون فى البحر
5_ محروم لوگوں كى آخرى حد تك پشت پناہى اور انكے فائدہ كيلئے مخفيانہ كوشش، حضرت خضر(ع) كى ذمہ داريوں ميں سے تھى _
فا ردت ا ن اعيبہا وكان وراء ہم ملك يا خذ كل سفينة غصب
6_كام اور در آمد كا ہونا، محروم لوگوں پر" مسكين "ك

عنوان ،صادق آنے سے مانع نہيں ہے _
وامّا السفينةفكانت لمساكين
اگرچہ كشتى والوں كے پاس كشتى اور در آمد تھى ليكن ان پر لفظ "مسكين " كا اطلاق ہوا ہے لہذا كسى طرح كا كام اور در آمدكانہ ہونا، عنوان "مسكين " كے صادق آنے سے تعلق نہيں ركھتا ہے _
7_ حضرت موسى (ع) اور خضر(ع) كى داستان كے زمانہ ميں ايك ظالم اور غاصب حكومت موجود تھي_
وكان وراء ہم ملك يا خذ كل سفينة غصب
"ورائ" ہر پوشيدہ جگہ كو كہتے ميں خواہ وہ سامنے ہى كيوں نہ ہو (قاموس)اس بناء پر غاصب سلطان، مساكين اور كشتى والوں كے پيچھے لگا ہوا تھا يا ان كے آگے تھا اورانہوں نے دوران سفراس كاسامنا كرنا تھا_
8_ حضرت موسى (ع) اور خضر(ع) كى داستان كے زمانہ ميں ايك بادشاہ، تمام صحيح وسالم كشتيوں كو اس علاقہ ميں قبضہ ميں لے ليتا تھا _
وكان وراء ہم ملك يا خذ كل سفينة غصب
"ا ن اعيبہا " كے قرينہ سے يہاں" كل سفينة" سے مراد "كل سفينة صالحة" (ہر صحيح و سالم كشتى)ہے _
9_ لوگوں كے مال و متاع پر قبضہ كرنا، چاہے حاكموں كى طرف سے ہى كيوں نہ ہو ايك غلط چيز ہے _
وكان وراء ہم ملك يا خذ كل سفينة غصب
10_ حضرت خضر(ع) اورموسى (ع) كو سوار كرنے والى كشتى كا معيوب ہونا موجب بنا كہ بادشاہ اسے قبضہ ميں لينے سے باز رہا _
فا ردت ا ن ا عيبہا وكان وراء ہم ملك يا خذ كل سفينة غصب
11_ ايك بڑے اور يقينى نقصان سے بچانے كيلئے كسى كے مال كو ضرر پہنچانا جائز ہے _
فا ردت ا ن ا عيبہا وكان وراء ہم ملك يا خذ كل سفينة غصب
12_ الله تعالى كے خاص اوليائ، غاصب حاكموں كو ناكام بنانے اور محروم لوگوں كے حقوق كى حفاظت ميں كو شان ہوتے ہيں_
فا دت ا ن ا عيبہا وكان وراء ہم ملك يا خذكل سفينة غصب
13_ كشتى كے حوالے سے حضرت خضر(ع) كا عمل، اس قانون كا ايك مصداق اورنمونہ ہے كہ جس ميں مہم چيز كے ساتھ ٹكراؤ ميں اہم چيز كو ترجيح دى جاتى ہے_
وامّا السفينة فكانت لمساكين ...يا خذ كل سفينة غصب
14_ حضرت خضر(ع) بعض پيش آنے والے حادثات سے آگاہ تھے اور انكے مقابلہ ميں احساس ذمہ دارى ركھتے تھے _
وكان وراء ہم ملك يا خذ كل سفينة غصب

احكام :4
اولياء الله :

519

اولیاء اللہ کی ذمہ داری 12; اولیاء اللہ کی ظلم سے جنگ 12

حمل و نقل :

حمل ونقل کی تاریخ 3

خضر (ع) :

خضر(ع) کا ذمہ داری قبول کرنا14; خضر(ع) کا علم غیب 14; خضر(ع) کی ذمہ داری 5;خضر(ع) کا قصہ 1، 13،8;خضر(ع) کے زمانہ میں حکومت 7;خضر(ع) کے زمانہ میں کشتیوں کا قبضہ میں لیا جانا 8; خضر (ع) کے قصہ میں بادشاہ کا ظلم 8،7;خضر(ع) کے قصہ میں بادشاہ کا لوٹ مار کرنا 1;خضر(ع) کے قصہ میں کشتی کے مالکوں کا فقیر ہونا 2; خضر(ع) کے قصہ میں کشتی کے مالکوں کا محروم ہونا 2; خضر(ع) کے قصہ میں کشتی کے قبضہ میں لیے جانے سے مانع 10;خضر(ع) کے قصہ میں کشتی میں سوارخ کا فلسفہ 13،1;خضر(ع) کے قصہ میں کشتی میں سوارخ کرنے کے آثار 10

شراکت :

شراکت کے معاملہ کا جائز ہونا 4; ادیان میں شراکت کا معاملہ 4; شراکت کے معاملہ کی تاریخ 4; شراکت کے معاملہ کے احکام 4

غصب :

غصب کا ناپسندیدہ ہونا 9

مساکین :

مساکین سے مراد 6;مساکین کا کام 6; مساکین کی حمایت 5; مساکین کی در آمد 6; مساکین کے مال و متاع کی حفاظت 12

معیار :

معیار میں مقابلہ 13

موسی (ع) :

موسی (ع) کا قصہ 8; موسی (ع) کے زمانہ میں حکومت 7; موسی (ع) کے زمانہ میں حمل ونقل کے ذارئع 3; موسی (ع) کے زمانہ میں کسب کے زرائع 3; موسی (ع) کے زمانہ میں کشتیوں کا غصب 8; موسی (ع) کے زمانہ میں کشتی رانی 3

وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَاناً وَكُفْراً (٨٠)

اور یہ بچّہ _ اس کے ماں باپ مومن تھے اور مجھے خوف معلوم ہوا کہ یہ بڑا ہوکر اپنی سرکشی اور کفر کی بناپر ان پر سختیاں کرے گا (80)

1_ حضرت خضر(ع) کا لڑکے کو قتل کرنے کا مقصد، اسکے والدین کو کفر و طغیان سے بچانا تھا _

520

وا مّا الغلام ...فخشینا أن یرہقہما طغیاناً وکفر

"إرہاق" سے مراد کسی کو ایسے کام پرآمادہ کرنا کہ جو اسکے لیے انجام دینا انتہائي مشکل و سخت ہو (قاموس)

2_حضرت خضر (ع) کے ہاتھوں، قتل ہونے والے نوجوان کے والدین، مؤمن و سر کشی اور نافرمانی سے دور لوگ تھے _

فخشینا ا ن یرہقہما طغیاناً وکفر

"طغیان " بہت زیادہ نافرمانی کی راہ میں آگے نکل جانا (مفرادت راغب)

3_ وہ نوجوان کہ جسے حضرت خضر(ع) نے قتل کیا وہ کا فر تھا_

وا مّا الغلام فکان ا بواہ مؤمنین

نوجوان کے والدین کے ساتھ فقط مؤمن کا لفظ آنا بتاتا ہے کہ وہ کا فر تھا اوریہ کہ وہ والدین کو کفر کی طرف مائل کرنے

میں اثر انداز ہو سکتا تھا یہ بھی اسکے کفر کی تائید کر رہا ہے _
4_ مقتول نوجوان کے والدین ،اپنے بیٹے کے زندہ رہنے کی صورت میں اس کے ہاتھوں متاثر ہو کر نہ چاہتے ہوئے بھی سرکشی اورکفر کی طرف چلے جاتے _
فکان ا بواہ مؤمنین فخشینا ا ن یرہقہم
5_ مؤمنین کے ایما ن کی حفاظت اور انہیں کمزوری اورنابودی سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا، حضرت خضر(ع) کی ذمہ داریوں مینسے تھا _
فخشینا ا ن یرہقہماطغیاناً و کفر
6_ ایمان، انتہائي قیمتی گوہر ہے کہ کوئي چیز اسکا مقابلہ نہیں کرسکتی _
فکان ا بواہ مؤمنین فخشینا ا ن یرہقہما طغیاناً وکفر
اللہ تعالی نے والدین کے ایمان کی حفاظت کیلئے انکے عزیز فرزند کوان سے جدا کردیاتاکہ انکاایمان محفوظ رہے ایسا ایمان ايك قیمتی متاع ہے کہ جس پر بیٹے کی قربانی آسان ہے _
7_ اللہ تعالی کی پوشیدہ حمائیوں کے حامل مؤمنین، کفر اور معصیت سے دور ہیں _
فکان ا بواہ مؤمنین فخشینا ا ن یرہقہم
8_ حضرت خضر، الہی احکام پر عمل کرنے والے تھے نہ کہ اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرتے تھے _
فخشینا ا ن یرہقہم
"خشینا " میں ضمیر "نا " مندرجہ بالا مطلب پر اشارہ ہوسکتی ہے _ بعد والی آیات مینجملہ "وما فعلتہ عن ا مری " بھی اسی نکتہ کی وضاحت کررہا ہے _
9_ اولاد کا صالح نہ ہونا، والدین کے کفر اور سرکشی کی طرف میلان کا باعث ہو سکتا ہے _
فکان ا بواہ مؤمنین فخشینا ا ن یرہقہما طغیاناً وکفر
10_ انسان کے جبلی احساسات، اسکے معنوی اور ایمانی میلانات میں اہم اثر رکھتے ہیں _

521

فکان ا بواہ مؤمنین فخشینا ا ن یرہقہما طغیاناً وکفر
حضرت خضر(ع) بیٹے کو والدین سے لے لیتے ہیں تا کہ وہ اپنے فطری تعلقات اور احساسات کی وجہ سے کفر اور سرکشی کی طرف مائل نہ ہوں_ یہ نکتہ بتارہاہے کر میلانان_ احساسات سے متاثر ہوتے ہیں _
11_کفر اور سر کشیمیں اضافہ کے اسباب سے مقابلہ کرنا اور انہیں آگے بڑ ھنےسے رو کنا ضروری ہے_
فخشینا ا ن یر ہقہما طغیاناً و کفر
اگر چہ حضرت خضر(ع) کا کام غیب اور اسرار سے آگاہ ہونے کی بناء پر تھا لیکن یہ کفر کو بڑھنے سے روکنے اور اسکے سبب کو ختم کرنے کی ضرورت کوبتا رہا ہے _
12_ سر کشی اور الہی حدود سے تجاوز، انسان کے کفر کی طرف مائل ہونے کا باعث ہے _
یر ہقہما طغیاناً و کفر
احتمال یہ ہے کہ طغیان کو کفر پر مقدم کرنے کی وجہ یہ ہوکہ طغیان میں مبتلا ء ہونا، کفر کی طرف جانے کی وجہ ہے_
13_ اللہ تعالی کا والدین کے ایما ن کی حفاظت کرنا ، انکے بچوں کیلئے بعض ناگوار حادثات پیدا ہونے کا باعث ہے _
فکان ا بواہ مؤمنین فخشینا ا ن یرہقہما طغیاناً وکفر
14_ مؤمن کا بعض مشکلات اورنقائص میں مبتلا ہونا اسکے ایمان کے محفو ظ رہنے کا فلسفہ ہے _
فکان ا بواہ مؤمنین فخشینا ا ن یرہقہم

احساسات :
احساسات کے آثار 10
اللہ تعالی کی حدود :
اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز کرنے کے آثار 12
اللہ تعالی کی حمایتیں :

الله تعالى كى حمايتوں كے شامل حال لوگ 7
الله تعالى كے كام كرنے والے :8
اقدار :6
ايمان :
ايمان كا باعث 10;ايمان كى قدرو قيمت 6
خضر (ع) :
خضر(ع) كا كردار 8; خضر(ع) كا كفر سے مقابلہ كرنا 1;خضر(ع) كا قصہ 1،4;خضر(ع) كى ذمہ دارى 5; خضر(ع) كے قصہ ميں نوجوان كا كفر 3; خضر(ع) كے قصہ ميں نوجوان كا كردار 4;خضر(ع) كے قصہ ميں نوجوان كے قتل كا فلسفہ 1;خضر(ع) كے قصہ ميں نوجوان كے والدين كا ايمان 2;خضر(ع) كے قصہ ميں نوجوان كے والدين 1،4; خضر(ع) كے قصہ ميں نوجوان كے والدين كا مطيع ہونا 2
سركشى :
سر كشى سے مقابلہ كرنے كى اہميت 11; سركشى كا پيش خيمہ 9 ;سر كشى كے آثار 12

522

فرزند :
خراب فرزند كا كردار 9;فرزند كى مشكلات كا باعث 13
كفر :
كفر سے مقابلہ كرنے كى اہميت 11; كفر كا پيش خيمہ 9،12
مؤمنين :
مؤمنين اور كفر 7; مؤمنين اورگناه 7; مؤمنين كا محفوظ ہونا 7،14;مؤمنين كى حمايت5; مؤمنين كے امتحان كا فلسفہ 14; مؤمنين كے فضائل7
ميلانات :
معنوى ميلانات كا باعث 10
والدين :
والدين كے ايمان كى حفاظت 13

فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْراً مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْماً (٨١)
تو ميں نے چاہا كہ ان كا پرورگار انھيں اس كے بدلے ايسا فرزند ديدے جو پاكيزگى ميں اس سے بہتر ہو اور صلہ رحم ميں بھى (81)

1_ نوجوان كو قتل كرنے سے حضرت خضر(ع) كا مقصد اسكے والدين كيلئے پرہيز گار اور مہربان بيٹے كو حاصل كرنے كى فضاتيار كرنا تھا _
فا ردنا ا ن يبدلہما ربّہما خيراً منہ ذكوة وا قرب رحم
آيت ميں "زكاة" سے مراد طہارت اور گناہوں سے پاكيزگى ہے "رحم" اور "رحمت" كا ايك معنى ہے_ اگر چہ حضرت خضر نے اپنى اس كلام ميں مقتول نوجوان كيلئے پاكيزگى اور مہربان ہونے كا انكار نہيں كيا ليكن ممكن ہے حضرت موسى (ع) كى بات سے متناسب كہ انہوں نے مقتول نوجوان كو "نفس ذكيہ " كا عنوان ديا اپنى كلام كو انہوں نے اسم تفضيل كے قالب مين بيان كيا تھے ليكن حقيقت ميں مقتول نوجوان رحمت و پاكيزگى سے عارى تھا يااس كا انجام آخر گناه اور بے رحمى تھا_
2_ حضرت خضر (ع) اور انكے مانند دوسرے لوگ، الله تعالى كے اراده كو عملى جامہ پہنانے والے ہيں _
فا ردنا أن يبد لہما ربّہم
"أردنا " والى كلام ميں اگر چہ كہنے والے صرف حضرت خضر(ع) تھے _ ليكن ضمير، جمع كى لائي گئي ہے اس سے معلوم ہوتا ہے كہ حضرت خضر(ع) چاہتے تھے يہ نكتہ سمجھا ئيں كہ وه اس عزم ميں تنہا نہيں تھے بلكہ انكے كام كے

پیچھے الہی ارادہ کا ر فرما تھا دو سرے طرف "ربّ" کو "یبدل " کیلئے فاعل ذکر کیا تا کہ اس واقعہ کے حقیقی کردار کو واضح کریں اور اپنے ارادہ کو اللہ تعالی کے ارادہ کے تحت ہونے کو

بیان کریں _

3_ غیر صالح فرزند کواٹھا کر اسکی جگہ صالح فرزند عطا کرنا ،مؤمن والدین کیلئے اللہ تعالی کی ربوبیت کا ایك جلوہ ہے _

یبد لہما ربّہما خیراً منہ

4_ صالح اور مہربان فرزند کی عطا، ایك الہی نعمت ہے _

یبد لہما ربّہما خیراً منہ زکوة وا قرب رحم

5_ بعض مصیبتوں اورناگوار حادثات میں مؤمن کیلئے مصلحت اور خیر ہوتی ہے _

وا مّا الغلام ...فا ردنا ا ن یبد لہما ربّہما خیراً منہ زکوة وا قرب رحم

6_ ایك شائستہ فرزند کی خصوصیات مینسے اسکا پاك و صالح اور والدین کی نسبت بہت محبت کرنے والاہونا ہے _

یبد لہما ربّہما خیراً منہ زکوة وا قرب رحم

7_ اللہ تعالي، مؤمن کا پشت پناہ اور اسکی خیرو مصلحت کافیصلہ کرنے والا ہے _

فکان ا بواہ مؤمنین ...فا ردنا أن یبد لہما ربّہما خیراً منہ زکوة

8_عن أبی عبداللہ (ع) فی قول اللہ :"فا ردنا أن یبد لہما ربّہما خیراً منہ ..."قال ا نہ ولدت لہما جاریةفولدت غلاماً فکان نبیاً(1)

امام صادق (ع) ، اللہ تعالی کی اس کلام "فا ردنا أن یبدلہما ربّہما خیراً منہ ..."کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بے شك مقتول کے والدین کے ہاںایك بیٹی پیدا ہوئي اور اس بیٹی سے ایك بیٹا پیدا ہوا کہ جو مقام نبوت پر فائز ہوا _

9_عن ا بی عبداللہ (ع): ..."فی قول اللہ عزوجل : فا ردنا أن یبد لہما ربّہما خیراً منہ زکاة وا قرب رحماً": ا بدلہما اللہ بہ جاریة ولدت سبعین نبیا ..."(2)

امام صادق علیہ السلام سے اللہ تعالی کی اس کلام "فأردنا أن یبد لہما ربّہما خیرا ً منہ زکوة" کے بار ے میں روایت ہوئي کہ اللہ تعالی نے مقتول کے والدین کو اسکی جگہ ایك بیٹی عطا کی جس کی نسل سے ستر انبیاء پیدا ہوئے ..."

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی خیر خواہی 7; اللہ تعالی کی ربوبیت کی علامات 3; اللہ تعالی کی نعمات 4;اللہ تعالی کے ارادہ کے تحت چلنے والے 2

اللہ تعالی کی پشتی پناہی :

اللہ تعالی کی پشت پناہی کے شامل حال لوگ 7

انبیاء :

انبیاء کا کردار 2

خضر (ع) :

خضر(ع) کا کردار 2;خضر(ع) کا قصہ 1،8،9; خضر(ع) کے قصہ میں نوجوان کے قتل کا فلسفہ 1; خضر(ع) کے قصہ میں نوجوان کے والدین 1;خضر(ع) کے قصہ میں نوجوان کے والدین کی نسل 8،9

....

1)تفسیر عیاشی ج2 ، ص336، ح59، نورالثقلین ج3 ، ص286، ح170_
2) کافی ج6 ،ص7 ،ح11،نورالثقلین ج3 ، ص286، ح 174_

روایت :8،9

فرزند :

صالح فرزند کا پاك ہونا 6; صالح فرزند کا جگہ لینا 3; صالح فرزند کی صفات6; صالح فرزند کي مہربانی 6; فاسد فرزند کی ہلاکت 3
مصیبتں:
مصیبتوں کا خیر ہونا 5; مصیبتوں کا فلسفہ 5
مؤمنین :
مؤمنین کا پشت پناہ 7;مؤمنین کی مصلحتیں 5، 7; مؤمنین کیلئے خیرخواہ ہونا 7
نعمت :
صالح فرزند کی نعمت 4; مہربان فرزند کی نعمت 4
والدین :
والدین کے ساتھ مہربانی 6

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحاً فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْراً (۸۲)
اور یہ دیوار شہر کے در یتیم بچّوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ دفن تھا اور ان کا باپ ایك نیك بندہ تھا تو آپ کے پروردگار نے چاہا کہ یہ دونوں طاقت و توانائي کی عمر تك پہنچ جائیں اوراپنے خزانے کو نکال لیں_ یہ سب آپ کے پروردگار کی رحمت ہے اور میں نے اپنی طرف س کچھ نہیں کیا ہے اور یہ ان باتوں کی تاویل ہے جن پر آپ صبر نہیں کرسکے ہیں (82)

1_ حضرت خضر(ع) نے حضرت موسی (ع) کیلئے پرانی دیوار کو تعمیر کرنے کی وجہ بیان کی _
وا مَّا الجدار ...ما فعلتہ عن أمري
2_ حضرت خضر(ع) کے ہاتھوں، تعمیر ہونے والی دیوار دو

یتیم لڑکو ں کی ملکیت میں تھی _
وا مَّاالجدار فکان لغلمین یتیمین
3_ باوجود اسکے کہ دیوار کے مالك اس آبادی میں نہیں تھے حضرت خضر(ع) نے دیوار کی تعمیر کی _
فکان لغلمین یتیمین فی المدینة
یہ احتمال ہے کہ اس آیت میں پچھلی آیات کی مانند "القری ة " آنے کی بجائے "المدینہ " آنا شاید اس جہت کیلئے ہو کہ وہ دونوں یتیم لڑکے اس آبادی میں نہیں تھے بلکہ کسی اور شہر میں تھے اور وہ شہر جیسا کہ " المدینہ " الف و لام سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خضر(ع) اور موسی (ع) کیلئے جانا پہچانا تھا _
4_دیوار کو تعمیر کرنے سے حضرت خضر(ع) کا مقصد یہ تھا کہ شہرمیں رہنے والے دونوں لڑکوں کا خزانہ اسکے نیچے محفوظ رہے _
وا مَّا الجدار فکان لغلمین یتیمین فی المدینہ وکان تحتہ کنزلہم
5_ حضرت خضر(ع) دیوار کے مالکوں کے والد کے بارے میں جانتے تھے اوراسکی زندگی کی اچھائیوں اوراعمال صالح سے با خبر تھے _
وکان ا بوہما صلح
6_ باپ کا صالح ہونا، حضرت خضر کے ان یتیم بچوں کےمفادات کی حمایت کرنے کا سبب بنا _
وا مَّا الجدار فکان لغلامین یتیمین ...وکان أبوہماصالح
جملہ " وکان أبوہما صالحاً" دیوارکو تعمیر کرنے کی علت ہے_
7_ یتیمونکے باپ کا نیك اور صالح ہونا،ان دونوں کا بڑ ے ہوکر اپنے پوشیدہ خزانے کو پانے کے الہی ارادے کا سرچشمہ تھا_
و کان أبوہما صالحا ً فا راد ربّك أن یبلغاً أشدّ ہما و یستخرجا کنزہم

کلمہ "اشد" جمع کے ہم وزن مفرد ہے یا ایسی جمع ہے کہ جسکا مفرد نہیں ہے اسمیں اہل لغت کا اختلاف ہے بعض اسے "شدة" کی جمع سمجھتے ہیں (لسان العرب) بہر صورت اس سے مراد ، جسمانی اور عقلی بلوغ اور استحکام ہے _
8_ صالح افرادکے بچوں کے ساتھ انکے والدین کی اچھائي کی بناء پر مناسب رویہ ضروری ہے _
و کان ا بوہماصالحاً فا رادربّك
9_ باپ کا صالح اور شائستہ ہونا، بچوں کے سعادت مند اور نیك بخت ہونے میں مو ثر ہے _
کان ا بوہما صالحاً فا راد ربّك أن يبلغاً ا شدہما ويستخرجا كنزہم
10_صالح افراداور انکے بچوں کے مفادات کی حفاظت میںاللہ تعالی کے غیبی اسباب، دخالت رکھتے ہیں_
فا راد ربّك أن يبلغا أ شدّ ہما ويستخرجا كنزہمارحمةمن ربّك
دیوار کی تعمیر اور یتیمونکے مفادات کی حفاظت اگرچہ ایك خاص واقعہ ہے لیکن آیت میں عمومی پیغام ہے اوروہ یہ کہ والدین کے اعمال صالحہ کی بناء پر بچوں کے مفادات کی بھی حفاظت ہوگی _

526

11_ضرورت مند بچونکے مستقبل کی خاطر کچھ مال و متاع، بچا کر رکھنا ایك شائستہ کام ہے _
وكان تحتہ كنزلہماوكان أبوہماصالح
اس مطلب میں فرض یہ ہوا ہے کہ یتیمونکے باپ نے اپنے بچونکے مستقبل کی خاطر کچھ مال دیوار کے نیچے چھپا یاہے اسکے صالح ہونے کے اعتبار سے تعریف، یہ نکتہ دے رہی ہے کہ اسکی دور اندیشی بھی بہت مناسب تھی اور حضرت خضر(ع) کا اس پوشیدہ خزانے کی حفاظت کرنا اوراس واقعہ کی خصوصیات کا قران میںآنا اس شخص کی اچھی تدبیر سے حکایت کررہاہے _
12_استحکام اور عقلی بلوغ، اموال میں تصرف کے جائز ہونے کی شرط ہے _
فا راد ربّك ا ن يبلغا ا شدّہما ويستخرجا كنزہم
13_اللہ تعالی کی طرف سے صالح باپ کے یتیم بچوں کی پشت پناہی اور انکے اموال کی حفاظت، اسکی رحمت وربوبیت کا ایك جلوہ تھی _
فا رادربّك ... رحمة من ربّك
" رحمة"فعل "ا راد" کیلئے مفعول لہ ہے یعنی یتیم بچونکے خزانے کے باقی رہنے کے سلسلہ اللہ تعالی کا ارادہ، اسکی رحمت کی بناء پر تھا_
14_یتیموں اورصالح افراد کے لواحقین کی مددکرنا اور انکے اموال کی حفاظت، اللہ تعالی کے نزدیك پسندیدہ کام ہے _
فا رادربّك ...رحمة من ربّك
15_ اللہ تعالی کی رحمت، اسکی ربوبیت کا جلوہ ہے _
رحمة من ربّك
16_ حضرت خضر(ع) نے حضر ت موسی (ع) کو وسیع الہی تدبیر کی طرف توجہ کرتے ہوئے، یتیمونکے اموال کی حفاظت کا سرچشمہ اللہ تعالی کی وسیع ربوبیت کوقرار دیا_
فا راد ربّك
حضر ت خضر(ع) نے " ربّ" کوضمیر خطاب کی طرف (ربّك) مضاف کرتے ہوئے حضرت موسی (ع) کے لیے یہ نکتہ بیان کیا کہ اگرچہ دیوار کی تعمیر نے آپکوغذا فراہم کرنے اور جسمانی تربیت میں کوئي مدد نہیں کی لیکن آپکا مالك ومدبر ، یتیمونکا مالك و مدبر بھی ہے _
17_حضرت خضر(ع) نے سب عجیب وغریب کام، اللہ تعالی کے حکم کی بناء پر انجام دیئےن میں انکی کوئي ذاتی رائے شامل نہیں تھی _
رحمة من ربّك وما فعلتہ عن ا مري
"مافعلتہ" میںمفعول کی ضمیر ،آیت کے ذیل کے قرینہ کی مددسے ان تمام کا موں کے جامع کی طرف لوٹ جاتی ہے مثلاً" جوکچھ تونے دیکھا" "یاوہ جومیں نے انجام دیا"_
18_حضرت خضر(ع) ، اللہ تعالی کے فرمان کے سامنے سرتسلیم خم کیے ہوئے تھے _
رحمة من ربّك وما فعلتہ عن ا مري

حضرت خضر(ع) نے موسي(ع) کوقانع کرنے کيلئے اپنے تمام کاموں کواللہ تعالی کے فرمان کی طرف نسبت دی _
19_اللہ تعالی اپنے ارادہ کو پایہ تکمیل تك پہنچا نے اور

اس کودائر ہ عمل ميں لانے کيلئے اسباب وعلل سے کام ليتاہے_
فا رد ناا ن يبدلہما ...فا راد ربّك ... رحمة من ربّك ومافعلتہ عن ا مر ي
اللہ تعالی نے مؤمنين،انکی اولاد اور محرومين، لوگوں کی نسبت اپنی ربوبيت کو حضرت خضر کوکشتی کو سوراخ کرنے و غيرہ ...کا حکم ديتے ہوئے متحقق کيا _
20_ کائنات کے حقائق اور اسرارسے حضرت خضر (ع) کی آگاہی اور انکے بار ے ميں اللہ تعالی کے ارادے سے مطلع ہونا، انکے علم لدنی کا ايك نمونہ تھا _
وعلّمنہ من لدناً علماً ...رحمة من ربّك وما فعلتہ عن أمري
21_حضرت موسی (ع) آخر کار حضرت خضر(ع) کے عجيب وغريب کاموں کے اسرارسے آگاہ ہوئے اور بعض واقعات کی توجيہ اور تاويل کو ان سے سيکھا _
ذلك تاويل ما لم تسطع عليہ صبر
"لم تسطع" اصل ميں" لم تستطع " تھا يہاں حرف تاء کوتخفيف کيلئے حذف کيا ہے_
22_ حضرت خضر اورموسی (ع) کی داستان ميں حوادث کاسرچشمہ، اللہ تعالی کا ارادہ تھا اوريہ بہت مشکل تفسير کا حامل اوراس خاص آگاہی کا محتاج ہے جو اسکی جانب سے پہنچے _
وما فعلتہ عن أمری ذلك تاويل مالم تسطع عليہ صبر
23_ حضرت خضر(ع) نے حضرت موسی (ع) کو اپنے کاموں کے اسرار تعليم دينے کے بعد انکے مقابلہ موسی (ع) کی بے صبری پر نا پسنديدگی کا اظہار کيا _
ذلك تا ويل ما لم تسطع عليہ صبر
24_اولياء الہيکے عجيب و غريب کاموں ميں بے صبری کا مظاہرہ کرنے اور جلد بازی سے فيصلہ کرنے سے پرہيزکرنا ضروری ہے_
ذلك تا ويل ما لم تسطع عليہ صبر
حضرت موسي(ع) اور خضر(ع) کی تمام داستان سے معلوم ہوتا ہے کہ اولياء اللہ کے کاموں کا اپنے کا موں سے مقائسہ نہيں کرنا چاہيے بلکہ صبر کرنا چاہيے اور زبان پرنا روا بات نہيں لانا چاہيے کيونکہ انکے اسرار سے آگاہ ہونا، ہر ايك کے بس ميں نہيں ہے _
25_کا ئنات کے مصائب اور حوادث، دقيق او ر اساسی توجيہ و تفسير رکھے ہوئے ہيں _
ذلك تا ويل مالم تسطع عليہ صبر
حضرت موسی (ع) اور خضر(ع) کی پوری داستان يہ نکتہ واضح کررہی ہے کہ ناگہانی واقعات اور مثبت يا منفی حوادث کو غير صحيح نہيں سمجھنا چاہيے بلکہ اس کام کے پشت پردہ غيبی ہاتھ ہے کہ جس نے حوادث کويہ شکل عطا کی _
26_ فی المجمع فی قولہ : "وکان تحتہ کنزلہما " ...وقيل : کان کنزا من الذہب والفضة ...رواہ ا بوالدرد اء عن النی (ص) (1)
....

1)مجمع البيان ج6،ص753،نورالثقلين ج3 ص289،ح184_

مجمع البيان ميں اللہ تعالی کے اس کلام " وکان تحتہ کنزلہما "کے بارے ميں آيا ہے کہ وہ سونا اور چاندی پر مشتمل خزانہ تھا اس بات کو ابو الدرد اء نے پيغمبر اکرم سے روايت کيا ہے_
27_ "عن الرضا (ع) قال : کان فی الکنز الذی قال اللہ "وکان تحتہ کنزلہما" لوح من ذہب فيہ : بسم اللہ الرحمن الرحيم محمد رسول اللہ (ص) عجبت لمن أيقن بالموت کيف يفرح و عجبت لمن أيقن بالقدر، کيف يحزن و عجبت لمن را ی الدينا وتقلبّہا با ہلہا کيف يرکن إاليہا وينبغی لمن عقل عن اللہ أن لا يتہم اللہ تبارك وتعالی فی قضائہ ولا يستبطئہ فی رزقہ (1)

امام رضا عليہ السلام سے روايت نقل ہوئي كہ آپ نے فرمايا: اس خزانہ كے درميان كہ جسكے بارے ميں اللہ تعالى نے فرمايا :"وكان تحتہ كنزلہما" ايك سونے كى لوح تھى جس پرلكھا ہو ا تھا "بسم اللہ الرحمن الرحيم"محمد (ص) رسول اللہ ہيں مجھے اس پر تعجب ہے جو موت پر يقين ركھتا ہے كيسے خوش ہو رہا ہے اور اس پر تعجب ہے كہ جو الہى تقدير پر يقين ركھتا ہے كسطرح غمگين ہو رہا ہے اور اس پر تعجب ہے كہ جو دنيا والوں كى نسبت دنيا اوراسكے تغيّر كا مشاہدہ كرنے كے باوجود دنيا پر اعتماد كيے ہوئے ہے جس نے اللہ تعالى سے علم و دانش ليا اس بات كى لياقت ركھتا ہے كہ اسكے بارے بد گمان نہ ہو اوراللہ تعالى كى طرف رزق پہنچانے ميں سستى كى نسبت نہ دے_

اسباب كا نظام :19

اللہ تعالى :

اللہ تعالى كا ارادہ 29; اللہ تعالى كى ربوبيت كے آثار 16; اللہ تعالى كى ربوبيت كى علامات 13، 15; اللہ تعالى كى رحمت 15;اللہ تعالى كى رحمت كى علامات 13; اللہ تعالى كے ارادہ كے آثار 2; اللہ تعالى كے ارادے كا پيش خيمہ 7;اللہ تعالى كے ارادہ كے جارى ہونے كے مقامات19 ; اللہ تعالى كے اوامر 17

اللہ تعالى كى حمايت :

اللہ تعالى كى حمايت كے شامل حال 13

اولياء اللہ :

اولياء اللہ كے بارے ميں جلد فيصلہ كرنا 24;اولياء اللہ كے عمل كے بارے ميں صبر كى اہميت 24

باپ :

باپ كى صلاحيت كے آثار 9; صالح باپ كا كردار 6،7،8

حادثات :

حادثات كا سرچشمہ 25

خضر (ع) :

....

1)قرب الا سناد ص375، ح1330،نورالثقلين ج3،ص228، ح178_

خضر (ع) كا حكم شرعى پر عمل 17; خضر (ع) كے فضائل 20; خضر(ع) كا علم غيب 20;خضر(ع) كا علم لدنى 20،22; خضر ك

قصہ1،2،3،4،5،16،21،23; خضر كا كردار17; خضر(ع) كى اطاعت 17;خضر(ع) كى تعليمات 16، 21، 23; خضر (ع) كى سرزنش 23;خضر(ع) كے عمل كا راز 21، 22 ; خضر(ع) كے عمل كى اساس 17; خضر(ع) كے قصہ كا سرچشمہ 22;خضر(ع) كے قصہ ميں خزانہ 26،27 ; خضر(ع) كے قصہ ميں خزانے كى حفاظت 4،7;خضر(ع) كے قصہ ميں ديوار كا مالك 3;خضر(ع) كے قصہ ميں ديوار كى تعمير 3;خضر(ع) كے قصہ ميں ديوار كى تعمير كا فلسفہ 1 ، 4،6;خضر(ع) كے قصہ ميں ديوار كے مالك كا باپ 5،6; خضر(ع) كے قصہ ميں ديوار كے مالك كى يتيمى 2

روايت :

26،27

صالحين :

صالحين كا احترام 8; صالحين كے بچوں كا احترام 8; صالحين كے بچوں كے مفادات كى حفاظت كے اسباب 10; صالحين كےل لواحقين كى امداد 14; صالحين كے لواحقين كے مال كى حفاظت 14; صالحين كے مفادات كى حفاظت كے اسباب 10

طبيعى اسباب :

طبيعى اسباب كا كردار 19

عمل :

پسندیدہ عمل 11،14
عقلی بلوغ :
عقلی بلوغ کے آثار 12
غیبی امور :
غیبی امور کا کردار 10
فرزند :
بچوں کی سعادت میں مو ثر اسباب 9; بچوں کے مستقبل کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی اہمیت 11
کائنات :
کائنات کا قانون کے مطابق ہونا 25
مال :
مال کو خرچ کرنے کی شرائط 12;مال کے احکام 12
مصائب :
مصائب کا سرچشمہ 25
موسی (ع) :
موسی (ع) کا سیکھنا 21; موسی (ع) کا قصہ 1،2،3، 4،16، 1، 2 ، 23;موسی (ع) کا معلم 23;موسی (ع) کو سرزنش 23;
موسی (ع) کو نصیحت 16;موسی (ع) کی اطاعت 18; موسي(ع) کی بے صبری 23; موسی (ع) کے قصہ کی بنیاد 2 2
یتیم :
یتیم کی امداد 14;یتیم کی حمایت 13; یتیم کے مال کی حفاظت 13،14;یتیم کی مال کی حفاظت کے اسباب 16

وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْراً (۸۳)
اور اے پیغمبر یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں عنقریب تمھارے سامنے ان کا تذکرہ پڑھ کر سنا دوں گا (83)

1_ پیغمبر، کے زمانہ کے لوگوں نے آنحضرت (ص) سے ذوالقرنین کے بارے میں سوالات کیئے تھے _
ویسئلونك عن ذی القرنین
"قرن"سے مراد" سینگ" ہے _کہا جاتاہے کہ ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ بالوں کی دو چٹیا دو سینگوں کی مانند ان کے سر پرتھیں یا یہ کہ انکی ٹوپی کے دو سینگ تھے البتہ "قرن" سے زمانے کا ایك طولانی سلسلہ بھی مراد ہے کہ جس سے لوگ زندگی بسر کرتے ہیں اسی لیے بعض نے وجہ تسمیہ یہ بیان کی کہ ذوالقرنین کی حکومت کا زمانہ بہت طولانی تھا _
2_ "ذوالقرنین" ایك تاریخی اورزمانہ پیغمبر(ص) میں جانی پہچانی شخصیت تھی _
ویسئلونك عن ذی القرنین
3_ اللہ تعالی نے رسول اکرم(ص) کو لوگوں کے سوال کا جواب دینے کا طریقہ تعلیم دیا ہے _
ویسئلونك ...قل سا تلوا علیکم

4_ لوگوں کے آنحضرت(ص) سے سوالات، بعض آیات کے نازل ہونے اور لوگوں کیلئے بعض مطلب کی وضاحت کا باعث بنتے تھے _
ویسئلونك عن ذی القرنین
5_ اللہ تعالی نے قرانی آیات کے ذریعہ، ذوالقرنین کے بارے بعض مطالب پیش کرنے کا یقینی وعدہ دیا _
قل سا تلوا علیکم منہ ذکر
"منہ "میں ضمیر ذوالقرنین کی طرف پلٹ رہی ہے اور "من تبعیض "کیلئے ہے یعنی اسکے بعض حالات_ "سا تلوا "کے قرینہ کی مدد سے "ذکر"سے مراد قرآنی آیات ہے _
6_ذوالقرنین کی داستان کی تفصیل ،تلاوت وحی کی بناء پرہے نہ کہ آنحضرت کی ذاتی رائے کی بناء پر ہے _

سا تلوا علیکم منہ ذکر
7_آنحضرت(ص) کے بعض علوم اور معلومات، نزول وحیکے مرہون منت تھے _
ویسئلونك ...قل سا تلو
8_ عن ا بی عبدا للّہ (ع) قال : ملك الأرض كلّہا ا ربعة: مؤمنان وكافران فا مّا المؤمنان : فسليمان بن داود و ذوالقرنين (1)
امام صادق (ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ(ص) نے فرمایا : چارافراد نے پوری زمین پر حکومت کی ہے ان میں دوافراد مؤمن اوردو کا فر تھے_ دو مؤمن یہ تھے : سلیمان بن داود اور ذوالقرنین _
9_ عن ا بی جعفر(ع) قال : إن ذاالقرنين لم يكن نبيا ولكنّہ كان عبداً صالحاً ا جب الله فا حبّہ الله وناصح للّہ فنا صحہ الله ا مر قومہ بتقوی الله فضر بوہ علی قرنہ ، فغاب عنہم زماناً ،ثم رجع اليہم ، فضر بوہ علی قرنہ الا خر وفيكم من ہو علی سنّتہ (2)
امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل ہوئي ہے کہ ذوالقرنین پیغمبر نہیں تھے لیکن ایك صالح بندہ تھے کہ جو اللہ تعالی سے محبت رکھتے تھے تو اللہ تعالی بھی ان سے محبت کرتا تھا اللہ تعالی کیلئے خالص عمل کرتے تھے پس اللہ بھی انکی خیر چاہتا تھا وہ قوم کو الہی تقوی کی طرف حکم دیتے تھے _ توا س قوم نے انکے قرن یعنی انکے سر کی ایك طرف ضر ب لگائي تو وہ ایك زمانے تك ان سے غائب رہے پھر انکی طرف لوٹ آئے تو انہوں نے انکے دو سرے قرن پر یعنی انکے سر کی دوسری طرف ضرب لگائي_ تم میں سے کوئي ہے جو اسکی مانند ہوگا _
10_ عن ا بی جعفر (ع) قال : إن الله لم يبعث ا نبيا ء ملوكاً فی الأرض الاّ أربعة بعد نوح: اوّ لہم ذوالقرنين (3)
امام باقر (ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ نے فرمایا : اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء کو بادشاہ نہیں بنایا سوائے چار انبیاء کے جو نوح کے بعد تھے ان میں سے پہلے ذوالقرنین تھے _

آنحضرت (ص) :
آنحضرت(ص) سے سوال 1،4; آنحضرت(ص) کا معلم ہونا3 ; آنحضرت(ص) کو جواب دینے کے طریقہ کی تعلیم 3;آنحضرت(ص) کو وحی 6،7; آنحضرت(ص) کو وعد ہ 5; آنحضرت(ص) کے علم کا سرچشمہ 7
اسلام :
صدر اسلام کی تاریخ 1،4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی تعلمیات 3; اللہ تعالی کے وعدے 5
ذوالقرنین :
ذوالقرنین کا نام 8;ذوالقرنین کی حاکمیت 8; ذوالقرنین کی حکومت 10;ذوالقرنین کی نبوت 9;ذوالقرنین کے بارے میں سوال1; ذوالقرنین کے فضائل 10;ذوالقرنین کے قصہ کا سرچشمہ 6;ذوالقرنین کے قصہ کی وضاحت 5
....

1)خصال ج1 ،ص255،ح130،نورالثقلین ج3 ،ص295، ح207_
2) کمال الدین ص393، ح1 ، نورالثقلین ج3ح202_

3) تفسير عياشى ج2 ص340، ح75، نورالثقلين ج3 ،ص295، ح206_

روايت :
10،9،8
قرآن :
قرآن كے نزول كا باعث 4
لوگ :
زمانہ بعثت كے لوگ اور ذوالقرنين 2;زمانہ بعثت كے لوگوں كا سوال 4،1
وحى :
وحى كا كردار 7

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَباً (٨٤)
ہم نے ان كو زمين ميں اقتدار ديا اور ہر شے كا ساز و سامان عطا كرديا (84)

1_" ذوالقرنين" ايك طاقت ور اور زمين پر وسيع ذرائع كى حامل شخصيت تھى _
إنّا مكنّالہ فى الأرض
"مكنّا "يعني" ہم نے اسے قوت دي" ذوالقرنين اوراسكى تاريخى شخصيت اور يہ كہ وہ كون ہے مورخين اورمفسرين ميں ايك رائے موجود نہيں ہے بعض اسے تاريخ سے ماقبل كے بادشاہوں ميں سے سمجھتے ہيں اور فقط قرآن كوانكى شناخت كا ما خذ سمجھتے ہيں بعض اسے وہى سكندر سمجھتے ہيں بعض اسے "فريدون "اور بعض اسے يمن كے بادشاہ ہوں ميں سے سمجھتے ہيں اور بعض، علامہ طباطبائي كى مانند "كورش" (ہخامنشى كا بادشاہ) كى آيات كے ساتھ مناسب تطبيق ديتے ہيں اور بعض اسے چين كے بادشاہ ہوں ميں سے سمجھتے ہيں اور چين كى ديوار كو اپنے دعوى پر گواہ كے طور پر پيش كرتے ہيں _
2_ تاريخ كے طاقتورافراد كى قدرت اورو سائل ، صرف اللہ تعالى كے ارادے اور حاكميت كے دائرہ كار ميں ہيں نہ كہ وہ مستقل ہيں_
إنّا مكنّا لہ فى الأرض
ذوالقرنين كى قدرت اور وسائل كو اللہ تعالى كى طرف نسبت دينا يہ پيغام دے رہاہے كہ يہ نہيںسمجھنا چاہيے كہ طاقتور لوگ جو كچھ ركھتے ہينوہ انكا ذاتى تھے بلكہ ہر چيزاسكى طرف سے ہے _
3_ "ذوالقرنين "ايك الہى شخصيت تھى _
إنّا مكنّا لہ فى الأرض
يہ احتمال ہے كہ ذوالقرنين كى قدرت كو اللہ تعالى سے منسوب كرنے كى وجہ يہ ہو كہ اللہ تعالى نے انكى الہى شخصيت كى بنا ء پر اسے وسائل عطا كيے ہوں _
4_ ذوالقرنين كے پاس اسكے ہر مقصد كو پورا كرنے

كيلئے اسباب ووسائل مہيا تھے _
وا تيناه من كل شى سبب
" كل شى " ميں عموم ،عرض عموم ہے اور "سببا" "أتيناہ "كيلئے دوسرا مفعول ہے كلام مينچھپے ہوئے مضاف كى طرف توجہ كريں تو جملہ مقدريوںہے "وأتيناہ سبباً من أسباب كل شى ئ" يعنى اسكے علمى اور عملى اہداف كو پوراكرنے كيلئے جوبھى وسائل در كار تھے اسكے اختيار ميں دے ديے _
5_ علمى اور عملى كاموںكو پوراكرنے كى روش اور اسباب كاحصول،زمين پر ذوالقرنين كى قدرت اور اقتدار كاباعث تھا _
إنّا مكنّا لہ فى الأرض وأتيناہ من كل شيء سبب

" أتيناه "کا ما قبل جملہ پر عطف، سبب کامسبب پر عطف ہے یعنی اگر "ذوالقرنین" کازمین پر اقتدار تھا توان اسباب کی بناء پرتھا جو ہر کام کو پوراکرنے کیلئے انکے اختیار میں تھے _

6_ اشیاء کووجود میں لانے اور امور کومتحقق کرنے والاطبیعی نظام، علل اور اسباب کے سلسلہ پر قائم ہے _

وأتيناه من كل شى ء سبب

ذوالقرنین کا اپنے امور میں کامیاب ہونا، اسباب ووسائل سے فائدہ اٹھانے کی بناء پر تھا اس موضوع کا آیت میں بیان ہونا، کائنات کے امور پر علل واسباب کے نظام کی حاکمیت کی طرف اشارہ ہے_

7_ ذوالقرنین کی قدرت وطاقت اوراپنے مقاصد کو پوراکرنے کیلئے تمام ضروری وسائل اور ذرائع انہیں الله تعالی کی طرف سے عطا ہونے تھے_

إنّا مكنّا لہ فى ال ارض وأتيناه من كل شيء سبب

8_ الله تعالی تمام طبیعی اسباب اور علل پر حاکم ہے _

وأتيناه من كل شى ء سبب

9_ عن الا صبغ بن نباتة ، عن ا مير المؤمنين(ع) أنّہ قال : سئل عن ذى القرنين قال : ...وجعل عز ملكہ وآية نبوّتہ فى قرنہ ...وآتا ہ الله من كل شيئ: علماً يعرف بہ الحق والباطل ... و أوحى الله إليہ ...فقد طويت لك البلاد و ذلّلت لك العباد فا رہبتہم منك ...فلم يبلغ مغرب الشمس حتّى دان لہ أہل المشرق والمغرب قال :وذلك قول الله : إنّا مكنّا لہ فى الأرض وأتينا ہ من كل شى سبباً (1)

اصبغ بن نباتہ سے روایت نقل ہوئي ہے کہ امیرالمؤمنین نے ذوی القرنین کے بارے میں کیے گئے سوال کے جواب میں فرمایا : ...الله تعالی نے اسکی بادشا ہی کی طاقت اور نبوت کی نشانی کو اسکے سینگ میں قرار دیا ...اور ہر چیز کے بارے میں الله تعالی نے اسے علم عطا کیا تا کہ اسکے ذریعہ سے حق و باطل کو پہچا ن سکے الله تعالی نے اسے وحی کی : میں نے شہروں کو تیرے اختیار میں دے

....

1) تفسیر عیاشی ج2،ص341،ح79،نورالثقلین ج3ص297،ح215_

دیا اور بندوں کو تیرامطیع اور انکے دلوں کوتیرے خوف سے پر کردیا ہے_تو ابھی وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ تك نہیں پہنچا تھا کہ دنیاکے اہل مشرق ومغرب نے اسکے آگے سرتسلیم خم کیا پھر امیرا لمؤمنین(ع) نے فرمایا :یہ الله تعالی کا کلام وہ کہ فرمایا ہے : انّا مكنا لہ فى الأرض واتينا ہ من كل شي سبب

الله تعالی :

الله تعالی کا ارادہ 2; الله تعالی کی حاکمیت 2،8;الله تعالی کی عطا ئیں 7

ذوالقرنین :

ذوالقرنین کی شخصیت 3;ذوالقرنین کی قدرت 1 ، 4; ذوالقرنین کی قدرت کا باعث 5; ذوالقرنین کی قدرت کا سرچشمہ 7; ذوالقرنین کی نبوت 9; ذوالقرنین کے ذرائع 1،4، 5، 9; ذوالقرنین کے ذرائع کا سرچشمہ 7; ذوالقرنین کے علم کے آثار 5; ذوالقرنین کے فضائل 3،9

روایت :9

طبیعی اسباب :

طبیعی اسباب کا کردار 6،8

قدرت :

قدرت کا سرچشمہ 2

قدرت مند لوگ :

قدرت مند لوگوں کے ذرائع کا سرچشمہ 2

نظام علیت :6

فَأَتْبَعَ سَبَباً (٨٥)
پھرا نھوں نے ان وسائل کو استعمال کیا (85)

1_ ذوالقرنین، نے مغرب کی طرف سفر کرنے کیلئے اپنے وسیع الہی ذرائع میں سے بعض سے فائدہ اٹھا یا _
فا تبع سببا _ حتّی إذا بلغ مغرب الشمس
2_ ذوالقرنین، ان مادی وسائل کے ساتھ ان سے کام لینے کا علم بھی رکھتا تھا _
فا تبع سبب
3_ سا ل رجل علیاً (ع) ا رأیت ذاالقرنین کیف استطاع أن یبلغ المشرق والمغرب ؟قال: سخر الله لہ السحاب مدّ لہ فی الأسباب وبسط لہ النور فکان الیل والنہار علیہ سواء (1)
ایك شخص نے حضرت علی (ع) سے کہا : مجھے بتائیں کہ
....

1)کمال الدین صدوق ص393، ح2 باب 38، نورالثقلین ج3 ص296، ح212_

کیسے ذوالقرنین اس جہان کے مشرق ومغرب تك پہنچا؟ حضرت علی (ع) نے فرمایا : الله تعالی نے بادل کو اسکے لیے مسخر کیا تھا اور اسکے وسائل اور ذارئع بڑھا دیے تھے او ر اسکے لیے نور پھیلا دیا تھا اس طرح کہ دن ورات اسکے لیے برابر تھے _

ذوالقرنین :
ذوالقرنین کا علم 2; ذوالقرنین کا قصہ 1،3; ذوالقرنین کا مشرق کی طرف سفر 3; ذوالقرنین کا مغرب کی طرف سفر 1،3; ذوالقرنین کے فضائل 2; ذوالقرنین کے مادی وسائل 2; ذوالقرنین کے وسائل 1،3
روایت :3

حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْماً قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْناً (٨٦)
یہاں تك جب وہ غروب آفتاب کی منزل تك پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایك کالی کیچڑ والے چشمہ میں ڈوب رہا ہے اور اس چشمہ کے پاس ایك قوم کو پایا تو ہم نے کہا کہ تمھیں اختیار ہے چاہے ان پر عذاب کرو یا انکے درمیان حسن سلوك کی روش اختیار کرو (86)
1_ ذوالقرنین، اپنے بعض وسائل اورفوج کی مدد سے مغرب کی طرف اپنی سرزمین میں آگے بڑھا _
فا تبع سبباً _ حتّی إذا بلغ مغرب الشمس
2_ ذوالقرنین،نے مغرب کی طرف خشکی کی انتہاتك پہنچنے کے بعد اپنے سامنے کیچڑوالا سیاہی مائل پانی دیکھا _
حتی إذا بلغ مغرب الشمس وجدہا تغرب فی عین حمئة
"حمئة "معنی حما "سیاہی مائل بد بو دار مٹّی " کو کہتے ہیں (کتاب العین)
3_ مغر ب کی جانب ذوالقرنینکے سفر کی آخر، منزل پر سورج کے غروب ہونے کا منظریوں تھا کہ جیسے

وہ سیاہی مائل چشمہ میں غرق ہو گیا ہے _
وجد ہا تغرب فی عین حمئة
"عین "کامعنی چشمہ ہے اور "وجدھا " کے قرینہ (اسے یوں پایا) سے آیت کامطلب یہ نہیں ہے کہ سورج واقعاً سیاہی مائل

مٹی کے چشمہ میں غرق ہوا بلکہ ذوالقرنین نے یوں سورج کے غروب ہونے کا منظردیکھا _
4_ ایك وسیع سمندر کے ساحل پر ذوالقرنین کے سفر کا اختتام ہوا _
وجد ہا تغرب فی عین حمئة
یہ احتمال ہے کہ پانی میں سورج کے غروب کا منظر ایك وسیع سمندر کی علامت ہو یعنی اسے آگے کچھ نہیں نظر آرہا تھا لہذا اس نے تصور کیا کہ سورج سمند ر مینایك ابلتے ہوئے چشمہ میں غرق ہو رہا ہے اور آگے کوئي خشکی نہیں ہے _
5_ مغرب کی طرف ذوالقرنین کے سفر کی حد سیاہ سمندر تك تھی _
حتّی إذا بلغ مغرب الشمس وجدہا تغرب فی عین حمئة
ابن عاشور کی مانند بعض مورّخین، ذوالقرنین کا مقام حکومت چین سمجھتے ہیں اس صورت میں اسکا مغرب کی طرف سفر سیاہ سمندر تك بڑھا کہ اس نے وہاں سورج کے غروب ہونے کا منظر اسکا سیاہ مٹی سے آلودہ چشمہ میں غرق ہونے کی صورت میں دیکھا _
6_ ذوالقرنین نے اپنی سرزمین کے مغرب کی طرف آخری منزل پر ایك خاص وضع وقطع اور قوم والے لوگوں کو پایا _
وجدہا تغرب فی عین حمئة وجد عندہا قوم
7_ ذوالقرنین کی سرزمین کے مغرب میں ساحل پر رہنے والے لوگ ،کا فر اور ظالم تھے _
قلنا یاذالقرنین إما أن تعذّب
"تعذّب" کی تعبیر بتاتی ہے کہ وہ سزا کے مستحق تھے اسکی دلیل بعد والی آیات کے قرینہ سے انکا ظلم اور کفر تھا_
8_ ذوالقرنین کو اللہ تعالی کی طرف سے مغربی ساحل پر رہنے والوں کو سزا یا معافی کی صورت میں اختیارملا_
قلنا یاذاالقرنین إما أن تعذّب و إما أن تتخذ فیہم حسن
9_ ذوالقرنین کی سرزمین کے مغربی مناطق میں ساحل پر رہنے والے لوگ، ذوالقرنین کے لشکر کامقابلہ کرنے سے عاجز تھے اور اسکے عزم وارادے کے آگے کچھ نہیں کر سکتے تھے _
وجد عند ہا قوماً قلنا یاذالقرنین إمَّا أن تعذّب
10_ ذوالقرنین کے کام، اللہ تعالی کی راہنمائي کے تحت انجام پاتے تھے _
قلنا یاذالقرنین اما ان تعذب و اما ان تتخذ
11_ ذوالقرنین انبیاء میں سے تھے اورالہی کلام دریافت کرنے کے مقام پرفائز تھے _
قلنا یاذالقرنین

537
ظاہراً کلمہ " قلنا" بغیر واسطہ کے خطاب ہے اگرچہ یہاں الہام یا کسی اورپیغمبر کے ذریعہ پیغام الہی پہنچانے کا احتمال بھی موجود ہے _
12_ ذوالقرنین کی سرزمین کے مغرب کی طرف تمدن کا وجود _
وجدعندہا قوماً ... إمّا أن تعذب
بعد والی آیات مینساحل نشینوں کیلئے ظلم ، ایمان ، عمل صالح اور سزا جیسے کلمات آئے مینیہ متمدن معاشرونکی خصوصیات میں سے ہیں
13_ ذوالقرنین لوگوں کے معاشرتی نظام کو منظم کرنے مینالہی اختیارات رکھتے تھے_
قلنا یاذالقرنین إما أن تعذب وإما أن تتخذ فیہم حسن
14_ منتظمین اور قائدین کوانکی ذمہ داریوں کی حدود مینبعض اختیارات دینا ضروری ہیں_
قلنا یاذالقرنین إما أن تعذب وإما أن تتخذفیہم حسن
اللہ تعالی نے مغربی اقوام کے ساتھ بر تاو میں ذوالقرنین کو اپنے ارادے میں اختیار دیا دوسروں کوچاہیے وہ بھی اسی روش کو اپنا ئیں _
15_زمین پر سیروسیاحت اور مجرم قوموں کو سزا دینا ، ایك اچھی بات ہے _
حتی إذا بلغ ...إمّا أن تعذّب
ذوالقرنین پر الہی عطا ہونے کے بعد انکے سفر کے حالات سے مطلع کرنا، اسکے کاموں کے شائستہ ہونے پر دلالت کررہا ہے _

16_ كفا ر كا سامنا كرنے كے بعد ان سے اچھے سلوك كا انتخاب، سختى اور غصہ سے بہتر ہے _
وإمّا أن تتخذفيهم حسن
جملہ "تتخذفيهم حسناً" سزا كے مقابل روش كو بيان كررہاہے ذوالقرنين كو ان دو روش ميں ايك كو منتخب كرنے پر اختيار تھا _

اچھا سلوك :
اچھے سلوك كى اہميت 16
الله تعالى :
الله تعالى كى ذوالقرنين سے گفتگو 11، الله تعالى كى ہدايتيں 10
انتظام :
انتظام كى روش14
تمدن :
تاريخ تمدن12
چشمہ :
مٹى سے آلودہ چشمہ 2،3
ذوالقرنين:
ذوالقرنين اور امر معاشرتى نظام كا انتظام; ذوالقرنين كا قصہ 1،2،4،5 ،6، 8، 9 ; ذوالقرنين كا مغرب كى طرف سفر 2،3; ذوالقرنين كو وحي11; ذوالقرنين كو ہدايت 10; ذوالقرنين كى قدرت 9;ذوالقرنين كى مغرب كے لوگوں سے ملاقات 6;ذوالقرنين كى نبوت 11;ذوالقرنين كے اختيارات 8; ذوالقرنين كے اختيارات كى

اساس 13;ذوالقرنين كے پہلے سفر كى حدود 4،5; ذوالقرنين كے عمل كى بنياد 10;ذوالقرنين كو وحى ذوالقرنين كے فضائل 13;ذوالقرنين كے قصہ ميں چشمہ كا رنگ 2; ذوالقرنين كے مقامات 11; ذوالقرنين كے وسائل 1;سمندر كے كنارے ذوالقرنين 4; سياہ سمندر كے كنارے ذوالقرنين 13
سختى :
سختى كى مذمت16
سرزمين:
ذوالقرنين كى سرزمين مغرب كے لوگونكا ظلم 7; ذوالقرنين كى سرزمين مغرب كے لوگونكا عجز9; ذوالقرنين كى سرزمين مغرب كے لوگوں كا كفر7; ذوالقرنين كى سرزمين مغرب كے لوگوں كى سزا8;ذوالقرنين كى سرزمين مغرب كے لوگوں كى معافى 8;ذوالقرنين كى سرزمين مغرب مينتمدن 12; ذوالقرنين كى سرزمين مغرب ميں لوگوں كى قومى حالت 6
سفر:
سفركى اہميت 15
ظالمين :7
عمل :
پسنديدہ عمل 15
قرآن :
قرآنى تشبيہات 3
كفا ر:
7، كفار سے اچھا سلوك 16; كفار سے برتاو كى روش16; كفار سے سختى 16
گناہ كار لوگ:
گناہ كار لوگوں كوسزادينے كى اہميت 15

منتظم :
منتظم کو اختیاربخشنا14

قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَى رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَاباً نُّكْراً (٨٧)
ذوالقرنین نے کہا کہ جس نے ظلم کیا ہے اس پر بہرحال عذاب کروں گا یہاں تك کہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں پلٹا یا جائے گا اور وہ اسے بدترین سزا دے گا (87)

1_ ذوالقرنین نے مغربی ساحل پر رہنے والوں کی سزا سے چشم پوشی کی اور صرف ان کو سزا کی دھمکی دی کہ جو اپنے ظلم پر باقی رہ جائیں_
قال أمّا من ظلم فسوف نعذّبہ

2_ ایمان اور عمل صالح سے دوری اختیار کرنا، ظلم ہے _
قال ا مّا من ظلم
بعد والی آیت کے قرینہ کی مدد سے جس میں عمل صالح اختیار کرنے والے مؤمنین کوظالمین کے مقابل قراردیاگیا یہاں ظلم سے مراد بے ایمانی اور نیك کردار کا ترك کرناہے_
3_دریائي ساحل پررہنے والی قوم، مکمل طورپر ذوالقرنین کے زیر تسلط آچکی تھی _
قال ا مَّا من ظلم فسوف نعذّبہ
4_ ذوالقرنین، دریا کے ساحل پر رہنے والے ظالموں کے ایمان لانے اور انکے ظلم اور فساد چھوڑ نے پر امید رکھے ہوئے تھے لہذا انکو سزا دینے مینجلدی نہینکررہے تھے _
قال ا مّا من ظلم فسوف نعذّبہ
حرف "سوف" آیندہ کیلئے ہے _ اوربعد والی آیت میں "امن" اور "عمل" شرطیہ فعل اس بات پرقرینہ ہینکہ ذوالقرنین نے ظالموں کے ایمان لانے کے احتمال کی بناء پر انکی سزا دینے میں جلدی نہینکی ہے _
5_ظالمونکو قیامت میں سخت عذاب مینجکڑا جائیگا _
فیعذّبہ عذاباً نکر
6_ذوالقرنین کی حکومت ظلم وکفرکو ختم کرنے کیلئے تھي_
قال ا مّا من ظلم فسوف نعذّبہ
7_ ذوالقرنین، معاد اور ظالمونکے آخرت میں سخت عذاب پر عقیدہ رکھتے تھے_
قال ا مّا من ظلم فسوف نعذّبہ ثم یرد ّ إلی ربّہ فیعذبہ عذاباًنکر
8_ذوالقرنین نے دریا کے ساحل پر رہنے والے ظالموں کو اپنی سخت سزا کی دھمکی کے ساتھ آخرت کے سخت عذاب سے بھی ڈرایا _
قال ا مَّا من ظلم فسوف نعذّبہ ثم یردّالی ربّہ فیعذّبہ
9_ آخرت وہ زمانہ ہے کہ جب ظالموں کافروں اور غیر صالح افراد کو اللہ تعالی کی بارگاہ مینلوٹا یا جائیگااور انکے اعمال کا محاسبہ کیا جائیگا_
ثم یردّالی ربّہ فیعذبہ
10_ذوالقرنین، ظالموں کے اخروی عذا ب کو انکی دنیا کی سزا سے سخت اور بدترین سمجھتے تھے _
قال ...ثم یردّالی ربّہ فیعذّبہ عذاباًنکر
" نکر " سے مراد"منکر"ہے کہ جو صفت مشبہ اور جہنم کے عذاب کی صفت ہے یعنی آخرت کا عذاب بہت ناگوار اوراسکی شدت قابل تعریف نہینہے _
11_ظالمونکی اخروی سزا، الہی ربوبیت کا ایك جلوہ ہے_
یردّ إلی ربّہ فیعذّبہ عذاباًنکر
12_ ذوالقرنین کی حکومت ایك دینی اورالہی حکومت تھي_

قال ...ثم يردّ إلى ربّہ فيعذبہ عذاباًنكر
ذوالقرنين نے ظالموں كى اپنے ہاتھونسزا كو اللہ

تعالى كے اخروى عذاب كا ايك حصّہ جانا ہے لہذاذوالقرنين كى حكومت، الہى ميزان پر تشكيل پائي ہوئي تھى _
13_ جہنم كا عذاب، بہت سخت اور بڑا عذاب ہے _
ثم يردّ إلى ربہ فيعذبہ عذاباً نكر
"عذاباً"، " يعذبہ "فعل كيلئے مفعول مطلق تاكيدى ہے كہ جو الہى عذاب كى شدت پر دلالت كر رہا ہے "نكرا" بھى "عذاباً" كى صفت ہے يہ عذاب كے برے ہونے پر تاكيدہے _
14_عن أميرالمؤمنين(ع) ..."ا مّا من ظلم" ولم يؤمن بربّہ "فسو ف نعذّبہ" فى الدنيا بعذاب الدنيا "ثم يردّ إلى ربّہ " فى مرجعہ "فيعذبہ عذاباًنكراً" (1)
اميرالمؤمنين(ع) سے روايت نقل ہوئي ہے كہ آيت سے مقصود يہ ہے كہ وہ" جس نے ظلم كيا" وہ اپنے پروردگار پر ايمان نہيں لايا اسے" جلدي" دنيا ميں عذاب دنياميںمبتلاء كرينگے پھر اسے معاد ميں پروردگار كى طرف لوٹا ياجائيگا اوراللہ تعالى اسے سخت عذاب دے گا_

....

1) تفسیر عیاشی ج2ص342ح79نورالثقلین ج3 ص 298ح215_

541

عذاب:

اہل عذاب 5; اخروی عذاب کی دہمکی 8 ; اخروی عذاب کی شدت 10;اخروی عذاب کے درجات 5; سخت عذاب 8;عذاب کے درجات 13

عقیدہ:

معاد پر عقیدہ7

عمل صالح:

عمل صالح کا ترک کرنا2

فاسدین :

فاسدونکی آخرت مینپوچھ گچھ 9، قیامت مینفاسدین9

کفار :

قیامت میں کفار 9;کفار کی اخروی پوچھ گچھ 9

وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُ جَزَاء الْحُسْنَى وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْراً (٨٨)

اور جس نے ایان اور عمل صالح اختیار کیا ہے اس کے لئے بہترین جزا ہے اور میں بھی اس سے اپنے امور میں آسانی کے بارے میں کہوں (88)

1_ ذوالقرنین نے نیك کردارمؤمنین کو بہترین جزادینے کا وعدہ دیا _

وا مّا من ء امن وعمل صالحاًفلہ جزائً الحسنی

"جزا"حال ہے اور یہ بیان کررہی ہے کہ حسن سلوك (الحسنی)شخص کے ایمان اورعمل صالح کی جزاء ہے _

2_ذوالقرنین کا ظالم کفار کو سزا دینے میں جلدی نہ کرنا، در حقیقت ان کو ایمان کی طرف میلان پیدا کرنے کیلئے ایك مہلت تھی _

ا مّا من ظلم فسوف نعذّ بہ ...وا مّا من ء امن وعمل صالحاًفلہ جزاء ً الحسنی

ْمن ء امن ..."سے مراد (جو بہی ایمان لے آئے وہ)وہ لوگ تھے جو ظلم و کفر سے نکل کر ایمان لا چکے تھے نہ کہ وہ لوگ جو ذوالقرنین کے داخل ہوتے وقت مؤمن تھے_ کیونکہ یہ کوئي بات نہیں ہے کہ وہ مؤمنین کے ساتھ سزا یا اچھا سلوك کرنے میں مختار ہو لہذا ظالموں کو عذاب دینے میں ذوالقرنین کا وقفہ کرنا انکے اندر تبدیلی پید

542

ہونے کیلئے ایك موقعہ تھا _

3_ذو القرنین کی حکومت، ایمان اور عمل صالح کی ترویج کیلئےتھي_

قال ... و أمّا من ء امن و عمل صالحاًفلہ جزاًالحسنی

4_بے ایمان اور عمل صالح سے محروم لوگ ، ذوالقرنین کی رائے میں ظالم لوگ تھے _

قال ا مَّ َ َ ّا من ء امن وعمل صالحاًفلہ جزاًالحسنی

دو گروہ "من ظلم " او ر"ء امن " میں مقابلہ بتارہا ہے کہ ایمان اور عمل صالح کو ترک کرنا، ظلم ہے_

5_ایمان اور عمل کاساتھ ساتھ ہونا، بہترین جزا ء کے حصول کے لیے شرط ہے _
منء ا من و عمل صالحاًفلہ جزاًء الحسنی
6_ذوالقرنین نے عزم کیا کہ ان قوانین اور معاشرتی قواعد کو وضع کرلےکہ جومؤمنین کیلئے آسان اور قابل تحمّل ہوں_
وسنقول لہ من أمرنا یسر
(یسر) یعنی آسانی اور (من امورنا) یعنی ان فرامین سے جو ہم صادر کرتے ہیں_ لہذاا (وسنقول ...) کا مطلب یہ کہ صالح مؤمنین کے لیے ایسے احکام جاری کریں گے کہ جنکا نفاذ دشوار نہ ہوا ور انکا سننا مؤمنین کیلے سنگین نہ ہو_
7_ذوالقرنین نے مؤمنین کے لیےاپنے فرامین اور حکومتی تقاضوں کے ابلاغ میں نرمی او ر اچھے سلوك کی رعایت کا وعدہ کیا _
وسنقول لہ من ا مرنا یسر
8_ظالموں کے ساتھ سختی اور نیك مؤمنین کے ساتھ نرمی سے پیش آنا، ذوالقرنین کے حکومتی نظام مینبہترین اور منتحب روش تھي_
ا مّا من ظلم فسوف نعذّبہ ...وا مّا من ء امن و عمل صالح
ذوالقرنین نے مغربی ساحل پر رہنے والوں کے حوالہ سے سزایا اچھا سلوك کرنے کے حوالے سے دو تجاوز پروحی الہی کے ذریعہ سننے کے بعددوسری راہ کو اختیار کیا اس میں یہ انداز اپنا یا کہ ظالموں کو سزا اور مؤمنین کو بہترین پاداش دی گئي_
9_الہی حکومتوں پر ضروری ہے کہ وہ ظالموں سے جنگ کریں اور مؤمنین کے معاشرتی قوانین سھل بنائیں_
قال ا مّا من ظلم فسوف نعذّبہ ... و ا مّا من ء امن ...سنقول لہ من ا مرنا یسرن
10_ذوالقرنین مغربی کی سرزمیں ساحل نشینوں کے لیے عمل صالح اور ظلم کو ترك کرنے کے لیے مناسب زمینہ فراہم تھا_
ا مّا من ظلم ...وا مّا من ء امن و عمل صالح
11_ذوالقرنین کی کوششسے الہی دین اسکی سرزمین کے مغربی حصہ کی آخریحدّ تك پھیل گیا _
و ا مّا من ء امن
12_جزا دینے مینجلدی اور سزا دینے میںتا خیر کرنا ضروری ہونا _

543
من ظلم فسوف نعذّبہ ...من ء امن ...فلہ جزاءً الحسنی
(فسوف نعذّبہ) کا حروف استقبال کے ساتھ ذکر ہونا جبکہ اسکے مقابل(فلہ جزاءً الحسني) کا قطعی صورت مینبغیر حروف استقبال کے ذکر ہونا،مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے_

ایمان :
ایمان اور عمل صالح 5;ایمان کا پیش خیمہ 2 ; ایمان کی طرف حوصلہ افزائي 3;ایمان کے آثار 5
جزا:
جزا کا وعدہ 1;جزا کی شرائط5;جزا میں جلدی 12
حکومت:
دینی حکومت کاظلم سے مقابلہ 9;دینی حکومت کی ذمّہ داری 9
ذوالقرنین:
ذوالقرنین کا صبر2;ذوالقرنین کا قصہ 2،6، 10; ذوالقرنین کا حکومتی نظام 8; ذوالقرنین مؤمنین کیلیےاہتمام کرنا 6،7 ; ذوالقرنین کی حکومت میں صالحین 8; ذوالقرنین کی حکومت مینظالم لوگ8; ذوالقرنین کی حکومت میں مؤمنین 8; ذوالقرنین کی حکومت کی خصوصیّات 3; ذوالقرنین کی رائے4;ذوالقرنین کی قانون گزاری 6;ذوالقرنین کی کوشش11; ذوالقر نین کے احکام 7;ذوالقرنین کے زمانہ میندین 11; ذوالقرنین کے قوانین کا سہل ہونا 6;ذوالقرنین کے وعدے1،7
سرزمین :
ذوالقرنین کی سرزمین کے مغربی لوگ 10; ذوالقرنین کی سرزمین کے مغربی لوگونکا اختیار 10;ذوالقرنین کی سرزمین

کے مغربی لوگوں کا ایمان 10;ذوالقرنين کی سرزمين کے مغربی لوگوں کا دين 11;ذوالقرنين کی سرزمن کے مغربی لوگوں کا عمل صالح 10
سزا :
سزا ميں مہلت 12
صالحين :
صالحين کو جزا 1;صالحين کو وعده 1
ظالمين :
ظالموں پر سختی کرنا 8;ظالموں کو مہلت دينے کا فلسفہ 2
ظلم :
ظلم کے ساتھ مقابلہ کرنے کی اہميّت 9; ظلم کے موارد 4
عمل صالح :
عمل صالح کا ترك کرنا 4; عمل صالح کی طرف حوصلہ افزائي 3;عمل صالح کے آثار 5
کفّار:
کفّار کو مہلت دينے کا فلسفہ 2
مؤمنين:
مؤمنين کی جزا 1;مؤمنين کے ساتھ مدارت کے پيش آنا7;مؤمنين کے ساتھ وعده1
معاشرتی قوانين :
معاشرتی قوانين ميں سہولت کی اہميّت 9

544

ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَباً (٨٩)
اس کے بعد انھوں نے دوسرے وسائل کا پيچھا کيا (89)

1_ذوالقرنين، مغربی ساحل ميں رہنے والوں کے در ميان عادلانہ دينی نظام قائم کرنے کے بعد اپنی سرزميں کے مشرق کی طرف روانہ ہوگئے_
ثمّ ا تبع سبباً _ حتّی إذا بلغ مطلع الشمس
2_ ذوالقرنين نے اپنے سفروں ميں حکومت اور الہی دين کو پھيلانے کے ليے اپنے ذرائع سے پورا فائده اٹھا يا _
ثمّ أتبع سبب
3_زمين کے مختلف نقاط کی طرف سفر اور اپنی سرگرمی کو ايك خاص منطقہ ميں محدود نہ کرنا، قرآن کی نظر ميناپك پسنديده اور قابل تعريف کام ہے _
ثمّ ا تبع سبب
4_عن اميرالمؤمنين (ع) ..."ثمّ ا تبع سبباً" ذوالقرنين من الشمس سبباً (1)
اميرالمؤمنين سے (اس کلام خدا کی وضاحت) (ثمّ اتبع سبباً) نقل ہوا ہے کہ: ذوالقرنين نے سورج سے ايك سبب کے طور فائده اٹھاي

اقدار:3
ذوالقرنين :
ذوالقرنين کا دوسرا سفر1;ذوالقرنين کا قصہ 1،2،4; ذوالقرنين کی حکومت کی وسعت 2;ذوالقرنين کے ذرائع 2،4;ذوالقرنين کے زمانہ ميں دينی حکومت 1;مشرق ميں ذوالقرنين 1;ذوالقرنين اور سورج4
روايت :4
سرزميں :

ذوالقرنين كى مغربى سرزمين ميں حكومت 1
سفر :
سفر كى اہميّت 3
عمل :
پسنديدہ عمل 3
....

1) تفسير عياشى ج2ص342;ج79;نورالثقلين ج3ص298ج215_

545

حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْراً (٩٠)
يہاں تك كہ جب طلوع آفتاب كى منزل تك پہنچے تو ديكھا كہ وہ ايك ايسى قوم پر طلوع كر رہا جسے كے لئے ہم نے آفتاب كے سامنے كوئي پردہ بھى نہيں ركھا تھا (90)

1_ ذوالقرنين اپنے دوسرے سفر ميں مشرق كى طرف خشكى كے آخرى نقطہ تك پہنچا تو ...تمدن سے دور صحرائي نشين لوگوں كو پايا_
بلغ مطلع الشمس ...لم نجعل لہم من دونہا ستر
(دونہا)كى ضمير (الشمس) كى طرف لوٹتى ہے اور جملہ (لم نجعل ...) كامطلب يہ ہے كہ وہاں كے رہنے والے سوائے سورج كے كوئي اور ستر پوشى نہيں ركھتے تھے بظاہر پوشاك، ستر نہيںركھتے تھے يعنى نہ كوئي وہاں عمارت تھى جو انكے لے سايہ اور نہ كوئي انكے تن كو ڈھاپنے كے ليے لباس تھا اسى ليے انہيں صحرائي نشين قوم سے تعبير كيا گيا _
2_ ذوالقرنين كى سرزمين كے مشرق ميں رہنے والے لوگ تن پر لباس او رپناہ گاہ سے محروم تھے _
وجدہا تطلع على قوم لم نجعل لہم من دونہا ستر
3_ ذوالقرنين نے اپنى سرزمين كے مشرق كى طرف صحرا پر رہنے والى قوم كا سامنا كيا _
لم نجعل لہم من دونہا ستر
"لم نجعل "كے كلمہ سے يہ احتمال پيدا ہوتا: ہے كہ ان لوگوں كا سورج كى شعاعوں كے در مقابل بے پناہ ہونا طبيعى امور كى بناء پر تھا كہ جو جعل الہى سے مربوط تھا مثلاصحرا بنجر تھا كہ يہ امر طبيعى ہے _
4_ ذوالقرنين كے زمانہ ميں اسكى سرزمين كے دورترين مشرقى علاقے ميںلباس اور عمارت سازى كى صنعت كى كوئي خبر نہ تھى _
بلغ مطلع الشمس ...لم نجعل لہم من دونہا ستر
5_ ذوالقرنين كے زمانہ ميں اسكى مغربى سرزمين كے لوگ اسكى مشرقى سرزمين كے لوگوں كى نسبت زيادہ تمدن والے اور ترقى يافتہ تھے_
بلغ مغرب الشمس ...وجد عندہ

546
قوماً ...تطلع على قوم لم نجعل لہم من دونہا ستر
6_معاشروں اور اقوام كے تمدن كے حصول ميں الہى ارادہ كا كردار ہے _
لم نجعل لہم من دونہا ستر
7_ عن اميرالمؤمنين(ع) ...ان ذاالقرنين وردعلى قوم قدا حر قتہم الشمس وغيرت أجسا دہم وا لوانہم حتّى صيّرتہم كالظلمة (1)
اميرا لمؤمنين سے روايت ہوئي ہے كہ بلا شبہ ذوالقرنين ايسى قوم تك پہنچے جہانسورج كى شعاعوں نے انكو جلا ديا تھا اور انكے بدن اور جلد كو تبديل كرديا تھا اسطرح كہ وہ سياہى ميں تاريكى كا ايك حصہ بن چكے تھے _
8_عن أبى جعفر (ع) فى قول الله "لم نجعل لہم من دونہا ستراً"كذالك قال : لم يعلموا صنعة البيوت(2)

امام باقر (ع) سے اس كلام الہى " لم نجعل لہم من دونہا ستراً كذلك"كے بارے ميں روايت ہوئي ہے كہ وہ قوم گھر بنانے كى صنعت كو نہيں جانتے تھے_

اللہ تعالى :

اللہ تعالى كے ارادہ كے آثار 6

برہنگى :

برہنگى كى تاريخ 2

تمدن :

تمدن كا سرچشمہ 6' تمدن كى تاريخ 5

ذوالقرنين :

ذوالقرنين كا دوسرا سفر 1;ذوالقرنين كا قصہ 1،2، 3، 7; ذوالقرنين كے زمانہ كا تمدن 1،5; ذوالقرنين كے زمانہ كا لباس 4;ذوالقرنين كے زمانہ ميں سياہ فام لوگ7;ذوالقرنين كے زمانہ ميں عمارت سازي4،8;مشرق ميں ذوالقرنين 1،7

روايت ;7،8

سرزمين :

ذوالقرنين كى مشرقى سرزمين كے لوگوں كا بے گھر ہونا 2; ذوالقرنين كى مشرقى سرزمين كے لوگوں كا تمدن 5;ذوالقرنين كى مشرقى سرزمين كے لوگوں كا صحراء نشين ہونا 1،3; ذوالقرنين كى مغربى سرزمين كے لوگوں كاتمدن5;ذوالقرنين كے زمانے ميں مشرقى سرزمين كے لوگوں كا برہنہ ہونا 2

لباس:

لباس كى تاريخ4

....

1)تقسير عباشى ج2ص342،ح 9،نورالثقلين ج3 ص298،ح215_
2)تفسير عباشى ج2'ص350، ح84، نورالثقلين ج 3 ص306ح222_

547

كَذَلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْراً (٩١)

يہ ہے ذوالقرنين كى داستان اورہميں اس كى مكمل اطلاع ہے (91)

1_ اللہ تعالي، ذوالقرنين كے زير ا ختيار تمام ذرائع اور قدرت پر مكمل احاطہ ركھتاتھا_

وقد ا حطنا بما لديہ خبر

2_ ذوالقرنين كے مشرق ومغرب كى طرف سفر كى داستان كوبيان كرنا، اللہ تعالى كے اسكى زندگى كى تمام تر جہات پر احاطہ كى علامات ميں سے ہے _

كذلك وقد أحطنا بما لديہ خبر

كلمہ "كذلك" (يونتہا) ان كامقامات مينكسى چيز كے اپنے سے شبيہ كے معنى ميناستعمال ہوتا ہے اس سے ايك طرح كا بے مثل ہونے ميں مبالغہ كا اظہا ربھى ہوتا ہے كہ اسكى مانند خود اسكے علاوہ اور كوئي نظير نہيں ہے _ جملہ حاليہ " وقد أحطنا ..." بتارہاہے كہ جو كچھ كہا گيا ہے اس كا سرچشمہ اللہ تعالى كا علمى احاطہ ہے _

3_ ذوالقرنين كى طاقت اور ذرائع بہت زيادہ اور اعلى تھے_

قد أحطنا بما لديہ خبر

آيت ميں موجود تعبير " كہ ذوالقرنين كے پاس جو كچھ تھا اس پر اللہ تعالى كا احاطہ تھا "ذوالقرنين كے پاس اعلى ذرائع سے حكايت كررہى ہے _

4_ مشرق ومغرب كے لوگوں كے ساتھ ذوالقرنين كاسلوك يكسانتھا _

وجدہا تطلع علی قوم ...كذلك
"كذلك " يہ كلمہ ہو سكتا ہے پچھلی آيت ميں "قوم " كيلئے صفت ہواور پچھلی آيت ميں قوم كی طرف اشارہ سے مراد يہ ہے كہ جس طر ح ذوالقرنين نے مغرب ميں قوم كو پايا اور انكے بارے ميں عزم كيا اسی طرح مشرقی قوم كے بارے ميں عزم كيا _
5_ذوالقرنين كی رفتار ،الہی نگرانی اور راہنمائي كے تحت تھی _
كذلك وقد احطنا بما لديہ خبر
يہ بيان كرنا كہ ذوالقرنين سے مربوط تمام تر چيز وں سے اللہ تعالى آگاہ تھا يہ كنا يہ ہے اس بات سے كہ وہ اللہ تعالى كے حكم كے بغير كوئي كام نہيں كرتے تھے_

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا احاطہ 1; اللہ تعالى كی ہدايات 5;اللہ تعالى كے احاطہ كی علامات 2
ذوالقرنين :
ذوالقرنين كا سفر 2;ذوالقرنين كی قدرت كي عظمت3;ذوالقرنين كی ہدايت5; ذوالقرنين كے ذرائع كی عظمت 3; ذوالقرنين كے سلو ك كی روش 4;ذوالقرنين كے فضائل 5;ذوالقرنين كے وسائل 1; ذوالقرنين كے قصہ كی وضاحت 2
سرزمين :
ذوالقرنين كی مشرقی سرزمين كے لوگ 4; ذوالقرنين كی مغربی سرزمين كے لوگ 4

ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَباً (٩٢)
اس كے بعد انھوں نے پھر ايك ذريعہ كو استعمال كيا (92)

1_ذوالقرنين زمين كی مختلف سمتوں مينسفركرنے كے ليے اپنے بعض وسائل سے فائدہ اٹھاتا تھا_
ثمّ أتبع سبب
پچھلی آيات كے قرينہ سے ذوالقرنين كاتيسرا سفر مشرق يا مغرب كی طرف نہيں تھا بلكہ يہ يا شمال جانب تھا يا جنوب كی طرف تھا_
2_ذوالقرنين كا تيسرا سفرشمال كی سمت تھ
ثمّ أتبع سبب
اگر يا جوج اور ماجوج سے مراد مغل اور تاتاری ہوں تو ذئوالقرنين كا سفر شمال كی جانب تھا_
3_ذوالقرنين اپنی حكومت كووسعت دينے كے ليے اپنے وسائل اور اسباب سے فائدہ اٹھانے كی صلاحيت ركھتے تھے _
ثمّ أتبع سبب
4_ذوالقرنين زمين كی مختلف جہات كی طرف بڑھے اور ان كا سفر عالمی تھا_
ثمّ أتبع سبب

ذوالقرنين:
ذوالقرنين كا تيسرا سفر2;ذوالقرنين كاسفر1 ; ذوالقرنين كا علم 3;ذوالقرنين كا قصہ 1،2،4 ; ذوالقرنين كی حكومت كی وسعت 3; ذوالقرنين كے سفر كی محدوديت 4;ذوالقرنين كے فضائل 3; ذوالقرنين كے وسائل 1;3; شمال مينذوالقرنين 2

حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْماً لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلاً (٩٣)
يہاں تك كہ جب وہ دو پہاڑوں كے درميان پہنچ گئے تو ان كے قريب ايك قوم كو پايا جو كوئي بات نہيں سمجھتی تھی (93)

1_ذوالقرنین کا اپنے تیسرے سفر میں دو پہاڑوں کے در میاں درہ تك پہنچنا _
حتی إذا بلغ بین السدّین
(سدّ)سے مراد مانع وحاجز ہے کہ اسے پہاڑ بھی کہتے ہیں یہاں احتمال ہے کہ(بین السدّین) سے مراد دو پہاڑوں کے در میان فاصلہ ہو یہ دو نوں پہاڑ کہاں تھے اس کے بارے میں کوئي ایك نظر یہ نہیں ہے کچھ اسے چین کے شمال میں کہتے ہیناور کچھ اسے آذر بایجان اور ارمنستان کی پہاڑیوں کے درمیاں فاصلہ کو کہتے ہیں بہر حال کسی ایك نظریہ کے ثابت ہونے کیلئے قرینہ نہیں ہے_
2_ذوالقرنین کا اپنے تیسرے سفر میں ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا کہ جو اجنبی زبانوں سے بہت کم آشنا تھے اور اسے جلد سمجھنے سے عاجز تھے_
وجد من دونہما قوماًلا یكادون یفقھون قول
ان کوہستانی لوگوں کا دوسری زبانوں کو جلد نہ سمجھنے سے مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین کی ان سے افہام وتفہیم بہت مشکل تھی _
3_زمین کے مشرق ومغرب میں رہنے والے لوگ ذوالقرنین کی زبان کے قریب تھے_
لا یكادون یفقھون قول
وہ تین گروہ جن سے ذوالقرنین کا سامنا ہوا صرف شمالی گروہ کے بارے میں یہ تعبیر "لایكادون ..."آئي ہے جبکہ دیگر دو قوموں کے بارے میں یہ مشکل بیان نہیں ہوئي_
4_ذوالقرنین کے زمانہ میں زمین کے شمال میں رہنے والوں کا تمدن، بہت کمزور تھا _
وجدمن دونہما قوماًلا یكادون یفقھون قول
اگر یا جوج وماجوج سے مراد وہی مغل اور تاتارہوں تویہ آیت ذوالقرنین کی سرزمین کے شمال میں رہنے والوں کی توصیف کررہی ہے_
5_ذوالقرنین کے زمانہ میں شمالی مناطق مینرہنے والے اس زمانے کی زندہ زبانوں سے دور تھے _
قوماً لا یكادون یفقھون قول
باقی زبانوں کو درك نہ کرنا، اس سے حکایت

کررہاہے کہ اس کوہ نشین قوم کی مادر ی زبان بہت معمولی اور غیر قابل ذکر تھی _

1_ تاتاري:
تاتاریوں کا تمدن 4
تمدن :
تاریخ تمدن 5'4
ذوالقرنین :
ذوالقرنین کا تیسرا سفر1،2; ذوالقرنین کا قصہ 1،2;ذوالقرنین کے زمانے کے لوگوں کی زبان 3،5
زبانیں:
زبانوں کا تفاوت ;5
سرزمین :
ذوالقرنین کی سرزمین کے شمال میں رہنے والوں کا تمدن 4،5;ذوالقرنین کی سرزمین کے شمال میں رہنے والوں کی زبان5; ذوالقرنین کی سرزمین کے شمال میں رہنے والوں کی کم فھمي2;ذوالقرنین کی سرزمین کے مشرق میں رہنے والوں کی زبان3; ذوالقرنین کی سرزمین کے مغرب میں رہنے والوں کی زبان 3
مضل :
مضلوں کا تمدن 4

قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجاً عَلَى أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدّاً (٩٤)
ان لوگوں نے كسى طرح كہا كہ اے ذوالقرنين يا جوج و ماجوج زمين فساد برپا كر رہے ہيں تو كيا يہ ممكن ہے كہ ہم آپ كے لئے اخراجات فراہم كرديں اور آپ ہمارے اور ان كے درميان ايك ركاوٹ قرار ديديں (94)

1_شمال كے لوگوں نے ياجوج وماجوج نام كى فساد پهيلانے والى قوم كى ذوالقرنين كے پاس شكايت كى _
قالوايا ذالقرنين إنّ يأجوج ومأجوج مفسدون
مفسرين اور مورخين نے مختلف دلائل اور آثار قديمہ كى تحريروں كى روشنى ميں يہ اسے مسلّم مانا ہے كہ ياجوج وماجوج سے مراد وہى مغل اور تاتا ر قبائل ہيں_

2_سرزمين شمال كا وسيع علاقہ، ذوالقرنين كے زمانہ ميںياجوج وماجوج كى لوٹ ماراور فتنہ و فساد كا شكار تھا _
إنّ يأجوج ومأجوج مفسدون فى الأرض
(الأرض)پر (ال)عہدحضورى ہے اور يہ كہ (فى الارض)كى تعبير محدود اور چھوٹے مناطق كيلئے مناسب نہيں ہے لہذا يہاں مراد وسيع منطقہ ہے _
3_ذوالقرنين كے زمانہ ميں شمالى علاقوں كے لوگوں كى سب سے بڑى مشكل ياجوج وماجوج(مغل و تاتار) كى لوٹ ماركا خطرہ اور امن و امان كاقيام تھا_
أنّ يأجوج ومأجوج مفسدون فى الارض
4_ياجوج وماجوج كا سامنا كرنے والے ، ذوالقرنين كى طاقت اور خيرخواہى پر بھروسہ ركھتے تھے_
قالوا يا ذالقرنين إنّ يأجوج ومأجوج مفسدون فى الأرض
اگرچہ ذوالقرنين وہانكے رہنے والے نہيں تھے ليكن مختلف قرائن وشواہداوران كى عمل اور حكومتى قدرت كا ملاحظہ كرتے ہوئے لوگ يہ سمجھ گئے تھے تھے كہ دہى انكے ليے دشمنونكے حملوں سے بچنے كيلے نا قابل شكن بندتعمير كر سكتے ہيں اور وہ ذوالقرنين كى خير خواہى اور يہ كہ وہ مادى غرض وغايت سے ان پر مسلّط نہ ہونے كو سمجھ گئے تھے_ لہذا انہوں نے يہ تجويز ان كے سامنے پيش كي_
5_ياجوج وماجوج كا سامنا كرنے والى قوم، انكے حملوں كے مقابل بلند پہاڑيوں سے دفاعى حصار كا فائدہ ليتے تھے _
حتّى إذا بلغ بين السدّين ...إن ّيأجوج ومأجوج مفسدون
6_دونوں بلند پہاڑوں كے درميان جگہ فقط يا جوج و ماجوج (مغل اور تاتار) كے اپنے ہمسايوں پر حملہ كرنے كى راہ تھى _
فہل نجعل لك خرجاًً على أن تجعل بيننا وبينہم سد
7_ ياجوج وماجوج كے حملوں كا شكار لوگوں نے ان دو بلند پہاڑوں كے درميان انكے حملوں سے بچنے كيلئے بند باندھنے كے حوالے سے ذوالقرنين سے مدد مانگى _
قالوا ياذالقرنين ...تجعل بيننا و بينہم سد
8_ ياجوج وما جوج كے ہمسائے، انكے حملوں سے بچنے كيلئے خود ايك محكم اود ناقابل شكن حصارباندھنے سے عاجز تھے_
فہل نجعل لك خرجاً على أن تجعل بيننا وبينہم سد

9_ یاجوج وما جوج کا سامنا کرنے والی قوم نے ذوالقرنین کو بند باند ھنے کے عو ض میں اجرت دینے کی آمادگی کا اعلان کرکے انہیں عقد جعالہ کی قرار دار باند ھنے کی دعوت دی _
فہل نجعل لك خرجاًً علی أن تجعل بیننا وبینہم سد
10_شمال علاقہ کے لوگ مادی وسائل رکھتے تھے لیکن

انکے استعمال کی حکمت عملی سے نا آشناتھے _
فہل نجعل لك خرجاًً علی أن تجعل بیننا وبینہم سد
11_مفسدین اور لوٹ مار کرنے والے دشمنوں سے بچنے کیلئے دفاعی طور پر مستحکم اقدامات کرنے کا وجوب_
إن یا جوج ومأجوج مفسدون فی الأرض فہل نجعل لك خرج
12_ عن أمیرالمؤمنین (ع) : إن ذاالقرنین ...وجد ...قوماً لا یکادون یفقہون قولأقالوا: یا ذاالقرنین ان یأجوج ومأجوج خلف ہذین الجبلین وہم یفسدون فی الأرض إذ ا کان إبان ذروعناوثمارنا خرجو ا علینا من ہذین السدین فرعوا من ثمارنا وزروعنا حتّی لا یبقون منہا شیئا "فہل نجعل لك خرجاً" نؤدیہ الیك فی کل عام علی أن تجعل بیننا وبینہم سداً(1)
امیرالمؤمنین سے روایت ہوئي ہے کہ بلا شبہ ذوالقرنین نے ایسی قوم کو پایا کہ جنکے لیے کوئي بات بھی سمجھنا آسان نہ تھي_ انہوں نے ذوالقرنین سے کہا اے ذوالقرنین یاجوج وماجوج ان دو پہاڑوں کے پیچھے ہیں _ اور وہ زمین پر فساد پھیلا تے ہیں _ جب ہماری کاشت اٹھا نے اور میوہ چننے کا وقت آتا ہے تو وہ ان پہاڑوں کی پشت سے ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں تو ہماری کا شت اورپھلوں کو اس قدر چرتے ہیں کہ کچھ بھی باقی نہیں رہتا ہم تمھارے لیے ایك اجرت معین کرتے ہیں جو ہر سال آپ کودیں گے آپ ہمارے اور ان کے در میان بند باندھ دیں _
13_ عن حذیفہ قال: سا لت رسول اللہ (ص) عن یأجوج ومأ جوج ؟ فقال : یا جوج أمّة وما جوج أمّة (2)
حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ(ص) سے یاجوج وما جوج کے بارے میں پوچھا ؟تو انہوں نے فرمایا : یاجوج ایك قوم ہے اور ماجوج ایك اور قوم ہے _

پہاڑ :
پہاڑ کے فوائد 5
تاتاری :
تاتاریوں کے حملہ کا خطر 3
دشمنوں :
دشمنوں کے حملوں کا مقابلہ کرنا 11
ذوالقرنین :
ذوالقرنین کا بند باندھنا7،9،12; ذوالقرنین کا قصہ 2،3،4،5،7،8،12; ذوالقرنین کی خیر خواہی 4; ذوالقرنین کی قدرت 4; ذوالقرنین کے ساتھ جعالہ 9
روایت :12،13
....

1)تفسیر عیاشی ج2، ص343 ،ح79 نورالثقلین ج3، ص298،ح215_
2) الدر امنشور ج5،ص457، نورالثقلین ج3 ، ص307 ،ح231_

سرزمین :
ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگ اور بند باند ھنا 12; ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگوں کا اقرار 4; ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگوں کا جعالہ 9; ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگوں کا دفاع 5;ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگوں کا عجز 8;ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگوں کا مدد مانگنا 7; ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگوں

کی جہالت 10;ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگوں کی شکایات 1،12;ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگوں کی مشکلات 3; ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگوں کے مادی وسائل 10
فوجی آمادگی :
فوجی آمادگی کی اہمیت 11
ماجوج:
ماجوج کا امت ہونا 13;ماجوج کا فسادپھیلانا 1; ماجوج کے حملہ کاخطرہ 3; ماجوج کے حملہ کی راہیں 6; ماجوج کے خطرہ سے بچنا 7
مدد مانگنا :
ذوالقرنین سے مددمانگنا 12/7
مضل:
مضلوں کے حملوں کا خطرہ3
مفسدین :
مفسدین کے حملوں کامقابلہ کرنا 11
یاجوج :
یاجوج کاامت ہونا 13; یاجوج کا فسادپھیلا نا 1،12; یاجوج کا قصہ 6،12; یاجوج کے حملہ کا خطرہ 3; یاجوج کے حملہ کی راہیں 6; یاجوج کے خطرہ سے بچنا 7;یاجوج کے فساد کی محدویت 2

قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْماً (٩٥)
انھوں نے کہا کہ جو طاقت مجھے میرے پروردگار نے دی ہے وہ تمھارے وسائل سے بہتر ہے اب تم لوگ قوت سے میری امداد کرو کہ میں تمھارے اوران کے درمیان ایك روك بنادوں (95)

1_ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کے مد مقابل بند باندھنے کے حوالے سے لوگوں کے مادی تعاو ن سے بے نیازی کا اظہار کیا _
فہل نجعل لك خرجاً ...قال ما مكنی فیہ ربّی خیر
2_ ذوالقرنین، پروردگار کے الطاف کے زیر سایہ

بہت سے مادی وسائل سے بہرہ مند تھے _
قال ما مكنی فیہ ربّی خیر
3_ذوالقرنین، خود کو اللہ تعالی کا بندہ اور اسکے عطیات کو اسکے مقام ربوبیت کا فیضسمجھتے تھے _
مامكنی فیہ ربّي
4_ الہی لوگ طاقت وقدرت کے عروج کے زمانہ میں بھی اللہ تعالی اور اپنے ولي نعمت سے غافل نہیں ہوتے _
قال مامكنی فیہ ربّی خیر
5_ذوالقرنین، توحید اور اپنے الہی قوانین کی تبلیغ کیلئے بہترین مواقع سے فائدہ اٹھا تے تھے _
قال ما مكنی فیہ ربّی خیر
ذوالقرنین نے اس وقت الہی ربوبیت کا تذکرہ کیا کہ جب لوگ اسکے سخت محتاج تھے اور وہ انکی صدق دل سے مشکل دور کرنے کیلئے انکے دلوں کو اپنی طرف مائل کرچکے تھے_
6_ لوگوں کی بغیر کسی اجرت اورانعام کے لالچ کے مدد کرنا، توحید پرست انسانوں اور اللہ تعالی کے لائق بندوں کی خصوصیات میں سے ہے _
فہل نجعل لك خرجاً ...قال مامكنی فیہ ربّی خیر
7_ ذوالقرنین ،توحید پرست انسانوں کی خدمت سے سرشار اور ظالموں سے مبارزہ کرنے والی روح کے حامل تھے _
مامكنی فیہ ربّی خیر فا عینونی بقوة

ذوالقرنین نے اس وقت کہ جب لوگوں نے بند بنانے کے عوض میں اسے اجرت دینے کی پیش کش کی تو اسے ٹھکرادیا اور الہی وسائل اور طاقت کے بل بوتے پران مصیبت زدہ لوگوں کی بند بنانے میں مدد کی یہ ذوالقرنین کی بزرگ روح کونمایاں کرتی ہے _
8_ ذوالقرنین بذات خود بندکی تعمیر میں اسکا نقشہ بنانے والے اسکی فنی ضروریات پرنگران اور اسے عملی جامہ پہنا نے والے تھے_
فا عینونی بقوہ أجعل بینکم وبینہم ردم
9_ ذوالقرنین نے ان سے بند بنانے میں انسانی اور جسمانی قوت کے ساتھ شریك ہونے کا مطالبہ کیا_
فاعینونی بقوة
(قوة) یعنی طاقت (فاعینونی بقوة) یعنی میری اپنی طاقت کے ساتھ مدد کرو بعد کی آیات اس بات پر قرینہ ہینکہ اس نے انسانی قوت کے ساتھ ساتھ وسائل اورمصالحہ لانے کا بھی حکم دیا لہذا جواس نے ان سے قبول نہیں کیا وہ اس کا م کی اپنی اجرت تھی _
10_ذوالقرنین نے لوگوں کی خواہش سے مضبوط او ر محکم بند بنانے کا عزم کیا_
تجعل بیننا وبینہم سداً ...أجعل بینکم وبینہم ردم
جیساکہ مفسرین نے کہا ہے کہ ر دم یعنی وہ حصار جو عام طور پر بند سے بھی زیادہ محکم ہوتا ہے اسی سے وہ لباس جو کی لباس سے مل کر تشکیل پاتا ہے_ اسے ثوب ُمردَّم کہتے ہیں _

555

یہاں (فأعینونی) جملہ ...فیہ ربّی (خیر) کی فرع ہے یعنی مضبوط اور مستحکم بند بنانا مضبوط اور محکم بند کا بناناذوالقرنین کے الہی بلند وسائل کے حامل ہونے کا نتیجہ ہے
11_بڑے بڑے کاموں میں لوگوں کو شریك کرنا مدیریت کے اصول میں سے ہے _
فأعینونی بقوة أجعل بینکم وبینہم ردم
اس کے با وجود کہ اللہ تبارك و تعالی نے ذوالقرنین کو ہر کام کو صحیح طور سے انجام دینے اور اس کے تمام اسباب کی تعلیم دی تھی لیکن پھر بھی وہ عوام سے مدد کا مطالبہ کرتے ہیں یہ اس بات کی علامت ہے کسی کام کو انجام دینےمیں بغیر کام کرنے کے جذ بے کو پیدا کے بغیر کام ہو سکتا اور ایك دوسرے کی مدد کے جذبہ کے ساتھ اس کو بلندمقصد تك پہنچایا جاسکتا ہے_
12_کاموں کو اسکی بہترین اورمضبوط شکل مینانجام دینے کا ضروری ہونا_
أجعل بینکم وبینہم ردم
اگرچہ یاجوج وماجوج کا سامناکرنے والے لوگ ذوالقرنین کی حکومت کی تائید کرنے والوں میں شمار نہیں ہوتے تھے اور نہ وہ ایسے ترقی پسند اور سرمایہ لگانے والے لوگ تھے لیکن ذوالقرنین نے انکی خواہش سے بڑھ کر کام کیا اور ان کو دشمن کے فطرت سے محفوظ بنانے میں بہت بڑا سرمایہ لگایا ذوالقرنین کایہ کار نامہ ترقی کی راہ میں خدمات انجام دینے والی قوموں کے لیے نمونہ ہے_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بخشش 2،3;اللہ تعالی کی ربوبیت کے آثار 3;اللہ تعالی کی مالکیت3
اللہ تعالی کا لطف :
اللہ تعالی کے لطف کے شامل حال لوگ'2
اولیا ء اللہ :
اولیا ء اللہ کا ذکر میں رہنا 4;اولیا ء اللہ کی رائے 4;اولیاء اللہ کے فضائل 4
توحید :
توحید کی تبلیغ5
باہمی تعاون:
لوگوں باہمی تعاون کیلئے جذب کرنا11

توحیدپرست :
توحید پرستوں کا خدمت کرنا 6;توحیدپرستوں کی خصوصیات 6
ذوالقرنین :
ذوالقرنین کا بندباندھنا 1،8،9;ذوالقرنین کا بندہ ہونا 3;ذوالقرنین کا ظلم سے مبارزہ کرنا7; ذوالقرنین کا قصہ1،8،9، 10 ;
ذوالقرنین کامحکم بند باندھنا10;ذوالقرنین کا محتاج نہ ہونا1; ذوالقرنین کا مدد ما نگنا 9 ; ذوالقرنین کی انسان دوستی 7;
ذوالقرنین کی تبلیغ5;ذوالقرنین کی توحید 7 ; ذوالقرنین کی رائے 3;ذوالقرنین کے فضائل7;ذوالقرنین کے مادی ومسائل کا سرچشمہ 2; ذوالقرنین کے وسائل کا سرچشمہ3
عمل :
عمل میں مضبوطی ہونا 12

لوگ:
لوگونکی خدمت 6
منتظم:
منتظم کا طریقہ11
موقع :
موقع سے فائدہ اٹھانا5

آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَاراً قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْراً (٩٦)
چند لوہے کی سلیں لے آؤ_ یہاں تك کہ جب دونوں پہاڑوں کے برابر ڈھیر ہوگیا تو کہا کہ آگ پھونکو یہاں تك کہ جب اسے بالکل آگ بنا دیا تو کہا آؤاب اس پر تا نباپگھلا کر ڈال دیں (96)
1_ذوالقرنین نے بند بنانے کیلئے لوگونکو لو ہے کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا_
ء اتونی زبرالحدید
(زبَر)زبرة کی جمع ہے جس کے معنی ٹکڑے کے ہیں زبرالحدیدیعنی لو ہے کے ٹکڑے راغب نے مفردات میناس سے لوہے کے بڑے ٹکڑے مراد لیے ہیں_
2_ذوالقرنین کے بند میں لو ہے کا اصلی اور اہم کردار تھا_
ء اتونی زبرا لحد ید حتّی إذا ساوی بین الصدفین
اگر چہ بند کے تعمیری مصالحہ میں تانبا بھی استعمال ہوا لیکن جملہ "حتی إذا ساوی ..."سے معلوم ہوا ہے کہ دونوں پہاڑوں کے در میان تمام خلا کوپہلے لوہے کے ٹکروں سے پر کیاگیا اور تانبے سے ان ٹکڑوں کوجوڑنے کا کام لیا گیا_
3_ذوالقرنین کے زمانہ کے لوگ پہلے سے لوہا نکالنے اور اسکوتیار کرنے کے فن کوجانتے تھے_
ء اتونی زبر الحدید
ذوالقرنین کا لوہا مہیا کرنے کا حکم دینابتاتا ہے ہے کہ لو گ اس فن سے پہلے آشنا تھے اور لوہا انکے پاس تھا_

4_ ذوالقرنین نے بند کی او نچائي کو دونوں پہاڑوں کے کناروں کے برابر کردیا _
حتی إذا ساوی بین الصدفین
"صدف "یعنی کنارہ اور"الصدفین"یعنی دونونپہاڑوں کے کنارے کہ جو بندکے دونوں طرف تھے فعل "ساوی "بتارہاہے کہ بند کی اونچائي دونوں پہاڑوں کے کنارہ کے برابر تھی _
5_ذوالقرنین نے بند میں استعمال ہونے والے لوہے کو سرخ کرنے کیلئے بند میں ایك طرف بڑی بڑی بھٹیاں بنائیں_
حتی إذا ساوی بین الصدفین قال انفخو
"نفخ"یعنی پھوکنابندکی دیوار میں اسے سرخ کرنے کیلئے پھونکین کے لیے بڑی بھٹیونکی ضرورت ہے تا کہ ضرورت کے مطابق آگ اور آکسیجن دیوار کولگتا کہ اس پرتابنے کے پانی ڈالنے کے مواقع فراہم ہوجائیں_
6_ذوالقرنین نے بند کی دیوار میں لگے لوہے کے ٹکڑونکے سرخ ہونے تك بھٹیوں میں پھونکے کا حکم دیا _

قال انفخوا حتّى إذا جعلنہ نار
7_ذوالقرنین نے بند میں لگے لوہے کےٹکڑوں کے درمیان خلا ء کو پر کرنے کیلئے پگھلے ہوئے تانبےکا استعمال کیا _
ء اتونی أفرغ علیہ قطر
"افراغ"یعنی بر تن کوخالی کرنا اور اسکے اندر جو کچھ ہے اسے گرانا"قطراً""پگھلا ہوا تا بنا" ' یہ "افرغ "کیلئے مفعول ہے اور (آتونی)کا مفعول قرینہ"قطراً"کے پیش نظر محذوف ہے _
8_ذوالقرنین بند کی تعمیری ٹکنیك اور فلزی مواد کو پگھلانے اور تیار کرنے کے طریقہ سے اچھی طرح واقف تھے_
ء اتونی زبر الحدید ...أفرغ علیہ قطر
9_ذوالقرنین بندکی تعمیر اور اس کے تمام مراحل پر براہ راست نگران تھے _
ء اتونی ...قال انفخوا ...ء اتونی أفرغ علیہ قطر
تمام ضمیروں کا واحد متکلم کی صورت میں آنا بتارہاہے کہ ذوالقرنین بذات خود بہت گہرائي سے بندکے بننے پر نگرانی کر رہے تھے_
10_فلزی اشیا ء کو پگھلانے کی صنعت، ذوالقرنین کے زمانہ کے تمدن میں موجود تھي_
قال انفخوا حتّى إذا جعلہ ناراًقال ء اتونی أفرغ علیہ قطر
11_لوہے اور تانبے کا مرکب بہت مضبوط اورناقابل شکن فلزی مادہ ہے
ء اتونی زبرالحدید ...أفرغ علیہ قطر
گرمی سے پگھلاہواتا بنا کا سرخ لوہے پر گرنا بتاتاہے کہ ایسا مرکب بہت محکم ومضبوط فلزی شکل مینتبدیل ہوجائے گا_

بندباندھنا:
لوہے کے ساتھبند باند ھنا2
558
تانبا :
تا نبے کے فوائد11/7
تمدن :
تمدن کی تاریخ10/3
ذوالقرنین :
ذوالقرنین کا اہل فن ہونا8;ذوالقرنین کابند باندھنا5،8، 9;ذوالقرنین کا علم2; ذوالقرنین کا قصہ1 ،2،4، 5،6 ، 7،9 ; ذوالقرنین کی نگرانی 9; ذوالقرنین کے احکام 1،6; ذوالقرنین کے بند کي
اونچائي 4; ذوالقرنین کے بند کی خصوصیات 2; ذوالقرنین کے بندکے مواد1،2،6،7; ذو
القرنین کے زمانہ مینفلزی مواد کا پگھلا یا جانا 8، 10; ذوالقرنین کے زمانہ میں لویا 3، 10 ; ذوالقرنین کے زمانہ میں لوہے کا پگھلایا جانا5
صنعت :
صنعت کی تاریخ10
فلز:
فلزکے پگھلنے کی صنعت10
لوہا :
لوہاپگھلنے کی بھٹي5،6;لوہے اور تا نبے کا مرکب ہونا 11;لوہے کے فوائد ،2،11

فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْباً (٩٧)
جس کے بعد نہ وہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ اس میں نقب لگاسکیں (97)

1_ذوالقرنین کے نقشے، پروگرام اوربراہ راست نگرانی میں لوہے کا بند، اپنے آخری مرحلہ تك پہنچا _
فما اسطاعوا أن یظہروہ و مااستطعوالہ نقب

جملہ (فمااستطاعوا)میں فافصیحہ ہے (جو نا کہے گے مضامیں کوبیان کرتی ہے یعنی ذوالقرنین کا پروگرام پورا ہوااور بند گیا تواسکے بعدیاجوج ماجوج نہ اس پر چڑھ سکے اور نہ اسمیں سوراخ کرسکے_
2_یاجوج ماجوج ذوالقرنین کے بندپرچڑھنے اور اس میں سوراخ کرنے سے عاجزتھے_
فما اسطاعوا أن یظہروہ وما استطاعوالہ نقب
(ظہور)سے مراد (علو) اور اوپر چڑ ھنا ہے (فمااسطاعوا أن یظہروہ)یعنی حملہ اور اسکے اوپرنہ چڑھ سکے (نقب) سے مراد سوراخ کرنا ہے (وما استطاعوا لہ نقباً)یعنی وہ بندکی دیوار میں سوراخ یا سرنگ نہ کھودسکے_
3_ذوالقرنین کے بند کی دیوار بلند اور کامل طور پر سیدھی اور محکم تھی _

559

فما اسطاعوا أن یظہروہ وما استطاعوالہ نقب
(استطاعوا) مینحرف تاء کے ہونے سے اور (استطاعوا)میں حرف تا کے نہ ہونے سے کوئي فرق نہیں پڑتا بلکہ صرف لفظ کومخفف کرنے کیلئے تاکو ہٹادیتے ہیں اگرچہ بعض نے یہاں یہ کہاہے کہ چونکہ چڑھنا سوراخ کرنے کی نسبت آسان تھا لہذا یہا ں "استطاعوا" لفظ جو کہنے میں آسان ہے لایا گیا _
4_معاشرہ کومفسدین کے حملہ سے بچاناالہی رہبروں کی ذمہ داری ہے _
فمااسطاعوا أن یظہروہ وما استطاعوا لہ نقب
5_شیطان صفت اور ناقابل اصلاح قومونکو دفاعی دیواروں کے پیچھے محصور کر دینا چاہیے_
فما اسطاعوا أن یظہروہ وما استطاعوالہ نقب
ذوالقرنین نے اگرچہ اپنے ملك کے مشرق ومغرب میں سفر کیا مگر یاجوج و ماجوج کے علاقہ کی طرف نہیں گئے اور انکی اصلاح کیلئے کوئي قدم نہیں اٹھایا یہ عمل بتاتاہے کہ وہ ا ن قوموں کی اصلاح سے نا امید تھے اسی لیے انکا دوسري قومونکی طرف آنے کا راستہ بند کردیا تا کہ دوسرے افراد ان کے شر سے محفوظ رہیں_

دینی قائدین :
دینی قائدین کی ذمہ داری 4
ذوالقرنین :
ذوالقرنین کا قصہ 1،2; ذوالقرنین کے بند کا مضبوط ہونا 2،3; ذوالقرنین کے بند کا مکمل ہونا 1;ذوالقرنین کے بند کی بلندی 2،3; ذوالقرنین کے بندکی خصوصیات 3
ماجوج :
ماجوج کا عاجز ہونا 2; ماجوج کا قصہ 2
مفسدین :
مفسدین کا محاصرہ کرنا 5;مفسدین کو جدا کرنا 5; مفسدین کے حملہ کو روکنا 4
یاجوج :
یاجوج کا عاجز ہونا 2; یاجوج کا قصہ 2

قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي فَإِذَا جَاء وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاء وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقّاً (٩٨)
ذوالقرنین نے کہا کہ یہ پروردگار کی ایك رحمت ہے اس کے بعد جب وعدہ الہی آجائے گا تو اس کو ریزہ ریزہ کردے گا کہ وعدہ رب بہرحال بر حق ہے (98)

1_ذوالقرنین کی نظر میں ناقابل شکن فولاد ی بند کے تعمیر کرنے پر قدرت، پروردگار کی رحمت کا ایك جلوہ تھا _

560

قال ہذا رحمة من ربّي
یہاں "ہذا" کا مشار الیہ ذوالقرنین کے ہاتھوں بننے والا بند تھا _

2_ انسان کا علم وتوانائي رکھنا اور اسے انسانی فائدوں کیلئے استعمال کرنا اللہ تعالی کی رحمت کا نمونہ ہے _
قال ہذا رحمة من ربّي
ذوالقرنین نے بندکو باالفاظ دیگر وہ تمام تروسائل اور علمی ٹکنیك جو اس کو تعمیر کرنے میں صرف کی اسے رحمت پروردگارکا نمونہ جانتے تھے تویہ ایك عام اور کلی منطق ہے کہ اسکا صرف بند یا خود ذوالقرنین کے ساتھ تعلق نہیں ہے _
3_ ذوالقرنین کے وجود میں علمی اور فنی ٹکنیك کے ساتھ الہی اور توحید ی فکر بھی جلوہ گر تھی _
ما مكنى فيہ ربّى خير ...ہذا رحمة من ربّي
4_ ذوالقرنین ،اپنی علمی اور فنی قدرت کوثابت کرنے کے بعد اپنی توحید فکر کا پر چار کیا کرتے تھے _
فما اسطاعوا أن يظہر وہ ...قال ہذا رحمة من ربّي
"ہذا رحمة ..." کی تعبیر ایك قسم کی نظر یاتی تبلیغ ہے کہ ذوالقرنین نے بند کے بنانے اور اپنی برتری ثابت کرنے کے بعد یہ تبلیغ کی _
5_ اللہ تعالی کی ربوبیت، اسکی رحمت کے ساتھمتصل ہے _
رحمةمن ربّي
6_ معاشرتی امن وامان، الہی رحمت کا روشن نمونہ ہے _
ہذا رحمة من ربّي
"ہذا" کا اشارہ بند اوراسکی تمام جہات پرہے ان جہات میں سے ایك بند بنانے کے نتائج بھی ہیں کہ ان نتائج میں اہم ترین اس علاقہ کے لوگوں کیلئے امن وامان قائم کرنا ہے _
7_ ذوالقرنین کا ڈیم اس زمانہ کا بہت بڑا کام تھا _
ہذا رحمة من ربّي
اللہ تعالی کی رحمت کا تذکرہ کرنا، کام کی عظمت سے حکایت کررہا ہے _
8_ ذوالقرنین نے بند کے قیامت تك باقی اور جاودانیہونے کی خبردی ہے_
فإذا جاء وعد ربّى جعلہ دكائ
اگر " وعد ربّی " سے مراد قیامت ہو تو آیت سے واضح ہوگا کہ قیامت سے پہلے تك یہ بند قائم رہے گا " دکائ" سے مراد سیدھا اور صاف ہونا جو کہ محذوف موصوف کی صفت ہے " جعلہ أرضا دکاء " آیت سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کا وقت آئے گا تو اللہ اس بند کو زمین کے برابر کردے گا _
9_یا جوج وما جوج کے اپنے ہمسایوں پر حملہ کرنے کی رکاوٹیں، قیامت کے آتے ہی ختم ہو جائیں گی _
فإذاجاء وعد ربّى جعلہ دكائ
10_ ذوالقرنین نے بند کے کام کی تکمیل کے بعد معاد کی حقانیت اور اسکے بہر صورت بپا ہونے کا تذکر ہ کیا_
قال ...فإذا جاء وعد ربّى جعلہ دكاء وكان وعد ربّى حق

11_ قیامت کے بپا ہونے کے وقت زمین پرموجود تمام مضبوط اشیاء مٹی کے ساتھ برابرجائیں گی _
فإذاجاء وعد ربّى جعلہ دكائ
جو کچھ ذوالقرنین نے بندکے انجا م کے بارے میں بتایا اس کا سرچشمہ قیامت کے بپا ہونے کے وقت جہان کے تباہ و برباد ہونے کا علم ہے اگرچہ ممکن ہے کہ اس بند کے حوالے سے بھی اللہ تعالی کی طرف سے کوئي خاص خبر بھی انہیں ملی ہو _
12_ انسانوں کو اپنے مادی وسائل ' فنی پہاڑوں اور علم پر غرور نہیں کرناچاہئے _
ہذا رحمةمن ربّى فإذا جاء وعد ربّى جعلہ دكائ
ذوالقرنین ان حالات میناں صلاحیتوں کے حامل ہونے کے باوجود اپنے کام کے ثمرہ پر مغرور نہیں ہوئے بلکہ ان سب چیزوں کوالہی رحمت کے پرتومیں دیکھا اور قیامت کو اپنے سامنے مجسم کیا _
13 _انسانی ہاتھوں سے بنی ہوئي محکم ترین چیزیں الہی ارادہ و قدرت کے سامنے پائیدار نہیں ہیں _
فإذاجاء وعد ربّى جعلہ دكائ

14_ ذوالقرنین نے یاجوج وما جوج کی جانب سے ستم کیے جانے والے لوگوں کو صرف بند پر مکمل اعتماد کرنے سے منع کیا او انہیں پرودگار کی رحمت اور اس کے ارادہ کی طرف متوجہ کہا_
ہذا رحمۃ من ربّی فإذا جاء وعد ربّی جعلہ دکائ
15_ معاد پر اعتقاد رکھنے والے موحدین کبھی بھی انسانی تہذیبکے آثار اورفنی نظریات پر مغرور نہیں ہوئے اور کائنات کی آخر کارتباہی وبربادی اور ویرانی کاملاحظہ کررہے ہیں _
ہذا رحمۃ من ربّی فإذا جاء وعد ربی جعلہ دکائ
16_ توحید ی نظریہ میں مبداء اور معاد کی طرف توجہ دواہم ضابطے ہیں _
مامکنی فیہ ربّی خیر ...وکان وعد ربّی حق
17_ ذوالقرنین، اللہ تعالی کے وعدوں پر ایمان رکھتے تھے اورانکے پورا ہونے پر مطمئن تھے _
وکان وعد ربّی حق
18_قیامت کا برپا ہونا، اللہ تعالی کا حتمی وعدہ ہے _
وکان وعد ربّی حق
19_ اللہ تعالی کے وعد ے حتمی اور یقینی ہوتے ہیں_
وکان وعد ربّی حق
20_قیامت کے بپا ہونے کی نوید، الہی تربیت کیلئے پیش خیمہ ہے _
وکان وعد ربّی حق
کلمہ "ربّ "کی طرف توجہ مندرجہ بالا مطلب کو سامنے لارہی ہے _

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت کی خصوصیات 5; اللہ تعالی کی رحمت 5; اللہ تعالی کی رحمت کی علامات 1،2;اللہ

تعالی کی رحمت کے آثار 6; اللہ تعا لی کی قدرت کی حاکمیت 13;اللہ تعالی کی معرفت کی اہمیت 16; اللہ تعالی کے ارادہ کی حاکمیت 13;اللہ تعالی کے وعدونکا حتمی ہونا 19;اللہ تعالی کے وعد ے 17،18
اعتماد :
غیر خدا پر اعتماد سے منع کرنا 14
امن وامان :
معاشرتی امن وامان کاسرچشمہ 6
تربیت :
تربیت کی روش20
تربیت:
قیامت کی بشارت 20
ذوالقرنین :
ذوالقرنین کاایمان 17; ذوالقرنین کابندباندھنا 1،10;ذوالقرنین کی پشیگوئي 8;ذوالقرنین کاقصہ 10; ذوالقرنین کا نظریہ 1،3;
ذوالقرنین کی تبلیغ کی روش 4; ذوالقرنین کی توحید3،4;ذوالقرنین کی دینداری 3; ذوالقرنین کی فنی صلاحتیں 3،4;
ذوالقرنین کی قدرت 3 ;ذوالقرنین کے بند کاانجام9; ذوالقرنین کے بند کی جاوداني8; ذوالقرنین کے بند کی عظمت 7;
ذوالقرنین کے بند کی ویرانی 9; ذوالقرنین کے فضائل 3،17
زمین :
زمین کاانجام5; زمین کی بتاہی 11/15
سرزمین :
ذوالقرنین کی سرزمین کے شمالی لوگ 14

علم :
علم كا سرچشمہ 2; علم سے فائدہ اٹھانا2
قدرت :
قدرت كا سرچشمہ 2; قدرت سے فائدہ اٹھانا2
قيامت :
قيامت كا حتمى ہونا 18;قيامت كى علامات 9، 11 ; قيامت ميں زمين11
كائنات :
كائنات كاانجام15
مادى وسائل :
مادى وسائل پر غرور كرنے سے پرہيز 12
محكم اشيائ:
انسانى محكم اشياء كا پائيدار نہ ہونا 13
معاد :
معاد كا حتمى ہونا 10;معاد كى اہميت 16
موحدين :
موحدين كا ايمان 15; موحدين كا متواضع ہونا 15;موحدين كانظريہ 15
نظريہ كائنات :
توحيدى نظريہ كائنات 16
يادآورى :
الله تعالى كے ارادہ كيہادآوري

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعاً (٩٩)
اور ہم نے انھيں اس طرح چھوڑديا ہے كہ ايك دوسرے كے معاملات ميں دخل اندازى كرتے رہيں اور پھر جب صورپھونكا جائے گا تو ہم سب كو ايك جگہ اكٹھا كرليں گے (99)

1_الله تعالى ، قيامت كے نزديك لوگونكوانكے حال پر چھوڑ دے گا وہ سيلاب كى مانند ايك دوسرے پر حملہ آور ہو كرعالمى جنگ شروع كرديں گے _
وتركنا بعضہم يومئذيموج فى بعض
"تركنا" كا عطف " جعلہ دكائ" پر ہے تواس صورت ميں "تركنا " كا مضمون بھى قيامت سے پہلے حادثات كے متعلق ہوگا_ اور "يومئذ" سے بھى اسى بناء پر قيامت كے نزديك دن مراد ہے ضمير"بعضہم " معنوى مرجع ہے جوالناس كى طرف لوٹ رہى ہے "يموج فى بعض" سے مراد بعض كا بعض ميں داخل ہونا ہے شايد مراد بعض انسانى گروہوں كا ديگر گروہوں پر حملہ كرنامراد ہو _
2_قيامت كے نزديك يا جوج وماجوج دوسرے انسانوں پر حملہ كريں گے _

وتركنا بعضہم يومئذ يموج فى بعض
يہ بھى ممكن ہے كہ يہ آيات آخرى زمانہ كے بعض حادثات كى طرف اشار ہ ہو يہ عبارتيں بھى " إذا جاء وعد ربّى " اور "نفخ فى الصور" بھى تما م اس معتبر قرينہ ہيں لہذا جملہ "تركنا " يعنى اس وقت (كہ جب ذوالقرنين كے بند ٹوٹتا قيامت كے بعض حالات ك بيان كررہا ہے) بعض لوگ بعض كيلئے پريشانى كا سبب ہونگے يہ كہ يہ بند يا جوج وما جوج كے روكنے كيلئے تھا احتمالى يہى ہے كہ يہ پريشانى انكے حملوں كى بناء پر ہوگى _
3_ الله تعالى نے ذوالقرنين كے بند كى خرابى كے بعد ياجوج وماجوج كے در ميان داخلى اختلاف اور جھگڑا پيدا ہونے كى خبردى ہے _
فإذا جاء وعد ربّى جعلہ دكائ ...وتركنا بعضہم يومئذ يموج فى بعض

يہ احتمال ہے كہ " بعضہم " ميں ضمير ياجوج وماجوج كى طرف لوٹ رہى ہے يعنى ذوالقرنين كے بند ٹوٹنے كے بعد وہ آپس ميں وسيع پيمانہ پر جھگڑوں ا ور لڑائيوں مينجائيں گے _
4_لڑائيوں كا ختم ہونا اور انسانوں ميں آسائشے اور امن وامان كا برقرار ہونا پروردگار كيمشيت سے متعلق ہے _
وتركنا بعضہم يومئذيموج فى بعض
5_الله تعالى روز قيامت صور پھونكتے ہى تمام انسانوں كواٹھاكر جمع كرلے گا _
ونفخ فى الصور فجمعنہم جمع
ممكن ہے كہ"صور" سے مراد ان دو نوں ميں سے ايك معنى ہو :
1)"سينگ "اس صورت ميں مراد ايك باجے ميں پھونكنا ہوكيونكہ زمانہ قديم ميں باجے كيلئے حيوانات كے سينگ سے كام ليا جاتا تھا_
2) ممكن ہے "صور" صورة كى جمع ہو تو اس صورت ميں تصويروں اور مردوں كے جسموں كو زندہ كرنے كے ليے پھونكنا مراد ہوبہت سے اہل لغت نے دوسرے احتمال پر اعتراض كيا اور اسے كلمہ "صور" كے قرآن ميں استعمال كے ساتھ سازگار نہيں پايا_
6_قيامت مردہ جسمونميں اور پچھلى صورتوں ميں دوبارہ روح پھونكنے سے برپا ہو گي_
ونفخ فى الصور فجمعنہم جمع
مندرجہ بالا مطلب اس احتمال كى بناء پرہے كہ "صور"صورة كى جمع ہو يعنى (جسدوں كى) صورتوں ميں روح پھونگى جائے گي_
7_ ذوالقرنين كے بند كيتباہى قيامت كے نزديك ہونے كى علامات ميں سے ہے _
فإذا جاء وعد ربّى جعلہ دكاء ...ونفخ فى الصور فجمعنہم جمع
8_روز قيامت لوگوں كو جمع كرنا بہت بڑا اور حيرت انگيز كام ہے _
ونفخ فى الصور فجمعنہم جمع
"جمعنا ہم " كا "جمعاً" مفعول مطلق ہے اور تا كيد كيلئے ہے اور اسكا نكرہ آنا بڑائي اور حيرت كو ظاہر كر رہا ہے _

ذوالقرنین :
ذوالقرنین کے بند کی تباہی 3_7
قرآن :
قرآن کی پشیگوئي 3
قیامت :
قیامت کا برپا ہونا 6; قیامت کی علامات 1،2،7; قیامت میں مجمع ہونا5; قیامت میں صور پھونکا جانا 5
ماجوج :
آخرالزمان میں ماجوج کا حملہ 2
مردے :
مردوں کاآخرت میں زندہ ہونا 6
معاد :
معاد جسمانی 6
یا جوج :
آخرالزمان میں یا جوج کا حملہ 2;یاجوج وما جوج میں جھگڑا 3

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضاً (١٠٠)
اور اس دن جہنم کو کافرین کے سامنے باقاعدہ پیش کیا جائے گا (100)

1_اللہ تعالی روز قیامت جہنم کو کفار کے سامنے پیش کرے گا _
وعرضنا جہنم یومئذ للکفر ین عرض
2_روز قیامت کفار کے سامنے جہنم کا پیش ہونا انکے لیے بہت سخت اور وحشت ناك منظر ہوگا _
وعرضنا حہنم یومئذ للکفرین عرض
"عر"تاکید کے ساتھ ساتھ نکرہ ہونے کی بناء پرچیز کے عظیم الشان ہونے پر بھی دلالت کررہا ہے یہاں جہنم کی عظمت کفار کے وحشت زدہ ہونے کی مناسبت سے ہے _
3_ روز قیامت میں موجودلوگوں کیلئے جہنم کا مشاہدہ ممکن ہے _
وعرضنا جہنم یومئذ للکفرین عرض
4_ کفر جہنم میں مبتلا ء ہونے کا پیش خیمہ ہے _
وعرضنا جہنم یومئذ للکفرین عرض

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے افعال 1
جہنم :

جہنم کے اسباب4
جہنمی :1
قیامت :
قیامت کی وحشت 2; قیامت میں جہنم کا دیکھ
جانا3
کفار :

کفار کی اخروی مشکلات 2; قیامت میں کفار 2'1
کفر:
کفر کے آثار 4

الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاء عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعاً (١٠١)
وہ کافر جن کی نگاہیں ہمارے ذکر کی طرف سے پردہ میں تمھیں اور وہ کچھ سننا بھی نہیں چاہتے تھے (101)

1_کفار کی واضح ترین خصوصیت یہ کہ انکا الہی آیات دیکھنے اور درك کرنے پرپردہ کا پڑ اہونا ہے
الذین کانت اعینہم فی غطاء عن ذکري
ذکر خدا کودیکھنے سے مراد اسی آیات و علامات کا مشاہدہ کرنا ہے کہ جویاد خدا میں ڈال دیتی ہیں (مسبب کہ کر سبب کا ارادہ کرنا) آیت سے مراد یہ ہے کہ الہی آیات کا مشاہد ہ کفار کو اسکی یا د میں نہیں ڈالتا گویا انکی آنکھوں پردہ پڑا ہوا ہے کہ ان آیات کا دیکھنا انکے لیے ممکن نہیں ہے_
2_یاد خدا سے پردہ غفلت میں محصور دل یہ کفار کی واضح ترین خصلت ہے _
الذین کانت أعینہم فی غطاء عن ذکري
3_ جہنم ان کفار کاانجام ہے کہ جو الہی آیات سننے کی طاقت نہینرکھتے _
وعرضنا جہنم یومئذ للکفرین ...وکانوالا یستطیعون سمع
4_ کفر اور حق سے دوری انسان کا الہی آیات سننے سے عجز کا باعث ہے _
عن ذکری وکانوا لا یستطیعوں سمع
جملہ "کانوا لا یستطیعون "ماضی استمراری ہے یعنی کفار ہمیشہ سننے سے عاجز تھے _واضح ہے کہ یہاں نہ سننے سے مرادحسی طور پر نہ سننا نہیں ہے بلکہ یہ بیان کرنا ہے کفار ان الہی آیات کے در مقابل یونہینجیسے کوئي سننے کی طاقت نہیں

567
رکھتے_
5_ کفر انسان کےفہم اور ادارك پر اثر انداز ہوتا ہے _
کانت أعینہم فی غطا ء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمع
6_ نظریہ، حسی ادراکات سے بڑھ کر ایك حقیقت ہے _
أعینہم فی غطاء عن ذکری و کانوا لایستطیعون سمع
اسے کہ کفار کے ظاہری حواس صحیح میں لیکن اسی کے یاد وجود وہ حقائق کو در ك کرنے سے عاجزہیں_
7_ اعضائے معرفت رکھنے کاانسان کیلئے اہم ترین مقصد اللہ تعالی کی شناخت اور اسکی طرف توجہ ہے_
الذین کانت أعینہم فی غطا ء عن ذکری وکانوالا یستطیعون سمع
آیت میں کفار کی آنکھوں کو پردہ میں چھپا ہوا اورانکے کانوں کو بہرابتایا گیا ہے یعنی انکے کان اور آنکھیں اللہ تعالی کی یا دسے خالی ہیں اور اسطرح بے فائدہ ہیں گویا آنکھ اور کان کو کبھی استعمال ہی نہیں کیا _
8_حق کے در مقابل نابینا آنکھیں قیامت میں جہنم کی آگ کے شعلوں کو دیکھیں گی _
وعرضنا جہنم یومئذ للکفرین عرضاً الذین کانت أعینہم فی غطاء عن ذکري
روز قیامت کفار کے سامنے جہنم کوپیش کرنا اور انہیں دکھانا ،در حقیقت اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے بینائیکے باوجود خداکی معرفت حاصل نہیں کی جیسے کہ ان کے سننے والے والے کان بھی جہنم واز کو سن رہے ہیں جہنم کا پیش کرنا صرف آنکھوں سے دیکھے سے محدود نہینہے_
9_اللہ تعالی کے پیغاموں کوسننے سے عاجز کان، قیامت میں جہم کی آواز سنینگے _
وعرضنا جہنم ...الذین ...کانوا لایستطیعون سمع
10_دل میں اللہ تعالی کی یاد زندہ رکھنا اور الہی پیغامات کو غور سے سننا ضروری ہے _
الذین کانت أعینہم فی غطاء عن ذکری وکانوالا یستطیعون سمع

11_ "عن أبی عبداللہ (ع) فی قولہ تعالی :" الذین كانت أعینہم فی غطاء عن ذكری وكانوا لا یستطیعون سمعاً " قال : " لم یعبہم بما صنع فی قلوبہم ولكن عابہم بما صنعوا"(1)
امام صادق (ع) سے اللہ تعالی كے اس كلام "الذین كانت أعینہم فی غطاء عن ذكري" كے بارے میں روایت ہوئي كہ آپ نے فرمایا : اللہ تعالی نے كفار كی جو خود اس نے انكے دلوں كے بارے انجام دیامذمت نہیں كی بلكہ انہیں انكے اپنے اعمال كی بناء پر انكی مذمت كی ہے _

ادارك :
حسّی ادراك 6;ادراك كیلئے ركاوئیں 5
....

1) بحارالانوارج5ص306ح28_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی كی تعلیمات كو غور سے سننے كی اہمیت 10; اللہ تعالی كی سرزنش 11;اللہ تعالی كی معرفت كی اہمیت 7
اللہ تعالی كی آیات :
اللہ تعالی كی آیات درك كرنے سے محروم لوگ 1; اللہ تعالی كی آیات سننے سے محروم لوگ 3;اللہ تعالی كی آیات سننے سے محرومیت 4
اندھے دل :
اندھے دل والوں كی آخرت میں بینائي 8
جہنمی لوگ:3
حق:
حق قبول نہ كرنے والوں كے آثار 4
ذكر :
اللہ تعالی كے ذكر سے محروم لوگ 2;اللہ تعالی كے ذكر كی اہمیت 10،7
روایت :11
شناخت :
شناخت كے وسائل 4
قیامت :
قیامت كی خصوصیات 9،8; قیامت میں جہنم كادیكھا جانا8;قیامت میں حقائق كادرك كیا جانا 8، 9
كفار :
كفار كاانجام3; كفار كا اندھا دل ہونا 1; كفار كا نا پسندیدہ عمل 11;كفار كی آنكھوں پرپر دہ 1; كفار كی خصوصیات 2،1;كفار كی سرزنش كے اسباب11; كفار كے دلوں پر پردہ 2
كفر :
كفر كے آثار 5/4
نظریہ :
نظریہ كی حقیقت 6

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاء إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلاً (١٠٢)
وہ تو كیا كافروں كا خیال یہ ہے كہ یہ ہمیں چھوڑ كر ہمارے بندوں كو اپنا سرپرست بنالیں گے تو ہم نے جہنم كا كافرین كے لئے بطور منزل مہیّا كردیا ہے (102)

1_کفار کی اللہ کے علاوہ ولی بنانے پرمذمت کی گئي ہے _
افحسب الذین کفروا ا ن یتّخذو عبادی من

569
دونی أولیائ
آیت کے اند ر سوالیہ انداز در حقیقت مذمت اور توبیخ کیلئے ہے یعنی غیر خدا کوولی قرار دینا غلط اور توبیخ کے لائق کام ہے آیت میں "اتخاذ ولي" سے مراد بعنوان معبود انکی اطاعت کرنا اوران سے مدد کی توقع رکھنا ہے _
2_ کفاراپنے بنائے ہوئے سرپرستوں (باطل خداؤں) کو اپنے لیے مفید سمجھتے تھے _
أفحسب الذین کفروا ا ن یتخذ وا عبادی من دونی أولیائ
اس آیت کے معنی میں مختلف ادبی توجیہات بیان کی گئي ہیں ان میں سے ایك یہ کہ " أن یتخذوا" حسب کے لیے مفعول اول ہے اور دوسرا مفعول " نافعاً" محذوف ہے مندرجہ بالا مطلب اس ادبی توجیہ کی بناء پر ہے _
3_ کفار کا باطل معبود وں کواپنا اولیا ء قرار دینا ایك بے اساس اور وہم وخیال پرمبنی عمل ہے_
أفحسب الذین کفروا ا ن یتخذوا عبادی من دونی أولیائ
یہ بھی احتمال ہے کہ " أن یتخذوا " حسب کے لیے دو مفعولوں کاجانشین ہو _ تو اس صورت میں یہ معنی ہوگا کہ " آیا کفار یہ گمان کرتے میں کہ میرے علاوہ ولی بنالیں گے؟" یعنی وہ صرف اپنے غلط اوہام میں غوطہ زن ہیں اور حقیقتوں سے بہت دور ہیں _
4_ کفار نے اللہ تعالی کی ولایت سے منہ موڑ کراس کے چند بندوں کے آستانوں پر سر جھکالیے ہیں _
یتخذوا عبادی من دونی أولیائ
5_ اصلی اور حقیقی ولایت اللہ تعالی کے ساتھمخصوص ہے_
أفحسب الذین کفروا ا ن یتخذواعبادی من دونی أولیائ
6_ تمام موجودات کی اپنے خدا کی بارگاہ میں بندگی اور احتیاج دلالت کررہی ہے کہ انکی اپنی اللہ تعالی کے در مقابل ولایت ،فضول گمان ہے _
ا ن یتخذوا عبادی من دونی أولیائ
یہ کہ آیت کا معنی "کلمہ عبادی کے بغیر بھی تمام ہے لیکن " عبادی " کا تذکرہ اس نکتہ کی طرف توجہ دلا نے کیلئے گیا ہے کہ جو کچھ کفار کی طرف سے بعنوان ولی انتخاب کیا گیا ہے اور مقام اولوہیت اور ربوبیت پر سمجھا گیا ہے یہ سب کے سب اللہ تعالی کے بندے ہیں کیسے ہوا کہ نادان لوگوں نے بندہ کو مقام معبود پرسمجھ لیا ؟ لہذا آیت ایك طرح سے استدلال بھی بیان کررہی ہے _
7_ الہی ولایت سے روگردانی اور غیر خدا کی ولایت سے تمسك کفار کے اندھے پن کی علامت ہے _
کانت أعینہم فی غطاء ...أفحسب الذین کفروا ا ن یتخذو
"أفحسب" کی فاء پر توجہ کرتے بالخصوص اس آیت کے مضمون کا پچھلی آیات سے ربط اور خاص کہ "أفحسب " کی فاء پر توجہ سے یہ ظاہر ہورہا ہے کہ کفار کی طرف سے اولیاء کا انتخاب انکے اندھے بہر ے اورمعرفت سے بے بہرہ ہونے کا نتیجہ ہے _

570
8_جہنم ، کفار کے لیے تیارہ شدہ منزل گا ہ ہے_
إنّا أعتدنا جہنم للکفرین نزل
" أعتدنا " مادہ "عتد "سے اور "أعددنا " مادہ"عدد" سے ایك ہی طرح کے ہیں البتہ اس میں اختلاف ہے کہ آیا ان میں سے ایك دوسرے کی اصل ہے یا ہر ایك مستقل اصل ہیں اختلاف ہے کلمہ " منزل " کے معانی میں کلمہ "نزل " پذیرائي کا سامان اور ٹھکانہ بنانے کے معانی میں استعمال ہوا ہے مندرجہ بالا مطلب میں پہلے معنی کا لحاظ کیا گیا ہے_
9_ اللہ تعالي، حق کو قبول نہ کرنے والے کفار کی جہنم کے شراروں کے ساتھ پذیرائي کرے گا_
إنّا أعتدنا جہنم للکفرین نزل
کلمہ " نزل " ہو سکتا ہے اس چیز کا نام ہو جو مہمانوں کے استقبال کے وقت انکی پذیرائي کیلئے پیش کی جاتی ہے یہ ایك

قسم کی " تہکم " والی بات شمارہو کی گی جو کہ مذاق اڑانے کیلئے کی جاتی ہے _
10_ جہنم اب بھی موجود اورتیا رہے _
إنّا أعتدنا جہنم للكفرين نزل
"أعتدنا " فعل کا ظاہر یہ ہے کہ جہنم ابھی بھی تیار ہے نہ یہ کہ بعد میں تیار کیجائے گي_
11_ غیر خدا کی ولایت قبول کرنا کفر اور اسکی عاقبت جہنم کا عذاب ہے _
أن يتخذوا عبادی من دونی أولياء إنّا أعتدنا جہنم للكفرين نزل
12_کفار کے خیالی اولیاء ان سے عذاب الہی دور کرنے سے عاجز ہیں _
أن يتخذوا عبادی من دونی أولياء إنّا أعتدنا جہنم للكفرين نزل
" أفحسب "میں ہمزه استفہام یہ بتا رہا کہ معبودوں کے لیے ولایت کا گمان کرنا غلط ہے جہنم کا عذاب تیارشدہ ہے کہ " إنّا أعتدنا ..." اوران معبودوں کے بس میں نہیں کہ اسے دور کردیں _

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ولایت سے روگردانی 7;اللہ تعالی کی سرزنشیں1; اللہ تعالی کی قدرت 7; اللہ تعالی سے رو گردانی 7;اللہ تعالی کی ولایت سے منہ پھر نے والے 4;اللہ تعالی کی ولایت کی حقانیت 5; اللہ تعالی کے ساتھ خاص 5
باطل معبود :
باطل معبودوں کا غیر منطقی ہونا 3; باطل معبودوں کی ناتوانی 12
حق:
حق قبول نہ کرنے والوں کا جہنم میں ہونا9; حق قبول نہ کرنے والوں کی سزا 9
جہنم :
جہنم کاتیار ہونا 8; جہنم کا موجود ہونا 10;جہنم کے اسباب 11
جہنمی لوگ:
9'8
عذاب:

عذاب سے نجات12
کفار :
جہنم میں کفار8،9; کفار اور ناحق معبود 2;کفار کا بے منطق ہونا 3; کفار کی سزا 9; کفار کا عذاب 12; کفار کی رائے 2; کفار کی روگردانی 4 ; کفار کی سرزنش 1; کفار کے اندھے پن کی علامات 7
نظریہ کائنات :
توحیدی نظریہ کائنات 5
موجودات :
موجودات کی محتاجی کے آثار 6
ولایت :
غیر خدا کی ولایت قبول کرنا 4;غیر خداکی ولایت کا کفر 11;غیر خدا کی ولایت قبول کرنے پر سرزنش 1; غیر خدا کی ولایت قبول کرنے کی سزا 11;غیرخدا کی ولایت کے غیر منطقی ہونے کے دلائل 6

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً (١٠٣)
پیغمبر کیا ہم آپ کو ان لوگوں کے بارے میں اطلاع دیں جو اپنے اعمال میں بدترین خسارہ میں ہیں (103)

1_ پیغمبر (ص) کی ذمہ داری تھی کہ لوگوں کو انکے حقیقی نفع ونقصان کی شناخت کردائں _
قل ہل ننبئكم بالاخسرين أعمالاً

2_انسان اپنے حقیقی نفع و نقصان سے غفلت کے خطر ے میں ہے اور پیغمبر وں کی طرف سے خبر دار کیے جانے کا محتاج ہے _
قل ہل ننبکم بالأخسرین أعمال
3_پروردگار، روزقیامت روز انسانوں کے سزا کے نظام پر حاکم ہونے کی بناء پر انکے نفع و نقصان سے آگاہی کا اکیلا سر چشمہ ہے _
إنّا أعتدنا جہنم ...ہل ننبکم بالا خرین أعمال
اللہ تعالی نے آیات مینقیامت اور کفار کی سزا کا تذکرہ کرنے کے بعد یہاں انسانوں کے حقیقی نفع ونقصان کی خبر کی بات کی ہے یہ نکتہ بتارہاہے کہ نفع ونقصان کی شناخت میں صرف اس کا کلام معیار ہے کیونکہ انسانوں کی عاقبت کو وہ معین کرے گا_
4_ کفر اختیار کرنا انسان کے خسارہ کا موجب ہے چاہے وہ جتنی کوشش اور زحمت کرے_
للكفرين نزلاً_ قل ہل ننبكم بالأخسرین اعمال
"اعمالاً" اخسرین کیلئے تمیز ہے اہل ادب کے بقول تمیز کی اصل ہے کہ وہ مفرد ہو لیکن اس آیت میں جمع کی صورت میں ہے تو "اعمالاً"کا جمع کی صورت میں آنا ممکن ہے کفار کے مختلف اقسام کے اعمال کی طرف اشارہ ہے یعنی کفار اگرچہ مختلف اقسام کے بہت سے عمل بھی انجام دیں

572

لیکن انکے تصورکے بر عکس یہ انہیں نفع نہیں دے گا_
5_دنیا کی سرائے میں انسانی اعمال اسکا اصلی سرمایہ ہیں _
الأخسرین أعمال
6_بر انگیختہ کرنے وا لے سوالات مطرح کرنا اور معارف کو پیش کرنے کیلئے آمادگی پیدا کرنا قرآن میں استعمال ہونے والی روشوں میں سے ایك ہے_
قل ہل ننبئكم بالأخسرین أعمال
7_انسانوں کی عاقبت کی شناخت کے حوالے سے پیغمبر(ص) الہی تعلیمات سے آراستہ اور معارف وحی کو بیان کرنے والے ہیں _
ہل ننبكم
"ننبكم " میں ضمیر جمع متكلم بتارہی کہ پیغمبر(ص) اپنی طرف سے بات نہیں کرتے بلکہ جو کچھ اللہ تعالی سے سیکھا ہے وہ پیش کرتے ہیں_

آنحضرت:
آنحضرت کی رسالت 1; آنحضرت کا معلم 7; انحضرت کا علم لدّني7
ابھارنا :
ابھارنا کے اسباب 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی حاکمیت کے آثار 3; اللہ تعالی کے
ساتھ خاص 3;اللہ تعالی کا علم 3
انسان :
انسان کا سرمایہ 5;انسانوں کی عاقبت کا علم 7;انسان کی معنوی ضرورتیں2
تبلیغ:
تبلیغ کی روش6
سوال :
سوال کے فوائد 6
عمل :

الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً (١٠٤)
یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوشش زندگانی دنیا میں بہت گئي ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اچھے اعمال انجام دے رہے ہیں (104)

1_ سب سے زیادہخسارے والے وہ لوگ ہیں کہ جن کے دنیاوی اعمال اور کوشش ضائع اور برباد ہو گئي ہیں _
الأخسرين أعمالاً الذین ضلّ سعیہم فی الحی وة الدني
"اَخسَر "افعل تفضیل ہے کہ جس کا معنی "سب سے زیادہ نقصان اورخسارہ اٹھانے دالا"ہے ضلّ " ضاع " اور "ہلك "کے معنی میں ہے بس یہاں "ضلّ سعیہم " سے مراد یہ ہے کہ انکی کوشش ضائع اورتباہ ہوگئي ہیں _
2_کفار کی محنت وکوشش اگرچہ مختلف طرح کی اور ظاہری اعتبار سے خوبصورت اور لبھانے والی تھی مگر تباہ ہوگئي اورروز قیامت انکے لیے نفع مند ثابت نہ ہوگی _
الذین ضلّ سعیہم فی الحی وة الدنيا وهم يحسبون أنّهم يحسنون صنع
3_ دنیا نفع بخشش کوشش کیلئے ایك مناسب مقام ہے اور کفر اس میں پائے جانے والے مواقع سے فائدہ نہ اٹھائے کا نتیجہ ہے _
ضلّ سعیہم فی الحی وة الدني
4_انسان کا خسارہ نہ اٹھانا ابدیت تك باقی رہنے والے اورثمر بخش اعمال کے انجام دینے سے مشروط ہے _
الأ خسرين أعمالا_ الذین ضلّ سعیہم فی الحی وةالدني
5_دنیا میں انسان کی کوشش اور محنت اسکا اصلی سرمایہ ہے _
الأخسرين أعمالاً_ الذین ضلّ سعیہم فی الحی وة الدني

6_انسان کے اعمال کا ئنات کی وسعت میں باقی رہتے ہیں _
ضلّ سعیہم
کلمہ "ضلّ" مخفی اور غائب کے معنی میں استعمال ہوتاہے (لسان العرب) کفار اعمال کا گم ہو جانا اوراور نہ ملنایہ بتارہا ہے کہ انکے اعمال باقی ہیں لیکن ان سے فائدہ اٹھانا کفار کیلئے ممکن نہیں ہے_
7_کفار اپنے فضول اوربے نتیجہ اعمال و افعال پرمغرور اور فریفتہہیں _
وہم یحسبون أنّہم یحسنون صنع
"صنع" اپنے مصدری معنی کے ساتھ ساتھ "مصنوع" کا معنی بھی دے رہاہے اور آیت میں دونوں کا احتمال ہے "یحسنون صنعاً" سے مراد یہ کہ وہ اپنے زعم میں اپنے کردار کو بہت اچھا بنائے ہیں_
8_اپنے اعمال کے حوالے سے خود پسند ;مغروراور فریفتہ ہونا ایك مذموم اور نقصان دہ عمل ہے_
الأخسرین أعمالاً ...وہم یحسبون أنّہم یحسنون صنع
9_ بے نتیجہ کاموں کیلئے کوشش اور ان پرخو ش ہونا، کفار کے بڑے گھاٹے کی نشانی ہے_
الأخسرین أعمالاً_ الذین ضلّ سعیہم فی الحی وۃ الدنیا و ہم یحسبون أنّہم یحسنون صنع
حالیہ جملہ "وہم یحسبون " کفار کے "أخسرین " ہونے کی علت کو بیان کر رہاہے کیونکہ انسان اگریہ گمان کرلے کراس نے جو کچھ انجام دیاہے وہ سب سے بہتر ہے تویہ باعث بنے گا کہ وہ کبھی بھی اپنے نقصان کو پورا کرنے کی فکرمیننہیں پڑے گا _
10_وہ لوگ جنہوننے غیر خدا کو اپنا معبود اور ولی بنایا انہوننے اپنی خطاء کو خوش قسمتی اور اچھا عمل سمجھا_
أن یتخذوا عبادی من دونی أولیائ ...وہم یحسبون أنّہم یحسنون صنع
11_اعمال کے بارے میں الٹا اور حقیقت سے دور فیصلہ کرنا فکری اورنظریاتی کوتاہیوں کا نتیجہ ہے_
الذین کانت أعینہم فی غطاء یحسبون أنّہم یحسنون صنع
شروع میں چند آیات نے کفار میں نظر یاتی فقدان کو بیان کیا اور پھر اللہ تعالی کے علاوہ معبودوں کا انتخاب اس بات کی دستاویز کے طور پر بیان کیا _ "أفحسب " اور اس آیت میں انہیں "أخسرین" کے عنوان سے اور ان لوگوں کے عنوان سے بیان کیا جو اپنے فضول اعمال کو بہتر کاموں کے نام سے یادکرتے ہیں_
مورد بحث آیات میں تعلق اور ربط کا تقاضا مندرجہ بالا مطلب کی صورت میں ہے _

انسان :
انسان کا سرمایہ 5
خسارہ:
خسارہ کے موانع 4
خود پسندی :

خود پسندی کا نقصان 8;خودپسندی کی مذمت 8
دنیا :
دنیا کا کردار 3
عقیدہ :
عقیدہ کے باطل نتائج 11
عمل :
اچھے عمل کے آثار 4; عمل کا موقع 3;عمل کیتباہی کے آثار 1; عمل کی بقاء 6;عمل کے آثار 5
غرور :
غرور کا نقصان 8;غرور کی مذمت 8
فیصلہ :

باطل فیصلے کا سرچشمہ 11
کفار :
کفار کا غرور 7;کفار کا نظریہ 10;کفار کی خوشی 9;کفارکے خسارہ اٹھا نے کی علامات 9; کفارکے عمل کا فضول ہونا9،7;کفار کے عمل کی تباہی 2
کفر :
کفر کے آثار 3
لوگ :
سب سے زیادہ خسارہ اٹھانے والے لوگ1
موقع :
موقع ضائع کرنے کے اسباب 3
ولایت :
غیر خدا کی ولایت قبول کرنا 10

أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْناً (١٠٥)
یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے آیات پروردگار اور اس کی ملاقات کا انکار کیا ہے تو ان کے اعمال برباد ہوگئے ہیں اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کوئي وزن قائم نہیں کریں گے (105)

1_پروردگار کی آیات سے کفر کرنے والے اور قیامت کے منکرین سب سے زیادہ خسارہ والے لوگ ہیں_
الا خسرینا أعمالاً ...اولئك الذین کفروا با یات ربہم ولقائہ
پروردگار سے ملاقات کا انکار در اصل قیامت کے

انکار کی ایك اور تعبیر ہے کیونکہ پروردگار سے ملاقات (حساب و کتاب اور سزا وجزا کے حوالے سے) روز قیامت ہوگي_
2_ الہیہدایات اوراللہ تعالی کے آثار اور نشانیاں ، انسانوں میں رشد و کمال بخشے والی ہیں _
کفروا با یات ربّہم
آیت میں کلمہ "ربّ" مندرجہ بالا مطلب کو بیان کررہا ہے_
3_ اللہ تعالی کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ لوگوں کی ہدایت اور راہنمائي کیلئے آیات پیش کرے _
4_ قیامت تمام پردوں کے ہٹنے اورانسانوں کے اللہ واحد پر یقین پیدا کرنے کا دن ہے _
أعینہم فی غطاء ...کفروا با یات ربّہم ولقائہ
پروردگار کی ملاقات سے مراد یقینا محسوس ملاقات نہیں ہے _(لا تدرکہ الابصار) بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ انسان روز قیامت اللہ واحد کی حقانیت کا علم پیدا کرے گا اگر چہ کفار نے اس قسم کی ملاقات کا انکار کیا ہو_
5_پروردگار کی آیات کا کفر اور قیامت کا انکار کرنے کا نتیجہ انسان کے اعمال کی تباہی کی صورت میں نکلتا ہے اور قیامت میں یہ کوئي فائدہ نہ دیں گے_
الذین کفروا با یات ربّہم و لقائہ فحبطت أعمالہم
" حبط" سے مراد اعمال کا بتاہ اور فاسد ہونا ہے_
6_ کفارکے اعمال کا حبط ہونا وہی انکی دنیاوی کوشش اور محنت کا ضایع ہونا ہے _
الذین ضل سعیہم فی الحی وۃ الدنیا ...فحبطت أعمالہم
7_ انسان کا عقیدہ اورنظریہ اسکے اعمال کی عظمت اور پستی میں براہ راست اثر رکھتا ہے _
8_ کفار کے فضول اورتباہ شدہ اعما ل قیامت میں حساب وکتاب کے قابل نہیں ہیں _
فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزن
کلمہ "وزن " مصدر ہے اوراس سے مراد ہلکے یا بھاری پن کی پیمائشے ہے یا متعال کے معنی میں ہے یعنی وہ چیز جس

سے وزن کی پیمائشے ہو (لسان العرب) یہ کہ اللہ تعالی بعض حبط شدہ اعما ل کو روز قیامت نہیں تو لے گا یہ اس مطلب سے کنا یہ ہے کہ انکے اعمال اس قدر فضول میں کہ حساب وکتاب کے لائق ہی نہیں ہیں _
9_ کفار، دنیا میں باوجود کوشش اور زحمت کے روز قیامت اور پروردگار سے ملاقات کے دن تہی دست اور بغیر زادراہ کے ہیں _
الذین کفروا ...فحبطت أعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیامة وزن
10_ کفار روزقیامت معمولی سی شخصیت اوراہمیت کے بھی حامل نہیں ہیں _
فلا نقیم لہم یوم القیامة وزن
"لہم " کی تعبیر بتارہی ہے کہ یہ افراد بذات خود غیر اہم ہیں _ جملہ " فلا نقیم " کا " حبط عمل " پر مفرع ہونا بتاتاہے کہ انکاغیر اہم ہونا انکے فضول اعمال کی بناء پر ہے _

11_ قیامت، اعمال کی پیمائشے اور حساب وکتاب کا دن ہے _
فلا نقیم لہم یوم القیامةوزن
آیت میں موجود تعبیر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روز قیامت لوگوں کے اعمال کے حساب وکتاب کیلئے کچھ معیار اورمیزان بنائے گئے ہیں لیکن بعض لوگوں کیلئے ہر قسم کے قابل اہمیت عمل کے فقدان کی بناء پر کوئي معیا ر و میزان نہیں ہے _
12_ روز قیامت غیر خدا کے قصد سےبجالا ےگئے اچھے اعمال بھی برے اعمال کی مانند اہمیت اور حساب وکتاب سے خالی ہیں _
وہم یجسون انہم یحسنون ...فلا نقیم لہم یوم القیامة وزن
13_ انسان کی اہمیت اسکے اعمال کی بناء پر ہے _
فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیامة وزن
14_ معاد اور پروردگار سے ملاقات پر ایمان، اصول عقائد میں خاص اہمیت کا حامل ہے _
کفروا بایات ربّہم ولقائہ ...فلا نقیم لہم یوم القیامةوزن

حبط ہونا 9،6; کفار کے عمل کا غیر اہم ہونا 8; کفار کے عمل کی بتاہی 6
کمال :
کمال کے اسباب 2
لوگ :
لوگوں میں سے سب سے زیادہ خسارہ والا 1
معاد :
معادکو جھٹلانے کے آثار 5

ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُواً (١٠٦)
ان کی جزا ان کے کفر کی بناپر جہنم ہے کہ انھوں نے ہمارے رسولوں اور ہماری آیتوں کو مذاق بنالیا ہے (106)

1_ الہی آیات سے کفر کرنے والوں اور معاد کے منکرین کی سزا جہنم ہے _
ذلك جزا ؤہم جہنم بما كفرو
یہاں کفرسے مراد پہلی آیت کے قرینہ کی مدد سے الہی آیات اور معاد کاانکار ہے _
2_کفار کی زندگی کی حقیقت سوائے فضولیات لا حاصل اور خسارہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے _
ذلك
"ذلك " ممکن ہے کہ مبتدا محذوف کی خبر ہواور پچھلی آیات کے مضمون پر تاکید ہو یعنی صرف یہی حقیقت ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں "الأ مر ذلك ولا غير " اور ممکن ہے کہ یہ مبتداء ہو اور اسکی خبر " جزاؤہم " ہو جب کہ "جہنم " مبتدا اورخبر کیلئے عطف بیان ہو مندرجہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناء پر ہے _
3_جہنم ان لوگوں کیلئے سزاہے کہ جو محشر کے میدان میں زاد راہ کے بغیر اور تہی دست ہونگے _
فلا نقيم لہم يوم القيامة وزناً _ ذالك جزاؤ ہم جہنّم
4_ الہی آیات اور پیغمبروں کا مذاق اڑانا کفار کی روش اور انکے جہنمی ہونے اور ا ن کے اعمال کے حبط ہونے کا سبب ہے _
جزاؤ ہم جہنم بما كفروا واتخذوا أياتی ورسلی ہزو
"ھزواً" اور "ھزء اً" ;کا ایك ہی معنی ہے اوریہ مصدرہے اسکا آیات اور رسل پرحمل مبالغہ کی خاطر ہے راغب نے اس سے مراد مزاح پنہان اور دوسروں نے مذاق اڑانا مراد لیا ہے_
5_ الہی آیات اور پیغمبروں سے کفر در حقیقت انکا مذاق اڑنا ہے _
بما كفروا واتخذوا أياتی ورسلی ہزو
کفا رکی جانب سے آیات اور پیغمبروں کا مذاق اڑانا دو طرح سے تصور ہوگا (1)زبان اور قلم اور اسطرح کی چیزوں مذاق اڑنا (2)کلی طور پر

پیغمبروں اور الہی آیات کے ساتھ بر تائو سے جو مذاق ظاہر ہوتاہے بالفاظ دیگر ممکن ہے کہ کوئي آیات اور انبیاء (ع) کے حوالے سے لفظی طور پر مذاق والی بات نہ کرے لیکن اسطرح ان سے برتائو رکھے کہ گویا انہیں حق نہیں سمجھتا اسے صرف اپنی نظر میں مذاق کے طور پرلے رہاہے_
6_ بارگاہ الہی میں الہی رسولوں اورپیغمبروں کی عظمت _
جزاؤہم جہنم بما كفرواواتخذوا أياتی ورسلی ہزو

آخرت :
اُخروی زاد راہ سے محروم لوگونکی سزا3

الہی آیات :
الہی آیات کا مذاق 5;الہی آیات کو جھٹلائے والوں کی سزا 1 ; الہی آیات کی تکذیب کی حقیقت 5; الہی آیات کے استہزاء کے آثار5; الہی آیات کے مذاق اڑانے والے4
الہی پیغمبر :
الہی پیغمبر وں کے مقامات 6
انبیاء:
انبیاء کا مذاق 5;انبیاء کا مذاق اڑانے کے آثار 4;انبیاء کا مذاق اڑانے والے 4;انبیاء کے مقامات 6
جہنم:
جہنم کے اسباب 4;1
جہنمی لوگ:3
عمل :
عمل کے حبط ہونے کے اسباب 4
کفار:
کفار کا خسارہ اٹھا نا 2; کفار کی فضول زندگی 2;کفارکے برتائو کی روش 4;کفار کے عمل کا حبط ہونا4
کفر:
انبیاء سے کفر کی حقیقت 5
معاد:
معاد کو جھٹلانے والوں کی سزا 1

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً (۱۰۷)
يقينا جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نيك اعمال كئے ان كى منزل كے لئے جنت الفردوس ہے (107)

1_ الہی آيات اور قيامت پر ايمان لانے والے نيك كردار لوگوں كيلئے فردوس كے باغوں ميں پذيرائي

كى ضمانت دى گئي ہے
إن الذين ء امنوا ...نزل
پچھلى آيات كے قرينہ سے يہاں "آمنو" ميں ايمان كا متعلق الہى آيات اور قيامت ہے "فردوس " يعنى سرسبزوادى بعض اہل لغت اسے رومى كلمہ سمجھتے ہيںكہ جو عربى زبان ميں وارد ہواہے "تاج العروس " لفظ "نزل"منزل اور پذيرائي كے سامان ...وغير ہ كے معنى ميں ہے يہاں مندرج بالا مطلب پہلے معنى كى بنا ء پرہے فعل ماضى "كانت "زمانہ مستقبل ميں پيش آنے والے واقعات كے حتمى واقع ہونے اور ان كى ضمانت ہونے پر دلالت كررہاہے_
2_ آخرت كے سرسبزباغات نيك كردار مؤمنين كى پذيرائي كا سامان ہيں _
كانت لہم جنّت الفردوس نزل
"نزل"كا ايك معنى غذا يا دوسرے وسائل ہيں كہ جومہمانوں كى پذيرائي كيلئے استعمال ہوتے ہيں
3_جنّت ميں بہت سے باغات ہيں_
جنت الفردوس
"فردوس " (سرسبزوادي)سے مراد وہى آنے والى جنّت ہے اور "جنّات " يہاں بہت سے باغوں پر دلالت كررہاہے _
4_ ايمان اور عمل صالح كا ثمرہ دونوں كے اكٹھے ہونے كى صورت ميں ظاہر ہوتاہے _
ء امنوا وعملوا الصالحات
5_ڈرانے اوردھمكى كے ساتھ ساتھ خوشخبرى او ر بشارت كا آنا قران مجيد ميں تبليغ اور ہدايت كيلئے استعمال ہونے والى روش ہے_
جزاؤہم جہنم بما كفروا ... إنّ الذين ء امنواو عملو ا ا لصا لحات كا نت لہم جنّت ا لفردوس نز ل

6_عن النبي(ص) :الفر دوس أعلى درجة فى الجنة و فيها يكون عرش الرحمن و منها تفجرأنهار الجنةالاربعه (1)پيغمبر اكرم (ص) سے روايت ہوئي ہے كہ: جنت كاسب سے بلند مقام فردوس ہے اور عرش رحمان وہا ں ہے اور جنت كے چاروں درياؤں كا سرچشمہ وہاں ہے_

7_عن النبى (ص): الفردوس من ربوة الجنة ہى أوسطہاو أحسنہا(2)پيغمبر اكرم(ص) سے روايت ہوئي ہے كہ: فردوس جنت كے بلند مقاموں مينہے اور وہاں جنت كا در ميانى اور بہترين مقام ہے _

الہى آيات :

الہى آيات پر ايمان لا نے و الے 1

ايمان :

ايمان اور عمل صالح 4;ايمان كے آثار 4

تبليغ :

تبليغ كى روش 5;تبليغ ميں بشارت 5; تبليغ ميں ڈراوا 5

....

1) الدر المنثور ج5ص467_
2) تفسير طبرسى ج16ح9ص38_

جنت :

جنت فردوس 6،7;جنت كے باغات 1،2; جنت كے باغات كا زيادہ ہونا 3; جنت كے درجات 6،7

جنتى لوگ:1

خوشخبرى :

خوشخبرى كے آثار 5

ڈراوا :

ڈراوے كے آثار 5

روايت :

7/6

صالحين :

صالحين كا انجام1; صالحين كى آخرت ميں پذيرائي 2

عمل صالح :

عمل صالح كے آثار 4

قيامت :

قيامت پر ايمان لانے والے 4

مؤمنين :

مؤمنين كا انجام 1; مؤمنين كى آخرت ميں پذيرائي 2

ہدايت :

ہدايت كى روش 5

خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلاً (١٠٨)
وہ ہميشہ اس جنّت ميں رہيں گے اور اس كى تبديلى كى خواہش بھى نہ كريں گے (108)

1_ نيك كردار مؤمنين بہشت بريں كے باغات ميں جاويدانى زندگى گزاريں گے _
جنّت الفردوس نزلاً_ خالدين فيه
2_اہل بہشت اپنى جگہ سے مكمل طور پر راضى ہونگے اورہاں سے كسى اور مقام پر منتقل ہونے كى يا اس حالت ميں تبديلى كى كبھى خواہش نہيں كريں گے _
لا يبغون عنھا حول
"بغى " سے مراد طلب ہے "بغى عنہ" يعنى كسي چيز سے دورى اختيار كرنا اور اسكى جگہ پركچھ اور مانگنا "حول "مصدر ہے اور تحول يعنى جگہ تبديل كرنے كا معنى دے رہا ہے لہذا جملہ "لا يبغون عنھا" حولاًسے مراد يہ كہ جنّت كے لوگ اپنى موجو د ہ حالت ميں كسى قسم كى تبديلى نہيں چاہينگے_
3_جنّت ميں ہميشگي،جنتيوں كيلئے كسى قسم كى تنگى اور تھكاوٹ كا باعث نہ ہوگى _

خالدين فيہا لا يبغون عنہا حول
جملہ "لايبغون "خالدين كى مانند"ہم "كيلئے حال ہے جو كہ آيت ميں ہے يعنى وہ جنّت ميں ابدى زندگى گزا رتے وقت كچھ اور خواہش نہ كريں گے اگرچہ ايك مقام پررہنا اكثر اوقات كچھ تنگى كا باعث بنتاہے ليكن جنّت ايسا مقام ہے كہ جہاں اس قسم كى تنگى بھى نہ ہوگى _
4_ بہشت برين ميں مؤمنين كيلئے عالى ترين نعمتيں اور انتہائي حسرت وآرزو والى عظمت و آسائشے موجودہوگى _
لا يبغون عنہا حول
اكثر تبديلى كى درخواست اس وقت كى جا تى ہے كہ جب اس سے بہتر اور اچھى چيز كا تصور ہوتاہے يہ كہ بہشتى اپنى حالت ميں تبديلى كى درخواست نہيں كرينگے ہوسكتاہے اس ليے ہو كہ جو كچھ بہشت ميں ان كے پاس ہے اس سے بڑھ كر كسى چيز كا تصور انكے دماغوں ميں نہيں آئے گا كہ اسكى حسرت يا آرزو ركريں_
5_عن أبى عبدالله (ع) :فى قولہ ...لا يبغون عنہا حولاً قال :لايريدون بہا بدلاً (1)
امام صادق (ع) سے اس كلام الہى " ...لايبغون عنہا حولاً"كے بارے ميں روايت ہوئي كہ آپ (ع) نے فرمايا:فردوس ميں رہنے والے فردوس
سے ہٹ كر كسى اور جگہ ميں منتقل ہونے كى درخواست نہينكريں گے_

آسائشے:
بہترين آسائشے4
جنّت:
جنّت كى نعمات4; جنّت ميں آسائشے4; جنّت ميں تحول2;جنّت مينتھكاوٹ 3; جنّت ميں جابجا ہونا5،2; جنّت ميں جاودانگى 3; جنّت مينہميشہ رہنے والے 1
جنتى لوگ:
جنتى لوگونكا راضى ہونا 2;جنتى لوگوں كى آسائشے 4
روايت:5
صالحين :
جنّت ميں صالحين1
مؤمنين :
مؤمنين كى اخروى آسائشے 4;جنّت مينمؤمنين 1

نعمت:
بہترین نعمت4
....

1)تفسیرقمی ج2ص46;نورالثقلین ج3ص3 31; ج 256 _

قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَاداً لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَداً (١٠٩)
آپ کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کے کلمات کے لئے سمندر بھی روشنی بن جائیں تو کلمات رب کے ختم ہونے سے پہلے ہی سارے سمندر ختم ہوجائیں گے چاہے ان کی مدد کے لئے ہم ویسے ہی سمندر اور بھی لے آئیں (109)

1_ پروردگا رکی عظمت اور اسکی خلقت مادی اور کلامی نعمات کی بے پناہ وسعت کو بیان کرنا پیغمبر کی ذمہ داری میں سے ہے_
قل لوکان البحر مداداًلکلمات ربّی لنفد البحر
"کلمہ " اس لفظ کو کہتے ہیں کہ جس سے کوئي معنی سمجھ میںآئے _
الله تعالی کے کلمات کے حوالے سے دو طرح کی تفسیروں کا تصور کیا جا سکتاہے (1) معمول کے مطابق رائج کلما ت مثلاً قرانی آیات (2) کائنات کے موجودات کہ معنی میں کہ ان میں سے ہر ايك لفظ کی مانند ہے کہ جو اپنے صانع پر دلالت کررہاہے جیسا کہ الله تعالی نے مسیح کو اپنا کلمہ قرار دیا ہے حقیقت میںپہلا معنی الله تعالی کے بارے میں یاں دوسرے معنی کے مصداق کے علاوہ کچھ نہیں ہے کیونکہ الله تعالی کا کلام بھي اسکی تخلیق ہے مندرجہ بالا مطلب کلمہ کے عمومی معنی کے مطابق ہے_
2_کائنات کے موجودات اور الہی تخلیق کے جلو ے لا متناہی اور قابل شمارش نہیں ہیں_
لنفد البحرقبل أن تنفد کلمات ربّی
3_ دنیا کے دو برابر سمندرونجتنی سیاہی بھی الله تعالی کی مخلوقات کو لکھنے اور شمارکرنے کیلئے ناکافی ہے_
لوکان البحر مداداً ...لنفد البحر قبل أن تنفد کلمات ربّی ولو جئنا بمثلہ مداد
آیت میں "مداد" سے مراد سیاہی ہے کہ جولکھنے میں مدددیتی ہے کا کہ لکھنے والا زیادہ لکھ سکے جملہ "لو کا ن البحر ..." کا مطلب یہ کہ اگر دنیا کے سمندردو برابر سیاہی بن جائیں اور یہ

چائیں کہ اس سیاہی سے الہی کلمات لکھیں توسیاہی تمام ہو جائے گی لیکن پرورودگار کے کلمات اسی طرح باقی رہیں گے لفظ "مداداً" سے مراد اگر عون اومددہو تو یہ حال ہوگا یعنی اگرچہ اس دریا کی مانند لے آئیں کہ وہ اس کی مدد کریں اور اگر لفظ "مداد" سے مراد سیاہی ہو تو وہ مثلہ کی تمیز ہوگایعنی "ولو جتنا بمثلہ من امداد"
4_الہی ہدایات اور کلمات لا متناہی اور ناقابل حد ہیں _
قل لوکان البحر مداداً لکلمات ربّي
اگر "کلمات" سے مراد یہی الفاظ ،معنی کے ساتھ ہوں تو اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر یہ بناء رکھی جائے کہ جو کچھ پروردگا ر جانتا ہے اسے لفظ کی شکل میں لے آئیں تو انکو لکھنے کیلئے سمندراور اسکی مثل سمندر کی سیاہی نا کافی ہے البتہ یہاںاسطرح بیان کرنے کا مقصد الہی علم کی لا متناہی واقعیت کو قریب کرنا ہے_
5_کائنات کے پروردگار کا علم اور معلومات لا متناہی اور لامحدود ہیں _
قل لوکان البحرمداداًلکلمات ربّی لنفدالبحر
اگر "کلمات "سے مراد الله تعالی کا کلام ہو تو انکے لا متناہی ہو نے کا مطلب یہ ہے کہ وہ معارف اور معلومات لا متناہی ہیں کہ جن پر یہ الفاظ اور کلمات دلالت کرتے ہیں _
6_ الله تعالی کی ربوبیت مخلوقات کے جنم لینے اور اسکے فرامین نازل ہونے کی باعث ہے _

لكلمات ربّى ...كلمات ربّي
7_ پيغمبراكرم(ص) خالق كے لايزال وجودكا سہاراليے ہيں اور اسكى خاص ربوبيت كے سايہ ميں ہيں_
لكلمات ربّى ...كلمات ربّي
8_جنتى لوگوں كى جاويدانى اور ان كے ساتھ ابدى طور پرنعمتونكاہونا خالق كے لايزال وجوداور اسكے ختم نہ ہونے والے الہى فيض كى بنيادہے_
خالدين فيہا ...قل لوكان البحرمداداًلكلمات ربّى لنفدالبحر
9_ سورہ كہف اور اسميں جوحقائق اور معارف بيان ہوئے ہيں يہ سب كے سب پروردگار كے لا محدود كلمات كا ايك حصہ ہيں _
لو كان البحر مداد اً لكمات ربّى لنفد قيل أن تنفد كلمات ربّي
ايسے سورہ كہ جس ميناہم موضوعات مثلا اصحاب كہف ...وغيرہ كے واقعات بيان ہوئے ميناسكے آخر ميں پروردگار كے لا محدود كلمات كا تذكرہ مندرجہ بالا نكتہ كو بيان كررہا ہے _

آنحضرت :
آنحضرت كا مربّى ہونا 7;آنحضرت كى ذمہ دارى 1
الله تعالى :
الله تعالى كى تعليمات كالامتناہى ہونا 4،9; الله تعالى كى ربوبيت كے آثار 6،7; الله تعالى كى عظمت كا بيان كيا جانا1; الله تعالى كى نعمات كا بيان كياجانا 1;الله تعالى كے كلمات سے مراد 9; الله تعالى كے علم كى خصوصيات 5;الله تعالى كے فيض كا جاودانہ ہونا 8; الله تعالى كے علم كى وسعت 5

جنتى لوگ :
جنتى لوگوں كى جاودانى كا سرچشمہ 8
سورہ كہف :
سورہ كہف كى اہميت 9; سورہ كہف كى تعليمات 9
موجودات :
موجودات كا لا متناہى ہونا 1;2;3;موجودات كي خلقت كا سرچشمہ 6;موجودات كے شما ر ہونے كا نا ممكن ہونا 2;موجود كا شمار كيا جانا3
نعمت:
نعمتوں كيجاودانى كا سرچشمہ 8
ہدايت :
ہدايت كا سرچشمہ6

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاء رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَداً (١١٠)
آپ كہہ ديجئے كہ ميں تمھارى جيسا ايك بشر ہوں مگر ميرى طرف وحى آتى ہے كہ تمھارا خدا ايك اكيلا ہے لہذا جو بھى اس كى ملاقات كا اميدوار ہے اسے چاہئے كہ عمل صالح كرے اور كسى كو اپنے پروردگار كى عبادت ميں شريك نہ بنائے (110)

1_ پيغمبر(ص) كو حكم دياگيا ہے كہ اپنے بارے ميں فضول اور نامعقول تصورات كے در مقابل اپنے ...بشرى پہلو كو تا كيد سے بيان كريں _
قل إنّما أنا بشر مثلكم
لفظ "انّما " حصر پر دلالت كرتاہے جملہ "قل انّما انا بشر"ميں قصر اضافى اصل ميں موصوف كا صفت پرقصر ہے يعنى

پيغمبر (ص) بشر ہيں اس سے ماوراء كوئي چيزنہيں ہيں اس طرح كا قصر اس وقت بيان كيا جاتا ہے كہ جب مخاطب، متكلم كے بارے ميں دوسرے خيالات ركھتا ہو اور متكلم ان خيالات كو تبديل كرنے كى كوشش ميں ہو_
2_ پيغمبر (ص) كى ذمہ دارى ہے كہ وہ كوتاہ فكر لوگوں كو اپنى شخصيت كے بارے ميں خرافات بيان كرنے سے

روكے _
قل انّما انا بشر مثلكم
ذيل آيہ كے قرينہ سے "قل انّما " كا فرمان اس ليے كہ جاہلوں كے شرك آلود حملات كو رو كا جاسكتے اور پيغمبر(ص) كے بارے ميں پيغمبرى سے ہٹ كر كوئي مقام تجويز نہ كرينجس طرح كہ عيسائيوں نے حضرتعيسي(ع) كے بارے ميں گمان كياہے _
3_حضرت محمّد (ص) وحى اور نبوّت سے قطع نظر ايك عام بشر كى مانند ہيں _
انّماأنا بشرمثلكم يوحى اليّ
4_ پيغمبر (ص) نے الله تعالى كے بے پناہ علوم، وحى كے ضمن ميں حاصل كئے_
قل لوكان البحر ...قل إنّما أنا بشر مثلكم يوحى اليّ
5_پيغمبر سے لامحدود كائنات كے تمام حقائق كى آگاہى كى توقع ركھنابے بنياداصول اور فضول ہے _
قل لوكان البحر ...قل انّما انا بشرمثلكم يوحى اليّ
6_ الہى رہبروں كو چاہئے كہ وہ ہميشہ عوام كو غلو كرنے سے منع كريں اور اپنے مقام كو زيادہ ظاہر نہ كريں اور اپنى مقام كو جہان ميں وہ زيادہ نہ بڑھائيں_
قل إنّماأنا بشرمثلكم
اگرچہ آيت ميں پيغمبر كو خطاب ہے ليكن قرانى خصوصيات كے پيش نظر يہ فرمان عمومى ہے اور دينى رہبروں ہے كہ ہميشہ لوگوں كو يہ نكتہ بتاتے رہيں كہ وہ بھى بشرہيں تا كہ ...انكے ذہنوں ميں انكے بارے ميں الوہيت كا معمولى ساتصور بھى نہ پيداہو_
7_ لوگونكيلئے الله واحدكے علاوہ منع كوئي معبودنہيں ہے _
أنما إلہكم الہ واحد
8_ الله تعالى كى توحيد اور وحدانيت، پيغمبر(ص) پر ممتازترين عقيدتى پيغامات كى صورت ميں وحى ہوئے ہيں_
يوحى إليّ أنّماالہكم الہ واحد
9_توحيد پرست انسان كو چاہئے كہ ہميشہ الله تعالى كى رضايت تك پہنچنے كى طلب ميں رہے _
الہكم الہ واحد فمن كان يرجوا لقاء ربّہ
فعل ماضى "كان" فعل مضارع"يرجوا" كے ساتھ استمرار كو بيان كر رہاہے اور "فا" تفريع مندرجہ بالا مطلب كوبيان كررہى ہے _
10_ قيامت كا برپا ہوناور تمام لوگونكا الله تعالى كى بارگاہ ميں حاضر ہوناسكے معبود واحد ہونے كا لازمہ ہے_
أنّما الہكم الہ واحدفمن كان يرجوا لقاء ربّہ
11_قيامت الله تعالى سے ملاقات اوراسكى روشن خصوصيات كا مشاہدہ كرنے كا دن ہے _
فمن كان يرجوا لقاء ربّہ
طے ہے كہ الله تعالى سے ملاقات سے مراداسكا حسّى مشاہدہ نہيں ہے چونكہ يہ چيز عقلى اور شرعى حوالے سے محال ہے "لاتدركہ الأبصار " لہذا "فليعمل عملاًصالحاً" كے قرينہ كى

مددسے يہانپروردگار سے ملاقات سے مراد اس كى رضايت اور جزا كا سامنا كرنا ہے_
12_ الله تعالى كى رضا اور اس كے اجر و ثواب تك پہنچنے كا واحد راستہ اعمال صالحہ اور اس كى خلوص كے ساتھ عبادت ہے_
فمن كان يرجوالقاء ربّہ فليعمل عملاًصالحاًولا يشرك بعبادة ربّہ أحد

13_گمان و امیدکی حدتك قیامت پر ایمان ، عمل صالح کی طرف میلان اور شرك ورياسے دوری اختیار کرنے مین بہتر کردار ادا کرتا ہے_
فمن كان يرجوا لقاء ربّہ فليعمل عملاًصالحا و لا يشرك بعبادة ربّہ أحد
14_ایمان اورعقیده عمل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے _
فمن كان يرجوا لقاء ربّہ فليعمل عملاًصالح
15_الہی فکر مینمبدا اور معاد پر ایمان کبھی بھی عمل صالح سے جدا نہیں ہوسکتے _
إلہكم إلہ واحد فمن كان يرجوالقاء ربّہ فليعمل عملا ً صالح
حرف "فا" کے ذریعے اس آیت کے جملوں کا ربط یہ معنی دے رہا ہے کہ ان مراتب میں سے ہر مربتہ پچھلی مرتبہ سے کسی صورت میں جدا نہیں ہے یعنی توحید پرست کو چاہئے کہ ہمیشہ پروردگار کی ملاقات کا امید وار رہے اور جو بھی ایسا ہے اسے چاہیے عمل صالح اختیار کرے _
16_بلند مستقبل کیلئے امیداوار ہونا صحت مند زندگی کے منظم ہونے ا ور انسان کے عقائد و عمل کے صحیح ہونے میں اہم کردار ادا کرتا ہے _
فمن كان يرجوالقاء ربّہ فليعمل عملاً صالحا ً ولا يشرك بعبادة ربّہ أحدا ً
17_ كوئي موجود حتّی کہ انبیاء بھی اللہ تعالی کے شریك ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے _
قل إنما أنا بشر مثلكم ...الہكم الہ واحد ...ولا يشرك بعبادة ربّہ أحد
18_ عمل کا درست ہونا صرف خلوص اور شرك کے معمولی سے تصور سے پاك ہونے کی صورت میں میسّر ہے_
فليعمل عملاً صالحاً ولا يشرك بعبادة ربّہ أحد
جملہ " ولا يشرك " ہوسکتا ہے اس جملہ "فليعمل ..." کی تفسیر ہو _
19_اللہ تعالی کی واحد نیت پر اعتقاد (توحید نظری) ضروری ہے کہ خالصا نہ عبادت اوراسکے غیر کی پرستش کی ترك (توحید عملی) کے ساتھ ہو _
إلہكم إلہ واحد فمن كان ...ولا يشرك بعبادة ربّہ أحد
20_اللہ تعالی کی ربوبیت کی طرف توجہ انسان کو خالصانہ عبادت اور شرك سے پر ہیزکرنے پر ابھارتی ہے _
ولا يشرك بعبادة ربّہ أحد
21_ توحید، نبوت، قیامت اور عمل صالح کے انجام دینے کی طرف دعوت پیغمبر اسلام (ص) کی دعوت کا خلاصہ ہے _

588

قل إنما أنا بشر ...ولا يشرك بعبادة ربّہ أحد
جملہ "يوحی إليّ ..." نبوت کو اور "أنّما الہكم ..." توحید کو اور 'يرجوالقائ ..." معاد کو اور "عملا صالحا" عمل صالح کو بیان کر رہا ہے
22_ عن أبی عبدا للہ (ع) فی قولہ :" ...ولا يشرك بعبادة ربّہ أحداً": فہذا الشرك شرك رياء (1)
اما صادق (ع) سے اللہ تعالی کے اس کلام "ولا يشرك بعبادة ربّہ احدا" کے بارے میں روایت ہوئي کہ یہ شرك ریا والا شرك ہے _
23_ الحسن بن على الوشاء قال : دخلت على الرضا(ع) وبين يديہ إبريق يريد ان يتہيا منہ للصلاة فد نوت منہ لأصت عليہ فا بى ذلك وقال : ...اما سمعت اللہ عزوجل يقول : "من كان يرجو القاء ربّہ فليعمل علملاً صالحاً ولا يشرك بعبادة ربّہ أحداً "وہا أنا ذاا توضا للصلاة وہى العبادة فا كرہ أن يشركنى فيہا أحداً(2)
حسن بن علی وشاد کہتے میں کہ میں: امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا انکے در مقابل ایك پانی کا برتن رکھاہوا تھا اور آپ اس سے وضو کرنا چاہتے تھے تا کہ نماز کیلئے تیاری کریں تومیں قریب ہوا کہ پانی انکے ہاتھوں پر ڈالوں امام نے قبول نہیں کیا اور فرمایا :کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:" ...ولا يشرك بعبادة ربّہ احداً ..." میں چاہتا ہوں نماز کیلئے وضو کروں اور وہ عبادت ہے میں پسند نہیں کرتا کسی کو اسمیں شریك کروں _

آنحضرت :

وحی 3،4،8 ; آنحضرت کے بشر ہونے کا اعلان کرنا 1; آنحضرت کے علم کا سرچشمہ 4; آنحضرت کے علم کی حدود 5
اخلاص :
اخلاص کے آثار 8
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا بے نظیر ہونا 17;اللہ تعالی کی رضایت کی اہمیت 9; اللہ تعالی کی رضایت کے اسباب 12; اللہ تعالی کی رضایت لینا 9
امیدوار ہونا :
امیدوار ہونے کے آثار 16; قیامت کے بارے میں امیدوار ہونے کے آثار 12
انسان :
انسانوں کا حشر 10
انگیزہ :
انگیزہ کے اسباب 20/16
....

1) تفسیر قمی ج2ص47 ' تفسیر برہان ج2 ص496 ج1_
2) کاپنی ج3 ص69 ح1 ' نورالثقلین ج3 ص316 ح 276_

ایمان:
اللہ پر ایمان 15; ایمان اور عمل صالح 15; ایمان کی طرف دعوت 21;بے جا توقعات ;5 ایمان کے آثار 14; توحید پر ایمان 21; قیامت پرایمان 21; قیامت پر ایمان کے آثار 13; نبوت پر ایمان 20
توحید :
توحید عبادی 7; توحید کی اہمیت 8; توحید کے آثار 10
توحید پرستان :
توحید پرستوں کی ذمہ داری 9
جزا :
جز اکے اسباب 12
خرافات :
خرافات کا مقابلہ کرنا 2
دینی رہبر :
دینی رہبروں کی ذمہ داری 6
ذکر :
اللہ تعالی کی ربوبیت کے ذکر کے آثار 20
روایت :22،23
ریا:
ریا سے مانع 13;ریا کے آثار 22
شرك :
شرك سے اجتناب کرنے کے اسباب 20; شرك
سے اعراض 19; شرك سے موانع 13; شرك عبادی 22;شرك کا رد17،23
عبادت :
عبادت میں اخلاص 19; عبادت میں اخلاص کی اہمیت 12;عبادت میں اخلاص کے اسباب 20
عقیدہ :

سوره مريم
591

بسم الله الرحمن الرحيم
كہيعص (1)

بنام خدائے رحمان و رحيم
1_ كہيعص ، قرآنى رموز ميں سے ہے _
كہيعص
2_ عن جعفر بن محمد (ع) قال ...و (كہيعص) معنا ه أنا الكافى ' الہادى ' الولى العالم ' الصادق الوعد ...(1) امام جعفر صادق(ع) سے روايت ہوئي كہ آپ نے فرمايا : كہيعص كامعنى يہ ہے كہ ميں كافى ' ہادى ' ولى ' عالم اور صادق الوعد ہوں _
3_ عن امام على (ع) أنہ دعا فقال : اللہم سا لتك يا كہيعص (2) حضرت على (ع) سے روايت ہوئي كہ حضرت نے دعا كى اور فرمايا : اے خدا تجھ سے چاہتا ہوں اے كہيعص

ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا (٢)
یہ زکریا کے ساتھ تمھارے پروردگار کی مہربانی کا ذکر ہے (2)

1_زکریا(ع) اللہ تعالی کےنيك بندے اور اسکی خاص رحمت کے حامل تھے _
ذكر رحمت ربّك عبده ذكري
2_ سورہ مریم زکریا (ع) پراللہ تعالی کی رحمت اور الطاف کوبیان کرنے والی ہے _
ذكر رحمت ربّك عبده زكري
"زکریا " تو خبر ہے کہ اسکا مبتدا محذوف اسم اشارہ ہے یعنی " ہذا " "المتلوّ "ذکر، کہ اس سے مراد سورہ مریم ہے یا یہ کہ وہ مبتدا تھا اوراسکی خبر محذوف ہے يعني: "ذكر رحمت ... فيما يتلی عليك"
3_ اللہ تعالی کاکی بندوں پر لطف و رحمت کا تذکرہ ذکر کرنے کے لائق ہے _
ذكر رحمت ربّك عبده زكري
4_اللہ تعالی کی بارگاہ میں عبادت اور بندگی اسکی رحمت کو متوجہ کرنے کا وسیلہ ہے _
رحمت ربّك عبده
"عبدہ " "رحمت " کیلئے مفعول ہے اسکا زکریاکے نام پر مقدم کیا جانا اور اسے عبودیت کے ذریعے توصیف کیا جانا، اسکے الہی رحمتوں کومتوجہ کرنے کے کردار پر اشارہ ہے _
5_اللہ تعالی کی رحمت اسکی ربوبیت کا جلوہ ہے _
رحمت ربّك
6_ اللہ تعالی کی بندہ نوازی اورمحبت، پیغمبر(ص) پراسکی تربیتوناور الطاف کے حامل ہونے کے ساتھ ہے_
ذكر رحمت ربّك عبده
یہ کہ اللہ تعالی نے اپنے بندہ زکر یا پر رحمت کو "ربّك " کی تعبیر کے ساتھ پیغمبر "کو خطاب " کرتے ہوئے بیان کیا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس نے آنحضرت کی تربیت میں بھی اپنی بندہ نوازی والی رحمت سے دریغ نہ کیا _
....

1)معانی الا خبار ص22، ح1 نورالثقلین ج3 ، ص320ح4_
2) تفسیرتبیان ج7، ص103 ، مجمع البیان ج6 ص 775_

7_ کہیعص، حضرت زکریاکے حق میں الہی لطف کی سرگذشت کے رموز میں سے ہے _
كہيعص، ذكر رحمت ربّك عبده ذكري
کہا گیا ہے : کہیعص ہو سکتا ہے کہ مبتدا ہو اور ذکر اسکی خبر تواس صورت میں خود کہیعص ایك قسم کا اللہ تعالی کی زکریاپر رحمت کے رموز کے تذکرہ میں سے ہوگا _

آنحضر ت :
آنحضرت کی تربیت 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی خاص رحمت 1; اللہ تعالی کی ربوبیت کی علامات 5 اللہ تعالی کی رحمت کا پیش خیمہ 4;اللہ تعالی کی رحمت کے آثار 5،6
اللہ تعالی کا لطف :

الله تعالی کے لطف کے شامل حال 7،6
بندگا ن خدا ;1
حروف مقطہ :7
ذکر :
الله تعالی کی رحمت کاذکر 3
رحمت :
رحمت کے شامل حال 2،1
زکریا(ع) :
زکریا(ع) کا قصہ 7;زکریا(ع) کی عبودیت 1; زکریا(ع) کے فضائل 7،2،1
سورہ مریم :
سورہ مریم کی تعلیمات 2
عبادت :
الله تعالی کی عبادت کے آثار 4
عبودیت :
عبودیت کے آثار 4
قران :
قران کے رموز7

إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاء خَفِيّاً (٣)
جب انھوں نے اپنے پروردگار کو دھیمی آواز سے پکارا (3)

1_ حضرت زکریانے لوگونکی نگاہوں سے دور الله تعالی کو بلند آواز سے پکارااور اس سے حاجت طلب كي_
ا ذ نادی ربّہ نداء ًخفي
"ندائ" یعنی کسی کو بلند آواز کے ساتھ پکارنا "ذکر خفی " کہ ذکرکرنے اسے لوگوں سے چھپائے

594
(لسا ن العرب)بعدوالی آیات یہ بیان کررہی ہیں کہ حضرت زکریا نے فرزند کی در خواست کے حوالے سے پکاراتھا_
2_ حضرت زکریاکی الله تعالی کی بارگاہ میں دعا اور مخفیانہ راز ونیاز انکے خاص الہی رحمت شامل حال ہونے کا موجب تھا_
رحمت ربّك ...زكريا إذ نادی ربّہ ندائً خفي
"اذنادي" کلمات "رحمت ربّك"کیلئے ظرف ہے اس ترکیب سے مراد یہ کہ حضرت زکریاپر اس وقت الله تعالی کی رحمت نازل ہوئي تھی کہ جب وہ الله تعالی کے ساتھ مخفیانہ مناجات کیا کرتے تھے_
3_ انبیاء بھی اپنی مشکلات کو حل کرنے کیلئے دعا کیا کرتے تھے_
عبدہ زکریا_ إذنادی ربّہ نداء ً
4_ دعا میں آواز کے بلند کرنے کا جواز _
اذنادی ربّہ ندائًً
5_ دعاکا پوشیدہ اور لوگوں کی نگاہوں سے دور ہونا دعا کے آداب مینسے ہے _
نادی ربّہ نداء ً خفي
حضرت زکریاکی پوشیدہ دعا کا تذکرہ اور بعد والی آیات میں انکی دعا کی قبولیت کاذکر ،ممکن ہے مخفیانہ دعا کے پسندیدہ ہونے کی طرف اشارہ ہو_
6_ حضرت زکریا کا لوگوں کے نزدیك اپنی دعا کے مضمون کے ظاہر ہونے کا خوف _
نادی ربّہ ندائًً خفي

(بعد والی آیات میں)"إنّی خفت الموالي" کے قرینہ سے لفظ" خفیاً " ہو سکتاہے حضرت زکریا کی لوگوں کا انکے دعا سے واقف ہونے کی پریشانی کی طرف اشارہ ہو_
7_ اللہ تعالی کا مقام ربوبیت بندوں کی درخواست کے قبول ہونے کا مقام ہے _
إذنادی ربّہ
8_ دعا اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں التجاء کا انسانی زندگی کے تغییر وتبدیل اور اسکی ضرورتوں کے پورا ہونے میں اہم کردار ہے_
ذکر رحمت ربّك عبده زكريا إذنادی ربّہ

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی خاص رحمت 2: اللہ تعالی کی ربوبیت7;اللہ تعالی کی رحمت کا پیش خیمہ2
انبیاء :
انبیاء کی دعا 3; انبیاء کی مشکلات 3
انسان :
انسان کی زندگی میں مو ثر اسباب8;انسان کی ضرورتوں کے پوراہونے میں مو ثر اسباب 8
دعا :
دعا کی قبولیت کا سرچشمہ7;دعا کے آثار 8;3; دعا کے آداب 5;دعا کے احکام 4; دعا مینفریاد 4 ;مخفیانہ دعا1

رحمت:
رحمت کے شامل حال2
زکریا(ع) :
حضرت زکریا (ع) کا خوف 6; حضرت زکریا(ع) کی دعا1 ; حضرت زکریا(ع) کی دعاکاظاہر ہونا6; حضرت زکریا(ع) کی دعا کے آثار 2; حضرت زکریا(ع) کی مناجات کے آثار 2
مشکلات:
مشکلات کے دور ہونے کا موجب 3

قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْباً وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيّاً (٤)
کہا کہ پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہوگئي ہیں اور میرا سر بڑھا پے کی آگ سے بھڑك اٹھا ہے اور میں تجھے پکارنے سے کبھی محروم نہیں رہا ہوں (4)

1_ حضرت زکریابہت زیادہ بوڑھے اور ہذیوں کے کمزوراور سرکے بالونکے سفید ہونے کی حالت میں اللہ تعالی سے فرزند کے طالب تھے _
قال ربّ إنّی وهن العظم منّی واشتعل الرا س شیب
"عظم "کے معنی ہڈی کے ہیں " وهن العظم منّی "یعنی میری ہڈیانکمزور ہوگئیں کلمہ "شیباً" تمییز ہے اور اس سے مراد بالوں کا سفید ہوناہے "اشتعال" یعنی آگ لگنا(لسان العرب) جملہ "اشتعل ... " یعنی سرمینسفید بال بھڑك اٹھے ہیں ممکن ہے "شیبا:" سے یہ مراد ہواور یہ بھی ممکن ہے کہ"اشتعل" مادہ شع سے مشتق ہو (گھوڑ ے کی دم اور پیشانی کا سفید ہونا)تو اس صورت مینجملہ " اشتعل " یعنی سر کے بال سفید ہوگئے _
2_ حضرت زکریا(ع) نے اپنی دعا میں اللہ تعالی کی ربوبیت کو وسیلہ قراردیا_
قال ربّ إنّی وہن العظم ... ولم ا کن بدعائك ربّ شقي
3_ اللہ تعالی کی ربوبیت سے توسل اورا سکا بار بارذکر ، دعاکے آداب میں سے ہے_
قال ربّ ...لم أكن بدعائك ربّ_
4_حضرت زکریا(ع) نبی کی ہڈیاں بڑ ھاپے کی وجہ سے کمزورہو گئي تھیں _

إنى وهن العظم منّي
5_حضرت زکریا (ع) کے سرکے بال بڑھاپے کی بنا پر سفید

ہو چکے تھے_
واشتعل الرا س شيب
6_کمزوریوں اور نقائص کاشمار کرنا اور خواہشات کے تکمیل اور ضرورتوں کو پوراکر نے میں اپنی عاجزی کا اظہار دعا اورمناجا ت کے آداب میں سے ہے_
قال ربّ انّی وہن العظم منّی واشتعل الرا س شيب
7_حضرت زکریا اپنی مشکلات دور کرنے کیلئے ہمیشہ دعا کا سہارالیتے تھے _
ولم أكن بدعا ئك ربّ شقي
"بدعائك" میں"با" سببیہ یا " فی " کے معنی میں ہے آیت سے مراد یہ ہے کہ میں اپنی پہلی دعاونمیں بھی کبھی محروم نہینہوا اور انکی وجہ سے سعادت مند رہا_
8_ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا اور مناجات مشکلات کو ختم کرنے والی اور انسان کے دام شقاوت مینگرفتار ہونے سے مانع ہیں_
ولم أكن بدعائك ربّ شقي
"سعادت "کے در مقابل "شقاوت " ہے (مفردات راغب)سختی اور زحمت کے معنی میں بھی آتا ہے_
9_حضرت زکریا اپنی پوری زندگی مینمستجاب الدعوة شخص تھے _
ولم أكن بدعا ئك ربّ شقي
10_حضرت زکریا(ع) کا اللہ تعالی کے بارے میناپنی دعا کی قبولیت کے حوالے سے امید وار ہونا _
ولم اكن بدعائك ربّ شقي
11_حضرت زکریا اپنی سعادت مندانہ زندگی کو اللہ تعالی کی بارگاہ مینراز ونیاز اور دعا کے مرہون منّت سمجھتے تھے_
ولم أكن بدعائك ربّ شقي
12_الہی لطف ورحمت کو متوجہ کرنے کیلئے اپنی پوری عمرمیناللہ تعالی کی باربار کی عنایت اور الطاف کاشمار کرنادعا کے آداب میں سے ہے_
قال ربّ ...لم أكن بدعائك ربّ شقي

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی رحمت کا پیش خیمہ 12; اللہ تعالی کے لطف کاپیش خیمہ 12
توسل :
اللہ تعالی کی ربوبیت کے ساتھ توسل کرنا 3;2
دعا :
دعا کے آثار 7;8;11;دعا کے آداب 3;6;12; دعا میں امیدوار ہونا10;دعامیں توسل 3دعا میں ضعف کااظہار6
ذکر:
اللہ تعالی کے لطف کا ذکر 12
رفتار :
رفتار کے انگیزے8
زکریا (ع) :

زکریا(ع) کا امیدوار ہونا 10;زکریا(ع) کا بڑھاپا1; زکریا(ع) کا توسل 2; زکریا(ع) کاعقیدہ 11;زکریا(ع) کا قصہ 1;زکریا(ع) کی دعا1;2;7;زکریا(ع) کی دعا کی قبولیت 9;زکریا (ع) کی سعادت مندی 11;زکریا(ع) کی سیرت 7;

زکريا(ع) کی مشکلات کادور کرنا7; زکريا(ع) کی ہڈيونکی کمزوري4;1;زکريا(ع) کے بالوں کاسفيد ہونا 1;زکريا(ع) کے بڑھاپے کے آثار 4،5;زکريا(ع) کے فضائل 9
سعادت:
سعادت کے اسباب 1
شقاوت :
شقاوت کے موانع8
فرزند:
فرزند کی درخواست 1
مستجاب الدعوة:9

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِراً فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً (٥)
اور مجھے اپنے بعد اپنے خاندان والوں سے خطرہ ہے اور میری بیوی بانجھ ہے تو اب مجھے ایك ایسا ولی اور وارث عطا فرما دے (5)

1_حضرت زکريا(ع) ان لوگوں کے بيجا تسلط سے پريشان تھے کہ جہنوں نے انکی وفات کے بعد انکی ذمہ داريوں کی باگ دوڑ سنبھالنی تھي_
وإنّی خفت الموالی من وراء ي
"مولی " اور " ولی " کا ايك معنی ہے _يعنی وہ جو کسی شخص کے بعد اسکے متعلقہ امور کی سرپرستی کرتا ہے (تاج العروس) اگر چہ اسکے ساتھ رشتہ داری نہ بھی ہو _
2_ حضرت زکريا(ع) کی نگاہوں ميں انکے اقربا انکے مادی معاشر تی امور کو سنبھالنےکی صلاحيت نہيں رکھتے تھے_
وإنی خفت الموالی من وراء ي
"موالی " کے معانی ميں سے چچا زاد، بھانجا و غير جسے رشتہ دار مراد ہيں (تاج العروس)
3_ حضرت زکريا(ع) پشين گوئي کر رہے تھے کہ انکے بعد بہت سے ہاتھ انکی کوششوں کے ثمرہ کواڑاليں گے اور انکی زحمتيں بے نتيجہ رہ جائيں گی _
وأنی خفت الموالی من وراء ي
وہ چيز جسکے بارے ميں حضرت زکريا اپنے بعد ضائع ہونے يا منحرف ہونے ميں پريشان تھے نبوت نہ تھی _ کيونکہ اللہ تعالی صرف صالحين کو مقام نبوت پر پہنچا تا ہے بلکہ وہ انکی لوگوں کے درميان

دينی اور معاشرتی شخصيت اور مقام تھی ياوہ مال تھا کہ جس ميں تصرف کا حق انہيں حاصل تھا بعد والی آيت ميں " يرثنی و يرث " کی توصيف دوسرے احتمال کو ترجيح دے رہی ہے _
4_ انبياء اورالہی رہبر اپنی محصول اور کوششوں کے ثمرات کے معاملہ ميں دور انديش اور حساس ہوتے ہيں _
وإنی خفت الموالی من وراء ي
5_ حضرت زکريا کی اہليہ بانجھ تھيں _
وکانت امرا تی عاقر
"عاقراً" سے مراد وہ مرد يا عورت ہے کہ جس سے بچہ نہيں ہو سکتا (مفردات راغب)
6_حضرت زکريا (ع) کی اہليہ بانجھ ہونے کے ساتھ ساتھ بوڑھی اور يائسہ بھی تھيں _
وکانت امرا تی عاقر
" کانت " کا فعل ممکن ہے يہ معنی بھی بيان کرے کہ حضرت زکريا کی اہليہ بچہ پيدا کرنے کے حوالے سے دو قسم کی مشکل ميں تھی (1) بہت زيادہ عمر کا ہونا (2) جوانی سے ہی بانجھ ہونا _
7_ حضرت زکريا (ع) نے اپنی بانجھ اہليہ سے بچہ پيدا ہونے کے حوالے سے نااميد ہونے کے باوجود سالہا سال اسکے ساتھ اپنی ازدواجی زندگی گزاری _

وكانت امرا تى عاقر
8_ حضرت زكريا (ع) صالح فرزند اور اپنى نسل ميں جانشين كے حاجت مند تھے _
فهب لى من لدنك ولي
لفظ "وليا "سے حضرت زكريا (ع) كى مراد بعد والى آيت ميں " يرثنى ..." قرينہ سے فرزند تھي_
9_ حضرت زكريا اپنے بارے ميں معمول كے مطابق طبيعى اسباب كے ساتھ فرزند كى پيدائشے كے حوالے سے مايوس ہو چكے تھے _
وكانت امرا تى عاقراً فهب لى من لدنك ولي
10_ بيٹے كى پيدائشے كے حوالے سے حضرت زكريا كى اميد كا محور ،صرف الہى رحمت و لطف تھا _
فهب لى من لد نك ولي
11_ صالح فرزند اور نيك وارث ،الہى عنايت ہے _
فهب لى من لدنك ولي
12_ الہى لوگوں كے دلوں ميں مطلقا يا لوسى اور ناميدى نا مناسب ترين حالات ميں بھى پيدا نہيں ہوتى _
وكانت امرا تى عاقراً فهب لى من لدنك ولي
حضرت زكريا(ع) اپنى اور بيوى كے بڑھاپے اور اسكے بانجھ ہونے كے باوجود الله تعالى كے رحمت پر اميد وار تھے اور حصول مقصد كيلئے كو شاں تھے _
13_ سچے توحيد پرستو ں كى نظر ميں الہى اراده ،طبيعى اسباب پر حاكم ہے _
وكانت امرا تى عاقراً فهب لى من لدنك ولي
14_ عن أبى جعفر (ع) (فى قولہ تعالى) : "وانى خفت الموالي" قال ہم العمومة وبنوالعم (1) وإنى خفت الموالى " كے بارے ميں امام باقر(ع) سے نقل ہوا كہ آپ نے فرمايا : موالى سے مراد چچا اورچچا زاد بھائي ہيں _
....

1)مجمع البيان ج6 'ص776'نورالثقلين ج3' ص323 'ح21_

فرزند صالح کی در خواست 8
موحدین :
موحدین کا امید وار ہونا 12; موحدین کا عقیدہ 13; موحدین کے فضائل 12
نعمت :
فرزند کی نعمت 11

يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيّاً (٦)
جو میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو اور پروردگار اسے اپنا پسندیدہ بھی قرار دیدے (6)

1_ حضرت زکریا(ع) نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں اپنے اور حضرت یعقوب(ع) کے خاندان کیلئے ایك وارث کي تمنا کی _
یرثنی ویرث من ء ال یعقوب
اگر چہ بعض نے یعقوب(ع) کو زکریا(ع) کی اہلیہ اور جناب مریم (ع) کے چچا یعقوب بن ما ثان پر تطبیق دی

ہے لیکن اکثر مفسرین انہیں وہی یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم(ع) سمجھتے ہیں _
2_ حضرت زکریا(ع) اپنی اوراپنی اہلیہ کی میراث کے نااہل افراد کے ہاتھ مینجانے کے حوالے سے پریشان تھے _
فہب لی من لدنك ولیاً _ یرثنی ویرث من ء ال یعقوب
3_حضرت زکریا(ع) کی اہلیہ حضرت یعقوب(ع) نبی کی نسل سے تھیں_
یرثنی ویرث من ء ال یعقوب
"یرثنی " کے مقابل جملہ ' 'یرث من ء ال یعقوب" شاید اس لیے ہو کہ انکی اہلیہ خاندان یعقو ب سے تھیں اور وہ مال جو انہیں خاندان یعقوب(ع) سے ملا تھا وہ انکے بعد ان کے فرزند کے اختیار مینجائے _
4_حضرت زکریا(ع) ، حضرت یعقوب(ع) نبی کی نسل میں سے تھے_
یرثنی ویرث منء ال یعقوب
شاید جملہ "یرث من ء ال یعقوب " اس میراث کی طرف اشارہ کررہاہو جویعقوب(ع) کی اولاد سے حضرت زکریا تك پہنچی اگر چہ لفظ تھی "يرثني" بھی اس میراث کوشامل ہے لیکن حضرت زکریا (ع) کا اسکی حفاظت کیلئے اہتمام موجب بنا کہ اسکا علیحدہ تذکرہو_
5_بچے کا ماںباپ سے وراثت پانا، حضرت زکریا (ع) کے زمانہ میں رائج اور قبول شدہ چیز تھي_
فہب لی من لدنك وليّا_ یرثنی ویرث من ء ال یعقوب
6_حضرت زکریا (ع) اور یحیی (ع) کی زندگی میں خصوصی مالکیت کا وجود _
فہب لی من لدنك ولیاً_ یرثنی ویر ث من ء ال یعقو ب
7_ حضرت زکریا(ع) کااپنے آباد واجداد سے باقی رہی ہوئي یادگاروں کی حفاظت کااہتمام کرنا _
فہب لی من لدنك ولیاً _ یرثنی ویرث من ء ال یعقوب
8_حضرت زکریا (ع) نے اللہ تعالی سے دعا کی کہ انکا فرزند انکی اور انکی اہلیہ کی زندگی مینانتقال نہ کرے _
فہب لی من لدنك ولیاً_ یرثنی ویرث من ء ال یعقوب
9_حضرت زکریا (ع) نے اپنے فرزند کی معنوی صلاحیت اور لیاقت کیلئے دعا کی _

يرثني ...واجعله ربّ رضيّ
10_حضرت زكريا(ع) نے الله تعالى سے ايسا فرزند مانگا كہ جوہر لحاظ سے تيرى رضايت كا سبب ہو_
واجعله ربّ رضي
لفظ "رضياً" صفت مشبہ ہے جو مصدر "رضا" سے مشتق ہے "رضي" اس وقت استعمال ہوتاہے كہ جب صفت، موصوف ميں راسخ ہوچكى ہو لہذاكہا جاسكتاہے "رضى " يعنى وہ شخص جوہر حوالے سے مورد رضايت ہو_
11_فرزند كے نيك ہونے كيلئے دعا كا ضرورى ہونا اگر

601
چہ ابھى نطفہ منعقد نہ ہوا ہو _
واجعله ربّ رضي
12_حضرت زكريا، فرزند مانگنے كى دعاكے وقت اس دعا كى قبوليت پر مطمئن تھے _
فهب لى من لدنك ولياً _ يرثنى ويرث ...واجعله ربّ رضي
حضرت زكريا(ع) ،اگرچہ دعا مانگنے كى حالت ميں ہيں ليكن اسطرح بات كررہے ہيں كہ گوياانكى دعا قبول ہو چكى ہو اورجملہ " واجعله ربّ رضياً" كامطلب يہ ہے كہ اے الله تو جو مجھے فرزند عطاكرے گاوہ ہرلحاظ سے مورد رضايت بھى ہو _
13_حضرت زكريا، الله تعالى كى بارگاہ ميںدعاكے ذريعہ اپنے بچے كيلئے اپنى اور خاندان يعقوب نبى (ع) كى ميراث سے صحيح مصرف كے حوالے سے مكمل توفيق كے طالب ہيں_
يرثنى ويرث من ء ال يعقوب واجعله ربّ رضي
14_صالح اور شائستہ فرزند،بہت بڑى نعمت اور قيمتى گوہر ہے_
يرثنى ...واجعله ربّ رضي
15_بچوں كاصالح اور شائستہ ہونا، الله تعالى كے ہاتھ ميںہے اور يہ اسكى ربوبيت كى شان ميں سے ہے_
يرثنى ... و اجعلى رب رضي
16_ الہى لوگ، اپنے مادى مقاصد ميں بھى معنوى عظمتوں كى طرف متوجہ ہوتے ہيں_
فهب لى من لدنك ولياً يرثنى واجعله رب رضيّ
17_ (ربّ) كے مقدس نام كے ساتھ توسل، دعا كے آداب ميں سے ہے _
واجعله ربّ رضي
18_عن أبى عبدالله (ع) قال رسول الله (ص) ميراث الله _ عزّوجل _ من عبده المؤمن من ولد يعبد ه من بعده ثم تلا أبو عبدالله (ع) آية زكريا(ع) (ربّ) ہب لى من لدنك ولياً_ يرثنى و يرث من آل يعقوب واجعله رب رضيا(1) امام صادق (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ رسول خدا (ص) نے فرما يا : الله تعالى كى اپنے مؤمن بندہ سے ميراث، ايسا فرزند ہے كہ جو اس مؤمن كى وفات كے بعد الله تعالى كى
عبادت كرے پھر امام صادق (ع) نے حضرت زكريا كى آيت تلاوت فرماتى
:
رب ہب لى من لدنك وليا يرثنى ويرث من آل يعقو ب واجعله رب رضيّ

آل يعقوب :
4;3
ارث :
ارث كى تاريخ 5
الله تعالى :
الله تعالى كى ربوبيت كے آثار 15; الله تعالى كے افعال 15
....

1) كافى ج6ص3ح12، نورالثقلين ج3 ص323ح25

602
توسل :
الله تعالى كى ربوبيت كے ساتھ توسل 17
خصوصى مالكيت :6
دعا :
دعا كے آداب
روايت : 18
زكريا :
زكريا كا اطمينان 12; زكريا كا قصہ 1،2،8،9،12 ، 13 ; زكريا كا نسب 4;زكريا كا يادگارى كى حفاظت كيلئے اہتمام 7;زكريا كى آرزو1 ; زكريا كى پريشانى 2; زكريا كى دعا 8،9،-10، 12 ; زكريا كى دعا كى قبوليت 12;زكريا كى زوجہ كا نسب 3;زكريا كى مالكيت 6;زكريا كے خونى احساسات 7; زكريا كے زمانہ ميں ارث 5
فرزند :
فرزند صالح كى اہميت 18; فرزند صالح كيلئے درخواست 10; فرزند كى اصلاح كا سرچشمہ 15 ; فرزندكى توفيق كيلئے دعا 13; فرزند كيلئے در خواست 12;فرزند كيلئے دعا 9; فرزند كيلئے دعا كى اہميت 11
موحدين :
موحدين كا معنويات كے حوالے سے اہتمام 16; موحدين كى حاجات 16;
ميراث :
بہترين ميراث 18
نعمت :
نعمت كے درجات 14; نعمت كے صالح وارث 14
وارث :
برے وارث كى حوالے سے پريشانى 2; صالح وارث كى اہميت 1; صالح وارث كى قدرو قيمت 14
يحيى :
يحيى كى مالكيت 6

يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيّاً (٧)
زكريا ہم تم كو ايك فرزند كى بشارت ديتے ہيں جس كا نام يحيى ہے اور ہم نے اس سے پہلے ان كا ہمنام كوئي نہيں بنايا ہے (7)

1_ حضرت زكريا (ع) كى صالح وارث كى خواہش كے حوالے سے دعا مستجاب ہوگئي _
يا زكريا انا نبشرك بغلم
2_ الله تعالى نے زكريا (ع) كو بشارت دى كہ ا نہيں ايك بيٹ

603
عطا كرے گا _
يا زكريا إنا نبشرك بغلم
3_ حضرت زكريا(ع) ، نبوت اور القائے وحى كے مقام پر فائز تھے _
يا زكريا إنا نبشرك بغلم
اس آيت كا ظاہر يہ ہے كہ زكريا (ع) نے بذا ت خود اس الہى پيغا م كو وصول كيا نہ يہ كہ الہى پيغا م كو كسى اور نبى (ص) نے وصول كركے زكريا تك پہنچايا ہو_

4_ يحيى (ع) ايسا نام ہے جو اللہ تعالى كى طرف سے زكريا كے فرزند كيلئے معين ہوا _
اسمعہ يحيى لم نجعل لہ من قبل سميّ
5_ نام اور نام ركھنے والے كى اہميت او راسكا بچے كى شخصيت ميناثر _
اسمہ يحيى لم نجعل لہ من قبل سميّ
(اسمہ يحيى) كى تعبير اس حوالے سے مورد وضاحت قرار پائي كہ اسكى تعيين اللہ تعالى كى طرف سے بذات خود ايك عظيم شرف اور قابل غور ہے_
6_ حضرت زكريا (ع) كے زمانے سے قبل" يحيي(ع) " نام لوگوں كے در ميان نہيں تھا_
اسمہ يحيى لم نجعل لہ من قبل سميّ
(سميّ) يعنى ہم نام (تاج العروس) اور جملہ (لم نجعل)سے مراد يہ ہے كہ زكريا (ع) كے فرزند سے پہلے كسى كا يحيى نام نہينركھا گيا تھا _
7_ يحيي(ع) كى معنوى شخصيت بے مثل تھى اوران سے پہلے كوئي اس مقام تك نہيں پہنچا تھا _
لم نجعل لہ من قبل سميّ
(سمى) كے ذكر شدہ معنى ميں سے ، نظير اور مثل بھى ہے (مفردات راغب) تو اس صورت ميں مراد يہ ہے كہ ماضى ميں كوئي بھى يحيى جيسى خصوصيات نہيں ركھتا تھا _
8_ حضرت يحيى (ع) ،جناب زكريا (ع) اور خاندان يعقوب (ع) كے وارث تھے _
ير ثنى ويرث من ء ال يعقوب يا زكريا إنّا نبشرك بغلم اسمہ يحى ي
9_ حضرت يحيى (ع) ايك الہى شخصيت اور اللہ تعالى كى خاص عنايت كے حامل تھے _
لم نجعل لہ من قبل سميّ
10_بوڑھے والد اور بانجھ والدہ كو فرزند عطا كرنے ميں الہى قدرت كا جلوہ _
و كانت إمراتى عاقراً يا زكريا إنا نبشرك بغلم
11_ تمام انسانوں كے ناموں كو اللہ تعالى معين فرماتا ہے_
لم نجعل لہ من قبل سميّ
جملہ (لم نجعل ...)سے يہ مراد يہ نہيں ہے كہ وہ نام جنہيں اللہ تعالى نے بلا واسطہ معين كيا ان ميں "يحيي" نام نہيں تھا بلكہ مراد يہ ہے كہ اس زمانہ ميں يہ نام نہيں تھا _ تو اس كى فعل (لم

604

نجعل) ميں اللہ تعالى كى طرف نسبت يہ بتا رہى ہے كہ باقى نا م بھى اللہ تعالى كے بنائے ہوئے ہيں اگرچہ اس ربط كوہر ايك نہيں جانتا _
12_ عن أبى جعفر (ع) قال : إنما ولد يحيى بعد البشارة لہ من اللہ بخمس سنين (1) امام باقر (ع) سے روايت ہوئي كہ يقينا حضرت زكريا (ع) كو بشارت دينے كے پانچ سا ل بعد يحيى (ع) پيدا ہوئے_

نبوت 3; ذکریا کے بیٹے کا نام رکھاجانا 4;زکریا کے درجات 3
شخصیت:
شخصیت کی تشکیل میں اسباب 5
نام :
نام کی اہمیت 5; زکریا کے زما نہ مینیحیی 6; یحیی نام کی تحلیق6
نام رکھاجانا :
نام رکھے جانے کا سرچشمہ 11
ورثا :
صالح ورثاء کی درخواست 1
یحیی (ع) :
یحیی (ع) کی تا ریخ ولادت 12; یحیی (ع) کی شخصیت 9; یحیی (ع) کی معنوی شخصیت 7;يحيي(ع) کی وراثت 8; یحیی (ع) کے درجات 9; یحیی (ع) نام رکھے جانے کا سرچشمہ 4
....

1) مجمع البیان ج6ص780، بحارالانوارج14 ص176

قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِراً وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيّاً (٨)
زکریا نے عرض کی پروردگار میرے فرزند کس طرح ہوگا جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بھی بڑھاپے کی آخری حد کو پہنچ گیا ہوں (8)

1_ حضرت زکریا (ع) کو انتہائي بڑھاپے اور اہلیہ کے بانجھ ہونے کی حالت میں بیٹے کی خوشخبری ملنا، ان کے لیے حیرت انگیز نوید ثابت ہوئي _
أنى يكون لى غلم و كانت امرا تى عاقراًوقد بلغت من الكبر عتيّ
(ا نيّ) یعنی کیسے اور کس طرح سے (مصباح) (عتیا) یہ " عات" کی جمع ہے اور مادہ (عتو) سے مشتق ہے _يعني(حد سے گزرنا) جملہ (قد بلغت ...) کا مطلب یہ ہے کہ میں بڑھاپے میں ان لوگوں کی مانند ہوگیا ہوں جوبڑھاپے میں انتہا تك پہنچ گئے ہیں بعض اہل لغت نے (عتيّاً) کو مصد ر لیا ہے کہ جسکا مطلب ہڈیوں اور جو ڑوں کا خشك ہوجانا ہے (الكشاف) اس صورت میں جملہ یہ ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے میرے بدن کے اعضاء خشك ہوچکے ہیں _
2_ حضرت زکریا (ع) جاننا چاہتے تھے کہ وہ طبیعی شرائط کے ناسازگار ہونے کے با وجود کیسے صاحب فرزند ہونگے _
أنى يكون لى غلم و قد بلغت من الكبرعتيّ
(أنىّيكون لى غلا م)کی تعبیر بیان کررہی ہے کہ حضرت زکریا یہ جاننے کے مشتاق تھے کہ کس طرح یہ الہی وعدہ محقق ہوگا نہ کہ وہ اس معاملے مینقدرت پروردگا ر پر شك کررہے تھے کیونکہ انہوں نے موجودہ موانع کا ملاحظہ کرتے ہوئے درخواست کی تھی _
3_ حضرت زکریا، فرزندکی عنایت کو اپنے حق میں اللہ تعالی کی ربوبیت کا جلوہ سمجھتے تھے _
قال رب أنى يكون لى غلم
4_ انبیاء کا دانش وعلم محدود ہے _
قال رب أنى يكون لى غلم
5_ الہی افعال کے بارے میں سوال اور اس پر تعجب ،

الله تعالی کے برگزیدہ بندوں کے بلند مقامات کے منافی نہیں ہے _
قال رب أنی یکون لی غلم
6_ اولیا ء اللہ، اپنی حاجات کی قبولیت کیلئے ہمیشہ معجزہ اور خارق العادہ چیزوں کے منتظر نہیں ہیں _
قال رب أنی یکون لی غلم
حضرت زکریا(ع) ، اگر چہ اللہ تعالی کی قدرت مطلقہ پر ایمان رکھتے تھے _ لیکن انہیں اپنی دعا کی قبولیت کی قابل قبول وجہ سمجھ میں نہیں رہی تھی اسی لیے انہوں نے اپنی حیرت کا جملہ (أنی یکون لی غلم)کہہ کر اظہار کیا _ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی توجیہ تلاش کررہے تھے کہ جو عادی اسباب اور علل کے ساتھ سازگار ہو _ ورنہ وہ ہر چیز کو اللہ تعالی کی قدرت کے ساتھ ممکن سمجھتے تھے_
7_ حضرت زکریا(ع) کوجس وقت یحیی کی ولادت کی خوشخبری ملی تو اس زمانہ میں انکی اہلیہ بوڑھی ہو چکی تھیں اور وہ شروع میں بانجھ تھیں _
وکانت إمراء تی عاقر
بانجھ پن کے قدیمی ہونے کے بیان کے ساتھ آیت میں فعل"کانت" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حمل کا زمانہ گذر چکا تھا_
8_ حضرت زکریا، جناب یحیی کی ولادت کی خوشخبری کے زمانہ میں انتہائي بوڑھے اور انکی جنسی اور شہوانی قوت بھی ختم ہونے والی تھی _
وقد بلغت من الکبر عتي
9_ حضرت زکریا(ع) ، اللہ تعالی کے ساتھ گفتگو کرتے وقت انتہائي مودبانہ انداز سے گفتگو کرتے تھے _
قد بلغت من الکبر عتي
جملہ (قد بلغت) جنسی طاقت نہ رکھنے سے کنایہ ہے _
10_ اللہ تعالی کے ساتھ گفتگو میں ادب کی رعایت ضروری ہے _
وقد بلغت من الکبر عتي
11_ حضرت زکریا(ع) ، اپنی اور اپنی اہلیہ کی جوانی کے زمانہ میں بچوں سے محرومیت کی وجہ اپنی اہلیہ کا بانجھ ہونا، سمجھتے تھے _
وکانت إمراتی عاقراً و قد بلغت من الکبر عتي
حضرت زکریا ،کی اہلیہ کے ساتھ بانجھ ہونے کی صفت کا خصوصی ذکر مندرجہ بالا مطلب کوواضح کررہا ہے _

الله تعالی :
اللہ تعالی کے ساتھ گفتگو کے آداب 10;9; اللہ تعالی کے افعال پر تعجب 5; اللہ تعالی کے افعال کے بارے میں سوال کرنا 5; اللہ تعالی کی ربوبیت کی علامات 3
انسان:
انسان کی خلقت کے مراحل 8
باپ :
باپ کے تزکیہ کے آثار 8
بشارت:

یحیی کی ولادت کی بشارت 2
جنسی غریزہ:
جنسی غریزہ کی تقویت کیلئے پیش خیمہ 12
حقائق :
حقائق بیان کرنے کے اسباب 11
دعا :

قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئاً (٩)
ارشاد ہوا اسی طرح تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ یہ بات میرے لئے بہت آسان ہے اور میں نے اس سے پہلے خود تمھیں بھی پیدا کیا ہے جب کہ تم کچھ نہیں تھے (9)

1_ خداوند عالم نے حضرت زکریا (ع) کے بڑھاپے اور ان كي زوجہ کے بانجھ پن کے باوجود حضرت يحيي(ع) کی

ولادت کے بارے میں مطمئن کیا _
قال كذلك
جملہ"قال كذلك " يعنى " قال الله االامر كما وعدتك" یا پھر" قال الله الامر كما قلت " ہے پہلی صورت میں خداوند عالم اپنے گذشتہ وعدہ کی تاکید کررہاہے کہ" ای ذکریا جیسا کے میں نے کہا ہے ہر صورت میں تیرے ہاں بیٹے کی ولادت ہوکر رہے گی اور دوسری صورت میں خدا ند عالم نے حضرت يحيي(ع) کی ولادت کی ولادت کے موانع کی تصدیق کی ہے یعنی حقیقت حال اسی طرح ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے یعنی یحیی کی ولادت کے عادی اسباب موجود نہیں لیکن تیرے پروردگار نے کہاہے کہ یہ کام میرے لیے آسا ن ہے_
2_ بوڑھے باپ اور بانجھ ماں سے بچے کو پیدا کرنا، خداوند کریم کے لیے انتہائي آسان کام ہے_
قال ربك ہو عليّ ہيّن
3_ طبعی قوانین اور عادی اسباب، خداوند عالم کی قدرت اور ارادہ کو محدود نہیں کرتے_
قال كذلك قال ربك ہو علی ہيّن

4_ دنیاوی حوادث میں طبعی اسباب ، علت تامہ کی حیثیت نہیں رکھتے_
قال كذلك قال ربك ہو على ہيّن
5_ طبعی اسباب اور عوامل کو مدنظر رکھنا،خداوندعالم کے ارادہ و تقاضا کے لیے حجاب ہے_
أنى يكون غلام ... ہو على ہيّن
6_حضرت یحیی (ع) کی ولادت ایك معجزانہ اور غیر معمولی بات تھي_
قال كذلك قال ربك ہو على ہيّن
7_حضرت زکریا (ع) کی خداوند عالم کی ربوبیت کی طرف توجہ کرنے سے انہیں یہ اطمینان حاصل ہوگیا کہ خداوند عالم کے ارادہ اور تقاضا سے ان کی بانجھ بیوی کے ہاں بچے کی ولادت ہوسکتی ہے_
قال ربك ہو على ہيّن
جملہ" ہو عی ہین" قال رب کے بغیر بھی مکمل طور پر معنی دے رہاہے لیکن اس جملہ کا مزید اضافہ ہوجانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ کسی معمولی انسان کا کلام نہیں ہے کہ اس کے بارے میں غور و فکر کرنا شروع کردیں بلکہ یہ تیرے پروردگار کا فرمان ہے جس سے تجھے اس وقت خلق کیا ہے جس وقت تو کچھ بھی نہ تھا وہ اس وقت تجھے اور مدد عطاکرنے کی بھی صلاحیت رکھتاہے_
8_حضرت زکریا (ع) کے ساتھ خداوند عالم کی گفتگو واسطہ کے ذریعے تھی اور براہ راست نہیں تھی _
قال كذلك قال ربك ہو على ہيّن
بعض نے کہا ہے کہ " قال كذلك " کا فاعل فرشتہ الہی ہے اور اسم ظاہر "ربك" کے آنے سے یہ نظریہ سامنے آیا ہے_
9_خداوند عالم نے حضرت زکریا (ع) کو ان کی اپنی پیدائشے کی طرف متوجہ کرکے انہیں یہ بتایاہے کہ ان کے اور ان کے بانجھ زوجہ کے ہانیحیی (ع) کی پیدائشے کے سلسلہ میں مطمئن ہوجائیں_

ہو على ہيّن و قد خلقتك من قبل و لم تك شيئ
10_اس بزم ہستی میں انسان کی پیدائشے ، خداوند عالم کے ارادہ سے ہوتی ہے اور وہ پیدائشے سے قبل کچھ بھی نہیں ہوتا_
و قد خلقتك من قبل و لم تك شيئ
11_ انسان کی پیدائشے خداوند عالم کی قدرت کا ایك کرشمہ ہے_
و قد خلقتك من قبل و لم تك شيئ
12_انسان کی پیدائشے میں غور و فکر کرنے سے خداوند عالم کی طبعی اسباب و عوامل پر حاکمیت و ارادہ قدرت کے تمام شکوك و شبہات ختم ہوجاتے ہیں_
ہو على ہيّن و قد خلقتك من قبل و لم تك شيئ
13_ خداوند عالم کی جانب سے معدوم مطلق کو خلقت کوجود عطا کرنا اسبات کی علامت ہے کے اس کی قدرت طبعی عوامل و اسباب میں ہی منحصر نہیں ہے_
ہو على ہيّن و قد خلقتك من قبل و لم تك شيئ
" لم تك شيئاً" سے مراد، معدوم مطلق ہے اور اس کی حضرت زکریا (ع) پر تطبیق کرنا کہ جن کی پیدائشے حضرت آدم (ع) کی پیدائشے پر منتہی ہوتی ہے جو خاك سے معرض وجود میں آتے ہیں یہ زمانہ کے اعتبار سے ہے یعنی پہلی مخلوق عدم سے وجود میں آئي ہے_
16_جتنے انسان بھی روئے زمین پر پیدا ہوتے ہیں انہیں گذشتہ زمانے میں پیدا کیا گیا ہے_
و قد خلقتك من قبل و لم تكن شيئ
جملہ حالیہ " و لم تك شيئاً" ممکن ہے زمانے کی طرف ناظر ہو یعنی انسان پیدا نہیں ہوتے تھے اس صورت میں جملہ " خلقتك من قبل" کا اشارہ عالم زر کی طرف ہوگا یعنی ہم نے آپ کو گذشتہ دور میں کسی بھی عادی سبب کے خلق کیا ہے_
اب کس طرح حضرت یحیی کی بوڑھے باپ اور بانجھ ماں سے پیدائشے میں شك کررہے ہو_

انسان:

_کی خلقت 11; _ کی خلقت کا سرچشمہ 10
بشارت:
حضرت يحيي(ع) کی ولادت کی 1
پيري:
_ میں صاحب اولاد ہونا 2
تذکر:
حضرت زکریا (ع) کی خلقت کا _9
تفکر:
خلقت انسان میں _ کے آثار 12
خدا:
_ کے ارادہ کے آثار 7; _ کی مشیت کے آثار 7; _ کا ارادہ مطلق 3; _ کی بشارتیں 1; _ کے تذکرات 9; _ کے ارادہ کی حاکمیت 12; _ کی مشیت کی

610

حاکمیت 12; _ کی قدرت 2; _ کی قدرت مطلق 3; _ کی قدرت کی علامات 11; _ کی مطلق قدرت کی علامات 13
ذکر:
ربوبیت خدا کے آثار کا _7; ارادہ خدا کے موانع 7
زکریا(ع) :
_ کا اطمینان 9،1; _ کی زوجہ کا حاصلہ ہونا 9،7; _ کو بشارت 1; _ کو تذکر9;_ کے اطمینان کے اسباب 7; _ کی خداوند عالم کے ساتھ گفتگو کی خصوصیات 8
شبہات:
رفع شبہات کے اسباب 12
عالم ذرّ:
_ میں خلقت 14
عوامل طبيعي:
_ کا کردار 13،12،5،4،3
نظام علیت:13،4
یحیی (ع) :
_ کی ولادت کا معجزہ6

قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيّاً (١٠)
انھوں نے کہا کہ پروردگار اس ولادت کی کوئي علامت قرار دیدے ارشاد ہوا کہ تمھاری نشانی یہ ہے کہ تم تین دنوں تك برابر لوگوں سے کلام نہیں کروگے (10)

1_ حضرت زکریا (ع) نے خداوند عالم سے علامات اور نشانیاں اس لیے طلب کی ہیں تا کہ بچہ دار ہونے کے لیے وہ اور ان کی زوجہ اس وقت میں مناسب طور پر آمادہ ہوسکیں_
قال رب اجعل لی ء ایة
حضرت زکریا (ع) نے خداوند متعال سے جو نشانی طلب کی ہے اس میں تین احتمالات پائے جاتے ہیں 1) یا تو خداوند عالم کی بشارت میں شك رکھتے تھے اور اس کو دور کرنا چاہتے تھے 2) زوجہ کے ساتھ ہمبستری کے لیے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہتے تھے3) خداوند عالم کا شکریہ بجالانا چاہتے

611

تھے آیت میں احتمال سوم پر کسی قسم کی کوئي دلیل موجود نہیں ہے اور بعض علما نے احتمال اول کو بھی رد کیا ہے کیوں کے انبیاء کرام (ع) کسی قسم کا شك نہیں رکھتے لہذا انہوں نے دوسرے احتمال کو صحیح جاناہے_ مندرجہ بالا معنی بھی اسی احتمال کی بناء پر ہے_

2_ حضرت زکریا (ع) نے خداوند متعال سے علامات اور نشانیاں اس لیے طلب کی ہے تا کہ یقین حاصل کریں کہ حضرت یحیی (ع) کی بشارت خداوند عالم کی جانب سے ہے_

قال رب اجعل لی ء اية

حضرت زکریا (ع) کی جانب سے خداوند متعال سے علامت طلب کرنا ممکن ہے اس وجہ سے ہو کہ وہ اطمینان حاصل کرنا چاہتے تھے کہ جو کچھ انہوں نے دریافت کیاہے وہ وحی الہی ہے نہ کہ شیطانی وسوسہ ہے اس جیسے امور میں انبیاء کرام (ع) کا شك کرنے کا امکان اس وجہ سے ہے کہ کیوں کے وہ صرف خداوند عالم کی ہے امداد سے شیطان سے محفوظ رہتے ہیں اور خداوند کریم بھی کبھی انہیں علامات و نشانیاں دکھا کر اور کبھی کسی دوسرے طریقہ سے مطمئن کرتاہے_

3_ خداوند عالم سے زیادہ اطمینان کی خاطر علامت یا نشانی طلب کرنا، شان رسالت کے ساتھ متصادم نہیں ہے_

قال رب اجعل لیء اية قال ء ایتك الاتكلم الناس

4_حضرت زکریا (ع) نے دعا کرتے وقت ربوبیت الہی کو مدنظر رکھاہے_

قال رب

5_ حضرت زکریا (ع) کی جانب سے تین دن تك لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ کرنا، خداوند عالم کی طرف سے اولاد کے پیدا ہونے کی بشارت کی علامت تھي_

قال اء يتك ا لا تكلم الناس ثلاث ليال سوي

کلمہ "سويّا" یا تو " ثلاث ليالي" کے لیے صفت ہے یا پھر" ألا تكلم الناس" کے لیے حال ہے دونوں صورتوں میں اس سے مراد تین دن اور تین راتیں ہیں اور اس بات کی دلیل سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 40 بھی ہے_ فعل " ألاّ تكلم" فعل نفی ہے اور اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ حضرت زکریا (ع) کی شرعی ذمہ داری سکوت تھا_ بلکہ یہ اس بات کی خبر دے رہاہے کہ حضرت زکریا (ع) نے تین دن تك سکوت اختیار کیا ہے_

6_ جس وقت حضرت زکریا (ع) لوگوں کے ساتھ گفتگو پر توانائي نہیں رکھتے تھے اس وقت وہ خداوند متعال کی عبادت و نیایش میں مشغول رہتے تھے_

ألا تكلم الناس ثلاث ليال سويّ

کلمہ " الناس" یہ بتارہاہے کہ حضرت زکریا (ع) صرف لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں توانائي نہیں رکھتے تھے نہ کہ اصلاً گفتگو ہی نہیں کرسکتے تھے (یعنی عبادت و ذکر الہی کرسکتے تھے)

7_ حضرت زکریا (ع) کی طرف سے لوگوں کے ساتھ گفتگو کی توانائي نہ رکھنا خداوند عالم کی طرف سے معجزہ تھا نہ یہ کہ وہ کوئي زبانی یا جسمانی نقص رکھتے تھے_

قال اء يتك الا تكلم الناس ثلاث ليال سوي

612

" سوّي" اس شخص کو کہاجاتاہے جو اخلاق اور خلقت کے لحاظ سے حداعتدال میں ہو یعنی نہ تو اس میں کسی چیز کی کمی ہو اور نہ ہی کسی چیز کی زیادتی ہو (مفردات راغب) اس مبنا کی بنیاد پر " سويّا" "تكلم" فعل کے فاعل جو حضرت زکریا (ع) ہیں کے لیے حال ہے تو پھر آیت مبارکہ کا معنی کچھ یوں ہوگا کہ تو در حالانکہ صحیح و سالم ہے پھر بھی لوگوں کے ساتھ تین دن تك گفتگو کرنے پر قادر نہیں ہے_

8_اولاد کے لیے ا نعقاد نطفہ کرتے وقت باپ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تزکیہ نفس بھی کیے ہوئے ہو اور روحانی و نفسانی لحاظ سے بعی اعلی منزل پر فائز ہو_

قال رب اجعل لی ء اية قال ء اتيك ألا تكلم الناس ثلاث ليال سوي

حضرت زکریا (ع) نے جو نشانیاں طلب کی ہیں اگر وہ انعقاد نطفہ کے زمانہ وقت کو مشخص کرنے کے لیے تھیں تو پھر ان نشانیوں کی خاص اہمیت ہے اور آپ(ع) چاہتے تھے کہ خاص مسائل کو ملحوظ خاطر رکھیں اور آداب و احترام کا خیال رکھیں اور انعقاد نطفہ کے لیے نفسانی و روحانی لحاظ سے اعلی مقام پر فائز ہوں_

9_ حضرت زكريا (ع) نے خداوند متعال كے ساتھ گفتگو كى ہے_
قال رب ... قال ء ايتك
10_ گذشتہ اديان ميں سكوت كے روزہ كا موجود ہونا_
قال ء ايتك ألا تكلم الناس ثلاث ليال
" ألا تكلم الناس" فعل نفى ہے بعض مفسرين نے احتمال ديا ہے كہ تكلم كى نفي، جزاكے مقام انشاء پر ہے اور تكلم و گفتگو كو ترك كرنے خداوند متعال كى طرف سے حضرت زكريا (ع) كے ليے ايك اختيارى فعل اور شرعى ذمہ دارى تھى جو روزہ ركھناہے سے كنايہ ہے_ اور اس زمانہ ميں روزہ كے صحيح ہونے كى ايك شرط سكوت تھا_
11_ انبياء كرام (ع) كے ليے بھى حقائق كو روشن كرنے كے ليے معجزہ سے كام ليا جانا_
ء ايتك ألا تكلم الناس ثلاث ليال
12_ لوگوں كے ساتھ گفتگو قطع كرنے سے فكرى باليدگى اور جنسى طاقت ميں اضافہ ہوتاہے_
ا لا تكلم الناس ثلاث ليال
حضرت زكريا (ع) نے جو نشانياں طلب كى ہيں ان كا حضرت يحيى (ع) كے انعقاد نطفہ كے ساتھ تعلق ہے كيوں كہ حضرت زكريا (ع) كو بڑھاپے كى وجہ سے ايسے كام پر قادر نہ تھے اور تين دن تك سكوت اختيار كرنا ممكن ہے فكرى باليدگى اور جنسى طاقت كو بڑھانے كى خاطر ہو _ تا كہ انعقاد نطفہ ہوسكے _
13_ خداوند عالم كا ارادہ، طبعى اسباب و عوامل پرحاكم ہے_
قال رب اجعل ...اء ايتك ا لا تكلم الناس ثلاث ليال
14_ حضرت زكريا (ع) كى داستان ميں ايك معجزہ كو دوسرے معجزہ كے ذريعہ ثابت كيا گيا ہے_
ء ايتك ألا تكلم الناس ثلاث ليال

حضرت زكريا (ع) كا تين دن تك سكوت خود معجزہ ہے جو حضرت يحيى (ع) كى ولادت كو ثابت كررہاہے وہ بھى معجزہ ہے_

فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيّاً (۱۱)
اس كے بعد زكريا محراب عبادت سے قوم كى طرف نكلے اور انھيں اشاره كيا كہ صبح و شام اپنے پروردگار كى تسبيح كرتے ہو (11)

1_ حضرت زكريا(ع) ، اپنے فرزند يحيى كى ولادت كے حوالے سے ديئے گئے وعده كے پورے ہونے كے وقت عبادت گاه ميں تھے _
فخر ج على قومہ من المحراب
بني إسرائيل كى محرابيں وہى ان كى مسجد يں تھيں جن ميں وه نماز كيلئے جمع ہوا كرتے تھے (كتاب العين)
2_ حضرت زكريا نے جب لوگوں كے ساتھ گفتگو ميں عاجزى كا احساس كيا تو عبادت گا ه سے نكل كر لوگوں كے پاس

آگئے _
فخرج على قومہ من المحراب
3_ حضرت زكريا، تين روزه سكوت كى مدت ميں صبح وشام كى عبادت كا وقت داخل ہونے كا لوگوں كو اشاره سے اعلان كرتے تھے _
فخرج على قومہ من المحراب فا وحى إليہم أن سبّحوا بكرة وعشيّ
احتمال ہے كہ لفظ بكره (اور عتيّاً) فعل" خرج" اور" اوحي" كيلئے ظرف ہے اس صورت ميں آيت كا مطلب يہ ہوگا چونكہ حضرت ذكريا عبادت كے وقت ہونے كے اعلان كى ذمہ دارى اپنے دوش پر ليئے ہوئے تھے تو ان تين دنوں ميں جبكہ ده لوگوں سے بات نہيں كرسكتے تھے _ صبح اور عصر ميں "سَبحُوا" كے فرمان كو اشاره كے ذريعے انہيں سمجھاتے تھے _
4_ حضرت زكريا كے زمانہ ميں لوگوں نے عبادت كيلئے ايك معين جگہ قراردى تھى _
فخرج على قومہ من المحراب
5_ خاص جگہ كا عبادت كيلئے انتخاب، ايك پسنديده بات ہے كہ جسكے آثار گذشتہ اديان ميں بھى موجود ہيں _
فخرج على قومہ من المحراب
6_ حضرت زكريا، كے ہم مذہب لوگوں كے معبد كا نام

"محراب" تھا _
فخرج على قومہ من المحراب
7_عبادت اور الله تعالى سے رازو نياز، شيطان اور الله تعالى كى راه ميں دوسرى ركاوٹوں سے نبرد آزما ہونے كا ميدان ہے _
المحراب
(محراب)كى وجہ تسميّہ يہ بيان كى گئي ہے كہ انسان وہاں شيطان سے جنگ كرتا ہے اسى طرح اپنے اند ر حضور قلب پيدا كرنے كيلئے اپنے نفس سے لڑتا ہے (مصباح)
8_حضرت زكريا(ع) نے عبادت گاه سے نكلنے كے بعد اپنى قوم كو يحيى (ع) كى ولادت كى خوشخبرى كے متحقق ہونے كے وقت كو سمجھا يا _
أن سبّحو
ظاہر يہ ہے كہ جو كچھ حضرت زكريا(ع) اپنى قوم سے چاہا تھا وه ہونے والے واقعات سے مربوط ہے يعنى حضرت زكريا نے مسئلہ كو انہيں سمجھا ديا اور اسے مواقع پر الله كى تسبيح اور تنزيہ كى ياد دلائي_
9_ حضرت زكريا(ع) ،سكوت كے روزوں كے شروع ہونے كے بعد اپنى قوم كو عبادت كے متعلقہ احكام، اشاره اور رمز كے ذريعے واضح كرتے تھے _
فأوحى إليہم أن سبّحو
(ا وحى) كا فاعل زكريا او ر(إليہم) كى ضمير، قوم كى طرف لوٹ رہى ہے ہر وه چيز جو سيكھنے كے قصد كے ساتھ كسى بھى صورت ميں دو سرے كيلئے القاء ہو، اسے وحى كہتے ہيں (مصباح) اور اس آيت ميں مراد اشاره ہے_ سوره آل عمران كى (اكتا سويں) آيت اسى معنى پر شاہد ہے _
10_حضرت زكريا كى قوم، عبادت كيلئے انكى كى طرف سے پيش كيے جانے والے احكام پر عمل پيرا ہوتى تھى _
فأوحى إليہم أن سبّحو
11_ حضرت زكريا(ع) ، كى قوم ان سے عبادت كے متعلقہ احكام دريافت كرنے كے ليئے عبادت گاه كے باہران كے انتظار ميں رہتى تھي_
خرج على قومہ أن سبّحو
(خرج عليہ) اور (دخل عليہ) اس وقت كہا جاتا ہے كہ جب كوئي شخص داخل ہوتے يانكلتے وقت كسى اور كاسامنا كرتا ہے حضر ت زكريا سے تسبيح كرنے كا فرمان صادر ہونا بتاتا ہے كہ انكى قوم، عبادت گاه كے باہر انكے احكام سننے كيلئے آكٹھا ہوتى تھى _

12_ حضرت زكريا نے اشارہ كے ساتھ اپنى قوم سے چاہا كہ وہ صبح و شام اللہ تعالى كى تسبيح كيا كريں _
فأوحى إليهم أن سبّحوا بكرة وعشي
(بكرة) صبح كى نماز اور سورج طلوع ہونے كے درميان كے فاصلہ كو كہا جاتا ہے (لسان العرب) "عشيا "سے مراد يا تو ظہر سے غروب تك كا وقت ہے يا دن كاآخرى حصہ ہے اور بعض اہل لغت سے دوسرے معانى بھى نقل ہوئے ہيں (لسان العرب)
13_ حضرت زكريا (ع) كى قوم تسبيح و عبادت كرنے والے اورالہى لوگ تھے _
فخرج على قومہ أن سبّحو
14_ اللہ تعالى كے وجود پر عقيدہ اور اسكى عبادت و تسبيح

بشركى قديم تاريخ ميں گذشتہ زمانے ميں بھى تھى _
قومہ أن سبحوا بكرة و عشي
15_ صبح اور آخر روز اللہ تعالى كى تسبيح كيلئے مناسب وقت ہيں _
ان سجوا بكرة وعشي
16_ اللہ تعالى بوڑھے والد اور بانجھ والدہ كو فرزند عطا كرنے كے حوالے سے ہر قسم كى ناتوانى سے پاك و منزہ ہے _
أن سبحو
17_حضرت زكريا (ع) كا بڑھاپے ميں بچےّ والا ہونا بتاتا ہے كہ اللہ تعالى ہر قسم كے نقص و عجز سے منزہ ہے _
أن سبحو

اسماو صفات :
صفات جلال 16
اللہ تعالى :
اللہ تعالى اور عجز 7; اللہ تعالى اور نقص 17;اللہ تعالى كا منزہ ہونا 16; اللہ تعالى كى پرسش كى تاريخ 14;13; اللہ تعالى كے منزہ ہونے كى علامات 17
بانجھ:
بانجھ كا بچے والا ہونا 16
بڑھاپا:
بڑھاپے ميں بچے والا ہونا 16
تربيت:
حضرت يحيى كى ولادت كى بشادت 8
تسبيح :
اللہ تعالى كى تسبيح 14; اللہ تعالى كى تسبيح كا وقت 15; اللہ تعالى كى تسبيح كے آداب 15;صبح ميں تسبيح 12; 15; عصر مينتسبيح 15;12
زكريا :
زكريا حضرت يحيى كى ولادت كے وقت 1،2; 8;زكريا كا اشارہ 3،9;زكريا كا خاموشى كا روزہ 2، 3، 9;زكريا كا قصہ 1،2،8،9، 11، 12; زكريا كا كلام كرنے سے عجز 2; زكريا كا محراب 6 ;زكريا كى تعليمات11; زكريا كى تعليمات 10 ; 12; زكريا كى عبادت گاہ 1، 11;زكريا كى عبادت گاہ كانام 6;زكريا كے بچے والے ہونے كے آثار 17
زكريا كى قوم :
زكريا كى قوم كى تسبيحات 12; زكريا كى قوم كى خدا پرستي13; زكريا كى قوم كى عبادات 11، 13; زكريا كى قوم كى عبادت گاہ 4، 6; زكريا كى قوم كى عبادت كى كيفيت 10
شيطان :

شیطان سے جنگ کرنے کا مقام 7
عبادت :
اللہ تعالی کی عبادت 14; صبح میں عبادت 3 ; عبادت کے وقت کا اعلان 3;عصر میں عبادت 3
عبادت گاہ :
آسمانی ادیان میں عبادت 5; عبادت کا کردار 7;عبادت گاہ کی اہمیت 5; عبادت گاہ کی تاریخ 5
عقیدہ :
اللہ تعالی پر عقیدہ 14;عقیدہ کی تاریخ 14;13

يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً (۱۲)
یحیی کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو اور ہم نے انھیں بچپنے ہی میں نبوت عطا کردی (12)

1_ حضرت زکریا (ع) کیلئے خداوند عالم کی بشارت اور وعدہ جناب یحیی کی معجزہ نما ولادت کے ذریعہ وقوع پذیر ہوا_
نبشرك بغلم اسمہ یحیی یا یحیی خذالکتب
2_ حضرت یحیی وحی دریافت کرنے اور اللہ تعالی کے نزدیك ایك ممتاز شخصیت کے مالك تھے _
یا یحیی خذالکتب بقوۃ
یہ کہ (یا یحیی) کی پکار کس جانب سے تھی دو احتمال ہیں 1_ اللہ تعالی کی جانب سے فرشتہ وحی کے وسیلہ سے تھی
2_ حضرت زکریا کی اپنے بیٹے یحیی کو نصیحت _آیت کا ظاہر پہلے احتمال کی تائید کررہا ہے لہذا مندرجہ بالا مطلب اسی بنا ء پر ہے _
3_ اللہ تعالی نے حضرت یحیی کو آسمانی کتاب (تورات) کی ہر طرح سے مکمل سمجھ بوجھ رکھنے اور اس پرحتمی طور پرعمل کا فرمان دیا تھا _
یحیی خذالکتب بقوۃ
(الکتاب) پر (الف و لام) عہدکا ہے ذور یہاں پر ممکن ہے کہ مرا د وہی توارت ہواسیلے کہ یحیی پر کوئي اور کتاب نازل ہوئي یہ معلوم نہیں ہے اللہ تعالی کافر مان (خذ) سمجھ بوجھ اور مکمل تدبر سے کنایہ ہے اور لفظ (بقوۃ) "خذ "کے فاعل کیلئے حال ہے اس سے مراد مقام تحصیل علم اور مقام عمل میں ہر توانائي سے کام لینا ہے _
4_ معارف اور الہی شریعت کی حفاظت اور اس کے احکام کا اجرا ئ، سختی اورطاقت کی کا محتاج ہے _
خذالکتب بقوۃ
5_ معاشرہ کی ہدایت اور شرعی احکام کے اجراء کیلئے الہی رہبروں کی سختی اور قاطعیت کا ضروی ہونا _
یایحیی خذالکتاب بقوۃ
6_ علماء اور دینی رہبروں کی آسمانی کتابوں میں عمیق فکر کرنا اور اسکے مطابق اپنے کردار کو محکم کرنے کی

ضرورت ہے_
یایحیی خذالکتات بقوۃ
7_ حضرت یحیی کے زمانہ مینتورات ایسی کتاب تھی جسمیں تحریف نہیں ہوئي تھی بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے تائید شدہ تھی _
یایحیی خذالکتب
چونکہ امکان ہے کہ یہاں (الکتاب) سے مراد تورات ہو تو اس صورت میں اسکے حصول کیلئے الہی فرمان اس کے مطالب پر صحت کی مہر لگانے کے مترادف ہے
8_ درست فکر اور حق کی شناخت کی قدرت، اللہ تعالی کی طرف سے یحیی کو بچپن میں حاصل ہوئي تھی _
وأتیناہ الحکم صبي

(حکم) کے لیئے مختلف معانی ذکر ہوئے ہیں بس ایك اسکا معنی (علم وفہم) ہے(لسان العرب) مندرجہ بالا مطلب اسی معنی کی بنیاد پرہے

9_اللہ تعالی نے حضرت یحيي(ع) کوبچپن میں الہی احکام کو اجراء کرنے کی قدرت عطا کی تھی _

وأتیناہ الحکم صبي

مندرجہ بالا مطلب میں (حکم) سے مراد حاکمیت اور قضاوت کا منصب ہے (قاموس) میں آیا ہے کہ حاکم وہ ہے جو حکم جاری کرے _

10_حضرت یحيي(ع) بچپن میں منصب قضاوت پر فائز تھے _

وأتیناہ الحکم صبي

(حکم) اپنے مختلف معانی میں سے ایك معنی کے مطابق مصدر اور قضاوت کرنے کے معنی میں ہے (لسان العرب)

11_ حضرت یحیی بچپن میں فوق العادہ استعداد کے حامل تھے _

وأتیناہ الحکم صبي

12_ اللہ تعالی کی طرف سے انسان کو حکمت اور معنوی ومعا شرتی مقام کی عطا، عمر کے کسی خاص حصے سے مشروط نہیں ہے _

وأتیناہ الحکم صبي

13_ آسمانی کتابوں میں غورو فکر، حکمت و علم کے حصول کیلئے ایك ضروری شرط ہے _

یا یحیی خذ الکتب بقوة وأتیناہ الحکم صبي

جملہ " أتیناہ" جملہ" خذالکتاب بقوة "کے ساتھ مرتبط ہے بعیدمعلوم نہیں ہوتا کہ جملہ "خذالکتاب" کا جملہ(اتیناہ الحکم) کے لیے پیش خیمہ ہو

14_ علی بن اسباط قال : را یت أباجعفر (ع) فقال یا علّی إن اللہ إحتج فی الا مامة بمثل ما احتج بہ فی النبوة فقال : وأتیناہ الحکم صبیاً ..." فقد یجوزان یؤتی الحکمة و ہوصبی (1) علی بن اسباط کہتے ہیں : میں نے امام جوادعلیہ السلام کو دیکھا انہوں نے ....

1) کافی ج1 ص384ح7، نورالثقلین ج2 ص325،ح32_

...مجھے فرمایا: اے علی ابے شك اللہ تعالی نے امامت کےمقام پر ایسے ہی استدلال کیا ہے جیسے نبوت کے مسئلہ میں استدلال فرما یا ہے : "وأتیناہ الحکم صبیاً ..." لہذا یہ ممکن ہے کہ حکمت ایك بچے کو بھی دی جائے _

15_ عن النبی (ص) فی قولہ "وأتیناہ الحکم صبیاً" قال : اعطی الفہم والعبادة وہو ابن سبع سنین (1) پیغمبر اکرم (ص) سے اللہ تعالی کی اس کلام" وأتیناہ الحکم صبیاً" کے بارے میں روایت ہوئي کہ آپ نے فرما یا انہیں سات سال کی عمر میں فہم و عبادت عطا کی گئي _

16_قال رسول اللہ (ص) قال اللہ تعالی : "و أتیناہ الحکم صبیاً یعنی الزہد فی الدنیا(2) رسول اکرم(ص) سے روایت ہوئي کہ : اللہ تعالی نے فرمایا ہے "وأتیناہ الحکم صبیاً" یعنی دنیا میںانہیں زہد دیا _

آسمانی کتب :

آسمانی کتب کا کردار 6; آسمانی کتب میں تدبر کے آثار 13; آسمانی کتب میں فکر کی اہمیت 6

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی بشارت کا محقق ہونا 1; اللہ تعالی کی عطا 9;8; اللہ تعالی کے اوامر 3

امامت :

بچپن میں امامت 14

توریت :

توریت کی تاریخ 7;توریت کی تعلیمات پر عمل 3; توریت کی فہم 3; توریت میں تحریف 7; یحیی کے زمانے میں تورات 7

حکمت :

بچپن میں حکمت 14; حکمت کے عطا ء ہونے کی شرائط 13;12
دین :
دین پر عمل 4; دین کی حفاظت 4
دینی رہبر :
دینی رہبروں کا ہدایت دنیا 5;دینی رہبر وں کی قاطعیت 5; دینی رہبروں کے عمل کا معیار 6
روایت :14; 15; 16
زکریا :
زکریا کو بشارت 1
علم :
علم کی شرائط 3
علماء :
علماء کے عمل کا معیار 6
قدرت :
قدرت کے آثار 4
قضاوت :
....

1) الدراالمنشور ج5ص484_
2) مکارم الاخلاق ص447 بحارالانوار ج74ص94 ح1_

بچپن میں قضاوت 10
معنوی مقامات :
معنوی مقامات کی شرائط 12
نبوت :
بچپن میں نبوت 14
یحیی :
یحیی اور احکام کا اجرا ء 9;یحیی کا بچپن 8 ، 9 ، 10 ، 11 ، 15 ،16; یحیی کا زہد 16; یحیی کے علم کا سرچشمہ 8;یحیی کو وحی 2;یحیی کی استعداد 11; یحیی کی خصوصیات 11;یحیی کی شرعی ذمہ داری 3 ; یحیی کی عبادات 15;یحیی کی فہم 15; یحیی کی فہم کا سرچشمہ 8; یحیی کی قاطعیت 3; یحیی کی قدرت 9; یحیی کی قضاوت 10; یحیی کی نبوت 2 ; یحیی کی ولادت کا معجزہ 1; یحیی کے فضائل 8; یحیی کے مقامات 2، 9،10،15

وَحَنَاناً مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيّاً (١٣)
اور اپنی طرف سے مہربانی اور پاکیزگی بھی عطا کردی اور وہ خوف خدا رکھنے والے تھے (13)

1_ اللہ تعالی نے یحیی کو رحمت ومحبت کی نعمت سے نوازا_
ء اتیناہ و حنا ناً من لدن
(حنان) مصدر ہے اور اسکا مطلب شفقت اور مہربانی ہے (مصباح) اسکی تنوین تفخیم کیلئے ہے یہ کلمہ گذشتہ آیت میں (الحکم) پر عطف ہے _
2_ اللہ تعالي،محبت و شفقت کا منبع ہے اور اسے بعض منتخب بندوں کو عطا کرنے والا ہے _
وحناناًمن لدن
(من لدّنا) یہ بیان کررہا ہے کہ یحیی کوعطا ہونے والی عطوفت ذات اقدس کی رحمت و عطوفت کے چشمہ سے ہوئي تھی

_
3_ انسان كا دردمند و شفقت كے احساسا ت سے مالامال ہونا اسكى عظمت كا موجب ہے _
وحناناً من لدن
4_ حضرت يحيى (ع) اللہ تعالى كى بارگاه ميں مقرب اور اسكے محبوب بندوں ميں سے تھے _
وحناناً من لدنّ
حضرت يحيي(ع) كومحبت كے عطا ہونے ميں چار قسم كے تصور ہيں كہ (حناناً من لدنا) كى صفت ان تمام كے ساتھ سازگا ہے _ اللہ تعالى يا لوگوں كى يحيى سے محبت اور حضرت يحيي(ع) كى اللہ تعالى يا لوگوں سے محبت _ مندرجہ بالا مطلب ميں اللہ تعالى كى ان سے محبت كا ذكر ہے _

5_ حضرت يحيى اللہ تعالى كے اراده كے زير سايہ لوگوں كى اپنى نسبت گہرى محبت كے حامل تھے _
وحناناً من لدن
اس مطلب ميں (حنانا) سے مراد، لوگوں كى يحيي(ع) كى نسبت محبت ہے _
6_دوسرے كى نسبت گہرى محبت اور شفقت ايك ضرورى اور پسنديده ترين الہى رہبروں كى صفت ہے _
و حنا ناً من لدن
يہ كہ (أتيناه الحكم) كے بعد سب سے پہلى صفت (حنانا) آئي ہے مندجہ بالا مطلب اس سے ليا گيا ہے _
7_ حضرت يحيى (ع) اللہ تعالى كى عنايات كے زير سايہ اسكے عاشق اور اسكے اشتياق سے سرشار تھے_
حناناً من لدن
اس مطلب ميں (حنانا) كى صفت اس محبت كو بيان كررہى ہے جو اللہ تعالى نے يحيى كو اپنى نسبت عطا كى ہے_
8_حضرت يحيي(ع) ، اللہ تعالى كى خاص عنايات كے زير سايہ خصوصى صلاحيت ، رشد اور كمال كے حامل تھے_
ئاتينہ و زكوة
لفظ" زكاة" " صلاحيت" " پاكيزگى " "رشد كرنا" مبارك اور تمجيد و تعريف كے معنى ميں استعمال ہوتاہے _(لسان العرب) ہر مقام پر اسكا مناسب معنى مراد لياجائے گا _
9_ حضرت يحيي(ع) ، ہميشہ سے باتقوى تھے _
وكان تقي
(تقياً) ماده (وقى) سے صفت مشبہ ہے_ يہ راسخ اور ثابت ہونے پر دلالت كرتى ہے _اور لفظ (كان) بھى بہت سے مقامات پر اپنے اسم كى حالت كے ثابت ہونے پر دلالت كرتا ہے لہذا (وكان تقياً) يعنى يحيى ہميشہ پرہيز گا ر تھے_
10_ حضرت يحيي(ع) كا تقوى اور پرہيزگار ى انكى حكمت ،الہى محبت اور معنوى كمال سے بہره مند ہونے كا پيش خيمہ تھى _
وحناناً من لدنا و زكوة وكان تقي
يہ كہ (وكان تقياً) كا سياق آيت (واتينا ه الحكم) كى پہلى تعبير سے مختلف ہے كہ يہاں تقوى كو خود يحيى كى طرف نسبت دى گئي ہے حنان اورزكات كو اللہ تعالى كى طرف نسبت دى گئي ہے يہ چيز واضح كررہى ہے كہ يحيى كا تقوى بعنوان عمل نفسى انكے الہى عطيا ت كے حامل ہونے كا پيش خيمہ تھا _
11_حضرت يحيي(ع) (اپنى الہى كتاب پر عمل اور الہى احكام كے اجرا ء كى ذمہ دارى ميں معمولى سى كوتاہى برداشت نہيں كرتے تھے _
وكان تقي
گذشتہ آيت كے قرينہ كى بناپر (تقياً) كا متعلق وه ذمہ دارياں ہيں جو يحيى پرعائد تھيناور انہوں نے اپنى ذمہ دارى كو اس طرح ادا كيا كہ اپنے ليے اسے الہى عذاب سے حفاظت اور بچاؤ كا ذريعہ قرار ديا _

12_ الہى تقوى كى رعايت، انسان كے رشد و كمال كا پيش خيمہ ہے _
زكوة و كان تقي

13_ عن أبی عبدالله (ع) فی قولہ تعالی : (وحناناً من لدنا) قال :إنّہ كان یحیی إذا دعاقال فی دعائة: "یارب یا الله " ناداہ الله من السماء لبیك یا یحیی سل حاجتك (1) امام صادق (ع) سے اللہ تعالی كے كلام (حنانا ً من لدنا) كے بارے میں روایت نقل ہوئي ہے كہ بے شك یحیي(ع) جب دعا كیا كرتے تو اپنی دعا میں كہتے تھے _ اے پروردگار اے خدا تو خداوند عالم آسمان سے انہیں ندا دیتا تھا لبیك اے یحیی اپنی حاجت طلب كرو _

اللہ تعالي:
اللہ تعالی كے اراد كے آثار 5; اللہ تعالی كے عطیات 8;2;1
اللہ تعالی كے برگزیدہ بندے :
اللہ تعالی كے برگزیدہ بندوں كی مہربانی 2
اللہ تعالی كا لطف :
اللہ تعالی كے لطف كے شامل حال افراد7
اللہ تعالی كے محب:7
اللہ تعالی كے محبوب :4
اہمیتں :
اہمیتوں كا معیار 3
تقوی :
تقوی كے آثار 13
دینی رہبر :
دینی رہبروں كی مہربانی 6; دینی رہبروں كے صفات---6
روایت :13
كمال :
كمال كاپیش خیمہ 12
مہربانی :
مہربانی كی عظمت 3; مہربانی كاسرچشمہ2
یحیی :
یحیی سے محبت كاسرچشمہ 5; یحیی كا اپنی ذمہ داری پر عمل 11;ییحیی كا تقرب 4; یحیی كا كمال 8;یحیی كی حكمت كا پیش خیمہ 10; یحیی كی دعا 13;یحیی كی محبت 7; یحیی كی محبوبیت 4 ; یحیی كی محبوبیت كا پیش خیمہ 10; یحیی كی مہربانی 1; یحیی كے احساسات 1;یحیی كے تقوی كے آثار 10;یحیی كے تقوی میں دوام 9;یحیی كے فضائل 9;8;5
....

1)محاسن برقی ج1ص35ح30نورالثقلین ج3 ص 326ح36_

وَبَرّاً بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّاراً عَصِيّاً (١٤)
اور اپنے ماں باپ كے حق میں نیك برتاؤ كرنے والے تھے اور سركش اور نافرمان نہیں تھے (14)

1_ حضرت یحیي(ع) ، اپنے ماں باپ كی نسبت بہت زیادہ نیكی كرنے والے تھے _
وبراًبوالدیہ
لفظ (برا) گذشتہ آیت میں (تقیا ً)پرعطف ہے اور كلمہ (بار) كا معنی دیتا ہے البتہ چو نكہ (برّ) میں مبالغہ ہے لہذا (برّالوالدین) سے مراد انكی نسبت بہت زیاد ہ نیكی اور احسان كرنا ہے _ (مفردات راغب)
2_ ماں باپ كے ساتھ نیكی اور احسان، اللہ تعالی كے نزدیك انتہائي عظمت كا حامل ہے _

و برّاًبوالدیہ
3_ والدین کے ساتھ احسان کرنا، تقوی کا واضح نمونہ اور اس کا لازمہ ہے _
وکان تقیاً _ و برًا بوالدیہ
4_ والدین کے ساتھ نیکی کرنا، انسان کے رشد اور معنوی کمال کیلئے پیش خیمہ ہے _
وزکوۃ وبرًاً بوالدیہ
جس طرح جملہ (وکان تقیّاَ)جملہ (حنا ناً من لدنا) کیلئے علت تھا جملہ ("برًا بوالدیہ"بھی کان) پر عطف ہے اور یہی مقام رکھتا ہے _
5_ حضرت یحیي(ع) لوگوں کے ساتھ اکڑنے، بڑائي کا اظہار کرنے ، بلا وجہ رعب جمانے اور لوگونکی حاجات سے منہ پھیر نے جیسی خصلتوں سے پاك تھے_
و لم یکن جباراً عصي
"جبار"مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنی اکثر نے کے ہے کہ جس میں انسان دوسرے کے حق کا لحاظ نہینکرتا (لسان العرب)اور اسی طرح ماحول پر مسلّط ہونے اور جھوٹی بڑائي کا دعوی کرنے والے کے معنی میں بھی آیا ہے_ (مفردات راغب) (عصي) بھی صیغہ مبالغہ ہے تو لوگوں سے مربوط" برًا" اور" جبا راً" کے قرینہ کی بناء پر عصی سے مراد لوگونکی حاجات کو پورانہ کرنے والااور انکے مقابل میں انکساری سے کام نہ لینے والاہے، کلام منفی میں صیغہ مبالغہ کا استعمال گویا نفی میں مبالغہ کا معنی دے رہا ہے _

624

6_ حضرت یحیي، اپنے والدین سے نیکی کرنے کے علاوہ کبھی انکے ساتھ زبردستی سے کام نہیں لیتے تھے اور نہ ہی انکے فرمان کے خلاف سراٹھا تے تھے _
وبرابوالدیہ ولم یکن جباراً عصي
چونکہ گذشتہ جملات، حضرت یحیي(ع) کے بارے مینمحبت اور شفقت کوبیان کررہے تھے اور انکے واضح صفات میں سے انکی والدین کے ساتھ نیکی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے لہذا احتمال ہے کہ یہاں جباریت اور عصیان کی نفی کا تعلق بھی انکے والدین کے ساتھ مربوط ہو لہذا کہا جاسکتا ہے کہ حضرت یحیی اپنے والدین کے سامنے نہایت خاضع اور ان کے فرمان کے مطیع تھے_
7_ حضرت یحیی ، اللہ تعالی کے سامنے گناہ سے پاك تھے_
یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جملہ "و لم یکن ... عصیا" مطلق سرکشی اور گناہ (لوگوں کی حاجات کو رد کرنایا اللہ کے حضور معصیت ہو) کی نفی پر دلالت کررہا ہے _
8_ حضرت یحیی اللہ تعالی ، والدین اور معاشرہ کے مقابلے میںایك وظیفہ شناس اور ذمہ دار انسان تھے _
و کان تقیاً وبرًا بوالدیہ ولم یکن جباراً عصي
"تقیاً" حضرت یحیی کا خدا سے رابطہ کی نشانی ، "براًبوالدیہ" والدین کے ساتھ اور لم یکن جباراً لوگوں اور معاشرہ کے ساتھ رابطہ کی نشانی ہے _
9_تکبر، تسلّط کی خواہش اور سرکشی جیسی صفات ، انسان کے رشد اور کمال کیلئے رکاوٹیں ہیں _
و ء اتینہ ...زکوۃ وکان ...و لم یکن جباراً عصي
جملہ "لم یکن ... "گذشتہ آیت میں جملہ کان پرعطف ہے اور جملہ"أتیناہ الحکم ... وزکاۃ "کیلئے ایك اور علت بیان کررہا ہے _
10_غرور اور سلطہ طلبی عصیان اور گناہ کا پیش خیمہ ہے _
ولم یکن جبّاراً عصيّ
11_ حضرت یحیی (ع) ، حضرت زکریا (ع) کی آرزو کے مطابق فرزند تھے کہ جنکا اخلاق و کردا ر انکی رضایت کے عین مطابق تھا _
و کان تقیّا وبرًا بوالدیہ و لم یکن جبّاراً عصيّ
حضرت زکریا (ع) کی دعا (واجعلہ ربّ رضیّاً) کے بعد حضرت یحیي(ع) کے اوصاف کا بیان ہونا حضرت یحیی کے اوصاف کی حضرت زکریا کے دعا سے مطابقت واضح کررہا ہے _

بڑائي كا اظہار :
بڑائي كے اظہار كے اسباب 9
تقوى :
تقوى كى علامات 3
تكبر :
تكبر كے آثار 10
زكريا (ع) :
زكريا (ع) كى تمنائيں11; زكريا كے بيٹے 11

سلطہ طلبى :
سلطہ طلبى كے آثار 10;9
عصيان:
عصيان كا پيش خيمہ 10; عصيان كے آثار 9
عظمتيں :2
كمال:
كمال كا باعث 4; كمال كيلئے ركاوٹيں 9
گناہ :
گناہ كا باعث 10
والدين :
والدين سے نيكى 6،3،1;والدين سے نيكى كى اہميت 2; والدين سے نيكى كے آثار 4
يحيى :
يحيى كے فضائل 11،8،6،5;يحيى اور سلطہ طلبى 5; يحيى اور گناہ 7; يحيى اور والدين كے ساتھ زبردستى 6; يحيى سے رضايت 11;يحيى كا اپنى شرعى ذمہ دارى پر عمل 8;يحيى كا ذمہ دارى لينا 8;يحيى كى پاكيزگي7،5; يحيى كى عصمت 7; يحيى كى نيكى 7،1;يحيى كے اخلاق 11;يحيى كے مقامات 7

وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيّاً (١٥
ان پر ہمارا سلام جس دن پيدا ہوئے اور جس دن انھيں موت آئي اور جس دن وہ دوبارہ زندہ اٹھائے جائيں گے (15)

1_ حضرت يحيى (ع) اپنى ولادت ، وفات اور حشر پر الله تعالى كے خصوصى سلام ميں شامل ہيں _
وسلم عليہ يوم ولد و يوم يموت ويوم يبعث حي
2_ حضرت يحيى (ع) اپنى ولاد ت كے موقع پر ہر قسم كے گزند اور نقص سے امان ميں تھے اور رشد و كمال كيلئے تمام ضرورى اسباب و شرائط ان ميں مہيا تھيں _
وسلم عليہ يوم ولد
سلام كے چند معانى ہيں ايك معنى ہرقسم كے گزند اور آفت سے سلامتى ہے _ البتہ الله تعالى كى طرف سے سلام ،تكوينى حيثيت كا ہے اورحوادث كے حوالے سے ايك خبر ہے پس (سلام عليہ) يعنى الله تعالى كى طرف سے حضرت يحيى (ع) ہر قسم كے جسمى ضرراور عقيدہ كے حوالے سے انحراف سے ضمانت شدہ ہيں _
3_حضرت يحيى (ع) ، اپنى موت اور روز قيامت ہر قسم كے رنج اور عذاب سے محفوظ ہيں _

وسلم عليہ يوم يموت و يوم يبعث حياً

(ولد) فعل ماضی ہے اور" یموت " فعل مضارع ہے تو سیاق میں یہ تبدیلی بتاتی ہے کہ آیت کا مطلب حضرت یحیی کی زندگی کا زمانہ منعکس کررہا ہے کہ اللہ تعالی نے اس زمانہ میں انکی ولادت کی عافیت کی خبردی اور انکی موت اور روز قیامت کے حشر کی بھی ضمانت اور خوشخبر ی دی ہے _

4_حضرت یحیی (ع) ، اللہ تعالی کے حضور خصوصی کرامت و عظمت کے حامل تھے _

وسلم علیہ یوم ولد و یوم یموت ویوم یبعث حي

5_ انسان کے لي ے ولادت کا زمانہ ، موت کے لمحات، اور روزقیامتتین حساس اور تقدیر ساز مرحلے ہیں _

وسلم علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حي

6_ انسان، موت کے لمحات میں بھی (ولادت اور قیامت کے زمانوں کی مانند) اللہ تعالی کی جانب سے خصوصی سلامتی اور امان کا محتاج ہے_

و سلم علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حي

(سلام)کا نکرہ ہونا ان کے ممتاز ہونے کو بیان کررہا ہے، موت کے وقت سلامتی سے مراد وحشت اضطراب اور ناامیدی جیسے رنج دینے والے اسباب کا سامنا کرنے کی صورت میں امان میں ہونا ہے_

7_ تقوی ،والدین کے ساتھ احسان ، تسلطّ کی خواہش اور عصیان سے پرہیز، مکمل سلامتی اور امان سے سرشار انجام کا باعث ہیں _

و کان تقیاً _ وبراًبوالدیہ و لم یکن جباراً عصیاً و سلم علیہ یوم ولد ویوم یموت و یوم یبعث حي

8_ انسان، روز قیامت دوبارہ زندہ ہونگے _

یوم یموت و یوم یبعث حیاً

(حیاً) حال ہے (یوم یموت) میں انسان کی موت کے بعد اسکی بعث سے مقصود یہ ہے کہ حشر کے روز تمام انسان دوبارہ زندہ ہونگے _

9_ حضرت یحیی کی آخرت میں خصوصی زندگی ہوگی _

و یوم یبعث حي

فعل (یبعث)زندہ ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے_ بعد میں (حیاً) کی تصریح ممکن ہے اس لیے ہو کہ ذوسرے انسانوں کے مقابلے میں حضرت یحیی کی ایك خصوصی زندگی ہے _

10_عن أبی الحسن الرضا (ع) : إن أوحش ما یکون ہذا الخلق فی ثلاثہ مواطن یوم ولد ویوم یموت و یوم یبعث وقد سلّم اللہ عزوجل علی یحیی فی ہذہ الثلاثہ المواطن وآمن روعتہ فقال : وسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیاً(1) امام رضا(ع) سے روایت نقل ہوئي ہے کہ مخلوق کیلئے تین وحشتناك ترین مقام ہیں

....

1)عیون اخبار الرضا ج1ص257ب26ح11، نورالثقلین ج3ص327ح38_

:جس دن وہ پیداہواور جس دن وہ فوت ہو اور جس دن وہ اٹھا یا جائے گا اور اللہ تعالی نے حضرت یحیی ان تینونمقامات کے لحاظ سے سلام بھیجا اور ان مقامات کی وحشت سے انہیں امان دی اور فرمایا :وسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیاً _

اللہ تعالي:

اللہ تعالی کا سلام 1

امان :

امان کا باعث 7; امان کا سرچشمہ 6; ولادت کے وقت امان 6

انجام :

اچھے انجام کا پیش خیمہ 7

انسان :

انسان کی احتیاج 6
تقدیر :
تقدیر میں تاثیر رکھتے والے اسباب 5
تقوی :
تقوی کے آثار 7
روایت :10
سلامتی :
سلامتی کا پیش خیمہ 7; سلامتی کا سرچشمہ 6;
ولادت کے وقت سلامتی 6
سلطہ طلبی :
سلطہ طلبی سے بچنے کے آثار 7
ضرورتیں :
امان کی ضرورت 6; سلامتی کی ضرورت 6
عصیان :
عصیان سے بچنے کے آثار 7
قیامت :
قیامت کے وقت امان 6; قیامت کی اہمیت 5; قیامت کا خوف 10 ; قیامت کے وقت سلامتی 6
مردے :
مردوں کاآخرت میں زندہ ہونا 8
موت :
موت کے وقت کی اہمیت 5; موت کا خوف 10
والدین :
والدین سے نیکی کے آثار 7
ولادت :
ولادت کے وقت کی اہمیت 5; ولادت کا خوف 10
یحیی (ع) :
قیامت میں یحیی (ع) 10;3;1;یحیی (ع) پر سلام 1; 10 ; یحیی (ع) پر سلامتی 3;2;1;يحيي(ع) کی اخروی زندگی کی خصوصیات 9 ;یحیی (ع) کی موت 10;3;1; یحیی (ع) کی ولادت 1; 10;2; یحیی (ع) کے فضائل 3;2; 9 ; یحیی (ع) کے کمال کا باعث 2;یحیی (ع) کے لیے امان 2; 3

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَاناً شَرْقِيّاً (١٦)
اور پیغمبر اپنی کتاب میں مریم کا ذکر کرو کہ جب وہ اپنے گھروالوں سے الگ مشرقی سمت کی طرف چلی گئیں (16)

1_ حضرت مريم(ع) كى داستان كے بارے ميں آيات پر خصوصى توجہ اور قران ميں حضرتعيسي(ع) كى ولادت كى داستان كى وضاحت، پيغمبر كے كندھوں پر ايك الہى ذمہ دارى ہے _

واذكرفى الكتب مريم

(اذكر) پيغمبر كى طرف خطاب ہے اگر چہ آپ بغير كسى حكم خاص كے بھى قران ميں نازل شدہ آيات بيان كياكرتے تھے ليكن ان آيات كے بيان پر تاكيد سے مقصود حضرت مريم كے حضرتعيسي(ع) كے حوالے سے حاملہ ہونے كے واقعہ كى اہميت اور اس چيز كے اس معاشرہ پر گہرے اثرات كا بيان تھا _

2_ قرآن، رسول خدا (ص) كے زمانہ ميں ايك تدوين شدہ مجموعہ تھا _

واذكر فى الكتب

(الكتاب) ميں"الف و لام" عہد حضورى ہے اور مو جو وہ كتاب پر دلالت كررہا ہے _

3_حضرت مريم نے اپنےگھر والوں سے جدا ہوكر مسجد الاقصى كے شرقى جانب بسيرا كرليا _

واذكر مريم إذا انتبذت من أہلہا مكانا شرقي

(انتباذ) كا مادہ (نبذ ہے كہ جسكا معنى دور ہونا ہے (مكاناً شرقياً) يعنى شرق كى جانب جگہ چونكہ حضرت مريم (مسجدالاقصى) معبد كيلئے وقف تھيں تو يہاں مسجد الاقصى كے مشرق ميں مكان مقصود ہے _

4_ حضرت مريم كے رشتہ دار مسجد الاقصى كى مشرقى جانب سے ہٹ كر مقيم تھے _

انتبذت من أہلہا مكاناً شرقي

5_ حضرت مريم حاملہ ہونے سے پہلے مسجد الاقصى كے قريب ساكن رہنے والے رشتہ داروں كے پاس آيا كرتى تھيں_

إذا انتبذت من أہلہا مكاناً شرقي

بائيسويں آيت ميں قرينہ (مكاناً قصيا) جو كہ حضرت مريم كے دوسرے انتخاب شدہ مكان كے بارے ميں بتا رہاہے كہ معلوم ہوتا ہے كہ مسجد الاقصى كا مشرقى حصہ لوگوں كے رہائشےى علاقہ كے قريب تھا _

6_ حضرت مريم كے قانون شريعت ميں گھر كا مشرقى حصّہ يا معبد عبادت كيلئے بہتر مقام تھا _

إذانتبذت من أہلہا مكاناً شرقياً

حضرت مريم كے گوشہ نشين ہونے كى وجہ واضح نہيں ہے اور آيت ميں اس حوالے سے كوئي شاہد نہيں ديكھا گيا _ بعض كے بقول : انہوں نے مكان كا انتخاب عبادت ميں خلوت كى بناء پر كيا تھا _اور مسجد الاقصى كا مشرقى حصہ انتخاب كرنے كى وجہ مشرقى حصہ كا عبادت كے لےئے بہتر ہونا تھا بعض نے حضرت مريم كے اس اقدام كو خواتين سے متعلقہ امور سے جانا ہے كہ جس كى بنا ء پر قرآن ميں عمداً اس بارے ميں كچھ نہيں كہا گيا تو اس صورت ميں مشرقى جانب كا انتخاب، صرف اپنے مقاصد كے بہتر ہونے كى بناء پر تھانہ كہ شرعاً بہتر تھا _

7_حضرت مريم نے اپنى عبادت كيلئے اس مكان كا انتخاب كيا كہ جس كا رخ مشرق كى جانب تھا _

إذانتبذت من أہلہا مكاناً شرقي

(شرقي) يعنى مشرق كى طرف (لسان العرب)

8_ حضرت مريم نے اپنے وجود ميں كسى چيز كى بناء پررنجيدہ ہو كر گوشہ نشينى اور لوگوں كى نگاہوں سے دور جگہ كا انتخاب كيا _

إذ انتبذت من أہلہ

(نبذ) يعنى كسى چيز كو بے پرواہى كى بناء پر دورپھينكنا اور (انتباذ) يعنى اس شخص كا گوشہ نشين ہونا كہ جو لوگوں ميں اپنے آپ كو كمتر اورنا چيز سمجھے (مفردات راغب) بعض احتمالات كہ جو حضرت مريم كے گوشہ نشيں ہونے كى وضاحت ميں بيان ہوئے ہيں مثلاماہوارى كے ايام و غيرہ گزارنے كيلئے كہ وہ اس معنى كے ساتھ مناسب ہيں _

آنحضرت (ص) :

ذكر :

عبادت :
عبادت كے آداب 6;مشرق كى جانب عبادت 7; عبادت كے مكان كا كردار6; مشرقى مكان ميں عبادت 6
عبادتگاہ :
عبادتگاہ كے مشرقى جانب عبادت 6
عيسى :
عيسي(ع) كى ولادت 1;عيسي(ع) كے قصہ كى وضاحت 1
قران :
قران كا جمع ہونا 2; قران كى تاريخ 2
مريم(ع) :
مريم كى سكونت 5; مريم كا قصہ 8;5;3; مريم كى

630
پناہ گاہ 3; مريم كى عبادتگاہ كى سمت7;مريم كى گوشہ نشينى كے اسباب 8;مريم كے رشتہ داروں كى سكونت 5;4;مريم كے قصہ كى وضاحت 1; مسجدالاقصى كے قريب مريم4، 5; مسجدالاقصي كے قريب مريم كے رشتہ دار 5;4
مسجد الاقصى :
مسجدالاقصى كى مشرق سمت 3

فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَاباً فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِيّاً (١٧)
اور لوگوں كى طرف پردہ ڈال ديا تو ہم نے اپنى روح كو بھيجا جو ان كے سامنے ايك اچھا خاصا آدمى بن كر پيش ہوا (17)

1_حضرت مريم نے مسجدالاقصى كى مشرقى جانب لوگوں كى نگاہوں سے دور ايك مكان منتخب كيا اور خود كو لوگوں سے پنہاں كيا _
فاتخذت من دونہم حجاب
حجاب سے مراد ساتر، يا ايسى چيز جو پردے كا كام د ے _ تو (اتخذت ...حجاباً) سے مراد پردہ ڈالنا يا ايسى جگہ جانا جو طبيعى طور پر پردے كا كام دے مثلا ديوار يا پہاڑ غيرہ كى مانند ہوں _
2_ وہ مكان كہ جہاں مريم(ع) لوگوں كى نگاہوں سے پنہاں ہو جاتى تھيں وہ لوگوں كے رہائشےى علاقہ كے قريب تھا _
من دونہم
كلمہ (دون) كبھى قريب اور كبھى حقارت كيلئے استعمال ہوتا ہے (العين)
3_ حضرت مريم كا شرقى سمت ايك پنہاں مكان ميں رہنے كے بعد اللہ تعالى نے ايك انتہائي مكرم فرشتہ انكيجانب بھيجا _
فاتخذت من دونہم حجاباً فأرسلنا إليہا روحن
بعد والى آيات ميں اس فرشتہ كى جو صفات ذكر ہوئيں ہيں انكى بناء پر يہاں "روحنا" سے مراداللہ تعالى كى بارگاہ ميں ايك انتہائي مكرم اور عظيم المنزمت فرشتہ ہے كہ جسے اللہ تعالى كى طرف نسبت دى گئي ہے وہ آيات جوحضرت

631
جبرئيل كو" روح الامين" او ر"روح القدس" كے نام سے يا د كرتى ہيں انہيں ديكھتے ہوئے ہم كہہ سكتے ہيں كہ يہ فرشتہ جبرئيل ہے _
4_حضرت مريم كا اپنے فرزند حضرتعيسي(ع) سے حاملہ ہونے كيلئے ضرورى تھا كہ وہ لوگوں كى نگاہوں سے دور ايك خلوت والى جگہ پرہوں _
فاتخذت من دونہم حجاباً فأرسلنا إليہا روحن
(فأرسلنا) ميں (فائ) تفريع كيلئے ہے _اور يہ بتاتى ہے كہ حضرت مريم كے گذشتہ كام انكے حضرتعيسي(ع) كى والدہ كا مقام پانے اور الہى فرشتہ كے نزول كا پيش خيمہ ہيں_
5_حضرت مريم كا اللہ تعالى كى بارگاہ ميں عظيم وبلند مقام_

فا رسلنا إليهاروحن
6_عبادت کے وقت، جسمانی نمائشے سے پرہیز اور اپنے آپ کو با پردہ رکھنا خواتین کی اہم خصوصیت ہے _
فاتخذت من دونہم حجابا فأرسلنا إليہا روحن
حضرت مریم ایسے مکان کی طرف جارہی تھیں جو لوگوں کی نگاہوں سے دورہو اور عبادت کے وقت انہیں نامحرم کا سامنا نہ کرنا پڑے _
7_ حضرت جبرائیل (ع) جسما نیتسے منزہ اور شرف ومنزلت پر فائز موجود کا نام ہے_
فا رسلنا إليہا روحن
(روح) کا (نا) کی طرف اضافہ تشریفی ہے روح کوبھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ روح ايك مستقل موجود کہ جو اللہ تعالی کا مطیع تھا اور سفیر کے فرائض انجام دینے کی قابلیت رکھتا تھااور اسے اپنی رسالت کے مفاہیم سے آشنائي تھی بشر ی صورت میں اپنے آپ کو مجسّم کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کام کو انجام دینے پر قادر اور جسمانی شکل اختیار کرنے کے لیے ساز گار تھے چونکہ یہ سب خصوصیات حضرت جبرئیل(ع) پر تطبیق کررہی ہیں جسکی وجہ سے بعض مفسرین نے کہا کہ وہ فرشتہ جو حضرت مریم، پرنازل ہوا وہ حضرت جبر(ع) ئیل تھے _
8_ اللہ تعالی کا خصوصی نمائندہ، ايك عا م ا نسان کی مانند تمام جسمانی خصوصیات کے ساتھ حضرت مریم کے سامنے نمودار ہوا _
فتمثل لہا بشراً سوي
(تمثیل) یعنی شکل بناتا اور ايك چیز کی صورت میں نمود ار ہونا _ یہاں (بشراً)" تمثل" کے فاعل کیلئے حال ہے اس سے مراد بعد والی آیت کے قرینہ کی رو سے مردہے (سویاً) یعنی معتدل (بشراً) سویا یعنی انسان معتدل جوکہ جسمانی خصوصیات میں افراط تفریط سے منزہ ہو _
9_الہی فرشتہ کا حضرت مریم(ع) کیلئے جو چہرہ جلوہ گر ہوا وہ انکے لیے نا آشنا اور انکے ہم و طنوں اور رشتہ داروں جیسا بھی نہ تھا _
بشراً سوي
(بشراً) اسم نکرہ ہے اور کسی کے نا آشنا ہونے پر دلالت کرتاہے _

632

10_فرشتونکا مادی صورتیں اختیار کرنا اور ان صورتوں میں جلوہ گر ہونا، ايك ممکن اور محقق شدہ مسئلہ ہے _
فأرسلنا إليہا روحنا فتمثل لہا بشراً سوي
11_ فرشتوں کودیکھنا اور ان سے گفتگو کرنا، صرف پیغمبروں کے ساتھ منحصر نہیں ہے _
فأرسلنا إليہا روحنا فتمثل لہا بشرا ً سوي
چونکہ حضرت مریم مقام نبوت پر فائز نہ تھیں لیکن اسکے با وجود انہوں نے فرشتہ کا مشاہدہ کیا اور اس سے کلام کیا اس سے ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ صرف پیغمبر وں کے ساتھ منحصر نہیں ہے _
12_ عورت میں معنویت کے بلند ترین درجات تك پہنچنے اور فرشتوں سے گفتگو اور ملاقات کرنے کی لیاقت موجود ہے _
فأرسلنا إليہا روحنا فتمثل لہا بشراً سوي
13_عن الأصبغ بن نباتة قال علي(ع) جبرئيل من الملائكةوالروح غير جبرائيل ... قال (الله) لمريم (فأرسلنا إليہا روحنا فتمثل لہا بشراًسوياً ...) (1) اصبغ بن نبانہ سے روایت نقل ہوئي ہے کہ حضرت علي(ع) نے فرمایا : جبرئیل فرشتوں مینسے ہے جب کہ روح جبرئیل کے علاوہ ہے اللہ تعالی نے
حضرت مریم کے بارے میں فرمایا ہے :
فأارسلنا إليہا روحنا فتمثل لہا بشراً سويا ً
14_قال الباقر(ع) : إنہا (مريم) بشرت بعيسى فبيناہى فى المحراب إذ تمثل لہا الروح الا مين بشراًسويا ًامام باقر (ع) نے فرمایا : حضر ت مریم(ع) کو حضرت عیسي(ع) کی ولادت کی بشادت دی گئي تھی جب وہ محراب میں تھیں تو اچانك روح الامین انسان کا مل کی شکل میں ان پر ظاہر ہوئے _

تربيت:
حضرت عيسي(ع) كى ولادت كى بشارت 14
پردہ :
پردہ كى رعايت كى اہميت 6
جبرائيل(ع) :
جبرائيل سے مراد 13; جبرائيل كا مجسم ہونا 14 ; جبرائيل كى حقيقت 7 ;جبرائيل كے مجسم ہونے كى خصوصيات 8;
جبرائيل كےمقامات 7
روايت : 14;13
روح :
روح سے مراد 13
عبادت :
عبادت كے آداب 6; عبادت ميں پردہ 6
عمل :
پسنديدہ عمل 6
عورت :
عورت كا كمال 12;عورت كے مقامات 12
مريم 'س':
....

1)الغاراتج1ص184،بحارالانوار ج4 9ص5 ح 7 _
2)قصص الانبياء راوندى ص264ح303 بحارالانوار ج14ص215ح14_

مريم'س' پر جبرائيل كا نزول 3،8; مريم'س' كا تقرب5; مريم'س' كا قصہ 1،2،3، 4،8، 9 ، 14 ;مريم'س' كو بشادت 14;
مريم'س' كى پناہ گاہ 1،2;مريم'س' كى گوشہ نشينى 1،4; مريم'س' كے حمل كا پيش خيمہ 4 ;مريم'س' كے مقامات5
مسجدالاقصى :
مسجدالاقصى كى مشرقى سمت 1
ملائكہ :
ملائكہ سے گفتگو12;11;ملائكہ كا ديكھا جانا 12;11; ملائكہ كا مجسم ہونا 10;9

قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَن مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيّاً (١٨)
انھوں نے كہا كہ اگر تو خوف خدا ركھتا ہے تو ميں تجھ سے خدا كى پناہ مانگتى ہوں (18)

1_ ايك اجنبى شخص ميں تقوى كا احساس اور خوف خدا ابھارنا يہ حضرت مريم كا اسے اپنى خلوت گاہ ميں ديكھنے كے بعد اعتراض آميز ردّ عمل تھا _
قالت إنى أعوذبالرحمن منك إن كنت تقي
جملہ (إن كنت تقياً) جملہ شرطيہ كے قالب ميں تقوى كى طرف دعوت ہے آيت كا مطلب يہ ہے كہ اگر متقى ہو ،كہ ہونا چاہيے------_-- مجھ سے دور ہوجا اوراپنے آپ كو الہى غضب ميں مبتلا ء نہ كرو ميں نے اپنے آپ كو اسكى پناہ ميں ديا ہوا ہے اور تيرے ضرركا دفع اس سے چاہتى ہوں _
2_ حضرت مريم اپنے قريب ايك اجنبى شخص كو پاكر وحشت ذرہ ہوگئيں اور خدا كى پناہ لى اور اسے الہى غضب سے ڈرايا _
قالت إنى أعوذبالرحمن منك ان كنت تقياً

حضرت مریم نے بجائے (اللہم إنی أعوذ بك) کے اجنبی شخص کو مخاطب بنایاتا کہ اسکے دل میں الہی غضب کا خوف پیدا کریں _ "تقوي" یعنی ہر خوفناك چیز سے بچتے ہوئے اپنے آپ کو محفوظ جگہ میں رکھنا (مفردات راغب)" تقیاً" یعنی خطرے سے پرہیز کرنے والا حضرت مریم کے کلام میں قرینہ دیکھتے ہوئے کہ انہوں نے اپنے مخاطب کو اللہ تعالی سے ڈرایا خطرے سے مراد خداوند عالم کا غضب ہے _
3_ اللہ تعالي، مشکل اوقات میں انسان کی پناہ گاہ ہے _
إنی أعوذ بالرحمن
4_ اللہ تعالی کی وسیع رحمت، مصیبت زدہ اوربے سہار

لوگوں کو پناہ دینے کا اقتضا کرتی ہے _
إنی أعوذ بالرحمن منك
(رحمان) مبالغہ کا صیغہ ہے اوراسکا مطلب بہت زیادہ مہربان ہونا ہے حضرت مریم (ع) کا اللہ تعالی کے تمام ناموںمیں سے صرف اس نام کا سہا را لینا خدا کے تمام اوصاف میں سے اس وصف کی خصوصیت پردلالت کر رہا ہے اور پناہ کے مقام کے ساتھ اسکی مناسبت کوبیان کررہا ہے_
5_ مصیبتوں اور عفت کے منافی کاموںکے اسباب مہیاہونے کی صورت میں ضروری ہے کہ اللہ تعالی کی پناہ لی جائي _
قالت إنی أعوذبالرحمن منك
6_ رحمان ،اللہ تعالی کے اسماء اور اوصاف میں سے ہے_
أعوذبالرحمن
7_ حضر ت مریم، تقوی اور پاکیزگی کے کمال پر فائز خاتون تھیں _
قالت إنی أعوذ بالرحمن منك إن کنت تقي
پاکیزہ ،مریم(ع) نے اجنبی مرد کو اپنی خلوت گاہ میں دیکھتے ہی اسے مسلسل نصیحت کرنا اور اللہ تعالی کی پناہ میں جانے کی بات شروع کی یہ ردّ عمل ان میں پاکیزگی کے راسخ ہونے کی علامت ہے _
8_ انسان کو گناہ سے محفوظ رکھنے میں تقوی ایك اہم ترین سبب ہے _
أعوذبالرحمن منك إن کنت تقي
9_ عورت اور نامحرم مرد کا اکھٹا ہونا یہاں تك کہ متقی لوگوںمیں بھی ایك خطرناك جال اور گناہ کی کھائي میںگرنے کا موجب ہے _
إنی أعوذبالرحمن منك إن کنت تقي
(إن کنت)کا جواب شرط محذوف ہے بعض نے یہاں جملہ شرطیہ کو تقوی کی طرف ترغیب دلانا مرادلیا ہے جبکہ بعض نے یہاںشرط حقیقی مراد لیا ہے _تو دوسری صورت میں آیت سے مراد یہ ہے کہ اگر تو متقی ہے تویہ مناسب ہے کہ میں اللہ تعالی سے پناہ مانگوں (اور یہ کہ تو متقی نہ ہو) لہذا یہاں نکتہ شرط یہ ہے کہ یہ صورت تو متقی لوگوں کیلئے بھی خطرنا ك ہے کہاں یہ کہ غیر متقی ہوں _
10_ تنہائي میں نامحرم سے پرہیز کرنا، ضروری ہے _
قالت إنی أعوذبالرحمن منك إن کنت تقي
حالا نکہ اجنبی شخص نے کوئي ایسی حرکت نہیں کی تھی کہ جو اسکی کسی غرض کو ظاہر کرے _ لیکن حضرت مریم محض اسکے ساتھ تنہائي سے پریشان ہوئیں اور اللہ تعالی کی پناہ لی اور اسکے لیے زبان نصیحت کھولی تواس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نامحرم کے ساتھ تنہائي میں رہنا ہی تقوی کے خلاف کام ہے _
11_ روی عن علی (ع) انہ قال : علمت ان التقی ینہاہ التقی عن المعصیة، حضرت علی (ع) سے روایت ہوئي ہے کہ آپ نے فرمایا : حضرت مریم یہ جانتی تھیں کہ پرہیز گار انسان ، اپنے تقوی کوگناہ سے بچاتا ہے _

اسماء صفات:

رحمان6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی رحمت کے آثار 4
انسان :
انسان کی پناہ گاہ 4;3
تقوی :
تقوی کے آثار 8،11;تقوی کی طرف دعوت 1
پناہ مانگنا:
اللہ تعالی سے پناہ مانگنے کی اہمیت 5; اللہ تعالی سے پناہ مانگنے کا باعث 4; اللہ تعالی سے پناہ مانگنا 3;2
ڈرانا :
اللہ تعالی کے غضب سے ڈرانا 2
روایت :11
گناہ :
گناہ سے مانع 8،11; گناہ کا باعث 9; گناہ کا مقابلہ کرنے کی روش 5
مریم 'س':
مریم'س' کا اعتراض 1;مریم'س' کا پناہ مانگناہ2; مریم 'س'کا خوف 2; مریم'س' کا قصہ 1،2;مریم'س' کا کی پرہیز گاری 7;
مریم'س' کی پناہ گاہ 1; مریم'س' کی رائے 11; مریم'س' کی عفت 7; مریم'س' کے فضائل 7
مشکل :
مشکل کا مقابلہ کرنے کی صورت 5
نامحرم:
نامحرم سے تنہائي کرنے سے پرہیز10 ;نامحرم سے تنہائي کرنے کے آثار 9

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَاماً زَكِيّاً (١٩)
اس نے کہا کہ میں آپ کے رب کے فرستادہ ہوں کہ آپ کو ايك پاکيزہ فرزند عطا کردوں (19)

1_ حضرت جبرئيل نے حضرت مريم'س' کی پريشانی دور کرنے کيلئے اپناتعارف کروايا اور انہيں بتايا کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے بھیجے ہوئے ہيں _
قالت إنى أعوذقال إنما أنا رسول ربك
2_ حضرت جبرئيل نے حضرت مريم کو بچےّ کی بشارت دينے کے ساتھ ا نہيںپاك و پاکيزہ بيٹاعطاکرنے کے حوالے سے الہی نمائندہ ہونے کا تعارف کروايا_

636
قال إنما أنا رسول ربك لا ہب لك غلماً زكي
بيٹاعطا کرنے کی نسبت، حضرت جبرئيل کی طرف انکے اس الہی بخشش ميں وسيلہ ہونے کی بناء پرہے _ (زكي) مادہ "زکائ" سے ہے اسکا معنی (صلاح) ہے" مصباح" " تزکيہ " اور "زکاة "طہارت " پرورش ، برکت اور مدح کے معانی ميں استعمال ہوتے ہيں ہر اور مقام پر اسکا مناسب معنی مراد ہے بچے کی طہارت اور پاکيزگی اسکی ذاتی صلاحتيونکے حوالے سے ہے_
3_ حضرت مريم کو لائق اور پاکيزہ بچے کی عطا انکے رشد و کمال کا موجب اور اللہ تعالی کی ربوبيت کا ايك جلوہ ہے _
قال إنّما أنا رسول ربّك لا ہب لك غلما زكياً ...قال ربّك ہو
کلمہ" رب "مندرجہ بالا مطلب کو بيان کرسکتا ہے _
4_ حضرت عيسي(ع) ،اللہ تعالی کی جانب سے حضرت مريم کيلئے خصوصی عطا تھے _
إنّما أنا رسول ربّك لا ہب لك غلماً زكي

اگرچہ حضرت عیسی (ع) کی روح، حضرت مریم کو دیگر ذرائع سے بھی القاء کی جاسکتی تھی لیکن جبرئیل کا بھیجاجانا، مریم کو بشارت دینا اوراس عنایت کی خصوصیات شمار کرنا یہ سب کے سب اس عطاکے خصوصی ہونے پردلالت کررہے ہیں _

5------------_-حضرت عیسي(ع) کی پاکیزگی اور معنوی کمال ، انکی ولادت سے قبل اللہ تعالی کی جانب سے ضمانت شدہ تھے----_

إنما أنا رسول ربك لأہب لك غلم

6_صالح اور پاکیزہ فرزند، الہی عنایت ہے _

لأہب لك غلماً زکب

7_ عن الباقر (ع)(فی قصة مریم) : تمثل لها الروح الأمین قال إنما أنا رسول ربك لا ہب لك غلاماً زكياً فتفل فی جیبہا فحملت بعیسی (ع) (1)

امام باقر (ع) سے حضرت مریم کی داستان کے حوالے سے نقل ہواہے کہ روح الامین ان پر ظاہر ہوئے اور کہا :" إنما انا رسول ربك لا ہب لك غلاماً زكيا"پھراپنے منہ کا لعاب انکے گریبان مینڈالاتو وہ عیسي(ع) سے حاملہ ہوگئیں_

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی ربوبیت کی علامات 3; اللہ تعالی کی عطا ء 2،4،6

اللہ تعالی کے نمائندے: 1

تربیت:

عیسی کی ولادت کی بشار ب2

جبرئیل :

جبرئیل کی بشارتیں 2; جبرئیل کی ذمہ داری 2; جبرئیل کی شناخت اور مریم 1

روایت :7

....

1)قصص الانبیاء راوندی ص264، ح303 ، بحارالانوار ج14 ص215ح14_

عیسی (ع) :

عیسی کا کمال 5;عیسی کی پاکیزگی کی ضمانت 5; عیسي(ع) کے فضائل 5;

مریم(ع) :

مریم(ع) میں بیٹا ہونے کے آثار 3; مریم(ع) کے کمال کے اسباب 3; مریم(ع) کی پریشانی 1; مریم(ع) پر جبرائیل کا نزول 7; مریم(ع) پر نعمات 4; مریم(ع) کا حاملہ ہونا 7; مریم (ع) کا قصہ 1،4،7

نعمت :

فرزند صالح کی نعمت 6; نعمت عیسي(ع) 4

قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيّاً (٢٠)

انھوں نے کہا کہ میرے یہاں فرزند کس طرح ہوگا جب کہ مجھے کسی بشر نے چھوا بھی نہیں ہے اور میں کوئي بد کردار

نہیں ہوں (20)

1_ حضرت مریم (ع) بغیر کسی بشر کے لمس کے بچہ دار ہونے کی خبرسن کر حیرت زدہ ہوگئیں _
قالت أنّی یکون لی غلم ولم یمسنی بشر
(انیّ) حرو ف استفہام میں سے ہے اور اسکا معنی "کیف "یعنی کس طرح ہے یا" من ا ین" یعنی کہاں سے ہے دونوں صورتوں میں تعجب کا معنی دے رہا ہے _
2_ حضرت مریم (ع) حضرت عیسي(ع) کی بشارت سنے کے بعد زنا کی تہمت کے خوف سے پریشان تھیں _
أنیّ یکون ولم أك بغیّ
اگر چہ جملہ (لم یمسنی بشر) حاملہ ہونے کے معمول کے مطابق ذرائع کی نفی کیلئے کا فی تھا لیکن جملہ (ولم أك بغیاً) بھی مریم سے صادر ہو ا ہے بعض نے اسے اس طرح قرینہ قرار دیا ہے کہ جملہ (لم یمسنی) میں صرف شرعی نکاح کی بات ہوئي ہے جب کہ (ولم اك بغیا) میں _غیر شرعی کا م کی نفی ہوئي ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ جملہ (لم یمسنی) سے مرادمطلقاً ہمبستری ہواور جملہ (لم اك بغیاً) کا اضافہ اس لیے ہو کہ مریم نے سمجھا حاملہ ہونے کی صورت میں زنا کی تہمت لگے گی تویہ سب کہہ کر انہوں نے ظاہر کردیا کہ اس تہمت کو برداشت کرنا ہمارے لیے سخت ہے _
3_ حضرت مریم (ع) نے جبرئیل، سے چاہا کہ وہ انہیں

بتائے کہ کیسے بغیر باپ کے بیٹا پیدا ہوگا _
قالت أنّی یکون لی غلم ولم یمسنی بشر ولم أك بغي
4_ حضرت مریم (ع) کا ماضی درخشاں اور تقدس و پاکیزگی کی راہ پر ہر قسم کے انحراف سے پاك تھا _
قالت أنّی یکون لی غلم ولم أك بغي
(بغی) اس عورت کو کہا جاتا ہے کہ جو نا محرم لوگوں سے غیر شرعی تعلق رکھے _
5_ حضرت مریم (ع) ،حضرت جبرئیل کا سامنا کرتے وقت، ایك باکرہ اور غیر شادی شدہ لڑکی تھیں _
قالت انیّ یکون لی غلم ولم یمسنی بشر
6_ حضرت مریم(ع) ، حضرت عیسي(ع) کی ولادت کی بشارت سننے کے وقت حمل کیلئے مناسب عمر اور صحیح و سالم جسم کی مالك تھیں _
ولم یمسنی بشر ولم أك بغي
حضرت مریم (ع) کے کلام میں جو کچھ حضرت عیسي(ع) کی پیدا ئشے میں مانع بیان ہوا ہے وہ سب باپ کے نہ ہونے کے بارے میں ہے انہوں جسمانی حوالے سے عاجزی کا اظہار نہیں کیا لہذا اس حوالے سے کوئي مشکل نہیں تھی _
7_زنا، تمام الہی ادیان میں ایك غیر شرعی اورقابل نفرت کام ہے _
ولم أك بغي
8_اللہ تعالی کے برگزیدہ لوگ، دنیا دی کاموں میں الہی ارادہ کے متحقق ہونے کے سلسلے میں معجزہ کے منتظر نہیں ہوتے بلکہ اسکے لیے طبیعی راہوں سے جستجو کرتے تھے _
قالت أنّی یکون لی غلم ولم یمسنی بشر
حضرت مریم (ع) اگر چہ الہی قدت پر ایمان رکھتی تھیں لیکن جب انہوں نے بچے کی خوشخبری سنی تو طبیعی راہ کے حوالے سے کسی صورت میں نتیجہ پر نہ پہنچی اور اس جملہ (أنّی یکون لی غلام) کے ساتھ اس ولادت کی کیفیت پوچھی معلوم ہوا کہ اس حوالے سے طبیعی اسباب انکی نگاہوں سے دور نہیں تھے _
9_اللہ تعالی کے برگزیدہ بندوں کاعظیم مقام، انکے الہی فرشتوں کی ذمہ داریوں میں تعجب اور جستجواور الہی افعال کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے میں مانع نہیں ہے _
قالت أنّی یکون لی غلم ولم یمسنی بشر

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے ارادہ کے جارے ہونے کے مقامات 8

الله تعالی کے برگزیدہ :
الله تعالی کے برگزیدہبندوں کا انتظار 8; الله تعالی کے برگزیدہ بندونکے مقامات 9;الله تعالی کے برگزیدہ بندے اور فرشتوں کی ذمہ داری 9
جبرائیل :
جبرائیل سے سوال 3
زنا :

639
آسمان ادیان مینزنا کی پلیدگی 7
مریم :
مریم کا باکرہ ہونا 5; مریم کا بچہ ہونے کے حوالے سے سوال 3; مریم کا بہترین ماضی 4; مریم کا تعجب 1 ; مریم کا حاملہ ہونا 6;مریم کا قصہ 1،2،3،5،6 ; مریم کو بشارت 1;مریم کو زنا کی تہمت لگانا 2;مریم کی پریشانی 2;مریم کی سلامتی 6;مریم کی عفت 4 ; مریم کی طلب 3;مریم کے حاملہ ہونے کی خصوصیات 1;مریم کے فضائل 4

قَالَ كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْراً مَّقْضِيّاً (٢١)
اس نے کہا کہ اسی طرح آپ کے پروردگار کا ارشاد ہے کہ میرے لئے یہ کام آسان ہے اور اس لئے کہ میں اسے لوگوں کے لئے نشانی بنادوں اور اپنی طرف سے رحمت قرار دیدوں اور یہ بات طے شدہ ہے (21)

1_ حضرت جبرئیل نے حضرت مریم (ع) کے تعجبکو بجاجانا اور انکی عفت و پاکیزگی پر گواہی دی _
قال كذالك
(كذالك) مبتدا محذوف کی خبر ہے اور حرف تشبیہ اور اسم اشارہ کا مرکب ہے _ اسکا مشارالیہ ممکن ہے گفتار مریم ہو، اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ اگر چہ بات وہی ہے جو آپ نے کہی ہے لیکن الله تعالی کے لیے یہ کام مشکل نہیں ہے _
2_ حضرت جبرئیل نے حضرت مریم (ع) کے سوال اور پریشانی کے جواب میں الہی وعدہ کے حتمی ہونے اور انکے حضرت عیسی (ع) کا حمل اٹھانے پر تاکید فرمائي_
قال كذالك
اگر (كذالك) کا مشارالیہ خود حضرت جبرئیل کی رسالت کا مضمون ہو تو اس صورت میں بشارت کے حتمی واقع ہونے پر تاکید ہے یعنی بات وہی ہے جومیں نے کہي_
3_ بغیر باپ کے بیٹے کی عطا، الله تعالی کیلئے نہایت آسان سی بات ہے _
ہو عليّ ہيّن
(ہيّن) صفت مشبہ ہے جس کا مادہ"ہون" ہے یعنی آسان اور راحت _
4_ حضرت عیسي(ع) کی ولادت غیر معمولی اور معجزاتی تھي_
قال ربك ہو عليّ ہيّن

640
5_ معمول کے مطابق علل و اسباب اور طبیعی راستے الله تعالی کے ارادے اور قدرت میں محدویت پیدا نہیں کر سکتے _
قال ربّك ہو عليّ ہيّن
بغیر باپ کے بچہ کی ولادت کے حوالے سے جو مشکل تصورہو سکتی ہے وہ بعض طبیعی اسباب کا فقدان ہے لیکن الله تعالی نے اس راہ سے ہٹ کر کام کونہایت آسان اور سادہ شمار کیا ہے تویہ مسئلہ در حقیقت الله تعالی کی طبیعی علل و اسباب پر حاکمیت کو بیان کررہا ہے _
6_کائنات میں ہونے والے واقعات کے علل و اسباب، صرف طبیعی نہیں ہیں _
قال ربّك ہو عليّ ہيّن

7_ کرامات اورغیر معمولی اشیاء کا وقوع، صرف پیغمبروں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے _
قال ربك ہو عليّ ہيّن
8_ صرف طبیعی علل واسباب پر نظر جمانا درحقیقت الہی ارادہ و منشاء پر متوجہ ہونے سے مانع ہے _
أنى يكون لى غلم ہو عليّ ہيّن
9_ حضرت مریم کی اللہ تعالی کی ربوبیت کی طرف توجہ نے انہیں حضرت عيسي(ع) کے حمل کی آسانی اور ممکن ہونے کے حوالے سے مطمئن کیا _
قال ربّك
10_ حضرت عيسي(ع) کی باپ اور معمول کے مطابق ذرائع کے بغیر ولادت با مقصد اور بہت زیادہ فوائد پر مشتمل تھی _
ہو عليّ ہيّن ولنجعلہ ء اية للناس
احتمال ہے کہ عبارت (لنجعلہ) علت محذوف پر عطف ہو یعنی "خلقناه من غير أب لا غراض لا مجال لذكرہا و لنجعلہ"
تواس حذف کا فائدہ (ابہام) قرار پایا یعنی اس کا ہدف اس قدر عظیم اور وسیع ہے کہ جو کلام میں نہیں سماسکتا ہے _
11_ حضرت عيسي(ع) اور انکی بغیر باپ کے ولادت ، لوگوں کے لیے الہی قدرت سے آشنا ہونے کیلئے بہت بڑی نشانی ہے _
ولنجعلہ ء اية للناس
(لنجعلہ) میں مفعول کی ضمیر، حضرت عيسي(ع) کی طرف لوٹ رہی ہے _ آیت میں تنوین تفخیم کا فائدہ د ے رہی ہے
یعنی اس لیے عيسي(ع) کو تجھے عطا کیا کہ اسے لوگوں کیلئے عظیم نشانی قراردو _
12_حضرت عيسي(ع) ، اللہ تعالی کی جانب سے لوگوں کیلئے عظیم رحمت کا جلوہ ہیں _
ولنجعلہ و رحمة منّ
(رحمة) کے (اية للناس) پر عطف کے قرینہ کی بنا ء و پر مراد، لوگوں پر رحمت ہے _
13_ حضرت عيسي(ع) کی بغیر باپ کے ولادت اور انکا الہی قدرت و رحمت کی نشانی ہونا، اللہ تعالی کی طرف سے طے شدہ امور تھے کہ جن میں کسی قسم کی تبدیلی کی گنجائشے نہیں تھی _
كذالك ... و لنجعلہء اية للناس و رحمة منّا و كان أمراً مقضي

جملہ (كان أمراً مقضياً)ممکن ہے صرف حضرت عيسي(ع) کی ولادت کے بارے میں ہو اور ممکن ہے آیت میں مذکور تینوں موضوعات کے بارے میں ہو (مقضياً) مادہ "قضا" سے اسم مفعول ہے یعنی وہ جو حتمی ہے اور فیصلہ ہو چکاہے_
لفظ (امر) فرمان اور واقعہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یہاں کلمہ مقضياً دوسرے معنی کے مراد ہونے پر قرینہ ہے_
14_ الہی طے شدہ امر، تبدیل نہیں ہوسکتا _
وكان أمراًمقضي

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی رحمت کی علامات 12، 13; اللہ تعالی کی قدرت کی حاکمیت 5;اللہ تعالی کی قدرت کی علامات 11;اللہ تعالی کی قضا ء کا حتمی ہونا 14;اللہ تعالی کے ارادہ کی حاکمیت 5;اللہ تعالی کے افعال 3;اللہ تعالی کے طے شدہ امور 13;اللہ تعالی کے وعدوں کا حتمی ہونا 2
تربیت:
حضرت عيسي(ع) کی ولادت کی بشارت 2
حمل :
بغیر شوہر کے حمل 3
جبرائیل :
جبرائیل سے سوال2; جبرائیل کی گواہی 1
ذکر :
اللہ تعالی کی ربوبیت کے ذکر کے آثار 9; اللہ تعالی کی مشیت کے ذکر سے مانع 8;اللہ تعالی کے ارادہ کے ذکر سے مانع 8

طبيعی اسباب :
طبيعی اسباب كا كردار 8;6;5
عيسي(ع) :
الله تعالی كی آيات ميں سے عيسي(ع) كا ہونا11; 13 ; عيسي(ع) كا رحمت ہونا 13;12;عيسی كی ولادت كا حتمی ہونا 13;
عيسي(ع) كی ولادت كا فلسفہ 10;عيسی كی ولادت كا معجزہ ہونا 4،11،13;عيسی كی ولادت ميں عظيم فوائد ہونا 10
;عيسی كی معجزانہ ولادت 4; 11; 13
كرامات :
غير انبياء كی كرامات 7
مريم (ع) :
مريم(ع) كے اطمينان كے اسباب 9; مريم(ع) كی پريشانی 2; مريم(ع) كا تعجب 1; مريم(ع) كا حمل 9; مريم(ع) كا قصہ
9;2;1; مريم(ع) كی پاكيزگی پر گواہ لوگ 1
نظام اسباب:
6;5
واقعات :
واقعات كا سرچشمہ 7

فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَاناً قَصِيّاً (٢٢)
پھر وہ حاملہ ہوگئيں اور لوگوں سے دور ايك جگہ چلی گئيں (22)

1_ حضرت مريم(ع) ، الله تعالی كے ارادہ اور حكم كی بناء پر بغير كسيسے جنسی آميزش حاملہ ہوگئيں _
فحملتہ
2_ حضرت مريم (ع) نے حضرت عيسی (ع) كا حمل اٹھا نے كے بعد اپنے عزيز واقرباء كے علاقہ سے الگ ہو كر دور كسی جگہ پر بسيرا كيا _
فحملتہ فانتبذت بہ ومكا ناً قضي
(انتباذ) كا مادہ (نبذ) ہے اسكا معنی دوری اختيار كرنا ہے اور (بہ) ميں (با) ہمراہی يا سبب كيلئے ہے يعنی مريم حمل كے ساتھ يا اسكی وجہ سے دور گئيں (قصی) صفت مشبہ ہے اور اسكا معنی دور ہے _
3_ حضرت مريم(ع) ، حمل كی وجہ سے كافی پريشانيوں مينگھر گئيں_
فحملتہ فانتبذت بہ مكاناً قصي
محل سكونت چھو ڑكر دور كسی جگہ چلے جانا بتا تا ہے كہ مريم(ع) لوگوں كا سامنا كرنے اور انہيں جواب دينے سے پريشان تھيں (انتباذ) كا لغوی معنی (كسی ايسے آدمی كا گوشہ نشينی اختيار كرنا جو لوگوں ميں اپنے حاضر ہونے كی اہميت نہيں ديكھتا) يہ معنی بھی اسی مطلب كی تائيد ميں ہے _
4_ عن الرضا (ع) قال : ليلة خمس و عشرين من ذی القعدة ولد فيہا عيسي(ع) بن مريم(ع) ... (1)امام رضا (ع) سے روايت نقل ہوئي ہے كہ ذی القعدہ كی پچسويں شب ميں حضرت عيسي(ع) ، كی ولادت ہوئي _
5_عن سليمان الجعفری قال: قال أبوالحسن الرضا (ع) : أتدری مما حملت مريم (س) ؟ فقلت : لا الاّ ان تخبر نی فقال : من تمر الصرفان نزل بہا جبرئيل ، فا طعمہا فحملت (2)سليمان جعفری سے روايت ہوئي ہے كہ امام رضا(ع) نے فرمايا كيا تمہيں معلوم ہے كہ مريم (ع) كس چيزسے
....

1) من لا يحضره الفقيہ ج2 ص54 ح15 ، مسلسل 238 ، بحارالانوار ج14ص214ح13

2)محاسن برقی ج2ص537ب110ح 811 ، بحارالانوار ج14 ص217 ح18_

حاملہ ہوئیں میں نے کہا نہیں لیکن آپ بتائیں تو انہوں فرمایا: صرفان (1) کی کھجور سے جو کہ ان کیلئے حضرت جبرئیل لائے تھے وہ انہیں کھلا ئیں تو وہ حاملہ ہوئیں _

6_ عن ا بی الحسن موسی (ع) ...الیوم الذی حملت فیہ مریم (س) یوم الجمعة للزوال (2) امام کاظم (ع) سے روایت ہوئي کہ وہ دن کہ مریم حاملہ ہوئیں و ہ جمعہ کا دن زوال کے قریب وقت تہا _

7_ عن أبی عبدالله (ع) قال إنّ مریم (ع) ... حملتہ سبع ساعات (3)امام صادق (ع) سے روایت ہوئي کہ ... بلاشبہ مریم سات گھنٹے تك حضرت عیسیسے حاملہ رہی ہیں _

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی مشیت 1; اللہ تعالی کے وادار1

روایت :

7;6;5;4

عیسی (ع):

حضرتعیسی کی تاریخ ولادت 4

مریم :

مریم کا حمل 2; مریم کے حمل کا سرچشمہ 1; مریم کا قصہ 1،2،7; مریم کی پریشانی کے اسباب 3;مریم کی گوشہ نشینی 2; مریم کے حمل کا وقت 6;مریم کے حمل کی کیفیت 5;مریم کے حمل کی مدت 7;مریم کے حمل کے آثار 3

فَأَجَاءهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنتُ نَسْياً مَّنسِيّاً (٢٣)

پهر وضع حمل کا وقت انهیں ایك کهجور کی شاخ کے قریب لے آیا تو انهوں نے کہا کہ اے کاش میں اس سے پہلے ہی مرگئي ہوتی اور بالکل فراموش کردینے کے قابل ہوگئي ہوتی (23)

....

1)صرفان کی کھجور وہ ہے کہ جو گرمیوں میں پیدا ہوتی ہے لیکن مقوی ہونے کی بنا ء پر سردیوں میناستعمال ہوتی ہے _
2) کافی ج1ص480ح4بحارالانوار ج14 ص 213 ح11
3) قصص الانبیاء ص266ح305 فصل 1 بحارالانوار ج14 ص216ح17،

ا_ بچے کی ولادت کا در د، حضرت مریم (س) کو کھجور کے درخت کے تنے کے پاس لے گیا _

فأجا ء ہا المخاض إلی جذع النخلة

کلمہ (ا جائ) فعل (جائ) کا متعدی ہے یعنی لے گیا اور(مخاض)یعنی بچے کی ولادت کا در د _

2_بچے کی ولادت کے وقت، حضرت مریم بغیر کسی خوف کے رہا ئشےی علاقہ سے دور تنہا رہ رہی تھیں _

مکاناً قصیاً فا جاء ہا المخاض إلی جذع النخلة

جملہ (أجاء ہا المخاض) میں مریم کو درخت کے پاس لانے کی نسبت دردزہ کی طرف دی گئي ہے اور بعد و الی آیات میں بتا یاگیا ہے کہ مولود نے انہیں پانی کی طرف راہنمائي کی _ اور مریم نے کھجور کھانے کیلئے خود درخت کو ہلا یا یہ سب قرائن بتاتے ہیں کہ حضرت مریم بچے کی ولادت کے وقت تنہا تھیں _

3_حضرت مریم(ع) کا وضع حمل ایسے علاقہ میں ہو ا کہ جہاں آب و ہوا گرم تھی اور کھجوروں کے درخت تھے _

فأجا ء ہا المخاض إلی جذع النخلة

(نخل) یعنی کھجور ایسی زمین میں پیدا ہوتی ہے کہ جہاں آب و ہوا گرم ہو _

4_ وہ کھجور کا درخت کہ جسکے پاس حضرت مریم نے پناہ لی ایك معین اور خشك درخت تھا _

فأجاء ہا المخاض إلی جذع النخلة _

(النخلة) معرفہ ہے اور اس پر (الف و لام) ہو سکتا ہے عہد ذ ہنی ہو یعنی وہ عہد جو اللہ تعالی اور مریم کے درمیان یا وہ عہد جو اللہ تعالی اور رسول اکرم (ص) کے درمیان ہوا تھا اور یہ نہیں کہا گیا (إلی النخلة) اس سے معلوم ہو تا ہے کہ جس درخت کے قریب حضرت مریم نے پناہ لی تھی وہ سوا ئے درخت کے تنہ کے کچھ نہیں تھا بعد والی آیات کہ جس میں بتایا گیا کہ حضرت کو پانی کی موجود گی اور کھجور کھانے کیلئے درخت کو حرکت دینے کے بارے میں آگاہ کیا گیا یہ آیات بھی بتا تی ہیں یہاں معمول سے ہٹ کر معجزانہ طریقہ سے پانی اور کھچور حاصل ہوئي ہیں ورنہ مریم ان دونوں چیزوں کو جاننے کیلئے کسی راہنمائي کی محتاج نہیں تھیں _

5_ حضرت مریم نے وضع حمل کے وقت آرزوکی کاش وہ حاملہ ہونے سے پہلے مرچکی ہوتی اور انکی یا دبی باقی نہ رہتی _

فأجاء ہا المخاض قالت ی لیتنی مت قبل ہذا و کنت نسیاً منسیّ

جملہ (وکنت نسیاً منسیّاً) بتاتا ہے کہ حضرت مریم کی موت کی آرزوکرنے کی وجہ لوگونکی زبانوں کے زخموں سے بچناتھا اگر چہ (ألا تحزنی قد جعل ...) کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی اور غذا کے نہ ہونے نے بھی انہیں غمگین کیا ہوا تھا لیکن یہ سارے نتائج اسی زبان کے زخموں سے بچنے کی وجہ سے ہیں کہ میں حاملہ ہونے سے پہلے کاش مرجاتی کہ لوگوں کی زبانوں کے زخموں سے بچنے کیلئے یوں سرگرداں نہ ہوتی _

6_ حضرت مریم کا دکھ اورروحی پریشاني،حضرت عیسي(ع) کی

ولادت کے وقت قابل بیان نہیں تھا _

فا جا ء ہا المخاض إلی جذع النخلة قالت ی لیتنی متّ قبل ہذا و کنت نسیاً مسيّ

حضرت مریم (ع) جو کہ اللہ تعالی کی خاص عنایات کی حامل تھیں ان سے موت کی آرزو یقیناً ایسے شرائط میں ہوئي ہوگی کہ جب حالات انکی برداشت اور طاقت سے باہر ہوگئے ہونگے_ بعد والی آیات کے قرینہ سے یہ حالت تہمت لگنے کے احتمال اور سرگردان ہونے سے اندرونی دباؤ کی بنا ء پرتھي_

7_ حاملہ ہونے کی حالت میں یا وضع حمل کے بعد موت حضرت مریم کی پریشانیوں کو ختم نہیں کرسکتی تھی _

ی لیتنی متّ قبل ہذ

حضرت مریم کے کلام میں (ہذا) اصل حمل کیطرف اشارہ ہے _ نہ کہ سرگرداں ہونے یا وضع حمل کی تکلیف اور تنہائي چونکہ یہ سب چیزیں حضرت مریم(ع) نے لوگوں کی زبانوں کے زخموں سے بچنے کی خاطر قبول کی تھیں وہ تواپنے لیے زنا کی تہمت لگنے سے حتّی ّ کہ موت کے بعد بھی خوفزدہ تھیں لہذا اس تہمت سے پچنے کی صورت انکے لیے حاملہ ہونے سے پہلے مرنے کی صورت میں تھی _

8_ حضرت مریم(ع) نے اپنے حاملہ ہونے کو مکمل طور پر لوگوں سے چھپا یا ہوا تھا _

مکاناً قصیاً فاجا ء ہا المخاض ی لیتنی متّ قبل ہذا و کنت نسیاً مسي

لوگوں سے دور چلے جانا اور وضع حمل کے وقت تنہائي اور بغیر سرپرست کے ہونا یہ چیزبتاتا ہے کہ اس وقت تك حضرت مریم(ع) نے اپنے حاملہ ہونے کو لوگوں سے چھپا یا ہوا تھا _

9_ بعض صورتوں میں موت کی خواہش جائز اور پسندیدہ ہے _

ی لیتنی متّ قبل ہذ

10_انسان کی آبرو اور شخصیت، اسکی مادی زندگی سے اہم ہے

ی لیتنی متّ قبل ہذ

یہ جو حضرت مریم(ع) نے بغیر آبرو کی زندگی کو موت پر ترجیح دی ہے اس سے مذکورہ حقیقت کا استفادہ ہوتا ہے

11_حضرت مریم(ع) انسانی حالات اور احساسات کی حامل تھیں _

ی لیتنی متّ قبل ہذ

حضرت مریم(ع) کا اپنے اندر غیر عادی امور کے ظاہر ہونے سے رنجیدہ اور بھوك وپیاس سے متاثر ہونا، اسی طرح دیگر طبیعی اسباب و غیرہ بتاتے ہیں کہ حضرت مریم(ع) بشری صفات کی مالك انسان تھیں اور بعض عیسائیونکی طرف سے انکے بارے میں الوہیت کے خیالات کے باطل ہونے پر دلیل ہے _

12_حضرت مریم (س) لوگوں میں انتہائي معروف اوراہم شخصیت کی مالك تھیں _

ی لیتنی کنت نسیاً نسي
13_ لوگوں میں حضرت مریم(ع) کی عفت و پاکیزگی کے حوالے سے شہرت ان میں حضرت عیسي(ع) کی ولادت کے حوالے سے لوگوں کے ذہن میں منفی ردعمل کے حوالے سے پریشانی بڑھارہی تھی _

ی لیتنی متّ قبل ہذا و کنت نسیاً منسي
(نسی) ایسی چیزہے کہ جسکی خاص اہمیت نہیں ہے اگر چہ وہ الہی لوگوں کی یاد سے محو نہ ہو (مفردات راغب) اس کلمہ کی (منسیاً) سے توصیف (یعنی فراموش شدہ) بتارہی ہے کہ حضرت مریم نے صرف فراموش شدہ ہونے کی صلاحیت کی آرزونہیں کی بلکہ حقیقی طور پر فراموش ہونے کی آرزو کي_ حضرت مریم(ع) کی یہ آرز و بتاتی ہے وہ اس سے پہلے معاشرہ میں ایك باعزت شخصیت تھیں چونکہ واقعہ لوگوں میں منفی رد عمل پیدا کرسکتا تھا لہذا اس حوالے سے پریشان تھیں _
14_روی عن الصاد ق(ع) فی قول مریم (یا لیتنی متّ قبل ہذا : لا نہا لم ترفی قومہا رشیداً ذافراسة ینزہہا من السوء (1)امام صادق (ع) سے حضر ت مریم(ع) کا حضرت عیسي(ع) کی ولادت کے وقت موت کی آرزو کے قول کے حوالے سے روایت نقل ہوئي ہے کہ آپ نے فرمایا : یہ اس لیے تھا کہ ان کو اپنی قوم میں کوئي ایسا با شعور شخص نظر نہیں آتا تھا کہ جو انہیں زنا کی تہمت سے بری قرار دیتا _
15_عن الصادق (ع) (فی قصة مریم) إن زکریا و خالتہا أقبلا یقصان أثرہا حتّی ہجما علیہا و قد وضعت ما فی بطنہا و ہی تقول : "یا لیتنی متّ قبل ہذا و کنت نسیاً منسیاً"(2) (حضرت مریم(ع) کی داستان کے حوالے سے) امام صادق (ع) سے روایت ہوئي کہ حضرت زکریا(ع) اور حضرت مریم(ع) کی خالہ انکی تلاش میں تھے کہ ایك دم وہ مل گئیں اس حال میں کہ حضرت عیسی (ع) دنیا میں قدم رکھ چکے تھے اور وہ کہہ رہی تھیں _
ی لیتنی متّ قبل ہذ

----

1) مجمع البیان ج6ص790، نور الثقلین ج3 ص330ح46_
2)کمال الدین صدوق ج1 ، ص158 ب7 ح17 ، بحارالانوار ج13ص449ح10_

مریم 'س'کی پناہ گاہ 1،2; مریم(ع) کی پناہ گاہ کی موقعیت 3; مریم (ع) کی تنہائي 2;مریم (ع) کی شہرت 13 ; مریم(ع) کی عفت 13; مریم(ع) کی فراموشی 5; مریم (ع) کی معاشر تی موقعیت 12; مریم (ع) کی دعوت7; مریم(ع) کے احساسات 11 ;مریم (ع) کے قصہ میں کھجور کے گذشتہ آیات میں (فحملتہ فانتبذت بہ)
درخت کی خصوصیات 4;مریم (ع) ے قصہ میں نخل 1; مریم(ع) کے وضع حمل کی خصوصیات 2;مریم (ع) کے وضع حمل والا مقام 3;مریم(ع) میں وضع حمل کے درد کے آثار 1

فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيّاً (٢٤)
تو اس نے نیچے سے آواز دی کہ آپ پریشان نہ ہوں خدا نے آپ کے قدموں میں چشمہ جاری کردیا ہے (24)

1_ حضرت مریم(ع) کا کھجور کے درخت کے قریب، وضع حمل ہوا اور حضرت عیسي(ع) نے دنیا میں قدم رکھا _
فا جا ء ہا المخاض إلی جذع النخلة ... فنادی ہ
(فناداہا) میں فاء فصیحہ ہے اور اپنے سے پہلے ایك محذوف جملہ کی حکایت کررہی ہے اور جملہ کا مطلب حضرت عیسی کی کھجور کے درخت کے قریب ولادت ہے _
2_ حضرت عیسي(ع) نے وضع حمل کے بعد اپنی والدہ سے انکے روحی و جسمانی حوالے سے سخت ترین حالات میں ان سے کلام کیا اور انہیں حوصلہ دیا_
فحملتہ فنادی ہا من تحتہا ألاتخزني
کی ضمیروں کے قرینہ سے (نادی) میں فاعلی ضمیر سے مراد حضرت عیسي(ع) ہیں اور فناداھا کی ضمیر کی مانند (من تحتہا) کی ضمیر سے بھی مراد حضرت مریم ہیں بعض نے (نادی) کا فاعل حضرت جبرئیل کو جانا اور (من تحتہا) کی ضمیر کو نخلة یا حضرت مریم کی طرف لوٹا یا ہے لیکن جو کچھ کہا گیا ہے وہ سیاق وسباق آیات سے زیادہ مناسب ہے _
3_ حضر ت عیسي(ع) نے پیدا ہوتے ہی اپنی والدہ حضرت مریم(ع) کو غم نہ کرنے کی نصیحت کی _
فنادی ہا من تحتہا ألا تحزني
4_ اللہ تعالی نے حضرت عیسي(ع) کی ولادت کے ساتھ ہی حضرت مریم کے ٹھہر نے کی جگہ کے نیچے سے

چشمہ جاری کیا _
فنادی ہا من تحتہا ألا تحزنی قد جعل ربّك تحتك سري
(سري) سے مراد چھوٹا ساپانی کا نالہ اور یہ (رفیع) کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے لیکن بعد والی آیات میں جملہ" اشربي" " پہلے معنی پرہی قرینہ ہے "
5_ حضرت عیسي(ع) نے پیدا ہوتے ہی اپنی والدہ حضرت مریم(ع) کو انکے ہاتھ کے نیچے سے چشمہ جاری ہونے کی خوشخبری دی _
فنادی ہا قد جعل ربك تحتك سري
6_ وضع حمل کے وقت پانی کا نہ ہونا ،حضرت مریم (ع) کیلئے شدید پریشانی کا باعث تھا _
ألا تحزنی قد جعل ربك تحتك سري
(قد جعل) جملہ (ألا تحزنی) کیلئے علت ہے یعنی غم نہ کریں کیونکہ اللہ تعالی نے آپ کے ہاتھ کے نیچے سے پانی جاری کردیا ہے یہیں سے معلوم ہوتاہے کہ مریم کس قدر پانی کیلئے پریشان تھیں اور اس خوشخبری نے انکی خوشی میں کتنا

كردار ادا كي
7_ خواتين ،وضع حمل كے بعد بالخصوص وضع حمل كے اوائل ميں ہى پينے كے پانى ،روحانى و نفسياتى سكون اور حزن و غم كے نہ ہونے كى محتاج ہوتى ہيں _
ألا تحزنى قدجعل ربك تحتك سري
حضرت مريم(ع) كو غم نہ كرنے كى نصيحت اور جو چيز انہيں خوشحال كرسكتى ہے (جارى پانى) اسكے فراہم كرنے كيطرف اشارہ ہے كہ وضع حمل كے بعد اطمينان و سكون خواتين كيلئے كسقدر ضرورى ہے_
8_شائستہ اور پاكيزہ لوگوں كى امداد كو پہنچنا بالخصوص مشكل ترين حالات ميں اللہ تعالى كى ربوبيت كا جلوہ ہے _
قد جعل ربّك تحتك سريّ
9_طبيعى اسباب كا عمل كرنا در حقيقت فعل خدا ہے _
قد جعل ربّك تحتك سريّ
چشمہ كے جارى ہونے كى نسبت اللہ تعالى كى طرف يہ نكتہ واضح كررہى ہے كہ چونكہ طبيعى اسباب درحقيقت الہى افعال كے جارى ہونے كے مقامات ہيں لہذا انكافعل خدا كا فعل ہے _
10_ كائنات، اللہ تعالى كے ارادہ اور مشيت كى تسخير ميں ہے _
قد جعل ربك تحتك سريّ
يہ بھى ممكن ہے كہ چشمہ جارى كرنے كى نسبت اسيلئے اللہ تعالى كى طرف ہو كہ طبيعى اسباب سوائے اللہ تعالى كى اجازت كے كچھ نہيں كر سكتے _
11_حضرت عيسي(ع) كے خا ص صفات انكى ولادت كے پہلے لمحہ سے ہى ظاہر ہوگئيں _
فنادى ہا من تحتہاألا تحزنى قد جعل ربّك تحتك سريّ
كلمہ (من تحتہا) (انكے نيچے سے) بتارہاہے كہ حضرت عيسي(ع) نے اس وقت يہ جملہ فرمايا تھا كہ ابھى انكى والدہ نے انہيں اپنى گود مينزمين پرليا تھا والدہ كے حالات كو سمجھنا اور انكے روحى احساسات كو درك كرنا، حضرت عيسي(ع) كى عميق صلاحتيوں كا ثبوت_

12_ حضرت مريم(ع) كے وضع حمل كے بعد الہى فرشتہ (جبرئيل) نے انكے پاؤں كے نيچے سے پانى جارے ہونے كى خبر دى _
فنادى ہا من تحتہا ألا تحزنى قد جعل ربّك تحتك سريّ
احتمال ہے كہ (فنادہا) ميں فاعلى ضمير الہى فرشتہ كى طرف لوٹ رہى ہے _
13_ (عن أبى جعفر (ع) : ضرب عيسي(ع) بر جلہ فظہرت عين ماء تجرى (1) امام باقر (ع) سے روايت نقل ہوئي ہے كہ ولادت كے وقت حضرت عيسي(ع) نے اپنے پاؤں كوزمين پر مارا تو جارى پانى كا چشمہ ظاہر ہوگيا _
14_ قال رسول اللہ (ص) :و ہذا عيسي(ع) من مريم (ع) قال اللہ _عزوجل_ فيہ (فناداہا من تحتہا الا تحزنى فكلم اللہ وقت مولدہ (2) رسول خدا(ص) سے روايت ہوئي كہ آپ نے فرمايا : يہ حضرت عيسى بن مريم(ع) تھے كہ جنكے بارے ميں اللہ تعالى نے فرمايا : (فناداہا من تحتہا ألا تحزنى) پس عيسي(ع) نے ولادت كے وقت اپنى والدہ سے كلام كيا_

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى امداد وں كا پيش خيمہ 8; اللہ تعالى كى ربوبيت كى علامات 8;اللہ تعالى كى مشيت كى حاكميت 10; اللہ تعالى كے افعال 4،9
پاكيز ہ لوگ:
پاكيزہ لوگوں كى امداد 8
پانى :
پانى كا چشمہ 13
جبرئيل :
جبرئيل اور مريم 12

روایت :14;13

ضروریات :

آرام کی ضرورت7

طبیعی اسباب :

طبیعی اسباب کا کردار 7

طبیعت :

طبیعت کی تسخیر 10

عیسی (ع) :

عیسی (ع) کا حوصلہ دینا 2; عیسي(ع) کا قصہ 3;2; 13 ; 14 ; عیسي(ع) کا معجزہ 13;عیسی (ع) کا لو مولود حالت میں بات کرنا 14;3;2; عیسي(ع) کی بشارتیں 5 ; عیسی (ع) کی خصوصیات 11;عیسي(ع) کی ولادت 4 ; عیسی (ع) کی ولادت کی خصوصیات 11; عیسی (ع) کی نصیحتیں 3

مریم (ع) :

مریم (ع) کا غم 3; مریم (ع) کا قصہ 2،3،5، 6 ; مریم (ع) کا وضع حمل 12;مریم (ع) کو بشارت 5;مریم (ع) کوحوصلہ ملنا 2; مریم (ع) کو نصیحت 3;مریم (ع) کو وحی 12; مریم (ع) کی پریشانی کے اسباب 6; مریم (ع) کے قصہ میں پانی كي

....

1) مجمع البیان ج6 ص790، بحارالانوار ج14ص226،
2) روضة الواعظین ص83بحارالانوارج 14 ص 220 ح32

نہر 4،5; مریم (ع) کے قصہ میں کھجور 1;مریم (ع) کے وضع حمل کا مکان 1;وضع حمل کے وقت مریم(ع) کا پانی کے بغیر ہونا 6

وضع حمل :

وضع حمل کے دوران آرام وسکون کی اہمیت 7; وضع حمل میں معنوی ضروریات 7

وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَباً جَنِيّاً (٢٥)

اور خرمے کی شاخ کو اپنی طرف ہلائیں اس سے تازہ تازہ خرمے گرپڑیں گے (25)

1_ حضرت عیسي(ع) نے پیدا ہوتے ہی اپنی والدہ مریم(ع) کو کھجور کے درخت کوہلانے اور اسکے پھل کو تناول کرنے کے حوالے سے راہنمائي کی _

وہزی إلیك بجذع النخلة تساقط علیك رطباً جني

(ہز) یعنی دائیں بائیں ہلانا اور قرینہ (إلیك) کی مدد سے یہانکھیچنے کے معنی میں بھی استعمال ہو اہے _ لہذا "ہزی إلیك "یعنی درخت کو اپنی طرف کھینچیں اور دائیں بائیں ہلائیں یہ راہنمائي جیساکہ بعد والی آیات سے ظاہر ہورہا ہے کہ حضرت مریم کی غذا کے حوالے سے ضرورت پوری کرنے کیلئے تھی _

2_ وہ کھجور کا درخت جسکے قریب حضرت مریم کا وضع حمل ہواتھا وہ بغیر پھل کے تھا _

وہز ی الیك بجذع النخلة تساقط علیك رطباً جني

جملہ (تساقط علیك) حضرت مریم پر احسان و عنایت کی وضاحت کررہا ہے نہ کہ معمول کے مطابق درخت کے ہلانے کے نتیجہ کی طرف اشارہ کررہا ہے _ کیونکہ ایسی صورت میں تو راہنمائي کی ضرورت ہی نہتھی _ لہذا درخت کوہلانے کے بعد اسمیں کھجور ظاہر ہوئي اور وہ نیچے گری اس کلام میں کلمہ جذع کا مضاف ہونا اور تساقط) کی نخلة کی طرف نسبت بتارہی ہے کہ یہ درخت خشك تھا اور کھجور کا گرنا معمول سے ہٹ کرایك معجزہ تھا _

3_ کھجور کے درخت کا معمول سے ہٹ کر پھل دار ہونا، حضرت مریم کی کوشش اور انکے کھجور کے درخت کو ہلانے

جلانے پر موقوف تھا _
وہزّ ی إليك تساقط
فعل (تساقط) مجزوم ہے یہاں جزم کا سبب شرط مقدر ہے یعنی اگر آپ نے کھجور کے درخت کو ہلایا اور اپنی جانب کھینچا تو آپکے لیے کھجوریں

گرائے گا _
4_تازہ ، پکی ہوئي اور ظاہری طور پر سالم، حضرت مریم (ع) پر گرنے دالی کھجور وں کی خصوصیات تھیں _
تساقط عليك رطباً جني
(رطب) تاز ی کھجور کو کہتے ہیں "جنی "جب وہ پھل کی صفت ہو _ تو اس معنی میں ہے کہ جب پھل اپنے وقت پر درخت سے توڑا جائے (معجم مقاييس اللغة)
5_تازہ کھجور (رطب) عورت کیلئے وضع حمل کے بعد مناسب ترین غذا ہے _
وہزّی تساقط عليك رطباًجني
حضرت مریم کو درخت ہلانے اور کھجورکھانے کی نصیحت بتارہی ہے کہ یہ وضع حمل کے بعد عورتوں کیلئے مناسب ترین غذا ہے _
6_ حضرت مریم اللہ تعالی کی خصوصی عنایات کی حامل اور صاحب کرامات تھیں _
و ہزّی إليك تساقط
7_ درخت کافوری طور پر پھل دار ہوجانا اور حضرت مریم میں اسکو ہلانے کی طاقت کا ہونا انکی کرامات میں سے تھا _
وہزی إليك تساقط
8_ عن أميرالمؤمنين (ع) قال :ماتا كل الحامل من شي ولاتتداوى بہ أفضل من الرطب قال الله _ عزوجل _ لمريم (ع) وہزّى اليك بجذع النخلة تساقط عليك رطباًجنياً فكلى واشربى وقرى عيناً ...(1) اميرالمؤمنين(ع) سے روايت ہوئي ہے کہ آپ نے فرمایا : حاملہ عورت، تازہ کھجور سے بہتر کوئي چیز نہیں کھاتی اور نہ اس سے بہتر کسی چیز سے اپنی دوا کرسکتی ہے _ اللہ تعالی نے حضرت
مریم کو فرمایا :
وہزى إليك بجذع النخلة تساقط عليك رطباً جنياً فكلى
9_ عن أميرالمؤمنين قال : قال رسول اللهّ(ص) : ليكن أول ماتا كل النفساء الرطب ، لانّ الله تعالى قال لمريم : وہزى إليك بجذع النخلة تساقط عليك رطباً جنياًّ فكلى (2)امير المؤمنين سے روايت ہوئي کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا : بہتریہی ہے کہ وضع حمل کے بعد عورت سب سے پہلے کھجور کھائے کیونکہ اللہ تعالی نے حضرت مریم(ع) کو فرمایا : وہزى إليك بجذع النخلة تساقط عليك رطباًجنياً فكلي ...
10_ عن أبى الحسن الرضا (ع) قال : كانت نخلة مريم العجوة، ونزلت فى كانون ونزل مع آدم (ع) من الجنة العتيق والعجوة منہماتفرّق أنواع النخل (3) امام رضا (ع) سے
....

1)حصال صدوق ص637باب اربعمائة ح10 ، نور الثقلين ج3 ص330ح50_
2) كافى ج6 ص22 ح4 ، نو ر الثقلين ج3 ص330 ح51
3) محاسن برقى ج2 ص530 ح775، قصص الانبياء راوندى ص266 ح305

روايت ہوئي ہے کہ : مریم (ع) والی کھجور، عجوہ تھی جو کہ ماہ کانون (ايك رومی میہنہ) میں نازل ہوئي حضرت آدم(ع) بہشت سے عتیق (نر کھجور کا درخت) اور عجوہ (کھجور کی ايك قسم کہ جیسے لینہ کہا کیا ہے) لیکر نازل ہوئے کہ ان دونوں سے کھجور کی مختلف اقسام پھیلیں_

حاملہ :

حاملہ کی غذا 8
روایت:10;9;8
عیسی :
عيسي(ع) كا قصہ 1; عيسي(ع) کا نو مولودی حالت میں کلام 1; عيسي(ع) كا ہدایت دنیا 1
کھجور :
کھجور کے فوائد 9;8;5
لطف الہی :
لطف الہی کے شامل حال6
مریم'س' :
مریم 'س' کا قصہ 3،2; مریم'س' کی قدرت 7;مریم کی کرامات 6، 7 ; مریم'س' کی کوشش کے آثار 3; مریم'س' کی ہدایت 1 ;مریم 'س'کے قصہ میں کھجور کا تازہ ہونا4;مریم'س' کے قصہ میں کھجور کا خشك ہونا 2;مریم'س'کے قصہ میں کھجور کی خصوصیات 10;مریم 'س'کے قصہ میں کھجورکے درخت کا پھل دار ہونا 3 ; 7 ; مریم'س' کے قصہ میں کھجور کے درخت کا پھل دنیا 3;مریم'س' کے قصہ میں کھجور کے درخت کو یلایا جانا 7،1; مریم 'س' کے مقامات 7،6
وضع حمل :
وضع حمل کرنے والی کیلئے مناسب غذا 9;5

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْناً فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَداً فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَنِ صَوْماً فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيّاً (٢٦)
پھر اسے کھائیےور پیجئے اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈی رکھئے پھر اس کے بعد کسی انسان کو دیکھئے تو کہہ دیجئے کہ میں نے رحمان کے لئے روزہ کی نذر کرلی ہے لہذا آج میں کسی انسان سے بات نہیں کرسکتی (26)

1_ حضرت عيسي(ع) نے پیدا ہوتے ہی اپنی والدہ حضرت مریم کو تازہ کھجور یں کھا نے اور چشمہ کے پانی پینے

کی دعوت دی
فنادی ہا من تحتہا تحتك سريّاً رطباً جنياً فكلی واشربي
2_ تازہ کھجور، (رطب) وضع حمل کے بعد عورت کیلئے ایك مناسب غذا ہے _
فكلي
حضرت مریم ،کوتازہ کھجور کھانے کی نصیحت وضع حمل کے بعد خواتین کیلئے اس غذا کے مناسب ہونے پر دلیل ہے _
3_ حضرت عيسي(ع) کا اپنی والدہ سے تکلم کرنا اور پانی و غذا کی ضرورت معجزاتی طریقہ سے پورا ہونا حضرت مریم کی مسرت اورآنکھوں کی ٹھنڈ ك اور ساتھ ہی آیندہ آنے والے مشکلات کے دور ہونے کا باعث تھا_
فنادیہا ... فكلی واشربی و قرّی عین
(عيناً) تمیز ہے اور فاعل کی حقیقی مراد کو بیان کررہا ہے (قرّی) مادہ (قرار) سے ہے اسکا معنی (آرام پانا) ہے یا مادہ (قرّ) سے ہے کہ اس کا معنی سرد ہونا ہے _ اگر پہلا معنی مراد لیں تو مطلب ہے کہ آنکھوں کے لیے پر سکون ہو اور اگردو سرا معنی لیں تو مطلب ہے آنکھوں کو ٹھنڈاکرو (یعنی آپکی آنکھیں جلتے ہوئے آنسوؤں سے دور رہیں) بہر حال دونوں صورتیں یہ خوشحالی اور شادمانی سے کنایہ ہیں کہ آنکھیں پریشانی اور اضطراب سے پاك ہوں اور غم و ررنج کے آنسوؤں سے دور رہیں جملہ (قرّی عینا) کا پچھلے جملات سے رابطہ مندرجہ بالا مطلب کو بیان کررہا ہے _
4_بچے کا پیدا ہونا، ماں کی آنکھوں کی روشنی اور دل کے سکون کا باعث ہے _
وقرّی عین
جملہ (قرّی عيناً) ممکن ہے کہ ایك مستقل جملہ ہو تو اس صورت میں یہ جملہ اپنے سیاق کے مطابق بچے کی ولادت سے مربوط ہوجائے گا_
5_ بچے کی ولادت کے بعد والدہ کو مبار ك باد اور خوشحالی کی دعا دینا،ایك پسندیدہ کام ہے _
وقرّی عین

حضرت مریم کو آنکھوں کی روشن رہنے کا جملہ کہنا جس صورت میں بھی ہو ماوؤں کو بچوں کی پیدائشے کے بعد اس کے لیئے پسندیدہ ہونے پر دلالت کررہا ہے _
6_ عورت، وضع حمل کے بعد مناسب غذا اور روحی وذہنی حوالے سے آرام وتسلی کی محتاج ہوتی ہے _
فکلی واشربی وقرّی عین
7_ حضرت عیسي(ع) نے لوگوں کی تہمتوں کے مقابل اپنی والدہ کے دفاع کی ذمہ داریسنبھالي_
فإمّا ترینّ من البشر أحداً فقولی إنّی نذرت للرحمن صوم
حضرت عیسي(ع) کی جانب سے اپنی والدہ کو سکوت اختیار کرنے کی نصیحت کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنے دفاع کے حوالے سے پریشان نہ ہوں چونکہ یہ کام خود حضرت عیسي(ع) انجام د یں گے _ اور حضرت عیسي(ع) کا ولادت کے بعد اپنی والدہ سے تکلم کرنا حضرت مریم کے لیے اطمینان کا باعث تھا کہ وہ یہ کام بخوبی کرلیں گے _

8_ حضرت عیسي(ع) نے اپنی والدہ حضرت مریم کو لوگوں سے مقابلہ کرنے کی روش اور انکی تہمتوں کے مقابلہ میں رد عمل کا طریقہ سکھایا _
فإمّا ترینّ من البشرأحداً فقولي
9_ حضرت مریم وضع حمل کے وقت اوراسکے بعد اپنی قوم کی طرف پلٹنے تك تنہا تھیں _
فحملتة فانتبذت بہ مکاناً قصیّاًفإمّا ترین من البشرأحد
جملہ شرطیہ (فإما ترین)ممکن ہے اس مطلب پر دالالت کررہا ہو کہ وضع حمل اور اسکے بعد وہاں کوئي انسان نہ تھا اگر چہ سیاق وسباق کے قرینہ سے کہا جاسکتا ہے یہاں مراد عموی انسان نہیں ہیں بلکہ وہ افراد مراد ہیں کہ جنکے نزدیك حضرت مریم کا بچہ دار ہونا سوال انگیز ہو بعض نے (البشر) میں ال کو عہدی جانا اوراس سے مراد انکی قوم کو جانا ہے_
10_حضرت عیسي(ع) نے اپنی والدہ حضرت مریم(ع) کو لوگوں کا سامنا کرنے کی صورت میں سکوت کے روزہ کی نذر ماننے کی نصیحت کی _
فإما ترین من البشر أحد اً فقولی إنّی نذرت للرحمن صوم
11_حضرت مریم نے اپنی قوم کے سب سے پہلے فرد کا سامنا کرتے ہی سکوت کے روزہ کی نذر مان لی _
فإما ترین من البشر أحداً فقولی إنّی نذرت
(فقولی) کا ظاہر یہ ہے کہ مریم(ع) نے اپنی نذرکو زبان سے بیان کیا ہو تو اسی صورت میں وہی جملہ (إنّی نذرت) صیغہ نذرتھا اور حضرت مریم (ع) کی نذر اسے کہنے سے منعقد ہوگئي _
12_ حضرت مریم(ع) ، کے سکوت کا روزہ ایك دن کا تھا اور یہ وہی وقت تھا کہ جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ کرگیئں تھیں _
إنی نذرت للرحمن صوماً فلن أکلم الیوم إنسیّ
(الیوم) میں الف لام عہد حضوری ہے یعنی "آج " اس سے مراد وہی اور روز ہے کہ جب وہ اپنے نومولود کے ساتھ اپنی قوم میں لو ٹ کر گئیں_
13_ حضر ت مریم نے اپنے فرزند کی راہنمائي کی بناپر اپنے روزہ کو اللہ تعالی کی وسیع رحمت کے حامل ہونے کے ساتھ ربط کا اعلان کیا _
إنی نذرت للرحمن صوم
14_ اللہ تعالی کی وسیع رحمت سے بہرہ مند ہونے کی صورت میں ردّ عمل کے طور پر روطہ شائستہ عمل ہے_
إنی نذرت للرحمن صوم
15_ (رحمان) اللہ تعالی کے اسماء اور صفات میں سے ہے _
للرحمن
16_ حضرت مریم(ع) کا جسم و روح اللہ تعالی کی خصوصی نگرانی کے تحت تھے_
فنا دی ہا فکلی واشربی فإماترینّ
حضرت مریم کو پکارنے والا جو بھی ہو ،چاہے حضرت عیسي(ع) ہوں یا کوئي فرشتہ، بہر حال اللہ تعالی

کی جانب سے تھا اور اسکے فرمان کے مطابق تھا لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مریم ان تمام حالات میں اللہ تعالی کی خصوصی نگرانی میں تھیں _
17_ حضرت مریم(ع) کے دین میں نذر ،ایك پسندیدہ چیز اور انکے ہم عصر لوگوں میں یہ معروف چیز تھی _
فإما ترينّ من البشر أحداً فقولی إنّی نذرت للرحمن
18_ سکوت کے روزہ کا پسندیدہ ہونا او ر اسکے ساتھ نذرکا تعلق حضرت مریم(ع) کے دینی احکام میں سے تھا (دین یہود)
إنی نذرت للرحمن صوم
19_ روزہ کی مدت میں انسانوں سے کلام کا ترک کرنا، حضرت مریم(ع) کے دین میں روزہ کے احکام میں سے تھا _
إنی نذرت للرحمن صوماً فلق أکلم الیوم إنسي
وہ روزہ جو حضرت مریم(ع) نے رکھا تھا دو صورتوں میں نقل ہوا ہے (1) کھانے اور بات کرنے سے پرہیز _ چونکہ اس زمانہ کی شریعت میں روزہ دار کیلئے ضروری تھا کہ وہ کلام سے بھی اجتناب کرے(2) سکوت کی صورت میں روزہ کہ روزہ دار صرف کلام کرنے سے پرہیز کرتا تھا ظاہر آیت پہلی صورت کے ساتھ مناسب ہے کیونکہ انہوں نے مطلقا روزہ کرنے کی نذر کی تھی اور اسکے ضمن میں ترك کلام کیا تھا _
20_ حضرت مریم(ع) کے دین (دین یہود) میں روزہ دار، انسانوں کے علاوہ دوسروں سے کلام اور ذکر خدا کر سکتا تھا _
إنی نذرت للرحمن صوماً فلن أکلم الیوم إنسي
(إنسي) یعنی ایك انسان (قاموس) جملہ (لن أکلم الیوم إنسیا) جملہ(إنی نذرت) کی فرع ہے لہذا یعنی چونکہ میں نے روزہ کی نذرکی ہے کسی انسان سے کلام نہیں کرسکتی اس فرع سے یوں ظاہر ہوتا ہے کہ یہود کے دین میں روزہ دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی انسان سے تکلم نہ کرے _ لیکن ذکر کرنا، اللہ تعالی سے مناجات کرنا ممنوع نہیں تھا _
21_ جوان عورت کا اجنبی مرد سے بات کرنا جائز ہے_
فلن أکلم الیوم إنسي
اگر عورت کا نامحرم سے بات کرنا، سرے سے حرام ہوتا تو یہاں عذ ر شرعی پیدا کرنے اور خاموشی کے روزہ کی نذر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی _ کہا جاتا ہے کہ یہ آیت روزہ سکوت کے مورد سے ہٹ کر قابل تمسك ہے چونکہ روزہ سکوت کے نسخ پر خاص نص وارد ہوئي ہے _
22_ نذر کی پابندی واجب ہے _
إنی نذرت للرحمن فلن أکلم الیوم إنسي
اگر مریم(ع) نذر کے با وجود بات کرنے کا حق رکھتیں انکی نذر، لوگوں کے نزدیك سکوت کے حوالے قطعی عذر نہیں ہوسکتی تھي_
23_وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو وہ نذر کرنے میں آزاد ہے _

فقولی إنی نذرت
24_ نذر میں قصد قربت لازم ہے _
إنی نذرت للرحمن
25_قربت کی نیت معاشر تی غیر مناسب رویوں سے نجات کی نیت کے ساتھ منافی نہیںہے _
إنی نذرت للرحمن صوماً فلن أکلم الیوم إنسي
حضرت مریم(ع) نے لوگوں کے نز دیك اپنے سکوت کا عذ ر پیدا کرنے کیلئے روزہ کی نذرکی لیکن جملہ (إنی نذرت للرحمان) کے ساتھ اپنی نذر کو تقرب خدا کا وسیلہ قراردیا _
26_نذر کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ نذر کے صیغہ کا تلفظ ادا کرے _
فقولی إنی نذرت
27_نذرکے صیغہ میں ضروری ہے کہ اللہ تعالی کے نام کا ذکر کرے _

إنی إنی نذرت للرحمن
28_(رحمان) صفت کا ذکر، نذر کے صحیح ہونے کیلئے کافی ہے _
إنی نذرت للرحمن
29_ نذر تبرعی (یعنی نذر کا کسی شرط پر معلق نہ ہونام صیحح ہے _
إنی نذرت للرحمن صوم
30_معاشرتی مشکلات سے فرار ہونے کیلئے نذر سے فائدہ اٹھانا جائزہے _
إنی نذرت فلن أکلم الیوم إنسيا
31_ عن أبی عبدالله (ع) قال : إن الصیام لیس من الطعام والشراب وحده قالت مریم : إنی نذرت للرحمان صوماً أی صوماً حمتاً
(1) امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئي کہ آپ نے فرمایا : روزہ صرف کھانے پینے سے پرہیز نہیں ہے _ مریم نے کہا تھا :" إنی نذرت للرحمان صوماً "یعنی سکوت کا روزہ _

....

1)کافی ج4 ص87ج3، نورالثقلین ج3ص2 33 ح58_

658

فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئاً فَرِيّاً (٢٧)
اس کے بعد مریم بچہ کو اٹھائے ہوئے قوم کے پاس آئیں تو لوگوں نے کہا کہ مریم یہ تم نے بہت برا کام کیا ہے (27)

1_ حضرت مریم نے اپنے نو مولود عیسي(ع) سے راہنمائي لینے کے بعد اسے اعلانیہ اپنی گود میں لیا اور اپنی قوم کی طرف گئیں _
فا تت بہ قومہا تحملہ
2_ حضر ت مریم لوگوں کی طرف لوٹنے کے وقت ہر قسم کے خوف اور پریشانی سے خالی تھیں _
فکلی واشربی فإماترینّ من البشر فا تت بہ قومہا تحملہ
اگر چہ جملہ (أتت بہ قومہا) عیسي(ع) کا اپنی والدہ کے ذریعے واضح اظہار کیلئے مکمل تھا لیکن یہا ں جملہ حالیہ (تحملہ) کا بھی اضافہ ہوا ہے تا کہ مریم کے اپنے فرزند کو اٹھانے پر دلالت ہو گویا حضرت مریم میں اپنے فرزند کو پنہان کرنے کا کوئي ارادہ ہی نہ رہا ہو بلکہ اعلانیہ انہیں گود میں لیا اور لوگوں مینچلی آئیں _
3_لوگوں نے مریم کو اپنے بچے کے ہمراہ دیکھتے ہی بغیر سوال وجواب کے ان پر زنا کی تہمت لگائي _
فا تت بہ قومہا تحملہ قالوایا مریم لقد جئت شئیاً فریّ

(فريّا) صفت شبہ ہے اس سے مراد سنگين، بڑا عجيب اورايسا كام ہے جو پہلے كبھی نہ ہوا ہو يہ لفظ مادہ (فری) سے بنا ہے كہ جس كا معنی قطع يعنی توڑنا ہے يعنی ايسے عمل نے گذشتہ سنت كو توڑ ديا ہے بھرحال جنہوں نے بھی يہ لفظ كہا انكی مراد حضرت مريم پر زنا كی تہمت تھی _
4_ حضرت مريم اپنی قوم ميں ماضی ميں بھی صحيح و سالم اورہر قسم كی بد نامی سے پاكيزه تھيں _
قالو يا مريم لقد جئت شيئاً فريّ
(فرياً) بتا رہا ہے كہ لوگوں نے ايك فضول تصور كی بناء حضرت مريم كو خطا كا رجانا اور اس كام سے وه حيران ره گئے اسكو گذشتہ سنت كے مخالف جانا لہذا معلوم ہوا انكے نزديك مريم كا كردارانتہائي اچھااور پاكيزه تھا _
5_ حضرت مريم كے زمانہ ميں بيت المقدس كے لوگ ،اخلاقی اور جنسی انحرافات كے مقابل بہت حساس

تھے _
لقد جئت شياً فريّ
6_ عن أبی جعفر (ع) قال : لما قالت العواتق ... لمريم لقد جئت شياً فريّا أنطق الله تعالی عيسي(ع) عند ذلك (1)
امام باقر (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ جب نور س كی بہنوں نے مريم سے كہا :" لقد جئت شيئاً فرياً "الله تعالی نے اسی وقتعيسی (ع) كی زبان كو گفتگو كرنے كيلئے كھول ديا _

احساسات :
ماں كے احساسات 1
روايت :6
عيسی :
عيسی كا نومولود حالت ميں بولنا 6; عيسي(ع) كا قصہ 6;1
مريم :
مريم پرزنا كی تہمت 3،6; مريم كا اچھا سابقہ 4;مريم كا قصہ 1،2،6; مريم كا لوٹنا 2;1 مريم كی پريشانی دور ہونا 2;مريم كی عفت 4; مريم كے احساسات 1
يہود :
زمانہ مريم ميں يہود اور جنسی انحرافات 5;زما نہ مريم ميں يہود كی تہمتيں 3; زمانہ مريم ميں يہو د كی صفات 5

يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيّاً (٢٨)
ہارون كی بہن نہ تمھارا باپ برا آدمی تھا اور نہ تمھاری ماں بدكردرا تھی (28)

1_ حضرت مريم كی قوم نے انكے والدين كی عفت و پاكيزگی بيان كرتے ہوئے انہيں بغير نكاح كے بچہ دار ہونے پر سرزنش كی _
ماكان أبوك امرا سوء وماكانت أمّك بغيّ
2_ حضرت مريم حضرت ہارون كی نسل ميں سے تھيں _
ی أخت ہارون
جو قبيلہ جس شخص كی نسل سے تشكيل پائے اسے اسی شخص كے نام سے پكارا جاتا ہے اور اس قبيلہ كے افراد اخ يا اخت سے ايك دوسرے پكارتے تھے لہذا يہاں حضرت مريم اخت ہارون ہيںكا اطلاق اس حوالے سے تھا كہ وه ہارون كی نسل ميں سے
....

1) قصص الانبياء راوندی ص265، ح304 ، بحارالانوار ج14 ص215 ح15_

660

تهيں _

3_ حضرت مريم كی قوم كے درميان ہارون ايسی صالح شخصيت تهی كہ پاكيزه افراد كو انكی طرف منسوب كيا جاتا تها_

ی ا خت ہارون

بعض مفسرين نے مريم كا ہارون كی طرف منسوب كيے جانا كا مقصد نسبی تعلق نہيں جانا بلكہ ہارون چونكہ حضرت مريم كی قوم ميں ايك برجستہ ترين شخص تهے كہ زہد و تقوی كے حامل اشخاص كو لوگ انكی طرف منسوب كيا كرتے تهے لہذا ان مفسرين نے اس نسبت كو اس حوالے سے جانا ہے _

4_ مريم كے ايك پاك سيرت بهائي ،ہارون تهے _

يا خت ہارون

يہ بهی امكان ہے كہ حضرت مريم كی قوم نے اس لئيے انہيں اخت ہارون كہا كہ ان كا اس نام كا ايك بهائي تها چونكہ اس كا ذكر خير مريم كے والدين كی پاكيزه گی كی مانند لوگوں كی زبانوں پر رہاتها _ اس قسم كے شائستہ لوگوں سے مريم كا تعلق لوگوں كے نزديك انكے گناه كے بدترين ہونے كی وجہ تهي_

5_ حضرت مريم كے والدين، اپنے زمانہ كے لوگوں ميں پاكيز گی اور نيك نامی كے حوالے سے مشہور تهے _

ما كان أبوك امرأ سوء وما كانت أمّك بغي

6_ بيت المقدس كے لوگوں نے حضرت مريم پر زنا كی تہمت لگائي _

وما كانت أمّك بغي

(بغي) يعنی بد كار عورت (قاموس) لوگوں نے اگرچہ مريم پر واضح طور پر زنا كی تہمت نہيں لگائي ليكن كنايہ كے ساتھ يہ سب كچھ كہا جملہ (و ما كا نت ...) تمہاری ماں بد كارنہ تهی) يعنی تم ايسی ہو_

7_خاندان بالخصوص باپ كا بچوں كے اخلاقی رشد يا انحطاط ميں موثر كردار ہے _

ما كان أبوك امرا سوء وما كانت امك بغي

وه تعبير جو حضرت مريم كی قوم نے انكے والدكے حوالے سے استعمال كی ہے اسميں تمام برائيوں كی نفی تهی _ يہ تعبير حكايت كررہی ہے كہ والدكی برائياں جيسی بهی ہوں ،بچوں كے فاسد ہونے ميں اہم كردار ركهتی ہيں البتہ والده كاكردار اتنی وسعت سے موثر نہيں ہے _

8_ دوسرے كی نسبت صالح والدين كی اولاد سے كہ جس كہ رشتہ دار بهی عظيم ہوں اگر برے افعال صادر ہوں تو وه زياده مذمت اور شرم كے قابل ہيں_

ی أخت ہارون ماكان أبوك امرا سوء و ماكانت امك بغي

9_ حضرت مريم اورانكا خاندان اپنے زمانہ ميں لوگوں كے درميان مشہورومعروف تها _

يا خت ہارون ماكان أبوك امرا سوء و ماكانت أمّك بغي

10_ روی عن النبی (ص) أنہ قال : ہارون

661

الذی ذكروه (فی قولہ تعالی : ی أخت ہارون) ہو ہارون أخوموسی (ع) (1)

رسول خدا سے روايت نقل ہوئي كہ آپ(ص) نے فرمايا : ہارون جس كا مريم كی قوم نے تذكره كيا تها وه وہی حضرت موسی (ع) كے بهائي تهے_

11_ عن المغيرة بن شعبہ قال : بعثنی رسول الله (ص) إلی أہل نجران فقالوا: ا را يت ما تقرا ون ؟ (ی أخت ہارون) و موسی قبل عيسي(ع) بكذا وكذا قال : فرجعت فذكرت ذلك لرسول الله (ص) فقال : ألا اخبرتہم أنہم كانوا يسمّون بالا نبياء والصالحين قبلہم (2)

مغيره بن شعبہ كہتے ہيں :پيغمبر اكرم (ص) نے مجهے اہل نجران كی طرف بهيجا انہوں نے مجه سے پوچها ہميں بتاؤيہ جو تم كہتے ہو (يا اخت ہارون) اس سے مراد كيا ہے حالانكہ حضرت موسی (ع) عيسی (ع) سے مدتوں پہلے تهے (اورہارون ان كے بهائي تهے)

مغيره نے كہا ميں لوٹ آيا اور سب ماجرا رسول خدا (ص) كی خدمت ميں عرض كيا :انہوں نے فرمايا : كيوں نہيں، انہيں بتايا كہ اس زمانے والے اپنے سے پہلے انبياء اور صالحين كا نام ركها كرتے تهے _

باپ:
باپ کے کردار کی اہمیت 7
صالحین :
صالحین کے بچوں کا ناپسندیدہ عمل 8; صالحین کے رشتہ داروں کا ناپسندیدہ عمل 8
فرزند :
فرزند کے انحطاط کے اسباب 7; فرزند کے کمال کے اسباب 7
فیملی :
فیملی کا کردار 7
مریم :
مریم کی سرزنش 1; مریم کا قصہ 1،6;مریم پر زنا کی تحمت 6; یہودمیں مریم کی شخصیت 9; مریم کے آباؤ اجداد 3; مریم کے بھائي 4; مریم کے والدین کا بہترین سابقہ5;مریم کے والدین کی عفت 1; یہود میں مریم کے آباؤاجداد کی شخصیت 9
ہارون :
ہارون اور مریم 10;11; ہارون کا احترام 2; ہارون کی طرف نسبت کا معیار 2; ہارون کی نسل 3;یہود میں ہارون 2
یہودي:
مریم کے زمانہ یہودیوں کی تہمتیں 6; مریم کے زمانہ میں یہو دیوں کی سرزنش 1
....

1)امالی سید مرتضی ج4 ص106، تفسیر برہان ج3 ص10 ح2_
2)الدرالمنثور ج5 ص507، نورالثقلین ج3 ص333 ح63_

فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيّاً (٢٩)
انھوں نے اس بچہ کی طرف اشارہ کردیا تو قوم نے کہا کہ ہم اس سے کیسے بات کریں جو گہوارے میں بچہ ہے (29)

1_ حضرت مریم (ع) نے اپنے نو مولو د (حضرت عیسی (ع)) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے او پر لگائي تہمت کے جواب کی ذمہ داری انکے حوالے کي_
و ماکانت أمّك بغياً _ فا شارت إليہ
2_ حضرت مریم (ع) اپنی قوم کی تہمتوں کا سامناکرتے وقت روزہ سے تھیں اور بات نہیں کررہی تھیں _
فا شارت إليہ
3_ حضرت مریم (ع) اپنے نو مولود فرزند حضرت عیسی (ع) میں کلام کرنے اور تہمتوں کو دور کرنے کی قدرت پر یقین رکھتی تھیں _
فا شارت إليہ
حضرت مریم (ع) کا اپنی قوم میں آنا اور اعلانیہ طور پر اپنے فرزند کولانا او رتہمتوں کے جواب دینے کے بجائے انکی طرف اشارہ کرنا، انکے یقین کو واضح کررہا ہے_

4_ حضرت مريم(ع) اپنے نو مولود عيسى (ع) كے ساتھ اپنى قوم كي طرف دن كے وقت لوٹ كرآئي تھيں _
فلن أكلم اليوم إنسياً فأشارت إليہ
5_ لوگوں نے جب ديكھا كہ حضرت مريم (ع) نے تہمتوں كے جواب كى ذمہ دارى اپنے نو مولود حضرت عيسي(ع) كے كندھوں پر ڈال دى ہے تو وہ حيران رہ گئے انہوں نے اس چيز كو تسليم نہ كيا _
فأشارت إليہ قالو كيف نكلّم من كان فى المہد صبي
آيت ميں استفہام انكار ہے اور اس انكار كے ہمراہ بہت سى تاكيد بھى ہے_(1) فعل ميں استفہام كہ جو ان موارد ميں ماضى پردلالت نہيں كررہا بلكہ قرار اور ثبات كوسمجھا رہا ہے (2) (فى المہد) كى قيد حضرت عيسي(ع) كى ہر قسم كى حركت سے عاجزى كى علامت ہے (3) (صبيّا) قيدكى (فى المہد) كے ہوتے ہوئے ضرورت نہ تھى ليكن اسے كہنے دالوں نے اپنے انكار اور تعجب ميں اضافہ كر نے كيلئے كہا _
6_ گہوارے ميں ليٹے ہوئے بچے كا زبان كھو لنا اور اپنى

663
ولادت كے ماجرا كى وضاحت كرنا ، حضرت مريم كى قوم كيلئے قابل تصور نہ تھا _
كيف نكلم من كان فى المہد صبي
(مہد) گہوارہ يا ہر وہ جگہ جو چھوٹے بچوں كے آرام كيلئے ہوتى ہے _
7_ حضرت مريم پر بہت سے لوگوں نے زناكى تہمت لگائي تھى _
قالوا يا مريم قالوا كيف نكلم
8_دين يہود ميں مرد كا اجنبى عورت سے كلام كرنا جائز تھا _
قالوا يا مريم قالو كيف نكلم
وہ جو مريم كى طرف آئے اور ان سے گفتگو كى _ وہ دين دارى كا ادعا ركھتے تھے اسى وجہ سے جزيات كو ابھارتے ہوئے مريم پر اعتراض كيا واضح سى بات ہے اگر يہ چيز انكے مذہب ميں جائز نہ ہوتى تو كوئي اور راہ اختيار كرتے _
9_ نامحرم كى باتيں سننا اور اس سے گفتگو كرنا جائز ہے _
قالوا يا مريم قالوا كيف نكلّم
حضرت مريم سے انكے ہم مذہب افراد كى گفتگو اور قران كا اس چيز كو رد نہ كرنا اور اس پر اعتراض نہ كرنااسكے شرعى ہونے پر د ليل ہے _

احكام :9
عيسى :
عيسي(ع) كا قصہ 5;3; حضرت عيى كا نومولوى حالت ميں كلام كرنا 3;حضرت عيسي(ع) كے نو مولودى حالت ميں كلام كا عجيب و غريب ہونا 5
مريم :
حضرت مريم پرزنا كى تہمت 7;1; حضرت مريم سے دفاع 3،1;حضرت مريم كا اشارہ 1; حضرت مريم كا روزہ سكوت 2;
حضرت كا مريم كا قصہ 1،2،3،4،5،7; حضرت مريم كا يقين3;حضرت مريم كے لوٹنے كا وقت 4
نامحرم :
نامحرم سے گفتگو 9;نامحرم كے احكام 8،9; يہوديت ميں نامحرم سے گفتگو 8
نومولود:
نومولود كے كلام كا عجيب ہونا 6
يہود :
حضرت مريم كے زمانہ ميں يہود كا تعجب 6;5

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيّاً (٣٠)
بچہ نے آواز دى كہ ميں اللہ كا بندہ ہوں اس نے مجھے كتاب دى ہے اور مجھے نبى بنايا ہے (30)

1_حضرت مریم کے نومولود نے اپنی والدہ کے اشارہ کے ساتھ ہی لوگوں کے مجمع میں بات کر نی شروع کی _

664
فأشارت إلیہ قال إنی عبداللہ
2_ اللہ تعالی کی بند گی حضرت عیسي(ع) کا پہلا اعتراف اور ان کی نگاہ میں سب سے بڑا مقام ہے_
قال إنی عبداللہ
نبوت اور آسمانی کتاب کے حامل ہونے پر بھی صفت بندگي، کا مقدم ہونا اس بات کی علامت ہے کہ حضرت عیسي(ع) کی نظر میں یہ صفت، تمام مقامات سے بلند تھی _
3_ حضرت عیسي(ع) نومولودی کے زمانہ میں الہی کتاب اورمقام نبوت کے حامل تھے_
ء اتینی الکتب و جعلنی نبي
4_حضرت عیسي(ع) نے بچپن میں اپنا اللہ تعالی کا بندہ ہونا،آسمانی کتاب کا حامل اور الہی پیغمبر ہونے کی حیثیت سے تعارف کروایا _
قال إنی عبداللّہ ء اتینی الکتب وجعلنی نبيّ
5_حضرت عیسي(ع) کا گہوارے میں کلام کرنا اور اپنا تعارف کروانا ان کے معجزات میں ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت مریم کی پاکیزہ ہونے اور لوگوں کی تہمتوں سے بری الذمہ ہونے پر کفایت کرنے والی برہان تھی _
فاشارت إلیہ قال إنی عبداللّہ
6_ آسمانی کتاب اور مقام نبوت کی عطا، اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے _
ء اتینی الکتب و جعلنی نبي
7_ مقام نبوت اور آسمانی کتاب کے حامل ہونے کیلئے کسی خاص عمر کی قید نہیں ہے _
کیف نکلم من کان فی المہد قال انی عبداللہ ء اتینی الکتب و جعلنی نبي
8_ مقام نبوت کے اثبات کیلئے ولادت میں پاکیزگی من جملہ شرائط میں سے ہے _
قال وجعلنی نبي
اگر چہ حضرت عیسي(ع) کا خود بات کرنا ہی حضرت مریم کی پاکیزگی کے اثبات کیلئے معجزہ تھا _
لیکن جملات میں ايك قسم کا استدلال موجود ہے کہ میں چونکہ پیغمبر ہوں اور پیغمبر کی ولادت حرام سے نہیں ہوسکتی پس میں حلال زادہ ہوں_
9_ مقام نبوت پانے کیلئے عملی تربیت، استعداد اور صلاحیتوں کا حصول ضروری نہیں ہے _
قال إنی عبداللّہ ء ا تینی الکتب وجعلنی نبيً
حضرت عیسي(ع) نے گہوارہ میں اپنا پیغمبر اور حامل کتاب ہونے کی حیثیت سے تعارف کروایااس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام نبوت پانے کیلئے کسی صلاحیت اور شخصی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے _
10_ " عن یزید الکناس قال : سا لت ا با جعفر (ع) ا کان عیسی ابن مریم حین تکلم فی المہد حجة اللہ علی أہل زمانہ؟ فقال : کان یومئذ نبيًا حجة اللہ غیر مرسل أما تسمع لقولہ حین قال إنی عبداللہ آتا نی الکتاب وجعلنی نبیاً" ... فلمّا بلغ عیسي(ع) سبع سنین تکلم بالنبوة

665
والرسالة حین أوحی اللہ تعالی وإلیہ (1)
یزید کناسی سے روایت ہوئي کہ اس نے امام باقر (ع) سے سوال کیا کہ کیا حضرت عیسی ابن مریم جب گہوارہ میں تھے تواسی وقت اپنے زمانہ والوں پر حجت خدا تھے؟تو آپ(ع) نے فرمایا: حضرت عیسي(ع) اسی زمانہ میں پیغمبر اور حجت خدا تھے لیکن رسالت کی ذمہ داری نہیں رکھتے تھے_کیا انکی بات آپ نے نہیں سنی کہ انہوں نے فرمایا : "و جعلنی نبيًا"پس جب سات سال کے ہوئے تو نبوت و رسالت کا اظہار کیا اسی زمانہ میں ان پر اللہ تعالی کی طرف سے وحی ہوئي _
11_ (عن رسول اللہ (ص) : ... و ہذا عیسی ابن مریم (ع) ... حین اشارت إلیہ ... قال : إنی عبداللّہ آتانی الکتاب" ...اعطی کتاب النبوۃوا وصی بالصلاة والزکاة فی ثلاثة أیام من مولدہ و کلمہم فی الیوم الثانی من مولدہ (2) رسول اکرم(ص) _ سے

روايت ہوئي ہے كہ انہوں نے فرمايا :يہ حضرت عيسى ابن مريم ہيں كہ جب مريم نے ان كے طرف اشارہ كيا تو انہوں نے كہا :"إنى عبدالله آتا نى الكتاب " نبوت كى كتاب انہيں دى گئي ہے اور نماز و زكوة كى تاكيد كى گئي يہ سب كچھ انكى ولادت كے تين دن بعد ہوا اور انہوں نے اپنى ولادت كے دوسرے دن لوگوں سے كلام كيا_

آسمانى كتب:
آسمانى كتب كا سرچشمہ 6;آسمانى كتب كے نازل ہونے كى شرائط 7
الله تعالى :
لله تعالى كے افعال 6
انبياء:
انبياء كا حلال زادہ ہونا 8
روايت :10;11
عيسى :
حضرت عيسي(ع) كا قصہ 1،11 ; حضرت عيسي(ع) كا معجزہ 5; حضرت عيسي(ع) كے مقامات 2،3;حضرت عيسي(ع) كانومولود حالت ميں كلام كرنا 1،5،11; حضرت عيسي(ع) كى نومولو د 3،4;حضرت عيسي(ع) كى آسمانى كتاب 3، 4; حضرت عيسي(ع) كى رسالت 10; حضرت عيسي(ع) كى عبوديت 2،4;حضرت عيسي(ع) كى نبوت 3،4،10،11; حضرت عيسي(ع) كا نظرہونا 2
مريم :
حضرت مريم كا اشارہ 1; حضرت مريم كا قصہ 1 حضرت مريم كى پاكيزگى كے دلائل 5 حضرت مريم كى عفت كے دلائل5
نبوت :
نبوت كا رسالت سے فرق 10; بچپن ميں نبوت 3،4،10،11; نبوت كا سرچشمہ 6; نبوت كى شرائط 7،8، 9

....

1)كافى ج1 ص382 ح1 نور الثقلين ج3 ص333ح66_

666

وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيّاً (٣١)
اور جہاں بھى رہوں با بركت قرار ديا ہے اور جب تك زندہ رہوں نماز اور زكوة كى وصيت كى ہے (31)

1_ الله تعالى نے حضرت عيسي(ع) كو متبرك پيغمبر خوش قدم اور خير و بركت كابا عث قرار ديا _
وجعلنى مباركاً أين ماكنت
(بركة) زيادہ ہونا اور فراوان ہونا (مصباح) (مبارك) بہت سے خير كا سرچشمہ (لسان العرب) اور (اين ماكنت) كى تعبير حضرت عيسي(ع) كى خوش قدمى سے حكايت كررہى ہے _ اسطرح كہ وہ جس جگہ بھى ٹھہريں اسى جگہ خير وبركت بڑھے گي_
2_ حضرت عيسي(ع) نے بچپن ميں اپنے ميں خير و خوبى كے فراوان ہونے اور بڑھنے كو الله تعالى كى طرف سے عطا شدہ صفات شمار كيا _
و جعلنى مباركاً أين ماكنت
3_ حضرت عيسي(ع) كے وجود كى خير و بركت كسى خاص مكان يا خاص لوگوں تك محدودنہيں ہے_
وجعلنى مباركاً أين ما كنت
4_ موجودات كو خير و بركت عطا كرنا، الله تعالى كے اختيار ميں ہے اور اسكى منشاء كے مطابق ہے _

وجعلنی مبارك
5_ ساری زندگی نماز قائم کرنا اور زکواة ادا کرنا ،اللہ تعالی کی حضرت عيسي(ع) کوانکی زندگی کے ابتدائي دنوں ميں نصيحت تھي_
وا وصنی بالصلوة والزکوة مادمت حي
6_حضرت عيسي(ع) نے لوگوں کو اپنے تعارف کے ضمن ميں نماز اور زکواة کے حوالے سے الہی فرمان حاصل کرنا ،اپنی خصوصيات ميں سے شمار کيا ہے _
وا وصنی بالصلوة والزکوة مادمت حيً
7_ نماز اور زکواة حضرت عيسي(ع) کی شريعت ميں دينی ذمہ داريوں ميں تھيں_
وا وصنی بالصلوة والزکوة
انبياء جن تکاليف کے ليے اپنے آپ کومکلف

سمجھتے ہيناور دوسروں کے سامنے انکا اظہار کرتے ہيں سوائے چند موارد کہ جن پر دليل ہے باقی انکے پيرو کاروں کے ليے بھی ہيں ورنہ دوسروں کيلئے انہيں بيان کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی _
8_حضرت مريم کے زمانہ کے لوگ نماز اور زکواة کے مفاہيم سے آشنا ئي رکھتے تھے _
وا وصنی بالصلوة والزکو ة
حضرت عيسي(ع) نے گہوارہ ميں لوگوں کيلئے نماز اور زکواة کی بات کی لہذا معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے ہی انکے مفاہيم سے آشناتھے_
9_ نماز اور زکواة (بندگی کا اظہار اور انفاق) الہی تکاليف ميں خصوصی اہميت کی حامل ہيں _
وا وصنی بالصلوة والزکوة
اللہ تعالی کی نماز و زکواة کے بارے ميں براہ راست سفارش کرنا دونوں کے کمال تك پہنچے ميں اہم کردار او راہميت کو واضع کررہی ہے _
10_ اللہ تعالی کی طرف حضور پيدا کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی طرف توجہ بھی لازم ہے _
وا وصنی بالصلوة والزکوة مادمت حيًّ
نماز ميں صرف اللہ تعالی کی طرف توجہ بيان ہوئي ہے جب کہ زکواة کی بنياد يہ ہے کہ دوسروں کی مال وغيرہ سے مدد کی جائے_
11_الہی تکاليف، انسان کی دنيا دی زندگی تك محدود ہيں_
مادمت حيً
12_ نماز اور زکواة کسی صورت ميں بھی ترك نہيں ہونی چاہيے _
وا وصنی بالصلوة والزکوة مادمت حيً
اگرچہ (مادمت حيًا) والا جملہ حضرت عيسي(ع) کے ساتھ مربوط ہے _ ليکن تکاليف کے مشترك ہونے کی بناء پر دوسرے مسيحی بھی اسکے مکلف ہيں اور جب بھی قرآن گذشتہ اديان سے کوئي حکم نقل کرے اوراسکے نسخ ہونے کونہ بتلائے تو مسلمانوں پر بھی وہ حکم و اجب الا تباع ہوتا ہے _
13_" عن أبی عبداللّه (ع) قال فی قول الله _ عزوجل _وجعلنی مباركاً أين ماكنت قال نفّا عاًّ؟(1)
امام صادق (ع) سے حضرت عيسي(ع) کی زبان سے ادا ہونے والی کلام الہی (وجعلنی مباركاً) کے حوالے سے روايت ہوئي ہے کہ : "مبارك "سے مراد، بہت زيادہ نفع پہچانے والاہے _
14_ عن" النبی (ص) : وجعلنی مباركاً أين ماكنت" قال : معلماً ومو دباً(2)
رسول خدا سے روايت ہوئي ہے کہ آپ(ص) نے فرمايا: "جعلنی مباركاً" يعنی اللہ تعالی نے مجھے تعليم دينے والا اور ادب سکھانے والابنايا ہے_
15_ "معاوية بن وہب قال: سا لت أبا عبداللّه (ع) عن أفضل ما يتقرّب بہ العباد إلی ربّہم وا حب ذلك إلی الله عزّوجلّ ما ہو؟
....

1) كافی ج2 ص165ح11 نورالثقلين ج3 ص333ح64
2) الدر المنشور ج5 ص509

فقال : ما ا علم شياً بعد المعرفة ا فضل من ہذه الصلاةا لا ترى أن العبد الصالح عيسى ابن مريم (ع) قال: وا وصانى بالصلاة والزكوة مادمت حياً"(1)
معاويہ بن وہب كہتے ہيں : ميں نے امام صادق سے پوچھا : بہترين چيز جو بندوں كے الله تعالى سے تقرب كا باعث ہو اور الله تعالى كے نزديك سب سے زياده محبوب ہو وه كيا ہے ؟ فرمايا : ميں معرفت كے بعد نماز سے بہتر چيز نہيں جانتا كيا تم نہيں ديكھ رہے كہ الله تعالى كے صالح بندے عيسى ابن مريم نے كہا ہے _
وا وصانى بالصلوة والزكات مادمت حيّ
16_ قال الصادق (ع) فى قولہ (وا صانى بالصلوة و الزكوة قال : زكاةالروؤس (2) امام صادق (ع) نے حضرت عيسي(ع) كے كلام "وا وصانى بالصلاة والزكوة" كے بارے ميں فرمايا : زكوة سرانہ يعنى " فطره" ہے _

....

1) كافى ج3ص264ح، نورالثقلين ج3 ص4 33 ح69
2) تفسير قمى ج2 ص50، نورالثقلين ج3 ص335ح70_

مسيحيت :
مسيحيت ميں زكواة 7; مسيحيت ميں نماز 7
نماز :
مريم كے زمانہ ميں نماز 8; نماز كى اہميت 9; 12 ; نماز كى فضيلت 15; نماز كى نصيحت 6;5 ; نمازكے احكام 12

وَبَرّاً بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّاراً شَقِيّاً (٣٢)
اور اپنى والدہ كے ساتھ حسن سلوك كرنے والا بنايا ہے اور ظالم و بد نصيب نہيں بنايا ہے (32)

1_والدہ كے ساتھ اچھا سلوك اور انہيں محترم جاننا ، حضرت عيسي(ع) كى ولادت كے آغاز سے ہى ان ميں الہى سيرت اور خدا دادى خصلت _
وبرّاً بوالدتي
2_ حضرت عيسي(ع) نے گہوارہ ميں اپنى والدہ حضرت مريم كے حوالے سے اپنے آپ كا حسن سلوك سے پيش آنے والا اور اچھائي كرنے ولافرزند كے عنوان سے تعارف كروايا اوراس خصوصيت كو الہى عطيہ جانا _
وبرّاً بوالدتي
گذشتہ آيت كے قرينہ سے "وبرّا بوالدتي" يہ جملہ مقدر ہے _
وجعلنى برّا بوالدتي
3_ حضرت عيسي(ع) نے اپنى خصوصيات بتاتے ہوئے اپنى بغير باپ كے ولادت پرتاكيد كي_
وبرّاً بوالدتي
حضرت عيسي(ع) نے نيكى كرنے كے حوالے سے
صرف اپنى والدہ كا تذكرہ كيا اپنے والد كا ذكر درميان ميں نہيں لائے تا كہ اپنى گفتگو ميں اس بات پر كہ انكى والدہ پاكدامن ہيں تائيد كريں _
4_حضرت مريم گناہ وفحشا سے پاك ومنزہ اور بہت زيادہ اكرام كے لائق ہيں_
لقد جئت شياً فريّاً وبرّاًبوالدتي
حضرت عيسي(ع) نے اپنے معجزہ كے ساتھ حضرت مريم كو لوگوں كى غلط تہمت سے برى الزمہّ كيا _ اور ساتھ ہى اپنے آپ كو حضرت مريم كا خدمت گزا ر پيغمبر (ع) بتلا يا اور خدمت گزارى كے بيان ميں صفت شبہ (برّاً) كوا ستعمال كيا جو كہ ثبوت ودوام پر دلالت كرتى ہے تا كہ بہت زيادہ تاكيد كرتے ہوئے حضرت مريم كے احترام كواپنى ذمہ دارى شمار كريں _
5_ حضرت عيسي(ع) جباريت سركشى اور آمريت سے منزہ اور رنج وشكست سے دور تھے _
ولم يجعلنى جباراً شقيّ
(جبار) اسے كہتے ميں جو اپنے آپ كو برتر

جانتے ہوئے كسى كے ليے اپنے اوپر كسى قسم كے حق كا قائل نہ ہو (قاموس) اسى طرح وہ جو حق قبول كرنے سے انكار كرے اوراسى طرح جو دوسروں كو اپنے تحت لائے اسے بھى جبارّ كہتے ہيں (مفردات راغب) شقاوت) يعنى سختى اور شدت (قاموس) اسى طرح سعادت (كاميابى) كے مقابل معنى ميں بھى استعمال ہوتا ہے _ (مفردات راغب)
6_ الله تعالى كى عنايات نے حضرت عيسي(ع) كوحق قبول كرنے والا ، خو ش بخت ا ور نرم مزاج والا شخص بناديا_
ولم يجعلنى جباراً شقيّ

8_جباریت حق دشمن اور دوسروں کو غلام بنانا، شقاوت اور بدبختی کے اسباب میں سے ہیں_
ولم یجعلنی جباراً شقيّ
(شقیًا)ممکن ہے (جبّاراً) کیلئے صفت توضیحی ہو یعنی جو بھی جبّارہو ا وہ شقی بن جائے گا _
9_والدہ کے ساتھ نیکی کو ترک کرنا، بدبختی کی علامت ہے _
وبرّاً بوالدتی و لم یجعلنی جبّاراً شقيّ
ممکن ہے (لم یجعلنی) کا گذشتہ جملے پر" عطف " عطف سببب بر مسبب ہو یعنی چونکہ اللہ تعالی نے مجھے جبار اور شقی نہیں بنایااس لیے میں اپنی والدہ کے ساتھ نیك سلوك کرنے والا ہونلہذا جو اپنی والدہ کے ساتھ نیکی ترک کرے وہ شقی اور جبّار ہے _
10_والدہ کے ساتھ نیکی اور اپنی خواہشات کوان پر مسلّط کرنے سے پرہیز ضروری ہے _
وبرّاًبوالدتی ولم یجعلنی جبار
جملہ (لم یجعلنی جباراً)(اللہ تعالی نے مجھے جبار نہیں قرار دیا) قرینہ (برّا بوالدتی) کے ساتھ یہ معنی دے رہا ہے کہ میں اپنی والدہ کے در مقابل جبّار نہیں ہوں_
11_ عن أبی عبدا للہ (ع) (فی تعریف الکبائر) و منہا عقوق الوالدین لانّ اللّہ _ عزوجل _جعل العاقّ جباراً شقیاً فی قولہ حکایة، قال عیسي(ع) (ع) : و"برّاًبوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیاًّ(1) (گناہ کبیرہ کی وضاحت میں) امام صادق (ع) سے روایت ہوئي ہے کہ عقوق والدین میں سے ایك والدین کی نافرمانی بھی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے اپنی کلام میں حضرت عیسي(ع) سے نقل کرتے ہوئے عاق نافرمانی کرنے والے کو جبّار اور شقی قرار دیا ہے
_جیسا کہ یہ فرمایا :

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی عنایت کے آثار 6
اللہ تعالی کے عطیات :
اللہ تعالی کے عطیات کے شامل حال 2
تسلط چاہنا:
تسلط چاہنے سے پرہیز 7;تسلط چاہنے کے آثار 8
....

1)عیون اخبارالرضا ج1، ص286،ب28ح33 نورالثقلین ،ج3، ص335، ح71_

جباریت :
جباریت کے آثار 8
حق :
حق کے ساتھ دشمنی کے آثار 8
روایت :11
شقاوت :
شقاوت سے پرہیز 7; شقاوت کی علامات 9; شقاوت کے اسباب 8; شقاوت کے اسباب سے پرہیز 7
ظلم :
ظلم سے پرہیز 7
عیسی (ع) :
عیسي(ع) کا قصہ 3 عیسي(ع) کا منزہ ہونا 5;عیسی (ع) کانیکی کرنا 1 ; عیسي(ع) کی تواضع 5; عیسي(ع) کی خوش رفتاری 2;عیسي(ع) کی خلقت کے حوالے سے خصوصیات 3;عیسی (ع) کي رائے 2;عیسی کی سعادت مندي5; عیسي(ع) کا سعادت کا سرچشمہ 6; عیسي(ع) کی سیرت1; عیسي(ع) کی عصمت 5; عیسي(ع) کے حق قبول کرنے کا سرچشمہ 6;

عيسي(ع) کے فضائل 1،2،5،6
گناہ کبیرہ : 11
ماں :
ماں پر اپنی جبآریت مسلط کرنے سے پرہیز 10; ماں سے نیکی 1;2;ماں سے نیکی ترک کرنے کے آثار 9; ماں سے نیکی کرنے کی اہمیت 10; ماں کا احترام 1
مریم (ع) :
مریم (ع) کا احترام 4; مریم (ع) کا منزہ ہونا 4 مریم (ع) کی عصمت 4; مریم (ع) کی عفت 4; مریم (ع) کے فضائل 4
والدین :
والدین کے عاق ہونے کا گناہ 11